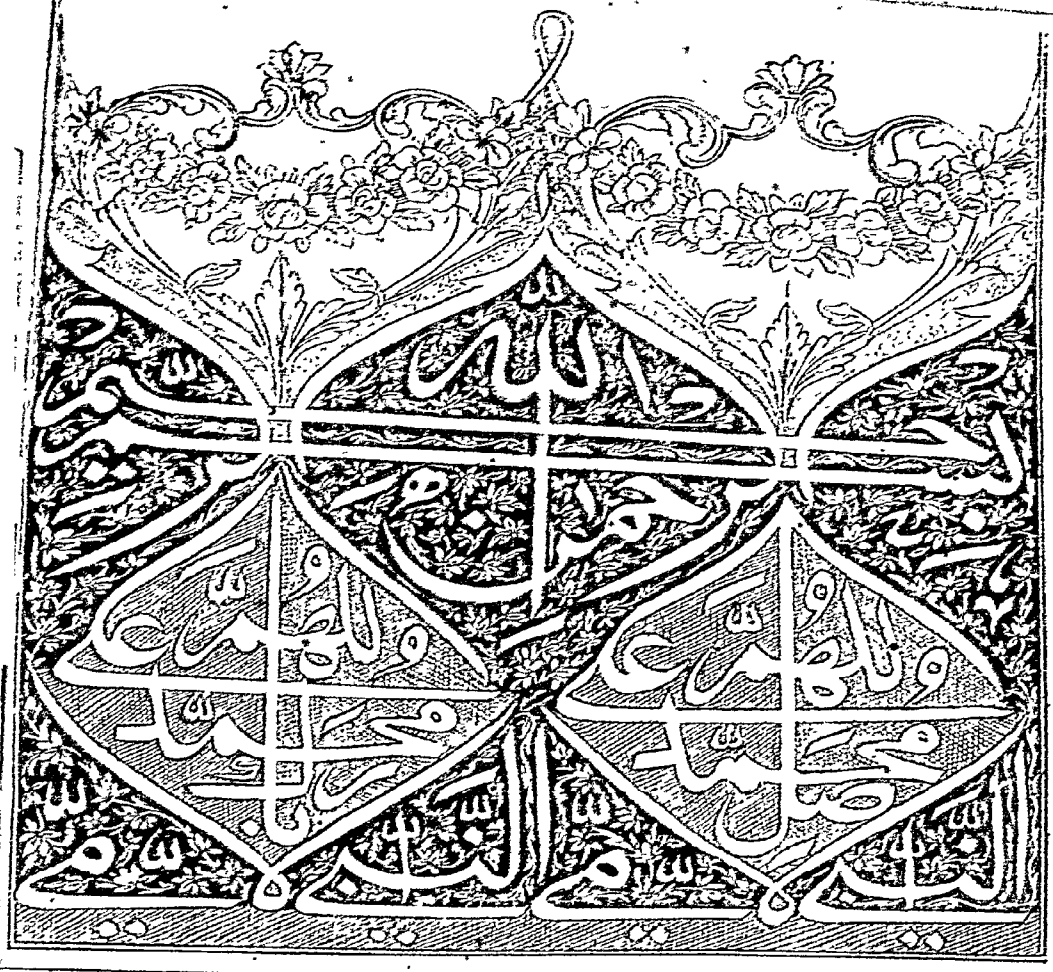

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على محمد سيد المرسلين وعلى اله وصحبه اجمعين

حمد اور نعت کے بعد دریافت کیا چاہیے کہ علم حدیث اشرف العلوم ہی اسواسطے کہ اشرف الناس کا کلام ہی مثل مشہور ہی کہ کلام الملوک ملوک الکلام اور سب علوم دینی اوسکے محتاج ہین علم تفسیر بدون حدیث کے معتبر نہین اور علم عقائد اور علم فقہ اور علم سلوک اور علم تاریخ بدون اوسکے کچھ سند نہیں لیکن باوجود اسکے ہندوستان مین اس علم شریف کا چرچا نہیں عوام کا تو کیا ذکر ہی اکثر علما کو خبر نہین اس واسطے نہایت مناسب معلوم ہوا کہ کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ عوام فہم اردو زبان مین کیجیے سو کتابون سے مشارق الانوار حسن صغانی کی نہایت پسند آئی اس واسطے کہ مختصر کتاب ہی اور اوسکی احادیث کی صحت پر اتفاق ہی کوئی اوسکی ایسی حدیث نہین جو غیر معتبر ہو بخلاف مشکوۃ کے کہ اوسمین ہر جنس کی روایت ہی صحیح بھی اور ضعیف بھی بارے الحمد للہ کہ بارہ سو اچاس ہجری مین حسب دلخواہ ترجمہ تمام ہوا اور تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار اسکا نام مقرر کیا حق تعالی اپنے کرم سے اس کتاب کو مقبول کرے اور اہل اسلام کو فائدہ عام بخشے اور بھول چوک کو معاف فرمائے آمین مقدمہ اس مین چند اصطلاحات حدیث کی اور فضیلت امام بخاری اور مسلم اور کتاب مشارق الانوار اور اوسکے مصنف کا حال بیان کرنا ضرور ہوا تاکہ ناواقفون کو بصیرت حاصل ہو خیراتی

فصل اصطلاحات حدیث مین حدیث اوسکو کہتے ہین جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا یا خود کیا یا جو حضرت کے سامنے ہوا اور حضرت نے اوسکو درست رکھا سو جو زبان سے فرمایا اوسکو حدیث قولی کہتے ہین اور جو کیا اوسکو حدیث فعلی کہتے ہین اور جو حضرت کے سامنے ہوا اوسکو حدیث تقریری کہتے ہین اول اسلام مین مدت تک علم حدیث مین کسی نے کتاب نہین تصنیف کی زبانی سب یاد رکھتے پھر اول ابن جریج اور امام مالک اور ربیع نے تصنیف شروع کی پھر تو تصنیف کا بہت چرچا ہوا علماے حدیث جو تین حدیث کو شمار کیا تو لاکھ حدیث یاد تھین

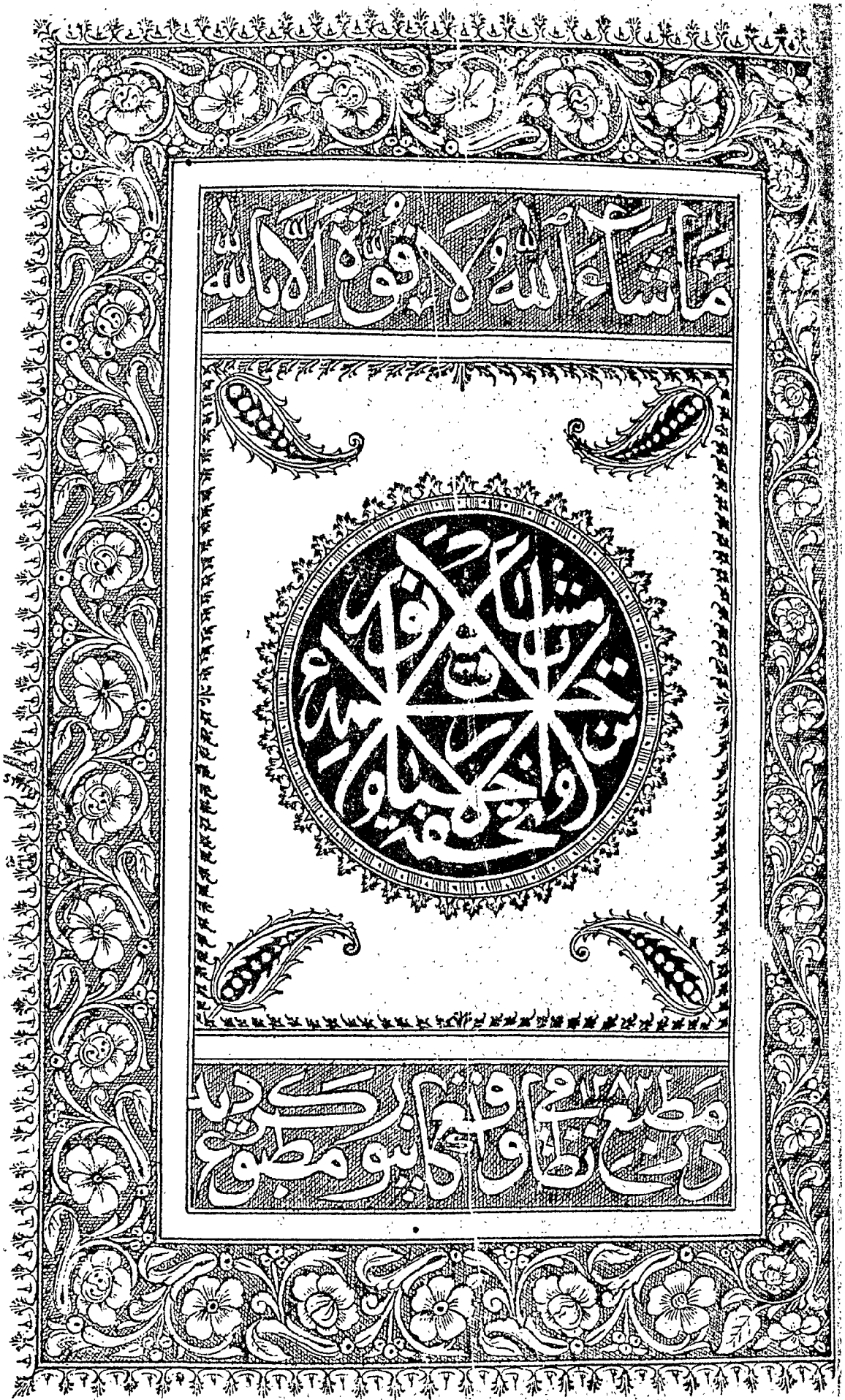
ما شاء الله لا قوة الا بالله

اور حق تعالیٰ نے انکے فضائل اور کمالات کو اور اونکی کتابون کو ایسی شہرت دی کہ کچھ بیان کی حاجت نہین لیکن کچھ مجمل اونکا حال لکھتا ہون
کے واسطے مذکور ہوتا ہی تا ناواقفون کو آگاہی حاصل ہو فائدہ نام اور نسب امام بخاری کا ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم ابن المغیرہ
ہی ایک سو چورانوے ۱۹۴ ہجری مین پیدا ہوے طفلی مین اندھے ہو گئے تھے اونکی مانے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین
کہ خوش ہو کہ حق تعالیٰ نے تیری دعا اور زاری سے تیرے بیٹے کی آنکھون مین روشنی عنایت کی صبح کو دیکھا تو بینا پایا دس برس کی عمر سے بخارا مین
حدیث یاد کرنا شروع کیا جب سولہ برس کے ہوئے تو عبد اللہ بن مبارک اور وکیع کی تصنیفات یاد کر چکے پھر حج کے واسطے گئے اور عرب مین
علم تحصیل کرنے لگے جب اٹھارہ برس کے ہوئے فضائل اصحاب اور تابعین مین تصنیف شروع کی آخر اوس مجموعے کی مدینے مین حضرت کی
قبر مبارک کے پاس تاریخ بخاری بنائی حامد بن اسمٰعیل محدث سے روایت ہی کہ مین اور بخاری اوستادون سے ساتھی علم حدیث تحصیل
کرتے تھے ایک روز مینے بخاری سے کہا کہ تمھارے پاس دوات قلم نہین تم احادیث کو نہین لکھتے یاد رہنا مشکل ہی تمکو ایسی تحصیل سے کیا فائدہ ہوگا
سولہ روز کے بعد بخاری نے کہا کہ تمنے مجکو بہت تنگ کیا لاؤ اپنی تحریر کو میری یادداشت سے مقابلہ کرو اور مین اس مدت تک پندرہ ہزار
حدیث لکھ چکا تھا اتنی سب حدیثون کو بخاری نے مجکو زبانی سنا دیا اور ایسا خوب یاد تھا کہ مینے اپنی حدیثون کو اون سے صحیح کر لیا پھر بخاری نے
کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری یہ محنت اور سرگردانی محض بیفائدہ ہی اوسی روز مین جان چکا تھا کہ یہ شخص شدنی ہی اسکے برابر کوئی نہو سکے گا اور
صحیح بخاری تصنیف کرنے کا یہ سبب ہوا کہ ایک روز اسحٰق بن راہویہ کی مجلس مین ذکر ہوا کہ اگر کوئی صرف صحیح حدیثون کو علحدہ جمع کرے تو خوب
فائدہ ہو کہ نے دغدغہ لوگ اوسپر عمل کرین بخاری کے دل مین یہ بات اثر کر گئی چھ لاکھ حدیثین اونکے پاس تھین اونکا انتخاب شروع کیا
جس حدیث کی صحت کمال مرتبے مین ثابت تھی اوسکو لکھتے اور باقی کو ترک کرتے اور معمول یہ کیا تھا کہ ہر حدیث کی تحریر کے واسطے غسل کرتے
اور دو رکعت نماز پڑھتے اور دعا اور استخارہ کرتے کہ الٰہی مجسے خطا نہو آخر شب کو اسی طرح سولہ برس کی محنت سے مدینے مین حضرت کی مسجد کے
اندر منبر اور حضرت کی قبر مبارک کے درمیان صحیح بخاری تمام ہوئی صرف صحیح حدیثون کو ایک کتاب مین جمع کرنا اون بخاری سے شروع ہوا
سب حدیثین صحیح بخاری کی سات ہزار دو سو پچھتر ہین اور اگر مکرر کو حذف کیجیے تو چار ہزار ہین اونکی خوش نیتی کے سبب سے یہ کتاب
ایسی مقبول ہوئی کہ اونکی حیات مین ستر ہزار آدمی نے بلاواسطہ اون سے یہ کتاب سنی امام بخاری سے روایت ہی کہ فرماتے تھے کہ مجکو یہ امید ہی کہ
قیامت مین مجسے غیبت کا سوال نہوگا اس واسطے کہ مینے کبھی کسی کی غیبت نہین کی اسی کلام سے اونکے تقوے اور پرہیزگاری کو خیال کیا جا سکتا ہے
جب بخاری بخارا مین آئے تو وہان کے حاکم نے کہا کہ تم اپنی تصنیفات میرے مکان مین آکر میرے بیٹے کو پڑھاؤ بخاری نے کہا کہ یہ حدیث کا
علم ہی اسکو مین ذلیل نہین کرتا اگر تجکو غرض ہو اپنے بیٹے کو میرے مکان مین بھیجا کر جیسے اور لوگ سیکھتے ہین وہ بھی سیکھا کرے حاکم نے کہا
تو جب میرا بیٹا آوے تو اور کوئی طالب علم تمھارے پاس نہ ہو ہمارے چوبدار دروازے پر کھڑے رہین گے کسی کو نہ آنے دیوین گے ہم نہین چاہتے
کہ عوام خلقت ہمارے بیٹے کے برابر بیٹھے بخاری نے یہ بات نہ مانی اور کہا کہ حدیث کا علم پیغمبر کی میراث ہی اسمین تمام امت محمدی شریک ہی
اسمین کسی کی خصوصیت نہین ہو سکتی حاکم نہایت ناخوش ہوا اور بغضے دنیادار خوش آمدی عالمون نے بخاری پر طعن تشنیع شروع کر کے حاکم
کو فساد پر مستعد کیا آخر شب کو امام بخاری بخارا سے اتنگ ہو کر نکلے اول نیشاپور مین گئے وہان کے حاکم نے بھی ناموافقت ہوئی پھر وہان سے

صحیح بخاری

ماشاء الله لا قوة الا بالله

بفضل سبحوت و دعای پیغمبران برای هدایت بندگان بعد مقابله احادیث متن از نسخ قدیمه صحیحه علمای کبار

ص ح ن

مشارق انوار القلوب و مفاتیح اسرار الغیوب

5336

باهتمام راقم احقر محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور و بتربیت یافته حضرت مدار مهام محمد مصطفی خان میرزا

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید

۱۳۱۸

اور خدا کے درمیان حجت ہی وہی خوب جانتا ہی کہ کس قدر محنت مینے اسمین اوٹھائی ہی اور اس کتاب کی خوبی اور بزرگی ہر شخص نہین دریافت
کرسکتا اسکو علما جانتے ہین اور علما سے بھی وہی عالم جانتے ہین جنکو علم حدیث مین بڑا ملکہ اور کمال مہارت ہی دوسرے یہ کہ مصنف نے اس
کتاب کو بارہ باب کیا ہی لیکن بابون اور فصلون مین بطور اور کتابون کے اتحاد مضمون کی رعایت نہین کی کہ مثلاً صلوۃ کی احادیث یکجا
ہون اور صوم اور حج کی یکجا بلکہ الفاظ اور حروف پر مرتب کیا ہی مثلاً جن حدیثون کے سر پر من ہی اول باب مین لایا اور ان کی حدیثون
کو دوسرے باب مین اور جن پر کا ہی انکو تیسرے باب مین اور باوجود اسکے پھر حروف تہجی کی رعایت کی ہی جیسے لغت کی کتابون مین
ہوتی ہی خلاصہ یہ کہ اسمین ترتیب معنوی نہین ترتیب لفظی ہی عجب محنت اور اوستادی کی ہی کہ احادیث کو رنگارنگ ترتیب سے مرتب کیا ہی
جو اوسکو غور سے دیکھے وہ اسکا لطف پاوے ہر چند معنوی ترتیب مین یہ بڑا فائدہ ہی کہ جس مضمون کی حدیثون کو چاہا اونکے باب اور فصل سے
دیکھ لیا لیکن لفظی ترتیب مین بھی عجیب لطف ہی کہ جس حدیث کا سر امعلوم ہوا بے تکلف اوسکو نکال لیا علاوہ اسکے قرآن کی طرح رنگ
برنگ کے مضمون ہر وقت دریافت ہونا کمال نشاط انگیز ہوتا ہی گویا یہ کتاب گلدستہ ہی جسکے ہر تحریر تو یگرنگ ہو اور خوشبو ہر قسم کی
تیسرے یہ کہ مصنف بعضی حدیث کو ٹکڑے کرکے اپنی ترتیب کے موافق چند مقام پر لایا ہی اور یہ کام عالم عارف کو درست ہی بشرطیکہ
معنی مین خلل نہ پڑے چنانچہ مصنف نے ایسا ہی کیا جو تھے یہ کہ بقول شارح گاذرونی کے سب احادیث مشارق الانوار مین دو ہزار دو سو
چھیالیس ہین ۲۲۴۶ **فائدہ** معلوم کیا چاہیے کہ اس کتاب کے ترجمے مین چند امور کی رعایت کی ہی اول یہ کہ مصنف نے اختصار کے واسطے
احادیث کے اسناد یعنی راویون کے نام کو حذف کیا فقط صحابی کا نام جو اوس حدیث کا اول راوی ہی مذکور کیا اس طرح کہ ہر حدیث مین
اول کتاب کا اشارہ کیا پھر صحابی کا نام لیا پھر حدیث کو بیان کیا اور اختصار کے واسطے ہر حدیث پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین کہا
لیکن مترجم نے ہر حدیث کے ترجمے مین کہدیا ہی کہ حضرت نے یون فرمایا اور کتاب کا نام ہر حدیث مین نہین دیا ہی تاکہ عوام کو شبہہ نہ پڑے
دوسرے یہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت لفظ نہین کیا اس واسطے کہ عرب کا محاورہ ہند کے محاورے سے اکثر مطابق نہین بلکہ محاورہ مقدم
رکھا ہی مراد ی مطلب جابجا لکھا اور باوجود اسکے حتی المقدور تحت لفظ ترجمے کی بھی رعایت کی ہی تیسرے یہ کہ اصلی غرض
اس سے یہ ہی کہ اہل اسلام کو فائدہ عام ہو یہان تک کہ حروف شناس اور عوام بھی محروم نرہین اس واسطے نہایت مشکل مطالب نہین
لکھے چوتھے یہ کہ اس کتاب کے خطبے کا ترجمہ نہین کیا کہ عوام کو اوس سے کچھ فائدہ نتھا خطبے کا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ مصنف نے کہا کہ جب زمانہ
بگڑا اور اہل علم مرگئے اور کم علم نافہم جنکو صحیح اور ضعیف کی تمیز نہین عالم اور پیشوا مشہور ہونے لگے تو مینے اس کتاب مشارق الانوار مین اپنی تصنیف
دو کتاب مصباح الدجی اور شمس منیرہ کی صحیح احادیث جمع کی اور کتاب النجم اقلیشی اور کتاب الشہاب قضاعی سے جو صحیح روایت تھی کی
وہ بھی اسمین ملائی تاکہ صحیح احادیث مختصر کتاب مین یکجا ہو وین صحیح بخاری کی علامت خ اور صحیح مسلم کی م اور جو دونون مین متفق ہو
اوسکی علامت ق مقرر کی یعنی مصنف نے اس کتاب مین صرف صحیحین کی احادیث لکھی مگر جابجا اقلیشی اور قضاعی کی کوئی لفظ بھی
لایا ہی چنانچہ وہان اطلاع بھی کردی ہی اور وہ لفظ بھی صحاح ستہ سے خالی نہین پانچوین یہ کہ مصنف نے کمال اختصار سے ہر جگہ قصہ حدیث کا
نہین بیان کیا کہ حضرت نے یہ حدیث کس وقت اور کس تقریب سے فرمائی تو اسکا مطلب سمجھ بی نہین معلوم ہوتا اس واسطے حدیث کے ترجمے کے بعد

جملہ احادیث مشارق الانوار ۲۲۴۶

فائدہ حدیث دو قسم ہی متواتر اور آحاد متواتر وہ ہی جسکو ہر زمانے مین اتنا بکثرت لوگون نے روایت کی ہو کہ عقل اونکے جھوٹھ پر جمع ہونے کو محال جانے اور آحاد وہ ہی جسکی روایت مین اتنی کثرت نہو آحاد کی تین قسمین ہین مشہور اور عزیز اور غریب مشہور وہ ہی جسکو ہر زمانے مین تین یا زیادہ راویون نے روایت کی ہو اور عزیز وہ ہی جسکو ہر زمانے مین دو راویون سے کم نے روایت کی ہو اور غریب وہ ہی جسکی روایت کسی زمانے مین ایک ہی راوی سے ہو سو متواتر سے ہر ایک کو یقین کامل حاصل ہوتا ہی خواہ کو بھی عوام کو بھی اور آحاد روایت سے علم ظنی حاصل ہوتا ہی اور بعضی صورتون مین کثرت قرائن سے اہل علم کو یقین بھی حاصل ہوجاتا ہی سو آحاد مین بعضی روایت تو مقبول ہی اور اوسپر عمل واجب ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی معلوم ہو اور بعضی روایت مردود ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی ثابت نہو **فائدہ** مقبول آحاد کی دو قسم صحیح اور حسن صحیح اوسکو کہتے ہین جسکو دیندار پرہیزگار خوب یاد رکھنے والے لوگون نے ہر زمانے مین برابر روایت کیا ہو نہ اوسمین کوئی چھپا عیب ہو نہ اور معتبر لوگون کے مخالف ہو سو صحیح حدیث کی سات قسمین ہین اول عمدہ قسم تو وہ ہی جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونون مین ہو اوسکو حدیث متفق علیہ کہتے ہین اسکے بعد دوسری قسم وہ ہی جو صرف بخاری مین ہو تیسری وہ ہی جو فقط مسلم مین ہو چوتھی وہ جو بخاری اور مسلم کی شرط اور اونکے طور پر ہو پانچوین وہ جو صرف بخاری کے طور پر ہو چھٹی وہ جو فقط مسلم کے طور پر ہو ساتوین وہ جو بخاری اور مسلم کے سوا اور اہل صحت اوسکو صحیح جانا ہو حسن اوس حدیث کو کہتے ہین جو صحیح حدیث کی طرح ہو لیکن اوسکے راویون کا حفظ اور یاد صحیح کے راویون کے برابر نہو لیکن چند مقبول اور حجت اور واجب العمل دونون ہین لیکن صحیح حسن سے نہایت مقدم اور افضل ہی حسن صحیح سے رتبے مین کم ہی **فائدہ** مردود قسم آحاد کی جو لائق حجت کے نہین سو ضعیف ہی **ضعیف** حدیث اوسکو کہتے ہین جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو خواہ اوسکا کوئی راوی درمیان سے ساقط ہو یا مطعون ہو سو اگر ابتداے سند سے راوی ساقط ہوا اوسکو معلق کہتے ہین اور اگر انتہا سے ساقط ہو یعنی صحابی تک کو نہو تو اوسکو مرسل کہتے ہین اور اگر دو راوی برابر ساقط ہوگئے تو اوسکو معضل کہتے ہین اور نہین تو منقطع اور طعنہ راوی کا یہ کہ وہ جھوٹھا ہو تو اوسکی حدیث کو موضوع کہتے ہین یا اوسپر جھوٹھ کی تہمت لگی ہو تو اوسکو متروک کہتے ہین یا راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا کثیر الوہم ہو یا اوسکی روایت معتمد لوگون کے مخالف ہو یا فاسق یا بدعتی ہو تو اوسکی حدیث کو منکر کہتے ہین **فائدہ** علم حدیث مین بہت کتابین ہین لیکن چھ کتابین نہایت مشہور ہین جنکو صحاح ستہ کہتے ہین اول صحیح بخاری دوسری صحیح مسلم تیسری ابوداؤد چوتھی ترمذی پانچوین نسائی چھٹی ابن ماجہ سوا بخاری اور مسلم کے باقی چار کتابون مین ہر قسم کی حدیث ہی صحیح بھی اور حسن بھی اور ضعیف بھی چنانچہ اونکے مصنفون نے بیان کر دیا ہی صحیح حسن ضعیف کا دریافت کرنا ہر کسیکا کام نہین جدا نے محدثین کو عقل اور شعور ایسا دیا ہی کہ وہی اونکو خوب پہچان جانے ہین جیسے صراف کھوٹا یا کھرا روپیہ اشرفی پرکھ لیتے ہین بدون اونکے بتلائے ہر شخص نہین جان سکتا ہر چند اصطلاحات حدیث کی تفصیل بہت ہی لیکن عوام کی فہم مین نہین آسکتی اس واسطے اسی قدر اجمال پر کفایت کی کہ اتنا بھی اس ترجمہ دریافت کرنے کو کافی ہی **فصل** صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے ذکر مین ان دونون کتابون کو صحیحین کہتے ہین علم حدیث کی سب کتابون سے صحیحین منتخب ہین انکی صحت پر اتفاق ہی امت کا خصوصًا صحیح بخاری کہ بعد قرآن کے اصح الکتب ہی ان دونون کتابون مین سوا صحیح حدیث کے حسن حدیث بھی نہین ضعیف کا تو کیا ذکر ہی امام بخاری اور مسلم ایسے استاد کامل ہوئے علم حدیث مین کہ یہ رتبہ کسی کو حاصل نہین فی الحقیقت یہ دونو بزرگ آسمان تحقیق کے آفتاب اور ماہتاب ہین

اور نماز روزہ سب پر فرض ہی مالدار ہو یا محتاج خلاصہ یہ ہے کہ یہان حکم عام بیان فرمانا منظور ہوا جو سب مسلمانون کو شامل ہو
مصنف نے ایمان کی حدیث مقدم کی اس واسطے کہ ایمان سب عبادات اور نیکیون کی جڑ ہی بدون ایمان کے کوئی عبادت اور نیکی درست نہین
۲ م زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ مَنْ آوَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا صحیح مسلم مین زید بن خالد رضہ سے روایت ہی کہ
کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بھٹکے جانور کو رکھ لیا وہ خود دین کی راہ سے بھٹکا ہی جب تک اوسکو نہ پہچنوا دے ف بھولے بھٹکے جانور
کو بدون مشہور کیے اپنے گھر مین باندھ رکھنا درست نہین اکثر مشارق کی کتابون مین اس حدیث پر قاف کی علامت ہی یعنی بخاری
اور مسلم دونون مین یہ حدیث بالاتفاق ہی حال انکہ یہ صاف خطا ہی اس واسطے کہ صاحب جامع الاصول اور شارح گاذرونی نے لکھا ہی کہ
یہ حدیث صرف مسلم مین ہی بخاری مین نہین اور ابن حاجر نے بھی صحیح بخاری مین دیکھا زید بن خالد سے اوسمین اس مضمون کی حدیث نہین
۳ پائی معلوم ہوا کہ کاتب کی غلطی ہی ق ابْنِ عَبَّاسٍ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبد اللہ
بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کھانے کا غلہ مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جب تک اوسکو تول کر قبضے مین نہ لاوے ف اجارہ
اور مامون کا یہی مذہب ہی کہ غلہ بیچنا مول لینے والے کو بدون اپنا قبضہ کیے درست نہین اور امام شافعی کے نزدیک کوئی بیع غلہ ہو یا
۴ زمین اور باغ بدون قبضہ بیچنا درست نہین اور امام اعظم کے مذہب مین زمین اور باغ اور گھر مین قبضہ ہونا شرط نہین باقی سب منقولات مین
قبضہ شرط ہی منقول وہ مال ہی جو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ جا سکے اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ ق ابْنِ عُمَرَ مَنِ ابْتَاعَ
نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ
إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ صحیح بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مول لیوے کھجور کے درخت کو گابھا
پیوند کرنے کے بعد تو اوسکے پھل کا مالک وہی ہی جسنے بیچا مگر یہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کر لیوے اور جو غلام کو مول لیوے تو اوسکے
پاس کے مال کا وہی مالک ہی جسنے اوسکو بیچا مگر یہ کہ مول لینے والے نے اوس مال کی بھی شرط کر لی ہو ف کھجور کا درخت نر اور مادہ
ہوتا ہی مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اوس مین پیوند کرتے ہین تب بہت پھلتا ہی امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہی کہ پیوند
کے پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہی اور اگر شرط کر لی ہو تو مول لینے والا مالک ہی اور امام اعظم کے مذہب مین جب درخت کا پھل نمود
ہو گیا تو درخت کے بکنے سے پھل نہین بک جاتا خواہ پیوند ہوا ہو یا نہ ہوا ہو یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی اکثر نسخون مین
۵ اس حدیث پر تمیم یعنی صرف مسلم کی علامت ہی سو غلط ہی ق عَائِشَةَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جانچا جاوے بیٹیون سے کچھ
مین پھر اون کے ساتھہ بھلائی کرے تو بیٹیان قیامت مین اوسکے آڑے آجاوینگی اوسکو دوزخ سے بچاوینگی ف حضرت عایشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ ایک عورت دو بیٹیان لیے میرے پاس سوال کرتی آئی اوس وقت کچھہ موجود نہ تھا مینے ایک کھجور دی اوسنے اوسکے
دو ٹکڑے کر کے اپنی دونون بیٹیون کو دی اور چلی گئی یہ حال مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیٹیان خدا کی آزمایش ہین
جسنے ان سے بھلائی کی وہ دوزخ سے بچا بھلائی یہ کہ اونکی بخوبی پرورش کرے اونکو دینداری سکھاوے اونکا برا دیکھ مین نیک بخت

حاشیہ ۵ بیٹیون کی پرورش کرنے کی فضیلت

کسم قند گئے اور دعا کی کہ الٰہی مین باوجود کشادگی کے مجھپر تنگ ہو گئی اب مجکو زندگی سے نجات دے پھر دو سو چھپن ۲۵۶ ہجری مین وہین وفات
پائی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ بہر احوال بخاری ضبط کردم از ثقات ۔ صدق تاریخ قول نور ۱۹۴ ۲۵۶ تاریخ وفات ۔ عبد الواحد طوسی اور سعد مین
بطرسی دی کامل تھے اونھون نے خواب مین دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعہ چند اصحاب کے راہ مین منتظر کھڑے ہین عرض کی یا رسول اللہ آپکے
انتظار مین ہین فرمایا کہ محمد بن اسمعیل کا منتظر ہون پھر تحقیق ہوا تو اوسی وقت بخاری کا انتقال ہوا تھا اور بہت بزرگون نے خواب مین دیکھا کہ
حضرت نے صحیح بخاری کو اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ محمد بن احمد مروزی نے بیت اللہ کے پاس خواب مین دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ای ابوزید تو کب تک شافعی کی کتاب کا درس کہا کریگا ہماری کتاب کو تو کیون نہین پڑھتا مینے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کی کون کتاب ہے فرمایا کہ جامع محمد بن اسمعیل
یعنی صحیح بخاری اور اسی شرح امام الحرمین کا بھی خواب ہوا ہے شدت اور خوف اور سختی مرض اور قحط وغیرہ بعضا مین صحیح بخاری کا ختم تریاق مجرب ہے
چنانچہ حرمین شریفین مین اب تک معمول ہے کہ جب روم کے بادشاہ پر سخت جنگ درپیش ہوتی ہے وہان کے علما بخاری شروع کرتے ہین حق تعالی فتح نصیب
کرتا ہے **فائدہ** امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری دو سو چار ۲۰۴ ہجری مین پیدا ہوئے اور دو سو اکسٹھ ۲۶۱ ہجری مین انتقال ہوا تمام
اہل حدیث اونکی بزرگی اور کمال کے قائل ہین اور بڑے عمدہ محدثین اونکے شاگرد ہین جیسے ابوحاتم رازی اور ترمذی علم حدیث مین بہت کتابین
اونسے تصنیف ہین خصوصا صحیح مسلم مین عجائب نگارنگ علم حدیث کو قائق ہین کہ اہل حدیث اونکو جانتے ہین تین لاکھ حدیث سے اس کتاب کو منتخب
کیا ہے اور اوس مین کمال ہوشیاری اور احتیاط کی ہے سب احادیث اس کتاب کی بارہ برس مین امام مسلم نے کبھی کسی غیب نہین کی اور کسیکو مارا اور کسیکو گالی دی اور جہان
رازی نے مسلم کو خواب مین دیکھا اونکا حال پوچھا کہ خدا نے تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نے کہا کہ حق تعالی نے بہشت کو میرے واسطے مباح
کر دیا ہے جہان چاہتا ہون وہان پھرتا ہون ابوعلی ایک بزرگ تھے جب وے مر گئے تو کسی نے اونکو خواب مین دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے تمھاری کس سب سے
نجات کی اونھون نے کہا کہ ان چیزون کی برکت سے اور وے جزو صحیح مسلم کے تھے **فائدہ** کتاب مشارق الانوار اور اوسکے مصنف کے ذکر مین
اس کتاب کے مصنف کا نام رضی الدین حسن بن حسن صغانی ہے صغان ماوراء النہر کی ولایت مین ایک شہر کا نام ہے وہان پیدا ہوئے بغداد اور
ملک ہین علم تحصیل کیا اپنے وقت یعنی سات سو ہجری مین تمام علوم دینی خصوصا علم حدیث اور لغت مین اوستاد بے نظیر تھے تصنیفات اونکی بہت
ہین از انجملہ کتاب مصباح الدجی من صحاح احادیث المصطفی اور کتاب شمس المنیر من الصحاح المأثورہ اور کتاب مشارق الانوار النبویہ
من صحاح الاخبار المصطفویہ اور کتاب عقلۃ العجلان اور کتاب وفیات صحابہ اور کتاب بدء المناسک اور کتاب غرائب اور کتاب درج العلم والعلما
اور کتاب التکملہ لغت مین کہ جو صحاح جوہری مین غلطی تھی اوسکی اصلاح کی اور جو لغات کہ اوسمین نہ تھے اونکو داخل کیا اور کتاب مجمع البحرین
لغت مین کہ نہایت کلان کتاب ہے کہ تمام لغت عرب کو شامل ہے انکے سوائے اور تصنیفات بھی ہین یہ مصنف کے کمال علم پر دلیل ہے **فائدہ**
مشارق الانوار مین مصنف نے عجیب اور غریب نکات اور لطائف کی رعایت کی ہے اول یہ کہ صحیحین کی احادیث سے صرف قولی حدیثون پر
کفایت کی ہے حدیث فعلی اور حدیث تقریری کو مطلق نہین لایا اور دونون کتابون مین طرق اور خواص اور تلاش کی ہے کہ اونکی اصول
حدیث کو لایا شواہد اور متابعات اور روایات بالمعنی کو ترک کیا اور یہ نہین کہ نے سبب بعضی حدیث کو لایا اور بعضی کو چھوڑا اس درایت اور
تبحر کو کمال فہم اور بڑا علم چاہیے ہر عالم کا یہ کام نہین اسی سبب سے مصنف نے دیباچہ کتاب مین کہا ہے کہ یہ کتاب صحت اور متانت مین میرے

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ مسلم مین ابو موسیٰ سے اور حضرت عایشہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کا ملنا یعنی موت اور آخرت چاہتا ہی خدا اوسکے ملنے کو چاہتا ہی اور جو برا جانے خدا کا ملنا خدا اوسکے
ملنے کو برا جانتا ہی ف حضرت عایشہ رضہ یا کسی اور بی بی نے یہ حدیث سُنکے کہا کہ موت تو سبکو بُری معلوم ہوتی ہی حضرت نے فرمایا یہ اسکا
مطلب نہین بلکہ جب ایمان دار مرتا ہی تو اوس وقت فرشتے اوسکو خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سنا دیتے ہین تو وہ موت کو بدل چاہتا ہی
اور خدا کا نہایت مشتاق ہوتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا چاہتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب الٰہی نظر آتا ہی تو وہ موت کو اور خدا کے ملنے کو
برا جانتا ہی تو خدا بھی اوسکا ملنا برا جانتا ہی یعنی زندگی مین جو موت بُری اور مکروہ معلوم ہوتی ہی اسکا کچھ مضایقہ نہین تب تو وقت کا اعتبار
ہی سو اوس وقت ایمان دار مشتاق ہوتا ہی اور کافر گھبراتا ہی اور یہ حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی علامت صرف صحیح مسلم کی خطا ہی خ

۱۱ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبَعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَ
بَعْرَهٗ فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کی نیت سے گھوڑا
روک رکھے خدا کو مان کر اور اوسکا وعدہ سچا جان کر تو البتہ اوسکے چارے اور پانی پینے کے اور اوسکی لید اور پیشاب کے برابر ثواب اوسکی ترازو مین
ہوگا قیامت کے دن ف یعنی جب خدا ہی کے واسطے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام اور شخصیت منظور نہو تو یہ ثواب پاوے م

۱۲ مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ مسلم مین معمر بن عبد اللہ بن نافع رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قحط مین
غلہ بند کر رکھے اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھے وہ گنہگار ہی ف ابن ماجہ مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ جو گرانی مین غلہ بند کریگا
خدا اوسکو کوڑھی اور محتاج کر ڈالیگا اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ جسنے چالیس دن قحط مین غلہ بند کیا وہ خدا سے جدا ہوا اور خدا
اوس سے جدا ہوا قحط مین اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا چار و مذہب مین نہایت حرام ہی اوس واسطے کہ خلائق کی بدخواہی ہی

۱۳ عَايِشَةُ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام یعنی ہمارے دین اور شریعت مین جو اوسمین نہین سو وہ نئی بات یا اوسکا نکالنے والا مردود ہی
ف یعنی جو دین مین وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچھ اصل نہین نکلی نہ چھپی سو وہ نہایت گمراہی ہی اور اسیکا نام بدعت ہی
دین مین چار چیزین اصل ہین ایک تو قرآن دوسرے حدیث تیسرے اجماع اور اتفاق امت چوتھے قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ مین
ہی سو جو بات ان چار دن اصلون مین نہین وہی بدعت ہی جتنی بدعتین لوگون نے خلاف شرع نکالین ہین اس حدیث سے سب رد ہوگئین تفصیل کی
کچھ حاجت نہین مثلاً قبر پر گچ کرنا گنبد بنانا قبرون پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا بزرگون کا میلہ کرنا اولیا کی سنت ماننا جھنڈے نشان
کھڑے کرنا سراسر دین کے خلاف ہین قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس شرعی مین انکی کچھ اصل نہین بلکہ بعضے کام صریح احادیث مین
منع ہین اسیطرح اور بدعتون کو خیال کرلے اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جب درست ہوا تو ہمارے قیاس مین یہ چیزین درست معلوم ہوتی ہین
تو اوسکا جواب یہ ہی کہ یہ بیخبری ہی حلوا خوردن را روئی باید قیاس کی بہت شرطین ہین سو مجتہد کے کسید کا قیاس حجت نہین عمر بھر کہ
اس حدیث مین عجب قاعدہ کلیہ حضرت نے فرمایا کہ سب بدعتون کی بیخ کنی ہوگئی اگر دانا آدمی اسکو خوب سمجھ لیوے سب بدعتون کی برائی

فائدے میں اوسکا پورا قصہ لکھدیا اور جہان مطلب مجمل اور مشکل تھا اوسکو مفصل کردیا اور چاروں اماموں کے مذہب جابجا مناسب مقاموں میں بے تعصب لکھے شیعہ اور اہل بدعت کے شبہات جابجا مجملاً دفع کیے غرض کہ بحمداللہ یہ کتاب اہل اسلام کے واسطے عجیب تحفہ ہی اکثر مطالب دینی کو شامل ہی جسکے دریافت سے جاہل عالم بنے اور عالم تازہ لطف اوٹھائے حضرت مولانا عبدالقادر دہلوی کی ہندی تفسیر اور کیتاطالب خدا کے واسطے کافی ہین دیندار کے حق میں نے دونون کتابین گویا دو آنکھین ہین جن سے دونو جہان کا انجام نظر میں رہے یا دو پر ہین جن سے عرش تک اڑسکے مثنوی

کیا تجھسے کہون حدیث کیا ہی	دُر دانہ درج مصطفیٰ ہی	صوفی عالم حکیم دینی	اکرتے رہے اسکی خوشہ چینی
بابا کے یہان سے کون لایا	جسنے پایا یہین سے پایا	یہ شاہرہ محمدی ہی	گنجینہ سرّ احمدی ہی
مشعل افروز راہ سنت	برہم زن بیخ و شاخ بدعت	ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار	مت دیکھ کسیکا قول و کردار
جب اصل ملی تو نقل کیا ہی	یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہی	اب زیادہ تو مجھسے کرنکل کل	خورشید کے آگے کیا ہی مشعل
بالفرض فلان تھا مرد کامل	اوسنے تھا کیا کہان سے حاصل	وہ بھی اسی در کا اک گدا تھا	گو غوث و امام و مقتدا تھا
ملفوظ بہت ہین تو نے دیکھے	ملفوظ محمدی کو اب لے	ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہی	قرآن و حدیث تجکو بس ہی
حق ہوگا حدیث خوان سے خرم	اور شاد رسول فخر عالم	تھا علم حدیث سخت مشکل	اور ہند کے لوگ اوس سے غافل
چاہا کہ رہین نہ یہ بھی محروم	ہوا ترجمہ اس سبب سے مرقوم	مقبول ہو یہ کتاب یارب	مشتاق ہون اسکے اہل دین سب

الباب الاول

پہلے باب مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر من ہی ع ابو ہریرۃ من آمن باللہ و رسولہ و اقام الصلوٰۃ وصام رمضان کان حقاً علی اللہ ان یدخلہ الجنۃ ھاجر فی سبیل اللہ او جلس فی ارضہ التی ولد فیھا صحیح بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے سچے دل سے خدا کو اور اوسکے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک ادا کیا اور رمضان کا روزہ رکھا کرم اور فضل کی راہ سے ضرور ہوگیا خدا پر اوسکا بہشت مین لیجانا خواہ اپنا وطن اوسنے خدا کی راہ مین جہاد کے واسطے چھوڑا ہو یا اوسی مین مین ٹھہرا رہا ہو جس مین پیدا ہوا **فائدہ** اس حدیث کی پوری روایت بخاری مین یون ہی کہ اصحاب نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگون کو خوشخبری سنادیون کہ بہشت جہاد اور ہجرت پر موقوف نہین حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین سو بلند درجے ہین کہ خدا نے غازیون کے واسطے مقرر کیے ہین ہر ایک درجے مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین مین سو جب تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگا کرو کہ فردوس سب بہشتون کے درمیان مین ہی اور سب سے اونچی اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوسی سے بہشت کی سب نہرین نکلی ہین یعنی ہر چند جہاد پر بہشت موقوف نہین اصل نجات کے واسطے ایمان اور نماز روزہ کفایت کرتا ہی لیکن تم ہمت کو پست نکرو کہ صرف نجات پر قناعت کرو بلکہ ہمت بلند رکھو جہاد کرو تاکہ فردوس پاؤ جسکے آگے سب بہشتین پست ہین اس حدیث مین فرشتون اور خدا کی کتابون کا اور تقدیر اور قیامت کا ایمان لانا بیان نہین فرمایا اس واسطے کہ جب آدمی رسول کا ایمان لایا تو انکا بھی ضرور ایمان لاویگا کہ تمام قرآن اور حدیث مین اونکا بیان موجود ہی اور نماز روزے کے ساتھہ زکوٰۃ اور حج کا ذکر نہین فرمایا اس واسطے کہ زکوٰۃ اور حج صرف مالدار پر فرض ہی محتاج پر نہین

الباب الاول

سب نماز پائی ف اس حدیث کے دو مطلب ایک یہ کہ جسنے ایک رکعت جماعت مین پائی تو اوسنے جماعت کی نماز کا ثواب پایا اور
دوسرے یہ کہ جسنے ایک رکعت کی بقدر نماز کا وقت پایا تو اوسکی باقی نماز ادا ہی قضا نہین جیسے کہ صبح کی نماز مین ایک رکعت کے بعد آفتاب
طلوع ہوا یا عصر کے وقت ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہوگئی اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے مذہب مین اس صورت
19 مین عصر کی نماز تو ہوگئی لیکن فجر کی نماز آفتاب نکلنے سے باطل ہوئی ف ابو ھریرۃ من ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک العصر بعینہ عند کل
افلس او انسان قد افلس فھو احق بہ من غیرہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پاوے
اپنا ہو مال کسی مفلس مرد یا عورت یا آدمی مفلس کے پاس تو اوس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہی اور قرضدارونکی بہ نسبت ف یعنی جسنے
اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہوگیا قیمت نہین دے سکتا تو وہ اپنے مال کو اگر بعینہ پاوے تو لیلیوے
اور بیع کو باطل کردیوے اور قرضدارونکا اوسمین حق نہین اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک اوس مال کا بیچنے والا سب
20 قرضدارون کے برابر ہی اوس مال کو بیچ کر سب قرضدار برابر بانٹ لیوین ف سعد بن ابی وقاص من ادعی الی غیر ابیہ وھو
یعلم انہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام بخاری اور مسلم مین سعد بن وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کو چھوڑ کسی اور سے
ناآشنا لگاوے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ اسکا باپ نہین ہی تو اوسپر بہشت حرام ہی ف یعنی جو جان بوجھ کر اپنا باپ چھوڑ دوسرے کو باپ
بتلاوے تو وہ شخص بہشت سے بے نصیب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعض شیخ یا مغل آپکو سید بتلاتے ہین بہت برا کرتے ہین کہ بہشت چھوڑ
21 دوزخ کی تیاری کرتے ہین ف ابو ھریرۃ من اراد اھل المدینۃ بسوء اذابہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مدینے کے رہنے والون سے برائی کا قصد کریگا خدا اوسکو گلا ڈالیگا جیسے
پانی مین گلتا ہی ف یزید پلید نے بعد قتل امام حسین کے مدینے پر لشکر بھیجا تھا ہزارون لوگ قتل کیے اور بہت ظلم ہوئے سو خدا نے بموجب
22 مضمون اس حدیث کے ایسا اوسکو جلد مٹا ڈالا کہ کچھ اوسکا نام و نشان باقی نرہا ق عدی بن حاتم من استطاع منکم ان
یستتر من النار ولو بشق تمرۃ فلیفعل بخاری اور مسلم مین عدی رض حاتم طائی کے بیٹے سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم
لوگون مین سے جس سے ہوسکے دوزخ سے چھپنا یعنی بچ رہنا کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی تو اوسکو کیا چاہیے ف یعنی خیرات کرنا دوزخ کی
آگ سے بچاتا ہی تھوڑے بہت کا خیال نچاہیے یہانتک کہ کھجور کی پھانک بر ابر بھی دینا دوزخ سے روکیگا خدا نیت خالص کو دیکھتا ہی جیچے
23 دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ایک عورت بدکار نے پیاسے کتے کو پانی پلایا اسی سبب سے بخشی گئی م جابر من استطاع منکم ان
ینفع اخاہ فلیفعل مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین جس سے ہوسکے اپنے بھائی مسلمان کو فائدہ پونہچانا تو
کیا چاہیے ف جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے منتر کرنا منع فرمایا میرے بھائی کو بچھو کا منتر آتا تھا اوسنے کہا کہ یارسول اللہ آپنے منتر
منع کیا اور مجکو بچھو کا منتر آتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اوس منتر کو میرے آگے تو پڑھاو اوسنے پڑھا حضرت نے اوسکو اجازت دی اور یہ حدیث فرمائی
اور فرمایا کہ جس منتر مین شرک اور کفر کا مطلب نہو تو وہ منتر درست ہی شرک یہ کہ خدا کے سوا کسی اور کو حاضر ناظر جانے اور اوس سے مدد مانگے جس طرح
اکثر منتروں مین ہوتا ہی چنانچہ لونا چماری اور کلوا بیر کی دہائی کہ ایسے منتر مصداق کفر ہین انکا کرنا ہرگز درست نہین اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ دوا علاج کرنا اور جھاڑ پھونک کرنا بشرطیکہ خلاف شرع نہو تو درست ہی م علی بن عمیرۃ من استعملناہ منکم علی
عمل فکتمنا مخیطا فما فوقہ کان غلولا یاتی بہ یوم القیمۃ مسلم مین علی بن عمیرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو

لہ

آدمی سے نکاح کرتے ہو ھ ابوہریرہ رض من ابطأ به عمله لم يسرع به نسبه مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ اوسکے عمل نے دیر لگائی اوسکے ساتھ اوسکا نسب شتابی کچھ نہ کر سکیگا ف یعنی بدون نیک عمل کے ذات کچھ کام نہ آویگی بندگی باید پیمبر زادگی دستور نیست ھ انس من اثنيتم عليه خيرا وجبت له الجنة ومن اثنيتم عليه شرا وجبت له النار انتم شهداء الله في الارض انتم شهداء الله في الارض صحیح مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو تمنے بھلا کہا اوسکو بہشت واجب ہوئی اور جسکو تمنے برا کہا دوزخ اوسکو واجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین ف مصابیح مین روایت ہی کہ ایک جنازہ کا اصحاب نے اوسکی تعریف کی دوسرا جنازہ نکلا اصحاب نے اوسکو بد کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسی مضمون کی حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی کچھ ایک دو لفظ کا فرق ہی معلوم ہوا کہ اصحاب بلکہ ہر وقت کے دیندار خدا کے گواہ ہین اونکی تعریف کرنے اور بد کہنے کو بڑا دخل ہی اور دنیادار اور فاسق کی تعریف اور برا کہنے کا کچھ اعتبار نہین اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ اصحاب اور مجتہدون کا اجماع اور اتفاق حجت ہی اور کامل سند ہی اور بزار کی کتاب مین علی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مرگیا اور خدا اوسکی بدی جانتا ہی اور لوگ تعریف کرین تو خدا اپنے فرشتون سے فرماتا ہی کہ مینے اپنے بندون کی گواہی قبول کی اور اوسکے گناہ دیدہ و دانستہ معاف کیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل مشہور ٹھیک ہی کہ زبان خلق نقارہ خدا ف انس من احب ان يسئل عن شيء فليسئل فلا تسئلوني عن شيء الا اخبرتكم ما دمت في مقامي هذا صحیح بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ کوئی پوچھا چاہے سو پوچھے سو مجھسے جو کچھ پوچھوگے بتلا دونگا جب تک مین اپنے اس مقام مین ہون یعنی منبر پر ف بخاری اور مسلم مین بوری روایت یون ہی کہ ایک روز حضرت نے بعد نماز ظہر کے منبر پر خطبہ پڑھا اور قیامت کو یاد کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے بڑی بڑی بپتین ہونے والی ہین اصحاب بے اختیار خوف قیامت سے رونے لگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو پوچھنا ہو سو پوچھے عبداللہ بن حذافہ نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہی فرمایا کہ حذافہ ہی اور حضرت اوس وقت بہت غصے مین تھے عمر فاروق رض نے گھٹنون کے بل کھڑے ہوکر کہا کہ ہم بدل راضی ہین خدا کی خدائی سے اور اسلام کے دین سے اور حضرت کی پیغمبری سے یہ سنکر حضرت کا غصہ ٹھنڈا ہوا یعنی حضرت نے فرمایا کہ مینے کہا تھا کہ پیغمبر ہمارے سوال کے جواب مین عاجز ہی اس واسطے حضرت غصے سے بار بار فرماتے تھے اونکی طرف اشارہ کرکے کہ پوچھے جسکا جی چاہے عبداللہ بن حذافہ اس مطلب کو نہ سمجھے عمر فاروق رض کی بات بوجھ گئے کہ یہ کلام حضرت کا اصحاب سے نہین منافقون سے ہی تب وہ بات عرض کی جس سے حضرت کا غصہ گیا اس حدیث سے بڑی بزرگی اور نہایت تیز فہمی عمر فاروق رض کی ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ بدون حاجت بی فائدہ سوال عالم سے کرنا نہایت مکروہ ہی خ سهل بن سعد من احب ان ينظر الى رجل من اهل النار فلينظر الى هذا يعني رجلا كان يقاتل المشركين وقتل في الآخر نفسه صحیح بخاری مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دوزخی مرد کو دیکھا چاہے تو اسکو دیکھے یعنی ایک شخص تھا کہ کافرون سے لڑتا تھا آخر اوسنے اپنی جان کو آپ مارا ف جنگ خیبر مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا حضرت نے اوسکو دوزخی کہا اصحاب نے عرض کی کہ اگر ایسا جان نثار دوزخی ہی تو بہشتی کون ہوگا ایک شخص اوسکا حال دریافت کرنے کو اوسکے پیچھے لگا جب زخمون نے اوسکو بہت چور کیا تو طیش مین آکر اوسنے اپنا پیٹ مارا اور حرام موت مرگیا تب سبکو صاف معلوم ہوا کہ حضرت نے سچ فرمایا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول کی عبادت اور بندگی کا کچھ اعتبار نہین جب تک خاتمہ بخیر نہو روایت ہی کہ یہ شخص جسنے حرام موت مرا قرآن اوسکا نام تھا منافق تھا طمع دنیا سے لڑتا تھا کہ لوٹ مین حصہ پاوے اس واسطے اسکا خاتمہ بخیر نہوا ھ ابو موسی و عائشة

یا کھجور کی دیوے یعنی دودھ کے بدلے ف صاع لکھنؤ کے حساب سے ایک چھٹانک تین سیر ہوتا ہی امام شافعیؒ اور احمدؒ اور مالک کا یہی
مذہب ہی کہ جب قربانی ثابت ہو تو بھیڑ دیوے اور ایک صاع دودھ کے بدلے ادا کرے امام اعظم کے نزدیک تھنوں میں دودھ بند کر کے بیچنا الیسا
نہیں جیسے گائے بکری کا بھیڑ دینا ہو بچے بلکہ بقدر تفاوت دودھ کی قیمت کو کم کر دینا چاہیے حنفی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اور احادیث
اور کلیات شرع کے مخالف ہی تو تاویل کے لائق ہی واللہ اعلم ۳۰ م ابو ہریرۃ من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی
فقد عصی اللہ ومن اطاع امیری فقد اطاعنی ومن عصی امیری فقد عصانی مسلم میں ابو ہریرہ رضؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی تو مقرر اوسنے خدا کی اطاعت کی اور جسنے میرا خلاف کیا اور کہنا نہ مانا اوسنے نے
خدا کا کہنا نہ مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا مانا اوسنے بی شبہہ میرا کہنا مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا نہ مانا اوسنے مقرر میرا کہنا نہ مانا

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بدون حضرت کی اطاعت ممکن نہین اس واسطے کہ خدا کی مرضی اور نامرضی ہمکو حضرت سے معلوم ہوئی
بعضے لوگ جو کہتے ہین کہ خدا ہی جانے کہ خدا کس بات مین راضی ہی تو لوگ یا تو احمق اور جاہل ہین یا پیغمبر کے منکر ہین اس واسطے کہ تمام قرآن اور حدیث سے
یہ بات خوب ثابت ہی کہ خدا کی رضامندی اور خدا کی اطاعت بدون اطاعت شریعت محمدی کے ممکن نہین سو جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی تابعداری کا
دعوی کرے اور شریعت محمدی پر نہ چلے وہ شیطان ہی بصورت انسان اور چونکہ دین کا غلبہ بدون اجماع اور حاکم کے ممکن نہین اس واسطے حاکم عادل کی
اطاعت واجب ہوئی لیکن حضرت کی اطاعت ہر قول و فعل مین واجب ہی اور حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام مین واجب نہین اس واسطے کہ حضرت خطا سے
معصوم ہین اور حاکم معصوم نہین ۳۱ م ابو ہریرۃ من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنھم فقد حل لھم ان یفقؤا
عینہ مسلم میں ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے گھر مین جھانکے بدون اونکی اجازت کے تو البتہ اونکو حلال ہی
کہ اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کسیکے گھر مین جھانکنا حرام ہی اور گھر والے کو اوسکا منع کرنا اور
اینٹ پتھر مارنا درست ہی اگر اوسکی آنکھ پھوٹ جاوے تو امام شافعیؒ کے نزدیک خون بہا نہین لیکن امام اعظم کے نزدیک خون بہا ہی اونکے
نزدیک حدیث کا یہ مطلب کہ جھانکنے والا اس لائق ہی کہ اگر نہ مانے تو اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالے اور یہ نہین کہ اگر آنکھ پھوڑے تو خون بہا نہ دیوے
۳۲ ف ابو ہریرۃ من اعتق رقبۃ مؤمنۃ اعتق اللہ بکل عضو منہ عضوا منہ من النار بخاری و مسلم مین
ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لونڈی غلام مسلمان کی گردن آزاد کریگا تو حق تعالی بدلے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنے والیکا
دوزخ سے آزاد کریگا ف لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہی اور اتنا ثواب ہی کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے آزاد ہوتا ہی
۳۳ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ غلام اندھا یا لنگڑا لولا نکما ہیچ سالم ہوتا کہ جوڑ جوڑ آزاد کرنے والیکا آزاد ہووے ف ابو ہریرۃ
من اعتق شقیصا من مملوک فعلیہ خلاصہ فی مالہ فان لم یکن لہ مال قوم المملوک قیمۃ عدل
ثم استسعی غیر مشقوق علیہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ سانجھے کے
غلام سے آزاد کرے تو اوسپر ضرور ہی اپنے مال سے اوسکو بالکل خلاص کروا دینا یعنی اور شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور
اگر آزاد کرنے والا مالدار نہو تو اوس غلام کی واجبی قیمت ٹھہرائی جاوے پھر بقدر حصے اور شریکون کے غلام سے نوکری اور مزدوری کروائے
مگر اوسپر جبر نہ ڈالے ف یعنی اگر ایک غلام کے کئی مالک ہون اونمین سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کرے اگر وہ مالدار ہی تو غلام
اوسی وقت بالکل آزاد ہو گیا اور شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب امام شافعیؒ اور احمدؒ اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کا

خود بوجہ جاوے زیادہ دلیلون کی کچھہ حاجت نہین اس واسطے کہ علماے حدیث نے کہا ہی کہ اس حدیث پر مدار اسلام ہی ہزارون
بدعتین مصروف اس حدیث سے رد ہوتی ہین نظم سنی ہوکر تو بدعتی مت بن کیونکہ بدعت ہی دین کی برہمن چھوڑ بدعت
محمدی بن جا پیشوا ہون تجھسے تا رسول خدا ۱۴ ق ابن مسعود من احسن فی الاسلام فلا یؤاخذ بما عمل
فی الجاھلیۃ ومن اساء فی الاسلام اخذ بالاول والاخر بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو اچھی طرح اسلام مین آیا تو جو کفر مین کیا اوسپر پکڑا نجاویگا اور جسنے اسلام مین برائی کی تو اگلے پچھلے دونون گناہون پر
اوسکے پکڑا ہوگی ف جو اچھی طرح اسلام لایا یعنی ظاہر اور باطن سے مسلمان ہوا مرتے دم تک اوسپر قائم رہا تو اوسپر کفر کے گناہ کا
مواخذہ نہین اور جو ظاہر مین اسلام لایا اور باطن سے نہین یا مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا اوسکے اگلے پچھلے سب گناہون پر مواخذہ ہی ع
۱۵ ابوھریرۃ من اخذ اموال الناس یرید اداءھا ادی اللہ عنہ ومن اخذ ھا یرید اتلافھا اتلفہ اللہ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون کے مال لیوے بطور قرض یا عاریت ادا کرنیکے ارادے پر تو خدا اوس سے
ادا کروادیگا یعنی ادا کرنیکا سامان کردیگا دنیا مین یا آخرت مین اور جو اون مالونکو برباد کرنیکے ارادے پر لیوے تو خدا اوسیکو
برباد کرڈالیگا ف یعنی جس مسلمان کو کچھہ ضرورت ہوا اور وہ بہ نیت ادا قرض لیوے اور اوسکے ادا کرنے مین کوشش کرے
تو خدا اوسکا مددگار ہی اور جو مال مردم خوری کی نیت سے لیگا تو خود برباد ہوگا خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مسلمان اور کافر کا قرض
برابر ہی کافر کا بھی مار نا درست نہین اس واسطے کہ اس حدیث مین مسلمان کی کچھہ خصوصیت نہین ابن ماجہ مین عبداللہ بن جعفر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا قرضدار کے ساتھہ ہی یہانتک کہ قرض ادا کرے بشرطیکہ نیت بری نکرے اسی واسطے عبداللہ بن
جعفر بے حاجت بھی قرض لیتے تھے تاکہ خدا ہمارے ساتھہ رہے اور اسیطرح حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ قرض لیتی تھین کسیکے
کہا کہ آپکو تو قرض کی کچھہ حاجت نہین تو کہتی تھین کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی نیت قرض ادا کرنیکی ہوتی ہی خدا کی طرف سے اوسپر ایک حافظ
اور مددگار رہتا ہی اور اکثر بزرگ قرض سے احتیاط کرتے تھے اس واسطے کہ مال کی محبت آدمی کے دل مین بہت ہی شاید نیت بدلجاوے
ثواب کہان بھر عذاب گلے پڑے ۱۶ ق سعید بن زید من اخذ شبرا من الارض ظلما طوقہ الی سبع ارضین
بخاری اور مسلم مین سعید بن زید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا بالشت بھر زمین ظلم سے تو اوسکی گردن مین اوسی زمین کا
طوق ڈالا جاویگا زمین کے ساتون طبق تک ف طبرانی اور احمد نے یعلی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین
کسی کی ظلم سے چھین لیگا خدا اوسی پر زور حکم کریگا کہ اوس زمین کو سات طبق تک کھودے پھر اوسکے گلے مین قیامت کے دن اوسکا طوق
ڈالا جاویگا یہان تک کہ حساب سے فراغت ہو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کھدکر اوسکے گلے مین مثل طوق پڑیگی تاکہ وہ ظالم سب
لوگون کے روبرو فضیحت ہووے اور دوسرے طوق ہونیکی یہ صورت ہی کہ ظالم زمین مین دھسایا جائیگا تو زمین مثل طوق ہوجاویگی چنانچہ اگلی
۱۷ حدیث مین صاف اسکا بیان ہی معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت سخت گناہ ہی خ ابن عمر من اخذ من الارض شیئا بغیر حقہ خسف بہ یوم القیمۃ الی سبع ارضین بخاری مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
۱۸ کہ جو بالشت بھر زمین ناحق لیگا وہ زمین مین ساتون طبق تک دھسایا جاویگا ق ابوھریرۃ من ادرک رکعۃ من الصلوۃ
فقد ادرک الصلوۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ایک رکعت پائی تو اوسنے البتہ

فرشتے جمعہ کے دن مسجدوں کے دروازوں پر لکھتے جاتے ہین کہ کون کب آیا اور کون پہلے اور خطبے کے وقت مسجد مین آجاتے ہین سلمان نے کہا
۳۹ لازم ہی کہ جمعے کو جلد مسجد مین حاضر ہوا کرین جتنا جلد جاوینگے اوتنا بہت ثواب پاوینگے ف سلمان عن النبی ﷺ من اغتسل یوم الجمعۃ
وتطہر بما استطاع من طہر ثم ادہن او مس من طیب ثم راح فلم یفرق بین اثنین فصلی ما کتب له
ثم اذا خرج الامام انصت غفر له ما بینه وبین الجمعۃ الاخری بخاری مین سلمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو نہاوے جمعے کے دن بدن پاک صاف ہو جتنی صفائی اوس سے ہوسکی یعنی حجامت بنوائی اور سفید کپڑے پہنے پھر تیل لگایا یا خوشبو پھر دو پہر ڈھلتے
مسجد مین گیا سو دو جلے بیٹھنے کو اوسنے نہ چیرا پھر نماز پڑھی جتنی اوسکی قسمت مین تھی یعنی تحیۃ المسجد اور سنتین پھر جب امام منبر پر آیا تو
چپکا خطبہ سنتا رہا تو اوس شخص کی مغفرت ہوگئی اوس وقت سے پچھلے جمعے تک ف بعضے لوگونکی عادت ہی کہ جمعے کے دن دیر کر آتے ہین اور صفین چیر
۴۰ لوگون کو تکلیف دیتے اول صف مین جاتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صف چیرنا درست نہین یا پہلے سے اول صف مین بیٹھ رہے یا پھر جہان
۴۱ جگہہ پاوے وہین بیٹھ جاوے وعن وائل بن حجر رض اقتطع ارضا ظالما لقی الله وهو علیه غضبان مسلم مین روایت ہی
وائل بن حجر رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا کسیکی زمین ظالم بنکر لیگا اللہ سے قیامت مین اور خدا اوسپر بروایت غضبناک ہوگا ابو امامہ
ایاس بن ثعلبۃ الحارثی رض من اقتطع حق امرء مسلم بیمینه فقد اوجب الله له النار وحرم علیه
الجنۃ فقال له رجل وان کان شیئا یسیرا یا رسول الله قال وان کان قضیبا من اراک مسلم مین روایت ہی ابو امامہ
بن ثعلبہ رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا حق کسی مسلمان کا جھوٹی قسم کھاکر سو اللہ نے بیشک اوسکے لیے دوزخ ٹھہرا رکھی اور بہشت اوسپر
۴۲ حرام کی تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بھلا وہ تھوڑی چیز ہو تو بھی حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہو ف سفیان بن ابی ذہیر
من اقتنی کلبا الا کلب ماشیۃ او صید نقص من عمله کل یوم قیراط بخاری اور مسلم مین روایت ہی سفیان بن ابی زہیر رض سے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کتا رکھے نہ اوسکا کھیت بچاوے نہ بھیڑ بکری رکھاوے تو گھٹتے جاوینگے ہر روز اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر ف
۴۳ یعنی کتا پالنا تین کام کے لیے درست ہی ایک تو کھیت کھانے کو دوسرے بھیڑ بکری بچانے کو تیسرے شکار کے واسطے چنانچہ یہ مطلب اور حدیث مین
آیا ہی ان تین کاموں کے سوا کتا پالنا نہین درست کہ نیک عمل گھٹتے جاتے ہین ع جابر من اکل البصل والثوم والکراث
فلا یقربن مسجدنا فان الملائکۃ تتاذی مما یتاذی منه بنو آدم مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
۴۴ جو پیاز اور لہسن اور گندنا کھاوے سو ہماری مسجد کے نزدیک ہرگز نہ آوے اس واسطے کہ فرشتون کو اوس چیز سے یعنی بدبو سے تکلیف ہوتی ہی جس سے
آدمیون کو تکلیف ہوتی ہی ف جابر من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا او لیعتزل مسجدنا ولیقعد فی بیته بخاری اور مسلم
۴۵ مین روایت ہی جابر رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھاوے وہ ہمسے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر مین بیٹھ رہے ف
پیاز لہسن کا کچا کھانا مکروہ ہی اور اوسکو کھاکر مسجد مین جانا اور بھی برا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہی کہ مولی بھی پیاز لہسن کے
برابر ہی کہ اوسکی ڈکار مین بھی بدبو آتی ہی اگر پیاز لہسن کو پکاوے یا سرکہ مین ڈال کے بو دور کرے تو کھانا درست ہی ف سعد بن
۴۶ ابی وقاص من اکل سبع تمرات مما بین لابتیها حین یصبح لم یضره سم حتی یمسی مسلم مین روایت ہی
سعد بن ابی وقاص رض سے کہ جو سات کھجور صبح کو کھاوے اون دو حرتونکی جو دونون طرف مدینے کے پتھریلی زمین مین ہین تو شام تک اوسکو کوئی زہر
ضرر نکرے ف یہ حضرت کی دعا کی برکت ہی ق انس وابو هریرة من اکل من هذه الشجرة فلا یقربن مسجدنا

ہم عامل کرین اور کچھ کام لین پھر وہ چھپا سکے ہمسے ایک سوئی یا اس سے زیادہ کوئی اور چیز تو یہ بھی چوری مین داخل ہی قیامت کے
دن اوسکے لے آوینگا یعنی قیامت مین اوسکی چوری ظاہر ہوگی اوسکو فضیحت کریگی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیل دار یا کسی کارکنے
کے دار وغہ کو مالک کے بدون مرضی سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ مین لانا درست نہین کہ صاف چوری ہی جسکو قیامت مین خدا اور رسول کے روبرو
دکھلانا ہوگا وہ بگانی چیز سے بچتا رہے اسکو آسان سمجھے خ ابن عباس من استمع الی حدیث قوم وھم له کارھون او یفرون
منه صب فی اذنیه الانک یوم القیمة بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کان لگاوے کسی قوم کی
بات سننے کے واسطے اور اوسکا سننا اونکو برا لگتا ہو یا وے اوس سے بھاگتے پھرتے ہون تو اوسکے دونون کانون مین پگھلا شیشہ پلایا جاویگا
قیامت کے دن ف یہ عذاب اس واسطے ہوا کہ اوسنے کان سے لوگون کو روک دیا ق ابن عباس من اسلم فی تمر فلیسلم فی کیل
معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیع سلم کرے کھجور مین یعنی
قیمت آگے سے دیدے اور مال اوسکی مدت کے بعد لیوے تو چاہیے کہ پیمانہ ٹھہرا ہوا اور تول ٹھہرائی ہوا یک مدت معین تک ف جب حضرت مکے سے
مدینے مین تشریف لائے تو دیکھا کہ وہان کے لوگ بیع سلم کرتے تھے تول اور مدت مین جھگڑا ہوتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ہر چند حدیث مین
کھجور کا ذکر ہی اس واسطے کہ مدینے مین بھی بہت پیدا ہوتی ہی لیکن بیع سلم کرنا اکثر چیز مین درست ہی بشرطیکہ تول اور ماپ اور مدت مقرر
ہوگئی ہو اس طرح کہ تیس سیر گیہون یا پچاس سیر ایک مہینے کے بعد یا دو مہینے کے بعد فقہ مین اسکی سب شرطین مذکور ہین امام اعظم کے نزدیک مقرر مدت
مہینا بھر ہی اور جو بعضی جگہ معمول ہی کہ قیمت آگے سے دیکر کہتے ہین کہ جو فصل مین زیادہ بھاؤ ہوگا وہی ہم لینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
درست نہین اس واسطے کہ اسمین تول مقرر کرلینا ضرور ہی زیادہ بھاؤ کچھ معین چیز نہین کبھی مثلاً تیس سیر بھاؤ ہوا کبھی چالیس سیر ہندسہ مقرر
مین بیع سلم کو بیعہ ملک مین بدی اور کٹوتی کہتے ہین اس کتاب مشارق مین اس حدیث کی روایت حضرت عائشہ سے لکھی ہی سو خطا ہی
اس واسطے کہ بخاری اور مسلم مین اس حدیث کی عبداللہ بن عباس سے روایت ہی حضرت عائشہ سے نہین خ ابوھریرة من
اشار الی اخیه بحدیدة فان الملائکة تلعنه وان کان اخاه لابیه وامه بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے یعنی تلوار یا برچھی سے تو مقرر فرشتے اوسکو لعنت کرتے ہین
اگرچہ اوسکا سگا بھائی ہو ف اشارہ کرنا یعنی ہتھیار سے دھمکانا مسلمان کو درست نہین کہ شاید زیادہ غصے سے نوبت قتل کی پہونچے
اور سگے بھائی کے ساتھ ہر چند ظاہر مین احتمال قتل کی نہین تو بھی اوسکی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا حلال نہین اور جب کہ صرف ہتھیار کے اشارہ
کرنے سے ایسی سزا بیعت کرتے ہین تو خیال کیا چاہیے کہ ناحق خون کا کتنا بڑا عذاب ہوگا م ابوھریرة من اشتری طعاما فلا یبعه
حتی یکتاله مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اناج مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جب تک اوسکو ناپ نہ لیوے اور قبضہ نہ کرے
ف مروان اپنی حکومت مین سپاہیون کو تنخواہ مین چٹھیان لکھدیتا کہ اتنا اناج فلانے گانون سے لیلو سپاہی لوگ بدون اناج لیے
لوگون کے ہاتھ وے چٹھیان بیچ ڈالتے تب ابوہریرہ نے مروان سے کہا کہ تو نے بیاج حلال کردیا کہ بدون قبضہ ہوئے لوگ اناج کی چٹھیان بیچ ڈالتے ہین
مینے حضرت سے یہ حدیث سنی کہ بدون قبضہ ہوئے اناج بیچنا درست نہین پھر مروان نے منع کردیا ق ابن مسعود من اشتری
محفلة فوجدها فلا یردها معها صاعا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے گابھن بکری مول لی
جسکا دودھ اوسکے مالک نے کئی دن نہین دوہا تھا کہ بہت دودھ معلوم ہوئے پھر مول لینے والا اسکو پھیر آیا تو اسکے ساتھ ایک صاع غلہ

۲۵
۲۶ عائشة
۲۷
۲۸
۲۹

کی آگ مین ہمیشہ اوسکو پیاکریگا مدام اور جو اپنی جان کو لوہے کے ہتھیار سے ماریگا تو وہ ہتھیار اوسکے ہاتھ مین ہوگا دوزخ کی آگ مین سدا اپنے پیٹ مین اوسکو بھوکا کریگا ہمیشہ ف یعنی جس چیز سے اپنی جان ماریگا دوزخ مین اوسپر اوسی چیز کا عذاب کریگا اگر جان مارنیکو وہ شخص حلال جانتا تھا تو صحیح ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور اگر حلال نہین جانتا تھا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نہ رہیگا النبی صلعم

۵۵ کو بھی سدا ابولیلہ ہین ف بُرَیْدَۃُ بْنُ الْحُصَیْبِ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ بخاری اور مسلم مین بریدہ رضی سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عصر کی نماز چھوڑی اوسکا کیا اکارت ہوا ف قرآن اور حدیث مین نماز عصر کی نہایت تاکید ہی

۵۶ اسواسطے کہ یہ وقت غفلت کا ہی لوگ اس وقت بازار مین مشغول ہوتے ہین سیر کو نکلتے ہین نماز اکثر قضا ہو جاتی ہی تو مسلمان کو لازم ہی کہ نماز عصر کا زیادہ تر خیال رکھے ایسا نہو کہ عمل اکارت ہو اس واسطے کہ ہر روز فرشتے عصر کے وقت نامۂ اعمال آسمان پر لیجاتے ہین ف سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَۃٍ لَمْ یَضُرَّہٗ ذٰلِکَ الْیَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی

۵۷ کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح کو سات کھجور عجوہ کھاوے تو اوس دن اوسکو کوئی زہر اور جادو ضرر نکریگا ف عجوہ ایک عمدہ قسم کھجور کی ہی مسند مین خ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَۃٍ مِّنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ وَّلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُھَا بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یُرَبِّیْھَا لِصَاحِبِھَا کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّہٗ حَتّٰی تَکُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ بخاری مین روایت ہی ابوہریرہ رضی سے

۵۸ کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صدقہ دیگا کھجور کے برابر حلال روزی سے اور اللہ قبول بھی نہین کرتا سوائے حلال کے سو اوسکو خدا قبول فرماتا ہی رحمت کے دونے ہاتھ سے پھر اوسکو پالا کرتا ہی دینے والیکے واسطے جیسے تم اپنے بچھیرے کو پالتے ہو یہان تک کہ اوس تھوڑی چیز کو بڑھاتا ہی کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہی ف یعنی اگر حلال مال تھوڑا بھی اہ خدا مین دے تو اوسکا ثواب بحساب ہی اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ حرام مال سے اگر لاکھون روپے خرچ کرے خدا اوسکو ہرگز قبول نہین کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی دینا لاکھ روپے کے برابر ہی بلکہ اوس سے بھی زیادہ تیسرے یہ کہ مسلمان کو خیرات مین حلال مال کا دھیان رکھنے تھوڑے بہت کا خیال کرے م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ تَطَھَّرَ فِیْ بَیْتِہٖ ثُمَّ مَضٰی فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ لِیَقْضِیَ فَرِیْضَۃً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰہِ کَانَتْ خَطْوَتَاہُ اِحْدٰھُمَا تَحُطُّ خَطِیْئَۃً وَّالْاُخْرٰی تَرْفَعُ دَرَجَۃً مسلم مین روایت ہی ابوہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غسل یا وضو کرکے اپنے گھر مین پاک ہوا پھر کسی

۵۹ مسجد مین گیا نماز فرض پڑھنے کو تو دو دوڈگ کا یہ حال ہوگا کہ ایک ڈگ سے گناہ مٹے گا دوسری ڈگ سے درجہ بلند ہوگا خ عُبَادَۃُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اَوْ دَعَا اُسْتُجِیْبَ لَہٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰی قُبِلَتْ صَلٰوتُہٗ بخاری مین روایت ہی عبادہ بن صامت رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سوتے سے جاگا اور اوسنے لا الہ الا اللہ سے اللھم اغفرلی تک پڑھا اور کوئی دعا کی تو قبول ہوگی اور اگر وضو کرکے نماز تہجد بھی پڑھی تو نماز بھی اوس وقت کی نہایت قبول ہوگی لا الہ الا اللہ سے آخر تک کے یہ معنی ہین کہ سوے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہی جسکا کوئی شریک نہین اوسی کا سب ملک ہی اور اوسی کو سب تعریفین ہین اور وہ سب چیز کرسکتا ہی سبحان اللہ کو پاک ہی سب عیبون سے اور سب سے بڑا بدون اوسکی مدد نہ گناہ سے بچاؤ ہی نہ بندگی پر طاقت اسکے بعد یون کہے ای میرے اللہ مجکو بخش دے م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ وَزِیَادَۃُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ وَمَنْ مَّسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا

اور امام اعظم کے نزدیک اور شریک مختار ہین چاہین اپنے حصے کے موافق اوس غلام سے محنت کروالین اور چاہین آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کرین اور چاہین اپنے حصے کو آزاد کردین اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور مفلس ہو تو شافعی اور احمد کا یہ مذہب ہی کہ اوسکے بقدر حصہ آزاد ہوا باقی حصون کے قدر غلام ہی اور شریکون کو نہین پہونچتا کہ اوس سے محنت کروالین یا آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کرین لیکن یہ مذہب ظاہر اس حدیث کے خلاف ہی اور امام اعظم اور ابی یوسف اور محمد کا یہ مذہب ہی کہ اور شریک بقدر اپنے حصون کے غلام سے محنت مزدوری کرواکے اپنی قیمت بھر لیوین چنانچہ یہ حدیث اونکے مذہب کی صاف دلیل ہی اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نکرین یعنی شتابی نکرین اور اپنے حق سے زیادہ نہ مانگین ف ابن عمر من اعتق عبدا بینہ وبین احر قوم علیہ فی مال قیمۃ عدل لا وکس ولا شطط ثم عتق علیہ ان کان موسرا بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے کے غلام کو آزاد کرے تو اوسکے مال سے دوسرے شریک کے حصے کے موافق منصفی سے قیمت ٹھہرائی جاوے نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر بشرطیکہ وہ مالدار ہو پھر وہ غلام اسی کی طرف سے آزاد ہوگا یعنی غلام آزاد کے مرنیکے بعد اوسکے مال کا آزاد کرنے والا مالک ہی ف جابر من اعمر رجلا عمرا ای لہ ولعقبہ فقد قطع قولہ حقہ فیہا وھی لمن اعمر لہ ولعقبہ بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کسیکو گھر دے ڈالا عمر بھر کو تو وہ شخص اور اوسکے وارث اوس گھر کے مالک ہوگئے سو دینے والے کی اس بات نے اوسکے حق کو کاٹ دیا اور وہ گھر اوسیکا ہوگیا جسکو دیا اور اوسکے وارثون کا ف یعنی جسنے عمر بھر کو کسیکو گھر دیا تو وہ گھر اوسیکا ہوگیا اوسکے مرنیکے بعد اوسکے وارث پاوینگے دینے والا نہین پاسکتا ابو عباس عبد الرحمن بن جبر من اعبرت قدماہ فی سبیل اللہ حرمہ اللہ علی النار بخاری مین روایت ہی عبد الرحمن بن جبر سے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا مین جسکے پیر گرد مین بھر گئے اوسپر دوزخ حرام کی ف راہ خدا مین یعنی جہاد یا حج مین یا سبیل تو نہین لیکن فی سبیل اللہ جہاد مین زیادہ تر مستعمل ہی م ابو ہریرۃ من اغتسل ثم اتی الجمعۃ فصلی ما قدر لہ ثم انصت حتی یفرغ من خطبتہ ثم یصلی معہ غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری وفضل ثلثۃ ایام مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا پھر نماز جمعے کے واسطے مسجد مین آیا پھر اوسنے سنتین پڑھین جتنی اوسکی قسمت مین تھین پھر چپکا بیٹھا رہا یہان تک کہ امام خطبہ پڑھ چکا پھر امام کے ساتھ نماز فرض پڑھی اوسکی مغفرت ہوئی اوس وقت سے دوسرے جمعے تک اور تین دن اور بھی ف یعنی جسنے یہ سب کام کیے اوسکے بیچ کے گناہ معاف ہوئے اس واسطے کہ ایک نیکی کا دس گنا ثواب ہی جمعے کا غسل سنت ہی اور خطبے کے وقت چپ رہنا فرض ہی ف ابو ہریرۃ من اغتسل یوم الجمعۃ غسل الجنابۃ ثم راح فکانما قرب بدنۃ ومن راح فی الساعۃ الثانیۃ فکانما قرب بقرۃ ومن راح فی الساعۃ الثالثۃ فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعۃ الرابعۃ فکانما قرب دجاجۃ ومن راح فی الساعۃ الخامسۃ فکانما قرب بیضۃ فاذا خرج الامام حضرت الملائکۃ یستمعون الذکر بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا جمعے کے دن جیسے ناپاکی کے واسطے نہاتے ہین یعنی خوب نہایا اور ہر جگہ پہ پانی پونہچایا پھر دوپہر ڈھلے اول وقت مسجد مین آیا تو جیسے اوسنے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے گائے بیل قربانی کیا اور جو تیسری گھڑی آیا تو اوسنے جیسے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی آیا تو اوسنے جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گھڑی آیا تو اوسنے جیسے ایک انڈا خدا کی راہ مین دیا پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبے اور نماز کے سننے کو دروازہ چھوڑ مسجد مین آجاتے ہین ف

۶۹ نہ رہے تب گناہون سے پاک ہو م سمرۃ بن جندب والمغیرۃ بن شعبۃ من حدث عنی بحدیث وھو یری انہ
کذب فھو احد الکاذبین مسلم مین روایت ہی سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرف سے حدیث کی
روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹی حدیث ہی تو وہ دو جھوٹون مین سے ایک جھوٹا ہی ف دو جھوٹے یعنی سیلہ کذاب اور
مختار یا سود عنسی جنھون نے پیغمبری کا جھوٹا دعوی کیا تھا یا یہ مطلب کہ ایک جھوٹا وہ جس ناپاک نے حضرت پر جھوٹھ باندھا دوسرا جھوٹا یہ کہ
اوس جھوٹی حدیث کو روایت کرتا ہی جان بوجھ کے اکثر لوگ جو علم حدیث سے ناواقف ہین وہی تباہی حدیثین نقل کیا کرتے ہین جنکی کچھ اصل نہین
مسلمان کو لازم ہی کہ حدیث مین بہت احتیاط کیا کرے ہر ایک کتاب کی حدیث کو نہ لیا کرے جو حدیث کی معتبر کتابون مین ہو اوسکو مانے جیسے
۷۰ خ کہ یہ کتاب مشارق الانوار ہی کہ سب علمائے اہل سنت اسکو بہت صحیح جانتے ہین م عثمان من حفر بئر رومۃ فلہ الجنۃ مسلم مین
درد و نحو فقدیہ روایت ہی حضرت عثمان رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رومہ کا کوان کھود کر درست کردے اوسکے لیئے بہشت ہی ف رومہ ایک کوان تھا
مدینے مین حضرت جب مدینے مین آئے تو وہان میٹھا پانی سوا اوس کوین کے نہ تھا اور وہ کوان بیگانے کا تھا تو حضرت نے اوسکے درست کرانے والے کو
۷۱ بہشت کا وعدہ کیا حضرت عثمان نے اوسکو بنوا دیا م ابو الدرداء من حفظ عشر ایات من اول سورۃ الکھف عصم
من الدجال مسلم مین ابو درداء رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو یاد کرلے دس آیتین سورۂ کہف کے سر کی سو وہ دجال کے فتنے سے بچا
۷۲ ق ثابت بن الضحاک من حلف بملۃ غیر الاسلام کاذبا فھو کما قال بخاری اور مسلم مین روایت ہی ثابت بن ضحاک
سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی جھوٹی قسم کھاوے تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا اوسنے کہا ف یعنی جو جھوٹی قسم
اس طرح کھاوے کہ مینے اگر ایسا کیا ہو تو اگر وہ شخص نصرانی ہی یا یہودی یا ہندو تو جیسے اوسنے قسم کھائی ویسا ہی ہو گیا ق
۷۳ ابن مسعود من حلف علی مال امرئ مسلم بغیر حقہ لقی اللہ وھو علیہ غضبان ثم قرأ علینا مصداقہ من کتاب اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان کا مال ناحق قسم کھا کر لیلیوگا خدا سے
ملیگا اور وہ اوسپر نہایت غضبناک ہوگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اس بات کا ٹھکانا قرآن شریف سے پڑھ کر بتلایا یعنی
جو لوگ اللہ کو درمیان دیکر اور جھوٹی قسمین کھا کر تھوڑا سا مال دنیا لیتے ہین اون لوگونکو آخرت مین کچھ حصہ نہین اور خدا اون سے بات
۷۴ نکریگا اور رحمت سے اونکی طرف نہ دیکھیگا دن قیامت کے اور اونکو گناہون سے پاک نکریگا اور اونکو دکھ کی مار ہی ف ابو ھریرۃ من
حلف علی یمین فرای غیرھا خیرا منھا فلیکفر عن یمینہ ثم لیفعل الذی ھو خیر بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو قسم کھا بیٹھا کسی بات پر پھر اوسکو اوس بات کے سوا اور کوئی بات بہتر معلوم ہوئی تو چاہیے کہ اپنی
قسم کا کفارہ دیدے پھر کرے اوسکو جو بہتر ہی ف حضرت کی بی بی ام سلمہ نے قسم کھائی کہ مین اپنے غلام کو آزاد نکرونگی پھر اس قسم کھانے
سے پچھتائین حضرت سے کہا یا رسول اللہ مجھے اس قسم کی بھی تدبیر ہو سکتی ہی تب حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھا کر پچھتاوے وہ پہلے کفارہ دیدے پھر اوس
۷۵ بات کو کرے اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک کفارہ دینا قسم توڑنے کے بعد چاہیے ق ابو ھریرۃ من
حلف فقال فی حلفہ باللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

بخاری اور مسلم میں روایت ہے انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اس درخت یعنی لہسن سے کھاوے وہ ہماری مسجد میں نہ آوے

۴۷ ف ابو ہریرہ من امسک کلبا فانہ ینقص کل یوم من عملہ قیراطا الا کلب حرث او ماشیۃ بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو کھیگا کتے کو اوسکے نیک کام پانچ پانچ جو کے برابر گھٹتے جاوینگے لیکن کھیت اور گائے بکری کے رکھانیکے لیے کتا رکھنا درست ہے چنانچہ اسکا بیان اگلی حدیث میں ہوچکا م ابو ہریرہ من انظر معسرا او وضع لہ اظلہ اللہ تحت

۴۸ ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ مسلم میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار کو فرصت دے تنگ نہ کرے یعنی کہ جب مقدور ہو تو دینا یا قرض میں سے کچھ چھوڑ دے تو اوسکو خدا اپنے عرش کے سایے کے نیچے رکھیگا جس دن کہیں سایہ نہ ہوگا سوائے اوسکے سایے کے یعنی قیامت کے دن

۴۹ ف ابو ہریرہ من انفق زوجین فی سبیل اللہ دعاہ خزنۃ الجنۃ کل خزنۃ باب تقول ایی فلم فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ ذاک الذی لا توای علیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لارجو ان تکون منہم بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ میں بلاوینگے اوسکو بہشت کے چوکیدار سب چوکیدار بہشت کے دروازوں کے کہینگے اومیاں فلانے ادھر آیئے تو ابو بکر صدیق نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس شخص کو تو کسی طرح توٹا نہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ مجکو امید ہے کہ تو انہیں لوگوں میں ہے جنکو سب بہشت کے فرشتے خوشی سے بلاوینگے ف جوڑا خرچ کرے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے

۵۰ یا دو روٹیاں اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے بڑی فضیلت ابی بکر صدیق کی اور بہشتی ہونا اوسکا ثابت ہوا ع ابن عباس من بدل دینہ فاقتلوہ بخاری میں روایت ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدل دے یعنی مرتد

۵۱ ف ہوجاوے تو اوسکو مار ڈالو ف امام شافعی کے نزدیک مرتد مرد ہو یا عورت بموجب اس حدیث کے واجب القتل ہے اور امام اعظم کے نزدیک مرتد عورت کو قتل کرنا نہیں درست اس واسطے کہ اور حدیث میں عورت کا قتل منع ہے ف عثمان من بنی للہ مسجدا ابتغی بذلک وجہ اللہ بنی اللہ لہ مثلہ فی الجنۃ بخاری اور مسلم میں روایت ہے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کے واسطے مسجد بناوے اور

۵۲ اوس سے صرف اللہ کی رضامندی چاہے نام غرض نہ ہو تو اللہ اوسکے لیے ویسا گھر بہشت میں بناویگا م ابو ہریرہ من تاب قبل طلوع الشمس من مغربہا تاب اللہ علیہ مسلم میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو توبہ کرے پچھم سے سورج نکلنے سے پہلے

۵۳ تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہے ف قیامت سے پہلے سورج مغرب کی طرف سے نکلے گا تو قیامت کا ہونا سب پر کھل جاویگا پھر توبہ کا دروازہ بند ہوگا م ابن عباس من تحلم بحلم لم یرہ کلف ان یعقد بین شعیرتین ولن یفعل مسلم میں روایت ہے

۵۴ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا جو دیکھے اپنی طرف سے بنا کر خواب بیان کرے اوسپر یہ حکم ہوگا کہ دو جو کو گرہ دیکر جوڑے اور یہ کبھی نہ ہوسکیگا ف یعنی نہ دو جو میں گرہ پڑسکیگی نہ اوس سے عذاب موقوف ہوگا ف ابو ہریرہ من تردی من جبل فقتل نفسہ فہو فی نار جہنم یتردی فیہا خالدا مخلدا فیہا ابدا او من تحسی سما فقتل نفسہ سمہ فی یدہ یتحساہ فی نار جہنم خالدا مخلدا فیہا ابدا او من قتل نفسہ بحدید فحدیدتہ فی یدہ یتوجاہا فی بطنہ فی نار جہنم خالدا مخلدا فیہا ابدا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے آپکو پہاڑ پر سے گرا کر مار ڈالا تو وہ دوزخ کی آگ میں اونچے مکانوں سے ہمیشہ گرا کریگا پڑا رہیگا اوسمیں ہمیشہ اور جو زہر پیکر اپنی جان ماریگا تو اوسکے ہاتھ میں زہر رہیگا دوزخ

اجر فاعلہ مسلم مین ابو مسعود انصاری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نیک ہدایت کسیکو بتلا ویگا تو اوسکو کرنے والے کے برابر ثواب ملیگا ف مثلاً ایک شخص نے کسیکو نماز سکھائی تو جب تک وہ نماز پڑھے جائیگا جتنا ثواب پڑھنے والے کو ہوگا اوتنا بتانے والے کو ہوگا یا کسی محتاج کو کوئی سفارش کرکے کچھ کہین سے دلادے تو جتنا ثواب دینے والے کو ہوگا اوتنا سفارش کرنے والے کو اسی طرح سب نیک کام

ق ابن عباس من رای من امیرہ شیئا یکرھہ فلیصبر علیہ فانہ من فارق الجماعۃ فمات فمیتتہ جاھلیۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے سردار سے کوئی بری بات دیکھے تو اوسپر صبر کرے سو یہ شک بات ہی کہ جو جماعت کو چھوڑیگا اور مریگا تو اوسکی موت بطور کفر ہی ق یعنی جس سردار کے ساتھ امامت کی بیعت کی ہو تو اوسکے ظلم اور بری باتون پر صبر کرنا چاہیے اسلام کی ترقی ایکے پر موقوف ہی آپس مین پھوٹ ڈالنا کافرون کا کام ہی مسلمانون کو ہرگز درست نہین ق ابن عباس من رای من امیرہ شیئا یکرھہ فلیصبر علیہ فانہ لیس احد من الناس خرج من السلطان شبرا فمات علیہ الا مات میتۃ جاھلیۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم لوگون مین جسنے خواب دیکھا ہو سو بیان کرے مین اوسکی تعبیر کرون

ھ ابو سعید من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین سے بری بات خلاف شرع کو دیکھے تو چاہیے کہ اوسکو اپنے ہاتھ سے بگاڑ دے اور جو ہاتھ سے بگاڑنے کی طاقت نرکھتا ہو تو زبان سے اوسکی برائی لوگون کے روبرو بیان کرے اور جو زبان سے بھی نہ کہہ سکے تو اوسکو دل مین برا جانے اور دل مین برا جاننا بہت بودا ایمان ہی یعنی خلاف شرع کام کو اگر دل مین بھی برا نجانے تو اوسمین کچھ بھی ایمان نہین ف ایکبار مروان نے اپنی حکومت مین خطبہ عید کی نماز سے پہلے پڑھا تو ایک شخص نے اوس سے کہا کہ تو بدعت کرتا ہی خطبے کو نماز سے پہلے پڑھتا ہی اوسنے کہا کہ اب جو ہوا سو ہوا اگر نکر سکتا تو ابو سعید صحابی نے کہا کہ اسنے اوس حدیث پر عمل کیا جو میںنے حضرت سے سنی یعنی جو خلاف شرع بات کو دیکھے تو اوسکو منع کردے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سب مسلمانون پر بقدر قدرت فرض ہی کہ خلاف شرع باتون سے لوگون کو منع کرین خواہ ہاتھ سے خواہ زبان سے خواہ دل سے بعضے علمانے کہا ہی کہ ہاتھ سے روکنا حاکمون کا کام ہی زبان سے عالمون کا دل سے عوام خلقت کا

ابو سعید و ابو قتادۃ الحارث بن ربعی من رانی فقد رانی الحق بخاری مین ابو سعید اور ابو قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا اوسنے سچ مچ دیکھا ف یعنی اوسکو واہی تباہی خواب نہ سمجھے اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا ق ابو ھریرۃ من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ او کانما رانی فی الیقظۃ لا یتمثل الشیطان بی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو وہ مجکو جاگتے دیکھیگا یا اوسنے مجکو جیسے جاگتے دیکھا شیطان میری صورت نہین پکڑ سکتا

ف اس حدیث کے راوی کو اسمین شک ہی کہ حضرت نے یہ فرمایا کہ مجکو جاگتے مین دیکھے گا یا یہ فرمایا کہ جیسے اوسنے جاگتے دیکھا جاگتے مین دیکھیگا اسکے دو معنی ایک کہ قیامت مین دیکھے گا دوسرے یہ کہ یہ بات حضرت کی زندگی تک تھی اب نہین ق ابو ھریرۃ من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل فی صورتی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو بیشک اوسنے دیکھا اسواسطے کہ شیطان مجسا نہین بن سکتا اور صرف بخاری مین یون ہی کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا

ف حضرت کو خواب مین دیکھنا اسیطرح اور پیغمبر کا سچ ہی اسمین کچھ شبہ نہین ھ سھل بن حنیف من سال اللہ الشھادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشھداء وان مات علی فراشہ مسلم مین بروایت ہی سہل بن حنیف سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے

مسلم مین روایت ہی ابوہریرہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اچھی طرح سے وضو کیا یعنی وضو کے فرض سنت مستحب سب بجالایا پھر مسجد مین آیا پھر خطبہ سنا کیا اور چپکا بیٹھا رہا تو اوسکے گناہ بخشے گئے اوس وقت سے پچھلے جمعے تک اور تین روز اور بھی زیادہ اور جو خطبے کے وقت کنکریان مالا کیا تو اوسنے بیہودہ کام کیا ۵ ابوھریرۃ من توضأ فأحسن الوضوء خرجت خطایاہ من جسدہ حتی تخرج من تحت اظفارہ ۶۱ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بہت اچھی طرح وضو کیا تو اوسکے تمام بدن سے گناہ نکل جاتے ہین یہان تک کہ ناخونون کے نیچے سے نکل جاتے ہین خ ابوھریرۃ من توضأ فلیستنثر ومن استجمر فلیوتر ۶۲ بخاری مین روایت ہی ابوہریرہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو وضو کرے تو چاہیے کہ پانی ڈال کر ناک کو صاف کرے اور جو ڈھیلے لے تو چاہیے کہ طاق لے یعنی تین لے یا پانچ یا سات ق عثمان من توضأ نحو وضوئی ھذا ثم قام فرکع رکعتین لا یحدث فیھما نفسہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ۶۳ قالہ حین توضأ ثلثا بخاری اور مسلم مین روایت ہی حضرت عثمان سے ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرح وضو کرے جیسے مینے یہ وضو کیا ہی پھر کھڑے ہو کر دو رکعت حضور دل سے نماز پڑھے دل مین دنیا کی باتین نہ خیال کرے تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوینگے یہ حدیث اوس وقت حضرت نے فرمائی جب تین تین بار وضو کیا ف حضرت نے ایک دن ایک ایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے بدون حق تعالی نماز نہین قبول کرتا پھر دو دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس وضو سے دونا ثواب ملتا ہی پھر تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ میرے وضو کا طریقہ ہی اور اگلے پیغمبر کا خ سھل بن سعد من توضأ بی یا بین رجلیہ وما بین نحیبہ توکلت لہ بالجنۃ ۶۴ بخاری مین روایت ہی سہل بن سعد سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجھسے ضمان لے اوسکا جو اوسکے دونون پیرون مین ہی یعنی حرام کاری نکرے اور جو ضمان مجھ اوسکا جو دونون جبڑون مین ہی یعنی زبان سے جھوٹھ نہ بولے غیبت نکرے حرام مال نکھاوے تو مین اوسکے واسطے بہشت کا ضامن ہوتا ہون ف اگر گناہ انھین دونون مقام سے ہوتے ہین جسنے انکو روکا بہشت کو پایا ۶۵ ق ابن عمر من جاء منکم الجمعۃ فلیغتسل بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبداللہ بن عمر رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جمعہ پاوے وہ نہاوے خ عثمان من جھز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ ۶۶ بخاری مین روایت ہی حضرت عثمان رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان درست کردیگا تو اوسکے لیے بہشت ہی ف تبوک ایک مقام تھا شام کے ملک مین مدینے سے سولہ دن کی راہ حضرت نے وہان کی لڑائی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچھ نہ تھا تنگی اور تکلیف بہت تھی جب حضرت نے اس لشکر کے سامان کرنے والے کو بہشت کا وعدہ کیا تو حضرت عثمان رضہ نے آدھے لشکر کا سامان کردیا چار سو اونٹ اور دو ہزار اشرفیان راہ خدا مین حاضر کین حضرت بہت راضی ہوئے اشرفیون کو اپنے دامن مین اوچھالتے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمان کے اب کوئی کام ضرر نکر سکیگا ق زید بن خالد الجھنی من جھز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلف غازیا فی اھلہ بخیر فقد غزا ۶۷ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو راہ خدا مین لڑنے والے کا سامان درست کردے تو بیشک وہ بھی غازی ہوا اور جو غازی کے پیچھے اوسکے گھر کی اچھی طرح خبر لیا گیا تو وہ بھی مقرر غازی ہوا یعنی غازی کے برابر ثواب پاویگا خ ابوھریرۃ من حج للہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ ۶۸ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اللہ کے واسطے حج کیا پھر نہ عورت سے صحبت کی نہ صحبت کی بات کی اور نہ گناہ کیا نہ راہ مین کسی سے جھگڑا تو گناہون سے پاک ہو کر اپنے گھر ایسا پھرا آتا ہی کہ جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا ف حاجی کو لازم ہی کہ حج کی راہ مین گناہون سے بچے ساتھیون کے ساتھ

الباب الاول

جو راہ چلا علم دین کے سیکھنے کو خدا اسکی برکت سے اوسپر بہشت کی راہ آسان کردیگا ف یہ بہشت کی بشارت ہے طالب علم اور
دیندار عالموں کے حق مین علم دین تفسیر حدیث فقہ ہے اور جو علم کہ تفسیر اور حدیث مین کام آوے جیسے علم صرف نحو فصاحت بلاغت وہ بھی علم
دین مین داخل ہے جو نیت خالص ہو م سلمۃ بن الاکوع من سل علینا السیف فلیس منا مسلم مین سلمہ بن اکوع
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو باغی ہوکر ہمپر تلوار کھینچے یعنی مسلمانون پر تو وہ ہمارے طریقے پر نہین م ابوھریرۃ من سمع
رجلا ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لا ردھا اللہ الیک فان المساجد لم تبن لھذا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو سنے کسیکو کہ گم ہوئی چیز مسجد مین تلاش کرتا ہے تو اوس سے یون کہے کہ خدا کرے تیری چیز تجکو نہ ملے مسجدین
اس واسطے نہین بنین کہ گم گئی چیز کو اوسمین تلاش کیجیے ف یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین دنیا کے کامون کے لیے نہین
م جریر من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بھا من بعدہ من غیر ان ینقص
من اجورھم شیء ومن سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ کان علیہ وزرھا ووزر من عمل بھا من بعدہ من
غیر ان ینقص من اوزارھم شیء مسلم مین جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو راہ نکالے اسلام مین اچھے طریقے کی تو اوسکو
اوسکا ثواب ملیگا اور جو اوسکے بعد اوس طریقے کو کیے جاوینگے اونکا ثواب بھی اوسکو ملیگا بدون اس بات کے کہ اونکا ثواب کچھ گھٹے یعنی
دونون کو علیحدہ علیحدہ پورا ثواب ملیگا اور جو اسلام مین راہ نکالیگا بری طریقے کی تو اوسکو اوسکا گناہ ہوگا اور جو اوسکے بعد اوس بری
راہ پر چلینگے اونکا بھی گناہ اوسکی گردن پر ہوگا بدون اس بات کے کچھ اونکے گناہون سے گھٹے یعنی دونون کو علیحدہ علیحدہ پورا عذاب ہوگا
ف حضرت مسجد مین بیٹھے تھے کچھ محتاج لوگ آئے حضرت نے لوگون سے کچھ اونکے دینے کو فرمایا تو پہلے حضرت عمر اوٹھے یا ایک
انصاری صحابی اوٹھے اور مٹھی بھر درم اونکے واسطے لائے جب لوگون نے اونکو لاتے دیکھا تو کوئی کپڑا لایا کوئی کھجور کوئی اناج غرض
محتاجون کا اچھی طرح کام ہوگیا تب حضرت نے فرمایا کہ جو نیک راہ نکالے اوسکو دوہرا ثواب ہو اپنے کرنیکا اور رواج دینے کا خلاصہ مطلب
اس حدیث کا یہ کہ جس چیز کی شرع مین خوبی ثابت ہے اوسکو جو کوئی رواج دیگا تو اوسکو نہایت ثواب ہے جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت
کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور حضرت عمر سے اوس وقت اوسکی راہ نکلی اور یہ مطلب اسکا نہین کہ جسکی شرع مین کچھ اصل ثابت نہو اوسکو
لوگ اپنے دلمین اچھا سمجھکر رواج دین اور اس حدیث کو اپنی نکالی بدعت پر دلیل پکڑین م عائشۃ من شاء فلیصمہ
ومن شاء فلیفطرہ یعنی یوم عاشورا مسلم مین عائشہ صدیقہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عاشورے کے دن یعنی
محرم کی دسوین تاریخ کو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے ف اول عاشورے کا روزہ فرض تھا جب رمضان کا روزہ فرض ہوا
تو عاشورے کا روزہ مستحب ہے حدیث مین آیا ہے کہ اوسکے روزے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہین خ ابن عمر من شرب الخمر
فی الدنیا ثم لم یتب منھا حرمھا فی الاخرۃ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا مین شراب
پیے گا اور بدون توبہ کیے مریگا وہ آخرت مین بہشت کی شراب سے بے نصیب رہیگا م ابوسعید من شرب النبیذ منکم
فلیشربہ زبیبا فردا او تمرا فردا او بسرا فردا مسلم مین ابوسعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین کوئی
شیرہ پیے تو چاہیے اکیلی چیز کا پیے خواہ صرف منقی کا خواہ صرف پکی کھجور کا خواہ فقط گدر کھجور کا ف عرب کا دستور تھا کہ کھجور کو
چور کر کے بھگو رکھتے اوسکا شیرہ پیتے اسی کا نام نبیذ ہے سو حضرت نے دو دو چیز کے ملانے سے منع کیا اس واسطے کہ دو کے ملنے سے

فرمایا کہ جو بھول کر لات اور عزی کی قسم کھا وے تو چاہیے کہ اوسکے بعد لا الہ الا اللہ کہہ لے ق لات اور عزی عرب میں دو بت تھے
کہ کافر اونکی قسمیں کھاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئے تو بموجب عادت کے بعضے لوگ بھول کر بتوں کی قسم کھا جاتے تو حضرت نے اوسکا علاج یہ بتلایا
کہ کلمہ پڑھلیا کریں تو کفر کا شبہ دور ہوجائے ق ابن عمر و ابو ہریرہ من حمل علینا السلاح فلیس منا بخاری اور مسلم ۷۶
میں عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو ہمارے اوپر ہتھیار اوٹھاوے وہ ہمسے نہیں ق یعنی جو مسلمانوں سے لڑے
وہ کامل مسلمان نہیں م جابر من خاف ان لا یقوم من آخر اللیل فلیوتر اوّلہ ومن طمع ان یقوم آخرہ ۷۷
فلیوتر آخر اللیل فان صلوٰۃ آخر اللیل مشہودۃ وذلک افضل مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
کہ میں پچھلی رات کو نہ اوٹھ سکونگا تو اوسکو چاہیے کہ اول رات عشا کے ساتھ وتر پڑھلے اور جسکو پچھلی رات اوٹھنے کا گمان ہو تو وتر کو
پچھلی رات پڑھے اس واسطے کہ پچھلی رات کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور پچھلی رات کی نماز بہت بہتر ہے م ابو ہریرہ من خرج ۷۸
من الطاعۃ وفارق الجماعۃ فمات مات میتۃ جاھلیۃ ومن قاتل تحت رایۃ عمیۃ یغضب لعصبۃ
او یدعو الی عصبۃ او ینصر عصبۃ فقتل فقتلتہ جاھلیۃ ومن خرج علی امتی یضرب برّھا وفاجرھا
ولا یتحاشی من مؤمنھا ولا یفی لذی عھد ھا فلیس منی ولست منہ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو امام کی تابعداری سے نکل گیا اور جسنے مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑا پھر وہ مرگیا تو کفر کی موت موا اور جو اندھا دھند
جھنڈے کے تلے غصے ہوا تو برادری کے واسطے نہ خدا کے لیے لوگوں کو گہار بلایا تو برادری کی واسطے مدد کی تو برادری کی راہ سے نہ خدا کے واسطے
پھر وہ اس حالت میں مارا گیا تو اوسکا قتل بطور کفر ہوا اور جو میری امت کے ستانے پر کمر باندھکر نکلا مارنے کاٹنے نیک اور بد کو نہ ایماندار کو
چھوڑا نہ قول والوں سے یعنی مطیع الاسلام لوگوں سے قول پورا کیا نہ تو وہ میرا ہے نہ میں اوسکا ق ابو ہریرہ من دخل ۷۹
دار ابی سفیان فھو امن ومن القی السلاح فھو امن ومن اغلق بابہ فھو امن ق یوم
فتح مکہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ جو ابو سفیان کے گھر میں گھس گیا وہ پناہ
میں ہے اور جسنے ہتھیار بھینک دیے وہ پناہ میں ہے اور جسنے اپنا دروازہ بند کرلیا وہ پناہ میں ہے ق جب حضرت دس
ہزار کا لشکر لیکر مکہ فتح کرنیکو چڑھ گئے تو ایک روز فتح ہونے سے پہلے حضرت عباس کے وسیلے سے ابو سفیان راہ میں مسلمان ہوئے
حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان اپنی نام آوری کو بہت چاہتا ہے کچھ ایسا کیجیے کہ مکہ میں اسکا نام ہوجائے
تب حضرت نے مکہ میں یہ فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر میں ہے وہ پناہ میں آیا م ابو ہریرہ من دعا الی الھدی کان لہ ۸۰
من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورھم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ
من الاثم مثل اثام من تبعہ لا ینقص ذلک من اثامھم شیئا مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو خلق کو نیک کام کی طرف بلاویگا تو اوسکو ثواب ملیگا برابر اوسکے ثواب کے جو نیک کام میں اوسکے تابع ہونگے اور بتانے والیکا
ثواب کرنے والونکے ثواب کو نہ گھٹاویگا یعنی دونوں کو پورا ثواب ملیگا یہ نہوگا کہ کچھ بتانے والے کو ملے کچھ کرنے والونکو اور جو گمراہی
کی طرف لوگونکو بلاوے تو اوسپر اوتنا گناہ ہوگا جتنا اوسکے کہنا ماننے والون پر ہوگا گمراہ کرنے والیکا گناہ کرنے والونکے گناہ کو
نہیں گھٹاویگا یعنی دونوں کو برابر پورا گناہ ہوگا م ابو مسعود عقبۃ بن عمرو انصاری من دل علی خیر فلہ مثل ۸۱

وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عشا
کی نماز جماعت سے پڑھی تو اوسنے جیسے آدھی رات تہجد کی نماز پڑھی اور جسنے صبح کی نماز جماعت مین پڑھی تو اوسنے جیسے تمام رات
تہجد کی نماز پڑھی ف روایت ہی کہ حضرت ایکبار شب بیداری اور نماز تہجد کی خوبیان فرماتے تھے اسمین بعضے لوگون نے کہا کہ
یارسول اللہ ہم محنتی لوگ ہین دن بھر محنت مزدوری کرتے ہین ہمسے نہین ہوسکتا کہ ہم شب بیداری کرین تو حضرت نے اونکے حق مین
یہ حدیث فرمائی ہ جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ ۱۱۰
مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبُّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ مسلم مین
جندب بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح کی نماز پڑھی وہ خدا کی امان مین آگیا سو کہین ایسا نہو کہ خدا اسکو ڈھونڈھے
کسی بات مین اپنی امان کے سبب سے یعنی صبح کے نماز یکو کسی طرح نہچھیڑو وہ خدا کی امان مین ہی سو بیشک خدا جسکو اپنی پناہ دینے کے سبب سے
ڈھونڈھتا ہی پکڑلیتا ہی یعنی اوسکا گنہگار کسی طرح بچ نہین سکتا پھر اوسکو اوندھا منہ کے بھل دوزخ مین ڈال دیتا ہی ف
یعنی صبح نیند اور غفلت کا وقت ہی تو اوس وقت اوٹھکر نماز پڑھنا دلیل ہی اوسکے سچے ایمان کی اسواسطے خدا نے اوسکو اپنی پناہ
مین لیا اور اوسکے ناحق رنج دینے والے کو دوزخ کا وعدہ کیا ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ ۱۱۱
فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ نماز پڑھے جسمین الحمد کی
سورت نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہی وہ ناقص ہی وہ ناقص ہی ف جب ابوہریرہؓ نے یہ حدیث روایت کی تو کسیسنے کہا کہ اگر ہم امام کے
پیچھے ہون تو الحمد کس طرح پڑھین تب کہا اپنے دل مین پڑھلیا کرو مینے حضرت سے سنا ہی فرماتے تھے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مینے نماز کو اپنے
اور اپنے بندے کے بیچ آدھا آدھا بانٹا ہی سو جب بندہ کہتا ہی الحمد للہ رب العالمین تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری خوبیان بیان کین
اور جب کہتا ہی الرحمن الرحیم تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب کہتا ہی مالک یوم الدین تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے
بندے نے میری بڑائی کی اور جب کہتا ہی کہ ایاک نعبد وایاک نستعین تو اللہ فرماتا ہی کہ یہ میرے واسطے ہی اور بندے کے واسطے بھی اور میرا
بندہ جو مانگے سو پاوے پھر جب کہتا ہی اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین تو اللہ فرماتا ہی
کہ یہ سب صرف بندے ہی کے واسطے ہی اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے ف امام شافعی کہتے ہین کہ الحمد پڑھنا نماز مین فرض ہی
اسی حدیث کی دلیل سے امام اعظم کی طرف سے یہ جواب ہی کہ اگر الحمد پڑھنا فرض ہوتا تو الحمد کے چھوٹنے سے نماز بالکل باطل ہوجاتی ناقص
نکہلاتی اسکے ترک سے ناقص ہونا یہ دلیل ہی واجب ہونے کی خ اَنَسٌ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ۱۱۲
ذَبِيحَتَنَا فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِي ذِمَّتِهِ بخاری مین انس رضؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہماری طرح نماز پڑھے اور نماز کے وقت ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہمارا حلال کیا جانور کھاوے
سو وہ ایسا مسلمان ہی کہ جسکے واسطے اللہ اور اوسکے رسول کی پناہ ہی سو اللہ کا قول و قرار نہ توڑو اوسکی دی امان مین یعنی اوسکو
کچھ تکلیف نہ دو خدا کا قول نہ توڑو اوسکی پناہ دیے ہوے کو نہچھیڑو ف یہود اور نصاری کی نماز مین رکوع نہین قبلہ اونکا اور
اور مجوس مسلمان کا حلال کیا جانور نہین کھاتے تو جسنے ہمارے قبلے کی طرف رکوع والی نماز پڑھی اور مسلمان کا ذبیحہ کھایا تو اوسنے وے
باطل دین چھوڑے تو وہ مسلمان ہوا اب اوسکو رنج دینا درست نہین ھ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ ۱۱۳

شہادت مانگے گا سچے دل سے تو اللہ تعالیٰ اوسکو شہیدون کے مرتبون پر پونہچاویگا اگرچہ اپنے بستر پر موا ہو ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ ہر کام مین سچی نیت کو دخل ہی ۸۹ م ابوھریرۃ من سال الناس اموالھم تکثرا فانما ھی جمر فلیستقل منہ
او لیستکثر مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون سے مال مانگے جمع کرنے کے لیے اور مالدار ہونے کے واسطے تو وہ مال اوسکے
حق مین چنگاریان ہین وہ زخم کی جا ہے چنگاریان کم کرے چاہے بہت ف فاقے مین سوال کرنا درست ہی جمع کرنے کے واسطے نہین م
صفیۃ بنت ابی عبید من سال عرافا لم تقبل لہ صلوۃ اربعین لیلۃ ۹۰ مسلم مین روایت ہی صفیہ ابی عبید کی بیبی سے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو نجومی یا فال دیکھنے والے سے کچھ نیک بد پوچھے تو اوسکی نماز چالیس رات تک قبول نہوگی ف غیب کی بات خدا کے سوا کوئی نہین جانتا
جسنے نجومی یا رمال یا شگونیے یا فال والے سے کچھ پوچھا اوسکے ایمان مین خلل ہی ۹۱ م ابوھریرۃ من سبح اللہ فی دبر کل صلوۃ ثلثا
وثلثین وحمد اللہ ثلثا وثلثین وکبر اللہ ثلثا وثلثین فتلک تسعۃ وتسعون وقال تمام المائۃ لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شی قدیر غفرت لہ خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے اور تینتیس بار
اللہ اکبر کہے تو یہ ننانوے بار ہوئی اور یہ کہکے پورے سو کرے کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شی قدیر تو اوسکے
گناہ بخشے جاوینگے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہون ۹۲ م انس من سرہ ان یبسط لہ فی رزقہ وینسأ فی اثرہ فلیصل رحمہ
مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسکو خوش لگے یہ بات کہ اوسکی روزی کشادہ ہو اور زندگی اوسکی بڑھائی جاوے تو اپنے قرابتی لوگون کی
خبر گیری کرے ف طول عمر کا یہ مطلب ہی کہ وہ نیک نام مدت تک رہے یا اوسکی نیک اولاد ہو کہ اوسکے واسطے دعا مغفرت کرے اوسکی
روح کو ثواب پونہچاوے برادر پروری فرض ہی اوسکے دو طریقے ہین یعنی اگر محتاج ہین تو اونکے کھانے کپڑے کی خبر لے اور اگر محتاج نہین تو اور طرح
سلوک کرتا رہے تحفے دیا کرے محبت سے ملے ۹۳ م ابو قتادۃ الحارث بن ربعی من سرہ ان ینجیہ اللہ من کرب یوم القیامۃ
فلینفس عن معسر او یضع عنہ مسلم مین ابوقتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسکو بھلا معلوم ہو کہ خدا اوسکو قیامت کی
سختیون سے نجات دے تو چاہیے کہ محتاج قرضدار کو فرصت دے قرض مانگنے مین جلدی نکرے یا قرض معاف کردے سب یا تھوڑا ق
۹۴ ابوھریرۃ من سرہ ان ینظر الی رجل من اھل الجنۃ فلینظر الی ھذا قال لرجل قال دلنی علی عمل
اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال تعبد اللہ لا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ المکتوبۃ وتؤدی الزکوۃ
المفروضۃ وتصوم رمضان فقال والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ھذا شیئا ابدا ولا انقص منہ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو خوشی سے چاہے بہشتی مرد کو دیکھنا تو اسکو دیکھے یہ بات حضرت نے اوس مرد کے حق مین
فرمائی جسنے کہا تھا یا رسول اللہ مجکو وہ کام بتلایئے جسکے کرنے سے مین بہشت مین جاؤن حضرت نے فرمایا کہ تو اللہ کی بندگی کر کسیکو اوسکا
شریک مت ٹھہرا اور نماز فرض پڑھا کر اور فرض زکوۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر پھر اوس مرد نے کہا اوس پاک ذات کی قسم جسکے قابو
مین میری جان ہی کہ اپنی طرف سے فرض جانکر نہ اسپر کچھ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا ف اس حدیث مین حج کا ذکر نہین فرمایا تو اوس شخص پر
حج فرض نہوگا یا یہ سبب حج عمر بھر مین ایک بار فرض ہوتا ہی نماز روزہ اور زکوۃ ہمیشہ فرض ہی ۹۵ خ ابوذر وابوھریرۃ من سلک
طریقا یلتمس فیہ علما سھل اللہ لہ بہ طریقا الی الجنۃ بخاری مین ابوذر اور ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

فكذا وضم اصابعه بخاری میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دو لڑکیوں کو اپنی جوان ہونے تک پالیگا یہاں تک کہ وے
جوانی کو پہنچیں تو قیامت میں وہ شخص آویگا میرے ساتھ اس طرح ملا ہوا اور حضرت نے اپنی انگلیاں ملائیں ف یعنی جیسے انگلیاں آپس میں
خوب ملیں ہیں کچھ فرق نہیں ویسے ہی لڑکیوں کا پالنے والا بھی قیامت میں میرے ساتھ ملا رہیگا زہے قسمت جسنے لڑکیوں کو پالا اور حضرت سے ملا

۱۲۳ م ابو ہریرۃ من عرض علیہ ریحان فلا یردہ فانہ خفیف المحمل طیب الریح مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو خوشبودار گھاس یا پھول دیا جاوے سو اوسکو نہ پھیر لیوے اس واسطے کہ ہلکا احسان ہے اور خوشبودار چیز ہے

ف یعنی خوشبودار پھول کچھ بڑا احسان نہیں کہ اوسکا عوض دینا کچھ مشکل ہو یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی
چیزوں پر کرے

۱۲۴ م عقبۃ بن عامر من علم الرمی ثم ترکہ فلیس منا مسلم میں عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو تیر لگانا سیکھے پھر اوسکو چھوڑ دے وہ ہماری راہ پر نہیں ف یعنی تیر لگانا جہاد کا سبب ہے تو اوسکا چھوڑنا گویا جہاد کا چھوڑنا ہے

۱۲۵ ض عائشۃ من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد بخاری میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو

۱۲۶ آباد کرے زمین کو جسکا کوئی مالک نہیں تو وہی مالک کے لائق ہے یعنی پھر اوس زمین کا کوئی دعوی نہیں کر سکتا ہے م عائشۃ من عمل عملا
ایسا کرے جسکا ہمارا حکم نہیں تو وہ کام

۱۲۷ مردود ہے ف اس حدیث سے بدعت جو برے ہے اکھڑ گئی یعنی جس دین کے کام میں حضرت کا حکم نہ ہو خواہ کھلا خواہ چھپا وہ کام مردود ہے مسلمان
محمدی کو اوس سے بچنا چاہیے ق ابو ہریرۃ من غدا الی المسجد او راح اعد اللہ لہ فی الجنۃ نزلہ کلما غدا او راح

۱۲۸ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام نماز کو مسجد میں آیا کریگا تو خدا اوسکے واسطے مہمانی طیار کریگا بہشت میں
ہر صبح شام م ابن عمر و ابو ہریرۃ من غشنا فلیس منا مسلم میں عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ

۱۲۹ حضرت نے فرمایا کہ جو ہمسے یعنی مسلمانوں سے دغا بازی کریگا وہ مسلمانوں میں نہیں ف ایکبار حضرت بازار میں گئے ایک گیہوں کے
ڈھیر میں ہاتھ ڈالا تو اندر گیلا پایا سبب اسکا پوچھا اوسنے کہا کہ حضرت پانی سے بھیگ گیا ہے حضرت نے فرمایا کہ بھیگے گیہوں اوپر
کیوں نہ رکھے کہ سب لوگ دیکھتے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو دغا بازی کرے دھوکا دے وہ مسلمان نہیں م ابن عمر من فاتتہ

۱۳۰ صلوۃ العصر فکانما وتر اھلہ و مالہ مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی عصر کی نماز
جاتی رہے تو جیسے اوسکے جورو لڑکے اور مال چھن گیا م ابو ہریرۃ من فرج عن اخیہ کربۃ من کرب الدنیا

۱۳۱ فرج اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیمۃ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی
مشکل آسان کر دے دنیا کی مشکلوں سے تو اللہ اوسکی مشکل آسان کر دیگا قیامت کی مشکلوں سے ق ابو موسی الاشعری

۱۳۲ من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ بخاری اور مسلم میں ابو موسی اشعری رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو اس واسطے لڑے کہ خدا کا بول بالا ہو وہ راہ خدا کا غازی ہے ف ایک آدمی نے حضرت سے پوچھا کہ لوگ مال کے
واسطے لڑتے ہیں نام کے واسطے لڑتے ہیں عرب کے واسطے لڑتے ہیں ان میں سے خدا کی راہ کا لڑنے والا کون ہے تب حضرت نے یہ فرمایا کہ جسکی

۱۳۳ یہ نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کی راہ میں ہے ض ابو ہریرۃ من قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب
بخاری میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو میں بہتر ہوں یونس پیغمبر سے وہ جھوٹا ہے ف اس حدیث کے دو مطلب

۱۰۲ نشہ جلد ہوجاتا ہی بعضے علماء کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال اور اگر نشہ کرے تو حرام ف ام سلمہ سے روایت ہی
شَرِبَ فِي اٰنِيَةٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهٖ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ یعنی جو مسلم سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسنے سونے چاندی کے برتن مین پیا اوسنے اپنے پیٹ مین غٹ غٹ کرکے دوزخ کی آگ بھرلی ف چاندی سونے کا زیور عورت کو
۱۰۳ درست ہی مرد کو نہین اگرچہ لڑکا ہو پر چاندی سونے کے برتن مین کھانا پینا عورت مرد دونون پر حرام ہی ق ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ
مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ
العظيمين بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو جنازے پر آیا یہان تک کہ نماز اوسپر پڑھی تو اوسکو قیراط بھر ثواب ہی
اور جو حاضر رہا یہان تک کہ دفن ہوچکا تو اوسکو دو قیراط بھر ثواب ہی لوگون نے پوچھا حضرت دو قیراط کتنے بڑے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑ کے برابر
۱۰۴ م عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ مسلم مین عبادہ بن صامت سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہی اللہ کا تو اللہ نے
۱۰۵ اوسپر دوزخ حرام کی ق عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ
حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ بخاری اور مسلم مین عبادہ بن صامت سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے
اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور گواہی دے کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا پیغمبر اور
گواہی دے کہ عیسی اللہ کا بندہ ہی اور اوسکا پیغمبر اور اللہ کی بات ہی جو مریم کی طرف ڈالی تھی یعنی صرف حکم سے بنا اوسکا کوئی باپ
نہین اور عیسی اللہ کی بنائی روح ہی اور گواہی دے کہ بہشت اور دوزخ سچ مچ ہی خدا اوسکو بہشت مین لیجائیگا کیسے ہی اوسکے
کام ہون ف یعنی جس مسلمان کے عقیدے قرآن اور حدیث کے موافق درست ہون وہ مقرر بہشتی ہی نیک کام اوسکے ہون یا بد
خواہ حق تعالی اپنے کرم سے حضرت کی شفاعت سے اوسکے سب گناہ معاف کردے خواہ بقدر گناہ دوزخ مین پڑکے بہشت مین جاوے مسلمان
۱۰۶ سدا دوزخ مین نہ رہیگا آخر اوسکو نجات ہی کلمے کی برکت سے ص ابو ہریرہ و ابو ایوب مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ
اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ مسلم مین ابو ہریرہ اور ابو ایوب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے رمضان کے
روزے رکھے پھر عید کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے جسکو شش عید کہتے ہین تو اوسنے گویا برس روزے رکھے ف سبب اسکا یہ
۱۰۷ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہین اور شرع مین ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہی تو چھتیس دن کا دس گنا تین سو ساٹھ ہوتے ہین ف ابو سعید
مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ
۱۰۸ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ یعنی جہاد اور حج مین ایک روزہ رکھیگا خدا اوسکو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور ڈالیگا ق ابو موسی سے
مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دو ٹھنڈے وقت یعنی فجر اور عصر کی
نماز پڑھے گا وہ بہشت مین جائیگا ف فجر کو نیند غالب ہوتی ہی عصر کو خرید فروخت اور دنیا کے بہت کام آگے آتے ہین تو
اس واسطے ان نمازون کا زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ انکے سوا اور نماز کی حاجت نہین اس واسطے کہ جب آدمی نے ایسے سخت
۱۰۹ وقت کی نماز پڑھی تو آسان وقتون کی خواہ مخواہ ہی پڑھیگا م عُثْمَانُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ

وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر فی یوم مائۃ مرۃ کانت لہ عدل
عشر رقاب فکتبت لہ مائۃ حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ سیئۃ وکانت لہ حرزا من الشیطان
یومہ ذلک حتی یمسی ولم یات احد بافضل مما جاء بہ الا رجل عمل اکثر منہ ومن قال سبحان اللہ
وبحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ حطت خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر بخاری ومسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جو کلمہ توحید کو ایکدن سو بار پڑھے تو اوسکو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملیگا اور سو نیکیاں اوسکے لیے
لکھی جاوینگی اور سو برائیاں اوسکی مٹائی جاوینگی اور اوس دن شام تک اوسکو شیطان سے پناہ رہیگی اور اوس سے بہتر کوئی نہیں مگر
جسنے کہ اوس سے زیادہ پڑھا اور جو سبحان اللہ وبحمدہ کو ایک دن میں سو بار پڑھا کریگا اوسکے گناہ جھیل ڈالے جاوینگے اگرچہ سمندر کے جھین
برابر ہون یعنی اگرچہ بہت ہون معاف ہونگے ۱۳۸ مسلم طارق بن اشیم من قال لا الہ الا اللہ وکفر بما یعبد من دون اللہ
حرم مالہ ودمہ وحسابہ علی اللہ مسلم میں طارق بن اشیم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے زبان سے لا الہ الا اللہ کہا اور
جو چیز کہ سوائے خدا کے پوجی جاتی ہو درخت ہو یا پتھر یا قبر اوس سے انکار کرے تو اوسکا مال اور خون حرام ہی اور اوسکا حساب اللہ پر ہی ف
یعنی جو مسلمان ہی اوسکا جان اور مال بچ گیا اور اگر اوسنے مکر کیا ہوگا اپنے بچنے کے واسطے تو خدا اوسکو سمجھ لیگا یعنی اوسکا حال دریافت
کرنا ہمارا کام نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہی لا الہ الا اللہ بڑا پتا ہی اسلام کا حضرت کے وقت جو لا الہ الا اللہ کہتا وہ محمد رسول اللہ بھی
کہتا تھا قیامت اور ضروریات دین کو مانتا تھا اور یہ اس حدیث کا مطلب نہین کہ جو صرف لا الہ الا اللہ کہے وہ مسلمان ہی خواہ حضرت کو
اور قیامت کو مانے یا نہ مانے اس واسطے کہ ایمان اوسکا نام ہی کہ دین کے سب ضروریات کو مانے اگر ایک بات کا بھی منکر ہو تو کافر ہی
خ ابوھریرۃ من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی جو ایمان سے ۱۳۹
اور ثواب کے واسطے رمضان کی راتون مین نماز پڑھیگا خواہ تراویح خواہ اور نماز تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے خ ابوھریرۃ ۱۴۰
من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن صام رمضان ایمانا واحتسابا
غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ورواۃ الا قلیشی من یقم لیلۃ القدر بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے شب قدر مین جاگیگا اور نماز پڑھیگا تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہوجاوینگے اور جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے
رمضان کے روزے رکھیگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے اور اقلیشی نے جسکی کتاب النجم تصنیف ہی اس حدیث مین من قام لیلۃ القدر کی جگہ من
یقم لیلۃ القدر کو روایت کیا ہی لیکن مطلب دونون کا ایک ہی صرف لفظ کا فرق ہی م ابوھریرۃ من قتل دون مالہ فھو شہید ۱۴۱
مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے مال کی ورے یعنی اپنے مال کے بچانے کے سبب مارا جاوے تو وہ شہید ہی ف یہ حدیث
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو کی روایت سے ہی صرف مسلم کی علامت سہو ہی اور ابوہریرہ کی طرف اس روایت کی نسبت خطا ہی کاتب کی
مصابیح مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی میرا مال چھینے تو مین کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ اپنے
مال کو نہ دے پھر اوسنے کہا اگر وہ ہتھیار کرے اور لڑے حضرت نے فرمایا کہ تو بھی اوس سے لڑ پھر اوسنے کہا بھلا اگر وہ مجھے مار ڈالے حضرت نے
فرمایا کہ تو شہید ہوگا پھر اوسنے کہا کہ اگر مین اوسکو مار ڈالون حضرت نے فرمایا کہ وہ ظالم تھا دوزخی ہوا اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو
اپنے مال بچانے کے سبب سے مارا جاوے وہ شہید ہی م ابوھریرۃ من قتل فی سبیل اللہ فھو شہید ومن مات فی سبیل اللہ ۱۴۲

عشر آ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مجھپر ایک بار درود پڑھیگا خدا اوسپر دس بار رحمت کریگا ف درود پڑھنے کا ثواب بیحساب ہی اور حدیث مین حضرتؐ نے فرمایا ہی کہ قیامت کی مصیبتون مین جب لوگ گرفتار ہونگے تو مین اول اوسکو بخشاؤنگا جو مجھپر بہت درود پڑھا کیے خ ابوہریرۃ من صلی فی یوم مائتی صلوٰۃ قضیت الف حاجۃ من حوائج الدنیا ۱۱۴

بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ایک کپڑے مین نماز پڑھے تو اوسکو چاہیے کہ دونون کھونٹ جدا جدا کرے یعنی اگر لنبا کپڑا ہی تو ایک کھونٹ سے ستر چھپا دوسرے کھونٹ کو موڈھون پر ڈالے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو اوس سے ستر ہی چھپاوے اور نماز پڑھے

خ ام حبیبۃ من صلی فی یوم ثنتی عشرۃ سجدۃ تطوعا بنی اللہ بیتا فی الجنۃ بخاری مین حضرت ام حبیبہؓ سے ۱۱۵

روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جو سنت نماز پڑھے ہر دن بارہ رکعت اوسکے لیے بہشت مین گھر بنایا جائیگا ف مراد ان رکعتون سے رات دن کی معمول سنتین ہین دو فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی خ عمران بن حصین من صلی قائما فھو افضل ۱۱۶

ومن صلی قاعدا فلہ نصف اجر القائم ومن صلی نائما فلہ نصف اجر القاعد بخاری مین عمران بن حصینؓ سے

روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسنے کھڑے نماز پڑھی وہ بہتر ہی اور جسنے بیٹھے پڑھی اوسکو کھڑیکا آدھا ثواب ہی اور جسنے لیٹے نماز پڑھی اوسکو بیٹھے کا آدھا ثواب ہی ف یہ حدیث اوس بیمار کے حق مین ہی کہ جو بیٹھے نماز فرض پڑھتا ہی لیکن اگر چاہے تو تکلیف اوٹھا کر کھڑے ہو کر پڑھے اور لیٹے فرض پڑھتا ہی لیکن تکلیف سے بیٹھ کر بھی پڑھ سکتا ہی تو ایسے بیمار کو آدھا ثواب ہی اور جس بیمار سے کسی طرح اوٹھا بیٹھا نہجاوے اوسکا ثواب بیٹھے پڑھے یا کھڑے اور بعضون کے نزدیک اس حدیث سے نفل نماز مراد ہی ۱۱۷

خ ابن عباس من صور صورۃ فان اللہ معذبہ حتی ینفخ فیھا الروح ولیس بنافخ فیھا ابدا بخاری مین عبداللہ بن

عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جسنے کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اللہ اوسپر عذاب کرتا رہیگا یہان تک کہ وہ اوسمین جان ڈالے اور جان ڈالنا اوسسے کبھی نہو سکیگا یعنی تو عذاب بھی موقوف نہوگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر بنانا بہت بڑا گناہ ہی اس واسطے کہ یہ کام خدا کا ہی تو تصویر بنانے والا گویا در پردہ خدائی کا دعوی کرتا ہی دوسرا سبب یہ کہ تصویر سازی بت پرستی کی جڑ ہی اور بیمار اور بچون کا بہلانا درست ہی ۱۱۸

م ابن عمر من ضرب عبدہ حدا لم یاتہ او لطمہ فان کفارتہ ان یعتقہ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو بے حد مارے یا بے قصور خواہ مخواہ حرام کاری کی خواہ شراب پینے کی اوسکو یا تھپڑ مارے تو اوسکا کفارہ یعنی اوتار یہ ہی کہ اوسکو آزاد کردے ف غلام کو بے تقصیر مارنے سے آزاد کرنا مستحب ہی امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک فرض ہین ۱۱۹

م انس ومعاذ بن جبل من طلب الشہادۃ صادقا اعطیھا ولو لم تصبہ مسلم مین انس ومعاذ بن

جبلؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مانگے خدا سے شہادت سچے دل سے تو اوسکو شہادت کا ثواب دیا جاویگا اگرچہ اوسنے شہادت نپائی ف

معلوم ہوا کہ نیت خالص کو دین مین بڑا دخل ہی ۱۲۰

ف سعید بن زید من ظلم قید شبر من الارض طوقہ اللہ من سبع ارضین بخاری مین سعید بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ظلم سے بالشت بھر زمین چھین لیگا تو خدا اوسکے گلے مین سات طبق زمین کا طوق ڈالیگا ۱۲۱

م ثوبان من عاد مریضا لم یزل فی خرفۃ الجنۃ مسلم مین ثوبانؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بیمار کو پوچھے گا وہ ہمیشہ بہشت کے باغیچے سے میوے چنیگا ف بیمار کا پوچھنا مسلمان کا حق ہی حضرتؐ کی سنت ہی لازم ہی کہ بیمار کے پاس تھوڑا بیٹھے زیادہ اوسکو نہ ستاوے اور دعا خیر کرکے چلا آوے خ انس من عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیمۃ انا وھو ۱۲۲

۱۴۸ یا بجائے تہجد کفایت کرتا ہی ق الربیع بنت معوذ بن عفراء من کان اصبح صائما فلیتم صومه ومن
کان اصبح مفطرا فلیتم بقیة یومه ۱۲ بخاری اور مسلم مین ربیع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح سے روزہ رکھا ہو
وہ اپنا روزہ پورا رکھے اور جسنے صبح سے روزہ توڑا ہو تو باقی دن کو تمام کرے یعنی کچھ نکھاوے ق قریش کے مین عاشورے کا
روزہ رکھتے تھے حضرت بھی رکھتے تھے جب مدینے مین حضرت آئے تو عاشورے کے روزے کا حکم کیا لوگون کو اور یہ حدیث فرمائی پھر جب رمضان کے
۱۴۹ روزے فرض ہوئے تو عاشورے کا روزہ فرض نہ رہا بعضے رکھتے تھے سنت جان کے اور بعضے نہ رکھتے تھے ق ابو سعید من کان اعتکف
فلیرجع الی معتکفه فانی رایت هذه اللیلة ورایتنی اسجد فی ماء وطین بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے
رایتنی فی صبیحة احدی وعشرین من شهر رمضان
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اعتکاف بیٹھا ہو وہ پھر آوے اپنے اعتکاف کے مقام پر سو مینے مقرر شب قدر کو خواب مین دیکھا ہی اور مجکو دکھایا ہی
کہ مین سجدہ کرتا ہون پانی اور مٹی مین یعنی شب قدر وہ رات ہی جسمین پانی برسیگا اور مین کیچڑ مین سجدہ کرونگا ق صحیح بخاری مین
اسکا پورا قصہ ابو سعید سے یون روایت ہی کہ ہم ایک سال رمضان مین شب قدر کے واسطے دسوین تاریخ سے اوگیسوین تک حضرت کے ساتھ مسجد مین
اعتکاف بیٹھے تو حضرت نے بیسوین کی صبح کو فرمایا کہ شب قدر مجکو معلوم ہوئی تھی سو مین بھول گیا اب پچھلے دہے مین تلاش کرو طاق راتون مین
اور مینے خواب مین شب قدر کو دیکھا ہی کہ پانی اور مٹی مین سجدہ کرتا ہون سو جسنے اعتکاف توڑا ہو وہ پھر مسجد مین آکر اعتکاف کرے
ابو سعید کہتے ہین کہ اوس وقت آسمان پر کہین بدلی کا ٹکڑا بھی نہ تھا پھر بدلی ہوئی اور یہان تک پانی برسا کہ حضرت کی مسجد کی چھت
۱۵۰ ٹپکی پھر حضرت نے اوسی کیچڑ مین نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شب قدر اکیسوین رات کو ہوئی تھی ق ابو هریرة من کانت
عنده مظلمة لاخیه من عرضه او شیء فلیتحلله منه الیوم من قبل ان لا یکون دینار ولا درهم
ان کان له عمل صالح اخذ منه بقدر مظلمته وان لم تکن له حسنات اخذ من سیئات صاحبه فحمل
علیه بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسپر کچھ مظلمہ ہو اپنے بھائی مسلمان کا خواہ اوسکی آبرو کا ہو یا کسی
اور چیز کا یعنی جہان مال کا تو چاہیے کہ آج اوسے بخشا لیوے اوس دن سے پہلے کہ جس دن نہ اشرفی پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچھ نیک کام
ہونگے تو اوسے لیکر بقدر ظلم کے مظلوم کو دلا دیجاوینگے اور اگر ظالم کے کچھ بھی نیک عمل نہ ہونگے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لادے جاوینگے
یعنی بھر اون گناہون کو لادے سر کے واسطے دوزخ مین جاویگا ق گناہ دو قسم ہین حق خدا کے گناہ اور بندون کے گناہ سو خدا کے گناہ توبہ کرنے سے
یا اوسکے فضل سے معاف ہو سکتے ہین اور بندون کے گناہ اونکے بخشے نہین جاتے ہان جسکو قیامت کا ڈر ہو اوسکو لازم ہی کہ جنکے قصور
کیے ہون اون سے معاف کرائے خواہ منت سماجت کرکے خواہ روپیہ پیسا دیکے اگر گھر باغ کسیکا چھین لیا ہو یا کسی کی چوری کی ہو تو تو اوسی
دغا بازی سے کسیکا مال دبایا ہو تو اوسکو پھیر دے اور اگر کسیکو مارا کوٹا ہو یا بے عزت کیا ہو تو اوسکو جسطرح ہو سکے راضی کرے زندگی کو غنیمت جانے
۱۵۱ ابھی اسکا علاج ممکن ہی قیامت مین کچھ تدبیر نہ ہو سکیگی کہ وہان نہ مال پاس ہوگا نہ اسباب ق ابو هریرة من کانت له ارض
فلیزرعها او لیمنحها اخاه فان ابی فلیمسك ارضه بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی
زمین ہو چاہیے اوسمین کھیتی کرے یا چاہے اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دے کہ وہ کھیتی کرے سو اگر وہ عاریت بھی نہ دے تو اپنی زمین کو رہنے دے ق بخاری مین
روایت ہی کہ مدینے کے لوگ زمین کو بٹائی پر دیتے تھے آدھا تہائی چوتھائی ٹھہرا لیتے پھر بانٹتے وقت جھگڑا ہوتا تھا تو حضرت نے اس بٹائی سے
منع کیا اور فرمایا کہ زمین کا مالک یا آپ کھیتی کرے یا مانگ دے یا زمین کو نہ کھیتی رکھے یعنی بٹائی پر نہ دے اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا اور امام شافعی

ایک یہ کہ جو شخص اپنے تئین حضرت یونس سے بہتر جانے یعنی یون سمجھے کہ حضرت یونس اپنی قوم کی تکلیف دینے پر نہ صبر کرسکے اور حکم خدا کے
وہاں سے چلے گئے اور مچھلی کے پیٹ میں قید ہوئے تو میں اون سے صبر میں بہتر ہون تو وہ شخص جھوٹا ہی اس واسطے کہ پیغمبر سے کوئی بہتر نہین
ہوسکتا دوسرا یہ مطلب کہ حضرت کو حضرت یونس سے بہتر کہے حالانکہ ہمارے حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہین سو اوسکو حضرت نے ازراہ انکسار منع کیا یا حضرت
اس بات سے ڈرے کہ مبادا نادان لوگ مجکو افضل کہتے کہتے کہدین یونس کو برا نہ کہنے لگین تو کافر ہوجاوین جیسے یہود یون نے حضرت موسی کی برائیان
کرتے کرتے حضرت عیسی کو برا کہا اور کافر ہوگئے ۞ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ ۱۳۳ فصل
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مؤذن سے اذان سنکر یون کہے کہ مین بھی گواہی دیتا ہون
کہ سوے خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور محمد اللہ کا بندہ ہی اور اوسکا رسول مین راضی ہون اللہ کی
مالکی اور محمد کی پیغمبری سے اور مسلمانی کے دین سے تو اوسکے گناہ بخشے جائینگے ۞ جَابِرٍ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ ۱۳۴
الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری میں جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا یعنی اللہم سے
وعدہ تک پڑھے تو اوسکو قیامت مین میری شفاعت پونہچیگی یعنی حضرت اوسکو بخشاوینگے اس دعا کے یہ معنی کہ ای خدا اس پوری پکار
اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب محمد کو وسیلہ اور بڑائی پونہچا اوسکو سراہے مکان پر جسکا تو نے اوس سے وعدہ کیا ہی پوری پکار یعنی
ثواب کی تاثیر مین پوری ہی سدا رہنے والی نماز یعنی قیامت تک اسکا حکم موقوف نہوگا وسیلہ بہشت مین بہت ایک عمدہ مکان ہی وہ
خاص حضرت کے واسطے ہی مقام محمود یعنی سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتون مین لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبر جواب دینگے
کسیکی سفارش نکر سکینگے اوس وقت ہمارے حضرت دیر تک خدا کے سامنے سجدے مین جائینگے پھر لوگون کو بخشائینگے اسکا نام مقام محمود ہی
ق ابو ھریرہ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۱۳۵ فصل
بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو صبح شام سبحان اللہ وبحمدہ سو بار پڑھا کریگا تو قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عبادت نہ لاویگا مگر وہی شخص جو پڑھا کیا ہو اسی طرح
یا اسپر کچھ بڑھکے یعنی اسکے پڑھنے والیکے برابر وہی شخص ہی جو سبحان اللہ بحمدہ کو سو بار یا زیادہ پڑھتا ہوگا اسکے سوے اور کوئی اوسکے
برابر نہین سبحان اللہ کیا رتبہ ہی سبحان اللہ وبحمدہ کے پڑھنیکا ق ابو ایوب لَا نَصَارِيَّ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ۱۳۶
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ بخاری اور مسلم مین ابو ایوب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ سے قدیر تک دس بار پڑھیگا تو اوسکا ثواب
اوسکے برابر ہوگا جسنے چار غلام حضرت اسمعیل کی اولاد سے آزاد کیے معنی اوسکے یہ کہ نہین کوئی سوے خدا کے لائق بندگی کے وہ اکیلا ہی
کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کو بادشاہی ہی اور اوسی کو سب خوبیان اور وہ ہر چیز پر کرسکتا ہی ق غلام کوئی ہو اوسکے آزاد کرنے
مین ثواب ہی لیکن حضرت اسمعیل کی اولاد ذات مین سب سے افضل ہی تو اونکے آزاد کرنے مین زیادہ تر ثواب ہی اس حدیث سے کلمہ توحید کی
فضیلت اور حضرت اسمعیل کی اولاد یعنی عرب کی شرافت ثابت ہوئی ق ابی ھریرۃ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ۱۳۷

ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس سواری سے زیادہ اونٹ ہو تو جسکے پاس اونٹ نہیں ہے اوسکو سواری کے واسطے دے اور
۱۵۹ جسکے پاس کھانا بیشمار زیادہ ہو تو جسکے پاس کچھ کھانا پینا نہیں ہے اوسکو دے ف یہ حضرت نے سفر میں فرمایا تھا ۱۲ اسماعیل آہلت
اَبِیْ بَکْرٍ مَنْ کَانَ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلْیَقُمْ عَلٰی اِحْرَامِهٖ وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَهٗ هَدْیٌ فَلْیَحْلِلْ مسلم میں آیا ہے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ احرام کو کھول ڈالے
ف حضرت ایکبار سب لوگوں کو لیکر حج کو گئے جب مکے میں پہنچے تب یہ حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ احرام باندھے ہے حج کرکے
اوتارے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے اور حج کے موسم میں دوسرا احرام باندھکے حج کرے لیکن حضرت کے ساتھ قربانی
تھی تو حضرت عمرہ کرکے احرام باندھے رہے بعد حج کے احرام اوتارا ق ابو ھریرۃ رضی مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مُلِحًّا اَخَاهُ لَا یُحَالَهٗ
۱۶۰ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَّاللّٰهُ حَسِیْبُهٗ وَلَا اُزَکِّیْ عَلَی اللّٰهِ اَحَدًا اَحْسِبُ کَذَا وَکَذَا اِنْ کَانَ یَعْلَمُ ذٰلِکَ
بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی ضرور تعریف کیا چاہے تو یوں کہے کہ میں فلانے کو گمان
کرتا ہوں اور خدا ہی اوسکو خوب جانتا ہے میں خدا کے سامنے کسیکو نیک نہیں کہہ سکتا مجکو یہ گمان ہے کہ فلانا شخص ایسا ہے اور ایسا اگر اوس
بات کو سچ مچ جانتا ہو تو کہے ف حضرت کے روبرو ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی حضرت نے فرمایا کہ تو نے اپنے یار کی گردن
کاٹی یعنی وہ اپنی تعریف سن کر پھول جائیگا اور آپ کو بہتر سمجھے گا تو خدا اوس سے ناخوش ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تعریف
کرنے کا طریقہ سکھایا یعنی اول تو تعریف کرنا کسی طرح بہتر نہیں پھر اگر تعریف کرنا ضرور جانے یعنی آدمین کچھ فائدہ دین کا سمجھے تو جو باتین
اوسمین سچی سچی ہون لوگوں سے کہے کہ میرے گمان مین فلانا شخص دیندار ہے سچا ہے سخی ہے خوب آدمی ہے دوستی مین پورا ہے آگے اللہ جانے
کہ وہ کیسا ہے اور دوسری حدیث مین یون آیا ہے کہ جب مرد فاسق کی کوئی تعریف کرتا ہے تو خدا غضب مین آتا ہے تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف
کرنا زیادہ تر گناہ ہے اس زمانے مین اکثر لوگون کی عادت ہے فائدہ تعریفین کرنے کی خصوصاً امیرون کے مصاحب خوش آمد سے کیا کیا خرافات بکا کرتے
ہین جو کام امیر کرے یا کوئی بات زبان سے نکالے خواہ اچھی خواہ بری تو خوش امدی کہتے ہین ای سبحان اللہ کیا کہنا ہے ارسطو کو بھی سوجھی تھی ان جھوٹی
تعریفون سے اپنی عاقبت تباہ کرتے ہین اور امیر کی خو بگاڑ دیتے ہین م ابو ھریرۃ رضی مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مُصَلِّیًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ
۱۶۱ فَلْیُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون سے بعد جمعے کے نماز پڑھا چاہے تو چار رکعتین سنت
۱۶۲ پڑھے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا اور بعد جمعے کے چھ رکعتون کی بھی روایت آئی ہے م ابو ھریرۃ رضی مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَاِذَا شَهِدَ اَمْرًا فَلْیَتَکَلَّمْ بِخَیْرٍ اَوْ لِیَسْکُتْ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان
لایا ہو اللہ کا اور پچھلے دن کا یعنی قیامت کا تو جب کسی کام مین حاضر ہو یعنی کوئی مشورہ پوچھے یا قصہ فیصل کرائے تو اوسکو چاہیے کہ نیک
۱۶۳ بات بولے یا چپ رہے م فضالۃ بن عبید رضی مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَاْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ
مسلم میں فضالہ بن عبید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا سو چاندی یا سونے کو نہ مول لے مگر برابر برابر
وزن مین یعنی اگر چاندی کے بدلے چاندی مول لے تو وزن مین دونون برابر چاہیین اور اسی طرح سونے مین دونون برابر ہون اگر وزن مین کوئی بھی
زیادہ ہوگا تو وہ سود ہے ف مصابیح مین فضالہ رضی سے روایت ہے کہ مینے خیبر کی فتح مین سونے کی جڑاؤ بنسلی بارہ اشرفی کو مول لی پھر
جب اوسکے جواہرات کو اوکھاڑا تو اوسکا سونا وزن مین بارہ اشرفی سے زیادہ نکلا مینے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی

فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ

مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین مارا گیا تو وہ شہید ہی اور جو خدا کی راہ یعنی جہاد یا حج مین اپنی موت مرگیا وہ شہید ہی اور جو وبا مین مرگیا وہ شہید ہی اور جو پیٹ کی بیماری سے مرگیا جیسے اسہال کی بیماری سے تو وہ شہید ہی اور جو ڈوب گیا وہ شہید ہی ف مصابیح مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے پوچھا کہ تم شہید کسکو جانتے ہو اصحاب نے عرض کی کہ جو راہ خدا مین مرنہ سو مرے اور مارا جاوے حضرت نے فرمایا تو تو میری امت کے شہید بہت تھوڑے ہونگے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور دوسری حدیث مین فرمایا ہی کہ جو آگ مین جلے اور جسپر دیوار گر پڑے اور جو عورت کہ لڑکا پیدا ہونے سے مرجاوے اور جو ذات الجنب یعنی پانجر کے درد سے مرے اور جسکو سل کی بیماری ہو تو وہ بھی شہید ہی ہر چند اعلیٰ رتبے کا وہی شہید ہی جو خدا کی راہ مین مارا جاوے لیکن ان لوگون کو بھی شہیدون کی طرح کچھ ثواب آخرت مین ملیگا اور مرتبہ بلند ہوگا لیکن انکو غسل نہ دینا اور نماز نہ پڑھنا مثل شہید کے درست نہین ف ابوقتادہؓ ۱۴۶۳

مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ بخاری اور مسلم مین ابوقتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان جہاد مین کسی کافر کو مارے اور اوسکے مارنے کے گواہ بھی ہون تو اوسکے اسباب اور ہتھیار کا مالک مارنے والا ہی ف امام اعظم کے مذہب مین قاتل اسباب کو اوس وقت پاویگا کہ جب امام نے اس بات کا حکم دیا ہو اور امام شافعی کے نزدیک امام کا حکم کچھ شرط نہین نخ عبداللہ بن عمرو من قتل معاهدا ۱۴۶۴

لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا بخاری مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قول قرار والے کو مار ڈالیگا وہ بہشت کی بو نہ سونگھے گا اور بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہی ف معاہد اور ذمی اوس کافر کو کہتے ہین جو طیع الاسلام ہو اور امام نے اوسکو پناہ دی ہو اوسکا قتل کرنا نہایت گناہ ہی قول کا توڑنا کسی طرح نہین درست

م ابوہریرہؓ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لَدُونَ الْأُولَى وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لَدُونَ الثَّانِيَةِ ۱۴۶۵

مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مار ڈالیگا گرگٹ کو پہلی بار تو اوسکو اتنا ثواب ہی اور جو اوسکو دوسری بار مین مار یگا تو اوسکو اتنا ثواب ہی مگر پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار مین مار یگا تو اوسکو اتنا ثواب ہی لیکن دوسری بار سے کم ف یعنی اول بار گرگٹ مارنے کا بڑا ثواب ہی دوسری بار کم تیسری بار اوس سے بھی کم گرگٹ زہردار جانور اور موذی ہی تو جسنے موذی کو مارا تو اوسنے ایک خلقت کو آرام دیا ثواب پایا چاہیے اور بخاری مین روایت ہی کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے تھے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک پھونک بھڑکاتا تھا اس واسطے اس بدذات کے مارنے مین ثواب ہی ف ابوہریرہؓ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ ۱۴۶۶

بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو حرام کاری کا عیب لگاوے بدن پر یہ عیب لگاوے گا تو قیامت کے دن اوسکو کوڑے لگینگے اور اگر اوسنے حرام کاری کی ہوگی تو لگینگے ف جو کسیکو حرام کا عیب لگاوے اور چار گواہ نہ لاسکے تو حاکم اوسکو اسی کوڑے مارے اور جو مالک اپنے غلام کو عیب لگا دیگا تو دنیا مین نہ مارا جاویگا لیکن قیامت مین کوڑے کھاویگا

ف ابومسعود عقبة بن عمرو الانصاري عَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ ۱۴۶۷

بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سورۂ بقر کی تمامی کی دو آیتین پڑھیگا یعنی آمن الرسول سے آخر تک تو وے کفایت کرتی ہین ف یعنی سوتے وقت قرآن پڑھنا سنت ہی اور برکت کا سبب ہی تو جسنے آمن الرسول پڑھا تو کافی ہی

یہ غرض ہو کہ آدمی کا ظاہر اور باطن پاک ہو اور جب ظاہر ہی اتباع ہی قول فعل کرتا رہا تو کھانے پینے کے چھوڑ دینے سے وہ غرض حاصل نہ ہوئی اگرچہ
۱۷۲ فرض گردن سے ادا ہو لیکن بہ لطف ☆ ابوذر سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا جو میری امت سے اس طرح پر مریگا کہ خدا کے ساتھ کسیکو شریک نہ کرتا ہو تو وہ بہشت میں
☆ صحیح بخاری میں ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو میری امت سے اس طرح پر مریگا کہ خدا کے ساتھ کسیکو شریک نہ جانتا ہو تو وہ بہشت میں
داخل ہوگا اگرچہ حرامکاری اور چوری کی ہو ☆ یعنی مسلمان اگرچہ گنہگار ہو لیکن ایمان کی برکت سے ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیگا بالآخر اسکے
۱۷۳ بہشت میں جاویگا یا نے سر لفظ کے فضل سے بہشت پاویگا ☆ بہر صورت نجات ہی خاتمہ بخیر ہے ☆ عائشۃ من مات
وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ ☆ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص مرجاوے اور اوسپر روزے ہوں قضا
کر سکا ہو تو اوسکی طرف سے اوسکا وارث روزے رکھے ☆ امام شافعی کا یہی مذہب اور امام اعظم کے مذہب میں ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کے
۱۷۴ برابر وارث مرد کی طرف سے ادا کرے چنانچہ امام اعظم کی اور حدیث دلیل ہے ☆ ابوھریرۃ من مات ولم یغز ولم یحدث نفسہ
بغزو ومات علی شعبۃ من نفاق ☆ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرگیا اس طرح پر کہ نہ کبھی اوسنے جہاد کیا اور
نہ کبھی راہ خدا میں اوسنے دل میں نیت کی تو وہ منافقوں کی ایک قسم پر مرا ☆ یعنی جو سچا مسلمان ہوگا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہیگا تو کافروں سے
اللہ کے واسطے لڑیگا اور اگر سامان نہ ہوگا تو دل میں البتہ اسکا قصد رکھیگا اور جو دل میں بھی جہاد کا کبھی خیال نہ کریگا معلوم ہوا کہ منافقوں
۱۷۵ کی طرح اوسکا ایمان زبانی ہی ایمان کامل نہیں ☆ ابن مسعود من مات وھو یدعو من دون اللہ ندا دخل النار
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرگیا اسی حالت پر کہ وہ پکارتا تھا اللہ کے سوا کسی اور کو اوسکا شریک
جانکر تو وہ دوزخ میں گیا ☆ یعنی جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی اس عالم کا مالک جانے اور اوسکو نفع یا ضرر کا مختار سمجھے وہ مشرک مقرر دوزخی ہے
۱۷۶ ☆ عثمان من مات وھو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ ☆ مسلم میں حضرت عثمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
مرگیا اس حالت پر کہ وہ جانتا تھا کہ بیشک یہ بات ہے کہ خدا کے سوا کوئی نہیں جہان کا مالک لائق بندگی اور پوجنے کے وہ بہشت میں گیا ☆
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس زمانے میں جو اکثر عوام خلقت موتہ سے لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور پتوں کو پوجتے ہیں اولیاؤں کی قبروں کو سجدہ کرتے
ہیں مصیبت میں انکو نفع ضرر کا مختار جانکر پکارتے ہیں مشرک ہیں پر مسلمان نہیں اس واسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں صاف فرمادیا کہ جو
۱۷۷ دل سے سوا خدا کے کسیکو مالک پوجنے کے لائق نہ سمجھے وہ بہشتی مسلمان ہی اور نہیں کہ زبان سے تو کلمہ پڑھیں اور مسلمانی کا دم ماریں پھر شرک بھی
کریں تو لازم ہے مسلمان کو کہ جیسا زبان سے کہے ویسا دل میں عقیدہ رکھے ویسا ہی کیا کرے تب محمدی مسلمان ہو ☆ ابوھریرۃ من منح منحۃ
غدت بصدقۃ وراحت بصدقۃ صبوحھا وغبوقھا ☆ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دودھ
۱۷۸ اونٹ یا گائے یا بکری کسیکو دودھ پینے کو عاریت دیگا تو ہر روز اوسکے صبح شام کے دو دوھ دوھنے کا ثواب دینے والے کو ہوا کریگا ☆ عمر من نام
عن حزبہ من اللیل او عن شیء منہ فقرأہ ما بین صلوۃ الفجر وصلوۃ الظھر کتب لہ کانما قرأہ من اللیل
مسلم میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کے وظیفے سے سو گیا یعنی سب وظیفہ عمدہ کے سبب سے قضا ہو یا تھوڑا پھر اوسنے صبح سے ظہر تک
کسی وقت پڑھ لیا تو اوسکا ثواب ایسا لکھا جائیگا جیسا رات کا ☆ یعنی اوس وقت میں کرنے سے اوسکا ثواب گھٹیگا پورا ملیگا
۱۷۹ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضا پڑھنے کو یہی وقت بہتر ہے ☆ عائشۃ من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان
یعصی اللہ فلا یعصہ ☆ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نذر مانی ہو خدا کی اطاعت کی وہ اوسکو

۱۵۲ اور ابی یوسف اور محمد کے نزدیک بنائی پر زمین و بنا دستور ہی خ ابن عمر من کان حالفا فلیحلف باللہ او لیصمت
بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھایا چاہے تو اللہ کی کھاوے یا چپ رہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوائے
۱۵۳ خدا کے کسیکی قسم نہین درست نہ قرآن کی نہ اپنے باپ دادا کی چنانچہ اور حدیث مین صاف منع کیا ہی ق انس من کان ذبح قبل الصلوٰۃ
فلیعد بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قربانی ذبح کر چکا ہو نماز سے پہلے تو چاہیے کہ پھر ذبح کرے ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہر مین نماز عید سے پہلے قربانی کرنا نہین درست اور چھوٹی بستیون مین جہان عید کی نماز نہوتی ہو وہان درست ہی اور
۱۵۴ یہی مذہب ہی امام اعظم کا م سبرۃ بن معبد الجہنی من کان عندہ شیء من ھذہ النساء اللاتی تمتع فلیخل
سبیلھا مسلم مین سبرہ بن معبد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس کوئی عورت ہو اون عورتون سے کہ جنسے متعہ کیا ہو تو اوسکو چھوڑ دے
یعنی متعہ کرنا حرام ہوا ف متعہ اسکو کہتے ہین کہ کسی عورت سے کہے کہ مین صحبت کے واسطے تجھسے متعہ کرتا ہون بدلے پانچ یا دس روپے کے
دو روز یا سال بھر کے لیے سو اہل سنت و جماعت کے چارون مذہب مین متعہ حرام ہی اور رد اسکے مصنف نے جو امام مالک کی طرف نسبت کیا ہی سو
اوسکو غلطی ہوئی ہی اس واسطے کہ امام مالک کی موطا مین اور اونکی فقہ کی کتابون مین متعہ کو صاف حرام لکھا ہی اور علماے محدثین کی تحقیق ہی کہ متعہ
دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے چند روز مباح رہا تھا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا چنانچہ حضرت علی سے موطا اور بخاری اور مسلم اور ترمذی
مین اسکی روایت ہی دوسری بار جنگ اوطاس مین تین دن متعہ مباح ہوا پھر فتح مکے مین قیامت تک کو حضرت نے حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم مین
سلمہ بن اکوع سے اس حدیث کی روایت موجود ہی اور سب حضرت کے اصحاب کا متعہ کی حرمت پر اجماع اور اتفاق ہی صرف عبداللہ بن عباس اور
اوسکو درست کہتے تھے آخر کو جب اونکو حدیثین پہونچین تو وے بھی حرمت کے قائل ہوئے چنانچہ ترمذی مین ثابت ہی اور جب حدیث اور فقہ کی کتابون
سے متعہ کی حرمت ثابت ہو چکی تو اب شیعہ کو اہل سنت کا الزام دینا محض بیجا ہی اونکی بوجھ مین خلل ہی ق عبدالرحمن بن
۱۵۵ ابی بکر من کان عندہ طعام اثنین فلیذھب بثالث ومن کان عندہ طعام اربعۃ فلیذھب بخامس
بسادس او کما قال بخاری اور مسلم مین عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس دو آدمی کا کھانا ہو
وہ تیسرے آدمی کو کھلانے کے واسطے لیجاوے اور جسکے پاس چار آدمی کا کھانا ہو وہ پانچ چھ کو لیجاوے راوی کو شک ہی کہ پانچ چھ فرمایا یا کہ اسکے
بدلے کچھ اور ف جب حضرت کافرون کے خوف سے مکہ چھوڑ مدینے مین آئے تو حضرت کے ساتھ اور اصحاب بھی آئے مال اسباب وطن مین چھوڑ آئے
اصحاب صفہ کو زیادہ تر کھانے کی تکلیف ہونے لگی تب حضرت نے مدینے مین رہنے والون سے یہ فرمایا کہ جسکے پاس دو کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو ہمارے
۱۵۶ پاس سے لیجاوے اور کھانا کھلاوے خ ابن عمر من کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ بخاری مین عبداللہ بن عمر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کا کام کاج کریگا تو خدا اوسکا کام بنایا کریگا ف یعنی آدمی ہر دم خدا کا محتاج
ہی تو چاہیے کہ خدا لیے امطلب بر آرے اوسکو لازم ہی کہ اپنے مسلمان بھائی کا مقدور بھر کام بناوے اور اوسکے واسطے سعی سفارش کیا کرے
۱۵۷ ق جابر من کان لہ شریک فی ربعۃ او نخل فلیس لہ ان یبیع حتی یؤذن شریکہ فان رضی اخذ
وان ترک ترک بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا کوئی شریک ہو خواہ گھر مین یا باغ مین تو اوسکو بدون اطلاع شریک
۱۵۸ کے شرکت کی چیز کا بیچنا نہین درست پھر بعد اطلاع کے اگر شریک چاہے گا تو مول لیگا اور اگر نچاہیگا تو نہ لیگا خ ابو سعید من کان
معہ فضل ظھر فلیعد بہ علی من لا ظھر لہ ومن کان لہ فضل من زاد فلیعد بہ علی من لا زاد لہ مسلم مین

ڈالتا ہی ف مسلمان کو لازم ہی کہ [illegible] مصیبت کو خدا کا غضب نہ سمجھے اوسکو خدا اکارم جانے کہ مصیبت مین
گناہ گھٹتے ہین درجے بلند ہوتے ہین [illegible] خدا جسکو بھلا جانتا ہی اگر مصیبت اور بلا آدمی کے حق مین بہتر نہوتی تو
خدا اپنے پیغمبرون پر اور نیک بندون [illegible] جنکو بہتر کیا چاہتے ہین تو اوسکو آگ سے گلا دیتا ہے لیکن
۱۸۷ اوس مصیبت سے خدا کی پناہ جس سے [illegible] اور اوسکا گلہ کرے ف ابو ھریرۃ من یرد اللہ بہ خیرا
یفقھہ فی الدین بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا نیکی کیا چاہتا ہی تو اوسکو دین مین
۱۸۸ بوجھ دیتا ہی شریعت کا بھید اوسپر کھولتا ہی م ابو ھریرۃ من یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ ومن ستر
مسلما ستر اللہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ ورواہ القضاعی
ومن ستر علی اخیہ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار پر آسانی کریگا تو خدا اوسپر دین اور دنیا مین
آسانی کریگا اور جو مسلمان کو کپڑے پہناویگا یا اوسکے عیب چھپاویگا خدا اوسکے عیب دین اور دنیا مین چھپاویگا اور خدا بندے کی مدد پر رہی
جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد پر ہی اور قضاعی کی روایت مین بجاے ستر مسلما کے ستر علی اخیہ آیا ہی لیکن دونون عبارت کا مطلب ایک ہی ہے
۱۸۹ لفظ کا فرق ہی م جابر من یصعد الثنیۃ کثنیۃ المرار فانہ یحط عنہ ما حط عن بنی اسرائیل مسلم مین جابر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ٹیلے پر چڑھ جاویگا جسکا نام ثنیۃ المرار ہی اوسکے گناہ گھٹا دیے جاوینگے جیسے گناہ بنی اسرائیل کے گھٹا دیے گئے
ف حضرت ایکبار مدینے سے مکے کو چلے راہ مین ایک ٹیلا آگے آیا جسکا ثنیۃ المرار نام تھا وہان کافر مسلمانون کے مارنے واسطے چھپے بیٹھے تھے
جب حضرت نے فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر کافرون کے دھمکانے کے واسطے چڑھ جاویگا اوسکے گناہ معاف ہونگے پھر سب اصحاب اوسپر چڑھ گئے بنی اسرائیل
حضرت یعقوب کی اولاد جو حضرت موسی کے ساتھ تھی اونکو حکم ہوا تھا کہ کافرون کے شہر کے دروازے مین داخل ہو تو تمھارے گناہ معاف ہون اوسی قصے کو
حضرت نے یہان یاد فرمایا **ومن الاستفہامیۃ** یہان سے وے حدیثین شروع ہوئین جنکے سر پر من استفہامیہ
۱۹۰ ہی یعنی پوچھنے کی لفظ م ابو ھریرۃ من اصبح منکم الیوم صائما قال ابو بکر انا قال فمن تبع منکم الیوم
جنازۃ قال ابو بکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم مسکینا قال ابو بکر انا قال فمن عاد منکم الیوم
مریضا قال ابو بکر انا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمعن فی امرء الا دخل الجنۃ
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگون مین کون آج روزہ دار ہی ابو بکر صدیق نے کہا کہ مین ہون یا رسول اللہ
پھر حضرت نے فرمایا کہ کون آج جنازے کے ساتھ چلا ہی ابو بکر صدیق نے کہا کہ مین پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج محتاج کو کھلایا ہی ابو بکر صدیق نے
کہا کہ مینے پھر حضرت نے فرمایا کہ کسنے آج بیمار کو پوچھا ہی ابو بکر صدیق نے کہا کہ مینے پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسمین چارون
۱۹۱ کام ایکدن مین جمع ہوئے وہ بہشت مین گیا ف اس حدیث سے ابو بکر صدیق کا کمال اور بہشتی ہونا ثابت ہوا ق جابر من
رجل یتعقد منافیمر الحوض فیشرب ویسقینا قالہ حین دنا من مسکء من میاہ العرب بخاری اور مسلم
مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مرد ایسا ہی جو ہمسے آگے بڑھ جاوے سو گرد آگر ڈھیلے چن کر حوض بناوے پھر آپ پانی پیوے اور ہمکو
پلاوے یہ حضرت نے فرمایا تھا جب عرب کے ایک پانی کے پاس پہونچے تھے ف حضرت ایکبار لڑائی کر کے پھرے تھے ایک منزل پر پانی کم تھا اول کر
بھیجا تھا سو حضرت نے فرمایا کہ کوئی آگے جاوے اور سیندھ باندھ کر حوض بناوے تو پانی اوسمین جمع ہو چنانچہ ایک آدمی نے ویسا ہی کیا پھر حضرت نے

۱۶۴ خ ابو ہریرہؓ من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیصل رحمہ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
۱۶۵ فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت ہوتے کا وہ اپنی برادری کے ساتھ سلوک کرے ق ابو ہریرہؓ من کان یؤمن باللہ
والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم جارہ ومن کان یؤمن باللہ
والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیصمت بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور
قیامت کے دن کا تو اوسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کی آؤ بھگت کرے یعنی خندہ پیشانی سے اوسکو ملے مکان مین اوتارے عمدہ کھانا ہو سکے
تو کھلاوے اوسکا حال اچھی طرح سے پوچھے مہمان داری کیا تین دن تک حق ہی آگے اگر کریگا تو ثواب پاویگا اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور
قیامت کا تو اپنے ہمسائے یعنی پڑوسی کی خاطرداری کیا کرے یعنی اوسکا کام کاج کردے اوسکو ناحق آزردہ نکرے اگر وہ اسکی دیوار پر کڑیان
یا چھپر رکھا چاہے تو منع نکرے غرض مقدور بھر اوسکو رنج نہ دے آرام پہونچاوے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو نیک بات بولا کرے
یا چپکا رہے یعنی بے فائدہ باتون مین اپنی اوقات ضائع نکرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیان جنمین نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا
کا اوسکا کہنا اور سننا دونون منع ہین ق ابو ہریرہؓ من لا یرحم لا یرحم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
۱۶۶ فرمایا کہ جو کسی پر رحم نکریگا تو اوسپر خدا رحم نکریگا ف ایکبار حضرتؐ نے امام حسنؓ کو پیار سے چومنا تو ایک آدمی نے حضرتؐ سے کہا کہ میرے دس بیٹے ہین
مین کسیکو اس طرح پیار نہین کرتا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون فرمایا ہی کہ جو لڑکون پر رحم کرے اور بڑھون کا ادب نکرے
۱۶۷ وہ ہمارے گروہ مین نہین ق عمر من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جو دنیا مین ریشمی کپڑا پہنیگا وہ آخرت مین نہ پہنیگا ف ریشمی کپڑا جسکا تانا اور بانا دونون ریشم ہون جیسے اطلس اور کمخواب
اور تانا سوت اور بانا ریشم کا ہو اور جسکا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا تو وہ مردون کو
۱۶۸ بھی حرام نہین جیسے شروع اور عکس اسکا حرام ہی م من لعب بالنرد شیر فکانما صبغ یدہ فی لحم الخنزیر ودمہ مسلم مین بریدہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو نرد شیر کھیلا سو ویسا ہی جسنے اپنا ہاتھ ڈبویا سور کے گوشت
اور خون مین ف نرد شیر ایک کھیل ہی چوسر کی طرح سو حرام ہی خواہ کچھ بدے یا نہ بدے اسی طرح سب کھیل منع ہین کہ اونمین ناحق مال
۱۶۹ ضائع ہوتا ہی یا اوقات م جابر من لقی اللہ لا یشرک بہ شیئا دخل الجنۃ ومن لقیہ یشرک بہ دخل النار مسلم مین
جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اللہ سے ملا یعنی مرتے دم تک خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ جانتا تھا وہ بہشت مین جاویگا اور جو مرتے دم تک کسی چیز کو
خدا کا شریک جانا کیا تو وہ دوزخ مین پڑیگا یعنی جو خدا ہی کو مالک جانیگا وہ بہشتی ہی اور جو خدا کے سوا کسی اور کو بھی نفع ضرر کا مالک سمجھا کیا
۱۷۰ وہ مشرک دوزخی ہی حضرتؐ سے ایک شخص نے پوچھا کہ بہشت اور دوزخ مین جانے کیا کیا سبب ہین حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی م جابر من لم یجد نعلین فلیلبس خفین ومن لم یجد ازارا فلیلبس سراویل مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکو دو جوتے
میسر نہون تو دو موزے پہنے اور جسکو تہ بند میسر نہو یا پائجامہ پہنے ف یہ حاجیون کو فرمایا کہ جو احرام باندھے تو موزہ اور پائجامہ نہ پہنے اور جسکو جوتہ میسر ہو
۱۷۱ تو لاچاری مین درست ہی لیکن ہوسکے تو اوپر سے اتنا کاٹ ڈالے کہ بشت پا کھل جائے خ ابو ہریرہؓ من لم یدع قول الزور والعمل بہ
فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو روزے مین بہتان کرنا اور
جھوٹی واہی تباہی باتین نچھوڑے اور اوسکے کام سے باز نہ آوے تو اللہ کو اوسکے کھانے پینے چھوڑنے کی کچھ پروا نہین ف یعنی روزہ رکھنے سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہی کہ رومہ کے کوین کو مول لیوے پھر اوسکا ڈول اوس کوین مین ایسا ہو جیسے اور مسلمانون کے ڈول یعنی ڈول الگر اوسکو خدا کی راہ مین وقف کر دے اپنی ملکیت مین نہ رکھے ف حضرت جب مدینے مین آئے تو وہان سوائے ایک کوین کے میٹھا پانی نہ تھا سو وہ کوین بگڑ گیا تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اوس کوین کو صاف کر آوے اوسکو بہشت ملیگی حضرت عثمان نے اپنا مال لگا کر اوسکو صاف کروایا پھر جب طیار ہوا تو کافرون نے مسلمانون کو پانی بھرنے سے روکا سب حضرت نے اوسکے مول لینے کو فرمایا تو حضرت عثمان نے آٹھ ہزار اور ایک روایت مین بتیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی راہ مین اوسکو وقف کر دیا ق انس من ینظر لنا ما صنع ابو جہل ۱۹۷

قال یوم بدر فانطلق الیہ ابن مسعود بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہی جو دیکھ آوے ابو جہل کو کہ اوسنے کیا کیا یعنی جیتا ہی یا مر گیا یہ فرمایا جس دن جنگ بدر ہوئی تھی پھر خبر لینے کو عبداللہ بن مسعود گئے ف بدر ایک کوین کا نام تھا مدینے سے تین منزل ہو سترہ سال ہجری کے اول اول اسلام کی لڑائی وہان ہوئی مشرکین مکہ ساڑھے نو سو تھے اور حضرت کے ساتھ تین سو تیرہ آدمی تھے جب کافرون کی شکست ہوئی تب حضرت نے فرمایا کوئی ابو جہل کی خبر لاوے تو عبداللہ بن مسعود اس واسطے گئے دیکھا کہ زخمی پڑا ہی مرنے کے قریب ہی پھر عبداللہ نے اوسکی داڑھی پکڑ کے ہلائی اوسنے پوچھا کہ کسکی فتح ہوئی انھون نے جواب دیا کہ اللہ اور رسول کی پھر اوسکا سر کاٹ کے حضرت کے سامنے لا ڈالا حضرت شکر الٰہی بجا لائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا

الباب الثاني في ان

دوسرے باب مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر ان آیا ہی خ ابن عباس ان ابا کما کان یعوذ بھما اسمٰعیل و اسحٰق اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان و ھامۃ و من کل عین لامۃ کان یقول للحسن والحسین رضی اللہ عنھما حین کان یعوذ بھما بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت جب امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے واسطے پناہ مانگتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمھارے باپ یعنی حضرت ابراہیم اسی طرح حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحٰق کے واسطے پناہ مانگا کرتے تھے کہ پناہ مانگتا ہون مین بوسیلے اللہ کے کلام کے جسکی پوری تاثیر ہی ہر ایک شیطان سے اور ہر ایک کاٹنے والے کیڑے سے اور ہر ایک بری نظر سے ۱۹۸

ھ ابن عمر ان ابر البر ان یصل الرجل اھل ود ابیہ بعد ان یولی ۱۹۹

مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہتر نیکوکاری اور نہایت سعادت مندی یہ ہی کہ آدمی اپنے باپ کے آشنا ۲۰۰

دوستون کے ساتھ سلوک کرے باپ کے مر جانے کے بعد یا اوسکی غیبت مین ھ انس ان ابراھیم ابنی و انہ مات فی الثدی و ان لہ لظئرین تکملان رضاعہ فی الجنۃ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ابراہیم میرا بیٹا ہی شیر خوارگی مین مر گیا اور اوسکے واسطے دو دائیان ہین بہشت مین دودھ پلانے کی مدت کو پورا کرتی ہین ف حضرت ابراہیم آٹھوین سال ہجری کے حضرت کی حرم سے جنکا ماریہ قبطیہ نام تھا پیدا ہوئے اور اٹھارہ مہینے کے ہو کر مر گئے شاید کوئی شبہہ کرے کہ پیغمبر کا بیٹا حرم سے کیسا تو اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ وہ مقرر میرا بیٹا ہی اور خدا کے نزدیک اوسکا ایسا رتبہ ہی کہ بہشت مین اوسکو دائیان دودھ پلاتی ہین ۲۰۱

خ ابو ھریرۃ ان ابراھیم یرای اباہ یوم القیمۃ علیہ الغبرۃ و القترۃ ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے باپ کو دیکھینگے کہ اوسپر خاک دھول بڑی ہی سیاہی اوسکو لپٹی ہی ف بخاری مین اسکا پورا قصہ یون ہی کہ جب قیامت مین حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جسکا آزر نام مشہور ہی عذاب مین گرفتار دیکھینگے تو کہینگے

ادا کرے اور جسنے نذر مانی ہو خدا کے گناہ کی سو اوسکو نکرے ف یعنی جو نذر شرع کے ہو جیسے صدقہ نماز روزہ حج تو اوسکا
ادا کرنا واجب ہی اور اگر خلاف شرع کے نذر اور منت مانی ہو جیسے ماتا پتا سے پردہ کرنا قبروں پر جھنڈے نشان چڑھانا وہاں
چراغان کرنا پیر شہید کی چوٹی سر پر رکھنا محرم میں لڑکوں کو فقیر بنانا تعزیے کے ساتھ بات بھر ایک پانو سے کھڑے رہنا ڈھول اچھال کر
رتجگا کرنا اسی طرح اور خرافات کرنا سراسر خلاف شرع ہیں ملول تو ان کاموں کی منت مانی اور اگر انکی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ادا نکرے

۱۸۰ م خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ
حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ مسلم میں خولہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اوترے کسی منزل پر یہ دعا پڑھے اعوذ سے خلق تک
تو اوس منزل میں کوچ کے وقت تک کوئی چیز ضرر نہ پہنچا سکے گی اس دعا کے یہ معنی کہ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کلام کے کلام جسکی پوری
تاثیر ہی ہر بدی سے جو اوسنے بنائی ف ایک منزل میں ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت مجکو بچھو نے کاٹا تب حضرت نے یہ فرمایا ف ۱۸۱

اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ بخاری اور مسلم
میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو روزہ دار بھولے سے کچھ کھا گیا یا پی گیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرے یعنی روزہ نہیں گیا
خدا نے اوسکو کھلایا پلایا ف یعنی خدا نے اوسکی دعوت کی روزہ بھی رہا اور پیٹ بھی بھرا سبحان اللہ کیا کریم ہی بھولے چوکے کو

۱۸۲ نہیں پکڑتا ف عَائِشَةَ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے
حساب میں جھگڑا پڑا اوسپر عذاب ہوا ف حضرت نے ایکبار فرمایا کہ خدا نے جس بندے سے حساب کیا وہ عذاب میں گرفتار ہوا تو حضرت
عایشہ رضی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا قرآن میں فرماتا ہی کہ جن نیک لوگوں کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں ہونگے اون سے بھی آسان حساب ہوگا اور آپ
فرماتے ہیں کہ جسکا حساب ہوا وہ عذاب میں پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ نیکوں کو اونکے نامۂ اعمال فقط دکھلا دیے جاوینگے اون سے کچھ پوچھا نجاویگا
مگر جسکے حساب میں جھگڑا پڑا یعنی فلانا کام کیوں کیا تھا اور فلانا کام کیوں نکیا تو وہ مقرر عذاب میں پڑا یعنی بندے کا بال بال اگر گنہگار ہی کیا طاقت

۱۸۳ ہی کہ جواب دہی کر سکیگا الٰہی بحق حضرت مصطفٰی ہمکو حساب میں نپکڑیو محض اپنے کرم سے پار لگائیو آمین ع عُمَرُ مَنْ يَنُحْ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ
عایتح علیہ بخاری میں عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مردے پر نوحہ ہوا تو اوسپر عذاب ہوتا ہی نوحے کے سبب سے ف
کفار عرب کی عادت تھی کہ مرتے وقت وصیت کرتے تھے کہ ہمکو خوب رونا اور ہماری خوبیاں بیان کرنا تو اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ نوحے سے عذاب
ہوتا ہی یعنی جس نوحے کی میت وصیت کر جاوے اور دوسرا مطلب یہ کہ جسکے خاندان میں نوحہ کرنے کی عادت ہو اور وہ منع نکرے تو اوسکے

۱۸۴ مرنے کے بعد جو اوسپر نوحہ ہوگا تو اوسپر اسکا عذاب ہوگا اس سبب سے کہ وہ منع کرنے پر قادر تھا کیوں نہ منع کر گیا اور اگر بعد اوسکے منع کرنے کے
لوگ نہ مانیں تو اوسکا کچھ قصور نہیں اس واسطے کہ خدا عادل ہی ایک کا گناہ دوسرے کی گردن پر نہیں ڈالتا م جَرِيْرٌ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ
يُحْرَمِ الْخَيْرَ مسلم میں جریر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نرمی سے بے نصیب ہوا وہ سب خوبیوں سے بے نصیب ہوا ف یعنی مسلمان کو

۱۸۵ لازم ہی کہ نرمی اختیار کرے اور اگر نرمی نہیں تو کچھ بھی نہیں جو ہر بات میں سختی کرے وہ آدمی نہیں کتا ہی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ يَّدْخُلِ الْجَنَّةَ
يَنْعَمْ لَا يَبْؤُسُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهٗ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہشت میں جاویگا عیش
کریگا نہ غم رہیگا نہ کبھی اوسکے کپڑے گلینگے نہ جوانی اوسکی مٹے گی یعنی سدا جوان ہی رہیگا بڈھا کبھی نہوگا ع اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ
بِهٖ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا خیر اور بہتری کیا چاہتا ہی تو اوسپر کچھ مصیبت

کلام بندیکا خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہی یعنی پاکی خدا کو خوبیون کے ساتھ ف کمال ہر چیز کا دو بات پر موقوف ہی ایک تو سب عیبون سے پاک ہونا دوسرے سب خوبیون کے ساتھ ہونا تو جب آدمی نے سبحان اللہ کہا تو اوسکو سب عیبون سے پاک جانا یعنی کبھی اوسکو موت یا درد یا نہیں پہنچا نہیں ہوتا نہیں تھکتا نہیں کسی سے ڈرتا نہیں کسیکا محتاج نہیں کوئی اوسکا مددگار نہیں اور جب الحمد للہ کہا تو اوسکو سب خوبیون سے سرا نہیں کہا تا نہیں پہنچا نہیں ہوتا نہیں تھکتا نہیں کسی سے ڈرتا نہیں کسیکا محتاج نہیں کوئی اوسکا مددگار نہیں اور جب الحمد للہ کہا تو اوسکو سب خوبیون سے سرا یعنی وہ ہمیشہ زندہ ہی سب چیز جانتا ہی ہر چیز کر سکتا ہی جہان کا بنانے والا ہی جو چاہتا ہی سو کرے تو جسنے سبحان اللہ وبحمدہ کہا تو وہ خدا کو سمجھا اس واسطے خدا کے نزدیک یہ کلام بہت پیارا ہی اور اوسکے واسطے پڑھنے کا بڑا ثواب ہی چنانچہ پہلے باب مین گذرا کہ جو اسکو صبح شام پڑھیگا قیامت مین اوس سے کوئی افضل نہوگا ف ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک جب تم مین سے کوئی نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہی تو شیطان اوسکے پاس آتا ہی پھر اوسپر دھوکا ڈالتا ہی یہان تک کہ اوسکو نہین یاد رہتا کہ کتنی رکعتین پڑھین تو جبکو ایسا دھوکا پڑے وہ بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کرے ف ابن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک کا خلقت ماں کے پیٹ مین چالیس دن جمع رہتا ہی پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہی پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہی پھر خدا اوسکی طرف فرشتے کو بھیجتا ہی وہ اوسمین روح پھونکتا ہی اور چار باتون کا اوسکو حکم ہوتا ہی کہ اوسکی روزی لکھتا ہی یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اوسکی عمر لکھتا ہی کہ کتنا جیویگا اور اوسکے عمل لکھتا ہی کہ کیا کیا کریگا اور یہ لکھتا ہی کہ نیک بخت بہشتی ہوگا یا بدبخت دوزخی ہوگا سو مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین کہ بیشک تم لوگون مین سے کوئی بہشتیون کے کام کیا کرتا ہی یہان تک کہ اوسمین اور بہشت مین ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہی یعنی بہت قریب ہو جاتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اوسپر غالب ہو جاتا ہی سو وہ دوزخیون کے کام کرنے لگتا ہی پھر دوزخ مین جاتا ہی اور تم مین کوئی آدمی عمر بھر دوزخیون کے کام کیا کرتا ہی یہان تک کہ دوزخ مین اور اوسمین سوا ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہین رہتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اوسپر غالب ہوتا ہی سو بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہی پھر بہشت مین جاتا ہی ف اس حدیث مین انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا بیان ہی عوام لوگ اسکا مطلب خصوصًا تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتے اسکے بوجھنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا دریافت کیا چاہیے کہ جب خاتمے پر مدار ٹھہرا تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نکرے اس واسطے کہ خاتمے کا حال کیا معلوم ہی کہ کیسا ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نجانا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اوسکا خاتمہ بخیر ہو بعضے نادان کہتے ہین کہ جب خاتمے پر بات ہی تو جوانی مین عیش کر لیا چاہیے ضعیفی مین توبہ کر لینگے سو شیطان نے اونکو دھوکا دیا ہی اس واسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہان سے یقین ہوا شاید جوانی مین موت آجاوے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہی عاقل آدمی اگر غور کرے تو اوسکو کسی وقت خدا سے غافل ہونا لازم نہین اس واسطے کہ

۲۰۸

۲۰۹

۱۹۲ اوسمین تھوکیا اوسکی برکت سے پانی بہت ہوگیا اسبار بشکر کا نام سکا ف سلمۃ بن الاکوع من قتل الرجل یعنی عینا
من المشرکین قالوا ابن الاکوع قال لہ سبعۃ انا ابن الاکوع سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے یہ پکارکر سنے
اس آدمی کو مار ڈالا یعنی کافروں کے جاسوس کو تو لوگوں نے کہا سلمہ نے مارا ہی حضرت نے فرمایا کہ اسکا تمام اسباب سلمہ کا ہی ف
سلمہ سے روایت ہی کہ ہوازن ایک کافروں کی قوم تھی حضرت سے دغا کی تھی اور لڑنے آئے تھے ایک عورت اونکا جاسوس خبر لینے کو حضرت کے
لشکر میں آیا لوگوں کے ساتھ کھانا کھا کر سب حال دریافت کرکے اپنے اونٹ پر سوار ہوکے بھاگا مینے اوسکو دوڑکر پکڑا اور تلوار سے اوسکو
مار کر اونٹ کو مع اسباب کے آپ حضرت نے اوسکا اسباب سب مجکو دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کافر مسلمانوں کے ملک مین امان
آوے تو اوسکا قتل کرنا درست ہی ف جابر من لکعب بن الاشرف فانہ قد اذی اللہ ورسولہ ۱۹۳ بخاری اور
مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ایسا ہی کہ جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے بیشک اوسنے بہت رنج دیا ہی اللہ اور اوسکے رسول کو
ف کعب بن اشرف یہودیون کا سردار تھا اور شاعر تھا حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کرتا تھا کافرون کو حضرت کے ساتھ
لڑنے کے واسطے چوپیدلاتا تھا اس واسطے حضرت نے اوسکے قتل کا حکم دیا تھا تو محمد بن مسلمہ اور چند اصحاب اوسکے قلعے مین جہان مدینے کے پاس
تھا گئے اور اوسکو دم دیکر باہر لائے پھر محمد بن مسلمہ نے اوسکا سر کاٹ کر حضرت کے پاس لا ڈالا حضرت بہت خوش ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جو اللہ اور رسول کو برا کہے اوسکا قتل کرنا واجب ہی ف انس من یاخذ منی ھذا فمن یاخذ الحقہ یعنی سیفا ۱۹۴
فاخذہ ابو دجانۃ قالہ یوم احد مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون مجھسے یہ تلوار لیگا سو اوسکو
وہ لیوے جو اسکا حق ادا کرے یعنی خوب لڑے پھر اوس تلوار کو ابو دجانہ نے لیا یہ حضرت نے جنگ احد مین فرمایا تھا ف جب احد مین
لڑائی سخت پڑی تو حضرت نے ایک تلوار ہاتھ مین لی اور فرمایا کہ یہ تلوار کون لیگا سب لوگون نے ہاتھ پھیلائے پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکو
وہ لیوے جو خوب گھس کر لڑے تب ابو دجانہ نے حضرت سے لیکر دونون صفون کے اندر پیتڑے بدلے اور اکڑنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اس
چال کو خدا سوائے اوجہل کے اور کہین دوست نہین رکھتا پھر ابو دجانہ خوب تلوار کی یہان تک کہ لڑائی آخر ہوئی ف انس کن یردد ۱۹۵
عنا ولہ الجنۃ ف سبع مرات یوم احد مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہی جو
کافرون کو ہمارے اوپر سے ہٹاوے یہ حضرت نے سات بار فرمایا جنگ احد مین ف احد ایک پہاڑ ہی مدینے سے تین کوس وہان
حضرت سے لڑائی ہوئی مشرکین مکہ تین ہزار تھے حضرت کا لشکر ایک ہزار تھا حضرت نے پچاس تیراندازون کا عبداللہ بن جبیر کو
سردار کیا اور پہاڑ کی گھاٹی پر اونکو مقرر کیا اور فرمایا کہ کچھ ہو تم یہان سے نہ ہٹیو پھر لڑائی ہونے لگی تو حضرت کی فتح ہوئی لوگ کافرون
کا اسباب لوٹنے لگے تیراندازون نے بھی ارادہ لوٹنے کا کیا عبداللہ بن جبیر نے منع کیا کہ ہمکو یہان سے ہلنے کا حکم نہین لوگون نے نہ مانا لوٹ مین پڑ گئے
ناکا خالی ہوگیا خالد بن ولید اوس وقت تک مسلمان نہوئے تھے اوسی ناکے سے لشکر اسلام پر گھس پڑے لڑائی بگڑ گئی حضرت پر کافرون کا
ہجوم ہوا پیشانی اور رخسار مبارک زخمی ہوا اگلے دانتون پر پتھر لگا گر گئے اوس وقت حضرت نے فرمایا کہ جو ہمارے اوپر سے کافرون کو ہٹاوے
وہ بہشت پاوے ایک صحابی نکلے اور کافرون سے لڑکر شہید ہوئے پھر کافرون کا ہجوم ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ جو اونکو ہٹاوے وہ بہشت پاوے
دوسرے صحابی نکلے اور لڑکر شہید ہوئے اسی طرح سات بار حضرت نے فرمایا تو سات صحابی شہید ہوئے اور لڑائی آخر ہوگئی رہے قسمت اونکی جو
حضرت پر فدا ہوئے ف عثمان من یشتری بیئر رومۃ فیکون دلوہ فیھا کدلاء المسلمین بخاری مین حضرت عثمان سے ۱۹۶

مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عذاب کی راہ سے کمترین سب دوزخیون سے وہ شخص ہوگا کہ دو آگ کی جوتیان پہنے ہوگا جس سے بھیجا اوبلے گا ہانڈی کی طرح جوتیون کی گرمی کے سبب ف الٰہی تیری پناہ دوزخ کا کہتہ اور ہلکا عذاب یہ ہی سخت عذاب کو
اسی پر قیاس کیا چاہیے ۲۱۶ مر ابو ہریرہ ان ادنی مقعد احدکم من الجنة ان یقول له تمن فیتمنی ویتمنی
فیقول له هل تمنیت فیقول نعم فیقول له فان لك ما تمنیت ومثله معه مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم لوگون مین کم سے کم بہشتے کا یہ مرتبہ ہوگا کہ اوس سے خدا کہیگا کہ لے مانگ جو تیری آرزو ہو سو بندہ مانگے گا پھر دوسری بار
مانگے گا پھر خدا فرمائیگا کہ کیا مانگ چکا بندہ کہیگا کہ ہان مانگ چکا جتنا مجکو مانگنا تھا پھر خدا اوس سے فرمائیگا کہ لے ہمنے تجکو دیا جتنا تو نے مانگا
بلکہ اوسکے ساتھ اوتنا اور بھی ف ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہی کہ جتنا مانگیگا اوسکا دونا پاویگا تو بڑے بڑے مرتبے والون کو خدا ہی جانے
۲۱۷ کہ کیا کیا کچھ ملیگا مر ابن مسعود ان ارواح المؤمنین طیر خضر تعلق فی شجر الجنة هذا ذکره ابو نعیم
واختصره والبیهقی وابن ابی الدنیا وابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویه وزاد فی روایة ان ارواحهم فی جوف طیر خضر لها قنادیل معلقة بالعرش تسرح من الجنة
حیث شاءت ثم تأوی الی تلك القنادیل فاطلع الیهم ربهم اطلاعة فقال هل تشتهون شیئا
قالوا ای شیء نشتهی ونحن نسرح من الجنة حیث شئنا ففعل ذلك بهم ثلث مرات فلما رأوا انهم
لن یترکوا من ان یسألوا قالوا یا رب نرید ان ترد ارواحنا فی اجسادنا حتی نقتل فی سبیلك
مرة اخری فلما رأی ان لیس لهم حاجة ترکوا مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہیدون کی
روحین سبز چڑیون کے پیٹ مین ہین اونکے واسطے عرش کے نیچے قندیلین لٹکی ہین کھاتی پھرتی ہین بہشت مین جہان اونکا جی چاہتا ہی اور
رات کو اون قندیلون مین آکر ٹھہرتی ہین سو اونکے رب نے اونکو دیکھا اور فرمایا کہ بھلا کوئی چیز کو تمھارا جی بھی چاہتا ہی شہیدون نے کہا کس
چیز کو ہمارا جی چاہیگا ہم تو اس جہان مین ہین کہ بہشت مین کھاتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر خدا تین بار اسی طرح سے پوچھا جب شہیدون نے دیکھا
کہ بدون کچھ مانگے نہین چھوٹتی تو کہا ای رب ہم چاہتے ہین کہ ہماری روحین ہمارے بدنون مین پھیر ڈالی جاوین تو ایکبار اور بھی تیری راہ مین
مارے جاوین اور ٹکڑے ٹکڑے ہون پھر جب خدا نے دیکھا کہ اونکو اب کسی چیز کی ہوس اور آرزو باقی نہین رہی تو پھر اونسے پوچھنا چھوڑا

ف عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت قرآن مین حق تعالی فرماتا ہی کہ شہیدون کو مردہ نسمجھو وے زندے ہین
روزی پاتے ہین خوشیان کر رہے ہین خدا کے فضل سے سو اس آیت کا کیا مطلب ہی اور شہیدون کا مفصل حال کیونکر ہی حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین ایک تو یہ کہ روح کو فنا نہین بدن کے مرنے سے روح نہین مرتی دوسرے یہ کہ شہید مرتے ہوئے بہشت مین داخل
ہوتے ہین اور زندون کی طرح کھاتے پیتے اور ونکو یہ رتبہ حاصل نہین کہ وے قیامت مین بعد حساب کتاب کے بہشت مین جاوینگے تیسرے یہ کہ بہشت
۲۱۸ بالفعل موجود ہی اور یہی مذہب اہل سنت کا ہی چوتھے یہ کہ بعد پیغمبرون کے شہیدون کے نہایت بڑے رتبے ہین مر ثوبان ان اسمی محمد انا
الذی سماني به احمد مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا نام محمد ہی جو میرے لوگون نے میرا نام رکھا ہی ف
ثوبان سے روایت ہی کہ مین حضرت کے پاس کھڑا تھا ایک یہودیون کا عالم آیا اوسنے کہا السلام علیک یا محمد مینے اوسکو ڈھکیل دیا کہ
تو نے ادبی سے نام کیون لیتا ہی یا رسول اللہ کیون نہین کہتا ہی حضرت نے یہ فرمایا کہ میرے لوگون نے میرا یہی نام رکھا ہی یعنی کیا ہوا جو اوسنے میرا نام لیا

کیون مینے نہ کہا تھا کہ بت پرستی نکر میرا کہنا مان تو نے نہ مانا آزر کہیگا جو ہوا سو ہوا اب مین تمھارا کہنا مانونگا تب حضرت ابراہیم جناب
الٰہی مین عرض کرینگے کہ ای میرے رب تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی کہ مین تجکو قیامت مین فضیحت نکرونگا اور اس سے زیادہ کون رسوائی ہی کہ میرے باپ کا
یہ حال ہی خدا فرمائیگا کہ مین بہشت کو کافرون پر حرام کر چکا یعنی یہ ممکن نہین کہ تو دوزخ سے نکلے اور بہشت مین جاوے پھر حضرت ابراہیم کو حکم ہوگا کہ اپنے
پانون کے تلے دیکھو تو دیکھینگے کہ آزر خاک لودہ جانور ہو گیا پھر فرشتے اوسکے پانون کو پکڑ گھسیٹ کر دوزخ مین ڈال دینگے یعنی تبدیل صورت سے
جلد دور ہوئی کہ کوئی اوسکو نہ پہچانیگا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے تا رستہ کچھ کام نہ آویگا سبحان اللہ جسکا ابراہیم خلیل ایسا
بیٹا ہو وہ دوزخ مین پڑے ق عَائِشَةُ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی ۲۰۲
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب لوگون مین سے زیادہ تر دشمن اڑا کا جھگڑالو ہی م جَابِرٌ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ ۲۰۳
سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِّنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ
شَيْئًا ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهٗ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ فَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ
مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہی پھر اپنے لشکرون کو عالم مین فساد کرنے کو بھیجتا ہی سو اوس سے
مرتبے مین زیادہ تر قریب وہ ہوتا ہی جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان اون مین سے آکر کہتا ہی کہ مینے فلانا فلانا کام کیا یعنی فلانے سے چوری کروائی
فلانے کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہی کہ تو نے کچھ بھی نہین کیا پھر کوئی آکے کہتا ہی کہ مینے فلانے کو نچھوڑا یہان تک کہ جدائی کرادی
اوسمین اور اوسکی جورو مین تب اوسکو اپنے پاس کر لیتا ہی اور کہتا ہی کہ ہان تو نے بڑا کام کیا ہی تو میرا بہت پیارا ہی ف جورو خاوند
کی جدائی مین بڑے بڑے فساد ہین ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام ہوئی تو نے برکتی پھیلی اس واسطے شیطان کو
یہ کام بہت پسند ہی مسلمانون کو اسمین احتیاط لازم ہی ایسا نہو کہ غصے مین طلاق یا اوسکے مانند کوئی اور بات مونہہ سے نکل جاوے اور پھر
اولاد حرام سے پیدا ہو ق اَبُوْمُوْسٰى اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ بخاری اور مسلم مین ابوموسی ۲۰۴
اشعری رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت کے دروازے تلوارون کی چھانونون تلے ہین ف یہ راہ خدا مین لڑنے والون کو اور
شہیدون کو بشارت ہی کہ غلبہ دین کے واسطے راہ خدا مین اپنی جان قربان کرتے ہین کیون نہ بہشت پاوین م اَنَسٌ اِنَّ اَبِيْ وَاَبَاكَ ۲۰۵
فِي النَّارِ ق لِرَجُلٍ سَاَلَهٗ اَيْنَ اَبِيْ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دوزخ مین ہی ایک آدمی نے
پوچھا کہ میرا باپ کہان ہی تب حضرت نے یہ فرمایا ف اوس آدمی سے پہلے فرمایا تھا کہ تیرا باپ دوزخ مین ہی جب وہ غمگین ہو کر چلا تو حضرت نے اوسکو
بلایا پھر یہ فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا دونون دوزخ مین ہین تاکہ اوسکے دل کو تسلی ہو یعنی تاکہ وہ یون سمجھے جب پیغمبر کے باپ کا یہ حال ہوا
تو مین کیا چیز ہون سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت مین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرون کو مغفرت نہین بعضے احادیث مین آیا ہی کہ
حضرت کی خاطر سے حضرت کے والدین کو حق تعالی نے قبر مین زندہ کیا سو وے ایمان لائے لیکن محدثین کے نزدیک وے احادیث معتمد نہین واللہ اعلم
م اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ۲۰۶
کہ تمھارے نامون مین بہت پیارا نام اللہ کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمن ہی ف یہ نام مقبول اس واسطے ہوئے کہ انمین اپنی بندگی اور
خدا کی خدائی کا اقرار ہی اور عبدالنبی بندہ علی سادر بخش نام رکھنا ہرگز درست نہین خدا کی بندگی چھوڑ کے بندون کا بندہ ہونا ایمان دار کو لائق نہین
م اَبُوْذَرٍّ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مسلم مین ابوذر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت پیارا ۲۰۷

بخاری میں ابوذر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہت مالداریں وہی قیامت میں تھوڑے سے مفلسوں میں پرجینے مال کو خرچ کیا اس طرح
اور اس طرح اور اس طرح یعنی داہنے اور بائیں اور آگے سب طرف خوب دیا ف یعنی جس مالدار نے راہ خدا میں خوب دیا وہ البتہ بہت ثواب پاویگا
اور جسنے بخیلی کی اور مال کو دبا رکھا وہ قیامت میں مفلس ہوگا نہ تو مال ہی پاس ہوگا نہ ثواب خ ابوھریرۃ کان الایمان لیاز رالی ۲۲۶
المدینۃ کما تاز رالحیۃ الی حرھا بخاری میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایمان سمٹے گا مدینے کی طرف جیسے
سانپ سمٹتا ہی اپنے بل کی طرف ف مدینہ ایمان کا گھر ہی ہر وقت میں ایماندارون کو وہان جانے کی حاجت ہی جب تک حضرت جیتے رہے
تو مسلمان ہر طرف سے دین سیکھنے کو جاتے تھے پھر خلیفون کے وقت میں اسی طرح لوگ جایا کیے اور وہان بڑے بڑے عالم ہوئے ہر زمانے کے لوگ علم سیکھنے کو
جایا کیے پھر حضرت کی قبر مبارک کی زیارت کو ہمیشہ لوگ جاتے ہین غرض مسلمانون کو مدینے جانے کی ہمیشہ حاجت ہی اور قیامت کے قریب کفر کا
ہر طرف غلبہ ہوگا آخر سب ملکون کے ایماندار لوگ سب طرف سے سمٹ کر مدینے میں امام مہدی کے پاس جمع ہونگے تو جہان سے ایمان نکلا تھا وہین سمٹ کر
جاویگا ق جابر و عائشۃ ان البیت الذی فیہ الصور لا تدخلہ الملائکۃ بخاری اور مسلم میں جابر اور ۲۲۷
حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جس گھر میں تصویر ہوتی ہین وہان فرشتے رحمت کے نہین جاتے ف جب رحمت کے فرشتے
نہ آئے تو مقرر اوس گھر مین برکتی پھیلے گی ق ابن عمر و عائشۃ ان التلبینۃ تجم فؤاد المریض وتذھب ۲۲۸
ببعض الحزن بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر اور حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کا حریرہ مقرر بیمار کے دل کو راحت
پہنچاتا ہی اور کچھ غم بھی کھوتا ہی ف تلبینہ بے چھنے جو کے آٹے کے حریرہ کا نام ہی دل اور دماغ کو قوت دیتا ہی اور معدے کو مواد سے
صاف کرتا ہی تو ان بیمار کو راحت بھی ہوگی اور غم بھی دور ہوگا سفر السعادۃ مین روایت ہی کہ حضرت عائشہ رضؓ کا معمول تھا کہ اہل ماتم کو
جو کا حریرہ کھلاتی تھین تاکہ ٹھنڈھک پڑے اور غم دور ہو ق النعمان بن بشیر ان الحلال بین وان الحرام بین و ۲۲۹
بینھما مشتبھات لا یعلمھن کثیر من الناس فمن اتقی الشبھات استبرأ لدینہ وعرضہ
ومن وقع فی الشبھات وقع فی الحرام کالراعی یرعی حول الحمی یوشک ان یقع فیہ الا وان لکل
ملک حمی الا وان حمی اللہ محارمہ الا وان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت
فسد الجسد کلہ الا وھی القلب بخاری اور مسلم میں نعمان بن بشیر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حلال کھلا ہی اور حرام
بھی کھلا ہی لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرفا طرفی ہوئین شبہے کی چیزین ہین انکو بہت لوگ نہین جانتے سو جو شبہون سے بچا وہ اپنے
دین اور آبرو کو سلامت لیگیا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر حرام مین بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنے یعنی روکی ہوئی زمین کے آس پاس
چراتا ہی قریب ہی کہ کبھی رمنے کو بھی چرین گے جانوکہ البتہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہی جان لو کہ خدا کا رمنہ اوسکی حرام کی ہوئی چیزین
ہین جان لو کہ بدن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہی جب وہ سنورا تو سب بدن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا
دل ہی ف یہ حدیث بڑے کام کی ہی اسمین شریعت اور طریقت سب موجود ہی اسکو خوب یاد رکھا چاہیے کہ دنیا کی سب چیزین تین طرح
پر ہین حلال اور حرام اور شبہہ دار جو چیزین حلال ہین وے قرآن اور حدیث مین صاف کھلی ہین سب مسلمانون مین مشہور ہین جیسے کھیتی
سوداگری مزدوری گائے بکری اونٹ دودھ شہد میوے اور جو حرام ہین وہ بھی مشہور ہین جیسے ناحق قتل شراب سور جوا حرام کاری
چوری غاربازی جھوٹ اسی طرح اور چیزین اونکو سب حرام جانتے ہین جاہل تا کہ بھی اور شبہہ دار چیز ہی یعنی کچھ حلال سے بھی میل کھتی ہی

ع شاید ہمین نفس نفیس والیسین ہو د الٰہی اپنے کرم سے ہمکو نفس اور شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین
۲۱۰ ابن عباس ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
جن کامون پر تم مزدوری لیتے ہو تو قرآن کی مزدوری لینا اون سب سے زیادہ تر لائق ہی ف حضرت کے اصحاب ایک گانون مین گئے
کسیننے انکی ضیافت نکی اونکے زمیندار کو سانپ نے کاٹا جھاڑ پھونک بہتیری کی آرام نہوا تو وے لوگ اصحاب کے پاس آئے کہ تم مین کسیکو منتر
آتا ہو تو اوسکو جھاڑے ابو سعید خدری صحابی نے کہا کہ ہان ہمکو منتر آتا ہی بغیر کچھ لیے ہم نہ پڑھینگے تمنے ہماری ضیافت نکی تیس بکریون کا
وعدہ ٹھہرا ابو سعید نے الحمد اوسپر پڑھی وہ فورا اچھا ہوگیا تیس بکریان لے آئے بعضے اصحاب نے اونکے کھانے مین تامل کیا اور قرآن پر محنت لینا
درست نجانا حضرت کے روبرو یہ قصہ کہا حضرت نے فرمایا کہ تمنے اچھا کیا قرآن پر مزدوری لینا زیادہ تر درست ہی ان بکریون مین ہمارا بھی
حصہ لگاؤ پھر حضرت نے فرمایا کہ تمکو بھلا معلوم ہوگیا کہ الحمد سانپ کا منتر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھانے کی بھی محنت لینا درست ہی اور
۲۱۱ یہی مذہب ہی امام مالک اور شافعی کا اور پچھلے حنفی مذہبوں کا م عمران بن حصین و جابر ان اخاکم قد مات فقوموا
فصلوا علیہ مسلم مین عمران بن حصین اور جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ آج تمہارا بھائی مر گیا اٹھو اوسکے جنازے کی
نماز پڑھو ف ملک حبش کا بادشاہ نجاشی نصرانی مذہب اور انجیل کا عالم تھا مسلمانون سے حضرت کا حال دریافت کرکے قرآن
سنکر حضرت کا نے دیکھے ایمان لایا مسلمانون کے ساتھ بہت سلوک کیا کرتا تھا جس دن وہ حبش مین مر گیا اوسی دن حضرت نے مدینے مین خبر دی
اور یہ حدیث فرمائی پھر عید گاہ مین صف باندھکر اوسکی نماز پڑھی یہ معجزہ ہی حضرت کا کہ دور کی خبر دی اور مطابق پڑی اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ غائب پر نماز پڑھنا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا حنفی مذہب کہتے ہین کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی شاید زمین طی ہوگئی
۲۱۲ ہو اور دور نزدیک ہوگیا ہو اور یون کہو غائب کی نماز پڑھنا درست نہین م ابو ہریرہ ان اخنع اسم عند اللہ رجل تسمی
نقع الغلیل ۱۲ ملک الاملاک مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت بڑا کمبخت نام خدا کے نزدیک اوس مرد کا نام ہی جسنے شاہنشاہ
۲۱۳ اور ہمارا نام رکھا ف سب بادشاہون کا بادشاہ خدا ہی بندے بیچارے محتاج کو کیا مناسب ہی کہ شاہنشاہ کہلاوے ق انس
ان اخوانکم قد قتلوا وانہم قالوا اللھم بلغ عنا نبینا انا قد لقیناک فرضیت عنا ورضینا عنک
بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اصحاب سے کہ تمہارے بھائی مارے گئے شہید ہوئے اون لوگون نے وہان خدا سے عرض کی
کہ خداوندا ہماری طرف سے ہمارے پیغمبر کو یہ پیغام پہونچا دے کہ ہم تجھسے ملے سو تو ہمسے راضی ہوا اور ہم تجھسے راضی ہوئے ق کافرون کا ایک
گروہ حضرت کے پاس آیا اور جھوٹھا اسلام لایا اور کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ اصحاب کو بھیجیے کہ ہمکو قرآن سکھلاوین حضرت نے ستر قاری قرآن کے
جو رات بھر نماز پڑھا کرتے اور دن کو لکڑیان لاکر بیچتے آپ کھاتے اور محتاجون کو کھلاتے تھے اونکے ساتھ کیے اون کافرون نے راہ مین دغا سے
اونکو شہید کیا شہید ون نے بعد شہادت کے خدا سے عرض کیا کہ ہماری خبر حضرت کو پونہچا دے تو جبرئیل نے یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے بعد
۲۱۴ اپنے اصحاب سے فرمائی اور چالیس روز اون کافرون پر بد دعا کی ق جابر ان اخوف ما اخاف علی امتی عمل قوم لوط
بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بڑا خوف جسکا مجکو اپنی امت پر ڈر لگا ہی قوم لوط کے کام کا یعنی لونڈے بازی کا
امت مین بڑا ڈر ہی ف ابو داؤد مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اغلام کرتے دیکھو تو دونون کو
۲۱۵ مار ڈالو م ابو سعید ان اکثر اھل النار عذابا یوم القیامۃ لبنکالین من نار یغلی دماغہ من حرارۃ نعلیہ

جو ہونا تھا سو فرمایا جسکو یاد رہا سو یاد رہا اور جو بھولا سو بھولا بعد اوسکے یہ حدیث فرمائی تاکہ مسلمان بے چین اور دنیا کے
٢٣٢ پھندے سے نکلیں م ابوہریرہ رضی ان الدین یسر ولن یشاد الدین احد الا غلبہ فسددوا وقاربوا وابشروا واستعینوا بالغدوۃ والروحۃ وشیء من الدلجۃ
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسلام پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہو جاویگا جیسا پہلے تھا سو خوشی ہو
مسافروں کو ف سطلب یہ کہ اسلام اول اول بہت کم تھا کوئی اوسکا یار اور مددگار نہ تھا جیسے مسافر کو سفر میں کوئی نہیں
پوچھتا پھر ہوتے ہوتے اسلام سارے عالم میں پھیلا سو حضرت نے فرمایا کہ آخر کو قیامت کے قریب اسلام پھر کم ہو جائیگا جیسے پہلے تھا اوس وقت کے
مسلمان مسافروں کی طرح نئے یار و مددگار ہو جاویں کے جیسا اس وقت میں کہ جو دینداری پر کمر باندھتا ہی کوئی اوسکی نہیں سنتا ہی کافر تو
٢٣٣ ایک طرف کلمہ گو اوسکو ہنستے ہیں سو حضرت نے فرمایا کہ جو ایسے سخت وقت میں اسلام پر مضبوط رہا اوسکو خوشی ہو جیو بہشت کی ق عائشہ
ان الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
آدمی جب قرضدار ہو بات کہتا ہی تو جھوٹھ بولتا ہی اور قرضداروں سے وعدہ کرتا ہی تو پورا نہیں کرتا ف حضرت نماز میں قرض سے
٢٣٤ بہت پناہ مانگتے تھے کسیںنے کہا کہ یا حضرت آپ قرض سے کیوں بہت پناہ مانگا کرتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ھر ابن مسعود
ان الرجل لیصدق حتی یکتب صدیقا ویکذب حتی یکتب کذابا مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ آدمی سچ بولا کرتا ہی یہانتک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی اور آدمی جھوٹھ بولا کرتا ہی یہانتک کہ بڑا جھوٹھا لکھا جاتا
٢٣٥ ہی یعنی جب آدمی کو سچ یا جھوٹھ بولنے کی عادت پڑی پھر آخر کو اوسمیں کامل ہو جاتا ہی ھ ابوھریرۃ ان الرجل لیعمل الزمن
الطویل بعمل اھل الجنۃ ثم یختم لہ عملہ بعمل اھل النار وان الرجل لیعمل الزمن الطویل بعمل
اھل النار ثم یختم لہ عملہ بعمل اھل الجنۃ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی ایک مدت
دراز تک بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہی پھر اوسکا خاتمہ دوزخیوں کے کام پر ہوتا ہی اور بعضا آدمی مدت دراز تک دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہی
پھر اوسکا خاتمہ بہشتیوں کے کام پر ہوتا ہی ف یعنی خاتمے کا اعتبار ہی اول کاموں پر کچھ اعتماد نہیں تو علم و عبادت پر مرنہ بیجا ہے
٢٣٦ ق ابوھریرۃ ان الرحم شجنۃ من الرحمن فقال اللہ من وصلک وصلتہ ومن قطعک قطعتہ
بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رحم کی لفظ رحمن کی لفظ سے نکلی ہی پھر خدا نے اوس سے کہا کہ جسنے تجھے ملایا
اوسسے میںنے ملایا رکھا اور جسنے تجھکو توڑا اوسکو میںنے توڑا ف رحم کی معنی برادر پروری ہیں سو فرمایا کہ یہ لفظ رحمن سے نکلی ہی
یعنی جو حرف رحم میں ہیں وہی رحمن میں ہیں پھر فرمایا کہ جو برادر پروری کریگا اوسپر میں کرم کرونگا اور جو برادر پروری نکریگا خدا
٢٣٧ اوسپر کرم نکریگا ع عائشۃ ان الرضاعۃ تحرم ما تحرم الولادۃ بخاری میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ دودھ پینا نکاح کو حرام کرتا ہی جیسے پیدائش کا رشتہ حرام کرتا ہی ف یعنی جہاں جہاں نسب کے سبب نکاح نہیں
درست وہاں دودھ پینے کی حیثیت سے بھی نکاح نہیں درست جیسے ماں اور بہن سے نکاح حرام ہی ویسے دایہ اور دایہ کی بیٹی سے بھی نکاح منع ہی اسی طرح
٢٣٨ اور بھی قیاس کر لینا چاہیے دودھ پینا بھی بڑا حق ہی دایہ اور اوسکے لوگوں سے سلوک کرنا سنت ہی ع ام سلمۃ ان الروح اذا قبض تبعہ البصر
مسلم میں حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہی تو آنکھ بھی اوسکے پیچھے لگی چلی جاتی ہی ف حضرت ام سلمہ رضی سے
روایت ہی کہ ابوسلمہ مر گئے تو حضرت تشریف لائے دیکھا تو آنکھ کھلی رہ گئی ہی جیسے مردوں کی ہوتی ہی پھر حضرت نے اپنے ہاتھ سے

۲۱۹ سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرت مین ق ابن مسعودؓ ان اشد الناس عذابا یوم القیمۃ عند اللہ المصورون
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب لوگون سے نہایت سخت عذاب خدا کے نزدیک قیامت مین تصویر بنانے والون کو ہوگا

۲۲۰ ق عائشۃ ان اصحاب ھذہ الصور یعذبون یوم القیمۃ ویقال لھم احیوا ما خلقتم بخاری اور مسلم
مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ان تصویرون کے بنانے والون پر عذاب ہوگا قیامت کے دن اور انکو حکم ہوگا کہ جلاؤ جنکو تمنے بنایا

ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ مینے ایک چادر مول لی جسمین تصویرین تھین اوسکو بطور پردہ دروازے پر لٹکایا تھا حضرت نے جو اوسکو دیکھا
تو باہر کھڑے رہے گھر مین نہ آئے تو مجکو معلوم ہوا کہ حضرت کو کوئی چیز بری معلوم ہوئی ہی تب مینے کہا کہ یارسول اللہ مین توبہ کرتی ہون جس چیز سے کہ
آپ کو ملال ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ چادر کیسی ہی مینے کہا کہ مول لی ہی آپ کے بیٹھنے کے واسطے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ جس

۲۲۱ مکان مین تصویر ہون اوس مین جانا مکروہ ہی مسلمانون پر واجب ہی کہ اپنے مکانون مین تصویرین نہ رکھین اور نفیس مباح چیزین کیا کم ہین جن تصویرون سے
مکان کو تجانہ بناتے ہین اور اوسپر خدا کی لعنت برساتے ہین ق سعد بن ابی وقاص ان اعظم المسلمین جرما من سأل عن
شیء لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسئلتہ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب
مسلمانون مین بڑا گنہگار مسلمان وہ ہی کہ جسنے وہ بات پوچھی کہ حرام نہ تھی پھر اوسکے پوچھنے سے حرام ہوگئی ف مسئلہ پوچھنے

۲۲۲ دو قسم ہی ایک تو وہ ہی کہ اوسکی حاجت پڑے اور وہ بات معلوم نہین تو دریافت کرنے کے واسطے پوچھے یہ تو درست ہی بلکہ اسکا حکم ہی کہ دریافت کرے
دوسرے یہ کہ ناحق بے حاجت پوچھنا اور تنگ کرنا یہ منع ہی سو اسیکو حضرت نے منع کیا کہ ناحق بے حاجت باتین نہ پوچھا کرو شاید حلال چیز تمھارے
بیفائدہ سوال سے حرام ہوجاوے اور تم گنہگار ہو م عمران بن حصین ان اقل ساکنی الجنۃ النساء مسلم مین عمران

۲۲۳ بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بہشت کے رہنے والون مین عورتین بہت کم ہین ف یعنی بہشت مین مرد بہت ہین بنسبت
عورتون کے نہایت کم ہین اس واسطے کہ عورتون مین دینداری اور عقلمندی کم ہوتی ہی اور خاوندون کا کہنا کم مانتی ہین ع انس ان اقواما
خلفنا بالمدینۃ ما سلکنا شعبا ولا وادیا الا وھم معنا حبسھم العذر بخاری مین انسؓ سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کچھ لوگ ہمسے جھوٹ کر مدینے مین رہ گئے تھے پہاڑون کی اونچی نیچی راہ چلنے مین جو ہمکو ثواب ہوا اوسمین بھی ہمارے ساتھ
شریک ہوئے ناچاری نے اونکو روکا تھا ف حضرت نے جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو چند مسلمانون کے پاس سواری اور سفر کا سامان
نہ تھا وے حضرت کے ساتھ نہ جاسکے ناچار ہوکر مدینے مین رہ گئے جب حضرت وہان سے پھر تبوک کی راہ مین یہ حدیث فرمائی یعنی اس سفر کی تکلیف مین جتنا

۲۲۶ ہمارے ساتھیون کو ثواب ہوا اونکو بھی ہوا اس واسطے کہ وے دل سے ساتھ تھے اگرچہ ناچاری سے ظاہر مین جھوٹ رہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچی نیت
کو دین مین بڑا دخل ہی ق ابو موسی ان الاشعریین اذا ارملوا فی الغزو او قل طعام عیالھم بالمدینۃ
جمعوا ما کان عندھم فی ثوب واحد ثم اقتسموہ بینھم فی اناء واحد بالسویۃ فھم منی وانا منھم

بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اشعری لوگ جب لڑائی مین محتاج ہوجاتے ہین یا مدینے مین اونکے جورو لڑکون کا کھانا
کم ہوجاتا ہی تو ایک کپڑے مین جو اونکے پاس ہوتا ہی یکجا کرتے ہین پھر ایک برتن سے آپس مین برابر برابر بانٹتے ہین سو وے میرے طور پر ہین مین اونسے اور وے مجھ سے
ف اشعری ایک یمن کی قوم ہی جنمین ابو موسیٰ اشعری اس حدیث کے راوی ہین اونکی حضرت نے عادت بیان کرکے یہ سند کی تاکہ اور لوگ

۲۲۵ بھی اسی طرح آپس مین اتفاق کرین خ ابو ذر ان الاکثرین ھم الاقلون الا من قال بالمال ھکذا وھکذا وھکذا

کہا کہ گمان برا ہے ہم کی سو تم سے پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ یہ خدا کی قدرت ہے تمہارا گمان غلط ہے کسیکے مرنے جینے پر گمان موقوف نہین اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جو لوگون مین مشہور ہے کہ جب گمن پڑا تو کوئی سزاوار مرا ہی سو غلط بات ہے گمن کی نماز دو رکعت سنت ہی بڑی سو تمین کو سمجھ
پڑے جب تک روشنی نمود کرا ور دعا مین مشغول رہے اور صدقہ دینا بھی سنت ہے ۴ حدیث ۲۴۲ ان الشمس یکسفن لموت احد

وبعضہ ابن مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہے ف ایکبار حضرت نے قسم کھائی کہ مہینا بھر
بیبیون کے پاس نہ جاوین پھر انتیس دن کے بعد اونکے پاس تشریف لیگئے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے مہینے بھر کی قسم کھائی تھی حضرت نے فرمایا

۲۴۳ کہ کیا ہوا مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہے ۴ حدیث جابر ان الشیطان اذا سمع النداء ادبر ولہ ضراط حتی لا یکون

مکان الرؤحاء مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان جب اذان سنتا ہے تو وہان سے بھاگ جاتا ہے حتی کہ دور روحا تک

۲۴۴ ف روحا ایک مکان ہے مدینے سے چھتیس کوس ۴ حدیث جابر ان الشیطان قد یئس ان یعبدہ المصلون فی جزیرۃ من

جزیرۃ العرب ولکن فی التحریش بینہم مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان کی آس ٹوٹ گئی اس سے کہ نمازی لوگ عرب کے
ملک مین اوسکو پوجین لیکن انمین فتنہ فساد ڈالنے کا قابو ہی ف یعنی عرب مین اسلام قائم رہیگا بت پرستی وہان نہ ہوگی شیطان پرستی سے مراد

۲۴۵ بت پرستی ہی سو سچ ہے کہ عرب مین ابتک خدا کے فضل سے بت پرستی کوئی نہین جانتا البتہ فتنہ و فساد بہت ہوتے ہین اس سے آدمی کا کافر نہین ہوجانا اس
حدیث سے عرب کی بڑائی ثابت ہوئی ق ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ شیطان آدمی کے بدن مین پھرتا ہی خون کی طرح ف یعنی شیطان کا آدمی پر خوب قابو ہی بدخیال ڈالنے مین ۴

۲۴۶ حدیث حذیفۃ ان الشیطان یستحل الطعام ان لا یذکر اسم اللہ علیہ وانہ جاء بہذہ الجاریۃ لیستحل
بہا فاخذت بیدہا فجاء بہذا الاعرابی لیستحل بہ فاخذت بیدہ والذی نفسی بیدہ ان یدہ
فی یدی مع یدہا مسلم مین حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان حلال جانتا ہی اوس کھانے کو جسپر خدا کا نام نہ لیا جاوے
اور شیطان اس لڑکی کو لے آیا تھا کہ اسکے سبب سے کھانا حلال کرے سو مینے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس جنگلی گنوار کو لے آیا کہ اسکے سبب سے
کھانے کو حلال کرے سو اوسکا بھی ہاتھ مینے پکڑ لیا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ مین ہی اس لڑکے
کے ہاتھ کے ساتھ ف حذیفہ سے روایت ہی کہ ہمارا دستور تھا کہ جب کھانا آتا تو ہم ہاتھ نہ ڈالتے جب تک حضرت نہ کھاتے سو ایکبار
کھانا آیا ایک لڑکی دوڑتی آئی جیسے اوسکو کوئی کھینچے لاتا ہی سو اوسنے چاہا کہ کھانے مین ڈالے بسم اللہ کہکے ہاتھ ڈالے حضرت نے اوسکا ہاتھ
پکڑ لیا پھر ایک گنوار اوسی طرح دوڑتا آیا اوسکا بھی ہاتھ حضرت نے پکڑ لیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شیطان نے چاہا تھا کہ یہ لڑکی اور گنوار
لے خدا کا نام لیکے کھانے لگے تو مین بھی کھاؤن اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کھانا کھاتے اول بسم اللہ کہنا ضرور ہی نہین تو شیطان ساتھ کھاتا ہی

۲۴۷ ق ابن مسعود ان الصدق یہدی الی البر وان البر یہدی الی الجنۃ وان الرجل لیصدق حتی
یکتب صدیقا وان الکذب یہدی الی الفجور وان الفجور یہدی الی النار وان الرجل لیکذب حتی یکتب
عند اللہ کذابا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سچ بولنا نیکی کو پہونچاتا ہی اور نیکی
بہشت مین پہونچاتی ہی اور البتہ مرد سچ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی اور جھوٹ بولنا نافرمانی کو پہونچاتا ہی اور نافرمانی
دوزخ مین پہونچاتی ہی اور مرد جھوٹ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچ بولنے

فضیلت صدق و مذمت کذب

اور حرام سے بھی جیسے کوئی چیز کو تو اپنے گھر مین پاوے لیکن تجکو یہ معلوم نہین کہ وہ چیز تیری ہی یا کسی اور کی اوسکو بہت لوگ نہین جانتے
سوا اوسکا حضرت نے قاعدہ بتلایا کہ جس چیز مین شبہہ پڑے کہ یہ حلال ہی یا حرام ہی یا عالموں کا اوسمین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور
کوئی حرام تو اوسکو چھوڑ دے ہر گز نہ کرے اسی مین دین کا بچاؤ ہی اس واسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور نہین تو جب شبہہ والی چیزون مین آدمی پڑا
تو ہوتے ہوتے حرام چیزون مین بھی گرفتار ہو جاتا ہی تقوی اور پرہیزگاری اسیکا نام ہی کہ آدمی شبہون سے بچے پھر حضرت نے فرمایا کہ تقوی
فقط ظاہر ہی کی صفائی کا نام نہین تقوی کا مقام دل ہی یعنی جب دل مین ایمان بیٹھا اور اوسکی رضامندی کا خوف جی مین سما یا تو
آنکھ کان ہاتھ پانون سب خود بخود سنور جاتے ہین اس واسطے کہ دل بادشاہ ہی تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑا یعنی حرص و فسق و فجور
اوسمین جما تو سارا بدن بگڑا آنکھ رنڈیان گھورتی ہی کان غیبت اور باجون کی آواز پر غش ہین زبان لقمہ حرام چٹ کر رہی ہی نہ موت کا
کچھ غم ہی نہ قیامت کا کچھ ڈر الٰہی اپنا خوف ہمارے دلون مین ڈال اور ان بلاؤن سے ہمکو نکال آمین ۴۳۰ ف ابن عباس ہین ان الحمد للہ
نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ قال حين جاءه ضماد الازدي
فقال يا محمد اني ارقي من هذه الريح وان الله يشفي على يدي من شاء فهل لك
بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب خوبیان اللہ کے واسطے ہین ہم اوسکو سراہتے ہین اور اوسی سے ہر کام مین مدد مانگتے ہین جسکو اوسنے
راہ پر لگایا اوسکو کوئی نہین بہکا سکتا اور جسکو اوسنے بہکایا اوسکو کوئی راہ پر نہین لا سکتا اور ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی لائق پوجنے کے
نہین خدا کے سوا وہ اکیلا مالک ہی کوئی اوسکا ساجھی نہین اور بیشک محمد اوسی کا بندہ ہی اور اوسی کا پیغام پونہچانے والا بعد اسکے یہ جملہ حضرت نے
اوس وقت فرمایا تھا جب حضرت کے پاس ضماد نام منتر والا آیا تھا سو اوسنے کہا تھا کہ مجکو آسیب اور دیوانگی جھاڑنے کا منتر آتا ہی اور میرے ہاتھ سے خدا جسکو
چاہتا ہی آرام دیتا ہی سو تجکو بھی اگر خواہش ہو تو مین تجھے جھاڑ دون ف ضماد ازدی ہمین کا ایک شخص تھا جھاڑ پھونک مین اوسکو دخل تھا جب وہ
مکہ مین آیا تو مکے کے کافرون نے اوس سے کہا کہ معاذ اللہ محمد دیوانہ ہو گیا ہی کچھ آسیب کا اوسپر خلل ہی تو اوسکو اپنے منتر سے جھاڑ دے حضرت کے پاس آیا اور
حضرت سے جھاڑنے کو پوچھا تب حضرت نے اما بعد تک خطبہ پڑھا بعد حمد اور نعت کے کچھ اور فرمایا چاہتے تھے اوسنے حضرت کو روکا اور کہا کہ اس کلام کو پھر پڑھیے
حضرت نے اوسکو دوبارہ پڑھا اوسنے کہا پھر پڑھیے حضرت نے اوسکو تین بار پڑھا پھر ضماد نے کہا کہ مین نجومیون کے اور جادوگرون کے اور شاعرون کے بہت کلام
سن چکا ہون ایسا عمدہ کلام تو مینے کبھی نہین سنا واللہ اس کلام کی فصاحت کی سمندر کی لہر تھاہ نہین ملتی حضرت اپنا ہاتھ بڑھایئے
مین بیعت اور توبہ کرتا ہون پھر ضماد مسلمان ہوا سبحان اللہ آسیب جھاڑنے آئے تھے آپ ہی جھاڑے گئے ۲۳۱ م ابو سعید ان الدنیا
حلوة خضرة وان الله مستخلفكم فيها فناظر كيف تعملون مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ
دنیا میٹھی ہری بھری ہی اور خدا مقرر ایک گروہ کے بعد دوسرے گروہ کو لاتا ہی پھر تا کا کرتا ہی کہ کیسا کیسا کام کرتے ہو ف یعنی جیسے
شیرینی دل کو اور سبزی آنکھ کو بھلی معلوم ہوتی ہی ویسے ہی دنیا کی لذت اور اسباب پر آدمی لوٹ پوٹ ہی اور خدا ایک گروہ دنیا سے اوٹھا
دوسرے گروہ کو وہان جانے کے واسطے پھر جو دنیا کی عیش و آرام مین پھنسا اوسنے دھوکا کھایا وہ خدا کو بھولا اور جو دنیا کی
بیوفائی سوچا کہ اگلے لوگون پاس کب رہی جو ہمارے پاس رہیگی پھر اسکو لڑکون کا کھلونا جان کر اور بھان متی کا سوانگ سمجھکر اسکے جال مین
نہ پھنسا اور اپنے مالک کو نہ بھولا وہی دور اندیش ہوشیار ہی اور اوسیکا نام دیندار ہی حضرت نے ایکبار عصر کے بعد خطبہ پڑھا اور قیامت تک

۲۵۵ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی بزرگی کہ جسکی چار پشت پیغمبر ہوئے آئے ہوں کسیکو حاصل نہیں عمر قولہ بن عمر کہ سمعت
ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسمٰعیل واصطفی قریشا من کنانۃ واصطفی من قریش بنی ھاشم
واصطفانی من بنی ھاشم مسلم میں واثلہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے
شرافت میں چن لیا اور گروہ قریش کو کنانہ کی اولاد سے چن لیا اور ہاشم کی اولاد کو قریش سے چن لیا اور مجکو ہاشم کی اولاد سے چن لیا
ف کنانہ حضرت کی چودھویں پشت میں ہیں اون سے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہے نضر بن کنانہ کا حضرت کی
چودھویں پشت میں ہیں اور ہاشم حضرت کے پردادا ہیں سو حضرت نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرت اسمٰعیل کی اور اولاد سے شرافت میں
افضل ہے پھر اونمیں سے قریش افضل ہیں اور قریش سے بنی ہاشم افضل ہیں اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہیں تو گویا حضرت سارے عرب کے
عطر ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت میں سارے عالم سے افضل ہیں اس واسطے کہ حضرت کی اولاد سوا حضرت فاطمہ کے
اور کسی سے باقی نہیں رہی حضرت کا پشت نامہ یوں ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی
بن کلاب ابن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد
۲۵۶ بن عدنان اہل حدیث اور اہل تاریخ کا عدنان تک اتفاق ہے آگے اختلاف ہے ف انس ان اللہ امرنی ان اقرأ علیک لم یکن
الذین کفروا قال آسمّاک لی بن کعب فقال ای وسمّانی قال فعم فبکی بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
ابی بن کعب رضی سے فرمایا کہ خدا نے مجکو حکم کیا ہے کہ میں تیرے آگے لم یکن الذین کفروا کی سورت پڑھوں ابی بن کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ
کیا خدا نے میرا نام لیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ہاں پھر ابی بن کعب خوشی کے مارے رونے لگے ف ابی بن کعب انصاری صحابی ہیں قرآن کے بڑے
قاری سو حضرت نے اونکی اوستادی اسند کردی تاکہ اور مسلمان اونکو اوستاد جانکر اون سے قرآن سیکھیں اس حدیث سے اونکی بڑی بزرگی
۲۵۷ ثابت ہوئی ف ابو الدرداء ان اللہ بعثنی الیکم فقلتم کذبت وقال ابو بکر صدق وواسانی بنفسہ
ومالہ فھل انتم تارکوا لی صاحبی بخاری میں ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے تمہاری طرف پیغمبر کرکے
بھیجا سو اول تمنے کہا کہ تو جھوٹا ہے اور ابو بکر نے کہا کہ سچا ہے اور اونہ نے میرے ساتھ اپنی جان اور مال سے سلوک کیا سو کیا تم لوگ میرے ساتھی
کو میری خاطر سے جھوڑ دوگے یعنی کسی طرح کا اوسکو رنج نہ پہنچاؤ ف بخاری میں ابو درداء سے روایت ہے کہ ایکبار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر
فاروق رضی میں کچھ گفتگو سے رنج آگیا صدیق اکبر حضرت کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے اور عمر کے درمیان کچھ گفتگو ہوگئی میں
اون پر غصے ہوا پھر میں شرمندہ ہوا عمر سے اپنا قصور معاف کرایا سو اونھوں نے معاف نکیا سو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں حضرت
نے فرمایا کہ خدا معاف کریگا اور تجکو بخشے گا پھر عمر بھی اس گفتگو سے پچھتائے معاف کرانے کو صدیق اکبر کے گھر گئے وہاں سنا کہ وے حضرت پاس
گئے ہیں جب عمر حضرت پاس آئے تو حضرت کے چہرے پر غصہ نمود ہوا صدیق اکبر ڈرے تو گھٹنوں کے بل حاجری سے کھڑے ہوکر حضرت سے عرض کی
کہ یا رسول اللہ عمر کا کچھ قصور نہیں زیادتی میری طرف سے ہوئی تھی اس حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اوس دن سے صدیق اکبر کا حضرت کے اصحاب بہت
خیال رکھنے لگے کسی نے اونکو رنج نہیں دیا اس حدیث سے بڑی فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی اور حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ مردوں میں پہلے
۲۵۸ وہی ایمان لائے اور اپنی جان مال سے حضرت پر فدا ہوئے سو جسنے صدیق اکبر سے عداوت رکھی اوسنے مقرر حضرت کو رنج دیا ف ابو ھریرۃ
ان اللہ تجاوز عن امتی عما حدثت بہ انفسھا مالم تتکلم بہ او تعمل بہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ

۲۳۹ آنکھ بند کردی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی آنکھ بند کردینا چاہیے ف ابوبکرۃ ان النبی قال ان الزمان قد استدار
کھیئتہ یوم خلق اللہ السموات والارض السنۃ اثنا عشر شھرا منھا اربعۃ حرم ثلثۃ متوالیات
ذوالقعدۃ وذوالحجۃ والمحرم ورجب مضر الذی بین جمادی وشعبان بخاری اور مسلم میں ابوبکرہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہوگیا جیسا اوس دن تھا کہ جب خدا نے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہے اور اونمیں سے
چار مہینے حرام ہیں یعنی اونمیں لڑنا بھڑنا درست نہیں تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہیں یعنی ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہیں اور چوتھا مضر کا
رجب جو جمادی الثانی اور شعبان کے بیچ میں ہے ف ان چار مہینوں کی حرمت مدت سے چلی آتی تھی ہوسکے کے کافروں کا دستور تھا
کہ جب اونکو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینوں کو بدل ڈالتے جیسے محرم میں لڑتے تو صفر کا محرم نام رکھتے اسی طرح اون کمبختوں نے مہینوں
کو گھال میل کر ڈالا تھا مہینوں کا اصل حساب ٹھیک نہیں رہا تھا جس سال حضرت نے آخر عمر میں حج کیا تو ذی الحجہ کا مہینا دونوں
حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافروں کے حساب سے بھی تب حضرت نے حج کے موسم میں عرفے کے دن ہزارہا آدمی کے روبرو یہ
حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کھاکر اصل حساب پر ٹھیک ہوگیا ہے اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے عرب میں مضر ایک قوم کا نام تھا اور رجب کو
بہت مانتی تھی اس واسطے رجب کو اونکی طرف نسبت کیا ۲۴۰ ام حذیفۃ بن اسید الغفاری ان الساعۃ لا تکون
حتی تکون عشر آیات خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب والدخان والدجال
ودابۃ الارض ویاجوج ومأجوج وطلوع الشمس من مغربھا ونار تخرج من قعر عدن ترحل الناس
لم یذکر فی ھذا الحدیث العاشرۃ وھی فی غیرہ نزول عیسی بن مریم مسلم میں حذیفہ بن اسید رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہیں ہوگی جب تک دس نشانیاں پہلے نہ ہولیویں گی ایک تو پورب میں زمین کا دھس جانا دوسرے پچھم میں
زمین کا دھسنا تیسرے عرب کے ملک میں زمین کا دھسنا چوتھے دھوان کہ عالم میں پھیلے گا پانچویں دجال کا نکلنا چھٹے زمین کا جانور
نکلنا ساتویں یاجوج ماجوج کا نکلنا آٹھویں سورج کا پچھم کی طرف سے نکلنا نویں آگ جو شہر عدن کے کنارے سے نکلیگی اور لوگوں کو
ہانکتی ہوئی شام کے ملک میں لیجاویگی مسلم نے اس حدیث میں دسویں نشانی روایت نہیں کی لیکن اس حدیث میں دسویں نشانی حضرت عیسی کا
آسمان سے اترنا ہی ہے ف حضرت کے اصحاب قیامت کا کچھ ذکر کرتے تھے اتنے میں حضرت تشریف لائے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی جی مرتضی سے
روایت ہے کہ قیامت سے پہلے دھوان عالم میں پھیلے گا مسلمانوں کو زکام ہوجاویگا اور کافروں کا سر پھٹ جاویگا مکے مدینے میں سے ایک
جانور نکلیگا ساٹھ گز کا لمبا سر اوسکا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکری کے
سینہ جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھ پانوں جیسے اونٹ کے اوسکے پاس حضرت موسی کا
عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلاویگا اور کہے گا اسلام کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہیں
ف المغیرۃ بن شعبۃ ان الشمس والقمر اٰیتان من اٰیات اللہ لا ینکسفان لموت احد ولا لحیوتہ ۲۴۱
فاذا رأیتموھا فادعوا اللہ وصلوا حتی تنجلی بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور
چاند دو نشانیاں ہیں خدا کی نشانیوں سے کسیکے مرنے جینے سے ان میں گہن نہیں پڑتا پھر جب تم گہن کو دیکھا کرو تو اللہ سے دعا کیا کرو
اور نماز پڑھا کرو جب تک کہ وہ روشن ہوجاوے ف جس دن ابراہیم حضرت کے بیٹے کا انتقال ہوا اوسی دن گہن پڑا لوگوں نے

فی بیان علامات قرب القیامۃ

یعنی اپنی نیابت سے خدا کے روبرو کھڑے ہو کر زبان حال سے کہا کہ یہ مقام اوسکا ہی جو قطع برادری سے فریاد چاہے خدا نے فرمایا کہ ہان کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ مین اوس سے ملون جو تجھسے ملے اور اوس سے کاٹون جو تجھسے کاٹے قرابت نے کہا کہ اب راضی ہون پھر حضرت نے فرمایا کہ چاہو تو میری بات کی سند قرآن سے پڑھ لو خدا منافقون سے فرماتا ہی کہ اگر تم حاکم ہو تو زمین مین فساد کرو اور برادری کا حق نہ مانو یہ لوگ وہ ہین کہ جن پر خدا نے لعنت کی ہی پھر انکو بہرا کر دیا ہی حق بات کے سننے سے اور اندھا کیا ہی ف اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رشتہ داروں سے سلوک کرنا فرض ہی جب سے کہ خدا نے دنیا بنائی م عائشة إن الله خلق الجنة أهلا خلقهم لها وهم في أصلاب آبائهم وخلق للنار أهلا خلقهم لها وهم في أصلاب آبائهم مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے بہشت کے واسطے لوگ بنائے اوس وقت سے اونکو بہشتی ٹھہرایا جب کہ وے اپنے باپون کی پشت مین تھے اور دوزخ کے واسطے لوگ بنائے اوس وقت سے اونکو دوزخی ٹھہرایا جب کہ وے اپنے باپون کی پشت مین تھے ف یعنی روز ازل مین بہشتی اور دوزخی خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے تقدیر پر مسلمان ایمان لاوے اوسکے بھید دنیا مین تلاش نکرے آخرت مین اسکی وجہ معلوم ہوگی دنیا شب تاریک ہی اندھیرے مین کچھ نظر نہین آتا ق أبو سعيد رض إن الله خير عبدا بين الدنيا وبين ما عنده فاختار ذلك العبد ما عند الله بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے اختیار کیا اپنے بندے کو دنیا اور آخرت مین سو اوس بندے نے آخرت کو اختیار کیا ف ابو سعید رضہ سے پوری روایت بخاری اور مسلم مین یون ہی کہ ایکبار حضرت نے خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی تو ابو بکر صدیق رضہ رونے لگے ہمکو تعجب آیا اونکے رونے سے کہ یہ رونے کا کون مقام تھا جب جلد حضرت کا انتقال ہوا تب ہم اوسکا مطلب سمجھے یعنی حضرت نے اپنی موت کی خبر دی تھی اصحاب مین سو صدیق اکبر کے کوئی اس بھید کو نہ سمجھا ہم سب سے زیادہ وہ عالم تھے جب صدیق رضہ روئے سب حضرت نے فرمایا کہ ای ابو بکر مت رو سب سے زیادہ رفاقت اور مال کی راہ سے تیرا مجھپر احسان ہی اگر خدا کے سوا کسی جانی دوستی مین کسی اور سے کرتا تو تجھی سے کرتا لیکن ہمارے تیرے اسلام کی برادری اور محبت ہی م عائشة إن الله رفيق يحب الرفق ويعطي على الرفق ما لا يعطي على العنف وما لا يعطي على ما سواه مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نرمی کا پیار کرنے والا ہی اور نرمی کو بہت پسند رکھتا ہی اور جو نرمی پر عطا کرتا ہی وہ سختی پر نہین دیتا بلکہ جو نرمی پر اوسکی عطا ہی سو اوسکے سوا کسی پر نہین م ثوبان إن الله زوى لي الأرض فرأيت مشارقها ومغاربها وسيبلغ ملك أمتي ما زوي لي منها مسلم مین ثوبان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے میرے واسطے زمین کو لپیٹ دیا یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا سو مینے زمین کا پورب پچھم یعنی جہان آفتاب نکلتا ہی اور ڈوبتا ہی دیکھ لیا تو جہان تک مینے دیکھا ہی وہان تک میری امت کی بادشاہت پونہچے گی ف مدینے مین جنگ خندق جب ہوئی تو ایک روز نہایت سخت لڑائی ہوئی عصر کی نماز قضا ہو گئی حضرت کو بڑا رنج ہوا تب خدا نے وہان تک زمین کو جہان تک اسلام پہونچنا مقدر تھا دکھلا دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہی کہ فتوح اسلام کی آیندہ خبر دی سو اوسی طرح بلا اتفاق واقع ہوئی م جابر بن سمرة إن الله سمى المدينة طابة مسلم مین جابر بن سمرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مدینے کا نام طابہ رکھا یعنی پاک ہی اوسمین ناپاکی نہین ف ایک کنوار مسلمان جو ایکبار بیمار پڑا تو مرتد ہو کر مدینے سے نکل گیا تب حضرت نے فرمایا کہ مدینہ پاک ہی ناپاک کو رہنے نہین دیتا ق أنس إن الله عز وجل يذهب بهذا نفسه لغني بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشبہہ خدا اسکی نکلیف دینے سے بے پروا ہی ف حضرت نے ایکبار دیکھا کہ ایک بڈھا اپنے دو بیٹون کے کندھون پر ہاتھ رکھے گھسٹتا چلا جاتا ہی حضرت نے پوچھا کہ یہ اس طرح کیون رنج اوٹھاتا ہی معلوم ہوا کہ اوسنے پیادہ حج کرنے کی

۲۴۸ انجام بہشت ہی اور جھوٹ بولنے کا انجام دوزخ ہی مسلمان کو اسکا خیال ضرور چاہیے جھوٹ بولنے کو سہج جانے خ ابوہریرہؓ کا ان
العبد لیتکلم بالکلمۃ من رضوان اللہ لا یلقی لہا بالا یرفعہ اللہ بہا درجات وان العبد لیتکلم
بالکلمۃ من سخط اللہ لا یلقی لہا بالا یھوی بہا فی نار جہنم بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ
خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل میں اوسکو کوئی بڑی چیز نہیں سمجھتا حالانکہ اوسی بات کے سبب سے خدا اوسکے درجے بلند کرتا ہی
اور مقربندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل میں اوسکو کچھ بری بات نہیں سمجھتا حالانکہ اوسی بات کے سبب سے دوزخ میں گر پڑتا ہی

۲۴۹ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بدون سوچے ہر ایک بات کو بکا کرے م ابوسعیدؓ و ابوہریرہؓ ان العبد لیتکلم
بالکلمۃ یزل لہا فی النار ابعد ما بین المشرق والمغرب مسلم میں ابوسعید اور ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک

۲۵۰ بندہ کوئی بات ایسی بولتا ہی کہ جسکے سبب سے دوزخ میں گر جاتا ہی اتنی دور سے بھی زیادہ جتنا مشرق اور مغرب میں فرق ہی ق ابوہریرہؓ
و ابن عباسؓ ان العین حق بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ اور عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نظر کی تاثیر

۲۵۱ سچ مچ ہی ف یعنی جسکی نظر لگ جاتی ہی خدا اوسمیں تاثیر رکھی ہی ق ابی بن کعب ان الغلام الذی قتلہ الخضر
طبع کافرا ولو عاش لارہق ابویہ طغیانا وکفرا بخاری اور مسلم میں ابی بن کعبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک
جس لڑکے کو خواجہ خضر نے مار ڈالا تھا وہ پیدائشی کافر تھا اور اگر جیتا رہتا تو اپنے ماباپ کو بلا میں ڈالتا کفر اور نافرمانی سے ف حضرت موسیٰ

۲۵۲ اور خضر کا قصہ قرآن میں مذکور ہی اوسکی طرف حضرت نے اشارہ کیا یعنی خضر نے جو لڑکے کو بحکم خدا مارا تھا بدون حکمت نتھا ق ابن عمرؓ ان
الفتنۃ ھھنا من حیث یطلع قرن الشیطان قال الصنعانی مؤلف ھذا الکتاب ھذا احد ما یت
سمعتہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام قالہ وھو یشیر الی المشرق بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتنہ فساد ادھر ہی جہاں سے شیطان کا سینگ یعنی آفتاب نکلتا ہی کہا حسن صنعانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے
کہ میں نے خواب میں یہ حدیث حضرت کی زبانی سنی اور حضرت اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف ف اور حدیث میں آیا ہی کہ جب آفتاب
نکلتا ہی تو شیطان آگے دو سینگ اوسمیں لگا دیتا ہی تاکہ کافروں کا سجدہ اوسی کی طرف ہو سو حضرت نے پورب کی طرف اشارہ کیا یعنی
جو ملک اوسکے پورب کی طرف ہیں وہاں بڑے بڑے فساد ہونگے یاجوج ماجوج دجال اوسی طرف سے نکلیں گے خارجی اور رافضی بھی پورب

۲۵۳ کی طرف سے نکلیں گے یعنی عراق کے ملک سے م انس ان الکافر اذا عمل حسنۃ اطعم بہا طعمۃ من الدنیا واما المؤمن
فان اللہ یدخر لہ حسناتہ فی الاخرۃ ویعقبہ رزقا فی الدنیا علی طاعتہ مسلم میں انسؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہی تو اوسکے سبب سے دنیا میں کچھ اوسکی روزی کی کشایش ہو جاتی ہی اور ایماندار کی نیکیوں کو خدا
اوسکی آخرت کے واسطے جمع کر رکھتا ہی اور اوسکے بعد دنیا میں بھی روزی دیتا ہی اوسکی بندگی پر ف یعنی خدا اسکی نیکی برباد
نہیں کرتا وہ عادل ہی لیکن کافر کو تو آخرت میں کچھ ثواب نہیں تو اس واسطے اوسکا بدلا دنیا میں کر دیتا ہی اور ایماندار کا بدلا دونوں

۲۵۴ جہان میں خ ابن عمرؓ و ابوہریرہؓ ان الکریم بن الکریم بن الکریم یوسف بن یعقوب
بن اسحٰق بن ابراہیم بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خود کریم ہو اوسکا باپ بھی کریم دادا
بھی کریم پردادا بھی کریم ہو سو حضرت یوسف ہیں حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت اسحٰق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پردادے ف یعنی سوائے

شفرتہ ولیرح ذبیحتہ مسلم مین شداد بن اوس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے احسان کرنا فرض کیا ہی ہر چیز پر
سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر خون کے بدلے خون کرو تو جلدی فراغت کرو ترساتر سامت مارو اور جب کسی جانور کو ذبح
کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چھری کو تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت پونہچاؤ حلال کرنے کے جانور کو ف یعنی تحقیق
ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض کیا ہی یہان تک کہ قتل اور ذبح مین بھی احسان چاہیے کہ جلد فراغت کر ڈالے اور چھری کو پہلے تیز
کر لیوے تاکہ زیادہ تکلیف نہو ف ابوھریرۃ ان اللہ کتب علی ابن ادم حظہ من الزنا ادرک ذالک لا محالۃ ۲۷۴
فزنا العین النظر وزنا اللسان النطق والنفس تمنی وتشتھی والفرج یصدق ذالک ویکذبہ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے آدمی کے واسطے حرام کاری کا حصہ مقرر کیا ہی ضرور اوسکو پاویگا سو آنکھ
کی حرام کاری گانی عورت کو دیکھنا اور زبان کی حرام کاری اوس سے شہوت سے بات کرنا اور جی حرام کاری کی آرزو کرتا ہی اور چاہا کرتا ہی
اور شرمگاہ کبھی اوکو سچا کر دیتی ہی اگر اوسنے بھی حرام کاری کی یا کبھی اوکو جھوٹا کرتی ہی جو اوسنے حرام کاری کی ف شہوت سے دیکھنے اور ۲۷۵
بات کرنے کو اوس واسطے زنا فرمایا کہ یہ زنا کا وسیلہ اور سبب ہین ھ عایشۃ ان اللہ لا یحب الفحش والتفحش مسلم مین
حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا کو نہین بھاتا گالی بکنا اور گالی کا جواب زیادہ کر کے دینا ف حضرت عایشہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت کے پاس یہودی آئے سو حضرت سے السلام علیک کے بدلے زبان دابے السام علیک کہا یعنی تجہ پر مری پر حضرت عایشہ رضہ نے
غصے ہو کر اون سے کہا کہ السام علیکم واللعنۃ یعنی تم پر خدا کی مار اور لعنت پڑے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تمنے گالی کے بدلے ۲۷۶
کیون گالی دی اور بڑھکے لعنت کیون کی خدا کو یہ پسند نہین آتا ف عبد اللہ بن عمرو ان اللہ لا یقبض العلم
انتزاعا ینتزعہ من الناس ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یترک عالما اتخذ الناس
رؤسا جھالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا علم کو اس طرح نہ اوٹھا لیگا کہ لوگون سے علم نکال لے کھینچ کر لیکن علم اوٹھاویگا عالمون کو اوٹھا کر یہان تک کہ جب کسی عالم
دیندار کو نہچھوڑیگا تو لوگ جاہلون کو عالم اور پیر مرشد ٹھہرا وینگے پھر وہی پوچھے جاوینگے یعنی اونھین جاہلون سے لوگ مسئلہ پوچھینگے ۲۷۷
سو وے فتوی دینگے مسئلہ بتاوینگے بے علمی اور نادانی سے سو آپ بے گمراہ ہوئے اورون کو گمراہ کیا ھ ابو موسی الاشعری
ان اللہ لا ینام ولا ینبغی لہ ان ینام یخفض القسط ویرفعہ ویرفع الیہ عمل اللیل قبل عمل النھار
وعمل النھار قبل عمل اللیل حجابہ النور لو کشفہ لاحرقت سبحات وجھہ ما انتھی الیہ بصرہ من خلقہ
مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ شبہہ خدا نہین سوتا ہی اور اوسکی شان کے مناسب بھی نہین سونا جھکاتا ہی ترازو کو
اور اوٹھاتا ہی یعنی بندون کے عمل لیتا ہی بعضے قبول کرتا ہی بعضے رد کرتا ہی یا روزی کم زیادہ کرتا ہی اوٹھہ جاتے ہین اوسکی طرف رات کے کام
دن کے کاموں سے پہلے اور دن کے کام رات کے کاموں سے پہلے خدا کا پردہ نور ہی اگر اوس پردے کو اوٹھا دے تو اوسکی ذات پاک کی روشنیان جلا دیوین
ساری خلق کو جہان تک خدا کی نظر کام کرے یعنی تمام عالم کو ف اس حدیث مین خدا کے علم اور اوسکی عظمت اور جلال کا بیان ہی ۲۷۸
ھ ابو ھریرۃ ان اللہ لا ینظر الی صوركم واموالكم ولكن ينظر الى قلوبكم واعمالكم مسلم مین
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمھاری صورتون اور تمھارے مالون کو نہین دیکھتا ہی لیکن تمھارے دلون کو اور کامون کو

کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو جو خطرے اور خیال دل مین آتے ہین سو خدا نے اوسکے گناہ میری امت سے معاف کر دیے جب تک اوسکو نہ بولے یا اوسپر
عمل نکرے ف یعنی جس برے کام کا خطرہ دل مین آوے سو معاف ہی اور اگر اوسکو مونہہ سے نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا
۲۵۹ م ابو الدرداء ان اللہ جزأ القرآن ثلثة اجزاء فجعل قل ھو اللہ احد جزءا من اجزاء القرآن مسلم مین
ابو درداء سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے قرآن کو تین ٹکڑے کیا ہی سو قل ہو اللہ احد کو قرآن کے حصون سے ایک حصہ ٹھہرایا ف
تمام قرآن کا مطلب تین قسم ہی ایک قسم مین خدا کی وحدانیت اور اوسکی صفات ہین دوسری قسم مین قصے ہین تیسری قسم مین حلال اور حرام کے
۲۶۰ حکم ہین اس حساب سے قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کا ٹھہرا کہ اوسمین توحید اور صفات الٰہی کا بیان ہی ق ابو ھریرة ان اللہ حبس عن
مکة الفیل وسلط علیھا رسولہ والمؤمنین وانھا لم تحل لاحد کان قبلی وانھا احلت لی ساعة من
نھار وانھا لا تحل لاحد بعدی فلا ینفر صیدھا ولا یختلی شوکھا ولا تحل ساقطتھا الا لمنشد
ومن قتل لہ قتیل فھو بخیر النظرین امّا ان یفدی وامّا ان یقید فقال العباس الا الاذخر
یا رسول اللہ فانا نجعلہ فی قبورنا وبیوتنا فقال الا الاذخر فقام ابو شاہ رجل من اھل الیمن فقال
اکتبوا لی یا رسول اللہ فقال اکتبوا لابی شاہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نے شبہہ خدا نے مکے سے
ہاتھی والون کو روکا تھا اور اپنے رسول اور مسلمانون کو اوسپر غالب کیا اور مقرر مجھسے پہلے کسیکو مکے مین لڑنا حلال نہین ہوا صرف میرے واسطے
ایکساعت بھر حلال ہوا اور بیشک میرے بعد قیامت تک کسی پر مکہ حلال نہوگا سو اسکا شکاری جانور نہ ہانکا جاوے اور اوسکا درخت کاٹا جاوے
اور اوسکی گری پڑی چیز کسیکو لینا درست نہین مگر اوسکو جو ڈھونڈھکے مالک کو پہنچا دیوے اور جسکا کوئی آدمی مارا جاوے وہ دو باتون مین سے
ایک بات جو بہتر جانے سو اختیار کرے یا تو خون بہا قاتل سے لیوے یا خون کے بدلے خون لیوے پھر حضرت کے چچا عباس رضی نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کی
گھاس کاٹنے کی اجازت دیجیے اس واسطے کہ ہم مکے والے لوگ اوس گھاس کو قبرون مین اور اپنی چھتون پر ڈالتے ہین سو حضرت نے فرمایا مگر اذخر کا ٹنا
درست ہی سو ایک مرد ابو شاہ نام یمن کا رہنے والا کھڑا ہوا پھر اوسنے کہا کہ یہ سب حکم مجکو لکھوا دیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا لکھدو ابو شاہ
۲۶۱ کے واسطے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیثون کا کتابون مین لکھنا درست ہی بلکہ سنت ہی م ابو سعید ان اللہ حرم ما بین لابتیھا
ھذہ الآیة وعندہ منھا شیئ فلا یشرب ولا یبع مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے شراب کو
حرام کیا سو جسکو یہ شراب کی حرمت کی آیت پہونچ گئی ہو اور اوسکی کچھ شراب باقی ہو سو اوسکو نہ پیے اور نہ بیچے ف جب شراب کی حرمت مین آیت
۲۶۲ اوتری تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م عایشة ان اللہ خلق الجنة وخلق النار فخلق لھذہ اھلا ولھذہ اھلا
مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بہشت پیدا کی اور دوزخ پیدا کی پھر اسکے واسطے بھی لوگ بنائے اور اوسکے واسطے بھی
۲۶۳ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکین ہین اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا ق ابو ھریرة ان اللہ خلق
الخلق حتی اذا فرغ منھم قامت الرحم فقالت ھذا مقام العائذ من القطیعة قال نعم اما ترضین
ان اصل من وصلک واقطع من قطعک قالت بلی ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرءوا ان
شئتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنھم اللہ فاصمھم واعمی
ابصارھم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے خلق کو بنایا پھر جب اوسکے بنانے سے فراغت پائی تو آدمیون کی قرابت

من يجاهد في سبيل الله لا يخرجه الا الجهاد في سبيله وتصديق كلماته ۲۸۶ ف ابو موسیٰ یضحک الله الی رجلین یقتل احدهما صاحبه یدخلان الجنة بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا راضی ہوتا ہے دو مردوں سے کہ ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو مارڈالے پھر وہ دونوں بہشت میں جاویں اور ایک روایت میں ہے یضحک ربکم من رجلین یدخلان الجنة کے یضحک الله الی رجلین آیا ہے مطلب دونوں عبارت کا ایک ہے ف اصحاب نے پوچھا یا حضرت کیونکر ہوگا کہ قاتل اور مقتول دونوں بہشتی ہوں حضرت نے فرمایا کہ کافر مسلمان کو مارے پھر وہ کافر توبہ کرکے مسلمان ہووے پھر خدا کی راہ میں مارا جاوے تو وہ دونوں بہشتی ہونگے

ق ابو موسیٰ ان الله ليملي للظالم فاذا اخذه لم يفلته ثم قرأ وكذلك اخذ ربك اذا اخذ القرى وهي ظالمة ان اخذه اليم شديد ۲۸۷ بخاری اور مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ظالم کو فرصت اور ڈھیل دیا کرتا ہے پھر جب اوسکو پکڑتا ہے تو نہیں چھوڑتا پھر حضرت نے اس حدیث کی سند قرآن کی آیت پڑھی یعنی خدا فرماتا ہے کہ اسی طرح شہر رب کی پکڑ ہے جب ظالم بستیوں کے لوگوں کو پکڑا بیشک اوسکی پکڑ سخت دردناک ہے ف یعنی ظالم کو خدا فرصت دیتا ہے تاکہ اور بھی ظلم ثابت ہو یا کہ سمجھے اور توبہ کرے اور جب اوسنے پکڑا پھر نہیں چھوڑتا آخرت کا عذاب تو ہوتا ہی ہے پر دنیا میں بھی خاک سیاہ ہو جاتا ہے

ق جابر ان الله ورسوله حرم بيع الخمر والميتة والخنزير والاصنام ۲۸۸ قاله عام الفتح وهو بمكة بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا اور اوسکے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار اور سور اور بتوں کا بیچنا یہ حدیث مکے میں فرمائی جس سال مکہ فتح ہوا یعنی آٹھویں سال ہجری

ق ابو هريرة ان الله ورسوله يصدقانكم ويعذرانكم قال الانصار بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے ۲۸۹ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا انصاری اصحاب سے کہ مقرر خدا اور اوسکا رسول تمکو سچا جانتے ہیں اور تمھارا عذر قبول کرتے ہیں ف جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر گیا اوسکو پناہ ہے تو بعضے انصاریوں نے کہا کہ حضرت کو اپنے وطنی برادروں کی محبت غالب ہوئی خدا نے حضرت کو اس بات سے آگاہ کیا تب حضرت نے انصاریوں کو بلایا اور فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ مجکو برادروں کی محبت غالب ہوئی ہے میں خدا کا بندہ ہوں اور اوسکا رسول اپنا وطن چھوڑ کر میں تمھاری بستی میں گیا میری زندگی تمھاری زندگی کے ساتھ ہے میری موت تمھاری موت کے ساتھ ہے انصاریوں نے عرض کی یا رسول اللہ قسم ہے خدا کی کہ ہماری تو بات طعنے کی راہ سے منھ تھی فقط ہمکو یہی خوف ہوا کہ کہیں حضرت ہماری بستی مدینہ چھوڑ کر مکے میں نہ رہ جاویں سو اب ہماری خاطر جمع ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سچ کہتے ہو تمھاری بات میں بناوٹ نہیں

م ابو موسیٰ ان الله يبسط يده بالليل ليتوب مسيء النهار ويبسط يده بالنهار ليتوب مسيء الليل حتى تطلع الشمس من مغربها ۲۹۰ مسلم میں ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کا بدکار توبہ کرے اور دن کو اپنی رحمت کا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا بدکار توبہ کرے یہاں تک کہ سورج پچھم سے نکلے ف یعنی جب تک سورج مغرب کی طرف سے

م ابو هريرة ان الله يبعث ريحا من اليمن الين من الحرير فلا تدع احدا في قلبه مثقال حبة خردل من ايمان الا قبضته ۲۹۱ نہیں نکلتا تو دروازہ توبہ کا کھلا ہے رات دن جس وقت چاہے توبہ کرے مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا بھیجیگا ہوا کو یمن کے ملک سے ریشم سے بھی زیادہ نرم سو جسکے دل میں دانہ برابر بھی ایمان ہوگا اور ایک روایت میں ہے ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اوسکو نچھوڑے گی مارے یعنی سب ایمان دار مرجاویں گے ف یہ قیامت کے قریب ہوگا چنانچہ اور حدیثوں میں آیا ہے کہ قیامت بدکار کافروں پر قائم ہوگی اوس وقت ایماندار کوئی نہ ہوگا

ق عائشة ان الله يحب الرفق في الامر كله بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو نرمی پسند آتی ہے ہر کام میں ف اس حدیث کا قصہ اگلی حدیث میں

فرمائی تھی سب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوسنے جو اپنی ذات کو تکلیف مین ڈالا اخذ اکو اسکی حاجت نہین یعنی جو پیادہ نہ چل سکے اگر چند ۲۷۰
مانی ہو تو سوار ہو لیوے خ ابو قتادۃ الحارث بن ربعی ان اللہ قبض ارواحکم حین شاء وردھا علیکم
حین شاء یا بلال قم فاذن الناس بالصلوٰۃ بخاری مین ابو قتادہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے تمھاری جانون کو جب چاہا اور چھوڑ دیا جب چاہا ای بلال اوٹھ اور لوگون کو خبر کر دے نماز کی یعنی اذان کہہ ف ایکبار حضرت نے رات کو
سفر کیا جب تھوڑی رات رہی تو اصحاب نے عرض کی کہ اگر حضرت ٹھہرین تو لوگ تھوڑا سو لیوین حضرت نے فرمایا کہ لہین نماز قضا نہو جاوے تب بلال نے
کہا کہ یا رسول اللہ مین جاگتا رہونگا نماز کے وقت جگا دونگا پھر لوگ سو گئے بلال پہلے جاگا کیے جب نیند کا بہت غلبہ ہوا تو کجاوے کو ٹیک
دیکر بیٹھ گئے پھر سو گئے سب کی فجر کی نماز قضا ہو گئی جب دھوپ نکلی تو حضرت پہلے سب سے جاگے پھر فرمایا کہ ای بلال کدھر گیا جو تو نے کہا تھا بلال نے عرض کی کہ
یا رسول اللہ ایسی نیند مجکو کبھی نہین آئی مین ناچار ہون پھر حضرت نے فرمایا کہ یہان سے اٹھو یہ شیطان کا مقام ہی کہ سب غافل ہو گئے پھر آگے بڑھ کے قضا کی
نماز جماعت سے پڑھی اس رات کو لیلۃ التعریس کہتے ہین م عبد اللہ بن عمر وان اللہ قد بر اھا من ذلک یعنی اسماء ۲۷۱
بنت عمیس امرأۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے اوسکو پاک
کیا ہی اوس سے یہ حدیث اسماء کے حق مین فرمائی جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بی بی تھین ف ایکبار صدیق اکبر اپنے گھر مین گئے دیکھا کہ چند
بنی ہاشم بی بی کے پاس بیٹھے ہین صدیق کو برا معلوم ہوا یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اسماء کو خدا نے بدکاری سے پاک کیا ہی یہ حدیث
اوس وقت کی ہی جب عورتون کو پردے کا حکم نہوا تھا اسماء پہلے جعفر طیار کے نکاح مین تھین جب وے شہید ہوئے تو صدیق کے نکاح مین آئین
پھر اونکے بعد علی مرتضی کے نکاح مین آئین ق زید بن ارقم ان اللہ قد صدقک وقالہ لہ حین نزلت سورۃ ۲۷۲
المنافقین وقد کان اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقول عبد اللہ بن ابی لا تنفقوا علی من عند
رسول اللہ حتی ینفضوا وقولہ لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منہا الاذل بخاری اور مسلم مین زید بن
ارقم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے تجکو سچا کیا یہ حضرت نے زید بن ارقم سے فرمایا جب سورہ منافقین اوتری اور زید بن ارقم
نے حضرت کو خبر دی تھی کہ عبد اللہ بن ابی منافق ہی لوگون سے کہتا تھا کہ حضرت کے ساتھیون کو خرچ نہ دو تاکہ پھوٹ پھٹک جاوین اور کہتا تھا
کہ ہم جب مدینے کو پلٹ جاوینگے تو عزت والا ذلیل کو نکال دیگا عزت والا سے مطلب یہ کہا اور ذلیل حضرت کو ف زید بن ارقم سے روایت ہی
کہ ہم مصطلق ایک کافرون کا قوم تھا حضرت اون سے لڑنے کو گئے وہان پانی پر مکے اور مدینے والے لوگون سے جھگڑا ہوا عبد اللہ بن ابی
منافق تھا مدینے کا سردار تو مکے والون پر بہت غصے ہوا اور کہنے لگا کہ ہماری تمھاری وہی مثل ہی کہ کتے کو پال تو تجکو کاٹ کھاوے
اور اپنے لوگون سے کہا کہ محمد کے ساتھیون کو کھانا پانی نہ دو تاکہ وے بھاگ جاوین اور کہا کہ اگر اب ہم مدینے کو پھر جاوینگے تو حضرت کو
نکال دیوینگے زید بن ارقم کہتے ہین کہ مینے یہ خبر حضرت کو سنائی عمر فاروق رضی نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اوس منافق کی گردن اوڑا دون
حضرت نے فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ لوگ کہین کہ محمد اپنے ساتھیون کو مارڈالتے ہین پھر عبد اللہ بن ابی اور اوسکے یارون نے حضرت کے سامنے
قسم کھائی کہ ہمنے یہ نہین کہا حضرت نے اونکو سچا جانا مجکو جھوٹا جانا اس بات کا مجکو نہایت رنج ہوا پھر جب ہم مدینے مین پہونچے تو خدا نے سورہ منافقین
اوتاری اور وہ سب حال اوسمین مفصل بیان کیا پھر حضرت نے مجکو بلایا اور یہ حدیث فرمائی م شداد بن اوس ان اللہ کتب ۲۷۳
الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلۃ واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد احدکم

اور بعضون کو اسی سے گرا دیتا ہی ف یعنی جن لوگون نے قرآن کو پڑھا اور اوسپر عمل کیا اوسکا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگون نے اوسپر
۲۹۸ عمل نکیا وے قدر ہوے م هشام بن حكيم بن حزام ان الله يعذب الذين يعذبون الناس في الدنيا مسلم مین
هشام بن حکیم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا عذاب کریگا اون پر جو لوگون پر عذاب ناحق کرتے ہین دنیا مین ف
۲۹۹ ابو سعيد ان الله يقول لاهل الجنة يا اهل الجنة فيقولون لبيك ربنا وسعديك والخير في يديك فيقول
ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا اہل بہشت سے کہیگا اے اہل بہشت وے کہینگے ہل رضيتم فيقولون وما لنا لا نرضى يا رب وقد اعطيتنا ما لم تعط احدا من خلقك فيقول الا
ہم راضی ہوے اے رب اور تو نے ہمکو وہ کچھ دیا ہی کہ کسیکو نہین دیا پھر خدا فرماویگا کہ بھلا ہم تمکو اوس سے بھی عمدہ کوئی چیز دیوین سو وے کہینگے
۳۰۰ اعطيكم افضل من ذلك فيقولون يا رب وای شيء افضل من ذلك فيقول احل عليكم رضواني
ای رب بہشت سے زیادہ کون چیز عمدہ ہی پھر خدا فرماویگا اب میںنے اوتاری تمپر اپنی رضامندی سو اسکے بعد اب مین تم پر کبھی غصہ نکرونگا
فلا اسخط عليكم بعده ابدا البخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا فرماویگا بہشتی لوگون سے کہ
ف معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتون سے عمدہ خدا کی رضامندی ہی جو سب نعمتون کے بعد ملیگی م ابن عباس ان الذي
۳۰۱ حرم شربها حرم بيعها يعني الخمر مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جسنے اوسکا پینا حرام کیا اوسنے
اوسکا بیچنا بھی حرام کیا یعنی شراب ف ایک شخص حضرت کے واسطے مشک بحر شراب لایا حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ شراب
۳۰۲ حرام ہی اوسنے کہا کہ مین اس واسطے لایا ہون کہ آپ اسکو بیچ لیوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق ام سلمة ان الذي يشرب
في اناء الفضة فانما يجرجر في بطنه نار جهنم بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
۳۰۳ جو پیتا ہی چاندی کے برتن مین وہ اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ غٹ غٹ کرکے ڈالتا ہی م ابو الدرداء ان اللعانين لا يكونون
شهداء ولا شفعاء يوم القيامة مسلم مین ابو درداء سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت لعنت کرنے والے قیامت کے دن
نہ گواہون مین ہونگے نہ سفارش کرنے والون مین ف مسلمان پر لعنت کرنا نام لیکر کسیطرح درست نہین سو جن لوگون کی عادت
۳۰۴ پڑگئی لعنت کرنے کی اونکی گواہی اور سفارش قیامت مین معتبر نہوگی اس واسطے کہ جب آدمی کی خو لعنت کرنے کی ہوئی تو وہ فاسق ہوا اور
فاسق کی گواہی درست نہین اور سفارش کرنے کو رحمت درکار ہی سو ان مین رحمت کہان انکو لعنت کی عادت پڑی ق انس ان
۳۰۵ المؤمن اذا كان في الصلوة فانما يناجي ربه فلا يبزقن بين يديه ولا عن يمينه ولكن عن يساره
تحت قدمه بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب نماز مین ہوتا ہی تو اپنے رب سے بات چیت کرتا ہی
سو نہ تھوکے اپنے آگے اور نہ اپنے داہنے لیکن اپنے بائین طرف پیر کے نیچے تھوکے ف اول تو نماز مین تھوکنا مناسب نہین اور
اگر تھوکنا آجاوے تو آگے نہ تھوکے اس واسطے کہ قبلہ ہی اور داہنے فرشتہ ہی تو بائین قدم کے نیچے تھوکے اگر جنگل مین ہو اور اگر مسجد مین ہو بائین
۳۰۶ طرف اور نمازی کھڑا ہو تو اپنے کپڑے مین تھوکے ق ابو هريرة ان المؤمن لا ينجس بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مسلمان ناپاک نہین ہوتا ف ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ مجکو ایکبار نہانے کی حاجت ہوئی راہ مین حضرت ملے
مین اوس راہ سے بچ کر نہاکے حضرت پاس حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ تو کہان تھا مینے عرض کی کہ مجکو غسل کی حاجت تھی بے غسل

دیکھتا ہی ف یعنی بدون صفائی دل اور خالص نیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھ اعتبار نہین اس حدیث مین تقوی اور درویشی کے
۲۷۹ مضمون بھرے ہین آدمی غور کرے تو بوجھے م ابوھریرۃ ان اللہ لا ینظر الی من یجر ازارہ بطرا مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نظر رحمت سے نہین دیکھتا اوسکی طرف جو اپنی ازار کو غرور سے لٹکاکے کھینچتا جاتا ہی ف یعنی جسنے
غرور سے پاجامہ یا ازار یعنی تہبند ٹخنے سے نیچے لٹکایا وہ خدا کی رحمت سے دور ہوا پاجامہ نیچا کرنا خواہ غرور سے ہو خواہ غرور حرام ہی چنانچہ
۲۸۰ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی خ ابوھریرۃ ان اللہ لما قضی الخلق کتب عندہ فوق عرشہ ان رحمتی
سبقت غضبی بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب خدا نے خلق کو پیدا کیا عرش پر اپنے پاس لکھ رکھا کہ مقرر
میری رحمت آگے بڑھ گئی میرے غصے پر ف یعنی غصے سے خدا کی رحمت زیادہ ہی اسی سبب سے کافرون اور گنہگارون کو جلد نہین پکڑتا اور
۲۸۱ عذاب مین شتابی نہین کرتا گناہ دیکھتا ہی اور پردہ ڈالتا ہی روزی بند نہین کرتا ق عایشۃ ان اللہ لم یامرنا ان نتخذ
الحجارۃ والطین بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے ہمکو اسکا حکم نہین دیا کہ ہم پتھر اور مٹی کو
۲۸۲ کپڑا لپیٹین ف حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت ایکبار لڑائی کو تشریف لیگئے اور مینے دروازے کو کپڑے سے منڈھا جب
حضرت تشریف لائے تو اوسکو حضرت نے پھاڑ ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ قبرون پر چادر ڈالنا اور اوسکو گرد فرش کرنا
۲۸۳ شریعت محمدی مین بہتر نہین م عایشۃ ان اللہ لم یبعثنی معنتا ولکن بعثنی معلما میسرا مسلم مین حضرت عایشہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو نہین بھیجا ہی سختی کرنے والا ولیکن مجکو بھیجا ہی سکھانے والا آسانی کرنے والا ف ایکبار حضرت کے ازواج طاہرات نے
نان نفقہ زیادتی کے ساتھ مانگا تب آیت اوتری ازواج کو حکم ہوا کہ یا دنیا قبول کرین یا آخرت اور اللہ اور اوسکے رسول کو تو پہلے حضرت نے
عایشہ صدیقہ سے یہ پیغام کہا اور فرمایا کہ جواب مین جلدی نکرو اپنے ماباپ سے صلاح لیلو عایشہ صدیقہ نے عرض کی یارسول اللہ آپکے
مقدمے مین ماباپ کے پوچھنے کی کیا حاجت ہی مینے دنیا کو چھوڑا اور اللہ اور رسول اور آخرت کو قبول کیا لیکن عرض ہی کہ اور ازواج سے
اسکی خبر نکیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرا کام تو یہی ہی کہ مین آسانی سے سکھلاؤن اور سختی نکرون جب بی بی مجھ سے پوچھے گی کہ
۲۸۴ عایشہ نے قبول کیا مین بتلا دونگا تاکہ وہ بھی قبول کرے م ابن مسعود ان اللہ لم یھلک قوما او یعذب قوما
فجعل لھم نسلا وان القردۃ والخنازیر کانت قبل ذلک مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ خدا نے جس قوم کو مٹایا یا عذاب کیا پھر اونکی نسل کو باقی نہین رکھا اور البتہ بندر اور سور اس سے آگے بھی تھے ف ایک شخص نے
۲۸۴ پوچھا کہ اگلی امت کو خدا نے بندر اور سور کر ڈالا تھا یہ بندر اور سور کیا اونھین کی اولاد ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ ابوھریرۃ
والنعمان بن مقرن ان اللہ لیؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر بخاری مین ابوہریرہ اور نعمان بن مقرن سے روایت ہی
کہ حضرت نے ایکبار فرمایا کہ مقرر خدا اس دین کی مدد گنہگار آدمی سے کرتا ہی ف حنین کی لڑائی مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا پھر جب اوسکے
زخمون مین بہت درد ہوا تو اپنا پیٹ مار کے مرگیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور جو بادشاہ کہ نام اور طمع دنیا کے واسطے ملک فتح کرتے ہین
۲۸۵ یا فقیر اور عالم جو اپنی نمود کے واسطے خلق کو وعظ اور نصیحت کرتے ہین اونکے حق مین بھی اس حدیث کو سمجھا جاسکے م انس ان اللہ لیرضی عن العبد
ان یاکل الاکلۃ فیحمدہ علیھا او یشرب الشربۃ فیحمدہ علیھا مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
۲۸۶ خدا بہت راضی ہوتا ہی اوس بندے سے کہ جب کچھ کھانا کھاوے تو الحمد للہ کہے اور جب کچھ پیے تو الحمد للہ کہے ف ابوھریرۃ ان اللہ لیضحک

نہین کرتا آگ سے مگر خدا یعنی آگ سے جاندار کو جلانا ہرگز نہین درست یہ خدا کو خاص ہی ف حضرت نے ایکبار کہین لشکر بھیجا اور
فرمایا کہ اگر فلانا شخص ملے تو اوسکو جلا دیجو پھر جب وے روانہ ہوئے تو اونکو بلایا اور جلانے سے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی اور اوسکے قتل کا حکم کیا
۳۱۳ م انس ان الناس قد صلوا وناموا وانکم لم تزالوا فی صلوۃ ما انتظرتم الصلوۃ مسلم مین انس رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگ نماز پڑھچکے اور سوگئے اور ہمیشہ تم نماز ہی مین ہو جب تک تم نماز کے منتظر رہوگے ف ایکبار حضرت نے
۳۱۴ عشا کی نماز دیر کرکے پڑھی تہائی یا آدھی رات گذری تب اصحاب سے یہ حدیث فرمائی ق مجاشع بن مسعود ان الہجرۃ قد
مضت باھلھا ولکن علی الاسلام والجہاد والخیر بخاری اور مسلم مین مجاشع بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر وطن چھوڑنا ختم ہوچکا مہاجرین پر لیکن بیعت کرنا اسلام کی اور جہاد کی اور نیک کامونکی ف مجاشع سے روایت ہی
کہ جب مکہ فتح ہوا تو مینے چاہا کہ مین ہجرت کی بیعت کرون ہر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب اسلام غالب ہوا اوس طرح کی ہجرت اب فرض
۳۱۵ نہین ہی ش ابوھریرۃ ان الیہود والنصاری لا یصبغون فخالفوھم بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ یہودی اور نصاری خضاب نہین کرتے ہین تم اونکا خلاف کرو ف یعنی تم خضاب کیا کرو مہندی کا خضاب قوی سنت ہی اور
۳۱۶ وسمہ بھی درست ہی لیکن اوسمین خضاب جو سیاہ بال کردیوے درست نہین ق ابن عمر ان ابا بکر یحثی ظہرہ فقیل لہ فقال کان بین جریر
وادرح بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمھارے آگے یعنی قیامت مین ایک حوض ہی یعنی حوض کوثر
اتنا بڑا جتنا فرق ہی درمیان جربا اور ادرح کے ف جربا اور ادرح دو گانون ہین شام مین تین رات دن کی راہ اونکے درمیان مین ہی
۳۱۷ مطلب یہ کہ وہ حوض بہت لنبا چوڑا ہی ق انس ان آنیتہ مثل مانۃ او یزید بہ الحجامۃ والقسط البحری بخاری اور مسلم مین
انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جن چیزون سے تم دوا کرتے ہو اونمین بہتر دوا پچھنے لینا اور دریائی کوٹ ہی ف کوٹ ہندوستان مین
پیدا ہوتا ہی اس واسطے اسکو عود ہندی بھی کہتے ہین ہندوستان سے جہاز پر عرب مین جاتا تھا اسواسطے حضرت نے اسکو دریائی فرمایا اسکا
مزاج گرم خشک ہی معدہ اور دل اور دماغ کو فائدہ کرتا ہی اور سردی کی بیماریون کو دور کرتا ہی اور پچھنون سے خون فاسد نکل جاتا ہی
اسواسطے حضرت نے انکی تعریف کی اور حدیث مین آیا ہی کہ جسکے درد سر ہوتا تھا اوسکو حضرت پچھنے فرماتے تھے اور تیرہوین تاریخ
اور اکیسوین تاریخ اور منگل اور ہفتے مین خون نکلنا احادیث مین منع ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج کرنا درست ہی توکل کے خلاف نہین
۳۱۸ ق ابوھریرۃ ان امرأۃ بغیا رأت کلبا فی یوم حار یطیف ببیر قد ادلع لسانہ من العطش فنزعت
لہ بموقہا فغفر لہا وقال البخاری فنزعت خفہا فاوثقتہ بخمارہا فنزعت لہ من الماء فغفر لہا
بذلک بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایک حرام کار عورت نے گرمی کے دن مین ایک کتے کو دیکھا کہ
کوئین کے آس پاس گھومتا ہی زبان نکالے ہی پیاس کے مارے سو اوسنے اپنا موزہ اوسکے واسطے اوتارا یعنی پانی پلانے کو پھر اوسکے گناہ
معاف ہوگئے اور بخاری نے یون روایت کی ہی کہ اوس عورت نے اپنا موزہ اوتارا پھر اوسکو اپنی اوڑھنی سے باندھا پھر پانی نکال کے اوسکو
پلایا سو اوسکے گناہ معاف ہوگئے اس کلام کے سبب سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سختی کی حالت مین جاندار کے ساتھ احسان کرنا
۳۱۹ خدا کے نزدیک بڑی عمدہ چیز ہی ع دل بدست آور کہ حج اکبر است ق فاطمۃ بنت قیس ان ام شریک یاتیہا
المہاجرون الاولون فانطلقی الی ابن ام مکتوم الاعمی فانک اذا وضعت خمارک لم یرک قال

ہوچکا یعنی یہودیون کا سخت کہنا اور حضرت عایشہ کا جواب دینا پھر حضرت کا منع کرنا اور یہ حدیث فرمانا ۲۹۳ م سعد بن ابی وقاص
إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا دوست رکھتا ہی پرہیزگار
مالدار چھپے گمنام بندے کو ف یعنی لاپرواہی کے ساتھ پرہیزگاری اور گمنامی اور گوشہ گیری کی چیز ہی واسطے خدا کو پسند جب اسلام مین فتنہ فساد پھیلا
تھا سعد رضؓ ابی وقاص صحابی نے شہر چھوڑا اپنے اونٹ اور بکریان لیکر جنگل مین جا بسے اونکے بیٹے نے کہا کہ تم جنگلی کیون ہوگئے تب انھون نے یہ حدیث پڑھی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فساد کے وقت گوشہ گیری بہتر ہی خ ۲۹۴ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ
فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
البتہ خدا چھینک کو پسند کرتا ہی اور جمہائی کو برا جانتا ہی سو جو چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اوسکو سنے اوسپر واجب ہی کہ اوسکے حق مین
دعا کرے یعنی یرحمک اللہ کہے ف چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہی تو آدمی بندگی کر سکتا ہی اس واسطے خدا کو پسند ہی اور جمہائی گرانی سے
آتی ہی اور غفلت اور سستی لاتی ہی اس واسطے خدا کو بری معلوم ہوتی ہی ق ۲۹۵ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ اللهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ
كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ وَيَقُولُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتَّى قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ
وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى كِتَابَ
حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ
أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایمان دار کو نزدیک کریگا یعنی
قیامت مین پھر اوسکو اپنی رحمت کے سایے سے چھپا لیگا اور فرماویگا کہ تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہی فلانی تقصیر یاد ہی سو مسلمان
کہیگا کہ ای میرے رب ہان یاد ہی یہان تک کہ اوس نے اوسکے گناہ قبول کرادیگا اور وہ اپنے جی مین جانیگا کہ اب مین ہر باد ہوا خدا فرماویگا کہ تیرے
گناہ ہمنے دنیا مین چھپائے ہم آج بھی اونکو بخشتے ہین پھر نیکیون کا نامۂ اعمال اوسکو دیا جاویگا اور کافر اور جو فقط زبانی مسلمان تھے سو اونکے
گواہ یعنی پیغمبر اور فرشتے یا اونکے ہاتھ پانون اونکو کہینگے کہ یہ لوگ ہین جو خدا پر جھوٹھ باندھتے تھے جان لو کہ خدا کی لعنت ہی ظالمون
پر ۲۹۶ م ابوہریرہ رضؓ بندگی کے بدلے نافرمانی کی
إِنَّ اللهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَأَنْ تُنَاصِحُوا
مَنْ وَلَّاهُ اللهُ أَمْرَكُمْ وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمھارے واسطے تین کام پسند رکھتا ہی اور مکروہ جانتا ہی تمھارے واسطے اور ایک روایت مین یون ہی کہ غصہ ہوتا ہی
سو جو تین چیزین تمھارے واسطے پسندیدہ ہین اونمین سے اول یہ ہی کہ تم اوسکی بندگی کرو اور کسیکو اوسکا ساجھی نہ سمجھو اور دوسری
یہ کہ اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو یعنی قرآن اور حدیث ہی پر چلو اور پھوٹ نہ ڈالو یعنی قرآن اور حدیث کے خلاف کوئی اور راہ نہ نکالو اور تیسری
یہ کہ خیر خواہی کرو اوسکی جسکو خدا نے تم پر حاکم کیا یعنی اسلام کے حاکم کی اطاعت کرو اور جو تین چیزین خدا نے تمھارے واسطے مکروہ رکھی ہین
سو اونمین سے اول قیل و قال ہی یعنی بیفائدہ باتین کرنا اور دوسری بے احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحق باتین پوچھنا تیسری بیموقع مال کو
ضائع کرنا جیسے بہت عمارت بے حاجت بنانا ناچ رنگ آتشبازی مین مال کا برباد کرنا ۲۹۷ م عُمَرَ إِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ
أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ مسلم مین عمر فاروق رضؓ سے روایت کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا درجہ بلند کرتا ہی اس قرآن سے بعضے لوگون کا

۳۲۴ اللہ کی شان دکھلائی دیتا ہی پھر جب پتلیوں کا یہ حال ہی تو اونکے باقی بدن کا حسن ابھی پر قیاس کیا چاہیے ق ابو سعید
إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ
مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا
غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ دیکھتے ہین اونچے محل والون کو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو روشن ستارے کو آسمان کے
کنارے پر دور خواہ پورب کی طرف خواہ پچھم کی طرف اتنا فرق ونمین یا دنی مراتب کے سبب سے ہی اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ ایسے
درجہ مکان تو پیغمبرون ہی کے ہونگے اونکے سوا کوئی وہان نہ پہونچ سکے گا حضرت نے فرمایا کہ کیون نہین قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان
ہی کہ اون مکانون مین وے مرد پہونچینگے جو ایمان لائے ہین اللہ کا اور سچا جانا ہی پیغمبرونکو ق النعمان بن بشیر ۳۲۵ ان اهون
أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرَى أَنَّ
أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا بخاری اور مسلم میں نعمان بن بشیر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر دوزخیون مین پٹ ہلکا عذاب والا وہی جسکے پیرون مین آگ کی دو جوتیان ہین جنسے اوسکا دماغ ابلتا ہی جیسے دیگچی ابلتی ہی
اور وہ جانتا ہی کہ مجسے زیادہ کسی پر عذاب نہین اور حال انکا اوروں سے اوپر بہت ہلکا عذاب ہی م ابو سعید إِنَّ بِالْمَدِينَةِ ۳۲۶
جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ
شَيْطَانٌ مسلم میں ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مدینے مین جن ہین کہ مسلمان ہوئے ہین پھر جب تم دیکھو اونمین سے کوئی چیز
یعنی وے سانپ کی بن جاوے تو اوسکو تین دن اطلاع کر دو پھر بھی اگر ظاہر ہو اسکے بعد تو اوسکو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہی یعنی وہ کافر
جن ہی ق مدینے مین ایک صحابی کی نئی شادی ہوئی تھی وہ اپنے گھر گئے دیکھا کہ بی بی دروازے پر کھڑی ہی سبب پوچھا اوسنے کہا
گھر مین سانپ نکلا ہی اوس صحابی نے اوسکو مار ڈالا پھر صحابی بھی گر پڑے اور مر گئے جب حضرت نے یہ قصہ سنا تو یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون
آیا ہی کہ جب سانپ کو اپنے گھر مین دیکھو تو تین دن یون کہو کہ ہم بوسیلہ قول قرار نوح اور سلیمان بن داؤد کے تم سے یہ مانگتے ہین کہ ہمکو رنج نہ دو پھر اسکے
بعد بھی اگر سانپ نکلے تو مار ڈالو ق عائشة إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ ۳۲۷
أُمِّ مَكْتُومٍ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بلال رات کو اذان دیتا ہی سو تم کھایا پیا کرو جب تک
عبد اللہ ابن ام مکتوم اذان نہ دیوے ق بلال کچھ رات رہے اذان دیتے تھے تاکہ لوگ تہجد کی نماز کو اوٹھ کر پڑھین اور جو جاگتے ہین
وے سو رہین اور عبد اللہ صبح کو اذان کہتے تھے وے اندھے تھے جب تک لوگ نہ کہتے کہ فجر ہوئی وے اذان نہ کہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ روزہ دار سحری
کھایا کرین بلال کی اذان کا خیال نکرین ق ابن مسعود إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يُنْزَلُ فِيهَا الْجَهْلُ ۳۲۸
وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر قیامت سے پہلے ایسے دن ہونگے کہ اونمین جہالت اور تریکی یعنی پھیلیگی اور علم اوٹھیگا اور قتل بہت ہوگا ق یعنی دنیا
کی حرص ایسی غالب ہوگی کہ لوگون کو علم دین سیکھنے کی پرواہ نرہیگی رات دن سوا طلب دنیا کے اور کچھ مطلب اونکا نہوگا بلکہ قیامت
یہ ہی کہ اگر علم بھی پڑھینگے تو بھی دنیا ہی کے واسطے تو درحقیقت وہ علم نہین ہی وہ جہالت ہی اس واسطے کہ علم وہی ہی جس سے دنیا سرد ہو

خدمت مین حاضر ہونا مجکو برا معلوم ہوا تب حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ ایماندار ناپاک نہین ہوتا یعنی نماز پڑھنا اور مسجد مین جانا
٣٠٥ البتہ غسل درست نہین لیکن ملاقات درست ہی م جابر ان المرأة تقبل في صورة شيطان مسلم مین جابر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عورت شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہی ف پوری حدیث یون ہی کہ عورت شیطان
کی صورت مین سامنے آتی ہی اور شیطان کی صورت مین پھرتی ہی تو جو کوئی عورت کو دیکھے وہ اپنی جورو سے صحبت کرے تاکہ دل اوسکا
٣٠٦ خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کی صورت اس واسطے فرمایا کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہی ویسے عورت بھی ف ابو مسعود
عقبة بن عمرو الانصاري ان المسلم اذا انفق على اهله نفقة وهو يحتسبها كانت له صدقة
بخاری اور مسلم مین ابو مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب اپنے جورو لڑکون کے کھانے پینے کا کچھ مال خرچ کرتا ہی ثواب کی
نیت سے تو وہ مال صدقے کے برابر ہی ثواب مین ف یعنی اپنے گھر کے خرچ مین اگر یون نیت کرے کہ خدا نے مجھپر یہ فرض کیا ہی
٣٠٧ اوسی کے حکم سے مین خرچ کرتا ہون تو اوسمین بھی خیرات کے برابر ثواب ملیگا اور اگر نے نیت خرچ کیا تو نہ ثواب نہ عذاب م عبد الله
بن عمر ان المقسطين عند الله على منابر من نور عن يمين الرحمن وكلتا يديه يمين الذين يعدلون
في حكمهم واهليهم وما ولوا مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر انصاف کرنے والے خدا کے نزدیک
نور کے منبرون پر ہونگے رحمن کے داہنی طرف اور خدا کے دونون ہاتھ داہنے ہین یعنی خدا کے کرم مین نقصان نہین منصف وے لوگ ہین جو انصاف کرتے
ہین اپنے حکم مین اور اپنے قریب لوگون مین اور جسپر حاکم بنائے ہین ف یعنی منصف وے ہین جو اپنے ہاتھ کے ماتحتون کی رورعایت نہین کرتے اپنے
٣٠٨ بیگانے مین برابر انصاف کرتے ہین خ عائشة ان الملائكة تنزل في العنان وهو السحاب فتذكر الامر قضي
في السماء فتسترق الشياطين السمع فتسمعه فتوحيه الى الكهان فيكذبون معها مائة كذبة
من عندانفسهم بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اترتے ہین بدلی یعنی آسمان مین بات
چیت کرتے ہین اوس کام کی جسکا آسمان مین خدا کی طرف سے حکم ہوا ہی سو شیطان وہان جاکر جیسے سُن آتے ہین پھر اوسکو کاہنون یعنی جو
غیب کی بات بتلاتے ہین اونکے دل مین ڈال دیتے ہین سو اپنے دل سے سو جھوٹی باتین جوڑکے اوسکے ساتھ کہتے ہین ف عرب مین ایک قوم تھی جو اور
شیطانون سے راہ رکھتے تھے کچھ اون سے حال دریافت کرکے لوگون سے کہتے تھے لوگ اون سے بہت اعتقاد رکھتے تھے سو لوگون نے حضرت سے اونکا حال
پوچھا حضرت نے فرمایا کہ اونکی کچھ حقیقت نہین پھر لوگون نے عرض کی کہ اونکی کبھی بات سچ بھی ہوتی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ
٣٠٩ جابر ان الموت فزع فاذا رايتم الجنازة فقوموا بخاری مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موت
ڈرنے کی چیز ہی سو جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھ کھڑے ہو ف اول جنازہ دیکھکر اوٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ دیکھکر
٣١٠ اوٹھنا سنت نہین م انس ان الميت اذا وضع في قبره انه ليسمع قرع نعالهم اذا انصرفوا مسلم مین
انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہی تو جوتون کی چاپ سُنتا ہی جب لوگ اوسکو دفن کرکے پھرتے ہین
٣١١ خ ابن عمر ان الميت ليعذب ببكاء الحي بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مُردے پر
عذاب ہوتا ہی زندے کے رونے سے ف یہ اوس صورت مین ہی کہ مردہ نے رونے پیٹنے کی وصیت کر گیا ہو چنانچہ اسکا بیان گذرا خ
٣١٢ ابن عباس ان النار لا يعذب بها الا الله بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عذاب

کون مال تجکو بہت پسند ہی اوسنے کہا اونٹ یا گائے اسحٰق بن عبد اللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑگئی کہ اوسنے اونٹ مانگا یا گائے لیکن سفید داغ والے یا اندھے نے انمین سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گائے سو اوسکو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی پھر کہا خدا تیرے واسطے اسمین برکت دے حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے پاس آیا سو کہا کون چیز تجکو بہت پسند آتی ہی اوسنے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسکے سب لوگ مجھے گھناتے ہین پھر اوسنے اوپر ہاتھ ملا سو اوسکی بیماری دور ہوگئی اور اوسکو اچھے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجکو بہت بھاتا ہی اوسنے کہا کہ گائے سو اوسکو گابھن گائے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال مین برکت دے حضرت نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے پاس آیا سو کہا کہ تجکو کون چیز بہت پسند ہی اوسنے کہا کہ اللہ میری آنکھ مین روشنی دے تو مین اوسکے سب لوگون کو دیکھون حضرت نے فرمایا پھر فرشتے نے اوپر ہاتھ ملا سو اوسکو خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجکو بہت پسند ہی اوسنے کہا بھیڑ بکری تو اوسکو گابھن بکری ملی سو اونٹنی اور گائے بھی بیائی اور بکری بھی جنی پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہوگئے اور گنجے کے جنگل بھر گائے سیل ہوگئے اور اندھے کے جنگل بھر بکریان ہوگئین حضرت نے فرمایا بعد مدت کے فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل مین آیا سو اوسنے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون اس سفر مین میرے سب اسباب کٹ گئے سو آج منزل پر پہونچنا مجکو مشکل نہین ہی مگر خدا کی مدد پھر بدون تیرے کرم کے مین تجسے مانگتا ہون اوسکے نام پر جسنے تجکو ستھرا رنگ اور ستھری کھال دی اونٹ دیے ایک سواری مانگتا ہون جو میرے سفر مین کام آوے اوسنے کہا لوگون کے حق مجھ پر بہت ہین یعنی قرضدار ہون یا گھر بار کے خرچ سے مال زیادہ نہین جو تجکو دون پھر فرشتے نے کہا کہ البتہ مین تجکو کچھ پہچانتا سا ہون بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نہ تھا کہ تجسے لوگ گھناتے تھے پھر خدا نے اپنے فضل سے یہ مال دیا پھر اوسنے جواب دیا کہ یہ مال باپ دادے سے چلا آتا ہی میں تو ساتویں پشت ہی اسکے نامی سردار ہون سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اوسی اپنی صورت اور شکل مین پھر اوس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا اوسنے بھی جواب دیا جیسا اوسنے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندھے پاس گیا اپنی اوسی صورت اور شکل مین پھر فرشتے نے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون مسافر ہون سیر سفر مین سب وسیلے اور تدبیرین کٹ گئین سو مجکو آج پہونچنا بغیر مدد الٰہی اور اوسکے بعد بدون تیرے کرم کے مشکل ہی سو مین تجسے اوس خدا کے نام پر جسنے تجکو آنکھ دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین وہ کام آوے اوسنے کہا کہ مقرر مین اندھا تھا سو خدا نے مجکو آنکھ دی سو لیجا ان بکریون سے جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا جتنا تیرا جی چاہے سو قسم خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا مین لیویگا مین تجکو مشکل مین نہ ڈالونگا یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑونگا اور دوسری روایت مین یون ہی کہ لدے لینے مین اگر کچھ تو چھوڑیگا تو مین تیری تعریف کرونگا یعنی مین نہ لینے سے کچھ خوش نہونگا اور تیری بڑھائی کی تعریف بھی نکرونگا سو فرشتے نے کہا لے اپنا مال رکھ تم تینو آدمی تو صرف آزمائے گئے تھے سو تجسے تو البتہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونون ساتھیون سے ناخوش ہوا ف اس حدیث مین بندے شکر گزار اور ناحق شناس کا بیان ہی بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث سارے عالم کے حال مین ہی یعنی ہم سب لوگ اول کچھ حقیقت نہ تھے جان مال صحت علم حکومت محض اوسکے کرم سے سب کو ملی سو جو ہوشیار ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کا کرم بوجھ کر شکر گزار رہی اور جو احمق ہی وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہی تو خدا سے دور ہی ٥ ٣٤٣ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ كَانَ وَعَدَنِيْ اَنْ يَّلْقَانِيْ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِيْ اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِيْ مسلم مین حضرت میمونہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل نے مجسے ملاقات کا آج کی رات وعدہ کیا تھا سو مجسے ملاقات نہین کی پر جانو کہ قسم خدا کی کہ اوسنے مجسے کبھی وعدہ خلاف نہین کیا ف حضرت میمونہ سے

لَهَا حِينَ اَرَادَتْ اَنْ تَعْتَدَّ وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اَبُوعَمْرِو بْنُ حَفْصٍ اَلْبَتَّةَ بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ام شریک پاس پہلے مہاجرین آتے جاتے ہین سو تو جا عبداللہ بن ام مکتوم اندھے کے گھر مین سو تو اپنی اوڑھنی جب اوتار رکھے گی وہ تجکو نہ دیکھے گا یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا جب اوسنے عدت بیٹھنے کا ارادہ کیا اور اوسکے خاوند ابوعمرو بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تھی ف فاطمہ بنت قیس کو اونکے خاوند نے طلاق دی حضرت نے فاطمہ سے اول کہا کہ تو ام شریک کے گھر مین عدت بیٹھ پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکے گھر مین لوگ آتے جاتے ہین وہان نہین عبداللہ اندھا ہی اوسکے گھر مین جا یعنی اوسکو کچھ سوجھتا نہین تو آرام سے وہان رہیگی

۳۲۰ ف اَبُوسَعِيدٍ اِنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ فَلَا اَدْرِي اَيُّ الدَّوَابِّ هِيَ مسخت بخاری اور مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقدر حضرت یعقوب کی اولاد سے ایک گروہ کی خدا نے صورت بدل ڈالی ہی سو مین نہین جانتا کہ وے کون جانور کی صورت پر ہوگئے ف بخاری اور مسلم مین پوری روایت یون ہی کہ ایک گنوار حضرت کے پاس آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت مین اوس جنگل مین رہتا ہون کہ وہان کے لوگون کی خوراک سوسمار ہی سوسمار وہ جانور ہی جسکو ہندی مین گوہ کہتے ہین حضرت نے اسکا کچھ جواب نہ دیا پھر اوسنے پوچھا پھر حضرت چپ رہے تیسری بار مین حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر خدا نے لعنت کی اور اونکی صورت بدل ڈالی مجکو نہین معلوم کہ وے گوہ کی صورت بن گئے یا کوئی اور جانور ہوگئے سو مین تو اوسکو نہین کھاتا اور منع بھی نہین کرتا امام اعظم کے نزدیک سوسمار کھانا درست نہین اسی دلیل سے امام شافعی کے مذہب مین درست ہی

۳۲۱ ف عَائِشَةُ اَنَّ اُولٰئِكَ اِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِي كَنِيسَةً بِالْحَبَشَةِ كَانَ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ وے لوگ جب اونمین کوئی نیک بخت آدمی مرتا تھا تو اوسکی قبر پر مسجد بناتے تھے اور اوس مسجد مین یہ تصویرین بناتے تھے وے خدا کے نزدیک قیامت مین بدترین خلق ہین یہ ملک حبش کے نصاری کو فرمایا اون لوگون نے وہان ماریہ نام عبادت خانہ بنایا تھا

ف حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ جب حضرت کو مرض الموت ہوا تو ایک بی بی حبش کے عبادت خانے کی تعریف کی یعنی اگر حکم ہو تو حضرت کی قبر پر ویسا ہی بنا دے تب حضرت نے تکیے سے سر اوٹھا کر یہ حدیث فرمائی یعنی وے برا کرتے ہین تم میری قبر کو سجدہ گاہ نہ ٹھہرانا

۳۲۲ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِيبًا مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ظاہر ہونے کی راہ سے قیامت کی نشانیون سے پہلے آفتاب کا نکلنا ہی مغرب کی طرف سے اور دن چڑھے لوگون کے روبرو زمین کے جانور کا نکلنا اور ان دو سے جو پہلے ہوگی تو دوسری بھی اوسکے پیچھے جلد ظاہر ہوگی

ف دس نشانیان قیامت کی آگے بیان ہوچکین

۳۲۳ م اَبُوهُرَيْرَةَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلٰى اَضْوَاَ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ اَعْزَبُ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت مین جاویگا وہ چودھوین رات کے چاند کی صورت ہوگا اور جو گروہ اوسکے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے برابر ہوگا اونمین سے ہر مرد کے واسطے دو دو جورو ہین جنکی پنڈلیون کا گودا گوشت کے پرے نظر آتا ہی اور بہشت مین کوئی بے جورو نہین ف یعنی اونکی پنڈلیان مثل بلور کے شفاف ہین

اوسکی حرمت بتائی اور حج کرکے پھر جابر ان دماءکم واموالکم حرام علیکم کحرمة یومکم هذا فی شهرکم
هذا فی بلدکم هذا الا کل شیء من امر الجاهلیة تحت قدمی موضوع ودماء الجاهلیة موضوعة
وان اول دم اضع من دمائنا دم ابن ربیعة بن الحارث کان مسترضعا فی بنی سعد فقتلته هذیل
وربوا الجاهلیة موضوع واول ربا اضع من ربانا ربا العباس بن عبد المطلب فانه موضوع کله
فاتقوا الله فی النساء فانکم اخذتموهن بامان الله واستحللتم فروجهن بکلمة الله ولکم علیهن ان
لا یوطئن فرشکم احدا تکرهونه فان فعلن ذلک فاضربوهن ضربا غیر مبرح ولهن علیکم رزقهن
وکسوتهن بالمعروف وقد ترکت فیکم ما لن تضلوا بعده ان اعتصمتم به کتاب الله وانتم تسئلون
عنی فما انتم قائلون قالوا نشهد انک قد بلغت واديت ونصحت فقال باصبعه السبابة یرفعها
الی السماء وینکبها الی الناس اللهم اشهد اللهم اشهد اللهم اشهد مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حج میں
عرفے کے دن حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہیں جیسے اس تمہارے دن کو حرمت ہے اس تمہارے مہینے میں
اس تمہاری بستی میں یعنی جیسے مکے میں اور ذی الحجہ کے مہینے میں عرفے کا دن حرام ہے ایسے ہی یا دنی کسی طرح درست نہیں ہے کسی طرح اپنی
جانوں اور مالوں کو حرام جانو کسیکو دوسرے مسلمان کا ناحق جان مارنا اور مال کا چھین لینا درست نہیں جان رکھو کہ حالت کفر کی ہر چیز میرے
دونوں قدموں کے نیچے دب گئی یعنی کفر کی باطل رسمیں جیسے نوحہ کرنا نجومی کو پوچھنا نسب میں طعنہ کرنا موقوف ہوگئیں اور جو کفر کی حالت میں
خون ہوئے باڈالے گئے یعنی اب اوسکا دعوی کرنا درست نہیں اور البتہ اپنی برادری کے خونوں سے پہلا خون جسکو میں دباڈالتا ہوں ربیعہ
بن حارث کے بیٹے کا خون ہے جو دودھ پیتا تھا بنی سعد کی قوم میں اور اوسکو مار ڈالا تھا ہذیل کی قوم نے اور وقت کفر کا بیاج دبایا گیا
اور اپنے خاندان کے بیاجوں سے جو اول بیاج کو میں دباتا ہوں سو چچا عباس بن عبد المطلب کا بیاج ہے سو وہ سب دباڈالا گیا یعنی بیاج کا
اب لینا دینا حرام ہوگیا صرف اصل قرض لینا دینا چاہیے سو ڈرو اللہ سے عورتوں کے معاملے میں یعنی اونکو ناحق رنج نہ دو سو اسطے
کہ تمنے اونکو اپنے قابو میں کیا ہے خدا کی امان سے اور اونکی شرمگاہ کو تمنے حلال کیا ہے خدا کے حکم سے اور تمہارا حق اون پر یہ ہے کہ جسکو تم
نہ چاہو اوسکو تمہارے گھر میں نہ آنے دیویں سو اگر وے ایسا کریں سو اونکو ایسی مار مارو جس سے ہلاک نہ ہو جاویں اور عورتوں کا تم پر
دستور کے موافق کھانا کپڑا دینے کا حق ہے اور مقرر میں تم لوگوں میں وہ چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ اوسکے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوگے اگر اوسکو خوب
پکڑے رہوگے اور اوسپر عمل کروگے وہ چیز خدا کی کتاب ہے یعنی قرآن شریف اور تم لوگ قیامت میں مجھسے پوچھے جاؤگے سو تم کیا کہتے ہو
لوگوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپنے خدا کا پیغام ہمکو پہنچایا اور بخوبی ادا کیا اور نصیحت کی سو حضرت نے کلمہ کی اونگلی آسمان
کی طرف اوٹھاکر اور لوگوں کی طرف جھکاکر فرمایا کہ خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو ف حجرت کے
دسویں سال حضرت نے حج کیا عرب کے ہزاروں آدمی جمع تھے اوس وقت حضرت نے یہ خطبہ پڑھا ناحق خون اور پرائے مال لینے سے روکا
اور کفر کی رسموں سے منع کیا اور پہلے خون کے دعوے اور اگلے بیاج باطل کیے بلکہ اپنے خاندان سے پہلا انکو موقوف کیا پھر جو روخاوند کے
حق بتلائے پھر اشارہ اپنی موت کا کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلوگے تو گمراہ نہ ہوگے پھر لوگوں سے اپنی پیغام رسانی کا اقرار لیا اور
خدا کو اوسپر گواہ کیا اس خطبے کے بعد حضرت دو مہینے اور بیس دن صحیح اور سالم رہے پھر آخر صفر میں بیمار ہوئے بارہویں ربیع الاول کی

ف نسائی کا دوسرا قول

اور آخرت یاد پڑے ۵ جابر بن سمرۃ قال انّ بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروھم مسلم میں جابر بن سمرہ سے ۳۱۲
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہونگے اونسے بچیو ف مراد اس حدیث سے مسیلمہ کذاب اور اسود اور سجاح
اور طلیحہ اور مختار ہیں جنھوں نے جھوٹے پیغمبری کے دعوے کیے پھر خدا نے اونکو برباد کیا یا وے لوگ ہیں جنھوں نے وضعی حدیثیں بنائیں اور حضرت
کی طرف نسبت کیں اور علمائے حدیث نے اونکو بیچ کر نکال ڈالا ق ابو ھریرۃ انّ ثلثۃ فی بنی اسرائیل ابرص ۳۱۳
واقرع واعمی فاراد اللہ ان یبتلیھم فبعث الیھم ملکا فاتی الابرص فقال ای شیء احب الیک
قال لون حسن وجلد حسن ویذھب عنی الذی قد قذرنی الناس قال فمسحہ فذھب عنہ قذرہ
واعطی لونا حسنا وجلدا حسنا قال فای المال احب الیک قال الابل او قال البقر شک اسحٰق بن
عبد اللہ احدروا ہ ھذا الحدیث الا ان الابرص او الاقرع قال احدھما الابل وقال الاخر البقر فاعطی
ناقۃ عشراء فقال بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاقرع فقال ای شیء احب الیک قال شعر حسن
ویذھب عنی ھذا الذی قد قذرنی الناس فمسحہ فذھب عنہ واعطی شعرا حسنا قال فای المال
احب الیک قال البقر فاعطی بقرۃ حاملا قال بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاعمی فقال ای شیء
احب الیک قال ان یرد اللہ الی بصری فابصر بہ الناس قال فمسحہ فرد اللہ الیہ بصرہ قال فای المال احب
الیک قال الغنم فاعطی شاۃ والدا فانتج ھذان وولد ھذا فکان لھذا واد من الابل ولھذا واد
من البقر ولھذا واد من الغنم قال ثم انہ اتی الابرص فی صورتہ وھیئتہ فقال رجل مسکین
قد انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللہ ثم بک اسئلک بالذی اعطاک اللون الحسن
والجلد الحسن والمال بعیرا اتبلغ علیہ فی سفری فقال الحقوق کثیرۃ فقال انہ کانی اعرفک
الم تکن ابرص یقذرک الناس فقیرا فاعطاک اللہ فقال انما ورثت ھذا المال کابرا عن کابر فقال
ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاقرع فی صورتہ وھیئتہ فقال لہ مثل ما قال
لھذا ورد علیہ مثل ما رد علی ھذا فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاعمی
فی صورتہ وھیئتہ فقال رجل مسکین وابن سبیل انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی
الیوم الا باللہ ثم بک اسئلک بالذی رد علیک بصرک شاۃ اتبلغ بھا فی سفری فقال قد کنت اعمی
فرد اللہ الی بصری فخذ ما شئت ودع ما شئت فو اللہ لا اجھدک الیوم شیئا اخذتہ للہ ویروی
لا احمدک الیوم بشیء اخذتہ للہ فقال امسک مالک فانما ابتلیتم وقد رضی عنک وسخط علی
صاحبیک بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت یعقوب کی اولاد میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی
سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو خدا نے چاہا کہ اونکو آزماوے تو اونکے پاس فرشتہ بھیجا اسود سفید داغ والے پاس آیا پھر
اوسنے کہا کہ مجکو کون چیز بہت پیاری ہے اوسنے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھسے یہ بیماری دور ہوجاوے جسکے سبب لوگ مجھسے
گھناتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اوسپر ہاتھ ملا سو اوسکی گھن دور ہوئی اور اوسکو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا

لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ وَإِنِّي اسْتَوْدَعْتُكَهَا فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتَّى وَلَجَتْ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذَلِكَ
يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلَى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا
بِالْخَشَبَةِ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ
أَسْلَفَهُ فَأَتَى بِأَلْفِ دِينَارٍ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِأَتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ
مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ قَالَ أُخْبِرُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي
جِئْتُ فِيهِ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَدَّى عَنْكَ الْمَالَ الَّذِي بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ فَانْصَرِفْ بِأَلْفِ دِينَارٍ رَاشِدًا

قرض کی ادائیگی کا بیان جس میں قرض دینے والے کی وفات کے بعد قرض کی ادائیگی کا بیان

بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک مرد نے دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیاں قرض مانگیں سو
اوسنے کہا گواہوں کو لاکہ اونکو قرض کا گواہ کروں تو اوسنے کہا خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہی قرض دینے والے نے کہا تو کوئی ضامن بھی
لا اوسنے کہا خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہی اوسنے کہا تو نے سچ کہا پھر اوسکو ہزار اشرفیاں کچھ مدت ٹھہرا کر دیں سو وہ سوداگری کے واسطے
سمندر کے سفر میں گیا سو اپنے کام سے فراغت کر چکا پھر اوسنے جہاز کی تلاش کی تا سوار ہو کر مقرر مدت کے اندر قرض دینے والے پاس آوے سو اوسنے
کوئی جہاز نہ پایا تو ایک لکڑی کو لیکر کریدا پھر اوسمیں ہزار اشرفیوں کو بھرا اور ایک اپنا خط قرض دینے والے کے نام کا اوسمیں ڈالا پھر اوسکے
منہ کو خوب بند کیا اور سمندر پر لے آیا پھر کہا کہ خداوندا تو جانتا ہی کہ میں نے فلانے سے ہزار اشرفیاں قرض لیں تھیں سو اوسنے مجھسے ضامن
مانگا تھا میں نے کہا تھا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہی وہ تیری ضامنی سے راضی ہو گیا تھا پھر اوسنے گواہ مانگا میں نے کہا کہ خدا کی گواہی کفایت
کرتی ہی سو وہ تیری گواہی سے راضی ہو گیا تھا اور میں نے بہت دوڑ دھوپ کی کہ کوئی جہاز پاؤں تا اوسکا قرض بھیجوں سو میں نہ پایا اب تجکو
میں اس لکڑی کو امانت سپرد کرتا ہوں پھر اوسکو سمندر میں اوسنے ڈال دیا یہان تک کہ وہ ڈوب گئی پھر وہاں سے پلٹ آیا اور لوٹنے کے وقت بھی
جہاز کی تلاش میں رہا تھا تا اوسکے شہر کو جاوے سو دیکھنے نکلا وہ مرد جسنے قرض دیا تھا کہ شاید کوئی جہاز اوسکا قرض مال لایا ہو سو اوسنے
یکایک اوس لکڑی کو دیکھا جسمیں مال تھا سو اوسکو اپنے گھر والوں کے جلانے کے واسطے لیا پھر جب اوسکو چیرا مال اور خط کو پایا پھر بعد مدت کے
جسپر قرض تھا وہ آیا اور ہزار اشرفیاں لایا اور کہا قسم خدا کی میں ہمیشہ جہاز کی تلاش میں دوڑا دھوپا کیا کہ میں تیرے پاس تیرا مال لاؤں
سو اس وقت کے آنے سے پہلے میں کوئی جہاز نہ پایا قرض دینے والے نے کہا کہ کیا تو نے میرے پاس کچھ بھیجا تھا اوسنے کہا میں تجکو خبر دیتا ہوں
کہ میں اپنے آنے سے پہلے کوئی جہاز نہ پایا قرض دینے والے نے کہا خیر حال معلوم ہوا سو البتہ خدا نے تیری طرف سے جو مال کہ تو نے لکڑی کے ساتھ
بھیجا تھا سو پہنچا دیا سو اب تو اپنی ہزار اشرفیاں لیکر خیریت سے پھر جا ف اس حدیث میں رعیت معاملگی اور امانت داری کی
خوبی کا بیان ہی معلوم ہوا کہ جسنے سچا بھروسا خدا پر کیا اوسکو ٹوٹا نہیں پڑتا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قرض میں وعدہ مقرر کرنا درست ہی
لیکن امام اعظم اور شافعی کا یہ مذہب ہی کہ قرض کی مدت لازم نہیں مالک اگر چاہے تو مدت سے پہلے قرض مانگ لیوے اور امام مالک
کے نزدیک مدت کے قبل تقاضا درست نہیں ق عَائِشَةَ أَنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ
اللَّهِ وَرَسُولِهِ قال حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل
تیری ہمیشہ مدد کیا کرتا ہی جیسے کہ تو نے خدا اور اوسکے رسول کی طرف سے جو ابد ہی کی ہی یہ حضرت نے حسان بن ثابت رضی سے فرمایا ف
کافروں نے حضرت کی ایکبار ہجو کی تھی حضرت نے حسان صحابی سے جو بڑے شاعر تھے فرمایا کہ تم اونکو جواب دو حسان نے چند بیتوں میں اونکی

روایت ہی کہ حضرت ایک روز غمگین اور ملول اوٹھے مینے عرض کی یارسول اللہ آج حضرت کو کیون رنجہ ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو وہ
دن اوسی طرح گذرا پھر حضرت کے جی مین آگیا کہ چارپائی کے نیچے کتے کا پلا ہی پھر حضرت نے اوسکو نکلوا دیا پھر اپنے ہاتھ سے وہان پانی چھڑکا
جو رات ہوئی جبرئیل سے ملاقات ہوئی حضرت نے اونکے نہ آنے کا سبب پوچھا جبرئیل نے کہا کہ ہمکو حکم نہین اوس گھر مین جانے کا جہان تصویر
اور کتا ہو پھر حضرت نے صبح کو کتون کے مار ڈالنے کا حکم دیا ھ ام سلمة ان حمزة اخي من الرضاعة مسلم مین حضرت ام سلمہ سے ٣٣٢
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حمزہ میرا دودھ شریک بھائی ہی ف امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے لوگون نے حضرت سے کہا کہ آپ حمزہ کی
بیٹی سے نکاح کیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف یعنی دودھ کے رشتے سے وہ میری بھتیجی ہوئی تو نکاح درست نہین ھ حذيفة ٣٣٣
بن اليمان ان حوضي لابعد من ايلة من عدن والذي نفسي بيده اني لاذود عنه الرجال كما يذود
الرجل الابل الغريبة عن حوضه مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا حوض کوثر کا فرون سے
بہت دور ہوگا جیسے شہر ایلہ شہر عدن سے دور ہی قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مین ہنکر کافر لوگون کو اوس حوض سے
ہانکونگا جیسے مرد اپنے حوض سے بگانے اونٹ کو ہانکتا ہی ف ایلہ شام مین ایک شہر کا نام ہی اور عدن یمن مین ایک شہر کا نام ہی
یعنی جیسے ایلہ عدن سے بہت دور ہی ویسے کافر میرے حوض سے دور رہینگے اوسکا پانی اونکے نصیب مین نہین یا یہ مطلب کہ میرا حوض اتنا لمبا
چوڑا ہی جیسے ایلہ سے عدن تک یعنی باوجود اس وسعت کے کافر اوس سے بے نصیب ہین ھ عائشة ان حيضتك ليست في ٣٣٤
يدك قاله لها مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تیرے ہاتھ مین نہین لگا ہی یہ حضرت نے
عایشہ سے فرمایا ف ایکبار حضرت نے حضرت عایشہ سے فرمایا کہ مجکو چٹائی کی جانماز لادے مسجد سے حضرت عایشہ نے کہا کہ مجکو
حیض کی حالت ہی یعنی اس حالت مین مسجد کے اندر کیونکر جاؤن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قدم مسجد سے باہر رکھہ ہاتھ بڑھا کر جانماز
اوٹھالے خ المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم ان خالد بن الوليد بالغميم في خيل لقريش طليعة فخذوا ٣٣٥
ذات اليمين قاله زمن الحديبية بخاری مین مسور رض اور مروان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ
ہوئی کہ خالد بن ولید قریش کے سوارون کو لیے غمیم مین آگار وے پڑا ہی سو تم گہڑا چلکر داہنی طرف کی راہ لو ف غمیم اور حدیبیہ دو مقام
ہین مکے کے پاس حضرت نے فتح مکے سے پہلے عمرہ کیا ارادہ کیا اور چاہا کہ نے اطلاع قریش کے مکے مین اچانک داخل ہووین اوس وقت حضرت کو
خالد کا حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی پھر اوس سال کافرون نے حضرت کو مکے جانے سے روکا صلح کرکے حضرت پلٹ آئے صلح کا قصہ آگے
معلوم ہوگا خالد بن ولید اوس وقت تک ایمان نہ لائے تھے ہر چند مروان ناصبی مذہب یعنی مخالف اہل بیت تھا لیکن بخاری مین اوسکی
روایت ضمناً آئی ہی یعنی مسور کے ساتھہ چنانچہ اس حدیث مین علاوہ اسکے یہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہی کچھہ مقام تہمت نہین
خ ابو هريرة ان داود النبي صلوات الله وسلامه عليه كان لا ياكل الا من عمل يده بخاری مین ٣٣٦
ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داؤد پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نہین کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھہ کے کام سے ف روایت ہی
کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگون سے پوچھتے پھرتے تھے اگر کوئی نامناسب بات معلوم
ہوتی تو اوسکو بدل ڈالتے ایکرات ایک بڈھی عورت سے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہی اوسنے کہا کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہی آدمی تو خوب ہی
اگر اپنے ہاتھہ کی محنت سے کھایا کرے پھر اوس وقت سے حضرت داؤد علیہ السلام نے محنت شروع کی صدہا اونکے واسطے لوہے کو نرم کر دیا تھا اپنے ہاتھہ سے

عدو الله ابليس جاء بشهاب من نار ليجعله في وجهي فقلت اعوذ بالله منك ثلث مرات
ثم قلت اكعنك بلعنة الله التامة فلم يستاخر ثلث مرات ثم اردت اخذه والله لولا
دعوة اخينا سليمان لاصبح موثقا يلعب به ولدان اهل المدينة مسلم میں ابو درداء سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا دشمن شیطان ایک شعلہ آگ کا لایا تھا کہ میرے مونہہ میں لگادے سو میں نے تین بار کہا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں
تجھ سے پھر میں نے تین بار کہا کہ میں خدا کی پوری لعنت تجھ پر بھیجتا ہوں پھر بھی نہ ہٹا پھر میں نے اوسکا پکڑنا چاہا قسم خدا کی اگر نہ ہوتے سلیمان
بھائی دعا کر گئے ہوئے تو وہ صبح کو بندھا پڑا ہوتا کہ مدینے کے لڑکے اوس سے کھیلتے ف حضرت سلیمان کی دعا کا مطلب اگلی حدیث
میں آتا ہے ف ابو ہریرہؓ ان عفريتا من الجن تفلت علي البارحة ليقطع علي صلوتي فامكنني ۳۵۱
الله منه فاخذته فاردت ان اربطه على سارية من سواري المسجد حتى تنظروا اليه كلكم
فذكرت دعوة اخي سليمان رب اغفر لي وهب لي ملكا لا ينبغي لاحد من بعدي فرددته خاسئا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جنوں میں سے ایک راکس رات کو میرے آگے گھس پڑا میری نماز
توڑ دینے کو سو خدا نے اوسکو میرے قابو میں کر دیا پھر میں نے اوسکو پکڑ لیا سو میں نے چاہا کہ مسجد کے کھنبوں سے کسی کھنبے میں باندھ دوں
تاکہ تم سب لوگ اوسکو دیکھو پھر مجھکو یاد پڑ گئی اپنے بھائی سلیمان کی دعا وہ یہ دعا تھی کہ اے میرے رب میری مغفرت کر اور دے مجھکو ایسی
بادشاہی کہ میرے بعد پھر کسیکو ویسی نہ ملے حضرت نے فرمایا پھر میں نے اوسکو ذلیل دیا دور کا کے ف جن اور دیو حضرت سلیمان کے قابو
میں تھے اور انھوں نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ ایسی بادشاہی میرے بعد کسیکو نہ ملے سو اسلئے حضرت نے اوس شیطان کو چھوڑ دیا اس حدیث سے صاف
معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگر بڑا ولی کامل ہو شیطان کے غلبے سے نڈر نہیں ہو سکتا سو اسلئے کہ اس مردود کی اتنی جرأت ہے کہ حضرت کے ساتھ
نماز ادا کو تیار ہوا تھا اللہ بچاوے تو اوس سے بچے آدمی بیچارے کی کیا طاقت ہے ع عائشة ان حيضتك ليست في يدك فاتزري ۳۵۲
بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا ف حضرت عائشہؓ سے
روایت ہے کہ ایک رات حضرت نے وضو کیا اور نماز تہجد پڑھنے گئے جب بلالؓ نے صبح کی اذان کہی تو حضرت نے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا تب میں نے
عرض کی یا رسول اللہ آپ سوئے تھے وضو کیوں نہ کیا تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی میں سوتے میں اپنے بدن کے حال سے غافل نہیں ہوتا سب کا
سونا وضو توڑتا ہے مگر حضرت اسمیں خاص ہیں ف المسور بن مخرمة ان فاطمة مني واني اتخوف ان تفتن ۳۵۳
في دينها واني لست احرم حلالا ولا احل حراما ولكن والله لا تجتمع بنت رسول الله وبنت عدو
الله مكانا واحدا ابدا بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فاطمہ میری ہے اور البتہ مجھکو خوف
آتا ہے کہ میں اوسکے دین میں فتنہ نہ ڈال جاؤں اور مقرر میں ایسا نہیں ہوں کہ حلال چیز کو حرام کر دوں اور حرام کو حلال بتلاؤں لیکن خدا کی
قسم کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان میں کبھی جمع نہ ہوں گی ف ابو جہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تھی حضرت علی مرتضیٰ
نے اوسکے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تھا آپ حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند دوسرا نکاح حلال ہے لیکن خوف تھا کہ حضرت فاطمہ سوت کے رنج سے
کہیں حضرت علیؓ کی اطاعت میں توقف کریں تو دین میں خلل پڑے سو اسلئے کہ خاوند کی اطاعت جورو پر فرض ہے سو اسلئے حضرت نے منع کیا ف
عمرو بن العاص ان فضل ما بين صيامنا وصيام اهل الكتاب اكلة السحر مسلم میں عمرو بن عاصؓ سے ۳۵۴

۳۱۱۹ انتقال کیا اللہم صل وسلم علیہ خ خولۃ بنت تامر ان رجالا یتخوضون فی مال اللہ بغیر حق فلھم النار
یوم القیمۃ بخاری مین خولہ بنت تامر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو لوگ کہ گھسے پڑتے ہین خدا کے مال مین ناحق یعنی ناحق
لوٹے کھاتے ہین اونکے لیے قیامت مین آگ ہی ف یعنی بیت المال سے سوائے مستحقون کے اور سیکو لینا درست نہین خ
۳۱۸۹ ابوھریرۃ ان رجلا رای کلبا یاکل الثری من العطش فاخذ الرجل خفہ فجعل یغرف لہ حتی ارواہ
فشکر اللہ لہ فادخلہ الجنۃ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد نے کتے کو دیکھا کہ پیاس کے مارے کیچڑ
کھاتا تھا سو اوس مرد نے اپنا موزہ لیکر اوسمین پانی بھر کر اوسکو پلایا یہان تک کہ اوسکو جیتا کر دیا سو خدا نے اوسکی محنت ٹھکانے لگائی پھر اوسکو
۳۴۶۰ بہشت مین داخل کیا م ابوھریرۃ ان رجلا زار اخا لہ فی قریۃ اخری فارصد اللہ علی مدرجتہ ملکا فلما
اتی علیہ قال این تریدقال ارید اخا لی فی ھذہ القریۃ قال ھل لک علیہ من نعمۃ تربھا قال
لا غیر انی احببتہ فی اللہ قال فانی رسول اللہ الیک بان اللہ قد احبک کما احببتہ فیہ مسلم مین
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد تھا اوسنے اپنے بھائی مسلمان کی جو دوسری بستی مین رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا
سو خدا نے اوسکی راہ مین ایک فرشتہ ٹھلا رکھا جب اوسکے پاس آیا تو فرشتے نے پوچھا کہ تو کدھر جایا چاہتا ہی اوسنے کہا اس بستی مین (۱۰)
اپنے بھائی کو ملا چاہتا ہون فرشتے نے کہا کچھ تیرا اوسپر احسان ہی جسکو بڑھایا چاہتا ہی اوسنے کہا نہین صرف مین اوس سے
خدا کے واسطے محبت رکھتا ہون فرشتے نے کہا مین خدا کا بھیجا ہون تیرے پاس پیغام یہ ہی کہ خدا نے بھی تجکو دوست رکھا جیسا تو اوسکو
خدا کے واسطے دوست رکھتا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دنیا کے لگاؤ کسی دیندار سے للہ محبت رکھنا بڑی عمدہ بات ہی خ
۳۴۷۱ ابوھریرۃ ان رجلا من اھل الجنۃ استاذن ربہ فی الزرع فقال لہ اولست فیما اشتھیت قال
بلی ولکنی احب ان ازرع فاسرع وبذر البذر ونباتہ واستواءہ واستحصادہ وتکویرہ امثال
الجبال فیقول اللہ دونک یا ابن ادم فانہ لا یشبعک شیء بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ایک بہشتی مرد نے اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت مانگی سو خدا نے فرمایا کہ کیا تجکو حاصل نہین جو تیرا جی چاہتا ہی اوسنے کہا کہ کیون نہین
کچھ موجود ہی لیکن کھیتی ہی کرنا بہت بھاتا ہی پھر اوسنے جلدی کی اور بیج بویا سو اوسکے جمنے اور زور پکڑنے اور کٹنے اور پہاڑون برابر
ڈھیر لگ جانے نے یک بارگی سے بھی شتابی کی یعنی ہنوز پلک نہ جھپکی تھی کہ یہ سب کام ہو گئے پھر خدا فرماویگا اسکو اے آدم کے بیٹے تیرے پیٹ
۳۴۷۲ کو کوئی چیز نہ بھر سکے گی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتی جو چاہیگا سو پاویگا خ ابوھریرۃ ان رجلا من بنی اسرائیل
سال بعض بنی اسرائیل ان یسلفہ الف دینار فقال ائتنی بالشھداء اشھدھم فقال کفی باللہ
شھیدا قال فاتنی بالکفیل قال کفی باللہ کفیلا قال صدقت فدفعھا الیہ الی اجل مسمی فخرج فی البحر
فقضی حاجتہ ثم التمس مرکبا یرکب لیقدم علیہ للاجل الذی اجلہ فلم یجد مرکبا فاخذ خشبۃ
فنقرھا فادخل فیھا الف دینار وصحیفۃ منہ الی صاحبہ ثم زجج موضعھا ثم اتی بھا الی البحر فقال
اللھم انک تعلم انی تسلفت من فلان الف دینار فسالنی کفیلا فقلت کفی باللہ کفیلا فرضی بک
وسالنی شھیدا فقلت کفی باللہ شھیدا فرضی بک وانی جھدت ان اجد مرکبا ابعث الیہ الذی

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین سو درجے ہین کہ خدا نے اپنی راہ مین لڑنے والون کے واسطے تیار کر رکھے ہین دو درجون مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین مین ہی سو تم جب خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو اس واسطے کہ فردوس عمدہ بہشت درمیانی اور اونچی بہشت ہی اور اوسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اوسی سے بہشت کی نہرین پھوٹ نکلتی ہین ف فردوس اوس باغ کو کہتے ہین جسمین رنگ رنگ کے پھول اور طرح طرح کے میوے ہون بہشت کی نہرین چار ہین ایک نہر پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شہد کی چوتھی عمدہ شراب کی یہ حدیث

۳۶۰ اول باب کے اول حدیث کا ٹکڑا ہی ق ابن مسعود ؓ ان فی الصلوٰۃ لشغلا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر نماز مین تو ایک دھن ہی یعنی نماز مین سوا نماز کے اور کسیطرف تو جہ نچاہیے ف عبد اللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہی کہ ہم پہلے حضرت کو نماز مین سلام کیا کرتے تھے حضرت جواب دیا کرتے تھے جب ہم مدت کے بعد حبش کے سفر سے آئے حضرت نماز مین تھے ہمنے سلام کیا حضرت نے جواب نہ دیا بعد نماز کے یہ حدیث فرمائی یعنی وہ حکم اب موقوف ہوگیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات کرنا سلام

۳۶۱ کرنا جواب دینا ایسے سبب کھانسنا ادھر ادھر دیکھنا نماز مین درست نہین م عمار او حذیفۃ شک شعبۃ ان فی امتی

اثنا عشر منافقا لا یدخلون الجنۃ ولا یجدون ریحہا حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ثمانیۃ منہم

تکفیکہم الدبیلۃ سراج من النار یظہر فی اکتافہم حتی ینجر من صدورہم ؎ مسلم مین عمار سے یا حذیفہ ؓ سے

روایت ہی شک ہی اسمین شعبہ کو جو راوی ہی اس حدیث کا کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میری امت مین بارہ منافق ہین یعنی ان کے کافر زبان کے مسلمان ہین بہشت مین نجا دینگے اور اوسکی بو بھی نہ سونگھنے پاوینگے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے مین گھسے یعنی اونکو کبھی بہشت نصیب نہوگی اونمین سے آٹھ کو بڑا بھوڑا تمام کر ڈالیگا یعنی ایک آگ کا چراغ اونکے مونڈھون مین پیدا ہوگا اونکی چھاتیون

۳۶۲ توڑ کے نکل آویگا یعنی اوسمین ایسی سوزش ہوگی جیسے چراغ رکھ دیا چنانچہ ایسا ہی ہوا م اسماء بنت ابی بکر ان فی ثقیف مبیرا او کذابا مسلم مین اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ثقیف کی قوم مین ایک ظالم خونریز ہوگا اور ایک بہت جھوٹا ف ثقیف ایک قوم ہی جو مکے کے پاس طائف مین رہتی تھی اوس قوم سے حجاج بن یوسف خونریز پیدا ہوا جسکا ظلم عالم مین مشہور ہی روایت ہی کہ اوسنے سولا کھ آدمی ناحق مارے اور جھوٹا مختار ثقفی تھا جسنے بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے کوفے مین محمد بن حنفیہ کی طرف سے اول جھوٹا دعوی کیا امام کے خون کا اور اس بہانے سے سردار بنا بعد اسکے پیغمبر ہیکا دعوی کیا آخر کو خدا نے اوسکو فضیحت اور برباد کیا سو یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہی جیسا فرمایا تھا ویسے ہی اوس قوم سے

۳۶۳ دو آدمی پیدا ہوئے ق انس ان فی حوضی من الاباریق بعدد نجوم السماء بخاری اور مسلم مین انس ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے حوض مین اتنے ٹونٹی دار آبخورے ہین جتنے آسمان مین تارے ف یہ حوض کوثر کی

۳۶۴ وسعت کا بیان ہی کہ حضرت کو قیامت مین ملیگا م عائشۃ ان فی عجوۃ العالیۃ شفاء او انہا ریاق اول البکرۃ مسلم مین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مقرر مدینہ اور اوسکے آس پاس کے عجوے مین شفا ہی یا یون فرمایا کہ وہ عجوہ صبح کے اول وقت تریاک ہی یعنی زہر کی تاثیر کو دور کرتا ہی ف مدینے مین عجوہ ایک عمدہ قسم کی کھجور کی

۳۶۵ بڑی ہوتی ہی سیاہی مارتی اوسکی یہ تاثیر ہی حضرت کی دعا سے ق ابو سعید ان فیک خصلتین یحبہما اللہ الحلم والاناۃ ق قالہ لاشج عبد القیس بخاری اور مسلم مین ابو سعید ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تجھ مین

خوب ہجو کی سب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا درست ہی بشرطیکہ اوسکا مضمون شرع کے مخالف نہو

۳۴۴ ق ابو ذر رض ان شدۃ الحر من فیح جھنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوٰۃ بخاری اور مسلم مین ابو ذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گرمی کی سختی دوزخ کے جوش اور ابال سے ہی سو جب خوب گرمی ہوا کرے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو ق یعنی اس عالم کی گرمی دوزخ کی گرمی کا نمونہ ہی اور جوش غضب کا وقت ہی تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرمی

۳۴۵ کے موسم مین ظہر کی نماز اول وقت مستحب نہین ٹھنڈے وقت پڑھنی چاہیے یہی مذہب ہی امام اعظم کا ق عائشۃ ان شر الناس عند اللہ

منزلۃ یوم القیمۃ عبد اذھب اخرتہ بدنیا غیرہ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

کہ سب آدمیون سے بدتر قیامت مین خدا کے نزدیک وہ بندہ ہی کہ غیر شخص کی دنیا کے واسطے اپنی آخرت کو برباد کرے ق

۳۴۶ جیسے جھوٹی گواہی دیکر کسیکو مال دلادیوے تو اوسکو دنیا ملی اسکی آخرت ناحق برباد ہوئی ق عائشۃ ان شر الناس

عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ من فرقہ الناس اتقاء فحشہ ویروی من ترکہ بخاری اور مسلم مین حضرت

عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سقر سب آدمیون سے بدتر خدا کے نزدیک مرتبے مین قیامت کے دن وہ آدمی ہی جسکا لوگ ملنا

چھوڑدین اوسکی زبان درازی اور گالی کے ڈر سے اور ایک روایت مین من فرقہ کی جگہہ من ترکہ آیا ہی مطلب دونون کا ایک ہی

۳۴۷ م عمار ان طول صلوۃ الرجل وقصر خطبتہ مئنۃ من فقھہ فاطیلوا الصلوٰۃ واقصروا الخطبۃ مسلم مین عمار رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ نماز کو بڑھانا مردکا اور خطبے کو گھٹانا پتا ہی اوسکی دانائی اور عقلمندی کا

سو تم نماز کو بڑھایا کرو اور خطبے کو مختصر اور کم کرکے پڑھا کرو ف خطبہ مسلمانون کی نصیحت کے واسطے ہی کہ عبادت پر مستعد رہین

اور نماز خود عبادت ہی تو جسنے بقدر ضرورت تھوڑا خطبہ پڑھا اور نماز کو بڑھایا تو وہ عقلمند ہی کہ اصل مطلب کو سمجھ گیا اور جسنے خطبے کو

بہت لنبا چوڑا پڑھا اور نماز کو گھٹایا جیسا اس زمانے مین اکثر ناواقف امام کرتے ہین وہ نادان ہی کہ لوگون کو تو خطبے مین اطاعت شرع

اور عبادت کی نصیحت کرتا ہی اور آپ عمل نہین کرتا کہ نماز سی عمدہ عبادت مین جلدی مچاتا ہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ خطبہ لنبا

۳۴۸ چوڑا پڑھنا اور نماز مین جلدی کرنا نہایت مکروہ ہی اور صاف حماقت ہی ق ابن عمر ان عاشورآء یوم من ایام اللہ

فمن شاء صامہ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ محرم کی دسوین تاریخ خدا کے دنون سے

۳۴۹ ایک وہ بھی دن ہی سو جو چاہے اوسکا روزہ رکھے ف یعنی اس دن کا روزہ فرض نہین سنت ہی م عثمان وعایشۃ ان

عثمان رجل حیی وانی خشیت ان اذنت لہ علی تلک الحال ان لا یبلغ الی فی حاجتہ مسلم مین حضرت

عثمان اور حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عثمان نہایت مروشرم والا ہی اور مین اس حالت مین ڈرا کہ اوسکو بلاؤن

شاید وہ اپنے مطلب کو مجھتک نہ پونہچا سکے ف حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت ایک روز گھر مین دونون پنڈلیان کھولے

لیٹے تھے اتنے مین صدیق اکبر رض دروازے پر آئے حضرت نے اونکو بلایا اور ویسے لیٹے رہے پھر عمر فاروق رض آئے اونکو بھی اوسی حال مین بلایا

پھر حضرت عثمان رض آئے تو حضرت نے اوٹھ کر اپنے کپڑے پہن کے اونکو بلایا جب وے سب باہر گئے تو مینے پوچھا یا حضرت صدیق اکبر آئے آپ

ویسے ہی لیٹے رہے عمر فاروق رض آئے تو بھی ویسے ہی لیٹے رہے عثمان رض کے آتے ہی آپنے کپڑے پہنے اسکا کیا سبب ہی حضرت نے حدیث فرمائی

۳۵۰ یعنی عثمان رض حیا کے سبب اتنا بدن نہین کھولتا ہی مبادا امیر اکھلا بدن دیکھکر اپنا مطلب حیا سے نہ کہہ سکے م ابو الدرداء ان

یقین کامل حاصل ہوا پچاس سے بھی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اوسکو روایت کیا ہی ہر چند ہر ایک پر جھوٹ باندھنا حرام ہی لیکن حضرت پر جھوٹ باندھنا نہایت حرام ہی اور سخت گناہ کبیرہ کہ انجام اوسکا دوزخ ہی اس واسطے علماے حدیث نے پرکھنے مین بڑی محنتین اور جان فشانیان کین موضوع حدیثون کو جانچکر علیحدہ کر ڈالا صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے صرافی کھرے اور کھوٹے کو پہچان جاتا ہی ویسے علماے حدیث بھی پہچان لیتے تو مسلمان پر فرض ہی کہ جب کسی سے حدیث سنے یا کہی کتاب مین دیکھے اوس حدیث کو سچا جانے جبتک کہ اوسکو حدیث کی مشہور کتابون مین نہ دیکھے یا علماے حدیث سے اوسکی صحت نہ سنے

ف یہان سے ظاہر ہوا کہ حدیث کی کتابون کا دیکھنا یا علماے حدیث سے سننا کیسا ضروری ہی

ف عَائِشَةَ اَنَّ اَصْدَقَ الْحَقِّ مَقَالَةً بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق والے کو کہنا ہو نچتا ہی

ف حضرت پر کسیکا قرض تھا اوسنے کڑا تقاضا کیا اصحاب نے اوسکے مارنے کا ارادہ کیا تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی قرض دینے والا حق دار ہی کہا جاتا ہے

۳۷۰ اوسکی بات کا برا ماننا نہ چاہیے صح اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَاَسْهَمَهُ قَالَهُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے عثمان بن عفان رضہ سے فرمایا کہ مقرر تجکو ایک مرد کے برابر ثواب اور حصہ

ف غنیمت کے مال کا اون لوگون سے جو جنگ بدر مین نہ گئے ف حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمان رضہ کی بی بی حضرت کی بیٹی بیمار تھین تب حضرت نے حضرت عثمان رضہ سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نہ چلو اونکی بیمارداری کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہین اونمین سے ایک مرد کے برابر تمکو ثواب

۳۷۱ آخرت مین اور حصہ ملیگا کہ دنیا مین ملیگا ق اَنَسٌ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِينًا وَاِنَّ اَمِينَنَا اَيَّتُهَا الْاُمَّةُ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتمد امانت دار ہی اور ہمارا معتمد امانت دار اے امت میری ابو عبیدہ ہی جراح کا بیٹا ف ابو عبیدہ بہشتی حضرت کے دس یارون مین ہین اونکو اس امت کا امانت دار فرمایا ہر چند سب اصحاب امانت دار تھے لیکن جسمین جو صفت زیادہ ہوتی تھی حضرت اوسی صفت سے اوسکی تعریف کرتے تھے جیسے صدیق کو رحم دل اور فاروق کو خدا کی راہ مین کڑا اور حضرت عثمان کو حیامند اور علی مرتضی کو قاضی اور زبیر کو دلی جان نثار فرمایا

۳۷۲ ق جَابِرٌ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيِّيَ الزُّبَيْرُ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہی اور میرا خالص مددگار اور فدائی جان نثار زبیر ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ جب خندق کھودنے مین جنگ خندق ہوئی اور کافرون کے گروہ پھوٹ پھٹک گئے تب حضرت نے فرمایا کہ کفار کے لشکر کی کوئی خبر لاوے زبیر نے کہا یا حضرت مین جاتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اونکی فضیلت بیان کی زبیر حضرت کے پھوپھی زاد بھائی بڑے

۳۷۳ بہادر سپاہی حضرت پر فدا رہتے تھے چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہی ق اَنَسٌ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً وَاِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِاُمَّتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ مقرر ہر پیغمبر کی ایک خاص دعا ہی اور مین نے اپنی دعا چھپا رکھی ہی اپنی امت کے بخشوانے کے واسطے قیامت کے دن ف اس حدیث مین بشارت ہی امت کی بخشش کی جو ایمان سے مرا اور معلوم ہوا کہ حضرت کو اپنی امت پر بڑا رحم تھا کہ اپنی خاص دعا امت کے واسطے رکھی اپنی ذات کے واسطے نہ کی قربان اس نبی رحیم اور کریم

۳۷۴ م اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ قَالَهُ لِرَجُلٍ كَانَ يَمْشِي اِلَى الْمَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَرْكَبُ وَيَرْجُوْ فِي اَنْ يُّعْطَاهُ اَجْرَ مسلم مین اُبَی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو ملیگا جسکا تو ثواب چاہتا ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو پیدل حضرت کی مسجد مین آتا تھا اور سوار نہوتا تھا اور اپنے قدم مین ثواب کی امید

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارے روزون مین اور کتاب والون کے روزون مین سحری کے لقمے کا فرق ہی ف کتاب والے یعنی یہود ۳۵۵
اور نصاریٰ کے نزدیک سونے کے بعد سحر کا کھانا درست نہین اور اسلام مین درست ہی بلکہ سنت ہی م عبد اللہ بن عمرو ان فقراء
المهاجرين يسبقون الاغنياء يوم القيامة الى الجنة باربعين خريفا مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر محتاج وطن چھوڑنے والے مالدار وطن چھوڑنے والون سے قیامت کے دن چالیس برس بہشت مین آگے جاوینگے ف
حضرت کے صحابہ دو قسم تھے ایک مہاجرین دوسرے انصار مہاجرین وہ ہین جو مکہ فتح ہونے سے پہلے اپنے وطن چھوڑ کے اللہ کے واسطے مدینے مین
حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور انصار وہ ہین جو مدینے کے رہنے والے تھے سو مہاجرین انصار سے افضل ہین اور مہاجرین مین محتاج اغنیٰ
مالدارون سے اسواسطے کہ محتاجون نے پردیس مین محتاجی کے سبب خدا کے واسطے بڑی بڑی تکلیفین اوٹھائین اسواسطے وہ چالیس برس بہشت مین
مالدارون سے آگے جاوینگے دوسری حدیث مین آیا ہی کہ پانسو برس آگے بہشت مین جاوینگے اوسکا مطلب یہ کہ مہاجرین کے سوا اور مالدار مسلمانون
سے پانسو برس آگے جاوینگے تو دونون حدیثون مین کچھ خلاف نرہا ف سهل بن سعد ان في الجنة بابا يقال له ۳۵۶
الريان يدخل منه الصائمون يوم القيامة لا يدخل منه احد غيرهم يقال اين الصائمون
فيقومون لا يدخل منه احد غيرهم فاذا دخلوا اغلق فلم يدخل منه احد بخاری اور مسلم مین سہل
بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک دروازہ ہی جسکو ریان کہتے ہین یعنی چھکا دینے والا پیاس بجھانے
والا اوسمین روزہ دار جاوینگے قیامت کے روز کوئی اوس سے نجاویگا انکے سوا کہا جاویگا کہان ہین روزہ دار سو وے اوٹھ کھڑے ہونگے
نجاویگا کوئی اوس سے انکے سوا جب وے جاچکینگے تو وہ دروازہ بند کیا جاویگا سو کوئی اوس سے نجاویگا ف ابو سعيد ان في ۳۵۷
الجنة شجرة يسير الراكب الجواد المضمر السريع مائة عام ما يقطعها بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک درخت ہی کہ اچھے گھوڑے پر اوتیز قدم کا سوار سو برس چلے اوسکو تمام نکر سکے ف
مقدسی نے کہا کہ یہ درخت سدرۃ المنتہیٰ ہی جسکے بیر مٹکے کے برابر اور پتے ہاتھی کے کان برابر ہین اور بعضے اوسکو طوبیٰ کہتے ہین
م انس ان في الجنة لسوقا يأتونها كل جمعة فتهب ريح الشمال فتحثو في وجوههم وثيابهم فيزدادون ۳۵۸
حسنا وجمالا فيرجعون الى اهليهم وقد ازدادوا حسنا وجمالا فيقول لهم اهلوهم والله لقد
ازددتم بعدنا حسنا وجمالا فيقولون وانتم والله لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا مسلم مین
انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک بازار ہی جسمین بہشتی لوگ ہر جمعے کے دن جمع ہوا کرینگے پھر اتر کی ہوا
چلے گی سو وہان کا گرد اور غبار جو مشک اور زعفران ہی اونکے چہرون اور کپڑون پر بیٹھیگا سو اونکا حسن اور جمال زیادہ ہو جاویگا
پھر پلٹ آوینگے اپنے گھر والون کی طرف اور گھر والون کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا سو اون سے اونکے گھر والے کہینگے خدا کی قسم تمہارا
حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہی پھر وے جواب دیوینگے کہ خدا کی قسم تمہارا بھی حسن و جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بہشتیون کا حسن ہمیشہ بڑھا کریگا خ ابو هريرة ان في الجنة مائة درجة اعدها الله للمجاهدين ۳۵۹
في سبيله كل درجتين ما بينهما كما بين السماء والارض فاذا سألتم الله فسلوه الفردوس
فانه اوسط الجنة واعلى الجنة وفوقه عرش الرحمن ومنه تفجر انهار الجنة بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے

کی حاجت نہین **الجلیل** بڑی شان والا **الکریم** صاحب کرم جسکے عطا کی انتہا نہین **الرقیب** ہر شی کا نگہبان **المجیب** حاجت مند وں کی دعا کا قبول کرنے والا **الواسع** کشادہ رحمت کشادہ عطا **الحکیم** دانا حاکم حکمت استوار کار **الودود** نیکون کا محبوب اہل معرفت کا محب **المجید** بزرگ ذات نیکو کار **الباعث** قیامت مین قبرون سے مردون کا اوٹھانے والا **الشہید** ہر چیز اوسکے سامنے حاضر **الحق** سچ مچ جسکی ذات اور صفات مین کچھ بھی دھوکا نہین **الوکیل** سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن **القوی** زبردست **المتین** استوار کار جسکو تھکاوٹ اور ماندگی نہین **الولی** مددگار عالم کا کارساز **الحمید** ہر کام کا سراہا سارے عالم کا محمود **المحصی** ہر چیز کا گھیرنے والا اذرہ بھی اوسکے علم سے باہر نہین **المبدی** بے مثال عالم کا ایجاد کرنے والا **المعید** نیا مین زندون کا مارنے والا آخر مین مردون کو زندگی بخشنے والا **المحیی** جلانے والا **الممیت** مارنے والا **الحی** بذات خود زندہ **القیوم** بذات خود قائم جہان کا تھامنے والا **الواجد** غنی جسکو کچھ احتیاج نہین **الماجد** بزرگی والا **الواحد** اکا جسکا کوئی دوسرا نہین **الصمد** سردار دائمی جو کھاے نہ پیوے سب اوسکے محتاج وہ سب سے بے نیاز **القادر** صاحب قدرت **المقتدر** بڑے اقتدار والا **المقدم** تقدیم بخشنے والا **المؤخر** پیچھے ڈالنے والا **الاول** پہلا کوئی اوسکے قبل نہین **الآخر** پچھلا جسکے بعد کچھ نہین **الظاہر** قدرت کی راہ سے کھلا جسمین کچھ شک نہین **الباطن** خلق کی نظر اور وہم سے چھپا **الوالی** مالک صاحب حکومت **المتعالی** بلند شان جسکا وصف نہو سکے **البر** اپنے بندون پر مہربان نیکوکار **التواب** توبہ قبول کرنے والا **المنتقم** بدکارون کا سزا دینے والا **العفو** گناہون کا مٹانے والا گنہگارون کو بخشنے والا **الرؤف** نہایت مہربانی والا **مالک الملک** سب جہان کا مالک جو چاہے سو کرے **ذوالجلال والاکرام** جلال والا صاحب تعظیم و تکریم **المقسط** عادل انصاف **الجامع** قیامت مین خلائق کا جمع کرنے والا **الغنی** سب سے بے نیاز **المغنی** جسکو چاہے بے پروا بنادے **المانع** روکنے والا **الضار** ضرر پہنچانے والا **النافع** نفع رسان **النور** بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا جسکے نور سے ایمان کا ظہور ہی **الہادی** نیک راہ بتانے والا مطلب پر پہنچانے والا **البدیع** خود بے نظیر اور نئی اوپج کالنے والا بے نمونہ اختراع کرنے والا **الباقی** موجود دائمی ہمیشہ قائم **الوارث** فنا ے عالم کے بعد قائم رہنے والا **الرشید** راہ نما **الصبور** بڑا سہارنے والا جو بدکارون کو جلد نہین پکڑتا ق اُسامۃ بن زید ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شی بجل مسمی عندہ یا جل مسمی بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ہی کا تھا جو اوسنے لیا اور اوسی کا ہی ہوا اوسنے دیا اور ہر چیز کی اوسکے نزدیک مدت مقرر ہی ف اُسامہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے پاس تھے حضرت کی کسی بیٹی نے حضرت سے کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرتا ہی آپ تشریف لاوین حضرت نے یہ کہلا بھیجا یعنی لڑکا خدا کی امانت تھا خدا نے لیا تو صبر کیجیا ہے بگانی چیز پر کچھ دعوی نہین اور اس لڑکے پر کیا موقوف ہی ہر چیز کی ایک مدت ہی آخر اوسکو فنا ہی م سلمان ان للہ مائۃ رحمۃ فمنہا رحمۃ یتراحم بہا الخلق بینہم وتسع وتسعون لیوم القیمۃ مسلم مین سلمان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سو رحمتین ہین اونمین سے ایک رحمت کے سبب سے تمام خلق آپسمین الفت اور محبت کرتی ہی اور

۳۷۶

۳۷۸ فلہ بخاری

دو خوبیان ہین جنکو خدا دوست رکھتا ہی ایک تو غصے کا پچاوے دوسرے گرداوے یہ حضرت نے اوس آدمی سے کہا جسکا قوم عبد القیس مین
اشج لقب تھا ف عبد القیس ایک قوم کا نام ہی وہ قوم حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی اوسکے سب آدمی اپنی سواریان چھوڑ
جلدی سے حضرت کی ملاقات کو آئے لیکن اشج نے جلد بازی نکی اپنے اونٹ کو پہلے باندھا پھر کپڑے پہن کے حضرت پاس خاطر جمع سے
حاضر ہوا آپ حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسکی تعریف کی زری خلاف مرضی بات مین غصے سے لال ہو جانا اور ہر کام مین دور
۳۶۶ شتابی اور جلد بازی کرنا جاہلون کی خو ہی اس واسطے خدا کو غصے کا پچاوے اور گرداوے پسند ہی ف انس ان قریشا حدثت
عهدا بجاهلية وقرابي اردت ان اجبرهم واتالفهم اما ترضون ان يرجع الناس
بالدنيا وترجعون برسول الله الى بيوتكم لو سلك الناس واديا وسلكت الانصار شعبا لسلكت
شعب الانصار بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے انصاریون سے فرمایا کہ البتہ قریش کی قوم کو نئی مصیبت پڑی
ہی تازہ کفر کو چھوڑا ہی سو مینے چاہا کہ انکو انعام دون اور اونسے لگاوٹ کرون تم کیا اس بات سے راضی نہین کہ لوگ دنیا کا مال لیکر
پھرین اور تم اپنے گھرون کی طرف خدا کے رسول کو لیکر پھرو اگر اور لوگ ایک راہ چلین اور انصاری اصحاب اوس راہ چلین تو مین انصاریون
ہی کی راہ چلون ف مصابیح مین انس سے روایت ہی کہ جب فتح مکہ کے بعد جنگ حنین فتح ہوئی تو مال اسباب بہت ہاتھ آیا
حضرت نے قریش یعنی مکہ کے رہنے والون کو سو سو اونٹ دیئے بعضے نوجوان انصاریون نے کہا کہ خدا حضرت کو بخشے قریش کو آپ
دیتے ہین ہمکو چھوڑتے ہین حال انکہ اونکے خون ہماری تلوارون سے ٹپک رہے ہین یعنی ہماری تلوارون کے زور سے وہ مسلمان ہوئے ہین
جب یہ خبر حضرت کو معلوم ہوئی تب صرف انصاریون کو حضرت نے ایک خیمے مین جمع کیا اور یہ حال پوچھا تو انصاریون کے رئیسون اور
عقلمندون نے عرض کیا کہ یا حضرت ہمارے دانا لوگون نے یہ ہرگز نہین کہا لیکن ہمارے نوجوانون نے البتہ کہا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی قریشیون نو مسلم ہین اونکو تازہ مصیبت پڑی ہی بھائی بند اونکے لڑائیون مین مارے گئے ہین اسلام کی خوبی اونکے دل مین ابھی
نہین جمی لگاوٹ کے واسطے دنیا کا مال دینا اونکو مناسب تھا اور تم ایمان دار لوگ ہو تمکو دنیا لینا مناسب نہین قریشیون نے دنیا پائی
۳۶۷ تمنے مجکو پایا ہے قسمت اوسکی جسکے حصے مین حضرت آوین اس حدیث سے انصاریون کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ہم عبد الله
بن عمرو ان قلوب بني آدم كلها بين اصبعين من اصابع الرحمن كقلب واحد يصرفه حيث
يشاء مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر آدمیون کے سب دل خدا مہربان کے اسے قابو مین ہین جیسے
ایک دل اوسکو پھیرتا ہی جدھر چاہتا ہی ف انس سے روایت ہی کہ حضرت یہ دعا بہت مانگتے تھے کہ ای دلون کے پھیرنے والے میرے
دل کو اپنے دین پر جمائے رکھ سو مینے کہا کہ یا حضرت ہم آپ پر ایمان لائے ہین اسلام کے دین کو ہم سچ جانتے ہین پھر ہمارے بچنے کا بھی آپ کو ڈر ہی جو
آپ یہ دعا مانگا کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مسلمان کو نڈر ہونا نچاہیے خدا سے ڈرا کرے اور ایمان ثابت رہنے کی دعا مانگا کرے
۳۶۸ کہ مسلمان کو کافر ہونا اور کافر کو مسلمان ہونا کچھ دور نہین ف المغيرة بن شعبة ان كذبا علي ليس ككذب
على احد من كذب على متعمدا فليتبوأ مقعده من النار بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے اوپر جھوٹ باندھنا اور دون پر جھوٹ باندھنے کے برابر نہین جو مجھ پر جھوٹ باندھیگا
جان بوجھ کر سو اپنی بیٹھک ٹھہرا لیوے دوزخ مین ف یہ حدیث متواتر ہی یعنی اتنے لوگون نے روایت کی کہ اسکے سچ ہونیکا

بڑائی بیان کرین اور بہت تیری پاکی بولین حضرت نے کہا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو کیا مجسے مانگتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ وے بہشت مانگتے ہین حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے بہشت کو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین قسم خدا کی ای رب نہین اور سکو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو اونکا کیا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ اگر وے اوسکو دیکھ پاوین تو اوسکے بڑے لالچی بن جاوین اور بہت اوسکو مانگین اور نہایت اوسکی خواہش کرین خدا فرماتا ہی پھر کس سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے دوزخ کو دیکھا ہی حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم ای رب نہین اونھون نے اوسکو دیکھا حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی سو کیا اونکا حال ہو جو اوسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین اگر وے دوزخ کو دیکھین تو بہت اوس سے بھاگین اور بہت اوس سے ڈرین فرشتون نے کہا کہ تجسے وے گناہون کی بخشش چاہتے ہین حضرت نے فرمایا پھر حق تعالی فرماتا ہی سو تمکو مین گواہ کرتا ہون کہ مینے اونکو بخشا حضرت نے فرمایا کہ اون فرشتون مین سے ایک فرشتہ کہتا ہی کہ ای رب اونمین تو فلانا آدمی بھی تھا وہ اوس راہ سے نہین آیا تھا صرف اپنے کسی کام کو آیا تھا حق تعالی نے فرمایا کہ وے ایسے لوگ ہین کہ اونکے ساتھ بیٹھنے والا بدبخت نہین ہوتا یعنی اونکے پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر نہ تھا ف اس حدیث سے ذکر الہی کی نہایت بڑائی ثابت ہوئی اور اولیا کی اور جو رات دن ذکر خدا

۳۸۰ مین رہتے ہین اونکی نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ نیکون کی صحبت آخرت مین کام آوے گی ق ابو موسی ان

للمؤمن في الجنة لخيمة من لؤلؤة واحدة مجوفة طولها في السماء ستون ميلا للمؤمن فيها اهلون يطوف عليهم المؤمن فلا يرى بعضهم بعضا بخاری اور مسلم مین ابو موسی

رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایمان دار کے واسطے بہشت مین ایک خیمہ ہی ایک موتی کا لمبا اوسکا آسمان مین اور

روایت ہی کہ چوڑا اوسکا ساٹھ کوس کا ایمان دار کی اونمین بیبیان ہونگی کہ اونمین گھومیگا سو ایک دوسرے کو نہ دیکھے گا یعنی کشادگی کے

۳۸۱ سبب سے ه انس ان لنا طلبة فمن كان ظهره حاضرا فليركب معنا فقال عند خروجه الى

بدر مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارا ایک مطلب ہی یعنی ہم کسی تاک مین جاتے ہین سو جسکے پاس سواری موجود ہو

وہ ہمارے ساتھ سوار ہو چلے یہ حضرت نے جب جنگ بدر کو چلے تھے تب فرمایا ف قریش کا قافلہ جب شام کی سوداگری سے پھرا تو حضرت نے

وہان جاسوس لگا رکھے تھے جب جاسوس نے حضرت کو اونکے آنے کی خبر دی سو حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی لیکن صاف مطلب نہ کہا تاکہ خبر مشہور

۳۸۲ نہو جاوے ق ابن عباس ان له دسما فقال حين شرب لبنا ثم دعا بماء فتمضمض بخاری اور مسلم مین

عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اسمین چکنائی ہی یہ حضرت نے فرمایا جب دودھ کو پیا تھا پھر پانی منگا کر کلی کی ف

۳۸۳ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چکنی چیز کھاوے تو کلی کرنا سنت ہی ق رافع بن خديج ان لهذه البهائم اوابد كاوابد

الوحش بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ان چوپایون مین بھی بھڑکنے والے ہوتے ہین جیسے جنگلی

بھڑکنے والے ہوتے ہین ف روایت ہی کہ کسیکا اونٹ بھاگ گیا تھا پکڑا نہ دیتا تھا کسینے اوسکو تیر سے مارا پھر اوسکا مسئلہ

حضرت سے پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب پالو جانور وحشی ہو جاوے اور ہاتھ نہ لگے کہ اوسکو ذبح کیجیے تو بسم اللہ کہکر جہان

زخم لگاوے تو وہ حلال ہو جاتا ہی جیسا کہ جنگلی جانورون مین ہی حکم ہی اور اسی طرح جو جانور کنوے مین اوندھا گر پڑے تو جہان قابو پڑے

۳۸۴ حلال ہی ه انس ان ماء الرجل غليظ ابيض وماء المرأة رقيق اصفر فمن ايهما علا او سبق

رکھتا تھا ف ایک شخص تھا اوسکا گھر بہت دور تھا حضرت کی مسجد سے اور وہ ہمیشہ ہر وقت مسجد مین آتا تھا کسی نے اوس سے کہا
اندھیرے اور گرمی مین سوار ہو کر آیا کرو اوسنے کہا مین پیادہ آنے مین ثواب کی امید رکھتا ہون جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مجکو اس نیت
اور اس محنت کا ثواب ملیگا م جابر ان لکم بکل خطوة درجة ف قال لہ خط جابر وقد اراد ان یبیعوا
بیوتھم فیقربوا من المسجد مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمھارے واسطے ہر قدم پر درجہ ہی یہ حضرت نے
جابر کی قوم سے فرمایا اور اون لوگون نے اپنے گھرون کے بیچ ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اور چاہا تھا کہ حضرت کی مسجد کے قریب آ رہین ف یعنی
جتنا تم دور رہوگے اور مسجد مین آیا کروگے اوتنا ثواب زیادہ پاؤگے کہ ہر قدم پر درجہ بلند ہوگا نخ ابو ھریرة ان للہ تسعة و
تسعین اسما مائة الا واحدة من احصاھا دخل الجنة بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر
خدا کے ننانوے نام ہین ایک کم سو جو اونکو یاد کر لیوے یا اعتقاد سے شمار کر رکھے یا اونکے معنی بوجھے اور اوسپر عمل کرے وہ بہشت مین
جاویگا ف حق تعالی کے نام بیشمار ہین اس واسطے کہ صفات الٰہی کی حد نہین چنانچہ سوا ان ننانوے نام کے قرآن اور حدیث مین
بہت اسماے الٰہی ثابت ہین جیسے وتر فاطر محیط علام ملیک قدیم رفیع ذی الطول ذی المعارج مولی النصیر رب ناصر شدید العقاب
قابل التوبة غافر الذنب حنان منان وغیر ذلک تو مطلب اس حدیث کا یہ نہین کہ اسما حسنی انھین ننانوے نام مین منحصر ہین بلکہ یہ مطلب ہی
کہ اس قدر ناموں کی یہ تاثیر ہی کہ انکے یاد کر لینے سے بہشت حاصل ہوتی ہی تو دہ نام بموجب روایت حصن حصین کے یہ ہین مع الترجمہ
هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یعنی اللہ پاک ایسا ہی کہ اوسکے سوا کوئی معبود برحق نہین الرَّحْمٰنُ
بڑا ہی مہربان جسکی رحمت دنیا اور آخرت مین چھا گئی الرَّحِيْمُ نہایت رحم والا جسکی رحمت آخرت مین صرف ایمان داروں پر
مخصوص ہی الْمَلِكُ سب کا بادشاہ الْقُدُّوْسُ ہر عیب و نقصان سے پاک السَّلَامُ خود سلامت عالم کا سلامت
رکھنے والا الْمُؤْمِنُ اپنے دین حق کا باور کرنے والا یا مومنین کو ہول قیامت سے امن مین رکھنے والا الْمُهَيْمِنُ شاہد
امانت دار محافظ الْعَزِيْزُ غالب باعزت الْجَبَّارُ زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑنے والا الْمُتَكَبِّرُ بڑا و عظیم الشان گھمنڈ والا
الْخَالِقُ عدم سے پیدا کرنے والا الْبَارِئُ نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا الْمُصَوِّرُ صورت گر مخلوق
کے مناسب شکل اور صورت کا عطا کرنے والا الْغَفَّارُ اپنے بندون کے عیب اور گناہ کا ڈھکنے والا الْقَهَّارُ سب پر غالب
الْوَهَّابُ بے عوض کثرت سے دینے والا الرَّزَّاقُ روزی بخش الْفَتَّاحُ رزق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا
الْعَلِيْمُ ہر چیز کا دانا الْقَابِضُ بند کرنے والا ارواح اور روزی کا الْبَاسِطُ کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری
کرنے والا ارواح کا ابدان مین الْخَافِضُ پست کرنے والا سغرورون کا الرَّافِعُ بلند کرنے والا مومنین متکبرین کا الْمُعِزُّ
عزت دینے والا الْمُذِلُّ ذلیل کرنے والا السَّمِيْعُ ہر آواز کو سنتا الْبَصِيْرُ ہر چیز کو دیکھتا الْحَكَمُ فیصلہ
کرنے والا الْعَدْلُ منصف حاکم اللَّطِيْفُ مہربان باریک دان الْخَبِيْرُ اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار الْحَلِيْمُ
بردبار بڑی سمائی والا کہ اہل کفر اور فسق کو جلد نہین پکڑتا الْعَظِيْمُ بزرگ جسکی بڑائی وہم و خیال سے باہر الْغَفُوْرُ
پردہ پوش الشَّكُوْرُ شکر گزاروں کا قدردان الْعَلِيُّ سب سے اونچا الْكَبِيْرُ سب سے بڑا الْحَفِيْظُ اپنی مخلوقات
کا نگہدار اور محافظ الْمُقِيْتُ محافظ باقدرت خلائق کا قوت دینے والا الْحَسِيْبُ تمام عالم کو کافی اوسکے سوا دے دوسرے

فضیلت حفظ و ورد اسماے الٰہی و اسماے حسنی

بعد کوئی پیغمبر نہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو قیامت کے قریب آوینگے تو اپنا دین جاری کرینگے حضرت کے دین کے تابع ہونگے تو جیسے
حضرت کے اور خلیفہ ہوگئے ہیں ویسے ہی وہ بھی ہوئے ف ۳۸۷ ابو موسیٰ ان مثلی و مثل ما بعثنی اللہ بہ کمثل رجل اتی
قومہ فقال یا قوم انی رایت الجیش بعینی و انی انا النذیر العریان فالنجاء فاطاعہ طائفۃ من قومہ
فادلجوا فانطلقوا علی مہلہم و کذبت طائفۃ منہم فاصبحوا مکانہم فصبحہم الجیش فاہلکہم
و اجتاحہم فذلک مثل من اطاعنی واتبع ما جئت بہ و مثل من عصانی و کذب بما جئت بہ من الحق
بخاری اور مسلم میں ابن موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میری پیغمبری اور دین کی مثل جیسے اوس مرد کی مثل ہے جو ایک قوم کے
پاس آیا پھر اوسنے کہا ای قوم میں بیشک لوٹنے والے لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھ آیا ہوں اور میں ننگا ڈرانے والا ہوں سو جلدی بچاؤ
سو اوسکی قوم سے کچھ لوگوں نے اوسکا کہنا مانا سو وے شام ہوتے ہی بچاؤ کے سوا رام سے چلے گئے اور کچھ لوگوں نے جھوٹا جانا وے فجر تک اپنے مکانوں
میں ٹھہرے رہے سو صبح ہوتے ہی اون پر لشکر ٹوٹ پڑا تو اونکو ہلاک کیا اور اونکو جڑ سے اوکھاڑا سو یہی مثل ہے اوسکی جسنے میرا کہنا مانا اور میرے
دین کی پیروی کی اور مثل اوسکی جسنے میرا کہنا نہ مانا اور جھٹلایا سچے دین کو ف عرب میں یہ دستور تھا کہ جسنے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت
کرنے کو آتا ہے تو وہ ننگا ہوکر اپنے کپڑے لکڑی پر اوٹھا کر چلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو ننگا ہونے سے غرض تھی کہ اوسکو لوگ
بڑی آفت سمجھیں اور اوسکو سچا جانکر جلد بھاگیں ف ۳۸۸ حذیفۃ ان معہ ماء و نارا فنارہ ماء و ماؤہ نار بخاری
اور مسلم میں حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو اوسکی آگ تو پانی ہے اور پانی آگ ہے ف
قیامت کے قریب ایک کافر یہودی نکلے گا اور خدائی کا دعوی کریگا اوسکا نام دجال ہے اوسکے ساتھ آگ اور پانی ہوگا دھوکہ بندوں سے آگ پانی
معلوم ہوگا اور پانی آگ معلوم ہوگی آگ کا نام دوزخ رکھے گا اور پانی کا نام بہشت رکھے گا جو اوسکا تابع ہوگا اوسکو بہشت میں ڈالیگا
اور منکر کو دوزخ میں سو حضرت نے فرمایا کہ اوسوقت کے مسلمان اوسکی آگ سے نہ ڈریں اسواسطے کہ اوسکی آگ حقیقت میں پانی ہے اور اوسکا
پانی آگ ہے ف ۳۸۹ ابو شریح ان خزاعی ان مکۃ حرمہا اللہ و لم یحرمہا الناس فلا یحل لامرئ یؤمن باللہ
والیوم الاخر ان یسفک بہا دما و لا یعضد بہا شجرۃ فان احد ترخص لقتال رسول اللہ فقولوا لہ ان
اللہ قد اذن لرسولہ و لم یاذن لکم و انما اذن لی فیہا ساعۃ من نہار ثم عادت حرمتہا الیوم کحرمتہا
بالامس و لیبلغ الشاہد الغائب بخاری اور مسلم میں ابو شریح رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مکہ خدا نے حرام کیا ہے
آدمیوں نے اوسکو نہیں حرام کیا سو جو مرد کہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو وہ اوسمیں خون کو نہ بہاوے یعنی کسیکو نہ مارے اور پیڑ کاٹ
نہ کاٹے اور اگر کوئی مکے میں خون کرا در ست جائے پیغمبر خدا کے قتل کرنے کی دلیل سے سو اوس سے کہدو کہ البتہ خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا اور تمکو
حکم نہیں دیا اور مجکو بھی دن کی ایک ہی ساعت میں اجازت ہوئی پھر اوسکی حرمت پلٹ آئی آج جیسے کل تھی اور چاہیئے کہ جو لوگ اس وقت حاضر ہیں
وے غائب لوگوں کو یہ حکم پہنچا دیویں ف ۳۹۰ لمن ان من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم و یظہر الجہل و یفشو الزنی
و تشرب الخمر و تذہب الرجال و تبقی النساء حتی یکون لخمسین امرأۃ قیم واحد بخاری اور مسلم
میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں سے یہ ہے کہ علم اوٹھا لیا جاویگا یعنی علماء مرجاوینگے اور جہالت ظاہر ہوگی اور
حرام کاری پھیل جاویگی اور شراب پی جاویگی اور مرد جاتے رہینگے اور عورتیں باقی رہینگی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا ایک خبر لینے والا

رہنا نوے ۹۹ رحمتیں خدا کی قیامت کے دن کے واسطے ہین ف یعنی خدا نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے ایک حصہ تمام خلق کو دیا اوسی کا یہ
اثر ہی کہ جانور اپنے بچون کو پالتے ہین آپ بھوکے رہتے ہین اونکو کھلاتے ہین اوسی کا اثر ہی کہ ماں باپ اپنی اولاد کو پالتے ہین اور اونکی
مصیبتین اوٹھاتے ہین اور ننانوے حصے خدا کی رحمت قیامت مین ظاہر ہوگی حضرتؐ کی شفاعت اور گنہگارون کی بخشش اور بہشت
کی نے حساب نعمتین اونھین رحمتون کا اثر ہی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خدا کی رحمت کی کچھ حد نہین ق ابو ہریرۃ ان للہ ملائکۃ ۳۷۹
یطوفون فی الطرق یلتمسون اھل الذکر فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ تنادوا ھلموا الی
حاجتکم قال فیحفونھم باجنحتھم الی السماء الدنیا فاذا تفرقوا عرجوا الی السماء قال
فیسئلھم ربھم وھو اعلم بھم منھم من این جئتم فیقولون جئنا من عند عباد لک فی الارض
قال فیسئلھم ربھم وھو اعلم بھم منھم ما یقول عبادی قالوا یسبحونک ویکبرونک
ویحمدونک ویھللونک ویمجدونک قال فیقول ھل رأوني قال فیقولون لا واللہ
ما رأوک قال فیقول کیف لو رأوني قال فیقولون لو رأوک کانوا اشد لک عبادۃ
واشد لک تحمیدا واکثر لک تسبیحا قال فیقول فما یسئلونني قالوا یسئلونک الجنۃ
قال فیقول وھل رأوھا قال یقولون لا واللہ یا رب ما رأوھا قال فیقول فکیف لو رأوھا
قال یقولون لو انھم رأوھا کانوا اشد علیھا حرصا واشد لھا طلبا واعظم فیھا رغبۃ
قال فمم یتعوذون قال یقولون من النار قال یقول وھل رأوھا قال یقولون لا واللہ
یا رب ما رأوھا قال یقول فکیف لو رأوھا قال یقولون لو انھم رأوھا کانوا اشد منھا
فرارا واشد لھا مخافۃ قالوا ویستغفرونک قال فیقول فاشھدکم انی قد غفرت لھم
قال یقول ملک من الملائکۃ رب فیھم فلان لیس منھم انما جاء لحاجۃ قال ھم القوم
لا یشقی جلیسھم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر خدا کے فرشتے ہین کہ گھومتے پھرتے ہین
راہون مین ڈھونڈھتے ہین خدا کے یاد کرنے والون کو پھر جب پاتے ہین اوس گروہ کو جو خدا کو یاد کرتے ہین تو آپسمین پکارتے ہین چلو اپنے
اپنے مطلب کو حضرتؐ نے فرمایا سو اونکو وے چھالیتے ہین اپنے پرون سے پہلے آسمان تک جب لوگ ذکر کرکے جدا ہو جاتے ہین تو فرشتے آسمان پر
چڑھ جاتے ہین حضرتؐ نے فرمایا پھر اون سے اوسکا رب پوچھتا ہی حال انکا وہ اوسکا حال اون سے زیادہ جانتا ہی کہ تم کدھر سے آئے تو وے کہتے ہین
ہم تیرے بندون کے پاس سے آئے ہین جو زمین پر ہین حضرتؐ نے فرمایا پھر اونکا رب اون سے پوچھتا ہی حال انکا وہ اوسکا حال اون سے زیادہ جانتا ہی
کہ کیا کہتے ہین تیرے بندے فرشتے کہتے ہین کہ سبحان اللہ کہتے ہین یعنی ہر عیب اور نقصان سے تجکو پاک بتلاتے ہین اور اللہ اکبر کہتے ہین یعنی
تجکو سب سے بڑا جانتے ہین اور الحمد للہ کہتے ہین یعنی تیری خوبی بیان کرتے ہین اور لا الہ الا اللہ کہتے ہین یعنی تیرے سوا کسی کو لائق
بندگی کے نہین جانتے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہین یعنی بدون تیری مدد کے اپنا کسی بات مین اختیار نہین جانتے تیری بڑائی بیان
کرتے ہین حضرتؐ نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہی کہ کیا اونھون نے مجکو دیکھا ہی حضرتؐ نے فرمایا پھر فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم نہین دیکھا ہی حضرتؐ نے فرمایا
پھر خدا فرماتا ہی کیا اونکا حال ہو جو مجکو دیکھین حضرتؐ نے فرمایا سو کہتے ہین اگر وے تجکو دیکھین تو بہت تیری بندگی کرین اور نہایت تیری

ذکر کی فضیلت
ذکر الٰہی کی
برکت کے بیان
میں

عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي اِلٰى امْرَاَتِهٖ وَتُفْضِي اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا مسلم عن ابو سعید
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب آدمیوں سے بہت برا آدمی اللہ کے نزدیک مرتبے میں قیامت کے دن اور ایک روایت میں ہے کہ امانت کا
بڑا خیانت کرنے والا اللہ کے نزدیک قیامت کے دن مرد ہے جو اپنی جورو سے صحبت کرے اور جورو اوس سے صحبت کرے پھر اوسکے بھید کو
مشہور کرے ف یعنی لوگوں سے بیان کرے کہ ہمنے اتنی بار جماع کیا یا اتنی دیر کیا کہ یہ کمال بیحیائی ہے اور نہایت گناہ ف
ابو سعید ان من ضیضیء ھذا قوما یقرءون القرآن لا یجاوز حناجرھم یقتلون اھل الاسلام ۳۹۸
ویدعون اھل الاوثان یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ لئن ادرکتھم
لاقتلنھم قتل عاد ق قبلہ الذی الخ بصرہ حین قال اتق اللہ یا محمد حین قسم ذھیبۃ فی
تمیم بنی سعد کان بعث بھا علی من الیمن بین الاقرع وعیینۃ وعلقمۃ وزید الخیل بخاری اور مسلم میں
ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسکی اصل اور نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن کو پڑھینگے کہ اونکے گلوں سے نیچے نہ اتریگا یعنی
دل میں قرآن کی تاثیر نہ ہوگی زبان سے پڑھینگے اور اوسپر عمل نہ کرینگے مسلمانوں کو قتل کرینگے بت پرستوں کو چھوڑینگے وے لوگ نکل جاوینگے
اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانے سے اگر میں اونکو پاؤں تو مقرر اونکو قتل کروں گا قوم عاد کا سا قتل یہ حدیث اوسکے حق میں فرمائی جس کا نام
ذی الخویصرہ تھا جب اوسنے کہا تھا عدل کر اے محمد جب حضرت کے پاس سونا مٹی ملا ہوا جسکو حضرت علی رضی نے یمن سے بھیجا تھا بانٹتے تھے چار آدمیوں کے
درمیان ایک اقرع دوسرا عیینہ تیسرا علقمہ چوتھا زید خیل ف یہ چاروں عرب میں سردار تھے تازہ اسلام لائے تھے اسواسطے وہ کچا سونا
حضرت نے اونھیں کو دیا دلداری کے واسطے بنی تمیم کی قوم میں ایک شخص منافق تھا ذوالخویصرہ اوسکا نام اوسنے کہا اے پیغمبر خدا سے ڈر عدل کر
برابر بانٹ ہمکو بھی دے تب حضرت نے فرمایا کہ اے کمبخت اگر میں عدل نکرونگا تو پھر دنیا میں کون عدل پیدا ہوگا عمر فاروق رضی نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو
میں گردن اوسکی کاٹ ڈالوں یہ منافق ہے حضرت نے فرمایا کہ مت مارو لوگ بدنام کرینگے کہ پیغمبر اپنے ساتھیوں کو مارتا ہے جب وہ وہاں سے اوٹھ گیا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوسکی نسل سے بیدین لوگ پیدا ہونگے ابو سعید اس حدیث کے راوی سے بخاری میں روایت ہے کہ وے قوم خارجی پیدا ہوئی
جنھوں نے حضرت علی کی امامت نہ مانی اور حضرت علی نے اونکو قتل کیا اور میں بھی اوس لڑائی میں موجود تھا جو حضرت نے نشانی فرمائی تھی وہ
اون میں موجود تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں کہ قرآن پڑھتے ہیں اور دل میں اونکے ایمان نہیں
یعنی دل میں بیدین اور بدعت بھرا ہے تو اونکی عبادت کا کچھ اعتبار نہیں دانا مسلمان کو چاہیے کہ اونکی ظاہری عبادت پر دھوکا نہ کھاوے
انس ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لابرہ ۳۹۹
بندے ایسے ہیں کہ اگر قسم کھا بیٹھیں خدا کے بھروسے پر تو خدا اونکی قسم کو سچا کر دیوے یعنی جس چیز پر قسم کھاویں کہ فلانی بات ایسی ہوگی تو ویسی ہی
خدا کر دیتا ہے ف بخاری میں انس سے روایت ہے کہ ہماری پھوپھی نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اوس سے معاف کروایا اوسنے
معاف نکیا پھر خون بھالینے کا اقرار کیا اوسکو بھی نہ مانا پھر اوسنے حضرت سے فریاد کی حضرت نے اوسکے بدلے دانت توڑنے کا حکم کیا تب انس
بن نضر چچا نے حضرت سے کہا کہ قسم ہے اوس خدا کی جسنے تجکو سچا نبی کیا ہے کہ میری بہن کا دانت نہ توڑا جاویگا حضرت نے فرمایا اے انس خدا کا حکم
تو بدلا لینا ہے آخر اوس عورت کی قوم خون بھالینے پر راضی ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسنے خدا کے بھروسے پر قسم کھائی تھی سو خدا نے اسکی
قسم سچی کی ۳۰۰ ابو مسعود عقبۃ بن عمرو البدری الانصاری ان رجلا اذکر کلمۃ الناس من کلام النبوۃ الاولی

یکون منہ الشبہ مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر منی مرد کی کا بھی سفید ہی اور عورت کی منی پتلی زرد ہی سو ان دونوں میں سے جو غالب پڑ گئی یا جو پہلے نکلی تو اولاد اسی سے مشابہت رکھتی ہی ف یہود یوں نے حضرت سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ لڑکا کبھی ماں کی صورت پر ہوتا ہی کبھی باپ کی سو حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکی منی غالب پڑی یا جسکی پہلے نکلی اولاد اسی کی صورت پر لڑکا ہوتا ہی ف ابو موسیٰ سے روایت ہی ۲۴۵ کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کہاوت اوسکی جس واسطے خدا نے مجکو اوٹھایا ہی رہنمائی اور علم سکھانے کو جیسے کہاوت مینہہ کی جو پڑا نہجاز مین پر سو اوسمین سے جو تھوڑی بہتر زمین تھی وہ پانی کو سوک گئی اور چارا اور بہت سا سبزہ جمایا اور اوس زمین سے جو کڑی سخت تھی اوسنے پانی کو سمیٹ رکھا یعنی جیسے تالاب اور جھیل سو خدا نے اوس سے آدمیون کو نفع پہنچایا پھر آدمیون نے اوس سے پانی پیا اور جانورون کو پلایا اور کھیتون کو سینچا اور کچھ دوسرے ٹکڑے زمین کے پانی پر نہجا سو وہ تو چٹیل میدان رہا کہ نہ پانی کو روکے نہ چارا جماوے سو یہ کہاوت ہی اوسکی جو خدا کے دین کو بوجھا اور خدا نے اوسکو میرے پیغمبری سے نفع دیا سو اوسنے علم سیکھا اور خیر کو سیکھایا اور کہاوت ہی اوسکی جسنے ادھر کو سر نہ اوٹھایا یعنی علم دین پر کچھ دھیان نکیا اور خدا کی ہدایت کو نہ لیا جسکے واسطے مین بھیجا گیا ف یعنی پیغمبر کی ہدایت کا اور مینہہ کا ایک حال ہی اسواسطے کہ زمین تین طرح پر ہی آدمی بھی تین قسم کے ہین ایک قسم زمین کی جو عمدہ ہی اوسمین پانی برسنے سے چارا سبزہ خوب جمتا ہی اسی طرح جو دانا لوگ ہین وے قرآن حدیث کو خوب سمجھتے ہین اور ایک کام کرتے ہین دوسری قسم زمین کی وہ جسمین سبزہ نہین جمتا لیکن پانی بھر رہتا ہی تو ہر چند اوسکو خود نفع نہین لیکن اورون کو فائدہ ہی اسی طرح بعضے آدمی وے ہین کہ علم دین اونکو یاد ہی لیکن تیز فہم نہین جو اوسمین سے مطلب نکالین تو اون سے اورون کو فائدہ ہی خود کو اوتنا نہین تیسری قسم زمین کی چٹیل میدان ہی کہ اوسمین نہ پانی ٹھہرے نہ سبزہ جمے اسی طرح وہ لوگ ہین جنھون نے دین کی طرف کچھ دھیان نکیا نہ خود کو نفع نہ خیر کو تو معلوم ہوا کہ ہدایت پیغمبر اور مینہہ اپنی تاثیر مین جو پورے ہین اگر کسی آدمی اور زمین کو فائدہ نہو تو اوسکی استعداد اور لیاقت کا قصور ہی شعر ہر اران کہ در اطافت طبعش خلاف نیست ۔ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم حسن ف ابو ہریرہ سے ۲۴۶ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا میری مثل اور مجھسے اگلے پیغمبرون کی مثل جیسے اوس مرد نے ایک مکان بنایا سو اوسکو بہت ستھرا اور اچھا بنایا مگر اوسکے کونون مین سے کسی کونے کو ایک اینٹ کے برابر تمام کیا سو آدمی اوسمین دیکھنے کو گھومنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیون نہین جمائی گئی سو وہ اینٹ مین ہون اور مین ون پیغمبرون کا تمام اور پورا کرنے والا ف یعنی نبوت کا گھر میرے بغیر ناتمام تھا میرے ہونے سے سب کمالات ختم ہوچکے اسمین اشارہ ہی کہ حضرت

نفس لقد جئت شيئا نكرا قال الم اقل لك انك لن تستطيع معي صبرا قال وهذه اشد من الاولى قال ان سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني قد بلغت من لدني عذرا فانطلقا حتى اذا اتيا اهل قرية استطعما اهلها فابوا ان يضيفوهما فوجدا فيها جدارا يريد ان ينقض قال مائل فقال الخضر بيده فاقامه فقال موسى قوم اتيناهم فلم يطعمونا ولم يضيفونا لو شئت لاتخذت عليه اجرا قال هذا فراق بيني وبينك سأنبئك بتأويل ما لم تستطع عليه صبرا فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وددنا ان موسى كان صبر حتى يقص علينا من خبرهما بخاری اور مسلم مین ابی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم مین کھڑے خطبہ پڑھتے تھے سو کسی نے پوچھا کہ آدمیون مین کون بڑا عالم ہی موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ مین ہون سو خدا نے اون پر غصہ کیا اسواسطے کہ خدا کی طرف علم کو نہ پھیرا یعنی یون نہ کہا کہ واللہ اعلم پھر خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم بھیجا کہ مقرر میرا ایک بندہ ہی دو دریاؤن کے سنگم پاس وہ تجھسے زیادہ عالم ہی سو موسیٰ علیہ السلام نے کہا ای رب میرا اور اوسکا کیونکر ملاپ ہو خدا نے فرمایا کہ تو اپنے ساتھہ ایک بھنی مچھلی کو لے پھر اوسکو ایک زنبیل یعنی ٹوکری مین رکھہ سو جہان وہ مچھلی تجھسے چھوٹ رہے تو وہ اوسی مکان مین ہوگا سو موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی لی پھر اوسکو زنبیل مین رکھا پھر روانہ ہوئے اور ساتھہ اپنے خادم یعنی یوشع بن نون کو بھی لے چلے یہان تک کہ سنگم کے پتھر پاس آئے اور دونون صاحب وہان سر ٹیک کر سو گئے اور مچھلی آب حیات کی تاثیر سے زنبیل مین پھڑکی اور اوس سے نکل آئی پھر گر پڑی یا مین اور دریا مین اپنی راہ لی سرنگ بنا کر اور خدا نے جہان سے مچھلی کئی تھی پانی کا بہاؤ بند کر رکھا سو وہ طاق سا ہو گیا پھر جب موسیٰ علیہ السلام جاگے تو اونکے ساتھی یعنی حضرت یوشع مچھلی کا قصہ کہنا اون سے بھول گئے اور حضرت یوشع جب مچھلی نکل گئی تبھی جاگتے تھے پھر دونون چلے جتنا کہ رات اور دن باقی رہا تھا جب دوسرا دن ہوا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا دن چڑھے کا ہمکو کھانا دو البتہ ہمنے اس سفر مین تکلیف پائی حضرت نے فرمایا کہ موسیٰ جب تک اوس مکان سے جسکو خدا نے فرمایا تھا نہ بڑھے نہ تھکے تھے کہا اونکے خادم نے یہ تو بتلائیے کہ جب ہم آئے تھے پتھر پاس سو مین بھول گیا مچھلی کا آپسے قصہ کہنا اور نہین بھلایا مجکو مچھلی کی یاد سے مگر شیطان نے اور راہ لی مچھلی نے مجکو تعجب ہی یعنی بھنی مچھلی کا زندہ ہو کر چلا جانا عجب کی بات ہی حضرت نے فرمایا کہ مچھلی کو تو راہ ہوئی اور موسیٰ اور اونکے خادم کو تعجب سو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے پھر اولٹے قدمون پلٹے حضرت نے فرمایا سو دونون پھر قدم پر قدم ڈالتے یہان تک کہ پتھر پاس پہنچے تو اچانک وہان دیکھا کہ ایک مرد ہی کپڑے سے سر لپیٹے پھر سلام کیا اوسکو موسیٰ علیہ السلام نے سو خضر نے کہا کہ تیرے ملک مین سلام کہان یعنی اس ملک مین سلام کی رسم نہین تو نے سلام کیونکر کیا موسیٰ نے کہا کہ مین موسیٰ ہون خضر نے کہا کہ تو کیا قوم بنی اسرائیل کا موسیٰ ہی موسیٰ نے کہا کہ ہان مین تیرے پاس آیا ہون تو مجکو وہ علم سکھلا دے جو خدا نے تجکو علم سکھایا ہی خضر نے کہا کہ میرے ساتھہ تو مقرر نہ ٹھہر سکے گا ای موسیٰ خدا کے بیشمار علم سے مجکو ایک علم ہی خدا نے مجکو سکھایا ہی کہ تو اوس علم کو نہین جانتا اور تجکو خدا کے علم سے ایک علم ہی خدا نے تجکو سکھایا ہی کہ مین اوسکو نہین جانتا پھر موسیٰ نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مجکو تو ثابت پاویگا مین تیرے حکم کے خلاف نہ کرونگا پھر خضر نے اون سے کہا اگر میری پیروی کرتا ہی تو مجھسے کوئی بات نہ پوچھیو جب تک مین اوسکا ذکر نہ کرون پھر دونون روانہ ہوئے کنارے کنارے دریا کے چلے جاتے تھے سو اودھر سے ایک ناؤ گذری تو ناؤ والون سے تینون آدمی کے چڑھا لینے کی بات چیت کی سو وے پہچان گئے خضر کو تو بدون کرایہ لیے چڑھا لے گئے پھر جب موسیٰ اور خضر ناؤ پر سوار ہوئے تو کچھہ دیر نہ لگی تھی کہ خضر نے بسولے سے ناؤ کا ایک تختہ نکال ڈالا تو موسیٰ نے

فضائل حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام

۳۹۱ رہ جاویگا خ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرَى اَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ يُرِيَ عَيْنَيْهِ مَالَمْ تَرَيَا اَوْ يَقُوْلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ مَالَمْ يَقُلْ بخاری میں واثلہ بن اسقع رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ سب بہتانون مین سے بڑا بہتان ہی کہ مرد اپنے باپ کو چھوڑ کے اور سے رشتہ ناتا لگاوے اور اپنی آنکھونکو وہ دکھلاوے جو آنکھون نے نہین دیکھا یعنی جھوٹا خواب

۳۹۲ بنا کر کہے یا حضرت کے پیغمبر پر کہے وہ بات جو پیغمبر نے نہین کہی یعنی حضرت کی طرف سے جھوٹی حدیث بنا کر کہے خ عَلِيٌّ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا بخاری میں حضرت علی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بعضا بیان تو جادو ہوتا ہی یعنی جیسے جادو سے آدمی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہی ویسی بعضے آدمی کی تقریر ہوتی ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ مشرق سے دو آدمی آئے اونھون نے حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا لوگون کو اونکی خوش تقریری سے بڑا تعجب ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی علماے حدیث نے کہا ہی کہ اگر باطل بات مین خوش تقریری کرے تو

۳۹۳ حرام ہی اور حق بات مین پسند ہی خ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ درختون سے ایک ایسا درخت ہی جسکے پتے نہین جھڑتے اور البتہ وہ درخت مسلمان کی مثل ہی

۳۹۴ ف عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت نے پوچھا کہ وہ کون درخت ہی کہ جسکے پتے نہین جھڑتے اصحاب کا دھیان جنگلی درختون مین گیا میرے دل مین آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہی لیکن شرم سے کہہ نسکا پھر حضرت نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہی اور مراد اوس سے مسلمان ہی کہ اوسکا نقصان کسی طرح نہین ہوتا راحت مین شکر کرتا ہی اور رنج مین صبر کرتا ہی تو اوسکو دونون طرح ثواب ہوتا ہی م جَابِرٌ اِنَّ مِنَ اللَّيْلِ

۳۹۵ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْئَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَهِيَ كُلَّ لَيْلَةٍ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ رات مین ایک ساعت وہ ہی کہ مسلمان بندہ خدا سے بہتری مانگے اور اوس ساعت کے موافق پڑجاوے تو خدا اوسکو ضرور دیوے اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جو دین دنیا کی بہتری مانگے تو خدا اوسکو ضرور دیوے اور یہ ساعت ہر رات ہی ف یعنی وہ ساعت جسمین دعا ضرور قبول ہوتی ہی وہ ہر رات مین ہوتی ہی بعضون نے کہا ہی کہ وہ ساعت پچھلی رات کو صبح کے قریب ہوتی ہی بعضون نے کہا جب تہائی رات رہتی ہی تب ہوتی ہی حضرت نے اسواسطے صاف نہ فرمایا تاکہ لوگ اوسکے شوق مین

۳۹۵ رات بھر عبادت کرین ف اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّيْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا يُبْقِيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابَ اَبِيْ بَكْرٍ بخاری اور مسلم مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون مین سے مجھپر بڑا احسان کرنے والا ساتھہ دینے مین اور اپنے مال کے خرچ کرنے مین ابوبکر ہی اور اگر مین اپنے رب کے سوا کسی اور کو جانی دوست ٹھہراتا تو ابوبکر ہی کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارے اوسکے درمیان ہی مسجد کی طرف سب کے دروازے بند کر دیے جاوین مگر ابوبکر کا دروازہ کھلا رہے ف مسجد کے صحن سے لگے اصحاب کے دروازے تھے سو حضرت نے وفات کے قریب سب دروازے بند کروا دیے صرف حضرت ابی بکر رضہ کا دروازہ کھلا رکھا اس حدیث سے ابی بکر صدیق کی سب اصحاب پر فضیلت ثابت ہوئی اور اسمین صاف اشارہ کیا اونکی خلافت کا

۳۹۶ م عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ مِنْ شَرِّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةَ مسلم مین عائذ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت برا چرانے والا وہ ہی جو بھیڑ بکری کے مارنے ہانکنے مین تیزی کرے ف مراد اس حدیث سے حاکم ظالم ہی جو رعیت پر رحم نکرے

۳۹۷ م اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُرْوٰى مِنْ اَعْظَمِ النَّاسِ اَمَانَةً

اوستاد شاگرد کی تین خطا مین تک معاف کرے بعد اوسکے اختیار رکھتا ہی چاہے اوسکو ساتھ رکھے چاہے جدا کرے پانچوین بڑی وجہ بات یہ ہی
کہ یقین کرے کہ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہین اگرچہ اوسکی حکمت ہماری سمجھ مین نہ آوے جیسے ناؤ کو توڑنا اور اوسکے کا مارڈالنا اور گرتی
دیوار کو اوٹھا دینا سر اسر حکمت تھا تو مسلمان کو لازم ہی کہ خدا کے کام پر راضی رہے خواہ اسکے موافق مرضی کے ہو خواہ نہو اسواسطے کہ

۴۰۲ اوسکا کوئی کام بے حکمت نہین ق ابن عمر ان ناسا منکم قد ارو لیلۃ القدر فی السبع الاواخر اری
ناس منکم قد تواطأوا فی السبع الخواتر فمن کان متحریہا فلیتحرہا فی السبع الخواتر بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ تم مین سے بعضے آدمیون کا گمان ہی کہ شب قدر پچھلے سات راتون کی پہلی سات راتون مین ہی اور بعضون کا گمان ہی کہ پہلی سات راتون مین ہی سو تم اوسکو
پچھلی سات راتون مین تلاش کرو ف یعنی جو شخص کام کرے جسمین شبہہ ہو تو اگر دس رات تلاش کرے گا تو سات اتین بھی اوسمین موجود

۴۰۳ ہین خواہ پہلی خواہ پچھلی ق عدی بن حاتم ان وسادک لعریض انما ہو سواد اللیل وبیاض النہار قالہ
بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتمؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیرا تکیہ بہت چوڑا ہی یعنی تو احمق ہی خدا کا مطلب سیاہ سفید دورے سے
رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہی یہ حضرتؐ نے عدیؓ سے فرمایا ف بخاری مین عدی بن حاتمؓ سے روایت ہی کہ جب قرآن کی یہ آیت
اوتری کہ رمضان مین کھایا پیا کرو جب تک کہ سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو مینے اونٹ باندھنے کی رسی ایک سیاہ دوری سفید ایک
تکیہ کے نیچے رکھی پھر آخر رات مین مینے اوسکو دیکھا مجکو کچھ صاف نظر نہ آئی صبح کو مینے حضرتؐ سے عرض کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی
تو نادان ہی خدا کا یہ مطلب نہین جو تو سمجھا ہی سفید سیاہ ڈورے سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہی یعنی جب تک رات کی سیاہی سے

۴۰۴ صبح کی سفیدی نمودار نہو اوس وقت تک سحر کھانا درست ہی ق ابن مسعود ان ہاتین الصلوتین حولت عن
وقتہما فی ہذا المکان یعنی صلوۃ المغرب فلا صلوۃ الفجر عن مزدلفۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ دو نمازین یعنی مغرب اور فجر کی ٹالی گئین اپنے وقت سے اس مکان مین یعنی مزدلفہ مین ف مزدلفہ نام ہی ایک مکان کا
مکے سے چند کوس سو حضرتؐ نے حج کے موسم مین وہان مغرب کی نماز عشا کے ساتھ پڑھی اور فجر کی نماز نہایت اندھیرے مین اول وقت فجر ہوتی ہی
پڑھی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی سو مغرب کا وقت تو بالکل ٹالا جاتا تھا اور صبح کا وقت ہر روز کے معمول سے خلاف ہوا ہر چند صبح کی نماز اپنے

وقت پر ہوئی لیکن معمول سے خلاف ہوئی کہ ہر روز اتنی جلدی نہوتی تھی تو اسواسطے فرمایا کہ مغرب اور فجر کی نماز اپنے وقت سے ٹل گئی سنت یہی ہی کہ

۴۰۵ حج مین ایسے وقت پر جاوے تاکہ اور کام حج کے کر سکے ق ابو مسعود عقبۃ بن عمرو لا انصاری ان ہذا لعلم فان
شئت ان تأذن لہ وان شئت رجع قال بل اذن لہ یا رسول اللہ قالہ لابی شعیب الانصاری
لما دعاہ وخامس خمسۃ فاتبعہ رجل بخاری اور مسلم مین ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہی کہ ابو شعیب انصاری نے جب پانچ
آدمیون کی دعوت کی چار صحابی یا پانچوین حضرتؐ تو ایک آدمی حضرتؐ کے ساتھ اور بھی چلا گیا تب حضرتؐ نے ابو شعیب انصاری سے فرمایا کہ یہ شخص
ہمارے ساتھ لگا چلا آیا ہی تو اگر چاہے تو اوسکو بھی کھانا کھانے کی اجازت دے اور اگر نہ چاہے تو یہ پلٹ جاوے ابو شعیب نے کہا بلکہ مین اسکو بھی اجازت
کھانے کی دیتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن آدمیون کی دعوت ہوا وتنے ہی جاوین زیادہ اوس سے نہ جاوین اگر کوئی

۴۰۶ ساتھ چلا جاوے تو دعوت کرنے والے سے اوسکی اطلاع کر کے چاہے وہ آنے دے چاہے نہ آنے دے ق جابر ان ہذا اختطر علی
سریحی انا نائم فاستیقظت وہو فی یدی صلتا فقال من یمنعک منی فقلت اللہ ثلثا بخاری اور مسلم مین

بیان کرنے کی وجہ
تقریر مسلم
عمدہ

إذا لم تستحي فاصنع ما شئت بخاری مین ابو مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگلی پیغمبر ہی کی کلام سے جو لوگون نے پائین
پائی ہین اونمین سے ایک بات یہ ہی کہ جب تجکو شرم نہ رہے خدا سے یا خلق سے تو جو چاہے کر آوے سو کر ف یعنی حیا اور شرم سنت پیغمبرون کی دین
مین پسندیدہ اسکا حکم کبھی موقوف نہین ہوا طبیعت آدمی کی بدکامون کو چاہتی ہی شرم کے سبب کامون سے رکتا ہی آدمی اگر شرم نہین تو
جانور ہی ف أبي بن كعب إن موسى قام خطيبا في بني إسرائيل فسئل أي الناس أعلم فقال أنا ۴۰۱
فعتب الله عليه إذ لم يرد العلم إليه فأوحى الله إليه أن لي عبدا بمجمع البحرين هو أعلم منك فقال
موسى يا رب وكيف لي به قال تأخذ معك حوتا فتجعله في مكتل فحيثما فقدت الحوت فهو ثم
فأخذ حوتا فجعله في مكتل ثم انطلق وانطلق معه بفتاه يوشع بن نون حتى إذا أتيا الصخرة
وضعا رؤوسهما فناما واضطرب الحوت في المكتل فخرج منه فسقط في البحر واتخذ سبيله
في البحر سربا وأمسك الله عن الحوت جرية الماء فصار عليه مثل الطاق فلما استيقظ نسي
صاحبه أن يخبره بالحوت فانطلقا بقية يومهما وليلتهما حتى إذا كان من الغد قال
موسى لفتاه آتنا غداءنا لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا قال ولم يجد موسى النصب حتى
جاوز المكان الذي أمره الله به قال له فتاه أرأيت إذ أوينا إلى الصخرة فإني نسيت الحوت وما أنسانيه
إلا الشيطان أن أذكره واتخذ سبيله في البحر عجبا قال فكان للحوت سربا ولموسى ولفتاه عجبا فقال
موسى ذلك ما كنا نبغي فارتدا على آثارهما قصصا قال رجعا يقصان آثارهما حتى انتهيا إلى الصخرة
فإذا رجل مسجى ثوبا فسلم عليه موسى فقال الخضر وأنى بأرضك السلام قال أنا موسى قال موسى
بني إسرائيل قال نعم أتيتك لتعلمني مما علمت رشدا قال إنك لن تستطيع معي صبرا يا موسى
إني على علم من علم الله علمنيه لا تعلمه وأنت على علم من علم الله علمكه لا أعلمه فقال موسى
ستجدني إن شاء الله صابرا ولا أعصي لك أمرا فقال له الخضر فإن اتبعتني فلا تسألني عن شيء
حتى أحدث لك منه ذكرا فانطلقا يمشيان على ساحل البحر فمرت سفينة فكلموهم أن يحملوهم
فعرفوا الخضر فحملوا بغير نول فلما ركبا في السفينة ولم يفجأ إلا والخضر قد قلع لوحا من
ألواح السفينة بالقدوم فقال له موسى قوم حملونا بغير نول عمدت إلى سفينتهم فخرقتها
لتغرق أهلها لقد جئت شيئا إمرا قال ألم أقل إنك لن تستطيع معي صبرا قال لا تؤاخذني
بما نسيت ولا ترهقني من أمري عسرا قال وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فكانت
الأولى من موسى نسيانا قال وجاء عصفور فوقع على حرف السفينة فنقر في البحر نقرة
فقال له الخضر ما علمي وعلمك من علم الله إلا مثل ما نقص هذا العصفور من هذا البحر
ثم خرجا من السفينة فبينما هما يمشيان على الساحل إذ أبصر الخضر غلاما يلعب مع الغلمان
فأخذ الخضر برأسه بيده فاقتلعه بيده فقتله فقال له موسى أقتلت نفسا زكية بغير

یہ بات حضرت نے ابو موسیٰ اور بلال رضہ سے فرمائی جب ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ یہی مجھسے بہت کہتے ہو کہ بشارت لے ف ابو موسیٰ رضہ سے
روایت ہے کہ ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ جو دینے کا وعدہ کیا تھا سو پورا کر و حضرت نے فرمایا کہ تو بہشت کی بشارت لے اوسنے کہا کہ بشارت
بہت دیکر تے ہو کچھ مال دو تب حضرت نے یہ حدیث ابو موسیٰ اور بلال رضہ سے فرمائی دونوں نے کہا کہ یا حضرت ہمنے بشارت قبول کی پھر حضرت نے ایک پیالہ پانی کا
پیالہ منگوایا اور ہاتھ منہ اوسمین دھویا کلی اوسمین ڈالی پھر اون دونوں سے فرمایا پی جاؤ سو وے پی گئے حضرت ام سلمہ رضہ پردے کے اندر سے کہا
کہ اسمین سے کچھ تبرک اپنی ان کو بھی دو جو باقی رہا تھا سو اونکو دیا ۴۱۱ ھ زید بن ثابت ان ھذہ الامۃ تبتلی فی قبورھا فلو لا ان
لا تدافنوا لدعوت اللہ ان یسمعکم من عذاب القبر الذی اسمع منہ قالہ لما مر بقبور المشرکین لکن مسلم میں زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے کہ حضرت جب مشرکون کی قبرون پر گذرے تو فرمایا کہ یہ گروہ اپنی قبرون کے اندر بلا میں گرفتار
ہین اگر مجکو اسکا خوف نہ ہوتا کہ تم عذاب قبر دیکھکر مردون کا دفن کرنا کہین نچھوڑ دو تو میں خدا سے دعا کرکے تمکو عذاب قبر کا سنوا دیتا
جیسا مین سنتا ہون ف حضرت مدینے کے ایک باغ مین خچر پر سوار چلے جاتے تھے قبرون کے پاس عذاب قبر دیکھکر خچر بھڑکا حضرت نے
فرمایا یہ کسکی قبر ہین ہین ایک آدمی نے کہا کہ یہ کافرون کی قبرین ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ۴۱۲ ھ ابو بصرۃ الغفاری ان ھذہ
الصلوٰۃ عرضت علی من کان قبلکم فضیعوھا فمن حافظ علیھا کان اجرہ مرتین ولا صلوٰۃ
بعدھا حتی یطلع الشاھد یعنی صلوٰۃ العصر مسلم میں ابو بصرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقررہ عصر کی نماز
اون پر بھی فرض ہو چکی ہے جو لوگ تم سے آگے ہو چکے ہین سو اونھون نے ضائع کیا یعنی دنیا کے کاربار مین رہے اوسکو نہ پڑھا سو جو اسکی
محافظت کریگا اور اوسکو تاکے رہیگا اوسکو اور نمازون سے اسکا دوہرا ثواب ملے گا اور اس عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہین جب تک کہ
تارا نہ نکلے ۴۱۳ ھ معویۃ بن الحکم السلمی ان ھذہ الصلوٰۃ لا یصلح فیھا شیء من کلام الناس انما ھی التسبیح
والتکبیر وقراءۃ القرآن مسلم میں معویہ بن حکم رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقررہ نماز ہی ایسی ہے جسمین مناسب نہین کچھ آدمیون
کی سی بات کرنا نماز تو صرف تسبیح اور تکبیر اور قرآن پڑھنے ہی کا نام ہے ف مصابیح مین معویہ بن حکم رضہ سے روایت ہے کہ ہم
حضرت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اتنے مین ایک آدمی نے چھینکا مینے کہا یرحمک اللہ لوگون نے مجھے گھورا مینے کہا کہ تمکو کیا ہوا ہے جو مجکو دیکھتے ہو
تو وے لوگ اپنی رانین کوٹنے لگے تب مین سمجھا کہ مجکو چپکاتے ہین تو مین چپ رہا پھر جب حضرت نماز پڑھ چکے تو حضرت کے قربان مینے ایسا
نرمی سے بتانے والا نہین دیکھا قسم خدا کی نہ مجکو مارا نہ گالی دی نہ جھڑکا فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھینک کا جواب دینا یا بات کرنا
نماز مین درست نہین ۴۱۴ ھ ابو ھریرۃ ان ھذہ القبور مملوۃ ظلمۃ علی اھلھا وان اللہ ینورھا لھم بصلوتی
علیھم مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقررہ قبرین اندھیرے سے بھری ہین مردون کے حق مین اور البتہ خدا اونکو
روشن کر دیتا ہے میری دعا سے اوپر ف ایک آدمی رات کو مر گیا اصحاب نے اوسکی حضرت کو خبر نکی صبح کو جب آئے اوسکی قبر کو
دیکھا تو پوچھا یہ کسکی قبر ہے لوگون نے حال کہا کہ فلانے آدمی کی ہے حضرت نے فرمایا ہمکو کیون نہ خبر کی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے
۴۱۵ معلوم ہوا کہ مردے کی نماز کے واسطے بلانا لوگونکو مستحب ہے ق انس ان ھذہ المساجد لا تصلح لشیء من ھذا البول
والقذر انما ھی لذکر اللہ والصلوٰۃ وقراءۃ القرآن بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
البتہ یہ مسجدین اس لائق نہین کہ اسمین کچھ پیشاب اور ناپاکی ہو مسجدین تو صرف یاد خدا اور نماز اور قرآن پڑھنے کے واسطے ہین

اون سے کہا ان لوگون نے ہمکو نہ کرایہ پر چڑھالیا تو اونکی ناؤ کو قصد کرکے پھاڑ ڈالا تاکہ لوگون کی تو ڈبو دیوے البتہ عجیب بات تجھسے ہوئی خضرؑ نے کہا میںنے تجھسے نکہا تھا کہ مقدر تجکو میرے ساتھ رہنا نجاویگا موسیٰؑ نے کہا مجکو میری بھول چوک پر نہ پکڑ اور مجھپر مشکل نہ ڈال یعنی میںنے بھولسے کہا معاف کیجیے تنگ نہ پکڑیے راوی نے کہا کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پہلی بار کا پوچھنا موسیٰؑ سے بھولسے ہوا حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک چڑیا آیا سو ناؤ کے کنارے پر بیٹھا پھر اوسنے چونچ ڈبائی دریا مین ایکبار سو خضرؑ نے موسیٰؑ سے کہا نہین ہی میرا علم اور تیرا علم خدا کے علم سے مگر اسکے برابر جتنا اس چڑیے نے دریا سے پانی گھٹایا یعنی خدا کا علم مثل سمندر ہی اور ہمارا تمھارا علم قطرے کے برابر جتنا چڑیے نے اپنی چونچ مین اوٹھایا پھر دونون ناؤ سے نکلے سو جس حال مین کہ وے دریا کے کنارے پر چلے جاتے تھے کہ یکایک خضرؑ نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ کھیل رہا ہی لڑکون کے ساتھ سو خضرؑ نے اوسکے سر کو اپنے ہاتھ سے پکڑلیا پھر اوسکا سر اپنے ہاتھ سے اوکھاڑ ڈالا سو اوسکو مار ڈالا تو موسیٰؑ نے کہا کیا تو نے مار ڈالا معصوم جان کو بدون بدلے جان کے یعنی اسنے کسیکا خون نکیا تھا جسکے بدلے تو اوسکو مارتا البتہ بُرا کام تجھسے ہوا خضرؑ نے کہا بھلا میںنے تجھسے نہ کہدیا تھا کہ تو میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیگا خضرؑ نے فرمایا کہ دوسرا سوال پہلے سے بہت کڑا ہی موسیٰؑ نے کہا کہ اگر اب مین تجھسے کوئی بات پوچھون اسکے بعد تو مجکو اپنے ساتھ نہ رکھیو تو نے میرا عذر بہت مانا پھر دونون چلے یہان تک کہ ایک بستی والون پاس پہنچے اون لوگون سے کھانا مانگا اون لوگون نے اونکی مہمانی نکی سو دونون نے ایک دیوار کو پایا کہ گرا چاہتی تھی اوسنے کہا کہ وہ جھک رہی تھی سو خضرؑ نے اپنے ہاتھ سے اوسکی طرف اشارہ کیا سو اوسکو سیدھا کھڑا کردیا تو موسیٰؑ نے کہا کہ یہ قوم ہین کہ ہم اونکے پاس آئے سو ہمکو نہ کھانا کھلایا نہ ہماری ضیافت کی اگر تو چاہتا تو دیوار سیدھی کرنے کی مزدوری لیتا خضرؑ نے کہا اسی وقت میرے تیرے درمیان جدائی ہی سو اب مین بتلاؤن تجھکو ان تینون باتون کا جسپر تو صبر نکرسکا پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے جی نے چاہا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور ہر بات کی وجہ پوچھتے تو بہت قصے اونکا ہمکو معلوم ہوتا اور خدا کے کامون کی حکمتین بہت لوگون کو معلوم ہوتین ف پورا قصہ قرآن شریف مین یون ہی کہ حضرتؐ نے خضرؑ نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ ناؤ کا حال تو یہ ہی کہ وہ ناؤ محتاج لوگون کی تھی کہ دریا مین محنت کرکے اوسکے کرایے سے اوقات بسر کرتے تھے سو مینے چاہا کہ اوسمین عیب لگادون اسواسطے کہ وہان ایک ظالم بادشاہ تھا کہ درست ناؤ کو زبردستی چھینے لیتا تھا تو اوسکو ناقص جان کر نہ لیوے اور لڑکے کا مارنے کا سبب یہ ہی کہ وہ لڑکا پیدائیشی کافر تھا اور اوسکے ماںباپ ایمان دار تھے سو ہم ڈرے کہ کہین اون بیچاروں کو اپنے کفر اور بدذاتی سے بلا مین نہ ڈالے سو ہمنے چاہا کہ خدا اوسکے بدلے اوس سے اچھا نیک بیٹا اونکو دیوے اور دیوار کا قصہ یہ ہی کہ وہ دیوار دو یتیم لڑکون کی تھی اور اوسکے نیچے بہت مال تھا اور اونکا باپ نیک آدمی تھا سو خدا نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو جب پہونچین تو اوس مال کو نکال کے خرچ کرین اگر ابھی دیوار گر پڑتی تو اور لوگ اوس مال کو لیجاتے اور یہ کام مینے اپنی طرف سے نہین کیا یعنی بحکم خدا کیا مجکو اسمین کچھ دخل نتھا ف خواجہ خضرؑ کا نام ایلیا بن ملکان ہی اور خضر اونکا لقب ہی کہ خشک زمین اونکے قدم کی برکت سے سبز ہوجاتی تھی فریدون بادشاہ کے وقت مین تھے اور سکندر کے ساتھ بھی رہے ہین بعضے کہتے ہین بنی اسرائیل کی قوم مین تھے بعضے کہتے ہین کہ شاہزادے تھے دنیا چھوڑکر فقیری اختیار کی اونکی پیغمبری مین اختلاف ہی ولی کامل ہونے مین کچھ شبہ نہین اور حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام حضرت موسیٰ کے عمدہ شاگرد تھے ہمیشہ اونکے ساتھ رہے اونکے مرنے کے بعد خلیفہ ہوئے اور پیغمبر بھی تھے ف حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے قصے مین بہت فائدے ہین اول یہ ہی کہ علم کے واسطے سفر کرنا مستحب ہی دوسرے یہ کہ طلب علم مین صبر کرنا اور سختیان سہنا اور مکروہات اوٹھانا شرط ہی بدون اسکے علم نہین آتا جلد بازی سے آدمی علم سے محروم رہتا ہی تیسرے یہ کہ عالم کو کتنا ہی بڑا عالم کیون نہو گھمنڈ نہ چاہیے کہ جہان مین ایک سے ایک زیادہ موجود ہی چوتھے یہ کہ

۴۴۲۱ اونکے مذہب کی اور لیلین ہیں **م** انس رأی اُمّ سُلَیم اُمّ انس رضی اللہ عنہما سے بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ ابھی تم پر حرام ہوا جاتا ہے اور کا بھائی میرے ساتھ مارا گیا ہے یعنی ام سلیم انس بن مالک کی کا نام تھا **ف** حضرت مدینے میں سوائے
ام سلیم کے کسی اور عورت کے گھر نہ جاتے تھے کسینے اسکا سبب پوچھا جواب میں حضرت نے یہ حدیث فرمائی اُمّ سلیم کے بھائی کا نام حرام بن ملحان

۴۴۲۲ تھا **ق** ابو سعید رأی اعتکفت العشر الاول التمس هذه الليلة ثم اعتكفت العشر الاوسط ثم اتيت
فقيل لي انها في العشر الاواخر فمن احب منكم ان يعتكف فليعتكف ری اور مسلم میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں رمضان کی پہلی دس راتوں میں اعتکاف بیٹھا تلاش کرتا اس رات کو یعنی شب قدر کو پھر میں درمیان کی دس راتوں
اعتکاف بیٹھا پھر حکم ہوا مجکو کہ شب قدر پچھلی دس راتوں میں ہے سو تم لوگوں میں جو اعتکاف بیٹھا چاہے وہ اعتکاف بیٹھے **ف** شب قدر کا بیان

۴۴۲۳ پہلے باب میں ہو چکا **ق** عائشة رأي ذا رأى لك امرا فاراد عليك ان يستعجلي حتى تستامري ابويك **و** لهما
بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تجھسے ایک بات کہتا ہوں تجھکو اوسکے جواب میں جلدی مناسب
نہیں بدون اپنے ماں باپ کی صلاح لیے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی **ف** حضرت کی بیبیوں کو کھانا کپڑا معمول سے ایک بار زیادہ ملتا
حضرت کو رنج ہوا تب اس مضمون کی آیت اتری کہ بیبیاں یا دنیا اختیار کریں یا دین تب حضرت نے پہلے یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہی حضرت

۴۴۲۴ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یا رسول اللہ میں ماں باپ کی صلاح کی کیا حاجت ہے میں نے دنیا کو چھوڑا اللہ رسول کو اختیار کیا حضرت اس بات سے
نہایت خوش ہوئے پھر اور بیبیوں نے بھی اسی طرح کہا **ه** عائشة رأيني على الحوض انظر من يرد علي منكم والله
ليقتطعن دوني رجال فلاقولن اي رب مني ومن امتي فيقول انك لا تدري ما احدثوا بعدك
ما زالوا يرجعون على اعقابهم مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اپنے حوض کوثر پر دیکھونگا یا
دیکھتا ہوں اونکو جو تم لوگوں میں سے میرے پاس آوینگے قسم خدا کی کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاوینگے سو میں کہونگا ای رب یہ لوگ میرے ہیں
میری امت سے ہیں سو خدا فرماویگا تو نہیں جانتا ہے کہ انھوں نے تیرے بعد کیا چیز نئی نکالی ہے سدا پھرتے رہے ایڑیوں کے بھل یعنی دین سے پھر گئے

۴۴۲۵ **ف** اس حدیث سے وے لوگ مراد ہیں جو چند گروہ عرب کے حضرت کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنکو ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قتل کیا یا وے لوگ
مراد ہیں جنھوں نے دین میں نئی باتیں نکالیں اور بدعتیں عالم میں پھیلائیں **ق** عقبة بن عامر رأيتك قرطت لكم وانا شهيد
عليكم وراني والله لا انظر الى حوضي الآن وراني اعطيت مفاتيح خزائن الارض او مفاتيح الارض وراني والله ما اخاف عليكم
ان تشركوا بعدي ولكن اخاف عليكم ان تنافسوا فيها بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ میں تمھارے واسطے ہر اول اور پیشوا ہوں یعنی مجکو سفر آخرت کا قریب ہے تمھاری مخبری کا سامان درست کرنے جاتا ہوں اور تمھارا گواہ ہوں
قیامت میں اور میں خدا کی قسم البتہ اپنے حوض کوثر کو اب دیکھ رہا ہوں اور مجکو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں اور ایک روایت میں ہے کہ زمین کی کنجیاں یعنی میری امت کا
سب ملکوں میں عمل ہوگا اور میں اسکا تم پر اس سے نہیں ڈرتا کہ تم مشرک ہو جاؤگے میرے بعد لیکن اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا لالچ میں کہیں بڑھ بڑھ کر آپس میں رشک کرنے لگو **ف**

۴۴۲۶ وفات کے قریب حضرت نے یہ حدیث منبر پر فرمائی **ق** ابن عمر اني قد خيرت فاخترت فقالوا علم اني ان زدت على السبعين يغفر له
زدت عليها بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو منافقوں کی مغفرت مانگنے کا اختیار
دیا گیا تھا سو میں نے اختیار کیا مغفرت مانگنا اور اگر مجکو معلوم ہوتا کہ اگر میں ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگوں تو اوسکی مغفرت ہوتی میں

جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس آدمی نے مجیر میری تلوار کھینچی سو مین جاگ پڑا اور اوسکے ہاتھہ مین ننگی تلوار تھی تو وہ کہنے لگا کہ تجکو اب کون بچاویگا میرے ہاتھہ سے تین بار کہا اللہ بچاویگا ف عرب مین نجد ایک خاک ہی حضرت وہان جہاد کو گئے تھے جب اودھر سے پھرے تو ایک جنگل مین جسکے علیحدہ علیحدہ درخت تھے اوترے حضرت ایک درخت کے نیچے تلوار اوسمین لٹکا کر سوگئے حضرت کے اصحاب اور درختون کے نیچے جاکر سو رہے اتنے مین ایک کافر آیا حضرت کی تلوار کھینچکر حضرت سے کہنے لگا کہ اب تجکو کون بچاویگا حضرت نے فرمایا کہ خدا مجکو بچاویگا سو وہ مارے اوسکے ہاتھہ سے تلوار گر پڑی حضرت نے اوٹھالی اور اوس سے کہا کہ بھلا تجکو اب کون بچاویگا اوسنے عاجزی اور منت کی حضرت نے معاف

۴۰۷ کردیا پھر اصحاب کو بلاکر یہ حدیث فرمائی ف مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِيْ قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ بخاری مین معاویہ بن ابی سفیانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ چیز یعنی خلافت اور سرداری قریش کی قوم مین رہیگی جب تک یہ لوگ دین کو قائم رکھینگے جو انسے دشمنی کریگا خدا اوسکو منہہ کے بھل ڈھکیل دیگا ف یعنی سرداری قریش کا حق ہی دوسری قوم کو دین کی سرداری درست نہین سو حضرت کا فرمانا سچ ہوا کہ جب تک قریش دین پر مضبوط رہے کوئی اون پر غالب نہوا ۱۳ ہجری چھ سو برس تک سلطنت خلفائے عباسیہ کی قائم رہی جب وے دین مین سست ہوئے تو ہلاکو خان کے ہاتھہ سے برباد گئے

۴۰۸ ف عُمَرُ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن اوتارا گیا عرب کی سات بولیون مین سو اوسمین سے پڑھو جو تجکو سہج معلوم ہو ف عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ مینے ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان دوسری طرح پڑھتے سنا اور مجکو اور طرح سے یاد تھا سو مین اوسکو حضرت کے پاس لایا کہ مجکو آپنے جس طرح سورۂ فرقان سکھایا ہی اوسکے خلاف ہشام پڑھتا ہی حضرت نے کہا ای ہشام پڑھہ اوسنے پڑھا جس طرح اوسکو معلوم تھا حضرت نے فرمایا اسی طرح قرآن اوترا ہی پھر مجھسے فرمایا کہ تو پڑھہ مجکو جس طرح معلوم تھا مینے پڑھا حضرت نے فرمایا کہ اسی طرح قرآن

۴۰۹ اوترا ہی بعد اوسکے یہ حدیث فرمائی عرب کی سات بولیان عمدہ جن مین قرآن اوترا ہی وہ یہ ہین پہلی قریش کی بولی دوسری ہذیل کی بولی تیسری ہوازن کی بولی چوتھی یمن کی بولی پانچوین طی کی بولی چھٹی ثقیف کی بولی ساتوین بنی تمیم کی بولی اس حدیث کے مطلب مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ سات قراتین مراد ہین بعضے کچھہ اور کہتے ہین لیکن ٹھیک بات یہی ہی کہ سات بولیان مراد ہین ف عَائِشَةُ اِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَغْتَسِلِيْ قَالَتْ فَحِضْتُ حِيْنَ حَاضَتْ بِسَرِفَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیض ہونا وہ چیز ہی کہ خدا نے آدم کی بیٹیون پر ٹھہرادیا ہی یعنی اسمین کچھہ اختیار نہین پیدائشی بات ہی سو تو ادا کر جو حاجی ادا کرتے ہین مگر اتنا ہی کہ بغیر غسل کے خانہ کعبہ کا طواف نکیجیو یعنی اوسکے گرد نہ گھومیو یہ بات حضرت نے حضرت عائشہؓ سے فرمائی جب اونکو حیض آیا سرف کی منزل مین حجۃ الوداع کے سال ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرتؐ کے ساتھہ حج کو چلے جو سرف کی منزل مین ہونچے تو مجکو حیض ہوا تو مین رونے لگی کہ میری محنت برباد ہوئی کہ اس حالت مین حج کیونکر ہوگا حضرت نے مجھسے پوچھا کہ کیون روتی ہو مینے یہ حال کہا تب

۴۱۰ حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حیض کی حالت مین حج کے سب کام درست ہین سوا طواف کے سو اوسکو بعد غسل کے کرلینا ف اَبُوْ مُوْسٰى اِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰى فَاقْبَلَا اَنْتُمَا قَالَا قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حِيْنَ قَالَ اَعْرَابِيٌّ اَكْثَرْتَ عَلَيْنَا مِنَ الْبُشْرٰى بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اس شخص نے بشارت کو نلیا تم دونو بشارت کو قبول کرو

برابر نہیں یارسول اللہ خدا نے آپکے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیے حضرت نے یہ سنکر فرمایا یعنی ہر چند خدا نے میری بخشش کی ہے لیکن میں تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں عبادت میں تجھ سے زیادی کا ارادہ نکرو شعر بورع وتقی کوش وصدق وصفا ۔ لیکن مغیری بر مصطفی داد اور اعلم محمد دد کی روایت مسلم میں نہیں امام مالک کے موطا میں ہے ق انس انی لادخل فی الصلوٰۃ وانا اریدا طالتھا ۴۳۱
فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلوتی مما اعلم من شدۃ وجد امہ من بکائہ بخاری اور مسلم میں انس رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ لمبی نماز پڑھوں پھر سنتا ہوں بچہ کے کار دنا تو اپنی نماز میں
تخفیف کردیتا ہوں اوس سے کہ میں جانتا ہوں اوسکی ماں کے شدت رنج اور قلق کو اوسکے رونے کے سبب سے ق حضرت کے وقت
میں عجب تر بھی جماعت کی نماز میں حاضر ہوتی تھیں اور عورت کو محبت اولاد کی بہت ہوتی ہے اور کار ونا ان پر نہایت شاق ہے تو اسواسطے
حضرت نماز کو ہلکا کردیتے تھے کہ مبادا عورتیں طول نماز سے اپنے لڑکوں کا رونا سنکر بیقرار ہوکے کہیں نماز نہ توڑ دیویں یا جماعت کا آنا چھوڑدیں
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام پر قوم کی رعایت کرنا واجب ہے اور لڑکے اور بیماروں کا ضرور خیال رکھے اتنی لمبی نماز نہ پڑھے کہ اونکو تکلیف ہو
ص ابن مسعود انی لاعرف اسماءھم واسماء اٰبائھم والوانھم خیولھم ھم خیر فوارس علی ظھر ۴۳۲
الارض یومئذ او من خیر فوارس علی ظھر الارض یومئذ یعنی عشرۃ فوارس یبعثون طلیعۃ
بعد فتح قسطنطینیۃ حین یقال ان الدجال قد خلفھم فی ذراریھم مسلم میں عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میں پہچانتا ہوں اونکے نام اور اونکے باپوں کے نام اور اونکے گھوڑوں کے رنگ کو جانتا ہوں وے زمین پر بہتر سوار
ہونگے اوس دن یا زمین پر اوس دن وے بہترین سواروں سے ہیں مراد ان سواروں سے وے سوار ہیں جو علاوے کے واسطے بھیجے جاوینگے قسطنطنیہ
کے فتح ہونے کے بعد جب اونکو خبر ہوگی کہ دجال اونکے پیچھے لڑکے بالوں پر آپڑا ق مصابیح وغیرہ میں روایت ہے کہ ایک بار کوفہ میں
سرخ آندھی آئی کسیںنے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ قیامت آئی عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ قیامت اوس وقت آویگی کہ جب لوگوں میں بہت مال آئے گا
اور اونکو کچھ خوشی نہوگی اوسکا قصہ یہ ہے کہ کافروں کا لشکر یعنی فرنگیوں کا شام کے ملک میں جمع ہوگا اور مسلمانوں کا بھی لشکر وہاں
جمع ہوگا یعنی قیامت کے قریب پھر شام تک لڑائی ہوگی کوئی غالب نہوگا اسی طرح تین دن لڑائی ہوگی لوگ بہت مارے جاوینگے چوتھے دن
مسلمان بہت تھوڑے رہونگے موت پر کمر باندھکر خوب لڑینگے خدا اونکو فتح نصیب کریگا مال بہت ہاتھ لگے گا ایک مجدی برادروں سے
سوا آدمیوں میں ایک باقی رہیگا مال ملنے کی کچھ خوشی نہوگی قسطنطنیہ بڑا شہر ہے روم کی تخت گاہ جب وہ فتح ہوچکے گا تو دجال کے
آنے کی خبر پہنچے گی تو دس سوار اوسکی خبر لانے کے واسطے مقرر ہونگے اونکی حضرت نے اس حدیث میں تعریف فرمائی اور فرمایا کہ میں اونکو خوب پہچانتا ہوں
ق ابو موسیٰ انی لاعرف اصوات رفقۃ الاشعریین بالقرآن حین یدخلون باللیل واعرف منازلھم ۴۳۳
من اصواتھم بالقرآن باللیل وان کنت لم ار منازلھم حین نزلوا بالنھار ومنھم حکیم اذا لقی
الخیل او قال العدو قال لھم ان اصحابی یامرونکم ان تنظروھم بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ میں البتہ آواز پہچان جاتا ہوں اشعری لوگوں کے قرآن پڑھنے کی جب وہ رات کو مدینے میں داخل ہوتے ہیں اور میں اونکے مکان پہچانتا ہوں
رات کو اونکی قرآنی آواز سے اگرچہ دن کو سینے اور تڑے وقت اونکے مکان نہیں دیکھے اور اوسی قوم سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب کافروں کے سوار اون سے
یا دشمنوں سے ملتا ہے تو اون سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تمسے کہتے ہیں کہ ذری ہمکو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی تیار ہیں لڑنے کو

ف ایک گنوار مسجد مین آیا نماز کے بعد مسجد کے کونے مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اوسکو لگے ڈانٹنے حضرت نے اصحاب کو منع کیا یعنی ڈانٹنے سے اسنے کیا پھر فرمایا کہ تم آسانی کرنے کے واسطے پیدا ہوئے ہو سختی کے واسطے نہین پھر پانی سے اوس مکان کو دھلوا ڈالا پھر اوس گنوار کو بلاکر یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کی ذات کیا رحمت تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہیے اور مسجد مین سوائے عبادت کے اور کچھ مناسب نہین اور معلوم ہوا کہ جو مسئلہ نجانتا ہو اوسپر غصہ نہ کیجیے ق ابو موسی ان ھذہ النار انما ھی عدو لکم فاذا نمتم فاطفؤھا عنکم ۴۱۶ بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقررہ آگ تو تمھاری دشمن ہی یعنی جلا دیتی ہی تو تم جب سو رہنے کا ارادہ کیا کرو تو اپنے پاس سے اوسکو بجھا دیا کرو ف ایک مدینے مین ایک گھر مع گھر والون جل گیا آپ حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوتے وقت آگ ہو یا چراغ بجھا دینا سنت ہی لیکن اگر چراغ قندیل مین ہو اور آگ نکلنے کا اوس سے خوف نہ ہو تو بجھانا کچھ ضرور نہین م عبد اللہ بن عمر ان ھذہ من لباس الکفار فلا تلبسھا قالہ لہ ابن عمر رای علیہ ثوبین معصفرین وفی روایۃ انہ قال امک امرتک بھذا قلت اغسلھما قال بل احرقھما ۴۱۷ مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ لباس کافرون کا ہی سو تو اوسکو نہ پہن حضرت نے عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا جب اونپر دو کپڑے کسم کے رنگ کے دیکھے اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نے عبد اللہ سے کہا کہ کیا تیری ماں نے تجکو کسم کا رنگا کپڑا پہننا بتلایا ہی عبد اللہ کہتے ہین کہ مینے کہا کہ مین اوسکو دھو ڈالون حضرت نے فرمایا بلکہ انکو جلا دے ف جلانے کا حکم مصلحت کی راہ سے تھا تا اوسکی برائی خوب دل مین ثابت ہو جاوے جلا دینا کچھ ضرور نہین چنانچہ دوسری روایت مین آیا ہی کہ تو نے اوسکو کیون جلا دیا اپنی عورتون کو دیتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسم کا رنگا کپڑا مرد کو حرام ہی عورت کو درست ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر راوی کی لفظ ہی م ابو ھریرۃ بدئت بی اٰخر الانبیاء وانا مسجدی اٰخر المساجد ۴۱۸ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین سب پیغمبرون سے پچھلا پیغمبر ہون اور مقرر میری مسجد سب پیغمبرون کی مسجدون سے پچھلی مسجد ہی ف یعنی مین سب پیغمبرون کے بعد آیا ہون میرے بعد کسی اور پیغمبر کا دین نجاری ہوگا تو میرا دین اور میری مسجد کی تعظیم قیامت تک بنی رہیگی م جندب بن عبد اللہ انی ابرأ الی اللہ ان یکون لی منکم خلیل فان اللہ قد اتخذنی خلیلا کما اتخذ ابراھیم خلیلا ۴۱۹ مسلم مین جندب بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین انکار کرتا ہون خدا کے روبرو کہ تم لوگون مین سے کوئی میرا جانی پیارا نہین اس واسطے کہ خدا نے مجکو اپنا دوست بنا لیا ہی جیسا ابرہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا ف خلیل اوس دوست کو کہتے ہین جسکی محبت بالکل دل کے اندر رچ گئی ہو سو اس طرح کی محبت پیغمبر کے دل مین سوائے خدا کے کسیکی نہ تھی لیکن امت پر شفقت اور رحمت تو بے حد وحساب تھی بعضی روایت مین آیا ہی کہ حضرت کی وفات کے پانچ دن باقی رہے تو کسیسے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکو بہت چاہتا ہون آپ بھی مجکو کچھ چاہتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م سعد بن ابی وقاص انی احرم ما بین لابتی المدینۃ ان یقطع عضاھا او یقتل صیدھا ۴۲۰ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مدینے کے دونون طرف پتھریلی زمین کے اندر کانٹے والے درخت کاٹنا اور اوسمین شکار کا مارنا حرام کیے دیتا ہون یعنی جیسے مکے مین درخت کاٹنا اور شکار کرنا درست نہین ویسے ہی مدینے مین بھی درست نہین بعضے عالمون کا یہی مذہب ہی امام اعظم کے نزدیک مراد اس حدیث سے مدینے کی تعظیم ہی وہان کا درخت کاٹنا اور شکار کرنا مکے کی طرح حرام نہین

فرمایا کہ مقرر ہے لیے دنیا کی دس گنی جگہ موجود ہی سو وہ کہیگا ای رب کیا تو مجسے کھلی کرتا ہی یا تو مجسے ہنستا ہی بادشاہ ہو کر کہا
عبداللہ بن مسعود اس حدیث کے راوی نے کہا البتہ میںنے دیکھا حضرت کو کہ یہ حدیث فرما کر ہنسنے لگے یہان تک کہ انکے دانت حضرت کے کھل گئے
سو حضرت کی زمانے مین چال تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ یہ شخص سب سے مین ادنی بہشتی ہی یعنی جسکا ادنی بہشتی کا یہ رتبہ ہی کہ اسکا دس گنا ہو سکا
مکان ہوگا تو عمدہ مرتبہ والون کے مکان کیا جانے کہ کتنے بڑے اور کیسے ہونگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگرچہ گنہگار ہون
سب دوزخ مین پڑیگا لیکن آخر کو اوسکو نجات ہوگی اور بہشت ملیگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت بیحد و بیحساب ہی آدمی کے
خیال مین نہین آسکتی ف عَائِشَةُ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اِذَا کُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَةً وَاِذَا کُنْتِ عَلَیَّ غَضْبَیٰ قَالَتْ فَقُلْتُ ۴۳۸
وَمِنْ اَیْنَ تَعْرِفُ ذٰلِکَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا کُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَةً فَاِنَّکِ تَقُوْلِیْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا کُنْتِ
غَضْبَیٰ قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِیْمَ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَکَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے مجسے فرمایا کہ مین البتہ جانتا ہون جب تو مجسے راضی ہوتی ہی اور جب تو مجسے ناخوش ہوتی ہی کہا حضرت عایشہ رضہ نے کہا کہ
بھلا کس طرح آپ اسکو پہچانتے ہین تو حضرت نے فرمایا کہ جب تو مجسے راضی ہوتی ہی تو بات چیت مین مین قسم کھاتی ہی کہ مین محمد کے
رب کی اور جب ناخوش ہوتی ہی تو کہتی ہی کہ قسم کھاتی ہون ابراہیم کے رب کی مینے کہا کہ ہان سچ ہی مین ناخوشی مین آپکا نام لینا زبان سے
چھوڑ دیتی ہون یعنی دل سے نہین چھوڑتی ف مراد دنیاوی ناخوشی ہی گھر بار کے معاملات مین معاذ اللہ دینی ناخوشی نہین جو
ایمان مین خلل ڈالے عورتون کے سب سے کبھی رنج آتا تھا سو عورتون کی غیرت یعنی جہل و جلن عورتون مین پیدائشی بات ہی شرع مین اسپر
پکڑ نہین سوا اسکے میان بی بی کے راز نیاز مین کسیکو کیا دخل ہی خصوصاً وہ بی بی جو میان کی بہت پیاری ہو ع عَائِشَةُ اِنِّیْ لَاَفْعَلُ ۴۳۹
ذٰلِکَ اَنَا وَهٰذِهٖ ثُمَّ نَغْتَسِلُ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اور یہ یعنی عایشہ ایسا
کرتا ہون پھر نہاتے ہین ف کسیںنے حضرت سے مسئلہ پوچھا کہ اگر عورت اور مرد صحبت کرین اور انزال نہو تو غسل واجب ہی یا نہین
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غسل واجب صحبت سے انزال ہو یا نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسئلے کے بیان مین حیا نکرے شرم
در طلب کردن حقیقت کار نہ از خدا شرم دار و شرم مدار ف اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنِّیْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰی اَهْلِیْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ ۴۴۰
سَاقِطَةً عَلٰی فِرَاشِیْ اَوْ فِیْ بَیْتِیْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰکُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِیْهَا بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین اپنے گھر والون پاس پلٹ جاتا ہون تو کھجور کو اپنے بچھونے یا اپنے گھر مین پڑے
پاتا ہون تب اوسکو اوٹھا لیتا ہون کہ کھاؤن پھر ڈرتا ہون کہ کہین زکوۃ کی نہو تو اوسکو پھینک دیتا ہون ف زکوۃ کا مال حضرت
پر بلکہ سب بنی ہاشم پر حرام تھا ہر چند یقینی ثابت نہ تھا کہ وہ کھجور زکوۃ کی ہی لیکن احتیاط سے حضرت نے اوسکو نہ کھایا تھا معلوم ہوا کہ تقوی
اور پرہیزگاری شبہہ والی چیز چھوڑ دینے کا نام ہی خ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنِّیْ لَاَوَّلُ مَنْ یُّرْفَعُ رَاْسُهٗ بَعْدَ النَّفْخَةِ فَاَذَا مُوْسٰی ۴۴۱
مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر پہلے سر اوٹھاؤنگا دوسری بار صور پھونکنے کے بعد پھر
پہلا یہ دیکھونگا کہ موسی عرش کو پکڑے ہین ف قیامت مین صور دو بار پھونکا جاویگا پہلی بار مین سب لوگ مر جاوینگے دوسری بار
مین سب زندہ ہونگے تو پہلے حضرت ہوش مین آوینگے اور حضرت موسی کو عرش مین پکڑا پاوینگے بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ ایک
یہودی اور مسلمان مین لڑائی ہوئی مسلمان نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب عالم سے بہتر ہیں یہودی نے کہا کہ موسی علیہ السلام سب سے بہتر

ستر بار سے زیادہ مانگتا ف عبداللہ بن اُبی مدینے مین ایک منافق تھا حضرت کو بہت رنج دیتا تھا جب وہ مرگیا اوسکے بیٹے نے
حضرت کا کرتہ اوسکے کفن کے واسطے مانگا حضرت نے دیا پھر اوسنے جنازے کی نماز کے واسطے کہا حضرت نماز کے واسطے اوٹھے تب عمر فاروق رضی
حضرت کا دامن پکڑا کہ آپ نماز کا ارادہ کرتے ہین حالانکہ خدا قرآن مین فرماتا ہی اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یعنی منافقون کی تو بخشش مانگ یا نہ مانگ اگر تو ستر بار بخشش مانگے گا خدا اونکو کبھی نہ بخشے گا
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا نے مجکو اس آیت مین مغفرت مانگنے اور نہ مانگنے مین اختیار دیا ہی صاف منع نہین کیا آیت مین تو خدا نے یہی فرمایا ہی
کہ ستر بار مغفرت مانگنے سے مغفرت نہو گی مین ستر بار سے زیادہ مانگونگا اگر اوسکی مغفرت جانون پھر حضرت نے اوس منافق پر نماز پڑھی تو یہ آیت
اوتری وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا یعنی نماز مت پڑھ کبھی اوسپر جو کافر مرا معلوم ہوا کہ کافر کے حق مین پیغمبر کی
بھی دعا کچھ فائدہ نہین کرتی ۴۲۷ هر ابوذر رضی اللہ عنہ اَرَانِيْ قَدْ هُجِّرْتُ لِيْ اَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا اُرَاهَا اِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ
عَنِّيْ قَوْمَكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَاْجُرَكَ فِيْهِمْ ف قَالَهُ لَهٗ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ اِلٰى اَهْلِهٖ مسلم مین
ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الیسہ میرے خواب مین کھجورون والی زمین نمودار ہوئی ہی یعنی اوسی زمین مین ہم جاکر رہینگے سوا مدینے
کے ویسی کوئی اور زمین میرے گمان مین نہین آتی سو تو کیا میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پونہچادیگا کہ وے ایمان لاوین شاید خدا اونکو میرے
سبب سے فائدہ پونہچاوے اور تجکو اونمین ثواب دے یہ حدیث حضرت نے ابوذر رضی سے فرمائی جب وے اپنے گھر کو چلے تھے ف ابوذر کی قوم کا نام غفار ہی
اوسکا ملک مکے مدینے کے درمیان ہی جب ابوذر نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تب حضرت پاس مکے مین آئے اور ایمان لائے جب گھر جانے کا ارادہ کیا
۴۲۸ حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو ضرور ہی کہ اپنی برادری کو خدا کا حکم سنادیوے خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ كُنْتُ اَمَرْتُ بِكُمْ
اَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّاِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ وَّجَدْتُّمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا قَالَ الصَّغَانِيُّ
مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ هَبَّارُ بْنُ اَسْوَدَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَوِ الْاَخْنَسُ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ بخاری
مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے تمکو حکم کیا تھا کہ فلانے فلانے آدمی کو جلادیجیو اور مگر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوا
خدا کے کسیکو پونہچا ہیے سو تم اگر اون دونون کو پاؤ تو قتل کرنا کہا صغانی اس کتاب کے بنانے والے نے کہ اون دونون آدمیون سے ایک تو ہبار بن اسود
بن عبدالمطلب تھا اور دوسرا عبدالقیس تھا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا یا داغنا آدمی یا جانور کو بڑا گناہ ہی لیکن
۴۲۹ بیماری مین داغنا جب کوئی اور علاج نہو سکے تو ناچار سے درست ہی هر جَابِرٌ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ اَشْهَدْ اِلَّا عَلٰى حَقٍّ مسلم مین جابر رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین گواہ نہین ہوتا مگر حق پر ف ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت آپ گواہ رہیے کہ مینے اپنے اس بیٹے کو غلام دیا حضرت
نے فرمایا تیرا اسکے سوا کوئی اور بیٹا بھی ہی اوسنے کہا کہ ہان ہی حضرت نے فرمایا تو نے اوسکو بھی کوئی غلام دیا ہی اوسنے کہا نہین حضرت نے
۴۳۰ فرمایا جا مین ناحق پر گواہ نہین ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جو کچھ دے تو برابر دے ف عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ وَعَائِشَةُ
اِنِّيْ لَاَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَخْشَاكُمْ لَهٗ وَاُرَاعِيْ وَاَعْلَمُكُمْ بِحُدُوْدِهٖ بخاری اور مسلم مین عمرو بن ابی سلمہ اور حضرت عائشہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین تمسے زیادہ پرہیزگار ہون خدا کا اور بڑا ڈرنے والا اوس سے اور ایک روایت یون ہی اور خدا کے
حکمون کو تمسے زیادہ جانتا ہون ق حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ مجکو غسل کی حاجت
ہوتی ہی اور نماز کا وقت آجاتا ہی اور اسی طرح روزے کا حال ہی حضرت نے فرمایا کہ مجکو بھی اکثر ایسا ہوتا ہی اوسنے کہا کہ مین اور آپ

راہ سے علیحدہ کردے یعنی تاکہ خلقت کو آرام پہونچے یا نیک بات سکھلاوے یا برے کام سے روکے ان تین سو ساٹھ جوڑ والی ہڈیوں کی گنتی برابر تو وہ
آدمی اوس دن شام کریگا اس حال پر کہ اوسنے اپنی جان دوزخ سے اور ایک روایت مین ہے شام کریگا کہ چلے گا آپا ہی دونون روایت کا
مطلب ایک ہے ف یعنی آدمی مین تین سو ساٹھ جوڑ ہین جسنے اتنی بار خدا کا نام لیا اور ذکر کی تو اوسنے شکرگذاری کی خالق کا حق
ادا کیا تو دوزخ سے دور پڑا خواہ ہر ایک ذکر کو تین سو ساٹھ بار کہا خواہ سب کو ملا کر تین سو ساٹھ بار پڑھا ۴ عن عقبة بن عامر رضي الله عنه ان الله ستكفون ۴۵۶
وهنات وهنات فمن اراد ان يفرق امر هذه الامة وهي جميع فاضربوه بالسيف كائنا من كان
مسلم مین عقبہ بن عامر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بات یون ہے کہ عنقریب نامناسب کام ہونگے یعنی فتنے اور فساد ہونگے سو جو چاہے
کہ اس امت کی امامت اور ریاست جمعی جائی مین پھوٹ ڈالے تو مارو اوسکو تلوار سے کوئی کیون نہو ف یعنی جب مسلمانون نے ایک اپنا امام
اور سردار بنایا پھر جو کوئی اوس سے باغی ہو تو اوسکا قتل کرنا حلال ہے جماعت مین پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ ہے اگر مسلمانون مین پھوٹ نہ پڑتی
تو کافر کبھی غالب نہوتے ق عائشة انه قد اذن لكن ان تخرجن الى حاجتكن ۴۵۷
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا اپنی بیبیون سے کہ البتہ تمکو حکم ہوا ہے کہ جاؤ ضرور کے واسطے نکلا کرو ف حضرت کی بیبیان جاتی ضرور رات کے وقت باہر جاتی تھین
جب پردہ کرنے کا حکم ہوا تو شبہہ ہوا کہ شاید جانا ضرور کے واسطے بھی نکلنا درست نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ علي انه قد شهد ۴۵۸
بدرا وما يدريك لعل الله ان يكون قد اطلع على اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت
لكم يعني حاطب بن ابي بلتعة بخاری مین علی رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حاطب بدر کی لڑائی مین موجود تھا شاید
کہ خدا بدر والون کے ایمان کو خوب جان چکا ہی سو کہا خدا نے اون سے کہ کرو جو تمھارا جی چاہے مین تو تمکو بخش چکا یہ حدیث حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے
حق مین فرمائی ف بخاری مین پورا قصہ یون ہے کہ ایک بار حضرت نے ارادہ کیا کہ مکے مین اچانک جا پونہچین اور کافرون کو غافل پاکر مار لین
حاطب نے یہ حال مکے والون کو خط مین لکھ بھیجا حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا علی و مقداد و زبیر کو بھیجا وے دونون راہ سے خط کو چھین لائے حضرت نے حاطب سے
پوچھا کہ اس خط لکھنے کا کیا سبب ہے حاطب نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی مین مسلمان ہون کافر نہین بیر اڑکے بالے مکے مین ہین بیر اوہان کوئی بھائی بند نہین
جو اونکی خبرگیری کرے مینے اس خط سے چاہا کہ اون کافرون سے راہ و رسم پیدا کرون تاکہ وے میرے اڑکے بالون کو بستاوین عمر فاروق رضی نے کہا یا رسول اللہ
منافق ہے اسکو مار ڈالیے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدری صحابیون کے حق مین سوا تیرہ تھے بڑے درجے ہین اگر اون سے کوئی گناہ ۴۵۹
بھی ہوا تو بالکل معاف ہے حضرت کے چارون خلیفہ بھی بدری ہین جسنے اون پر طعنہ کیا اوسنے اپنے ایمان مین خلل ڈالا خ ابو هريرة
انه كان فيما مضى قبلكم من الامم محدثون وانه ان كان في امتي هذه فانه عمر بن الخطاب
بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمسے اگلے جو لوگ ہو چکے ہین اون مین ٹھیک اٹکل والے ہوتے تھے اور مقرر میری اس امت مین
اگر کوئی ویسا ہوا تو عمر بن الخطاب ہے ف محدث اوسکو کہتے ہین جسکو خدا کی طرف سے الہام ہوا اور اوسکی اٹکل بہت ٹھیک ہو بعد پیغمبر کے
کوئی ولی کا رتبہ محدث کے برابر نہین اور جب حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے تو حضرت کی امت سب امتون سے بیشک افضل ہے تو جس صورت مین
اگلی امتون مین محدث ہوئے ہین تو حضرت کی امت مین بھی ضرور ہوئے اس حدیث سے عمر فاروق کا بڑا عمدہ کمال ثابت ہوا ق عبد الله بن ۴۶۰
مغفل انه لا يصاد به الصيد ولا ينكى به العدو ولكنه يكسر السن ويفقأ العين يعني الخذف
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ٹھیکری مارنے سے نہ شکار حاصل ہوتا ہے نہ دشمن زخمون سے چور ہوتا ہے ہاں

آئے ہین ف اشعری یمن کی ایک قوم ہے جسکا ابو موسیٰ اشعری اس حدیث کے راوی ہین وے قوم خوش آواز تھی قرآن خوب پڑھتی تھی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو تہجد مین قرآن بآواز پڑھنا درست ہے بشرطیکہ ریا نہو اور کسیکو تکلیف بھی نہو قول حکیم کے دو سطلب ایک تو
یہ کہ ہماری قوم ہمارے لڑنے کو تیار تم جلدی نکرو دوسرا سطلب کہ حکمت سے آپ کو بچا لیتا ہی یعنی ہماری قوم پیچھے آتی ہی تمسے لڑیگی تم تھوڑا
انتظار کرو غرض یہ کہ وے قوم سے ڈرے اوسکو نہارین م جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ ۴۳۴
قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین مقرر مکے مین اوس پتھر کو پہچانتا ہون
جو پیغمبر ہونے سے پہلے مجکو سلام کرتا تھا اور بیشک اب بھی اوسکو مین پہچانتا ہون ف علی مرتضیٰ سے روایت ہی کہ
مین حضرت کے ساتھ مکے مین کسی طرف گیا سو جو پتھر اور درخت راہ مین ملتا تھا وہ حضرت کو السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا
ق سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ ۴۳۵
عَلَى وَجْهِهِ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین بعضے آدمی کو دیتا ہون اور
میرے نزدیک اوسکے سوا اور شخص بہت پیارا ہوتا ہی اس ڈر سے دیتا ہون کہ کہین وہ دوزخ مین اوندھا نہ ڈالا جاوے ف یعنی اگر اوسکو
مین نہ دون تو وہ کافر ہو جاوے تو دوزخی ہو مراد اس سے وے لوگ ہین جو نومسلم تھے اور ایمان اونکے دلون مین خوب نہین رچا تھا ق سُلَيْمَانَ ۴۳۶
بْنِ صُرَدٍ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ بخاری اور مسلم مین سلیمان بن صرد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین وہ بات جانتا ہون کہ اگر اوسکو
کہے تو اوسکا غصہ جاتا رہے اگر کہے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ یعنی اللہ کی پناہ مانگتا ہون شیطان مردود سے تو اوسکا غصہ جاتا رہے
ف دو شخص آپس مین لڑتے تھے اونمین سے ایک کا چہرہ غصے کے سبب سے سرخ ہوا اور رگین گردن کی پھول گئین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
معلوم ہوا کہ ناحق غصہ شیطان سے پناہ مانگنے سے دفع ہوتا ہی ق ابْنِ مَسْعُودٍ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا وَآخِرَ ۴۳۷
أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ
أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا
فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ
الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ
أَتَسْخَرُ بِي أَوْ تَضْحَكُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَكَانَ يُقَالُ ذَاكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین جانتا ہون کہ دوزخ والون سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلگا اور بہشتیون
مین جو سب کے بعد بہشت مین جاویگا ایسا مرد ہوگا جو دوزخ سے نکلے گا گھٹنون کے بھل کھسلتا یعنی جیسے چھوٹا لڑکا چلتا ہی سو خدا
اوس سے کہیگا جا بہشت مین داخل ہو تو وہ بہشت مین آویگا اوسکے خیال مین ایسا آویگا کہ بہشت بالکل بھری ہی یعنی کہین اوسکے جگہ نہین
سو پھر آویگا پھر کہیگا یا رب مینے تو اوسکو بھرا پایا تو خدا فرماویگا اوس سے کہ بہشت مین داخل ہو پھر وہ بہشت مین آویگا تو اوسکے خیال مین بھری معلوم ہوگی تو پھر آویگا
پھر کہیگا یا میرے رب مینے اوسکو بھرا پایا سو خدا اوس سے فرماویگا جا بہشت مین سو البتہ تیرے لیے تو دنیا برابر جگہ ہی اور دس گنی دنیا کی یا یون

کیا کرتا تھا ہردم حضرت پاس موجود رہتا تھا سوائے اپنے بیت کے اور مجکو کچھ فکر نتھا اور مہاجرین اصحاب بازار مین خرید فروخت مین
مشغول رہتے تھے اور انصاری اصحاب اپنی کھیتی مین مصروف تھے سو حضرت نے ایک روز فرمایا کہ جو اپنا کپڑا پھیلاوے جب تک کہ مین کلام
کرچکون تو وہ میری کہی حدیث کو کبھی نہ بھولے چنانچہ مینے اپنا کپڑا پھیلایا پھر جب حضرت کلام کرچکے تو مینے اوس کپڑے کو اپنے بدن مین لگا لیا پھر
۴۶۴ اوس روز سے مین کوئی حدیث حضرت کی نہین بھولا ق ابو ہریرۃ انہ لیاتی الرجل العظیم السمین یوم القیمۃ کاذن
عند اللہ جناح بعوضۃ اقرؤا ان شئتم فلا نقیم لہم یوم القیمۃ وزنا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ حال یون ہی کہ البتہ بڑا موٹا مرد قیامت مین آویگا خدا کے نزدیک اوسکی مچھر کے پر برابر قدر نہوگی اسکی سند قرآن سے پڑھلو کہ خدا فرماتا ہی کہ
نہ اوٹھاوینگے ہم اونکے واسطے ترازو ف یعنی اونکے کچھ نیک کام نہین جنکو ترازو سے تولیے معلوم ہوا کہ دنیا کی بڑائی اور موٹاپا بدون ایمان
۴۶۵ اور نیک عمل کے خدا کے نزدیک کچھ چیز نہین ق عائشۃ انہ لیبکی علیہا وانہا لتعذب فی قبرہا یعنی
یہودیۃ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حال یہ ہی کہ لوگ وشہ یہودی عورت پر روتے ہین اور اوسکی
قبر مین اوسپر عذاب ہو رہا ہی ف ایک یہودی عورت مر گئی تھی لوگ اوسکے روتے تھے حضرت اودھر سے نکلے تب یہ حدیث فرمائی
۴۶۶ م وائل بن حجر انہ لیس بدواء ولکنہ داء یعنی الہم مسلم مین وائل بن حجر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر شراب تو دوا نہین ہی ولیکن وہ تو خود روگ ہی ف مصابیح مین روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے شراب کا حال پوچھا حضرت نے
اوسکو منع کیا پھر اوسنے کہا کہ مین تو شراب دوا کے واسطے بناتا ہون حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شراب دوا نہین ہی بلکہ یہ تو خود روگ ہی کہ
۴۶۷ آدمی کی عقل کھوکر جانور بناڈالتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج پینا بھی درست نہین م ام سلمۃ انہ لیس
بک علی اہلک ہوان ان شئت سبعت لک وان سبعت لک سبعت لنسائی مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ تیرے خاوند پر کچھ تیری خواری اور بے قدری نہین اگر تو چاہے تو سات دن تیرے پاس رہون اور اگر تیرے
پاس سات دن رہونگا تو سات سات دن اور اپنی بیبیون پاس بھی رہونگا ف حضرت نے ام سلمہ رضہ سے نکاح کیا اور ایک رات اونکے پاس
رہے صبح کو ام سلمہ نے کہا کہ مین پہلے خاوند کے گھر مین بہت عزت والی تھی وہ خاوند نکاح کے بعد تیرے پاس سات دن برابر رہا تحاب حضرت نے یہ
حدیث فرمائی یعنی تو میرے نزدیک بھی کچھ بیقدر نہین ہی لیکن خدا کا حکم یون ہی کہ اگر مین تیرے پاس سات دن رہون تو اور بیبیون پاس بھی
۴۶۸ رہونگا یعنی جسکی کئی بیبیان ہون وہ سبکی باری برابر رکھے نہین تو گنہگار ہوگا م انہ لیغان علی قلبی وانی
لاستغفر اللہ فی کل یوم مائۃ مرۃ مسلم مین اغر مزنی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بار ایک پردہ میرے دل پر ہو جاتا ہی
اور مین خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہون ف بعضے عالمون نے یون کہا ہی کہ ہردم خدا کی حضوری حضرت کی شان تھی لیکن امت کے
سمجھانے سے اوس حالت مین کچھ فرق ہو جاتا تھا سواسطے حضرت سو بار استغفار کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب حضرت کو استغفار
۴۶۹ کرنے کی حاجت تھی تو اورون کو اگرچہ ولی کامل ہون زیادہ تر ضرور ہی استغفار کرنا اور اپنی غفلت پر رونا خ ام سلمۃ انہ یستعمل
علیکم امراء فتعرفون وتنکرون فمن کرہ فقد برئ ومن انکر فقد سلم ولکن من رضی وتابع
بخاری مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے اوپر حاکم مقرر کیے جاوینگے پھر تم اونکو بعضے کام مین بھلا جانوگے اور بعضے
مین برا جانوگے یعنی بعضے کام موافق شرع کے کرینگے اور بعضے مخالف شرع سو جو دل سے برا جانیگا اونکے برے کام کو تو وہ گناہ سے بچا اور جسنے

مسلمان نے یہودی کو طمانچہ مارا حضرت پاس اوسکی فریاد آئی حضرت نے فرمایا کہ مجکو موسیٰ سے افضل نکہو بعد اسکے یہ حدیث فرمائی یعنی
ہرچند مین سب پیغمبرون سے افضل ہون لیکن ہر بات مین نہین چنانچہ مین قیامت مین سب سے پہلے اوٹھونگا اور موسیٰ کو ہوشیار پاؤنگا کہ
معلوم کہ موسیٰ بیہوش ہوکر مجھسے پہلے ہوش یار ہوگئے یا اونکے طور کی بیہوشی یہان مجرا ہوگئی ق حفصة اني لبدت ۴۴۴۲
رأسي وقلدت هدي فلا احل حتى اخر بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے
سر کے بالون کو گوند سے چپکایا ہی اور اپنے قربانی کے اونٹ کی گردن مین پٹا ڈالا ہی سو مین احرام کو نہ توڑونگا جب تک کہ قربانی نکروںگا
ف حجة الوداع مین لوگون نے عرض کیا کہ آپنے اوروں سے فرمایا کہ عمرہ کرکے احرام توڑین حضرت نے احرام کیون نہین توڑا حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی قربانی میرے ساتھ ہی اور قربانی والا محرم بدون قربانی کیے کیونکر حلال ہوا اور قربانی کرنا یکم حجہ کی دسوین تاریخ سے
پہلے جائز نہین اسواسطے مین احرام کو نہین توڑسکتا احرام مین سر کے بالون کو گوند سے اسواسطے حضرت نے چپکایا کہ بال گرد غبار سے خراب ہون
ق ابن عمر اني لست كهيئتكم اني اظل اطعم واسقى بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ ۴۴۴۳
حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین تمھاری طرح نہین مجھکو دن مین کھانا پینا ملتا ہی یعنی جس طرح آدمی کو کھانے پینے سے طاقت ہوتی ہی
مجکو بدون اسکے خدا طاقت دیتا ہی یا سچ مچ کھانا خدا حضرت کو کھلاتا ہو ف حضرت نے اصحاب کو وصی کے روزے سے منع کیا
یعنی دو دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھنا اور رات کو بھی کھانا کسیکو درست نہین اصحاب نے پوچھا کہ آپ وصی کا روزہ رکھتے ہین اسکا کیا سبب ہی
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مجکو اپنی طرح نہ سمجھو مجکو درست ہی تمکو درست نہین ق ابو سعيد اني لم اومر ان انقب ۴۴۴۴
عن قلوب الناس ولا اشق بطونهم بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو اسکا حکم نہین
ہوا ہی کہ مین لوگون کے دلون مین سوراخ کرون اور نہ اسکا حکم ہی کہ اونکے پیٹون کو چیرون یعنی مجکو ظاہر کا حکم ہی دل اور پیٹ کی بات دریافت
کرنا میرے کام نہین ف اسکا قصہ ہوچکا ہی کہ حضرت کچھ مال بانٹتے تھے ذوالخویصرہ خارجی نے کہا کہ انصاف سے بانٹو تو خالد نے کہا
یا حضرت حکم ہو تو مین اسکی گردن کاٹون حضرت نے فرمایا شاید کہ یہ نمازی ہی خالد نے کہا کہ بہت لوگ نماز پڑھتے ہین اور اونکے دل مین کچھ ہی
اور زبان مین کچھ اور ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل کا حساب خدا کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہی معلوم ہوا کہ نمازی پر نباہ ہی اور لوگون
کے دلون کا حال دریافت کرنا ضرور نہین م ابو هريرة اني لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمة مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے ۴۴۴۵
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے اسواسطے نہین بھیجا کہ مین لوگون کو لعنت اور بددعا کیا کرون مین تو صرف رحمت کے واسطے
بھیجا گیا ہون ف جب کافرون نے بہت تکلیفین دین تب اصحاب نے عرض کیا کہ حضرت انکے واسطے بددعا کیجیے کہ یہ غارت ہون تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی حضرت کی ذات تمام جہان کے واسطے رحمت ہی مسلمانون کے تو دین دنیا دونون حضرت کے سبب سے درست ہوئے اور کافرون کو ہرچند
آخرت مین عذاب ہی لیکن دنیا مین اسباب سے عذاب نہین کہ تمام رستہ جاوین اگلی امتون پر جو عذاب ہوا تھا تو سب ہوا تھا ق انس اني لم اعتها ۴۴۴۶
اليك لتلبسها وانما بعثت بها اليك لتنتفع بثمنها بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے
ریشمی کپڑے تیرے پاس اس واسطے نہین بھیجا کہ تو اوسکو پہنے مینے تو صرف اس واسطے بھیجا تھا کہ تو اوسکو بیچکر اوسکی قیمت سے فائدہ پاوے
ف حضرت نے ریشمی کپڑے عمر فاروق رضہ کو بھیجا عمر فاروق رضہ نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ تو ریشمی کپڑے کو حرام فرماتے ہین مجکو کیون بھیجا
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ریشمی پہننا حرام ہی بیچنا درست ہی لیکن شراب اور سور کا کھانا پینا اور بیچنا دونون حرام ہی ف

۴۷۳ شدے تو ایسا نکر کہ اوسکی اطاعت چھوڑ دو صبر کا ثواب تجکو ضرور دیگا علما کہتے ہین کہ ایسی زیادتی سلطنت پر دلالت ہوتی ہے ق زید بن ثابت سے
ثابت انہا طیبۃ وانہا تنفی الخبث کما تنفی النار خبث الفضۃ بخاری اور مسلم مین زید بن ثابت سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ بیشک مدینہ پاک مقام ہے اور البتہ مدینہ میل اور کھوٹ والے کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے آگ چاندی کا میل نکال دیتی ہے
ف ایک شخص مدینے مین حضرت پاس آیا اور مسلمان ہوا پھر بیمار پڑا حضرت سے کہنے لگا کہ میری بیعت توڑ دو حضرت نے نہ مانا پھر وہ اوسنے کہا پھر
آخر کو مدینے سے چلا گیا ف حضرت نے حدیث فرمائی ق ام عطیۃ واسمہا نسیبۃ انہا قد بلغت محلہا قالہ حین ۴۷۴
بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشاۃ الیہا من الصدقۃ فبعثت الی عائشۃ منہا
بشیء فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی عائشۃ فقال ہل عندکم من شیء قالت لا الا
ان نسیبۃ بعثت الینا من الشاۃ التی بعثت بہا الیہا بخاری اور مسلم مین ام عطیہ رضہ سے جنکا نسیبہ نام ہے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقررہ بکری اپنے مقام کو پہونچ چکی ف حضرت نے ایکبار زکوۃ کی بکری نسیبہ کو بھیجی نسیبہ نے اوس بکری کا تھوڑا گوشت
حضرت عایشہ کو بھیجا پھر حضرت گھر مین حضرت عایشہ پاس آئے اور فرمایا کہ کچھ تمہارے پاس کھانے کی چیز ہے حضرت عایشہ نے کہا کہ کچھ نہین ہے مگر نسیبہ نے
اوس بکری کا کچھ گوشت بھیجا ہے جو آپ نے اوسکو بھیجی تھی حضرت نے حدیث فرمائی یعنی زکوۃ کا مال ہر چند حضرت پر حرام تھا لیکن جب محتاج کو پہونچ گیا
اور اوسنے پھر کچھ اومین سے حضرت کے گھر بھیجا تو اوسکا کھانا درست ہوگیا معلوم ہوا کہ جب ملکیت بدلی تو حکم بھی بدل گیا ح عایشۃ انہا کانت ۴۷۵
وکانت وکان لی منہا ولد ولم یکن لہا خدیجۃ بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدیجہ ایسی تھی اور
ایسی تھی یعنی اوسمین بہت خوبیان تھین اور میرے اولاد اوسی سے ہوئی ف حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ مجکو حضرت کی کسی
بی بی پر رشک نہین آیا اس واسطے کہ حضرت مجھی کو سب سے زیادہ چاہتے تھے لیکن حضرت خدیجہ پر البتہ مجکو رشک آتا تھا اسواسطے کہ حضرت
اونکو یاد بہت کیا کرتے تھے حالانکہ میرے اونکو دیکھا تھا ایک روز میرے حضرت سے کہا کہ آپ خدیجہ کو یاد بہت کرتے ہین شاید اونکے برابر دنیا مین کوئی
عورت نہین ہے تو حضرت نے حدیث فرمائی حضرت خدیجہ بہت مالدار تھین جب اونکا نکاح حضرت سے ہوا تو اپنا سب مال حضرت پر اوٹھایا اور
عورتون مین سب سے پہلے وہی ایمان لائین حضرت اون سے بہت راضی رہے حضرت کی سب اولاد اونھین سے پیدا ہوئی یعنی حضرت قاسم رضہ
حضرت طاہر تینون بیٹے لڑکپن مین مر گئے چار بیٹیان زندہ رہین یعنی حضرت رقیہ حضرت زینب حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ رضہ ان سب ہی
کے کسی کی اولاد باقی نہین رہی لیکن صرف حضرت ابراہیم سے نہین ہے جو حضرت کی حرم محترمین سے پیدا ہوئے وہ بھی لڑکپن مین مر گئے خلاصہ مطلب حضرت
کی حدیث کا یہ ہے کہ مجکو دو سب سے خدیجہ کی محبت ہے ایک یہ کہ مرنے کے بعد بہت تعریف کی دوسرے یہ کہ میری نسل قیامت تک اوسی سے باقی رہیگی
ھ عن ابن اللہ لا تحل لی انہا ابنۃ اخی من الرضاعۃ عالمون نے یون کہا ہے کہ ہر مسلم مین حاکم رضی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت ۴۷۶
کہ مقرر میرے حمزہ کی بیٹی مجکو حلال نہین وہ تو میرے دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہے حضرت سو بار استغفار کرتے تھے اس حدیث سے حضرت کے چچا تھے لیکر اوسکا
ایک عورت کا دودھ پیا تھا تو بھائی ہوگئے اور اونکی بیٹی بھتیجی حضرت استغفار کرنا اور اپنی غفلت پر رونا ح ام سلمۃ انہ یستعمل
عورتون سے اکثر نکاح کرتے ہین ہمارے خاندان سے کیون نہین کرتے ذری ومن انکر فقد سلم ولکن من رضی وتابع
ہ حضرت نے حدیث فرمائی ھ ابن ابی شیبۃ ذر انہا مبارکۃ انہا طعام طعم مقرر کیے جاوین پھر تم اونکو بعضے کام مین بھلا جانوگے اور بعضے ۴۷۷
پانی برکت والا ہے کھانا ہے آسودگی کا ف یعنی جیسا کھانا کھانے سے آسودگی حاصل ہوتی ہے سو جو دل سے برا جانیگا اونکے برے کام کو تو وہ گناہ سے بچا اور جسنے

ٹھیکری دانت توڑتی ہی اور آنکھ پھوڑتی ہی ف بعضے لوگون کی عادت ہوتی ہی کہ ٹھیکری اور کنکری انگوٹھے اور انگلی سے
پھینکتے ہین سو حضرت نے اوسکو منع کیا کہ بیفائدہ چیز ہی بلکہ اوس سے دانت اور آنکھ کو ضرر ہی ف عائشہؓ انه لم یقبض نبی ۴۶۱
قط حتی یری مقعده من الجنة ثم یخیر بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بات یہ ہی
کہ کوئی نبی ہرگز نہین مرتا جب تک کہ اپنا مکان بہشت مین نہین دیکھ لیتا پھر مرنے جینے مین اوسکو اختیار دیا جاتا ہی ف حضرت
عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت حدیث حالت صحت مین فرماتے تھے جب حضرت بیمار ہوئے اور انتقال قریب ہوا تو حضرت کو غش آیا اور حضرت کا سر
میری ران پر تھا پھر جب ہوش مین آئے تو فرمایا کہ الٰہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون تو مجکو یہ حدیث یاد آئی اور معلوم ہوا کہ حضرت نے
موت اختیار کی پھر حضرت کا انتقال ہوا حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ موت کے قریب آخر کلام حضرت کا یہی تھا کہ اللهم الرفيق الاعلى ۴۶۲
یعنی الٰہی مین عمدہ فرشتون کی رفاقت چاہتا ہون ف عبد الله بن عمرو انه لم یکن نبی قبلی الا کان حقا علیه
ان یدل امته علی الخیر ما یعلمه لهم وینذرهم شر ما یعلمه لهم وان امتکم هذه جعل عافیتها فی اولها
وسیصیب اخرها بلاء وامور تنکرونها وتجیء الفتنة فیرقق بعضها بعضا وتجیء الفتنة فیقول
المؤمن هذه مهلکتی ثم تنکشف وتجیء الفتنة فیقول المؤمن هذه هذه فمن احب ان
یزحزح عن النار ویدخل الجنة فلتاته منیته وهو یؤمن بالله والیوم الاخر ولیات الی الناس
الذی یحب ان یؤتی الیه ومن بایع امامًا فاعطاه صفقة یده وثمرة قلبه فلیطعه ان استطاع
فان جاء اخر ینازعه فاضربوا عنق الاخر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بات یہ ہی
کہ کوئی نبی مجھسے پہلے نہوا اگر اوسپر ضرور تھا کہ بتلا دیوے اپنی امت کو جو اونکے واسطے بہتر جانے اور ڈرا دیوے اونکو اوس سے جو اونکے حق مین برا جانے
اور تمہارس امت کے شروع مین عافیت خدا کے نزدیک رکھی ہی اور پچھلی امت کو بلا لگے گی اور ایسے کام ہونگے جنکو تم برا جانوگے اور ایک فساد
آویگا تو پہلا ہلکا کر دیگا بعضے کا یعنی پچھلے فساد کے روبرو پہلا فساد ہلکا معلوم ہوگا اور دوسرا فتنہ فساد آویگا تو کہیگا ایماندار
کہ اسمین میری بربادی ہی پھر وہ مشکل کھل جاویگی اوسکے بعد تیسرا فساد ہوگا تو ایماندار کہیگا یہی میری موت ہی یہی میری موت ہی سو جو چاہے
کہ آپ کو دوزخ والے دوزخ سے اور بہشت مین جاوے تو چاہیے کہ اوسکی موت اوس حالت مین آوے کہ وہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو یعنی ایماندار
مرے اور چاہیے کہ لوگون کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہی یعنی جو چیز اپنے واسطے چاہتا ہی ویسا ہی لوگون کے واسطے چاہے اور جسنے
کسی امام سے بیعت کی ہو سو اوسکے قول قرار پر ہاتھ مارا ہو اور اوسکے ساتھ دلی خالص عہد کیا ہو تو چاہیے کہ اوسکی تابعداری کرے اگر اوسکو
طاقت ہو پھر اگر دوسرا شخص آوے اور پہلے امام کی سرداری مین جھگڑا ڈالے تو دوسرے کی گردن مارو ف حضرت کو اپنی امت پر بہت
کرم تھا اسواسطے جو امت مین فتنے اور فساد ہونے والے تھے اونکی خبر دی پھر اوسکے علاج بتلائے اور پہلے سردار کی اطاعت کی تاکید کی اور باغیون کا
قتل فرمایا ف ابو هریرة انه لن یبسط احد ثوبه حتی اقضی مقالتی ثم یجمع الیه ثوبه الا وعی ۴۶۳
ما اقول بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جو کوئی اپنا کپڑا بچھاویگا اپنا کپڑا جب تک کہ مین اپنی بات تمام کرلون جو کچھ بچھا ہوا
کپڑے کو اپنی طرف سمیٹ لیوے تو یاد رکھیگا جو مین کہتا ہون یعنی میری حدیث کبھی نہ بھولیگا ف ابوہریرہ کو حضرت کی ہزارون
حدیثین یاد تھین لوگونکو اونکے یاد پر تعجب ہوا تب اونھون نے لوگون سے اسکا سبب بتلایا کہ خدا خوب جانتا ہی کہ مین صرف محتاج تھا حضرت کی اس

خیرات کے واسطے بہت ہو پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دارثون کا حق مقدم ہی فقیرون پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درست نہین
اور جو روٹی کپڑا کسی کو کھانے کپڑے دینے مین بھی ثواب ہی اگر خدا کا حکم جان کر دیوے اور سعد کے مکہ مین رہنے کا اسواسطے رنج تھا کہ مہاجرین نے مکہ کا
رہنا خدا کے واسطے چھوڑا تھا تو اونمین پھر رہنا مکروہ جانتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ اگر عذر سے رہنا ہو تو عبادت کے ثواب مین نقصان نہین پھر اونکی مدد کی
کا اشارہ فرمایا چنانچہ سعد اتنا جیے کہ عمر فاروق کی خلافت مین ملک عراق کو فتح کیا پھر باقی مہاجرین کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور ہجرت پر
ثابت رہین اسواسطے سعد بن خولہ جو حجۃ الوداع مین مر گئے تھے افسوس کیا ف ابن عباس ان ستاتی فوما اھل کتاب ۴۸۰
فاذا جئتھم فادعھم الی ان یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فان ھم اطاعوا لک
بذلک فاخبرھم ان اللہ فرض علیھم خمس صلوات فی کل یوم ولیلۃ فان ھم اطاعوا لک بذلک
فاخبرھم ان اللہ فرض علیھم صدقۃ تؤخذ من اغنیائھم فترد علی فقرائھم فان ھم اطاعوا لک
بذلک فایاک وکرائم اموالھم واتق دعوۃ المظلوم فانہ لیس بینھا وبین اللہ حجاب بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے جب معاذ بن جبل کو یمن کا حاکم کر کے بھیجا تو فرمایا کہ البتہ تو عنقریب اوس قوم پاس آویگا جو کتاب والے ہین
یعنی یہود اور نصاری تو جب تو اونکے پاس جانا تو اونکو بلا اسطرف کہ گواہی دیوین اسکی کہ کوئی خدا کے سوا لائق پوجنے کے نہین اور محمد
خدا کا رسول ہی سو اگر وے اس بات مین تیرا کہنا مانین تو اونکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اون پر ہر ایک دن رات مین پانچ نمازین فرض کین ہین
سو اگر وے اسمین بھی تیرا کہنا مانین تو اونکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اونپر زکوۃ فرض کی ہی کہ اونکے مالدارون سے لی جاوے سو اونکے محتاجون پر
پھیر کر دی جاوے سو اگر وے اسکو بھی مانین تو الگ رہنا اونکے عمدہ مال سے یعنی زکوۃ مین جانور چن چن کر عمدہ قسم نہ لینا اور ڈر اسکیجو مظلوم کی
بددعا سے سو بات یون ہی کہ مظلوم کی دعا مین اور خدا مین کچھ آڑ نہین یعنی مظلوم کی دعا جلد قبول ہوتی ہی کسی پر ظلم مکرنا شعیب تم سے ارآہ
مظلوماں کہ وقت دعا کردن ۱۲ اجابت از درحق بہر استقبال می آید ف مسلمۃ بن الاکوع انک کالذی قال الاول ۴۸۱
اللھم ابغنی حبیبا ھو احب الی من نفسی قالہ لہ مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے
مجھسے فرمایا کہ مقرر تو ویسا ہی جیسا اگلے زمانے مین کوئی مثل کہہ گیا ہی کہ ای خدا مجکو ایسا دوست دے جو میرے نزدیک میری جان سے
پیارا ہو یہ حضرت نے سلمہ بن اکوع سے فرمایا ف حضرت نے کسی لڑائی مین سلمہ بن اکوع کو ڈھال دی سلمہ نے کسی اور سے اپنے دوست کو دی
حضرت نے پوچھا کہ تیری ڈھال کہان ہی سلمہ نے کہا کہ مینے اپنے دوست کو دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی جان پر دوست کو مقدم رکھنا
عمدہ بات ہی ف عمرو بن عبسۃ انک لا تستطیع ذلک یومک ھذا الا ترانی وحالی وحال الناس ولکن ۴۸۲
ارجع الی اھلک فاذا سمعت بی قد ظھرت فاتنی قالہ لہ حین قال انی متبعک مسلم مین عمرو بن
عبسہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرا ساتھ دینا تجھسے نہو سکے گا اس وقت مین کیا تو نہین میرے حال اور لوگون کے حال کو دیکھتا ہی
یعنی ابھی کفر غالب ہی اور اسلام مغلوب لیکن پھر جاوے لوگون مین پھر جب تو میرا حال سنیو کہ مین کافرون پر غالب ہوا تو میرے پاس آیو یہ حضرت نے
عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب اوسنے کہا کہ مین تیرا ساتھ دونگا تابعداری کرونگا ف پورا قصہ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہ سے یون
روایت ہی کہ مین کفر کے وقت مین بھی کافرون کو گمراہ اور بت پرستی کو برا جانتا تھا پھر مینے سنا کہ ایک شخص مکے مین غیب کی خبر دیتا ہی مین اسی
اشتیاق سے گیا کہ دیکھا حضرت کافرون کے غلبے سے اپنے مکان سے نہین نکل سکتے مین حضرت کے پاس گیا پھر مینے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا کہ

اونکی برائیاں کھلکر بیان کین وہ سلامت رہا لیکن گنہگار وہ ہے جو اونکے خلاف شرع کاموں پر راضی ہوا اور اونکا تابعدار رہا ف پورا قصہ یوں ہے کہ لوگون نے کہا کہ یا حضرت ہم اون ظالم حاکمون کو مار ڈالین یا کہ نہ مارنا جب تک وے نماز پڑھا کرین یعنی خلاف شرع کام مین حاکم کی اطاعت حرام ہے اور جب تک اوس سے صریح کفر نہو تو اوس سے لڑنا بھی درست نہین حدیث معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ ہوئے جیسا یزید اور حجاج اور ان کا لشکر

۴۷۰ **فصل** اس فصل مین وہ حدیث ہے کہ جسکے سرے پر انہم ہے م عمر اللهم خيرني بين ان يسئلوني بالفحش او يبخلوني وكنت بخيلا قال حين قسم قسما فقال عمر يا رسول الله لغنيهم هؤلاء كان احق به منهم مسلم مین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اون مسلمون نے مجکو اختیار دیا آیا ین کہ مجسے بہت بری طرح سوال کرین یا مجکو بخیل مشہور کرین اگر نہ جاوین اور مین تو بخیل نہین یہ حدیث اوس وقت فرمائی جب حضرت نے کچھ مال بعضے نومسلمون کو دیا تھا تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ اس مال کے سزاوار انکے سوا اور لوگ محتاج ایمان دار تھے خلاصہ مطلب حضرت کے جواب کا یہ ہے کہ اگر تو مسلم مال کو نپاتے تو مجکو بخیل مشہور کرتے اسی واسطے مینے اونکو دیا اور محتاجون کو نہ دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اچھا جاہل کو دینا اپنی آبرو بچانے کے واسطے درست ہے

۴۷۱ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر انہا ہی ف عايشة انها ابنة ابي بكر

قاله عند انتصار عايشة من زينب بنت جحش بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عایشہ ابی بکر کی بیٹی ہی یہ حدیث حضرت نے فرمائی عایشہ رضی اللہ عنہا کی حمایت کے وقت حضرت زینب کی گفتگو سے ف بخاری مین روایت ہے کہ صحاب حضرت عایشہ کی باری کے دن حضرت پاس تحفہ بھیجا کرتے تھے حضرت کی خوشی کے واسطے حضرت کی بیبیون نے حضرت ام سلمہ سے کہا کہ تم رسول اللہ سے کہو کہ صحاب سے کہدیوین کہ حضرت جس بی بی کے پاس ہون وہین لوگ تحفہ بھیجا کرین عایشہ کی کون خصوصیت ہی ام سلمہ نے حضرت سے یہ کہا حضرت نے فرمایا کہ مجکو عایشہ کے متعلق مین رنج نہ دے سوائے عایشہ کے کسی بی بی کے پاس مجکو وحی نہین آتی ام سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے آپ سے رنج سے تو بہ کی پھر حضرت کی بیبیون نے حضرت فاطمہ کو حضرت کے پاس اونکے واسطے بھیجا حضرت نے فرمایا ای بیٹی تو کیا نچاہیگی جسکو مین چاہتا ہون حضرت فاطمہ نے کہا کہ البتہ مین اوسکو ضرور چاہونگی جسکو آپ چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو عایشہ سے محبت رکھ پھر حضرت فاطمہ گھر چلی گئین پھر بیبیون نے حضرت زینب کو جو حضرت کی پھپھی کی بیٹی اور بی بی بھی تھین حضرت پاس بھیجا حضرت زینب حضرت کے سامنے بہت سخت باتین کین اور کہا کہ یا رسول اللہ آپ کی بیبیان عایشہ کے متعلق مین عدل اور انصاف چاہتی ہین اور حضرت عایشہ سے ابتک کچھ جواب نہین دیا حضرت کی طرف دیکھتی جاتی تھین کہ شاید حضرت کچھ جواب دین جب حضرت عایشہ نے دیکھا کہ حضرت چپ ہین تو حضرت زینب کو جواب دینا شروع کیا اور حضرت زینب کو جواب مین بند کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عایشہ بی بی ابی بکر کی بیٹی ہی ایسی ویسی نہین جو دبنے کے جواب دی نکر سکے یعنی جیسا اوسکا باپ دانا اور خوش تقریر ہی ویسے ہی وہ بھی دانا اور خوش تقریر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب بیبیون سے حضرت عایشہ کو

۴۷۲ حضرت بہت چاہتے تھے تو جسنے حضرت عایشہ کو برا کہا اور اون سے عداوت رکھی اوسنے بیشک حضرت کو رنج دیا ف ابن مسعود انها

ستكون بعدي اثرة وامور تنكرونها قالوا يا رسول الله فما تامرنا قال تؤدون الحق الذي عليكم وتسئلون الله الذي لكم بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا انصاری صحابیون سے کہ میرے بعد تم پر غیرون کو تقدیم ہوگی اور ایسے کام ہونگے جو تمکو برے معلوم ہونگے صحابے کہا کہ یا رسول اللہ پھر ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ جو تمپر حاکم کی اطاعت کا حق ہی اوسکو ادا کیجیو اور اپنا حق حد سے مانگیو ف یعنی اگر حاکم تمپر ظلم کرے اور تمھارا حق بیت المال سے

۴۸۶ اور ایک روایت میں ہے حضرت ابوہریرہ سے انکم ستحرصون علی الامارۃ وانہا ستکون ندامۃ یوم القیامۃ فنعم المرضعۃ وبئست الفاطمۃ بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ آگے حرص کروگے حکومت پر اور حال آنکہ حکومت کا قیامت میں پچھتاوا ہوگا یعنی کیوں ہم حاکم ہوئے تھے جو آج حساب اور عذاب میں گرفتار ہوئے سو دودھ پلانے والی تو اچھی ہے اور دودھ چھڑانے والی بری ف یعنی حکومت کی ابتدا خوب ہوتی ہے کہ آدمی عیش اور آرام میں رہتا ہے جیسا عورت جب تک دودھ پلائے جاتی ہے لڑکا خوش رہتا ہے اور انجام

۴۸۸ حکومت کا برا ہے اسکے زوال سے آدمی رنج اور افسوس میں گرفتار ہوتا ہے جیسے عورت دودھ چھڑانے والی لڑکے کو بری معلوم ہوتی ہے وعن جریر انکم سترون ربکم کما ترون ھذا لا تضامون فی رؤیتہ فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوۃ قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا فافعلوا ثم قرأ وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب بخاری اور مسلم میں جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تم قیامت میں دیکھوگے اپنے رب کو جیسا اسکو دیکھتے ہو یعنی چاند کو ہجوم نہ کرسکوگے اوسکے دیکھنے میں یعنی ہجوم سے اوسکے دیدار میں کچھ حجاب اور آڑ نہ ہوگی جیسے چاند کے دیکھنے میں ہجوم خلل نہیں ڈالتا سو اگر تمسے ہوسکے کہ غافل نہ ہو نماز سے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے تو کیا کرو پھر حضرت نے قرآن سے اسکی دلیل پڑھی کہ پاکی بول تعریف کے ساتھ اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے ف

مصابیح میں جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھا پھر حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا کا دیدار قیامت میں ایماندار دن کے نصیب ہوگا اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہیں دولت اونکے نصیب ہی میں نہیں

۴۸۹ انکار ہی کیا چاہیں معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا کے حاصل ہونے میں دخل ہے وعن ابی ذر انکم ستفتحون ارضا یذکر فیہا القیراط ویروی ستفتحون مصر وھی ارض یسمی فیہا القیراط فاستوصوا باھلہا خیرا فان لہم ذمۃ ورحما مسلم میں ابوذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم آگے فتح کروگے اوس زمین کو جسمیں قیراط کا چرچا ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ فتح کروگے ملک مصر کو اور وہ زمین ہے جسمیں قیراط کا نام مشہور ہے سو میری وصیت مانو وہاں کے لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے کی سو البتہ اونکے لیے امان ہے اور اونسے برادری ہے ف قیراط نصف دانگ ہے سونے کی ہوتی ہے وزن میں پانچ جو کے برابر ملک مصر میں پیمائش بہت چلتی تھی مصر کے بادشاہ نے ماریہ قبطیہ کو حضرت کے واسطے بھیجا تھا اونسے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے سو واسطے مصر والوں کو امان اور پناہ ہوئی اور حضرت ہاجرہ حضرت اسمعیل کی مصر کی تھیں اور حضرت اسمعیل عرب کے جد ہیں تو مصر والوں سے عرب کو ننہالی رشتہ ہوا اس واسطے اونکے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کو حضرت نے فرمایا

۴۹۰ وعن انس انکم ستلقون بعدی اثرۃ فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار سے فرمایا کہ البتہ میرے بعد تم پاؤگے اپنے سوا اور کو مقدم یعنی تمہارے سوا اور لوگوں کو حکومت ملے گی تو تم صبر کرتے رہیو تاوقتیکہ تم حوض کوثر پر مجھسے ملو یعنی قیامت تک ف حضرت نے ایک بار انصاریوں کو بلایا ملک بحرین میں جاگیر دینے کو انصار نے کہا کہ مہاجرین کو بھی اتنی جاگیر دیجیے کہ ویسا ہی مسلمان ہیں حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر نہیں لیتے ہو تو میرے بعد بھی حکومت اور ریاست کا حوصلہ نہ کرنا

۴۹۱ وعن ابی سعید انکم قد دنوتم من عدوکم والفطر اقوی لکم ف وعن ابن دینار من سمکۃ قال ابو سعید فنزلنا منزلا آخر فقال انکم مصبحو عدوکم والفطر اقوی لکم فافطروا فکانت عزمۃ فافطرنا ثم لقد رأیتنا نصوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ذلک فی السفر مسلم میں ابوسعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم اپنے دشمن سے قریب ہوئے ہو روزہ توڑنا تمکو بہت مضبوط کردیگا یہ حضرت نے جب فرمایا کہ مکہ سے قریب ہوئے

جو ابوذر غفاری نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سنی تو مکے مین آئے کافرون کے غلبے سے حضرت کا حال بوجھ نہ سکتے تھے جب بعد مدت حضرت سے ملاقات ہوئی تو حضرت نے پوچھا کتنے دنون سے تم آئے ہو کہا تیس دن ہوئے حضرت نے پوچھا کیا کھاتے تھے کہا سوا زمزم کے پانی کے اور کچھ کھانا نہ تھا حضرت نے یہ حدیث فرمائی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جن مین ارشاد ہے کہ غلام تمھارے بھائی ہین

ق ابوذر رضی اللہ عنہ انک امرؤ فیک جاھلیۃ ھم اخوانکم وخولکم جعلھم اللہ تحت ایدیکم فمن کان اخوہ تحت یدیہ فلیطعمہ مما یأکل ولیلبسہ مما یلبس ولا تکلفوھم ما یغلبھم فان کلفتموھم فاعینوھم علیہ **ق** ابوذر رضی اللہ عنہ

یا مہ بخاری اور مسلم مین ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق تو ایسا مرد ہے کہ تجھ مین جہالت کی خو ہے تمھارے غلام تمھارے بھائی ہین یعنی آدم کی اولاد ہین اور تمھارے خدمتگار ہین خدا نے انکو تمھارے ہاتھ کے نیچے ڈالا ہے یعنی انکا مالک کیا ہے سو جسکا بھائی جسکی ملک مین ہو سو اوسکو کھلاوے جو آپ کھاتا ہو اور اوسکو پہناوے جو آپ پہنتا ہو اور اون پر ایسا بوجھ نہ ڈالو جو اونکو دباوے اور اون پر اگر کسی کام کا بوجھ ڈالو تو خود بھی اونکی مدد کرو یہ حدیث حضرت نے ابوذر سے فرمائی جب ابوذر نے اپنے غلام کو مالکی گالی دی

ق ابوذر غفاری جیسا آپ لباس پہنتے تھے ویسا ہی اونکا غلام پہنتے تھا کسینے اون سے سبب پوچھا تب یہ حدیث بیان کی لونڈی غلام کو کھانا کپڑا اوستور کے موافق بقدر مقدور دینا واجب ہے اپنے برابر کھانا کپڑا دینا مستحب ہے فرض نہین اور گالی دینا درست نہین اگر کام بگاڑے جھڑکنا درست ہے اور بھاری کام کو نکہے اگر کہے تو آپ بھی اوس کام مین شریک ہووے

ق سعد بن ابی وقاص انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرھم عالۃ یتکففون الناس وانک لن تنفق نفقۃ تبتغی بھا وجہ اللہ الا اجرت بھا حتی ما تجعل فی فی امرأتک قال فقلت یا رسول اللہ اخلف بعد اصحابی قال انک لن تخلف فتعمل عملا تبتغی بہ وجہ اللہ الا ازددت درجۃ ورفعۃ ولعلک ان تخلف حتی ینتفع بک اقوام ویضر بک آخرون اللھم امض لاصحابی ھجرتھم ولا ترد ھم علی اعقابھم لکن البائس سعد بن خولۃ رثی لہ رسول اللہ صلعم ان مات بارضہ **ق** سعد رضی اللہ عنہ لما عادہ

بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اپنے وارثون کو مالدار چھوڑ جاوے بہتر ہے اس سے کہ اونکو محتاج چھوڑے کہ مانگتے لوگون سے ہتھیلی پھیلاتے پھرین اور تو جو کچھ کہ خرچ کریگا خدا کی رضامندی کے واسطے اوسکا ضرور ثواب پاویگا یہان تک کہ جو اپنی جورو کے مونہہ مین ڈالیگا یعنی حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب سعد نے کہا یا رسول اللہ کیا مین چھوڑ دیا جاونگا ساتھیون کے پیچھے جانے کے حضرت نے فرمایا کہ اگر تو ہمارے پیچھے رہے گا اور تو کوئی کام خدا کی رضامندی کا کریگا تو مقرر تیرا مرتبہ حضرت بہت بڑھ جاویگا اور شاید کہ تو چھوڑا جائیگا کوئی تجھ سے فائدہ پاویگا اور اون سے ضرر پاویگا یہ حدیث سعد بن خولہ کو بڑا کہا اور اون سے عداوت رکھی اوسنے بہت نفع پاوینگے تجھ سے بہت گروہ اور بہت تجھ سے پاوینگے اور

ستکون بعدی اثرۃ وامور تنکرونھا قالوا یا رسول اللہ فما تامرنا قال تؤدون الحق الذی علیکم وتسألون اللہ الذی لکم بخاری اور مسلم مین عبداللہ سے یہ حدیث حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا جب اونکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے کہ میرے بعد تم پر غیرون کو تقدیم ہوگی اور ایسے کام ہونگے جو تمکو برے معلوم ہونگے تب سعد نے کہا کہ مین بیمار ہوا حضرت میری دیکھنے کو آئے مینے کہا کہ مین بہت بیمار ہون کہ جو تم پر حاکم کی اطاعت کا حق ہے اوسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو کوئی میرا وارث نہین ہے مگر ایک بیٹی تو دو تہائی حصہ بیٹی کو دون دوسرے خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ ہان تہائی مین پھر مینے کہا کہ تہائی مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ ہان تہائی

الباب الثانی

عملا فقال من یعمل لی الی نصف النهار علی قیراط قیراط فعملت الیهود الی نصف النهار علی قیراط قیراط ثم
قال من یعمل لی من نصف النهار الی صلوة العصر علی قیراط قیراط فعملت النصاری من نصف النهار
الی صلوة العصر علی قیراطین قیراطین ثم قال من یعمل لی من صلوة العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین
قیراطین الا فانتم الذین تعملون من صلوة العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا لکم الاجر
مرتین فغضبت الیهود والنصاری فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال الله تعالی وهل ظلمتکم
من اجرکم شیئا قالوا لا قال فانه فضلی اعطیه من شئت بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا سوا اسکے کوئی مثل نہین ہوسکتی کہ عمر اور مدت تمھاری اے مسلمانون اگلی امتون کی عمر اور مدت کے مقابلے مین ایسی ہی جیسے عصر کی نماز سے
شام تک یعنی اگلی امتون کی زندگی زیادہ تھی جیسے صبح سے عصر تک اور مسلمانون کی عمر کم جیسے عصر سے شام تک اور نہین ہی مثل تمھاری
اے مسلمانون اور مثل یہود اور نصاری کی مگر جیسے مثل اوس مرد کی جسنے کام کروایا کارندون سے سو اوسنے کہا کہ جو میرا کام کرے صبح سے دوپہر تک
اوسکو ایک ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پھر کہا اوس مرد نے کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے عصر کی نماز تک اوسکو
ایک ایک قیراط مزدوری ملیگی تو نصاری نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کی پھر اوس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام تک
اوسکو دو دو قیراط مزدوری ملیگی جانو اے مسلمانون سو تم لوگ ہو جنھون نے عصر سے شام تک کام کیا دو دو قیراط پر جان رکھو کہ تمھاری مزدوری
دونی ہی سو غصے ہونگے یہود اور نصاری قیامت مین پھر کہینگے کہ ہم کام مین تجھ زیادہ ہین اور مزدوری مین کم یعنی یہ عجب آپ کہ کام بہت حسنات کم
خدا فرماویگا کیا مینے تمپر کچھ ظلم کیا یعنی جو مزدوری ٹھہر گئی تھی اوس سے کچھ کم دیا کہینگے کہ جو ٹھہرا تھا اوس سے کم نہین ملا اور خدا فرماویگا سو یہ تو
یعنی دونی مزدوری دینا میرا فضل ہی جسکو چاہون اوسکو دون ف یعنی یہود اور نصاری کی ہر چند عمرین زیادہ تھین اور عبادت بہت لیکن
امت محمدی کو باوجود کم عمری اور قلت عبادت کے اون سے ثواب دونا ہی یہ خدا کا فضل ہی اپنے حبیب کی ضعیف امت پر اور اسی حدیث کے مضمون کا مثل
انجیل مین بھی موجود ہی چنانچہ متے کی انجیل باب ۲۰ آیت ۱ مین عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے وقت سے ایک دینار پر مزدور مقرر کیے
اور اپنے باغ مین بھیجے پھر چند ساعت کے بعد یعنی چار گھڑی اور پہر دو پہر کے بعد اور مزدور اوتنی مزدوری پر باغ مین بھیجے شام کو ہر ایک مزدور کو ایک
ایک دینار دیا پہلون نے شکوہ کیا کہ ہم دن بھر کے محنتی اور یے تھوڑی دیر کے محنتی برابر ہو گئے مالک نے جواب دیا کہ کیا مینے تمپر کچھ ظلم کیا جو تمھاری مزدوری مقرر
ہوئی تھی سو تمنے پائی مجکو اپنے مال مین اختیار ہی جتنا جسکو چاہون دون علی ہذا القیاس پہلے پچھلے ہوجاوینگے اور مقدم مؤخر ہوجاوینگے تو بہت لوگ
ہین لیکن مقبول اور برگزیدہ کم ہین فقط اس انجیل کی تقریر سے صاف ثابت ہوا کہ امت محمدی امت موسوی اور عیسوی سے برگزیدہ ہی اور ثواب مین افضل ہی اسواسطے
کہ سب سے بچلی امت ہی خدا کا کرم ہی یہود اور نصاری کے شور اور غل سے کیا ہوتا ہی الحی ہزار ہزار شکر تیرے احسان کا کہ اپنے حبیب کی امت مین ہمکو کیا

۴۹۷ ق سهل بن سعد انما الاعمال بالخواتیم بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اعتبار
کامون کا مگر خاتمے پر ف ایک شخص جہاد مین کافرون سے خوب لڑا حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہی لوگون کو تعجب ہوا آخر کو اوس شخص نے اپنے

۴۹۸ تئین آپ ہلاک کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتدا کا کچھ اعتبار نہین جب تک انجام بخیر نہو ه ابو هریرة انما الاعمال بخواتیمها
یقاتل من وراء اخیه ویتقی به فان امر بتقوی الله وعدل کان له بذلک اجرا وان یامر بغیره کان
علیه منه مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین ہی سردار مگر جیسے ڈھال کہ اوسکی آڑ مین لڑے اور اپنے تئین بچاوے

مین پیغمبر ہون مینے پوچھا کہ پیغمبر کسکو کہتے ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اپنے بندون کو میری زبانی پیغام بھیجا ہے مینے پوچھا کہ وہ پیغام کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ اپنے برادرون سے سلوک کرنا اور بتون کو توڑنا اور صرف خدا کو مالک جاننا اور کسیکو اوسکا شریک نجاننا پھر مینے کہا کہ حضرت کا ساتھ کسنے دیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ایک مسیان اور ایک غلام نے یعنی صدیق اکبر اور بلال پھر مینے کہا کہ مین بھی حضرت کا ساتھ دیتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر مین بیحد خوش ہوکر اپنے گھر گیا جب حضرت مدینے مین آئے تب مین خدمت مین حاضر ہوا ف ابن عمر انک ۴۸۳

لست تصنع ذلک خیلاء ق قالہ لابی بکر رضی اللہ عنہ یعنی استرخاء الازار بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اسکو غرور کی راہ سے نہین کرتا یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا یعنی تیری ازار کا زمین پر لٹک جانا غرور سے نہین ف حضرت نے ایک بار فرمایا کہ جسکی ازار یعنی تہ بند یا پاجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکے سو دوزخ مین ہے صدیق اکبر نے عرض کی یارسول اللہ میری ازار ایک طرف سے اختیار لٹک جاتی ہے مین کیا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ازار اور پاجامے کو ٹخنے کے نیچے لٹکانا اگر غرور یا آرایش کی راہ سے ہو تو سخت حرام ہے اور نہین تو مکروہ ہے لیکن اگر بدون قصد اختیاری سے لٹک جاوے تو معاف ہے

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جن کے سرے پر انکم تختصمون الی ولعل ۴۸۴

بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی لہ بنحو مما اسمع منہ فمن قطعت لہ من حق اخیہ شیئا فلا یاخذہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم جھگڑا فیصل کروانے آتے ہو میرے پاس اور شاید کہ تم لوگون مین بعضا آدمی ہوشیار اور خوش تقریر ہوتا ہے اپنی دلیل کی ملکیت کے بیان مین نسبت دوسرے آدمی کے سو فیصلہ کردیتا ہون مین جیسا کہ اوس سے سنتا ہون سو جس شخص کو مین اوسکے بھائی کے حق سے کچھ کاٹ کے دلادون تو وہ شخص نہ لیوے پر اسے حق کو سو اسکے کچھ نہین کہ اوسکو مین دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہون ف یعنی قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہے سو اگر کوئی خوش تقریری سے دھوکا دیکر حاکم سے حکم لیوے اور پر ایا حق چھینے تو وہ مال اوسکے حق مین خدا کے نزدیک حرام ہے اور اوسکا انجام دوزخ ہے اگرچہ ظاہر مین درست ہے

م ابو قتادہ رانکم ستمرون غدا عشیتکم ولیلتکم وتاتون الماء ان شاء اللہ غدا ق لم یقبل لیلۃ ۴۸۵

النعر ابن سبع مسلم مین ابو قتادہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم چلوگے دوپہر ڈھلے شام تک اور رات بھر اور کل پانی پر جاوگے جو خدا نے چاہا حضرت نے ایک دن پہلے اوس رات سے فرمایا تھا جب پچھلی رات کو سوگئے تھے ف یہ حدیث حضرت نے جنگ خیبر یا تبوک مین فرمائی دن گرمی کے تھے پانی کم ملتا تھا اور اوس رات کو چلتے چلتے آخر شب سوگئے تھے نماز فجر فوت ہوگئی پھر قضا جماعت سے پڑھی م معاذ بن جبل انکم ۴۸۶

انکم ستاتون غدا ان شاء اللہ عین تبوک وانکم لن تاتوہا حتی یضحی النہار فمن جاءہا منکم فلا یمس من مائہا شیئا حتی اتی مسلم مین معاذ بن جبل رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تم کل تبوک کے چشمے پر پہونچوگے اور تم اوس چشمے پر نہین پہونچنے کے جب تک کہ دن نیزہ بھر چڑھیگا سو تم لوگون مین جو اوس پر جاوے تو اوسکے پانی کو کچھ بھی ہاتھ نہ لگاوے جب تک مین نہ آؤن ف معاذ بن جبل رضی سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ جنگ تبوک کو چلے ایک رات حضرت نے یہ حدیث فرمائی جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا اوسی وقت ہم اوس چشمے پر پہونچے دو آدمیون نے لشکر سے نکل کر اوس پانی مین ہاتھ لگایا حضرت نے پوچھا کہ کسنے ہاتھ لگایا ہے معلوم ہوا دو آدمی تھے حضرت اون پر ناخوش ہوئے پانی چشمے مین نہایت کم تھا پھر ہاتھوں سے لوگون نے پانی جمع کیا اتنا مشکل جمع ہوا کہ حضرت نے ہاتھ اور مونہہ دھوکر اوس پانی کو چشمے مین ڈالا پھر تو چشمے نے خوب جوش مارا سب آدمی اور جانور جھک گئے یہ حضرت کا معجزہ ہوا اوس لشکر مین تیس ہزار آدمی تھے

پانچ رکعت پڑھیں تو حضرت نے بعد سلام کے سہو کے دو سجدے کیے پھر حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نسیان سے حضور شریعت ہی پیغمبر کو بھی ہوتا ہے لیکن
۵۰۶ پیغمبر کا نسیان حکمت سے خالی نہیں چنانچہ سہو کا مسئلہ بھی معلوم ہو گیا ق اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّهٗ یَاْتِیْنِی الْخَصْمُ فَلَعَلَّ
بَعْضَهُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهٗ صَادِقٌ فَاَقْضِیْ لَهٗ فَمَنْ قَضَیْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِیَ
قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْیَحْمِلْهَا اَوْ یَذَرْهَا بخاری اور مسلم میں ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں بھی آدمی ہی ہوں
اور البتہ آتا ہے میرے پاس مدعی اور مدعی علیہ سو شاید بعض شخص بعض سے زیادہ گویا اور خوش تقریر ہوتا ہے تو میں جانتا ہوں کہ وہ سچا ہے تو
فیصلہ کر دیتا ہوں اوسکے موافق سو جسکو میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو وہ تو اوسکے حق میں دوزخ کا ٹکڑا ہی ہے چاہے اوسکو لوٹھا لیوے
یا چھوڑ دیوے ق عَائِشَةُ اِنَّمَا اَهْلَکَ الَّذِیْنَ قَبْلَکُمْ اَنَّهُمْ کَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْهُ
۵۰۷ وَاِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا عَلَیْهِ الْحَدَّ وَایْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ
یکا ھا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے تو کھپا ڈالا اونکو جو تم سے پہلے تھے کہ جب اونمیں کوئی شریف اور
رئیس چوری کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے اور سزا دیدے اور جب اونمیں کوئی بیچارا غریب چوری کرتا تو اوسپر چوری کی سزا کرتے اور قسم ہے خدا کی کہ اگر فاطمہ
محمد کی بیٹی بھی چوری کرتی تو میں اوسکا ہاتھ کاٹتا ف فاطمہ قیس کی بیٹی قریش میں شریف اوی تھی اوسنے چوری کی تو کسی نے اوسکی سفارش
کی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی سزا میں سفارش کرتے ہو کسکی سفارش حضرت نے نماز بعد اسکے یہ حدیث فرمائی پھر اوسکے ہاتھ کو کٹوا ڈالا
معلوم ہوا کہ حکم شرع میں کسکی رو رعایت نہ چاہیے اگلی امتیں اسی سے ہلاک ہوئیں پچھلے زمانے میں اسلام کی بھی سلطنت شرع میں سستی کرنے
سے سست ہو گئی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہیں کہ ہر چند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہے لیکن سبط مصطفی اور جگر گوشۂ فاطمہ زہرا یعنی
حسین کے غم میں درست ہے سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے اسواسطے کہ حکم شرع سب کے واسطے برابر ہے جو چیز حرام ہے سب کے واسطے
برابر ہے شریف اور رذیل کا اسمیں کچھ فرق نہیں خ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ اِنَّمَا بَقَاؤُکُمْ فِیْمَا سَلَفَ قَبْلَکُمْ مِّنَ الْاُمَمِ کَمَا بَیْنَ
۵۰۸ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی غُرُوْبِ الشَّمْسِ بخاری میں عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری زندگی کی تو مدت جو
آگے امتیں ہو چکیں ہیں اتنی ہے جتنی مدت عصر کی نماز سے ہے شام تک یعنی اگلی امتوں کی عمر بہت ہوتی تھی اور تمہاری کم یعنی اس تھوڑی
زندگی میں جس قدر عبادت ہو سکے سو کر لو دنیا کی ہوس میں زیادہ نہ بھسو خ جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُوْ هَاشِمٍ
۵۰۹ شَیْءٌ وَّاحِدٌ بخاری میں جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی تو ایک ہی چیز ہے ف
عبد مناف کے چار بیٹے ایک ہاشم دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس چوتھے نوفل سو جبیر بن مطعم نوفل سے اور حضرت عثمان عبد شمس سے ہیں سو حضرت نے غیبر کا
پانچواں حصہ ہاشم اور مطلب کی اولاد کو دیا عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہ دیا تب جبیر بن مطعم اور عثمان نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ
بنی ہاشم کی شرافت اور بزرگی کے تو ہم قائل ہیں لیکن اسکا کیا سبب ہے کہ مطلب کی اولاد کو حضرت نے دیا اور عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہیں
اگر برادری کی جہت سے دیا ہے تو ہم اور وے حضرت کے ساتھ برابر ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی جدا نہیں ہوئی
کفر اور اسلام میں یکجا اور غم میں ہمیشہ شریک رہی یہ سبب ہے اونکی خصوصیت کا اسی سبب سے امام شافعی رحمہ نے بنی مطلب کو آل میں داخل جانا ہے
ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
۵۱۰ کہ آنے کی اجازت مانگنا تو صرف نظر ہی کے سبب سے ٹھہرائی گئی ہے ف مصابیح میں روایت ہے کہ ایک شخص حضرت کے گھر جھانکنے لگا حضرت

کہا ابو سعید نے پھر اور تیسرے دن دوسری منزل پر پھر حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم صبح کو لڑو گے اپنے دشمن سے اور روزہ توڑنا تمکو نہایت مضبوط کردیگا سو توڑ دو روزے کو سفر میں توڑنا مباح تھا حضرت کے حکم سے فرض ہو گیا تو ہمنے روزہ توڑا پھر اس سفر کے بعد مقرر ہمنے اپنے تئیں دیکھا کہ ہم سفر میں روزہ رکھتے تھے حضرت کے ساتھ ف جس سال مکہ فتح ہوا حضرت سے ملنے سے رمضان میں روزہ رکھے جہاد کیلئے چلے جب مکے کے قریب پہنچے تب یہ حدیث فرمائی خلاصہ مطلب کہ سفر میں روزہ رکھنا اور توڑنا دونوں درست ہی لیکن بشرط طاقت رکھنا افضل ہی مگر جہاد میں توڑنا افضل ہی کہ وہاں طاقت کا کام ہی بلکہ اوس سال جن لوگوں نے روزہ نہ توڑا حضرت نے اونکو گنہگار فرمایا ف حُذَیفَۃ اِنَّکُم ۴۹۲
لَا تَدرُونَ لَعَلَّکُم اَن تُبتَلُوا بخاری اور مسلم میں حذیفہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم نہیں جانتے ہو شاید کہ تم بلا میں ڈالے جاؤ ف حذیفہ رضؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے حضرت نے فرمایا کہ گنو تو کتنے مسلمان کلمہ گو ہیں ہمنے کہا کہ حضرت کیا ہمارے واسطے کچھ آپکو خوف ہی ہم لوگ تو چھ سو سے سات سو تک ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ہم بلا میں پڑے کافروں کے علیے سے نماز نہ پڑھ سکتے تھے مگر چھپ کر اور ابتدائے اسلام میں بہت اصحاب حبش وغیرہ کی طرف مکہ چھوڑ کر نکل گئے تھے ف اَنَسٌ اِنَّکُم لَسَتُعرَضُونَ ۴۹۳
اَمَا وَاللّٰہِ لَو مَا دَامَ لِی الشَّھرُ لَوَاصَلتُ وِصَالًا یَدَعُ المُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَھُم بخاری اور مسلم میں انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک تم لوگ میرے برابر نہیں جانو بقسم خدا کی اگر رمضان کا مہینا مجکو زیادہ ہو جاتا تو برابر اتنے ہی کے روزے رکھتا جاتا کہ چھوڑ دیتے شدت سے محنت کرنے والے اپنی شدت کو ف ایکبار حضرت نے آخر رمضان میں ہی کے روزے رکھے بعضے اصحاب بھی حضرت کے ساتھ ہی کے روزے رکھنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی چاند جلد ہو گیا اگر مہینا زیادہ بڑھتا تو میں اتنا ہی کرتا جاتا کہ لوگ عاجز ہو کر ہی کرنا چھوڑ دیتے یہ بات حضرت نے غصے سے فرمائی ہی کا روزہ حضرت کو درست تھا اور ونکو نہیں م ابن عباسؓ اِنَّکُم مُلَاقُوا اللّٰہِ ۴۹۴
مُشَاۃً حُفَاۃً عُرَاۃً غُرلًا مسلم میں عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت میں خدا کو ملوگے پیدل چلتے ننگے پیر ننگے بدن بے ختنہ ہوئے ف یعنی دنیا کے سامان میں شب و روز مشغول رہتے ہو سواری اور پوشاک پر مرتے ہو قیامت میں یہ کچھ بھی نہ ہیگا پیدائش بدن پر نہ ہوگا جیسے ننگے مادرزاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبروں سے اوٹھوگے

فصل اس فصل میں وہ حدیث ہی جسمیں لَیُصَلِّیَنَّ کی لفظ ہی ف عَائِشَۃُ اِنَّکُنَّ لَاَنتُنَّ صَوَاحِبُ یُوسُفَ مُرُوا اَبَا بَکرٍ فَلیُصَلِّ ۴۹۵
بِالنَّاسِ ف لَمَّا فِی مَرَضِہِ الَّذِی تُوُفِّیَ فِیہِ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تم یوسف کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو یعنی کیوں خلاف نائی کرتے ہو کہو ابی بکر سے کہ لوگوں کو خود امام ہو کر نماز پڑھاوے یہ حضرت نے اوس بیماری میں فرمایا جسمیں انتقال ہوا ف بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت میں فرمایا کہ کہو ابی بکرؓ سے لوگوں کو نماز پڑھاوے میں نے کہا کہ ابو بکرؓ نرم دل مرد ہی اگر حضرت کے مقام پر نماز پڑھانے کو کھڑا ہوگا رونے لگے گا قرآن کی آواز لوگ نہ سنینگے عمرؓ کو فرمائیے کہ نماز پڑھاوے حضرت نے فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو کہ نماز لوگوں کو پڑھاوے پھر میں نے حفصہ رضؓ سے کہا کہ تم حضرت سے کہو حفصہ نے حضرت سے یہی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ حضرت کی حیات میں پانچ دن صدیق اکبرؓ نے امامت سے نماز پڑھائی یہ اشارہ ہوا صدیق اکبرؓ کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرت کا خاص تھا یعنی نماز کی امامت کا سو اپنی زندگی میں صدیق اکبرؓ کو دیا جیسے بادشاہ اپنی زندگی میں کسیکو تخت اور چتر شاہی دیوے تو یہ علامت ہی کہ بادشاہ اوسکو ولی عہد کیا

فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر انما ہی ف اِبنُ عُمَرَ اِنَّمَا اَجَلُکُم فِی اَجَلِ مَن خَلَا مِن الاُمَمِ ۴۹۶
کَمَا بَینَ صَلٰوۃِ العَصرِ اِلٰی مَغرِبِ الشَّمسِ وَاِنَّمَا مَثَلُکُم وَمَثَلُ الیَھُودِ وَالنَّصَارٰی کَرَجُلٍ اِستَعمَلَ

رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہا کرو اللھم ربنا لک الحمد ف حاصل یہ کہ امام کی اطاعت واجب ہی جب امام تکبیر اور رکوع
۵۲۸ اور سجدہ پہلے کر لیوے تب تم کیا کرو امام پر سبقت نہیں رہتی ق ابن مسعود قال لا یباشر الرجل المرأۃ فتنعتھا لزوجھا کانما
ینظر الیھا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لگاوے بدن ایک عورت دوسری عورت سے پھر بیان کرے
اوسکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اس طرح کہ گویا اوسکو دیکھتا ہے ف جب عورت دوسری عورت کی نک سک اپنے خاوند سے کہیگی تو
اوسکو اوسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کیا کیا فساد ہوں اس واسطے حضرت نے اسکو منع فرمایا غور کیا چاہیے کہ شریعت میں کیا کیا دور اندیشی
۵۲۹ ہے چنانچہ اسی واسطے اجنبی عورت کے ساتھ سفر اور تنہائی شرع میں منع ہے م ابوھریرۃ لا تبتاعوا الثمر حتی یبدو صلاحہ
ولا تبتاعوا الثمر بالتمر مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ بیچو میوہ نہ مول لو کھجور کو جب تک اوسکی صلاحیت ظاہر ہو
یعنی جب تک گدر نہ ہو اور نہ مول لو نہ بیچو پھل کو دوسرے پھل سے زیادہ کم کر کے یا ایک میوہ درخت پر لگا ہوا اور دوسرا ٹوٹا ہوا ف امام شافعی
کے نزدیک جب تک پھل گدر نہ ہو بیچنا نہیں درست ہے جب اس حدیث کے اور اکثر سے پھل کو پھل سے بیچنا اس واسطے منع کیا کہ شاید ایک کم ہو
۵۳۰ اور دوسرا زیادہ تو بیماج ہو گیا م ابوھریرۃ لا تبدؤا الیھود والنصاری بالسلام فاذا لقیتم احدھم فی
طریق فاضطروہ الی اضیقہ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہود اور نصاری کو تم پہلے نہ سلام کیا کرو
اور جب تم اونمیں سے ملا کرو کسی راہ میں تو اوسکو بہت تنگ راہ کی طرف دبایا کرو ف یہود اور نصاری کو آپ سلام کرنا تو حرام ہے اور
اگر وے سلام کریں تو جواب میں وعلیکم یعنی تم پر وہی جسکے تم لائق ہو اور تنگ راہ میں دبانا اس واسطے فرمایا کہ جب اونکو نے راہ حق کو چھوڑا تو
۵۳۱ ذلت کے لائق ہوئے ق ابوبشیر لا تبقین فی رقبۃ بعیر قلادۃ من وتر او قلادۃ الا قطعت
بخاری اور مسلم میں ابوبشیر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا اگر کاٹ دے الا جائے ف
گنڈا کاٹنا اسواسطے فرمایا کہ اوسمیں گھنٹا باندھتے تھے اور گھنٹا رکھنا حرام ہے اس واسطے کہ دور سے اسمیں یا چرنے میں کہیں اٹک نجاوے یا وے
۵۳۲ لوگ نظر لگنے کے واسطے باندھتے تھے جیسے ہندوستان میں عوام لوگ نیلا گنڈا جانور کی خیال سے باندھتے ہیں م ابن عمر لا تبیعوا الثمر
حتی یبدو صلاحہ مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو کھجور کو جب تک اوسکی خوبی ظاہر ہو یعنی گدر ہو
۵۳۳ اور زرد رنگ ہو اور جھڑنے سے بچے م عثمان لا تبیعوا الدینار بالدینارین ولا الدرھم بالدرھمین مسلم میں حضرت عثمان سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کے دینار کو دو سونے کے دیناروں سے اور نہ چاندی کے درم کو چاندی کے دو درموں سے ف یعنی چاندی سونے
۵۳۴ میں زیادہ لینا اور دینا بیاج ہے ق ابوسعید لا تبیعوا الذھب بالذھب الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضھا
علی بعض ولا تبیعوا الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضھا علی بعض ولا تبیعوا منھا غائبا بناجز
بخاری اور مسلم میں ابوسعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کو سونے کے ساتھ مگر برابر برابر کو اور زیادہ نہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی کو چاندی سے مگر برابر برابر
برابر سے اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو غائب چاندی سونے کو موجود سے ف حاصل یہ کہ تول اپ کی چیز میں جب کہ ایک جنس ہو تو اوسکا برابر برابر بیچنا
دست بدست درست ہے اور زیادہ دینا لینا اور ادھار اناجائز ہے اور جب دو جنس ہوں جیسے سونے چاندی سے بیچے تو زیادہ کی درست ہے بشرطیکہ دست بدست ہو ادھار
وعدہ نہ ہو اور اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے بیچے اس طرح پر کہ ایک تو اوس وقت موجود ہو اور دوسرا غائب یعنی اوسکا وعدہ ہو تو یہ بھی بیاج ہے نہیں درست
۵۳۵ چاندی سونے میں گھٹ بڑھ کر برابر ہو لیکن اگر بہت سا مال ہو تو اوسکو حساب کیوے م ابن عباس لا تتخذوا شیئا فیہ الروح غرضا

اوسکے سبب سے یعنی لڑائی سردار کی ہمت اور تدبیر سے مبنی ہی اوسکی حفاظت اور اطاعت لشکر کو ضروری ہی سو اگر سردار خدا کی پرہیزگاری کا حکم کرے
اور انصاف کرے تو اوسکے سبب سے اوسکو ثواب ملیگا اور اگر اسکے سوائے حکم کرے یعنی خلاف شرع تو اوسکے سبب اوسپر عذاب ہوگا ق البراء بن عازب ۴۹۹
انما الخالة أم بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خالہ تو ماہی یعنی ماں کے برابر ہی ف
علی مرتضی اور حضرت طیار رضہ اور زید رضہ مین گفتگو ہوئی حضرت حمزہ کی بیٹی کی پرورش مین کہ اوسکے باپ مر گئے تھے ہر ایک شخص چاہتا تھا کہ اوسکو تم
پالین حضرت نے پوچھا کہ اسکی خالہ کسکے نکاح مین ہی معلوم ہوا کہ جعفر کے نکاح مین ہی حضرت نے جعفر کو دلائی پھر حدیث فرمائی علمائے اسی حدیث سے
نکالا ہی کہ اگر چھوٹے لڑکے کی ماں مر جاوے تو اوسکی ماں کی رشتہ دار عورتین اوسکو پالین جیسے خالہ اور نانی ق اسامة بن زيد انما الربا ۵۰۰
في النسيئة بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیاج تو صرف قرضہ مین ہی ف بیاج نام ہی ایک
جنس وزنی مین زیادہ لینے کا خواہ دست بدست ہو خواہ وعدے سے اور اگر دو جنسین ہون تو وعدہ بیاج ہی زیادتی سود نہین اور اس حدیث سے ظاہر
معلوم ہوا کہ دست بدست مین زیادہ لینا بیاج نہین یہ مطلب حدیث کا یہی ہی کہ جب دو جنس ہون جیسے چاندی کو سونے سے بیچے تو دست بدست زیادہ لینا
بیاج نہین یہ اور بعضے علما اس حدیث کو منسوخ کہتے ہین واللہ اعلم خ عائشة انما الرضاعة من المجاعة بخاری مین ۵۰۱
حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیر خوارگی تو صرف بھوکھ سے ہی ف یعنی جس شیر خوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہی
تو اوسکا اعتبار طفلی تک ہی کہ چھوٹے لڑکے کی بھوکھ سے دودھ نہین جاتی اور اگر جوان آدمی سی عورت کا دودھ پیوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہین وہ
نکاح کو نہین روکتا ع ابو سعيد انما الماء من الماء هذا حديث منسوخ مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے ۵۰۲
فرمایا کہ پانی تو صرف پانی نکلنے سے ہی یہ حدیث منسوخ ہی ف یعنی جب منی نکلے تو پانی سے غسل واجب ہوتا ہی اس حدیث کا حکم منسوخ ہی
چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ صرف خول سے غسل واجب ہوتا ہی منی نکلے یا نہ نکلے ق جابر انما المدينة كالكير تنفي خبثها ۵۰۳
وتنصع طيبها بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ تو بھٹی ہی لوہار کی جو انتہا ہی میل کچیل کو اور تنصع طیبها
نکھارتا ہی ستھرے کو ف ایک گنوار مدینے مین آیا مسلمان ہوا جب اوسکو تپ چڑھی تو مرتد ہو کر نکل گیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی منافق اور بے ایمان مدینے مین نہین رہ سکتا ایمان دار اور سچے مین ٹھہرتا ہی م رافع بن خديج انما أنا بشر إذا أمرتكم ۵۰۴
من دينكم فخذوا به وإذا أمرتكم بشيء من رأيي فإنما أنا بشر مسلم مین رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مین بھی آخر آدمی ہون جب مین تمکو تمھارے دین کی بات کچھ بتلاؤن تو اوسکو پکڑ لیا کرو یعنی اوسپر عمل کیا کرو اور جب مین تمکو کچھ اپنی عقل سے دنیا کی صلاح
بتلاؤن تو مین بھی تو آخر آدمی ہی ہون ف جب حضرت مدینے مین آئے تو وہان کے لوگون کا دستور تھا کہ کھجور کا مادہ کھجور مین نر کیا کرتے تھے
حضرت نے اوسکو بیفائدہ جانکر منع کیا اوس سال کھجور نہ پیدا ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میری اطاعت تم پر دین کے کامون مین واجب ہی
دنیا کے کام مین واجب نہین اسواسطے کہ مین بھی آدمی ہون دنیا کے کام مین اگر میری عقل مین کچھ چوک پڑے تو کیا عجب ہی دین ہی جسمین عذاب ثواب کا ذکر ہو اور
آخرت کے نفع نقصان کا جسمین بیان ہو ق ابن مسعود إنما أنا بشر أنسى كما تنسون فإذا نسيت فذكروني ۵۰۵
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون بھول جاتا ہون جیسا تم بھول جاتے ہو تو جب مین بھی
بھولا کرون تو مجکو یاد دلا دیا کرو ف مصابیح مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت نے ایکبار ظہر کی پانچ رکعتین پڑھین
اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز کے حکم سے بڑھائی گئی حضرت نے فرمایا کہ یہ کیا کہتے ہو اصحاب نے کہا کہ حضرت نے پچار رکعت کے

ف امام شافعی کے مذہب مین پانچ بار دودھ پینے سے نکاح منع ہی ایک دو بار سے نہین ہموجب اس حدیث کے اور امام اعظم کے نزدیک ایکبار
۵۴۳ دو بار سے بھی نکاح منع ہی اس واسطے کہ قرآن مین مطلق ہی ایکبار دو بار کی قید نہین واللہ اعلم ۵ عائشہؓ لا تحرم المصة ولا المصتان
۵۴۴ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایکبار دو بار دودھ کا چوسنا نکاح حرام نہین کرتا ۵ ابو عمرو الہجیمی لا
تحقرن من المعروف شیئا ولا تواعد اخاک موعدا فتخلفه مسلم مین ابو جری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ نیک کام اور احسان کو کوئی نیکی ہو کمتر اور حقیر نہ سمجھ یعنی ثواب سے خالی نہین اور اپنے بھائی مسلمان سے ایسا وعدہ نکر کہ پھر اوسکے خلاف
۵۴۵ کرے ۵ عبد الرحمن بن سمرة لا تحلفوا بالطواغي ولا بآبائكم مسلم مین عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہی کہ
۵۴۶ حضرت نے فرمایا کہ قسم نکھایا کرو بتون کی اور نہ اپنے باپون کی ف سوا خدا کے کسیکی قسم نہین لیتا ۵ عبد المطلب بن ربيعة
لا تحل الصدقة لآل محمد انما هي اوساخ الناس مسلم مین عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
حلال نہین زکوۃ کا مال لینا بنی ہاشم کو زکوۃ کا مال تو آدمیون کا میل ہی ف بعضے بنی ہاشم نے حضرت سے کہا کہ ہمکو بھی تحصیل
زکوۃ کا حاکم کر کے بھیجے تاکہ ہمکو بھی منفعت ہو جیسے اورون کو ہوتی ہی حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم میری برادری مین ہی تمھارے لائق نہین
کہ لوگون کا میل کچیل اور صدقہ لیوے اونکی تسکین کے واسطے فرمایا اور دوسرا سبب یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ اگر حضرت زکوۃ اپنی آل اور اولاد کے واسطے
۵۴۷ حلال کرتے تو کافر تہمت لگاتے کہ پیغمبر نے زکوۃ اپنے نفع کے واسطے مقرر کی ہی ۵ ابو هريرة لا تخصوا ليلة الجمعة بقيام
من بين الليالي ولا تخصوا يوم الجمعة بصيام من بين الايام الا ان يكون في صوم يصومه
احدكم مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب راتون مین سے جمعے کی رات کو شب بیداری اور نماز کے واسطے خاص نکرو اور سب
دنون مین سے جمعے کے دن کو روزہ رکھنے کے واسطے خاص نکرو مگر اس طرح مضایقہ نہین کہ اور روزے جو تم رکھتے ہو اوسمین جمعہ بھی آجاوے

ف جمعے مین غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد مین جانا اور نماز جمعے کی پڑھنا ضرور ہی سوا سواسطے اوسکی شب بیداری اور
روزے سے منع کیا کہ روزے کی سستی سے کہین اون کاموں مین خلل نہ پڑے اور دوسرا سبب یہ ہی کہ عبادت کے واسطے سب دن برابر ہین اور
۵۴۸ بدون حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہین لیکو درست نہین کہ اپنی طرف سے کسی دن مین خصوصیت لگاوے خ ابن مسعود
لا تختلفوا فان من كان قبلكم اختلفوا فهلكوا بخاری مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اختلاف نکیا کرو سواسطے کہ جو لوگ تمسے آگے تھے اونھون نے اختلاف کیا پھر برباد ہو گئے ف عبد اللہ بن مسعود سے
مصابیح مین روایت ہی کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا اور مجکو اور طرح سے معلوم ہوا مین اوسکو حضرت پاس پکڑ لایا حضرت نے فرمایا کہ تم دونون
۵۴۹ خوب پڑھے ہو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی قرآن کی قرات جس طرح ثابت ہو اوسکا انکار نکرو ف ابو هريرة لا تخيروا بين
الانبياء بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک کو دوسرے پر بہتر نکہو ف یعنی اصل پیغمبری
مین سب برابر ہین نجانو کہ کوئی کمتر ہی کوئی بہتر سواسطے کہ سب پیغمبرون کا ایمان لانا فرض ہی باقی جس قدر جسکی تفضیل دلیل سے ثابت ہی اوسکے
۵۵۰ بیان اور اعتقاد مین مضایقہ نہین ق ابو سعيد لا تخيروني من بين الانبياء فان الناس يصعقون
يوم القيمة فاكون اول من يفيق فاذا انا بموسى اخذ بقائمة من قوائم العرش فلا ادري
افاق قبلي ام جزي بصعقة الطور بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبرون مین مجکو بہتر نکہو

فرمایا کہ اگر تیری جھانکتے دیکھتا تو تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا پھر حدیث فرمائی یعنی شرع مین جو حکم ہی گھر مین داخل ہونے کی اجازت مانگنے کا تو صرف اتنے واسطے ہی کہ آدمی کی نظر نامحرم پر نہ پڑے اور جب تو نے جھانکا تو اذن مانگنے کا کیا فائدہ ہوا معلوم ہوا کہ بگانے گھر مین جھانکنا سخت حرام ہی

ق ابو ہریرہ انما جعل الامام لیؤتم بہ فلا تختلفوا علیہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ۵۱۱

امام تو ہی اسلئے مقرر ہوا ہی کہ اوسکی پیروی کیجیے سو امام کے خلاف نکرو یعنی جو امام کرے سو مقتدی بھی کرین ف اسمین اختلاف ہی کہ اگر امام بیٹھے عذر سے نماز پڑھاوے تو مقتدی کیا کرین امام احمد کے نزدیک بموجب اس حدیث کے تو مقتدی بھی امام کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھین اور امام مالک کے نزدیک بیٹھ کر نماز مین امامت کرنا درست نہین اور امام اعظم اور امام شافعی کے نزدیک اگر امام عذر سے بیٹھا ہو تو مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھین چنانچہ حضرت نے آخر عمر مین بیٹھ کر امامت کی اور صحابے پیچھے کھڑے ہو کر اقتدا کی تو حضرت کے پچھلے فعل سے حدیث قولی

منسوخ ہوئی ق ابن عباس انما حرم من المیتۃ اکلھا بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ۵۱۲

کہ مُردے کا تو صرف کھانا ہی حرام ہی ف حضرت نے ایک مردہ بکری دیکھی کہ پھینک دی ہی فرمایا کہ اسکی کھال کیون نہ کھینچ لی اور دباغت سے کیون نہ پاک کر لی کہ تمھارے کام آتی لوگون نے کہا کہ یہ تو مردہ ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے کا کھانا البتہ حرام ہی کھال لینا تو منع نہین

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی ہڈی اور دانت اور بال اور روئین اور پر اور پٹھا لینا درست ہی ح ابو ہریرۃ انما سمی الخضر ۵۱۳

لانہ جلس علی فروۃ بیضاء فاھتزت تحتہ خضراء بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خضر کا نام تو اسی واسطے خضر مشہور ہوا کہ صاف چٹیل زمین اونکے بیٹھنے سے نیچے سرسبز ہو گئی ف خضر کا نام ایلیا ہی خضر کہتے ہین سرسبز کو جیسے اونکی برکت سے

زمین سرسبز ہو گئی تو وے خضر مشہور ہو گئے یعنی ہر بھرے ق عمار بن یاسر انما کان یکفیک ان تقول بیدیک ھکذا ۵۱۴

ثم ضرب بیدیہ الارض ضربۃ واحدۃ ثم مسح الشمال علی الیمین وظاھر کفیہ ووجھہ ویروی ثم ضرب بیدیہ الی الارض فنفض یدیہ فمسح وجھہ وکفیہ قالہ لہ بخاری اور مسلم مین عمار بن یاسر سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو تو بس یہی کفایت کرتا تھا کہ تو اشارہ کرتا اپنے دونون ہاتھون سے اس طرح پھر حضرت نے اپنے دونون ہاتھ

زمین پر ایک بار مارے پھر ملا بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر اور ظاہر دونون اپنی ہتیلیون پر اور اپنے موںھ پر اور دوسری روایت یون ہی کہ پھر اپنے

دونون ہاتھ زمین پر مارے پھر اپنے ہاتھ جھاڑے پھر اوس سے ملا اپنے موںھ اور دونون ہتیلیون کو یہ حضرت نے عمار سے فرمایا ف روایت ہی عمار رض

کہ حضرت نے مجکو کسی کام کو بھیجا تو مجکو نہانے کی حاجت ہوئی اور مینے پانی نپایا تو مین زمین پر لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہی یعنی یہ سمجھے کہ جیسے غسل مین پانی

سب جگہہ پونہچانا ضرور ہی ویسے ہی مٹی بھی ضرور ہو گی عمار کہتے ہین کہ یہ قصہ مینے حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ تیمم وضو اور غسل دونون کا بدلا ہی جسے پانی نہو یا بیمار ہو امام احمد کے مذہب مین تیمم ایک ضربہ ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل مضبوط ہی امام اعظم اور

امام شافعی اور امام مالک کے مذہب مین تیمم مین دو ضربین اونکی دلیل اور حدیثین ہین چنانچہ طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے جابر رض سے روایت کی کہ

حضرت نے فرمایا کہ تیمم دو ضربہ ہین ایک ضربہ موںھ کو اور دوسرا ضربہ ہاتھون کو کہنیون تک اور سنن ابی داؤد مین عمار سے اسی طرح کی روایت ہی

حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی لیکن بخاری اور مسلم مین نہین باقی اسکی تفصیل صراط مستقیم سفر السعادت کی شرح مین مذکور ہی ۱۲ ابن عباس انما مثل ھذا مثل الذی یصلی وھو مکتوف یعنی الذی یصلی ورأسہ معقوص مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی تو مثل یعنی جو اپنے سر کے بالون کا جوڑا باندھکر نماز پڑھے جیسے مثل اوس آدمی کی جو مشکین بندھا نماز پڑھے

اور کعبہ میٹ بھر گیا اور جوش میں گیا خدا جانے کہ وہ قدم کیا ہے اور کیسا ہے یہان قدم عقل دوڑانا مناسب نہین میسا روایت مین آیا ہے ویسا ہی

۵۵۸ مانا چاہیے اور کہا چاہیے واللہ اعلم ف جابر لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیمۃ

فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرہم تعال صل بنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امرا تکرمۃ

اللہ ھذہ الامۃ مسلم من جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ لڑتا رہیگا دین حق پر غالب ہوکر قیامت

تک عیسی مریم کا بیٹا اتریگا عیسی مریم کا بیٹا تو کہیگا مسلمانون کا سردار یعنی امام مہدی کہ آپ امام بنکر ہمکو نماز پڑھائیے تو عیسی کہینگے کہ نہین تمہین

آپس مین ایک دوسرے کے سردار ہو یہ خدا نے بزرگی دی ہے اس امت کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک اسلام غالب رہیگا

اگر ہندوستان مین ہماری شامت سے اسلام مغلوب ہے تو کیا ہوا اور ولایتون مین جیسے روم اور تورن اور مغرب الحمد للہ کہ اسلام غالب ہے

۵۵۹ اور جہاد جاری ہے ق انس لا تدرموہ دعوہ یعنی لا عرابی الذی بال فی المسجد بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم اوسکو پیشاب کرنے کو چھوڑ دو اوسکو نہ کہو کہ پیشاب کرلیوے مراد اس سے وہ گنوار ہے جسنے مسجد مین پیشاب کیا

ف ایک گنوار مسجد مین پیشاب کرنے لگا اصحاب نے اوسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب تو اوسنے نادانی سے پیشاب کیا اب

۵۶۰ کرلینے دو پھر حضرت نے اوسکو سمجھایا کہ مسجد عبادت کا مقام ہے یہان نجاست نہ چاہیے پھر اوس مکان کو دھلوا ڈالا ام زینب بنت

ابی سلمۃ ربیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تنکحن احدا تفسکم واللہ اعلم واہل البر منکم

مسلم مین زینب ابو سلمہ کی بیٹی حضرت کی بالی ہوئی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے تئین تم آپ پاک نہ ٹھہراؤ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کون پاک

ہے تم مین ف مصابیح مین زینب سے روایت ہے کہ میرا نام پہلے برہ تھا اوسکے معنی تھے پاک پھر حضرت نے میرا نام اہل کر زینب رکھا اور

۵۶۱ یہ حدیث فرمائی اسی طرح حضرت نے بہت نام بدلے جنمین اپنی بڑائی پائی تھی جیسے عبد الشمس ضمرا بن جندبا لا تسافروا بالقرآن فانی

لا آمن ان تنالہ العدو مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر نکیا کرو قرآن کو لیکر مین ہرگز نہین کہ مین

دشمن اوسکو پاجاوے ف یعنی اگر لشکر کم ہو تو کافرون کے ملک مین قرآن نہ لیجاوے کہ کافر اوس سے بے ادبی کرینگے اور اگر لشکر اسلام زیادہ ہو تو

۵۶۲ قرآن لیجانا مضایقہ نہین ق عبد الرحمن بن سمرۃ لا تسئل الامارۃ فانک ان اعطیتہا عن غیر

مسئلۃ اعنت علیہا وان اعطیتہا عن مسئلۃ وکلت الیہا بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن سمرہ رضہ سے روایت

ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مت مانگ حکومت اور سرداری کو اگر حکومت تجکو بدون مانگے ملے تو تیری غیب سے اوسپر مدد ہوگی اور اگر تجکو حکومت مانگنے

۵۶۳ ملی تو تجھی پر سونپی جاویگی یعنی خدا کی طرف سے تیری مدد نہوگی ص ابو ہریرۃ لا تسئل المرأۃ طلاق اختہا لتستفرغ

ما فی صحفتہا ولتنکح فانما لہا ما قدر لہا بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عورت بی مسلمان مین سے

طلاق کو نہ مانگے اور نہ مثل اوسکے جو اوسکے تعارف اور پیالے مین ہے یعنی جو اوسکو خاوند سے ملتا تھا سو اب پیوے اور کھاوے کہ بدون شرط طلاق اوسکے خاوند سے کچھ کرکے

سو اوسکو تو وہی ملیگا جو اوسکی قسمت مین ہے ف یعنی جو عورت کہ جورو والے مرد سے نکاح کیا چاہے تو وہ پہلی جورو کا طلاق مانگے کہ اوسکا

۵۶۴ مال سب مجکو ملے بلکہ اپنی قسمت پر راضی رہے ق عائشۃ لا تسئلی امرأۃ طلاق اختہا الا اخبرتہا یعنی باختیار

عائشۃ ایا کا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسنے سے جو عورت پوچھیگی اوسکو بتادونگا یعنی یہ بات کہ

عائشہ رضہ نے مجکو اختیار کیا ف جب قرآن مین آیت تخییر اوتری یعنی حکم ہوا کہ پیغمبر کی بیبیان یا اللہ اور رسول کو اختیار کرین یا دنیا اور

مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بناؤ روح دار چیز کو نشانہ ف عبداللہ بن عباس رضہ نے چند جوانون کو دیکھا کہ مرغی کو باندھ کھا ہی تیرون سے اوسکو نشانہ مارتے ہین تب حدیث پڑھی اور کہا کہ حضرت نے ایسون پر لعنت کی ہی معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے لوگ زندہ جانور کو چوکا بناتے ہین نہایت حرام ہی اور بکمال بیدرد اور سخت دل ہین کہ ناحق عذاب کرتے ہین اور تمسکار پر نشانہ لگانا البتہ درست ہی

۵۳۶ ق ابن عمر لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ رکھا کرو آگ کو اپنے گھر مین جب سویا کرو ف اس واسطے منع کیا کہ اکثر آگ لگ اوٹھتی ہی بلکہ مہینے مین لکھیارون ہی آدمی اور گھر جل گئے تھے خ

۵۳۷ ابوھریرۃ لا تتمنوا لقاء العدو فاذا لقیتموھم فاصبروا بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنگ مین دشمن سے ملنے کی آرزو نکیا کرو اور جب دشمن سے مل جاؤ تو جم جایا کرو بھاگا نکرو ف بعضے نوجوان اصحاب کہتے ہے کہ اگر ہم کافرون سے ملین تو خوب اونکو مارین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دعوی کرنا بہتر نہین اگر شاید بھاگے تو گنہگار ہوگئے خ

۵۳۸ ابوھریرۃ لا تجعلوا بیوتکم مقابر ان الشیطان ینفر من البیت الذی تقرأ فیہ سورۃ البقرۃ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے گھرون کو قبر نہ بنایا کرو مقرر شیطان اوس گھر سے بھاگتا ہی جسمین سورہ بقر پڑھی جاوے ف یعنی گھرون مین مردون کی طرح بی عمل نہ پڑا رہا کرو بلکہ گھر مین قرآن پڑھا کرو تاکہ شیطان بھاگے م

۵۳۹ ابوھرثد الغنوی لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیھا مسلم مین ابومرثد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قبرون پر نہ بیٹھا کرو اور اونکی طرف نماز نہ پڑھا کرو ف یعنی قبرون کو ایسا ذلیل بھی نکرو کہ اوسپر بیٹھو اور جا ضرور اور پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نکرو کہ اونکو قبلہ بنا کر اودھر نماز پڑھو یا اون سے دعا مانگو معلوم ہوا کہ قبرون مین نماز درست نہین خ

۵۴۰ ابوھریرۃ لا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آپسمین حسد نکیا کرو اور ڈاہ نکیا کرو اور ایک روایت یون ہی کہ حسد کرنا لائق نہین مگر دو آدمی مین ایک تو وہ مرد جسکو خدا نے قرآن دیا ہی سو وہ اوسکو رات اور دن کی ساعتون مین پڑھا کرتا ہی تو وہ کہے کہ اگر مجکو بھی قرآن آتا یا توفیق ہوتی جیسے اسکو ہی تو مین بھی کرتا جیسا یہ کرتا ہی دوسرا وہ مرد جسکو خدا نے مال دیا ہی سو وہ اوسکو بجا خرچ کیا کرتا ہی تو یون کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا جیسا اسکے پاس ہی تو مین بھی کیا کرتا جیسا یہ کرتا ہی ف حسد یہ ہی کہ دوسرے کا بھلا نہ دیکھ سکے اور چاہے کہ جاتا رہے یہ نہایت حرام ہی اور اکثر خلق اسی رنج اور بلا مین گرفتار ہی گویا حسد کرنے والا خدا سے غصے ہوتا ہی کہ کیون اوسکو دیا مجکو نہ دیا لیکن کسی بندے کو دیکھکر آرزو کرنا کہ خدا ہمکو بھی ایسا کرے تو درست ہی یہ حسد نہین اوسکو غبطہ کہتے ہین ق

۵۴۱ ابوھریرۃ لا تحاسدوا ولا تناجشوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آپسمین حسد نکیا کرو اور دم دیکر قیمت بڑھاؤ یعنی لڑائی مین نکرو اور آپسمین بغض اور عداوت نہ رکھو اور ایک دوسرے کی جڑ کاٹو آپسمین پشت دیکر نہ بیٹھو اور بھائی بن جاؤ جیسا حدیث مین ہی ف یعنی جیسے سگے بھائیون مین محبت اور پاسداری ہوتی ہی ویسی سب مسلمانون سے کرو اور کفر کی بری عادت تین چھوڑو م

۵۴۲ ام الفضل لا یحرم الملاجۃ والملاجتان مسلم مین ام الفضل رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دودھ کا ایکبار یا دوبار چوسنا نکاح کو حرام نہین کرتا

داؤد اور سلیمانؑ کی بنائی ف اکثر احتیاط والے عالم بموجب اس حدیث کے اولیا اور بزرگون کی قبرون پر جانا اگر تبرک نہ ہو
یا زیادہ درست نہین جانتے اور بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث مین فقط مسجدونکا ذکر ہی یعنی عبادت کے واسطے سب مسجدین برابر ہین سوائے
ان تین مسجدون کے اور کسی شہر کی مسجد مین سفر کرکے جانا درست نہین ہی سوائے مسجدون کے اور مکانات کو متبرک جانکر جانا اس حدیث مین منع
نہین واللہ اعلم اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری مسجد مین ایکبار نماز پڑھنا اور مسجدون سے ہزار بار افضل ہی اور کعبے مین نماز
۵۷۰ میری مسجد سے سو بار افضل ہی تو معلوم ہوا کہ کعبے کی نماز اور مسجدون سے لاکھ بار افضل ہی م ابی جزرۃ لا تصاحبنا ناقۃ
علیہا لعنۃ مسلم مین ابو برزہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ ہنچے جسپر لعنت ہی ف حضرت سفر مین تھے
ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یہ جھڑکی کے واسطے فرمایا کہ تا لعنت کہنے کی عادت چھوٹے معلوم ہوا کہ جانور پر
۵۷۱ بھی لعنت کرنا نہین درست م ابو ھریرۃ لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیہا کلب ولا جرس مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
۵۷۲ روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ساتھ نہین دیتے رحمت کے فرشتے اون لوگون کا جن مین کتا اور گھنٹا ہوتا ہی خ ابو ھریرۃ لا تصدقوا
اھل الکتاب ولا تکذبوھم وقولوا آمنا باللہ وما انزل الینا الآیۃ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ کتاب والون یعنی یہود اور نصاری کو نہ سچا جانو اونکو نہ جھٹلاؤ اور کہو کہ ہمنے مانا خدا کو اور اوسکو مانا جو ہمپر اترا یعنی قرآن اور جو
اگلے پیغمبرون پر اترا ف حضرتؐ کے وقت مین یہود توریت کو عبرانی زبان مین پڑھتے تھے اور مسلمانون کے واسطے عربی مین اوسکا ترجمہ
کرتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونکو سچا نجانو شاید کہ مضمون اُن کا لا ہوا اور جھوٹھا بھی نجانو شاید کہ سچی بات ہو اور مجمل یعنی کہو کہ ہم
۵۷۳ قرآن اور توریت اور انجیل کو مانتے ہین مگر ہمکو تمھارا اعتماد نہین خدا جانے کہ تمنے کیا رکھا ہی اور کیا بگاڑا خ ابو ھریرۃ لا تصروا
الابل والغنم فمن ابتاعہا فانہ بخیر النظرین بعد ان یحلبہا ان شاء امسک وان شاء ردہا وصاعا
من تمر بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بندر کھا کرو کئی دن کا دودھ اونٹ اور بکری اور بھیڑ کے تھنون مین سو جو اونکو
مول لیوے وہ بعد دوہنے کے دو کام مین مختار ہی خواہ رکھے خواہ اونکو پھیر دیوے تین سیر کھجور بدلا دیکر ف دستور ہی دغا باز لوگ کئی دن کا دودھ
گابھن بکری کا بند رکھتے ہین تا مول لینے والا دھوکھے سے مول لیوے سو فرمایا کہ بعد مول لینے کے اوسکو اختیار ہی خواہ رکھے خواہ پھیر دے بدلا دیکر اور
یہی مذہب ہی امام شافعیؒ کا امام اعظمؒ کے مذہب مین لازم نہین اس واسطے کہ جانور کا دانہ اور چارا دودھ کا عوض ہو گیا چنانچہ باب البیع مین
۵۷۴ یہ مضمون مذکور ہو چکا م ابو ھریرۃ لا تصم المرأۃ وبعلہا شاہد الا باذنہ ولا تأذن فی بیتہ وہو شاہد
الا باذنہ وما انفقت من کسبہ من غیر امرہ فان نصف اجرہ لہ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ نفل روزہ عورت نہ رکھے خاوند کے ہوتے ہوئے بدون اوسکے حکم کے اور خاوند کے ہوتے بدون اوسکے حکم کسیکو کسی کام کے واسطے گھر مین نہ آنے دیوے
اور عورت جو خاوند کی کمائی سے بدون اوسکے حکم خدا کی راہ مین دیویگی تو اوسکا آدھا ثواب خاوند کو ہوگا ف اس حدیث مین خاوند کے حق
عورت پر فرض اور روزے مین خاوند کی اجازت کی حاجت نہین نفل روزہ بغیر اوسکی مرضی درست نہین کہ مرد کو کسی سبب سے تکلیف نہو
اور خاوند کی کمائی سے راہ خدا مین دینا جب درست ہی کہ اوسکی اجازت ہو صریحا یا اوسکو سنکر منہ جب سے اور اگر ناخوش ہو یا منع کیا ہو تو
۵۷۵ عورت کو کسی طرح دینا درست نہین ق عمر لا تطرونی کما اطرت عیسی بن مریم وقولوا عبد اللہ ورسولہ
بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہایت بیحد میری تعریف نکیا کرو جیسے بیحد عیسی مریم کے بیٹے کی تعریف ہوئی

سوا البتہ سب لوگ صور کی آواز سے قیامت مین بیہوش ہو جاوینگے تو اول مین ہوش مین آونگا تو مین موسی کو اس طرح پر دیکھونگا کہ عرش کا پایا پکڑے ہوسو مین نہین جانتا کہ موسی مجھسے پہلے ہوش مین آئے یا کوہ طور کی بیہوشی اونکی مجبر ہو گئی **ف** اس حدیث کا قصہ آگے ہو چکا کہ ایک مسلمان حضرت کو سب پیغمبروں سے افضل کہتا تھا اور یہودی حضرت موسی علیہ السلام کو افضل کہتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اصل نبوت مین سب پیغمبر برابر ہین اگر حضرت کو فضیلت ہو تو اور راہ سے ہی خلاصہ یہ کہ اس طرح سے فضیلت نہ بیان کرو کہ اور پیغمبروں کی حقارت نکلے **م** ابو طلحہ لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ تماثیل بخاری مین ابو طلحہ رضہ سے روایت ہے ۵۵۱

کہ حضرت نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہین جاتے اوس گھر مین جسمین کتا ہو اور جاندار کی تصویر ہو **ق** ابن عمر لا تدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسہم ان یصیبکم ما اصابہم الا ان تکونوا باکین بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے ۵۵۲

کہ حضرت نے فرمایا کہ نجاؤ اونکے مکانون مین جنہون نے اپنی جان پر ظلم کیا کہین تمپر نہ عذاب پڑے جیسا اونپر پڑا مگر وہان خوف سے روتے جاؤ تو مضایقہ نہین **ف** بخاری اور مسلم مین ابو طلحہ رضہ سے روایت ہے کہ ہم ایکبار حضرت کے ساتھ قوم ثمود کے ملک مین جسکا نام حجر ہے گذرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور وہان سے جلد نکل گئے اور وہان کے پانی پینے سے منع کیا اور جسنے اوس پانی سے آٹا گوندھا تھا اوسکو پھکوا دیا معلوم ہو کہ جس قوم پر عذاب ہوا وہان قیامت تک خدا کی مدار و لعنت برکتی رہتی ہے قوم ثمود مین حضرت صالح پیغمبر تھے جب اون لوگون نے پیغمبر کو نمانا تو اونپر عذاب آیا سب مر گئے اونکا مکان شام اور حجاز کے درمیان ہے **م** ام سلمۃ لا تدعوا لانفسکم الا بخیر فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دعا کیا کرو اپنی جانون کے واسطے سوا نیک دعا کے اس واسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین تمہارے کہنے پر **ف** حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ میرا پہلا خاوند یعنی ابو سلمہ مر گیا لوگ اوسکے غم مین آنے واسطے بد دعا کرنے لگے ۵۵۳

تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوس وقت فرشتے موجود ہین بد دعا کرو نہین تو اونکے آمین کہنے سے وہی کام ہوگا **م** جابر لا تدعوا الا لمسلم الا ان تعلموا علیکم فقد لجوا جدعۃ من الضان مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حلال کرو قربانی مین مگر ایک سال کی بکری مگر یہ کہ تمپر مشکل ہو یعنی اگر نہ ملے تو سات مہینے کا دنبہ حلال کرو **ف** بکری اور بھیڑ ایک برس سے کم درست نہین لیکن سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا درست ہے **م** ابو ہریرۃ لا تذہب اللیالی والایام حتی یملک رجل یقال لہ جہجاہ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات اور دن نہ آخر ہونگے جب تک بادشاہ نہ ہوگا وہ مرد جسکا نام جہجاہ ہوگا **ف** یعنی بدون جہجاہ کی سلطنت کے قیامت نہوگی قیامت سے پہلے اس نام کا بادشاہ ضرور ہوگا مگر معلوم نہین کب ہوگا ۵۵۵

اور کہان ہوگا **ق** ابو بکرۃ وجریر وابن عمر لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ اور جریر اور عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہو جاؤ کہ تم لوگون سے بعضے بعضون کی گردنین مارین **ف** حضرت نے آخر عمر مین حجۃ الوداع مین یہ حدیث فرمائی یعنی ایسی مت کرو کہ ایک دوسرے کو قتل کرنا کافرون کی عادت ہے تم ایسا نکرنا **ق** انس لا یزال یلقی فیہا وتقول ہل من مزید حتی یضع فیہا رب العزۃ قدمہ فتقول قط قط وعزتک ویزوی بعضہا الی بعض بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ کہتی ہے کچھ اور بھی زیادہ ہے یہان تک کہ عزت والا پروردگار اپنا قدم قدرت رکھیگا تو دوزخ کہیگی کہ بس بس تیری عزت کی قسم پھر سمٹ جاویگی **ف** یعنی باوجودیکہ لاکھون کافر اوسمین پڑینگے اوسکی بھوک نہ مٹے گی اور ہمیشہ زیادہ طلبی کیا کریگی جب تک اقدام قدرت اوسمین نہ رکھیگا ۵۵۶ ۵۵۷

انصاری سے لڑائی ہوئی لشکر انصاری لاکھ تھا تینوں سردار شہید ہوئے پھر خالد بن ولید مسلمانوں کی صلاح سے سردار ہوئے آٹھ تلوار ہیں اوس دن اونکے
ہاتھ میں ٹوٹ گئیں خوب لڑے خدا نے فتح نصیب کی اوسی لڑائی میں قوم حمیر کے ایک مسلمان نے ایک کافر کو مارا اوس کا فر کا اسباب مانگا خالد نے کہ
اوس وقت حاکم تھے ندیا عوف بن مالک اس حدیث کے راوی نے خالد سے کہا کہ اگر تم قاتل کو اسباب نہیں دیتے ہو تو میں تمہارا گلہ حضرت سے کرونگا جب
مدینے میں لشکر آیا تو عوف نے حضرت سے خالد کا گلہ کیا حضرت نے خالد سے فرمایا کہ قاتل کو تو نے اسباب کیوں نہ دیا خالد نے کہا کہ وہ اسباب بہت قیمتی تھا
حضرت نے فرمایا کہ اوسکا اسباب دے پھر خالد جو عوف کے پاس ہو کر نکلے تو عوف نے خالد کی چادر پکڑ کر کہا کہ کیوں جی ہمنے تمسے کہا تھا سو کر دکھلایا خالد
کو بہت غصہ آیا جب حال حضرت نے سنا بہت حدیث فرمائی اور خالد کی خاطر داری کی کہ اپنے اسباب نہ لے اور حاکموں کی قدردانی کی معلوم ہوا کہ بادشاہ

۵۷۹ کو سردار وں کی خاطر داری ضرور ہے تا لشکر پر رعب رہے ہر ایک سپاہی سردار پر جرأت نہ کرے ح ابو ھریرہ کہ کان ینصب قال لرجل

قال له أو في صحيح بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت سے ایک مرد نے کہا کہ مجکو کچھ نصیحت کیجیے حضرت نے فرمایا کہ غصہ نہ کیا کر ف
اوس شخص نے تین بار نصیحت مانگی وہ ہر بار غصہ بہت تھا اس واسطے ہر بار حضرت نے یہی نصیحت کی غصہ قسم ہی بہتر اور بڑا سو جو غصہ

۵۸۰ خدا کے واسطے ہو وہ بہتر اور جو اپنے نفس کے واسطے وہ بڑا حضرت نے اسی غصے کو منع کیا ح عبد الله بن مغفل لا تغلبنكم

الأعراب على اسم صلوتكم المغرب قال وتقول الأعراب العشاء وأخرج مسلم عن ابن عمر على اسم
صلوتكم ألا إنها العشاء وهم يعتمون بالإبل ومرادي صلوتكم العشاء فإنها في كتاب الله العشاء
وإنها تعتم بحلاب الإبل بخاری میں عبد اللہ بن مغفل رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمیر غلبہ نکرنے پاوین عرب کے جنگلی لوگ
تمہاری مغرب کی نماز کے نام پر حضرت نے فرمایا کہ جنگلی لوگ مغرب کو عشا کہتے ہیں اور روایت کی مسلم نے عبد اللہ بن عمر رضی سے کہ غالب ہے وین جنگلی لوگ
تمہاری نماز کے نام پر جان کھو کر البتہ اوسکا نام عشا ہی اور جنگلی لوگ دیر کر کے اندھیرے میں اونٹ کا دودھ دہتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ
تمہاری نماز کا نام عشا ہی سو البتہ اوس نماز کا نام خدا کی کتاب میں عشا ہی اور جنگلی لوگ اندھیرے میں اونٹوں کا دودھ دہتے ہیں ف
عرب کے جنگلی لوگ نماز مغرب کو عشا کہتے تھے اور عشا کی نماز کو عتمہ کہتے تھے یعنی اندھیرے کی دودھ والی نماز اس واسطے کہ عشا کے وقت وے
لوگ اپنے اونٹوں کا دودھ دہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ ایسا کہیں نہ ہو کہ نمازوں کے شرعی نام بدل جاویں اور جنگلی لوگوں کی بولی مشہور ہو جاوے

۵۸۱ اسواسطے منع کیا ق ابو سعيد وابو هريرة كان قد استعمله على خيبر بخاری اور مسلم میں ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی سے
قال له أكل تمر خيبر هكذا قال لا والله إنا لنأخذ الصاع من هذا بالصاعين والصاعين بالثلاثة فقال لا تفعل بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدراهم جنيبا
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے کھجور کو دیا ندی کے درموں سے بیچ ڈالا کر پھر مول لیا کر درموں سے عمدہ قسم کی کھجور یہ حضرت نے قوم بنی عدی
الانصاری کے بھائی سے کہا اور حضرت نے اوسکو خیبر کا عامل کر کے بھیجا تھا ف حضرت نے ایک شخص کو خیبر کا عامل کر کے بھیجا اوس نے وہ عمدہ قسم کھجور

۵۸۲ جسکو جنیب کہتے ہیں حضرت کے واسطے لایا حضرت نے پوچھا کہ کیا تمام خیبر کی کھجور ایسی عمدہ ہوتی ہے اوسنے کہا کہ نہیں بلکہ ہم ناقص کھجور دو صاع دیکر ایک
صاع عمدہ قسم بدل لیتے ہیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک جنس میں زیادہ دینا لینا بیاج ہے ایسا نہ کیا کر بلکہ اوسکی تدبیر یہ ہے کہ ناقص کو
بیچ ڈالا پھر اوسکی قیمت سے عمدہ قسم کو مول لیا اسی طرح سب قسم نا یکی چیزوں جیسے گیہوں اور جو اور نمک اور سونے میں کرنا چاہیے ح ابن عمر
لا تقبل صلوة بغير طهور ولا صدقة من غلول مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بدون غسل اور وضو نماز
اور بابی کے نماز نہیں قبول ہوتی اور صدقہ قبول نہیں ہوتا خیانت کی چیز میں سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون غسل اور وضو نماز

صبر کرین یا دنیا اختیار کرین اور جدا ہوں تب پہلے عایشہ نے اللہ اور رسول کو اختیار کیا اور دنیا کو چھوڑا اور عرض کی کہ حضرت میرا اللہ اور
۵۶۵ رسول کا اختیار کرنا اپنی اور بیبیوں سے نفر مائیگا یعنی وے میری حرص کرینگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث کا قصہ آگے بھی گذرا ف عَایِشَۃُ
لَا تَسْبُوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّھُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مُردونکو گالی
مت دو اور برائی کو سو سو تو ہو چکے اپنے کیے کو ف یعنی مُردون نے جو نیک یا بد کام کیے تھے سو قبر مین ثواب یا عذاب اونکو ہو پہونچ گیا اب اونکو
۵۶۶ بد کہنا بیفائدہ ہی بلکہ ناحق اونکی زندہ اولاد کو رنج دینا ہی م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا اَدْرَکَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بد کہو میرے اصحاب کو نہ بد کہو میرے اصحاب کو سو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر
سونا راہ خدا مین خیرات کرو تو اونکے تین پاؤ برابر بھی ثواب نہ ملے اور نہ اوسکے آدھے کے برابر ف یعنی اصحاب نے اوس وقت مال خرچ کیا کہ جب اسلام
نہایت ضعیف تھا اور کمال تنگی تھی اونھین کے مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے اور جانفشانی سے ہفت اقلیم مین اسلام پھیلا اسی سبب سے تمام قرآن
مین مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہی تو معلوم ہوا کہ اونکی عبادت کے برابر کسیکی عبادت تاقیامت نہین ہوسکتی پھر ایسے دین کے سرداروں کو بد کہنا
۵۶۷ کیونکر درست ہوگا خدا سمجھے اونبی ادبون سے جو حضرت کے اصحاب کو بد کہتے ہین دیدہ اور دانستہ اونکے کمالات کو مٹاتے ہین م سَمُرَۃُ بْنُ جُنْدُبٍ
لَا تُسَمِّیَنَّ غُلَامَکَ یَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِیْحًا وَلَا اَفْلَحَ فَاِنَّکَ تَقُوْلُ اَثَمَّ ھُوَ فَلَا یَکُوْنُ فَیَقُوْلُ
لَا اِنَّمَا ھُنَّ اَرْبَعٌ فَلَا تَزِیْدُنَّ عَلَیَّ مسلم مین سمرہ بن جندب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے غلام کا نام مت رکھہ یسار یعنی آسانی
والا اور نہ رباح رکھہ یعنی نفع والا اور نہ نجیح رکھہ یعنی مطلب والا اور نہ افلح رکھہ یعنی نجات والا سو تو یون کہیگا کہ یہان فلانا غلام ہی پھر وہان سے
نہوا تو جواب دیگا کہ یہان نہین ہی پس نام تو چار ہین سو سے زیادہ مجھپر نہ باندھنا یعنی اپنی طرف سے نہ بڑھائیو ف دستور یون ہی
لوگون کا کہ غلامون کے اکثر نام بہتر رکھتے ہین مبارکی کے واسطے جیسے نفع اور آسان اور مطلب اور نجات اور اسی طرح مبارک اور وفادار اور
حالانکہ کبھی اسکا مطلب اولٹا ہوجاتا ہی تو اوسکو بدفالی جانکر غمگین ہوتے ہین جیسا پوچھا کہ نجات یا مبارک ہی کسیسے جواب مین کہا کہ نہین یعنی
نجات و مبارک نہین تو مطلب اولٹا ہوا اوس واسطے حضرت نے منع کیا یعنی ایسے نام رکھنا کیا ضرور جسمین رنج ہو اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حکم
۵۶۸ ابتدائے اسلام مین تھا جب اعتقاد ٹھیک ہوا اور لوگ تقدیر کو سمجھے تو ایسے نام رکھنا درست ہوگیا ف عُمَرُ لَا تَشْتَرِ فَرَسَکَ وَلَا
تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِکَ وَاِنْ اَعْطَاکَ بِدِرْھَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِہٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِہٖ وَلَہٗ
حَمَلْتُ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَضَاعَہُ الَّذِیْ کَانَ عِنْدَہٗ فَاَرَدْتُ اَنْ یَّشْتَرِیَہٗ بخاری اور مسلم مین
عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مت مول لے اوسکو اور نہ پھیرلے اپنے صدقے کو اگرچہ بیچکو وہ ایک درم کو دیوے موافق اپنے صدقے کا
پھیر لینے والا ویسا ہی جیسا اپنی قے کو کوئی پیٹ مین ڈال لیوے یہ حضرت نے عمر فاروق رضہ سے کہا جب اونھون نے ایک گھوڑا چڑھنے کو راہ خدا مین سیکو
دیا تھا پھر اوسنے اوسکو ضایع کیا دبلا کر ڈالا پھر عمر فاروق رضہ نے اوسکو مول لینا چاہا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کی
۵۶۹ راہ مین دیوے اوسکو پھر مول بھی نہ لیوے ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جاوین یعنی سفر کرنا
سوا تین مسجدون کے نہین درست یا یہ کہو ادب والی مسجد یعنی کعبہ دوسرے مدینے مین حضرت کی مسجد تیسرے ملک شام مین مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کی مسجد

عفراء آ لا تقولی هذه وقولی ما کنت تقولین بخاری مین ربیع بنت معوذ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو مت کہہ
اور وہ بات کہہ جو آگے کہتی تھی ف بخاری مین ربیع سے پوری روایت یون ہی کہ میری شادی ہوئی حضرت میرے پاس آئے جیسے اب آپ میرے پاس آئے
جنگ بدر کے لڑکے گاتی تھین دف بجاکر اسمین ایک لڑکی نے یہ کہا کہ ہم مین ایسا پیغمبر ہی جو کل کی ہونے والی بات جانتا ہی حضرت نے
یہ حدیث فرمائی اور منع کیا یعنی غیب کی بات سوا خدا کے کوئی نہین جانتا مجکو بھی نہین معلوم بعضے علما کے نزدیک خوشی کے دنون مین نکاح کے
دف کے ساتھ بشرطیکہ اور باجے نہون اور مضمون اوسکا خلاف شرع نہو اور گانے والا لڑکا اور اجنبی عورت نہو تو درست ہی م

۵۸۹ الناس لا تقوم الساعة الا علی شرار الناس مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی مگر نہایت
۵۹۰ برے لوگون پر ف یعنی جس وقت قیامت آویگی کوئی ایمان دار نہ رہیگا سب کافر ہونگے خ ابو هریرة لا تقوم الساعة
حتی تاخذ امتی ما خذ القرون شبرا بشبر وذراعا بذراع فقیل یا رسول الله کفارس والروم فقال
ومن الناس الا اولئک بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی جب تک کہ نہ کرنے لگے میری امت
اگلے زمانون کے طریقون کو بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یعنی بے تفاوت جو اگلے زمانے کے کافرون کی رسمین تھین وہ میری امت بھی کریگی
لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ مجوسی اور نصاری کی طرح لوگ ہوجاوینگے حضرت نے فرمایا اور کون لوگ ہین سوا اونکے یعنی انہین کے قدم بقدم چلینگے
ف مجوس اور نصاری کی یہ رسمین تھین کہ ریشمین کپڑا پہننا چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا نجومی سے پوچھکر کام کرنا داڑھی
منڈانا گناہون پر اڑجانا توبہ نکرنا شریعت کے حکمون پر خیال نکرنا شراب پینا سو افسوس کہ یہ سب رسمین مسلمانون مین جاری ہوگئین خصوصا ہندوستان
۵۹۱ مین حضرت نے جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا ف ابو هریرة لا تقوم الساعة حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیء
اعناق الابل ببصری بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک نکلے آگ حجاز کی
زمین سے روشن کردیگی بصری کے اونٹونکی گردنون کو یعنی ایسی اوسکی روشنی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہنچے گی ف حجاز عرب مین
اوس زمین کا نام ہی جسمین مکہ اور مدینہ ہی اور بصری ایک شہر کا نام ہی تاریخ مدینہ مین مذکور ہی کہ اول چند روز مدینے مین برابر زلزلہ رہا لوگون نے
جانا کہ قیامت آئی پھر ایک طرف زمین پھٹ گئی اوسمین سے سربلند آگ نکلی تیس دن قائم رہی لوہا اور پتھر اوس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس
نجلتی تھی سیکڑون کوس تک اوسکی روشنی تھی آخر سلطنت عباسیہ کے یہ ماجرا گذرا تھا سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی
۵۹۲ ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت کا ف ابو هریرة لا تقوم الساعة حتی تضطرب الیات نساء دوس علی ذی الخلصة
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ جو تر مٹکاتی پھرینگی قوم دوس کی عورتین بت کے گرد
جسکا ذی الخلصہ نام ہی ف دوس ایک قوم کا نام ہی یمن مین ابوہریرہ بھی اوسی قوم سے ہین ذی الخلصہ اوس قوم کے بت کا نام تھا اوسکو
کافر کعبہ یمانی بھی کہتے تھے جب وہ قوم مسلمان ہوئی حضرت نے اوس بت کو توڑوا ڈالا سو حضرت نے یہ فرمایا کہ قیامت کے قریب وہ قوم مرتد ہوجاویگی اور اوس
۵۹۳ بت کو پھر زیبا بناوینگے اور اونکی عورتین اوسکے گرد طواف کرینگی ق ابو هریرة لا تقوم الساعة حتی تطلع الشمس
من مغربها فاذا راها الناس امن من علیها فذلک حین لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن امنت من قبل
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکلیگا سورج اپنے ڈوبنے کے مکان سے پھر جب اوسکو دیکھینگے
لوگ سب ایمان لاوینگے جو زمین پر ہین پر اوس وقت فائدہ کریگا کسی جان کو اوسکا ایمان جسکو پہلے سے ایمان نہ تھا ف یعنی جن دیکھے کا

اور مجکو یون کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہون اور اوسکا رسول ف یعنی جیسا نصاریٰ نے عیسیٰ کی بیحد تعریف بہت بڑھا کر کی
بعضون نے اونکو خدا کا بیٹا کہا اور بعضون نے خدا سو تم امی مسلمانون نے ویسی تعریف نکیجیو کافر ہوجاؤگے میری تعریف تو اتنی کفایت کرتی
ہی کہ خدا کا بندہ اور خدا کا پیغام لانے والا ہون یعنی جب پیغمبر کہا تو سوائے خدا کے جتنے کمالات کہ آدمی کو ممکن ہین سب آگئے پیغمبر سب عالم
سے بہتر خدا کا امانت دار سب گناہون سے معصوم ہوتا ہی یعنی سوائے پیغمبر کے اب کون سی تعریف باقی رہی ہی جو مجکو کہوگے اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ یہ جو جاہلون مین مشہور ہی کہ نبی ہر کام کے مختار ہین چاہین سو کرڈالین یہ شرک ہی اسمین تو پیغمبر کو خدائی ثابت کی اور جس بات سے حضرت نے منع
کیا تھا وہی بات بے ادب جاہلون نے کہی ۵۷۶ ف عَائِشَةُ لَا يَعْجَلُ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا وَإِنَّ لِي فِيهِمْ
نَسَبًا حَتَّى يَلْخِصَ لَكَ نَسَبِي قَالَهُ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جلدی نکر سوا البتہ ابوبکر قریش کا نسب سب سے زیادہ جانتا ہی اور البتہ میرا اونمین رشتہ ہی تو ہوجنکر جب تک ابوبکر میرا نسب اونکے نسب سے
تجکو الگ نکر دیوے حضرت نے حسان بن ثابت سے کہا ف روایت ہی کہ کفار قریش نے حضرت کی اور حضرت کے اصحاب کی ہجو کہی تھی
حضرت نے حسان سے کہ بڑے شاعر تھے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش میرے رشتہ دار ہین اس طرح اونکی ہجو نکر تاکہ میرے باپ دادے بھی اوسمین آجاوین
ابی بکر سے اسکو تحقیق کرلے وہ قریش کے نسب کا بڑا عالم ہی ۵۷۷ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب نکرو خدا کے خاص عذاب سے یعنی آگ سے کسیکو نجلاؤ ف علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے زندیق یعنی
بے دین لوگون کو جلوادالا جب عبداللہ بن عباس نے یہ سنا تو یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ اگر مین اوس وقت ہوتا تو جلاتا بلکہ اونکو قتل کرتا اس واسطے کہ
۵۷۸ حضرت نے فرمایا ہی کہ جو اسلام کو چھوڑکر اور دین بدلے اوسکو مار ڈالو م عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ
هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمَرَائِي أَمَّا أَنْتُمْ فَمِثْلُكُمْ وَمِثْلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَرْعَى إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ
سَقْيَهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرِعَ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدِرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدِرُهُ عَلَيْكُمْ
قَالَهُ لَمَّا أَخْبَرَهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ بِقَتْلِ رَجُلٍ مِنْ حِمْيَرَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ رَجُلًا مِنَ الْعَدُوِّ
وَمَنَعَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِيَّاهُ سَلَبَهُ لَمَّا اسْتَكْثَرَهُ بَعْدَ قَوْلِهِ لِخَالِدٍ إِذْ دَفَعَهُ إِلَيْهِ فَلَمَّا مَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ
فَاغْضَبَهُ وَسَمِعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَدِيثَ مسلم مین عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ دے اوسکو اے خالد نہ دے اوسکو اے خالد بھلا تم جھوٹے حاکمون کو ہمارے حاکمون کو ہماری مثل اور اون حاکمون کی مثل تو
ایسی ہی ہی جیسے مثل اوس مرد کی جسنے اونٹ اور بکریان چرانے کو لین سو اونکو چرایا کیا پھر اونکے پیاس کا وقت تاکستار ہا سو لے گیا اونکو
حوض پر سو اونمین بے گھسین بھر اونھون نے صاف صاف پانی کو پیا اور تلچھٹ کو چھوڑا سو صاف صاف تو تمکو ہی اور تلچھٹ ہمارے یعنی ہمارے حاکمون کا
مال تو لشکر کو ہی اور لشکر کی فکر اور قصور ہو تو بدنامی اور مواخذہ حاکمون پر حضرت نے اوس وقت فرمایا جب عوف بن مالک نے حضرت کو
خبر کی قوم حمیر سے ایک شخص کے مارنے کی کافر کو جنگ موتہ مین اور خبر کی خالد بن ولید نے اسباب نہ دینے کی اوسکو جبکہ خالد نے اوس سے اسباب کو
بہت سا مال جانا تھا بعد فرمانے حضرت کے خالد سے کہ دے اسباب قاتل کو پھر جب خالد عوف پاس گئے تو عوف نے خالد کو غصہ دلایا اور حضرت نے اوسکو سنا
تو یہ حدیث فرمائی ف اس حدیث کا مفصل قصہ یون ہی کہ ہجری آٹھوین سال زید کو تین ہزار لشکر اسلام کا سردار کرکے ملک شام کو
بھیجا اور حضرت نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ موتہ کے مکان مین

يَفْتَحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ
الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا
هُمْ يَعْدِلُونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ
عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَقْتُلُهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيهِمْ
دَمَهُ فِي حَرْبَتِهٖ ۱۲ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ روم کے نصاری کا لشکر عماق مین یا دابق
مین اوترےگا پھر اونکی طرف مدینے سے لشکر اسلام نکلیگا وے لوگ اوس دن تمام روے زمین کے رہنے والون سے افضل ہونگے مراد حضرت امام مہدیؑ کا لشکر ہی پھر
جب صف باندھینگے دونون لشکر تو نصاری کہینگے کہ چھوڑو ہمارا درمیان اوراون مسلمان لوگون کا جنھون نے ہمارے حجر و ذراری کے بچون کے لونڈی غلام بنا لیے
تاکہ ہم اون سے لڑینگے تو مسلمان کہینگے کہ خدا کی قسم ہم تمھارا اور اپنے بھائی مسلمانون کا درمیان نہین چھوڑینگے یعنی تم اس فریب سے مسلمانون مین گھس آنا چاہتے ہو
سو یہ ممکن نہین پھر لون کافرون سے لڑنے لگینگے تو تہائی مسلمانون کا لشکر بھاگ جاویگا اونکی توبہ خدا کبھی نہ قبول کریگا اور تہائی لشکر قتل ہوگا
وے سب شہید ونمین افضل ہونگے خدا کے نزدیک اور تہائی لشکر فتح کریگا وے عمر بھر کبھی فتنے اور بلا مین نہ پڑینگے پھر وے قسطنطنیہ کو جو روم کا
تختگاہ شہر ہی فتح کرینگے سو جس وقت وے لوٹ کا مال بانٹتے ہونگے اپنی تلوارونکو زیتون کے درخت مین لٹکا کر کہ اچانک اونمین شیطان پکاریگا کہ
دجال تو تمھارے پیچھے تمھارے لڑکون بالون پر آپڑا تو مسلمان وہان سے نکلینگے اور حال انکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی پھر جب لشکر اسلام شام کے ملک مین آویگا
تب دجال نکلیگا سو جس وقت مسلمان لڑنے کی تیاری کر کے صفین باندھتے ہونگے کہ نماز کی تیاری ہوگی پھر عیسیٰ مریمؑ کے بیٹے اتریںگے پھر اونکو نماز
پڑھا دینگے پھر جب عیسیٰؑ کو خدا کا دشمن یعنی دجال دیکھے گا تو خوف سے گل جاویگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہی سو اگر اوسکو خدا چھوڑے تو وہ خود بخود
گل جاوے یہان تک کہ مر مٹ جاوے لیکن اسکو خدا قتل کروادیگا عیسیٰؑ کے ہاتھ سے پھر عیسیٰؑ دجال کے تابعدارونکو یعنی جو لوگ اوسکا خون
دکھلاوینگے اپنی برچھی مین لگا ہوا ف عماق اور دابق دو مکان ہین شام کے ملک مین اور قسطنطنیہ بہت مدت سے ابتک مسلمانون کے
عمل مین ہی چنانچہ اب روم کا بادشاہ مسلمان ہی ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ قیامت کے قریب نصاری کا اوسمین عمل ہوجاویگا پھر امام مہدیؑ
کے وقت مین فتح ہوگا چنانچہ اس حدیث مین اوسکا ذکر ہی ۶۰۲ انسؓ کہ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ
مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نکہا جاویگا اللہ اللہ ف اس حدیث کے دو مطلب ہین
ایک تو یہ کہ قیامت اوسوقت آویگی کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ کہیگا یعنی سب کافر ہوجاوینگے دوسرا مطلب یہ کہ قیامت اوس وقت ہوگی کہ گناہ پر
کوئی انکار نہ کریگا یعنی اوس وقت کوئی اتنا بھی گنہگار بدکار سے نہ کہیگا کہ ارے خدا سے ڈر ۶۰۳ ھ ابوہریرہؓ لَا تَقُومُ
السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يُقْتَتَلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ
وَتِسْعُونَ وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ دریاے فرات ایک سونے کے پہاڑ کو کھول دیگا یعنی اوسمین نمود ہوگا اوسپر لوگ لڑ مرینگے سو قتل ہونگے ہر ایک سو مین سے
ننانوے اور کہیگا ہر ایک آدمی اونمین سے کہ شاید مین قتل سے بچ رہون یعنی تو سب سو نامین بلا شرکت پاؤن ف فرات کوفے اور کربلا کے دریا کا
نام ہی ۶۰۴ ھ ابوہریرہؓ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ بخاری مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ نکلیگا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ ہانکے گا لوگون کو اپنی لاٹھی سے

۵۸۳ قبول نہین اور حرام مال کو خدا کی راہ مین دینے سے کچھ ثواب نہین ف ابو ہریرہؓ لا تقبل صلوٰۃ من احدث حتی یتوضأ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکا وضو ٹوٹا اوسکی نماز قبول نہین جب تک وضو نکرلیوے ف وضو ٹوٹنا یہی اوس سے جو آگے اور پیچھے سے نکلے اور تکیہ لگاکر سونے سے اور خون پیپ بدن پر بہنے سے اور ہنسی اور دیوانگی سے ف

۵۸۴ ابو ہریرہؓ لا تقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فھو صدقۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بانٹین گے میرے وارث سونے کے دینار کے برابر بھی جو چھوڑ جاؤن مین بعد میری بیبیون کے خرچ اور کارندے کی محنت کے سو صدقہ ہی خدا کی راہ مین ف حضرتؐ کے پاس کچھ زمین مدینے مین تھی اور کچھ فدک اور خیبر مین سو حضرتؐ کا معمول تھا کہ اوسکے حاصلات سے اپنی بیبیون کو سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اوسکو محتاج مسلمانون مین خرچ کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر بھی کچھ نہ بانٹین گے باقی رہی زمین سو بعد بیبیون کے اور کارندے کے خرچ کے یہ بھی اہ خدا مین صدقہ ہی کارندے سے مراد یا خلیفہ ہی یا اوس زمین کا عامل پیغمبر کے مال مین جو وراثت نہین ہی سو اوسکی یہ حکمت ہی کہ تا خلق کو معلوم ہو کہ پیغمبرون کی محنت اور جان فشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھی دنیا کا کچھ لگاؤ نہین یہان تک کہ اولاد اور وارثون کو بھی کچھ اونکا حصہ نہین ملتا اور حضرت فاطمہؓ کو اول یہی حال معلوم تھا اسی واسطے صدیق اکبرؓ سے باپ کا حصہ مانگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے مال مین وراثت نہین تو خاموش ہو رہین اصل تقریر تو اتنی ہی باقی جھگڑے ہین بیفائدہ

۵۸۵ ف المقداد بن الاسود لا تقتلہ فان قتلتہ فانہ بمنزلتک قبل ان تقتلہ وانک بمنزلتہ قبل ان یقول کلمتہ التی قال قالہ حین سالہ المقداد عن قتل من اسلم من الکفار بعد ان قطع یدہ فی الصحیحین بخاری اور مسلم مین مقداد بن اسودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مت مار اوس کافر کو جو اب مسلمان ہو گیا سو اگر تو اوسکو ماریگا تو وہ تیرے مارنے سے پہلے تیرے برابر مسلمان ہو گیا ہی اور تو واجب القتل اوسکے برابر ہو جاویگا جیسے وہ تھا کافر کلمہ پڑھنے سے پہلے یہ حضرتؐ نے فرمایا جب مقداد نے پوچھا اوس شخص کا حال جو کافر تھا پھر لڑائی مین مقداد کا ہاتھ کاٹ کر مسلمان ہو گیا ف یعنی اگر تو اوسکو حالت کفر مین مار ڈالتا تو درست تھا اور اب وہ مسلمان ہوا اوسکا خون

۵۸۶ بچ گیا اگر تو اوسکو اب مارے گا تو اوسکے بدلے تو مارا جاویگا ف عایشۃ لا تقطع ید السارق الا فی ربع دینار فصاعدا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ مگر چوتھائی دینار یا زیادہ مین ف

بیان اختلاف ائمہ در مقدار قطع بالسرقۃ

دینار ساڑھے چار ماشے سونے کی ہوتی ہی تو اوسکی چوتھائی ایک ماشہ اور ایک رتی ہوئی یعنی جب چوراوے ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر یا اوس سے زیادہ مال چوراوے تب اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور اگر اوس سے کم چوراوے تو نہ کاٹا جاوے اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام مالک کے نزدیک جب تین درم چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک جب دس درم کے برابر یا زیادہ چوری کرے

۵۸۷ تو ہاتھ کاٹا جاوے اوس سے کم مین نہین اونکی دلیل دوسری حدیث ہی جسمین دس درم کی حد ہی خ ابو ہریرۃ لا تعولوا ھکذا لا تعینوا علیہ الشیطان قالہ حین قال رجل اخزاک اللہ لسکران ضرب الحد بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایسا نکہو شیطان کی اوسکے اوپر مدد نکرو یہ حضرتؐ نے اوس وقت فرمایا کہ جب پینے اوس شرابی کو جو حد مارا گیا تھا یون کہا کہ خدا تجکو فضیحت اور رسوا کرے ف یعنی جب گنہگار کی سزا ہو چکی تو اوسکو برا نکہو اوس واسطے کہ شیطان خوش ہوتا ہی

۵۸۸ مسلمان کی رسوائی سے تو گویا تمنے شیطان کی مدد کی بلکہ یون کہا کرو کہ خدا تیری توبہ قبول کرے خ ام الربیع بنت معوذ دین

اور طلسل اور گلبدن اور عنابی ریشمی مردون کو حرام ہی اور چاندی سونے کے برتنون مین کھانا پینا یا عطردان یا پاندان بنانا حرام ہی اگر تکلف سے ہو اور
نواور عمدہ کپڑے اور عمدہ قسم کے چینی اور بلور اور شیشے کے برتن کیا کم ہین جو ریشمی کپڑے اور چاندی سونے کے برتنون کو استعمال کر کے خدا اور رسول کو
ناخوش کیجیے ۶۱۱ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَانَ يَحْلِفُ فِي الْمَسْأَلَةِ فَقَالَ اللَّهُ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَيَخْرُجُ لَهُ
مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ مسلم مین معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بہت چمٹ کر نہ مانگا کرو قسم خدا کی جو تم مین کوئی مجھسے کچھ مانگیگا اور کچھ مجھکو ناخوش کر کے پاویگا تو جو مین اوسکو دونگا اوس مین برکت نہ ہوگی
ف یعنی جو چمٹ کر سوال کر کے کچھ مجھسے پاویگا وہ مال بے برکت ہوگا معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہی خصوصًا چمٹ کر مانگنا زیادہ تر حرام ہی ۶۱۲ هـ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تُلُقِّيَ فَاشْتُرِيَ مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھکر ناج کی کیسے نہ مول لیا کرو سو جس بیپاری کی کھیپ آگے بڑھکر مول لیجاوے تو جب وہ بیپاری کھیپ کا مالک بازار مین
آوے تو اوسکو اختیار ہی یعنی اگر چاہے درست رکھے اور چاہے تو نہ درست رکھے بلکہ اپنا وہی ناج بازار مین منگا لیوے ف شہر سے کوس دو کوس آگے
بڑھکے ناج کی کھیپ مول لینا حرام ہی اسواسطے کہ اسمین دو نقصان ہین ایک نقصان بیپاری کا کہ شاید بازار مین زیادہ بکتا دوسرے تمام شہر کی حق تلفی کہ اگر
بازار مین کھیپ آتی تو سب لوگ مول لیتے سو اسواسطے حضرت نے اسمین بیپاری کو اختیار دیا ۶۱۳ هـ جَابِرٌ لَا تَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَلَا
تَحْتَبِ فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَا تَأْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ وَلَا تَضَعْ إِحْدَى رِجْلَيْكَ عَلَى
الْأُخْرَى إِذَا اسْتَلْقَيْتَ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چلا کرو ایک جوتی پہن کر اور ایک تہبند مین نہ انوا ہو بیٹھا کرو
اکہڑو نہ بیٹھو یعنی بدن کھلجاویگا اور نہ بائین ہاتھ سے اور اسی طرح کپڑے کو سب بدن پر لپیٹ کر نہ اوڑھ کہ نماز یا اور کسی کام مین ہاتھ
نہ نکل سکین اور نہ رکھو ایک پاؤن کو دوسرے پاؤن پر جب تو چت لیٹے یعنی اگر تہبند ہوگا تو بدن کھلیگا یہ حضرت نے مسلمانون کو ادب سکھائے
ف ابن عمر لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ منع کرو ۶۱۴
خدا کی باندیون کو خدا کی مسجدون سے ف یعنی اگر عورتین مسجد مین نماز کے واسطے جاوین تو منع نکرو حضرت عایشہ رضی نے فرمایا کہ اگر حضرت
دیکھتے جو عورتون نے خلاف شرع وضع نکالی ہی تو مسجد مین اونکا جانا منع کیتے اسیواسطے مجتہدون نے کہا ہی کہ حضرت کے زمانے مین عورت کا
مسجد مین جانا درست تھا اور اب زمانے مین فساد بہت ہی اب درست نہین ف ابو هريرة لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ ۶۱۵
لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَإِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکو زیادہ پانی کو تا اوسکے حیلے سے
زیادہ چارہ روکو ف یعنی اگر تمھارا کنوان یا حوض یا تالاب ہو اور تم اوس سے اپنا کام کر چکے ہو تو لوگون کو اوسکے باقی پانی پینے سے
یا کھیت سینچنے سے نہ منع کرو اور اگر پانی روکوگے تو جانور کو زمین کا چارا بھی جو تالاب اور حوض کے گرد ہوتا ہی اس حیلے سے نہ چرنے دوگے اور بھی
زیادہ بدکام ہی یعنی پانی روکنے سے غرض تمھاری یہ ہوگی کہ اس سے چارا بچے کہ نہ آدمی اور جانور وہان آویگا چارا چریگا ۶۱۶ هـ أَبُو قَتَادَةَ
الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ لَا تَنْتَبِذُوا التَّمْرَ وَالزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَانْتَبِذُوا
كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَتِهِ مسلم مین ابو قتادہ حارث سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پانی مین تر رکھا کرو گدر اور پکی کھجور کو ملا کر
اور نہ تر رکھو کھجور اور منقے کو ملا کر لیکن ترکیب کرو ہر ایک کو علاحدہ علاحدہ ف عرب کھجور اور منقی تر کر کے اوسکا شیرہ پیا کرتے تھے سو حضرت نے
فرمایا کہ دو قسم کی چیز ملا کر نہ ترکیب کرو کہ اسمین جلد نشا ہو جاتا ہی ۶۱۷ هـ أَنَسٌ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ بخاری

ایمان معتبر ہی اور جب عذاب کا سامنا ہوا تو ایمان لانا کیا فائدہ اسی واسطے اگر کافر توبہ دم ایمان لاوے تو معتبر نہین کہ اوس وقت بھی عذاب آخرت
سامنے آجاتا ہی ۵۹۴ ق عایشۃ لا تقوم الساعۃ حتی تعبد اللات والعزی بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ لات اور عزی پوجے جاوین ق لات اور عزی عرب مین دو بت تھے حضرت کے وقت مین تو ٹوٹ
گئے سو فرمایا کہ قیامت کے قریب پھر لوگ کافر ہو جاوینگے اور اونکو پوجینگے ۵۹۵ م ابو ہریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تعود ارض
العرب مروجا وانہارا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ ہو جاوے عرب کی زمین جیسا گاگا
سبز دار نہر دار والی ق عرب کی زمین مین سبزہ ہی نہر سو فرمایا کہ آخر زمانے مین اوسمین سبزہ اور نہرین ہونگی اور بعضے کہتے ہین کہ زمین
عرب سے مدینہ مراد ہی یعنی آخر زمانے مین لوگ عمارت اور آبادی پر زیادہ صروف ہونگے دنیا کی محبت غالب ہوگی ۵۹۶ خ ابو ہریرۃ لا تقوم السا
حتی تقاتلوا الیہود حتی یقول الحجر ورآءہ الیہودی یا مسلم ھذا یہودی ورآئی فاقتلہ بخاری مین
ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم اے مسلمانو یہودیون کو قتل کروگے یہان تک کہ پتھر جسکے
پیچھے یہودی چھپا ہوگا اے مسلمان یہ یہودی ہی میری آڑ مین ہی تو اسکو مار ڈال ق قیامت کے قریب دجال نکلیگا اوسکے لشکر مین
اکثر یہودی ہونگے جب عیسی علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال مارا جاویگا تو مسلمان اوس وقت یہودیون کو جہان تہان قتل کرینگے ۵۹۷ خ ابو ہریرۃ
لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما کان وجوہہم المجان المطرقۃ نعالہم الشعر بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک
کہ اے مسلمانو تم لڑوگے خوزاور کرمان کے جو دو گروہ ہین عجم کے سرخ مونہہ والے چپٹی ناکون والے چھوٹی آنکھون والے مونہہ اونکے جیسے ڈھالین ہین
تہ بتہ اونپر چمڑا یعنی اونکے گول مونہہ ہین موٹی موٹی جوتیان اونکی بال کی ق خوزستان اور کرمان دو شہر ہین ایران اور توران مین
وہان کے رہنے والے مراد ہین یا قوم ترک مراد ہین اونکی صورتین ایسی ہی ہوتی ہین جیسا حضرت نے فرمایا اوسی طرح صحابہ حضرت کے بعد اون سے لڑے اور
فتحیاب ہوئے ۵۹۸ ق ابو ہریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما کان وجوہہم المجان المطرقۃ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکے مونہہ جیسے ڈھالین ہین تہ بتہ
جمی ہوئین یعنی موٹے مونہہ گول گول ۵۹۹ ق ابو ہریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما نعالہم الشعر
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ تم لڑوگے اوس قوم سے جنکی جوتیان بال کی ہین
ف قوم ترک مراد ہین جیسا کہ اگلی حدیث مین مذکور ہوچکا ۶۰۰ ق ابو ہریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تقتتل فئتان
دعواہما واحدۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ آپس مین لڑینگے دو گروہ
دعوی دونون کا ایک ہی ہوگا ف علی مرتضی اور معاویہ کی لڑائی مراد ہی دونون کا دین اسلام تھا اور ایک ہی کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ پڑھتے تھے ۶۰۱ م ابو ہریرۃ لا تقوم الساعۃ حتی تنزل الروم بالاعماق او بدابق فیخرج الیہم جیش
من المدینۃ من خیار اہل الارض یومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بیننا وبین الذین سبوا
منا نقاتلہم فیقول المسلمون لا واللہ لا نخلی بینکم وبین اخواننا فیقاتلونہم فینہزم ثلث
لا یتوب اللہ علیہم ابدا او یقتل ثلثہم افضل الشہداء عند اللہ ویفتتح الثلث لا یفتنون ابدا

لا تُوكِي فَيُوكِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ لا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ بخاری و مسلم میں اسماء بنت ابی بکر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا نہ بند کر رکھ تو خدا بھی بند کریگا کچھ راہ خدا میں دیا کر جتنا تجھسے ہوسکے نہ باندھ رکھ کہ خدا بھی باندھ رکھیگا اور گن گن کر نہ رکھ تو خدا بھی تجکو گن کر دیگا ف یعنی بخیل مت بن اور مال کو جمع کر راہ خدا میں دیا کر خدا بھی تجکو دیے جاویگا اور اگر تو روکیگی تو خدا بھی روکیگا ۶۲۵ هـ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ لا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً مسلم میں جبیر بن مطعم رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا اسلام میں کچھ اعتبار نہیں اور جو عہد و پیمان نیک کام میں تھا کفر کے وقت تو اسلام نے اوسکی زیادہ تر مضبوطی کی ف کفار عرب کا دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے عہد و پیمان کرتا اور ایک دوسرے کے حق اور ناحق میں مدد کیا کرتا سو فرمایا کہ اسلام میں کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا کچھ اعتبار نہیں ہاں لیکن ۶۲۶ مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام میں اسکی زیادہ تر تاکید ہے هـ ابْنِ عُمَرَ لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام میں شغار درست نہیں ف شغار یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بہن کا دوسرے سے نکاح کرنا اس شرط سے کہ تو بھی اپنی بہن کا نکاح میرے ساتھ بے مہر کردے گویا بدلا کی کرتے تھے اور اس تبدیے مہر بجائے تھے سو دین اسلام میں یہ حرام ہوا ۶۲۷ ق أَبُو سَعِيدٍ لَا تَصَاعُوا بْنَ تَمْرًا بِصَاعَيْ تَمْرٍ وَلَا صَاعَ بْنَ حِنْطَةٍ بِصَاعَيْ حِنْطَةٍ وَكَذٰلِكَ فِي الْوَرِقِ بخاری و مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں بیچنا درست دو صاع کھجور کو ایک صاع سے اور نہ دو صاع گیہوں کو ایک صاع سے اور نہ ایک ۶۲۸ درم کو دو درم سے ف صاع تین سیر کا ہوتا ہے یعنی ایک ہی جنس میں زیادہ دینا اور لینا نہیں درست کہ رباج ہے هـ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز نہیں ہوتی بدون قرآن پڑھے ف اس حدیث سے معلوم ۶۲۹ ہوا کہ قرآن پڑھنا نماز میں فرض ہے هـ عَائِشَةَ لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ نماز نہیں کھانا موجود ہوتے اور نہ اوس وقت کہ جب جاکر ضرور اور پیشاب غالب ہو ف یعنی جب کھانا طیار ہو تو پہلے کھانا کھاوے تب نماز پڑھے تاکہ نماز میں کھانے کی طرف دل نہ لگا رہے اور اسی طرح جب جاکر ضرور یا پیشاب یاد ہو ۶۳۰ تو اوس سے فراغت کرکے نماز پڑھے تاکہ نماز میں خلش باقی نہ رہے ق عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بخاری اور مسلم میں عبادہ بن صامت رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں نماز اوسکی جسنے الحمد کی سورت نہ پڑھی ق امام شافعی کے مذہب میں بدون الحمد پڑھے نماز نہیں ہوتی یہ حدیث اونکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک نماز الحمد کا فرض نہیں ہوتی ق ۶۳۱ عَلِيٍّ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ بخاری اور مسلم میں علی مرتضی رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کسیکا اطاعت سچا ہے خدا کے گناہ میں اطاعت تو صرف نیک کام میں ہے ف یعنی بادشاہ یا باپ یا استاد کی نیک کام میں ۶۳۲ اطاعت کیے اور خلاف شرع کام میں اطاعت سچا ہے هـ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ بخاری میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شگون لینا نے حقیقت بات ہے اور بہتر ہے نیک فال لینا ف عرب کا دستور تھا جو پرندان اور جانوروں کی آواز اور ان شگون لیتے تھے سو اوسکو حضرت نے منع کیا کہ ذرا وہم اور خیال ہے بحکم خدا کے کچھ نہیں ہوسکتا اور فال اوسکو کہتے ہیں کہ کسی سے لفظ سنکے نیک گمان کرنا خدا کے بھروسے پر جیسے بیمار سالم کی لفظ سنے تو یوں گمان کرے کہ میں خدا کے فضل سے صحیح اور سالم ہوا اور یہ جو فال بد سے معلوم ۶۳۳ میں مشہور ہیں انمیں فال دیکھنا ہرگز درست نہیں انمیں تو خوف کفر ہی غیب کی بات سوا خدا کے کسیکو معلوم نہیں ق جَابِرٍ لَا عَدْوَى

ف قحطان ایک شخص تھا یمن کے اہل عرب اوسکی اولاد ہین سے فرمایا کہ اوس قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا حکم والا لوگ اوسکے تابع ہونگے جیسے بکریان چرانے والے کے قابو مین کہ جدھر چاہے اودھر ہانک لیجاوے شاید کہ اوس بادشاہ کا نام جہجاہ ہو جیسے کہ اول حدیث مین گذرا

ف ابو ہریرہ لا تقوم الساعۃ حتی یکثر فیکم المال فیفیض حتی یہم ربّ المال من یقبل منہ صدقتہ ۶۰۵

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ تم مین مال بہت ہوجاویگا یہانتک کہ مالدار فکر مین رنجیدہ ہوگا کہ کون اوسکی زکوٰۃ کا مال لیوے ف یہ قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت مین ہوگا کہ سب مالدار ہونگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو زکوٰۃ کا مال قبول کرے یا قیامت کی نشانیان دیکھکے ایسا خوف پیدا ہوگا کہ مال لینے کی فرصت نہ ہوگی ف ابو ہریرہ ۶۰۶

لا تقوم الساعۃ حتی یمرّ الرجل بقبر الرجل فیقول یلیتنی مکانہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر تو کہیگا کسی طرح مین اسکی جگہ پر ہوتا ف یعنی قیامت کے قریب ایسے فتنے اور فساد عالم مین پھیلینگے کہ لوگ موت کی تمنا کرینگے قبرون کو دیکھکر یہ حدیث اور اسکے پہلے کی حدیثون مین حضرت نے قیامت سے جو پہلے ہونے والی چیزین ہین اونکی خبر دی ہے بعضی چیزین ہوچکین ہین اور بعضی آگے ہونگی یہ معجزہ ہے حضرت کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہوا اور آگے ہوگا

ف ابو سعید لا تکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولا تکذبوا علیّ ومن کذب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار ۶۰۷

بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث کو سو جسنے مجھسے سنکر سوائے قرآن کے جو لکھا ہو سو اوسکو مٹا ڈالے اور حدیث نقل کرو مجھسے یعنی جو بات مجھسے سنو وہ لوگون کو سکھاؤ اور جو مجھپر جھوٹھ باندھیگا کہا صفانی اس کتاب والے نے کہ اس حدیث کا اول مضمون یعنی حدیث کے لکھنے کو منع فرمانا منسوخ ہے ف اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کاغذ مین لکھتے تھے حضرت کو ڈر تھا کہ مبادا قرآن اور حدیث کو اقفون کے نزدیک ملتبس ہوجاوے یا اشتباہ پڑے کہ قرآن کا لفظ کون ہے اور حدیث کی کون اسواسطے حضرت نے حدیث کا لکھنا منع کیا جب قرآن لوگون مین خوب مشہور ہوگیا اور اشتباہ کا شبہہ گیا تو حدیث لکھنے کی بھی اجازت دی چنانچہ ابو ہریرہ کی حدیث اس کتاب مین ہوچکی کہ حضرت نے ابو شاہ یمنی کو حدیث لکھوادی یہ بندوبست جو دین محمدی مین ہے کسی دین مین نہین کہ خدا کا کلام علیحدہ اور حدیث پیغمبر کی علیحدہ پھر حدیث کے مراتب بھی جدا جدا صحیح علیحدہ حسن علیحدہ ضعیف علیحدہ اور صحابہ کے اقوال جدا بخلاف یہود اور نصاریٰ کے کہ اونکی کتابون مین عجب گھال میل ہے چنانچہ اونکی توریت اور انجیل مین خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام بلکہ اونکے اصحاب اور راویون کا کلام ایسا مخلوط ہے کہ عاقل تحیر ہوتا ہے گویا تاریخ کی کتابین ہین صرف آسمانی کلام نہین ف علیکم لا تکذبوا علیّ فانہ من یکذب علیّ یلج النار ۶۰۸

بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھپر جھوٹھ نہ باندھیو سو مقرر یہ بات ہے کہ جو مجھپر جھوٹھ باندھیگا وہ دوزخ مین جاویگا

ف عمر لا تلبسوا الحریر فانہ من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے ۶۰۹

فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کپڑے کو سو مقرر جو ریشمی پہنے گا دنیا مین وہ آخرت مین اوسکو نہ پہنیگا ف حذیفۃ بن الیمان لا تلبسوا ۶۱۰

الحریر ولا الدیباج ولا تشربوا فی آنیۃ الذہب والفضۃ ولا تأکلوا فی صحافہا فانہا لہم فی الدنیا ولکم فی الآخرۃ بخاری اور مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کو اور نہ دیبا کو اور نہ پیو سونے چاندی کے برتنون مین اور نہ کھاؤ اونکے پیالون مین اسواسطے کہ یہ چیزین کافرون کے واسطے دنیا مین ہین اور تمھارے واسطے اے مسلمانو آخرت مین ملینگی

ف دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے اور بعضے ریشمی لوٹہ دار کو دیبا کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمخواب اور تافتہ اور دیبائی

بیان الفاظ دین محمدی و دین یہود و نصاریٰ

آپ کو زیادہ چاہتا ہوں ہر حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب تک حضرت کو اپنی جورو اور اولاد اور ماں باپ اور آقا اور پیر بلکہ خود اپنی جان سے زیادہ تر دوست نہ رکھیگا اوسکا ایمان پکا نہیں کہا ہی اور حضرت کی محبت کا پتا یہ ہی کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور شریعت محمدی کے خلاف کسیکا کہنا نہ مانے اور جو شادی یا غمی میں برادری کے ڈر سے خلاف شرع رسمیں کرے یا نوکری چاکری میں آقا کی خاطر کو خلاف شرع کاموں میں مقدم رکھے اوسکا ایمان پکا نہیں وہ حضرت کی محبت میں کچا ہی الٰہی ہمکو اپنے حبیب کی محبت میں پکا کرلے آمین یارب العالمین ف انس لا واللہ لا تفدون منہ درہما یعنی من فداء العباس

بخاری میں انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک درم بھی اوسمیں سے یعنی عباس کی خلاصی کے بدلے سے نہ چھوڑنا ف جب جنگ بدر میں فتح اسلام کی ہوئی تو ستر کافر مارے گئے اور ستر قید ہوکر آئے اونمیں عباس رضؓ حضرت کے چچا بھی تھے حکم ہوا کہ قیدی اپنے بدلے مال دیوین تو چھوٹین انصاریون نے حضرت سے عرض کی کہ اگر حکم ہو ہم عباس کو بدون مال لیے چھوڑین غرض اونکی یہ تھی کہ حضرت اس بات سے خوش ہونگے حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب مال کیسا ایک درم بھی نہ چھوڑنا معلوم ہوا کہ حق بات میں خویش و بیگانہ برابر ہی برادری کی رعایت نہ چاہیے

ھ بریدۃ بن الحصیب لا وجدت انما بنیت المساجد لما بنیت لہ ف قال لرجل تشد فی المسجد فقال من دعا الی الجمل الاحمر سلم میں بریدہ بن حصیب رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو نہ پاوے مسجدین تو بنائی گئین ہین جس واسطے بنائی گئین حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد میں تلاش کرتا تھا سو اوسنے یون کہا کہ کوئی سرخ اونٹ بتلاوے کہ کہان ہی ف یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین کوئی چیز اوسمیں تلاش کرنا یا دنیا کی اوسمیں بات کرنا درست نہین اسی واسطے حضرت نے اوس تلاش کرنے والے کو بددعا دی مسجد میں سوال کرنا درست نہین بلکہ دینا بھی مسجد میں درست نہین ف

ابن عباس لا ہجرۃ بعد الفتح بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وطن چھوڑنے کا ثواب بعد مکہ فتح ہونے کے نہ رہا ف جب تک مکہ فتح نہوا تھا تو مکے کے رہنے والون کو بلکہ اور گرد نواح کے لوگون پر وطن چھوڑنا اور مدینے میں حضرت پاس آنا کافرون سے لڑنے کو فرض تھا جب مکہ فتح ہوا تو دار الاسلام ہوا تو اوس ہجرت خاص کا حکم باقی نہ رہا لیکن کافرون کے ملک سے ہجرت کرنا قیامت تک باقی ہی چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہی کہ ہجرت در توبہ کرنا قیامت تک باقی ہی ھ ابو قتادۃ لا ھلک علیکم اطلقوا لی غمری ف طفق یحدرہ لیلۃ التعریس مسلم میں ابو قتادہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے تلا کی نہوگی کھول لاؤ میرے پاس میرا چھوٹا پیالہ یہ حضرت نے جس رات آخر شب لشکر اوترا تھا اوس دن دوپہر ڈھلے فرمایا ف جنگ تبوک سے جب حضرت پھرے تو سوم گرمی کا تھا پانی کوئین تھا جب دوپہر گذری اصحاب نے عرض کیا کہ ہم ہلاک ہوتے ہین پیاس کے مارے حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم ہلاک نہوگے پھر پیالا منگوایا جو کجاوے مین بندھا تھا اور وضو کے برتن سے تھوڑا پانی اوسمین ڈالا پھر اوسکو اپنے موزہ سے لگایا خواہ پیالا کچھ اوسمین پھوٹکا پانی مین اتنی برکت ہوئی کہ سارے لشکر نے پیا تیس ہزار کا لشکر تھا یا ستر ہزار کا یہ حضرت کا معجزہ ہوا ھ ابن عمر لا یاکل احد من اضحیتہ فوق ثلثۃ ایام ھذا حدیث منسوخ نسخہ الحدیث الذی رواہ ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ وقد ذکرناہ فی الباب الخامس مسلم میں عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکھاوے کوئی اپنی قربانی کے تین دن سے زیادہ کہا اس کتاب کے مصنف نے کہ یہ حدیث منسوخ ہی اسکو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث نے منسوخ کیا اور ہمنے اوسکا پانچوین باب مین ذکر کیا ہی ف انس لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ

اور مسلم مین اسی راوی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میوہ نہ ترکیا کرو تو بہتر ہے مین اور نہ مُرتبان مین ف یہ شراب کے برتن تھے اس واسطے انکے
۶۱۸ استعمال اول منع ہوئے م ابوھریرۃ لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج بہ
من البخیل مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نذر نہ مانا کرو سو مقرر نذر ماننا تقدیر کو کچھ نہین ہٹاتا اور نذر کے سبب سے تو البتہ بخیل کا
مال خرچ ہوتا ہی ف یعنی اس اعتقاد سے کہ نذر سے تقدیر ٹل جاتی ہی نذر کرنا بیفائدہ ہی اور درست نہین اور اگر یہ اعتقاد نہو تو نذر کرنا درست ہی
۶۱۹ ق جابر لا تذرن لہ ولا تحلفن علیہ ق قالہ لہ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا نہ تم اوتارو اپنی ہانڈی کو اور روٹی نہ پکاؤ اپنے آٹے کی جب تک مین آؤن ف مصابیح مین جابر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے تین دن سے کھانا مانگا تھا اور حضرت نے بھوکھ سے اپنے پیٹ مین پتھر باندھے تھے سو مینے اپنی بی بی سے کہا کہ حضرت
بہت بھوکے ہین سو سنے تین سیر جو کا آٹا نکالا اور اوسکو گوندھا اور ایک بکری کا بچہ تھا اوسکو ذبح کرکے ہانڈی مین کھانا پکانے کو بھیجدیا خود حضرت
کو چپکے خبر کی کہ حضرت اور دو تین آدمی اور چلین حضرت نے سب سے پکارکے کہا کہ ای خندق کھودنے والو اس مرد نے تمھاری دعوت کی ہی چلو پھر حضرت
نے چند حدیث فرمائی یعنی جب تک مین آؤن ہانڈی نہ اوتارنا اور آٹے کو نہ پکانا پھر حضرت میرے گھر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی مین لعاب دہن مبارک ڈالا
اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ روٹیان پکاؤ سو قسم کھاتا ہون مین خدا کی کہ ہزار آدمی تھے اوس تین سیر آٹے کو کھایا اور ہانڈی اوسی طرح گوشت سے
۶۲۰ بھری جوش مارتی تھی اور آٹا بھی اتنا ہی موجود تھا اور پکتا جاتا تھا یہ حضرت کا معجزہ نہایت مشہور ہی اسکی سند بہت معتبر ہی ف ابوھریرۃ
لا تنکح الایم حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا یا رسول اللہ وکیف اذنہا قال ان
تسکت بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے بیوہ عورت کا جب تک اوس سے اجازت نلی جاوے اور
نہ نکاح کیا جاوے کواری عورت کا جب تک اوسکا اذن نلیا جاوے لوگون نے کہا کہ کواری کا اذن کس طرح ہو یعنی وہ شرم کا اسکو بتلاوے گی حضرت
نے فرمایا کہ اوسکا چپ رہنا ہی اذن ہی ف یعنی کواری سے یون کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہین اگر وہ اجازت دیوے تو بہتر ہی
نہین تو اوسکا چپ رہنا ہی اجازت ہی امام اعظم رح کے نزدیک چھوٹی لڑکی کا والی مختار ہی جہان چاہے وہان کرے خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور
جوان عورت خود مختار ہی خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور امام شافعی رح کے نزدیک بیوہ خود مختار ہی چھوٹی ہو یا جوان اور کواری کا والی مختار ہی
۶۲۱ چھوٹی ہو یا جوان م ابوھریرۃ لا تنکح العمۃ علی ابنۃ الاخ ولا ابنۃ الاخت علی الخالۃ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ نکاح کیا جاوے پھوپھی کا بھتیجہ پر اور نہ بھانجی کا خالہ پر ف یعنی جسکے نکاح مین ایک عورت ہو تو اوسکی
زندگی مین اوس عورت کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھہ نکاح نہین درست اگر وہ مرجاوے تو درست ہی اسی حدیث سے مجتہدون نے قاعدہ کلیہ نکالا ہی
۶۲۲ کہ جو ایسی دو عورتین ہون کہ اگر اونمین کوئی مرد ہوتی تو اونمین باہم نکاح درست نہوتا تو اونکا جمع کرنا نہین درست م ابوھریرۃ
لا تنکح المرأۃ علی عمتہا ولا علی خالتہا مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے عورت کا
۶۲۳ اوسکی پھوپھی پر اور نہ اوسکی خالہ پر ق ابو سعید لا تواصلوا فایکم اراد ان یواصل فلیواصل حتی السحر
بخاری اور مسلم مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طی کا روزہ نرکھو سو جو طی کیا چاہے اور روزہ ملانے کا ارادہ کرے وہ سحری کے وقت تک
ملاوے ف یعنی اگر روزہ دار شام کے وقت نکھاوے اور سحری کھاوے تو البتہ درست ہی اور اگر چاہے برابر دو یا تین روز رکھے
۶۲۴ اور رات کو کچھ نکھاوے یہ نہین درست ق اسماء بنت ابی بکر لا توعی فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت

نماز افضل وقت پر پڑھنا چاہیے یہ نہیں کہ قصد کیا کرے کہ اب پڑھتا ہوں اب پڑھتا ہوں پھر دیر کرکے مکروہ وقت یا عین طلوع اور غروب میں

۶۵۱ نماز پڑھے ف ابوہریرہؓ لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صوما فلیصمہ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشوائی کوئی کرے رمضان کی ایک دن

یا دو دن کا روزہ رکھکے مگر وہ مرد جو اپنی عادت سے کوئی روزہ رکھا کیا کرتا ہو سو روزہ رکھے اوسکا ف یعنی جیسے ہفتہ وار سنیچر

دوشنبہ یا پنجشنبہ کے روزے کی عادت ہو اور دو دن رمضان سے متصل پڑے تو اوسکو روزہ رکھنا درست ہے لیکن صرف رمضان کی پیشوائی

۶۵۲ کا ایک دو روزے رکھنا درست نہیں ف انس لا یتمنین احدکم الموت لضر نزل بہ بخاری اور مسلم میں انس رضؓ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی موت کی آرزو نہ کرے کسی رنج اور تکلیف سے جو اوسپر آئی ہو ف اس حدیث میں استثنا مطلب

اور باقی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آرزو کرنا ضرور ہو تو یوں کہے کہ الٰہی زندہ رکھ مجھکو جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو اور موت مجھکو دے جب

۶۵۳ میرے حق میں بہتر ہو ف موت کی آرزو رنج دنیا کے سبب سے اس واسطے منع فرمائی کہ دلیل ہے بے صبری کی اور نا امیدی کی اور اگر شدت

سے دین میں خلل پڑتا ہو تو موت کی آرزو کرنا درست ہے ف عثمان لا یتوضأ رجل فیحسن الوضوء ثم یصلی

۶۵۴ صلوۃ الا غفر اللہ لہ ما بینہ وبین الصلوۃ التی تلیہا بخاری اور مسلم میں حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ جو مرد وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے یعنی تین تین بار سب جگہ خوب پانی پونہچا دے پھر نماز پڑھے کوئی نماز ہو تو خدا اوسکے گناہوں کو

۶۵۵ معاف کریگا وضو کے وقت سے پچھلی نماز تک ف یہ بشارت ہے تحیۃ الوضو کے نماز کی م ابوہریرہؓ لا یجتمع کافر

وقاتلہ فی النار ابدا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمع نہوگا کافر اور اوسکا قتل کرنے والا مسلمان دوزخ میں ہمیشہ

۶۵۶ ف یعنی جس مسلمان نے کافر کو جہاد میں مارا وہ خلود دوزخ سے بچا م ابوہریرہؓ لا یجزی ولد والدا الا ان

یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کام نہیں آتا بیٹا باپ کے مگر جب باپ کو

کسی کا غلام پاوے تو اوسکو مول لیوے پھر آزاد کرے ف امام اعظم کے نزدیک اسی طرح جب محرم برادری والے کا کوئی شخص مالک ہو تو

۶۵۶ لیکر یا غنیمت کے حصے سے سو برادری والا آزاد ہو جاتا ہے ق ابوبردۃ بن نیار لا یجلد احد فوق عشر جلدات

الا فی حد من حدود اللہ بخاری اور مسلم میں ابوبردہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی کوڑا مارے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی

حد میں خدا کی حدوں سے ف حد وہ ہے جو سزا خدا نے مقرر کی جیسے کنوارے حرام کار پر سو کوڑے اور تعزیر وہ جو کسی قصور پر حاکم مارے

مصلحت جان کر سو فرمایا کہ تعزیر کرنا دس کوڑے سے زیادہ نہیں درست اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور امام اعظم اور امام شافعی کے

نزدیک اونتالیس کوڑے تک تعزیر میں مارنا درست ہے اسواسطے کہ تعزیر خوف کے واسطے مقرر ہوئی ہے سو حضرت کے زمانے میں ایمان اور حیا

۶۵۷ غالب تھی تو اوس وقت میں دس کوڑے کفایت کرتے تھے اور اس وقت میں کہ شرم کم ہے تو زیادہ تعزیر مناسب ہے ق ابوہریرہؓ

لا یجمع بین المرأۃ وعمتہا ولا بین المرأۃ وخالتہا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

۶۵۸ کہ نکاح میں ایک عورت کو اور اوسکی پھوپھی کو ساتھ جمع کرنا نچاہیے اور نہ بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا چاہیے ح ابوبکرۃ لا یجمع

بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ بخاری میں ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

کہ نہ ملائیے جدا جانوروں کو اور نہ جدا کرے ملے جانوروں کو زکوٰۃ کے ڈر سے ف یعنی جیسے چالیس بکری سے ایک سو میں تک کی

وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُولَ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہین لگ جاتی اور شگون بدلینا
کچھ حقیقت نہین اور دیو بھوت بھی ضرر دینے کا مالک نہین ف کفار عرب کو اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہی کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہی
سو فرمایا کہ غلط بات ہی اور یہ گمان تھا کہ جنگل مین دیو بھوت رنگ برنگ شکلین بناتے ہین اور لوگون کو راہ سے بہکاتے ہین اور ضرر رسانی کے مالک ہین سو فرمایا
حضرت نے کہ یہ بھی غلط بات ہی بدون خدا کے چاہے کوئی کچھ نہین کرسکتا تم تمام جہان کے مالک خدا کو کیون بھولتے ہو اور ادھر ادھر جی بھٹکاتے ہو
دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جب جنگل مین تمکو دیو بھوت نظر پڑین تو تم اذان کہا کرو کچھ ضرر نہوگا ف ابوھریرۃ لا عدوی ولا عنبرۃ ۶۳۴۴
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین درست اونٹنی کے پہلے بچے کو بتون کے واسطے ذبح کرنا اور نہ رجب کے مہینے مین ذبح کرنا
تاریخ تک قربانی کرنا ف کفار عرب مین دستور تھا کہ جب اونٹنی کا پہلا بچہ ہوتا تو اوسکو ذبح کرکے اوسکا خون بتون پر چھڑکتے اور ماہ رجب ۶۳۴۵
کی تعظیم کے واسطے اول رجب کے اندر قربانی کرتے سو حضرت نے دونون کو حرام کیا ق ابن عباس کا مال لک ان کنت صدقت علیھا فھو بما استحللت من فروجھا وان کنت کذبت علیھا فھو ابعد لک منھا ق
لرجل من الانصار لا عن امرأتہ فقال یا رسول اللہ مالی بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ تجکو مال نہ ملیگا اگر تو نے اپنی جورو کی بدکاری کا سچ دعوی کیا تھا تو جو تو نے اوس عورت سے صحبت کی اوسکے بدلے مین مال لیا
اور اگر تو نے اوسپر جھوٹھ باندھا تھا تو تجکو اوس سے مال پھیر لینا زیادہ تر بعید ہی حضرت نے اوس انصاری مرد سے کہا جسنے بیگواہ اپنی جورو کو لعنت لگائی
جھوٹھ پر بددعا کرکے چھوڑا پھر حضرت سے کہا کہ یارسول اللہ میرا مال جورو دلوا دیجے ق ابوبکر وعمر وعلی وعائشہ لا نورث ۶۳۴۶
ماترکناہ صدقۃ بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق رضہ اور عمر فاروق رضہ اور علی مرتضی رضہ اور حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہین چھوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث نہین جو ہمنے چھوڑا وہ خدا کی راہ مین صدقہ ہی ف بخاری مین حضرت
عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ابی بکر صدیق پاس کسیکو بھیجا اپنے باپ کا حصہ مانگنے کو جو مدینے اور خیبر مین زمین تھی
تب صدیق رضہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے مال مین میراث نہین جو ہم چھوڑین سو صدقہ ہی خدا کی راہ مین اور البتہ محمد کی آل یعنی بیبیان اور اولاد
اس مال سے بقدر کھانے کے پاوینگے اور صدیق رضہ نے کہا کہ جو حضرت اس مال مین کرتے تھے وہی مین بھی کرونگا میری طرف سے کچھ کمی بیشی
نہوگی اس حدیث کا مضمون کئی بار اس کتاب مین مذکور ہوچکا ہی خلاصہ مطلب یہی ہی کہ اول حضرت فاطمہ علیہا السلام کو معلوم نتھا
کہ پیغمبر کے مال مین وراثت نہین ہوتی اسی سبب سے مانگا تھا جب معلوم ہوا تو چپ رہین اور اس حدیث کو صرف صدیق رضہ ہی نے روایت نہین کی
جو کوئی بداعتقاد طعنہ کرے بلکہ علی مرتضی رضہ بھی اسکے راوی ہین غرض ایمان دار کو اتنا کفایت کرتا ہی اور بدگمانی کی تو پیغمبر پاس بھی دوا نہین
ز عبداللہ بن ھشام لا والذی نفسی بیدہ حتی اکون احب الیک من نفسک فقالہ ۶۳۴۷
لعمر فقال عمر فانہ الان واللہ لانت احب الی من نفسی فقال الان یا عمر بخاری مین عبداللہ بن ہشام
رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہون اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تیرا ایمان نہین ہوتے کا یہان تک
کہ مین تیرے نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ پیارا ہوجاؤن یہ حضرت نے عمر فاروق رضہ سے فرمایا پھر عمر فاروق رضہ نے کہا کہ قسم خدا کی اب تو
آپ یارسول اللہ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہوگئے حضرت نے فرمایا کہ ای عمر اب تیرا ایمان پکا ہوا ف عبداللہ بن ہشام رضہ سے
روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے اور حضرت عمر فاروق رضہ کا ہاتھ پکڑے تھے عمر فاروق رضہ نے کہا یارسول سوا اپنی جان کے مین ہر چیز سے

يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ الثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین حلال ہی خون اوس مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی پوجنے کے لائق سوائے خدا کے اور اسکی کہ مین پیغمبر ہون خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو نکاحی مرد یا نکاحی عورت جو زنا اور حرام کاری کرے دوسرے جان کے بدلے جان تیسرے مرتد جسنے اپنا اسلام کا دین چھوڑا مسلمان کی گروہ سے علٰحدہ ہوا ف یعنی مسلمان کا قتل تین صورت سے ہی ایک تو حرام کار نکاح والا دوسرے خون کے بدلے خون تیسرے مرتد جسنے اسلام کا دین چھوڑا لَا يَحِلُّ لِاِمْرِئٍ خَابِثٍ لَا يَحِلُّ لَا حَلَالٌ کر اَنْ يَحْمِلَ السِّلَاحَ بِمَكَّةَ مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین حلال ہی تم مین کسیکو کہ ہتیار اوٹھاوے مکہ مین قتل کے واسطے ف عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت بڑے غمخوار اور نہایت رحیم اور کریم تھے باوجودیکہ کفار مکہ سے حضرت نے بڑی بڑی تکلیفین اوٹھائین لیکن جب حضرت نے مکہ فتح کیا تو اون کافرون سے پوچھا کہ اب تم ہمارے حق مین کیا گمان کرتے ہو اور کیا ہمکو کہتے ہو اون لوگون نے کہا کہ ہم بہتر گمان کرتے ہین اور بہتر کہتے ہین تو سردار بھائی کرم والا اور کریم کا بیٹا اب تیرا قابو ہی جو چاہ سو کر تب حضرت نے فرمایا کہ مین بھی وہی کہتا ہون جو میرے یوسف بھائی نے اپنے بھائیون سے کہا تھا کہ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ یعنی آج تمپر کچھہ اولاہنا اور گلہ شکوہ نہین پھر اونکے خون معاف کیے اور صحابہ سے یہ حدیث فرمائی ق ابوہریرہ رضؓ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَّلَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ وَيُرْوٰى اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اوس عورت کو جو مانتی ہو اللہ کو اور قیامت کو یہ کہ سفر کرے ایک رات دن کی منزل اور اوسکے ساتھ اوسکا کوئی محرم نہووے اور ایک روایت مین ہی کہ عورت کو سفر نہین درست مگر محرم کے ساتھ ف عورت کا محرم وہ مرد ہی جسکے ساتھ اوس عورت کا کبھی نکاح درست نہووے جیسے باپ بھائی چچا بھتیجا بھانجا بیٹا نواسہ یہ ہر عورت کو سفر کرنا بدون اپنے خاوند یا محرم کے حرام ہی درست نہین اسواسطے کہ اسمین بڑے بڑے فساد ہین ق اَمْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا بخاری اور مسلم مین ام سلمہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اوس عورت مسلمان کو جو خدا کو اور قیامت کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسیکے غم مین سوگ کرے اور اپنا سنگار چھوڑے مگر اپنے خاوند کی موت پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا اور سنگار چھوڑنا فرض ہی ف یعنی کسی عزیز کے غم اور ماتم مین تین روز سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہین مگر خاوند کے ماتم مین چار مہینے اور دس دن سوگ فرض ہی نہ کم کرے اس سے نہ زیادہ اور برس دن خاوند کے غم مین بیریا نشینی کرنا جیسے کہ ہندوستان مین اکثر رواج ہی یا محرم مین غم امام رضؓ سوگ کرنا اور ترک زینت کرنا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلال نہین حرام ہی ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات چھوڑنا تین رات سے زیادہ ف یعنی اگر معاملہ دنیاوی مین کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہی تین دن سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام کلام چھوڑنا حلال نہین اور اگر دین کے سبب سے رنج ہوا ہی تو تین سے زیادہ بھی چھوڑنا درست ہی چنانچہ حضرت پچاس دن جہاد کے نخلے والون سے نہ بولتے تھے اور اسی طرح باپ کو بیٹے سے نہ بولنا اور خاوند کو جورو سے نہ بولنا اوسکے ادب کے تین دن سے زیادہ بھی درست ہی ق ابوہریرہ رضؓ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ

وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ بخاری اور مسلم میں انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں پورا ایماندار ہوئے کا تم میں سے کوئی جب تک میں اوسکے نزدیک زیادہ تر دوست نہ ہو جاؤں اوسکے باپ اور بیٹے اور سب آدمیوں سے ف یعنی جب مجکو سب سے زیادہ چاہے اور سبکی رضامندی پر میری رضامندی مقدم رکھے تب پورا ایماندار ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسنے اپنے جی کی ہوا اور ہوس مٹائی اور شریعت محمدی کی تعظیم اطاعت کی اور ظاہر اور باطن سے حضرت پر فدا ہو گیا وہی پورا ایماندار ہے اور اوہی کا نام ولی ہے اور وہی فقیر کامل ہے اور سچا مسلمان ہے اور جسکو یہ بات حاصل نہیں وہ شغال رنگین ہے مولوی ہو یا فقیر الٰہی ہمکو سچا مسلمان اپنے کرم سے کرے آمین ف اَنَسٌ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ بخاری اور مسلم میں انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایماندار نہوگا یہانتک کہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے وہی بات چاہے جو اپنی جان کے واسطے چاہتا ہے ف اس حدیث میں حق اسلام کا بیان ہے یعنی جیسے اپنی جان کو بلا اور مصیبت سے بچاتا ہے ویسے ہی دوسرے کو بھی بچاوے اور جو بہتری اور خوبی اپنے واسطے چاہتا ہے ویسی ہی دوسرے مسلمان کے واسطے چاہے اس حدیث پر عمل اوس صاف دل سے ہو سکے جسکے دل میں کینہ اور حسد نہیں ف اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا یَبِیْعُ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنا مال اوسرے کے بیچتے ہوئے نہ بیچے ف یعنی اگر ایک شخص اپنی چیز بیچتا ہو اور قیمت جتنی ہو تو اوسکی چیز کو بُرا بتلا کر اپنی چیز نہ بیچے یا میں دوسرے کی حق تلفی ہے اور اگر اوسکی چیز کو لینے والا نا پسند کرے تو اوس کو دوسرے کو بیچنا درست ہے م جَابِرٌ لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ یَرْزُقُ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ مِنْ بَعْضٍ مسلم میں جابر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو چھوڑو لوگوں کو آپسمیں خرید فروخت کریں خدا روزی دیتا ہے ایک کو دوسرے سے ف یعنی اگر کوئی باہر سے شہر میں مثلاً اناج بیچنے لاوے اور بازار کے بھاؤ بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اوس سے کہے کہ تو ابھی نہ بیچ میرے پاس رکھ جا میں تجکو مہنگا بیچ دونگا اوسکو حضرت نے منع کیا کہ اسمیں خلق کو ضرر ہے اگر قحط ہو تو یہ کسیکے نزدیک درست نہیں ہے اور اگر ارزانی ہو اور اسکو ضرر نہو تو بعضوں کے نزدیک درست ہے خ اَبُوْ سَعِیْدٍ م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ بخاری میں ابوسعید سے اور مسلم میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انصار سے عداوت نہ رکھیگا جو مرد خدا اور قیامت کو مانتا ہے ف انصار مدینے کے لوگ ہیں جنھوں نے حضرت کو اپنے شہر میں رکھا اور حضرت پر اپنا جان اور مال فدا کیا اور اسلام کی مدد کی اوسکے سبب سے اوسکی محبت حضرت نے ایمان میں داخل کی خ عَائِشَۃَ لَا یَبْقٰی اَحَدٌ فِی الْبَیْتِ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَشْھَدْکُمْ بخاری میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نباقی رہے گھر میں دوا لگائے حلق میں اور میں دیکھتا جاؤں عباس کے سوا کہ وے تمھارے ساتھ موجود تھے ف حضرت کو بیماری میں غش آیا حضرت کی بیبیوں نے حضرت کے حلق میں دوا لگا دی تھا جب حضرت ہوش میں ہوئے دوا کڑوی معلوم ہوئی تب حدیث فرمائی حضرت نے اسواسطے بدلا لیا کہ خدا میری تکلیف کے سبب سے کہیں اپنے عذاب کرے اور نہیں تو حضرت کا یہ کرم تھا کہ کافروں سے بھی عوض لیتے تھے م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْہُ مسلم میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشاب کرے کوئی بندھے پانی میں پھر اوسمیں نہاوے ف یعنی جو پانی بندھا ہوا بہتا نہو جیسے حوض اوسمیں پیشاب کرنا نہیں درست کہ نجس ہو جاویگا وضو اور غسل کے لائق نہ رہیگا ق ابْنُ عُمَرَ لَا یَتَحَرَّی اَحَدُکُمْ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِھَا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قصد کیا کرے تم میں کا کوئی تو نماز پڑھے سورج نکلتے اور نہ سورج ڈوبتے ف یعنی صبح اور عصر کی

۶۷۷ م اُمِّ مُبَشِّرٍ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ مسلم میں ام مبشر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخ
میں نجاویگا کوئی جسنے درخت کے نیچے بیعت کی ف چھٹے سال ہجری جنگ حدیبیہ میں ببول کے درخت کے نیچے پندرہ یا چودہ سو
اصحاب نے حضرت سے بیعت کی اور اقرار کیا کہ ہم مرجاوینگے حضرت کے ساتھ سے نہ پھرینگے خدا اون سے راضی ہوا قرآن میں اونکا ذکر کیا ہی سو

۶۷۸ اونکو حضرت نے فرمایا کہ اونمیں سے کوئی دوزخی نہیں وے سب بہشتی ہین م اُمِّ مُبَشِّرٍ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ مِنْ اَصْحَابِ
الشَّجَرَۃِ اَحَدٌ اَلَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ
وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ
اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا مسلم میں ام مبشر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صدانے چاہا تو نہ داخل ہوگا دوزخ
میں درخت والے اصحاب سے کوئی جنھون نے اوسکے نیچے بیعت کی تو حضرت حفصہ نے کہا کہ کیون نہ داخل ہونگے یا رسول اللہ حضرت نے اونکو جھڑکا پھر
حضرت حفصہ نے کہا کہ خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ تم مین سے ہر ایک دوزخ پر وارد ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ خدا قرآن مین اوسکے آگے فرماتا ہی کہ پھر ہم بچالیوینگے
پرہیزگارون کو اور دوزخ مین ڈالینگے ظالم کافرون کو گھٹنون کے بل ف حضرت حفصہ کو یہ شبہہ ہوا کہ حضرت فرماتے ہین کہ اون لوگون سے
کوئی دوزخ کی طرف نجاویگا اور قرآن سے ثابت ہوتا ہی کہ سب کا گذار دوزخ پر ہوگا حضرت نے یہ جواب دیا کہ ہر چند دوزخ پر سب کا گذر ہوگا

۶۷۹ لیکن پرہیزگار لوگ بچینگے کافر اوسمین گرینگے تو دوزخ مین داخل ہونا نہ ثابت ہوا م عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ بَعْدَ
یَعْنِیْ هٰذَا عَلٰی مُعَیْبَةَ اِلَّا وَمَعَهٗ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ آیا کرے کوئی مرد میرے
اس دن کے بعد اوس عورت پاس جسکا خاوند سفر کو گیا ہو یا مر گیا ہو مگر کہ اوسکے ساتھ ایک اور مرد ہو یا دو مرد ہون ف یعنی جس عورت کا

۶۸۰ خاوند غائب ہو اوسکے پاس کوئی مرد اکیلا نجایا کرے اور اگر دو تین مرد ہون تو مضایقہ نہین مرد اور عورت کی تنہائی مین بڑے بڑے فساد ہین اسلئے
حضرت نے خلوت منع فرمائی ق اُمِّ سَلَمَةَ لَا یَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَیْكُمْ یعنی المخنث بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اندر آیا کرین تمھارے پاس یعنی یے مخنث زنانے مرد ف حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ ہمارے گھر مین ایک زنانہ مرد آیا

۶۸۱ حضرت نے اوسکو دیکھکے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورتون کو زنانے مردون سے پردہ کرنا ضرور ہی مخنث اوسکو کہتے ہین جو ہجڑا اور زنانہ مرد ہو
خ اَبُوْ اُمَامَةَ لَا یَدْخُلُ هٰذَا بَیْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ الذُّلَّ قَالَهٗ لَمَّا رَاٰی شَیْئًا مِّنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ بخاری مین ابوامامہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین داخل ہوتا ہی یہ کھیتی کا اسباب کسی قوم کے گھر مین مگر اوس قوم مین ذلت اور خواری
داخل کرتا ہی یہ حضرت نے فرمایا جب کھیتی کا اسباب دیکھا ف یعنی جس قوم نے جہاد چھوڑا اور کھیتی مین مشغول ہوئی وہ بیشک ذلیل اور

۶۸۲ بیقدر ہوئی کہ حاکم اونکو محصول کے واسطے پکڑتا ہی اور مارتا ہی اور ہزار طرح سے ذلیل کرتا ہی حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جہاد چھوڑ کر
اور دنیا کمانے مین مشغول ہون تو ذلیل اور خوار ہونگے اور کافر غالب ہوجاوینگے چنانچہ اس زمانے مین ویسا ہی ہوا ق اُسَامَةَ
بْنَ زَیْدٍ لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ میراث نپاویگا مسلمان کافر کی اور نہ کافر مسلمان کی ف یعنی کافر اور مسلمان مین وراثت نہین ہی اگر ایک کا باپ کافر ہو تو مسلمان

۶۸۳ بیٹا اوسکا حصہ نپاوے اور مسلمان باپ کا کافر بیٹا حصہ پاوے اور یہی مذہب ہی چارون اماموں کا خ جَرِیْرٌ لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مِنْ
لَا یَرْحَمُ النَّاسَ بخاری مین جریر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ رحم کریگا خدا اوسپر جو لوگون پر رحم نہین کرتا ف

زکوۃ ایک بکری ہی تو مثلاً دو شخصون کی چالیس چالیس بکریان علیحدہ علیحدہ ہین تو زکوۃ دینے کے وقت یہ حیلہ کرین کہ اون سب اسی بکریون کو
ملاکر ایک شخص کی بتلاوین تا ایک بکری زکوۃ مین جاوے اور اگر علیحدہ علیحدہ رہین تو دو بکریان زکوۃ مین جائین یا کہ مثلاً ایک شخص کی چالیس
بکریان ہین تو ایک بکری دینا لازم تھا اوسنے زکوۃ دینے کے وقت بیس بیس دو جگہہ کردین تا کہ زکوۃ دینا نہ پڑے اسواسطے کہ چالیس سے
بکری سے کم مین زکوۃ نہین تو فرمایا کہ زکوۃ دینے والا زکوۃ کے خوف سے ایسا حیلہ نکرے اور نہ عامل زکوۃ لینے والا بھی اسی طرح زیادہ لینے کا حیلہ
کرے معلوم ہوا کہ زکوۃ بچانے کا حیلہ کرنا درست نہین جیسے بعضے ظاہری مسلمان زکوۃ کے مال کو ایک برتن مین رکھہ اوسکو اناج سے چھپا کر
فقیر کو دیتے ہین اور فقیر کو نہین معلوم کہ اسمین کیا ہی پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کر دیتے ہین کہ زیادہ قیمت دیکر اوس فقیر سے وہ برتن اور
اناج مول لیوے یہ لوگ خدا کو دم دیتے ہین بازی بازی بریش بابا بازی ایسے نادرست حیلے یہودی لوگ کرتے تھے جن پر خدا نے غضب اور

۶۵۹ عذاب کیا م عَائِشَةَ لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین بھوکھے

۶۶۰ رہینگے وے گھر والے جنکے پاس کھجورین ہین ف یہ اونکے حق مین فرمایا جنکی غذا کھجورین ہین جیسے مدینے کے لوگ ق اَلْبَرَاءِ بْنِ

عَازِبٍ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ

یعنی الانصار بخاری اور مسلم مین براء ابن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے انصار کے حق مین فرمایا کہ نہ اونکو دوست رکھیگا سوا ے

ایمان دار کے اور نہ اون سے عداوت رکھیگا سوا ے منافق کے جو اونکو دوست رکھیگا خدا اوسکو دوست رکھیگا اور جو اون سے عداوت رکھیگا خدا

اوس سے عداوت رکھیگا ف دینے والون نے حضرت کی مدد کی اس واسطے اونکو انصار کہتے ہین یعنی رسول کے مددگار اسی واسطے

۶۶۱ اونکی محبت مسلمانون پر فرض ہوئی ق اَبُوبَكْرٍ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حج کرے اس برس کے بعد کوئی کافر شریک کرنے والا اور نہ کھولے

کعبے کے گرد ننگا آدمی ف نوین سال ہجری حضرت نے صدیق اکبر کو حاجیون کا سردار کرکے مکے مین حج کو بھیجا اور یہ حدیث فرمائی

کہ سب کو یہ حکم پہنچاؤ کہ دوسرے سال کوئی کافر حج کو نہ آوے کافرون کا دستور تھا کہ طواف ننگے کرتے تھے اونکا گمان یہ تھا کہ کپڑون مین ہمنے

۶۶۲ گناہ کیے ہین اون سے کیا طواف کرین شرع مین برہنہ ہونا حرام ہی خصوصاً کعبے اور مسجد مین ق اَبُوبَكْرَةَ لَا يَحْكُمُ أَحَدٌ

بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ بخاری اور مسلم مین ابوبکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دو آدمیون مین غصے کی

حالت مین ف یعنی جب حاکم اور قاضی غصے مین ہو اوسوقت نہ فیصل کرے اسواسطے کہ قضیہ فیصل کرنے کو عقل اور ہوش چاہیے

کہ سچ اور جھوٹھ کو پہچانے اسی طرح جب بہت بھوکھا ہو یا اوسکا پیٹ بہت بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت جاگا ہو تو قاضی اور

حاکم کو حکم کرنا نہین درست کہ ان حالتون مین ہوش نہین رہتا جیسا غصے مین م اِبْنِ عُمَرَ لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ

إِلَّا بِإِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ

ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی دوہے کسیکے جانور کو بنے اوسکی اجازت بھلا کوئی تم مین سے چاہتا ہی کہ کوئی اوسکی کوٹھری مین آکے اوسکا خزانہ لوٹ لے

اوسکے کھانے کا غلہ نکال لیجاوے سو اونکے جانورون کے تھن تو اونکے کھانے کے دودھ کو حفاظت مین رکھتے ہین یعنی تھن کوٹھری کی طرح ہین

حفاظت کے واسطے سو ہر گز نہ دوہے کوئی کسیکے جانور کو بدون اوسکی اجازت کے ق اِبْنِ مَسْعُودٍ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ

۶۶۳ قیلتقل در نسخہ دہلی

۶۹۰ جب ایسا واہی کسیکو خیال آوے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے ح ابن عمر کا یہ قول ہذا کالاصر فی قریش
مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ اس خلافت اور سرداری کا حق قوم قریش کے
واسطے ہی جبتک اوس قوم مین دو آدمی بھی باقی رہینگے ف یعنی سوائے قریش کے کسی قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہین یہ
۶۹۱ مراد ہی کہ قیامت تک قریش کی حکومت قائم رہیگی اگرچہ بعضے ملک مین ہو چنانچہ اب بھی یمن کا اور مغرب کا حاکم سید ہی ح ابوہریرہ
لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو عیب چھپاویگا کوئی بندہ کسی بندیکا دنیا مین تو خدا اوسکے عیب قیامت مین چھپاویگا ف اور دوسرا مطلب حدیث کا یہ کہ
۶۹۲ جو کپڑے سے کسیکا بدن چھپاوے یعنی ننگے آدمی کو کپڑا دیوے خدا اوسکے گناہ آخرت مین چھپاویگا ح سلمان لَا يَسْتَنْجِي أَحَدُكُمْ
بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ مسلم مین سلمان رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین بدون تین پتھر یا ڈھیلے کے استنجا نکیا کرے
ف حاضر کے بعد تین ڈھیلے لینا سنت ہی اور یہی مذہب امام شافعی کا امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ڈھیلے سے بھی صفائی
۶۹۳ حاصل ہو تو کفایت کرتا ہی اور تین ڈھیلے لینا مستحب ہی فرض نہین ق ابوہریرہ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ عَلَى سَفَرِ آخِيهِ الْمُسْلِمِ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہ مول ٹھہراوے مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے مول ٹھہرے پر ف یعنی اگر
چیز کا مول ٹھہر گیا ہو اور مالک راضی ہو چکا ہو تو دوسرا آدمی زیادہ قیمت دیکر اوسکو مول نہ لیوے کہ اسمین دوسرے مسلمان کی
۶۹۴ حق تلفی ہی ح ابوسعید لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ بخاری مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جہان تک مؤذن کی آواز پہونچتی ہی وہان تک جو جن اور آدمی اور کوئی چیز
سنیگا وہ اذان دینے والے کے واسطے قیامت مین گواہی دیگا ف یعنی اوسکے ایمان کی جو اس بات کی کہ وہ لوگون کو نماز کے واسطے بلایا کرتا تھا
گواہی دینگے سب سننے والے جن اور آدمی اور فرشتے اور جانور اور درخت اور زمین اور پہاڑ اسی واسطے مستحب ہی کہ خوب زور سے اذان دے
۶۹۵ ف ابوہریرہ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ
يَنْزِعُ مِنْ يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اشارہ کرے کوئی اپنے
بھائی مسلمان کی طرف ہتیار سے اسواسطے کہ نہین معلوم کسیکو شاید شیطان اوسکے ہاتھ سے کھینچ لیوے پھر تو گر پڑے دوزخ کے گڑھے مین
ف یعنی ہتیار سے اشارہ کرنے مین یہ خوف ہی کہ شاید ہاتھ سے چھوٹ پڑے اور مسلمان مرجاوے تو قاتل دوزخ مین پڑے معلوم ہوا کہ
۶۹۶ ہتیار سے اشارہ کرنا حرام ہی ح ابوہریرہ لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدُكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیے کوئی تم مین سے کھڑے ہوکر سو جو بھول کر پیجاوے وہ قے کر ڈالے ف کھڑے ہوکر پینا بعضون کے نزدیک
حرام ہی اور بعضون کے نزدیک مکروہ اسواسطے کہ کھڑے اچھی طرح آرام سے پیا نہین جاتا اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ اس سے درد جگر پیدا ہوتا ہی
اور اب مین بھی منع ہی کہ بیماری پیدا کرتا ہی اسی واسطے شاید قے کرنے کو فرمایا عبداللہ بن عمر اگر کھڑے ہوکر بھولے سے پیجاتے تو قے کر ڈالتے
۶۹۷ اور اکثر علما کے نزدیک قے کرنا واجب نہین ح ابوہریرہ لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ
أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيدًا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری امت سے
مدینے کے قحط اور شدت اور سختی پر صبر کریگا اور ٹھہرا رہیگا مین اوسکو قیامت کے دن بخشاؤنگا یا اوسکا گواہ ہونگا فضیلت ہی

حضرت نے فرمایا کہ نہ منگنی کرے تم مین سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر ف یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہ شادی کی نسبت ٹھہر گئی ہو تو پھر وہان اپنا پیغام دینا حلال نہین کہ اسمین دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہی اور اگر ابھی اک ٹھہری نہو تو پیغام دینا مضایقہ نہین

۶۷۰ خ ابو ہریرہ کا یدخل احد الجنۃ الا اری مقعدہ من النار لو اساء لیزداد شکرا ولا یدخل احد النار احد الا اری مقعدہ من الجنۃ لو احسن لیکون علیہ حسرۃ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین کوئی مگر اوسکو دکھایا جاویگا اوسکی دوزخ کا مکان اگر وہ برائی کرتا تاکہ زیادہ شکر کرے اور نہ داخل ہوگا کوئی دوزخ مین مگر دکھایا جاویگا اوسکو اوسکا بہشت والا مکان اگر وہ نیکی کرتا تاکہ اوسکو افسوس ہو ف یعنی بہشتی کو دوزخ دکھلاوینگے کہ اگر تو برائی کرتا تو دوزخ کے فلانے مقام مین رہتا تو وہ زیادہ تر شکر ادا کریگا کہ خدا نے اپنے کرم سے مجکو ایسی بلا سے بچایا اور دوزخی کو بہشت دکھلاوینگے کہ اگر تو نیکی کرتا تو فلانے مقام مین رہتا تو اوسکو افسوس ہوگا ۶۷۱ ھ جابر کا لا یدخل احدا منکم عملہ الجنۃ ولا یجیرہ من النار ولا انا الا برحمۃ اللہ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کسیکو اوسکا عمل بہشت مین نہ لیجاویگا اور نہ اوسکو دوزخ سے بچاویگا اور نہ میرا عمل کسیکو بہشت مین لیجاویگا اور دوزخ سے بچاویگا بدون خدا کی رحمت اور کرم کے ف اس حدیث کا یہ مطلب نہین کہ نیک کام کچھ کام نہ آویگا جیسا بعضے نادین کہتے ہین اس واسطے کہ قرآن مین ہی کہ خدا نیکون کے ثواب اور محنت کو ضائع نکریگا بلکہ یہ مطلب ہی کہ آدمی اپنے نیک کام پر گھمنڈ نکرے اسواسطے کہ نیک کام خالص نیت سے بدون خدا کی توفیق دینے نہین ہوتا تو نیک کام مین بھی اصل خدا کی رحمت ٹھہری یعنی اصل سبب بہشت مین جانے کا اور دوزخ سے بچنے کا خدا کی رحمت ہی اور نیک عمل اوسکی نشانی ہی ۶۷۲ م انس لا یدخل الجنۃ عبد لا یامن جارہ بوائقہ مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین وہ بندہ نجاویگا جسکا ہمسایہ اور پڑوسی اوسکی بدی اور ظلمون سے امن مین پاوے ف ہمسائے کو رنج دینا ایسا حرام ہی کہ بہشت سے محروم رکھتا ہی ۶۷۳ ق جبیر بن مطعم لا یدخل الجنۃ قاطع بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین نجاویگا برادری کاٹنے والا یعنی جو برادر دن سے احسان اور سلوک نکرے ۶۷۴ م حذیفہ لا یدخل الجنۃ قتات بخاری اور مسلم مین حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چغل خور بہشت مین نجاویگا ف یعنی جو فساد کروانے کے واسطے ادھر کی بات اودھر کہے وہ بہشت سے محروم ہی کہ شیطان کی خو اوسنے اختیار کی ۶۷۵ ھ ابن مسعود لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا ونعلہ حسنۃ قال ان اللہ جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمط الناس مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین جسکے دل مین ایک ذرہ برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا سو ایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر مرد دوست رکھتا ہی یہ کہ اوسکا کپڑا اچھا ہووے اور اوسکا جوتہ اچھا ہو حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا جمیل ہی یعنی نیک صفت ہی جمال اور ستھرائی کو دوست رکھتا ہی یعنی اچھی پوشاک خدا کو پسند ہی یہ غرور نہین بلکہ گھمنڈ اور غرور ہی حق کو باطل کرنا واجبی بات کی انکار کرنا لوگون کو ذلیل اور حقیر جاننا ۶۷۶ خ ابو بکرۃ لا یدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال لہا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان بخاری مین ابو بکرۃ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے مین نہ آویگا خوف مسیح دجال کا اوس دن مدینے کے سات دروازے ہونگے ہر دروازے پر دو فرشتے چوکیدار ہونگے ف یعنی تمام عالم مین دجال کا ڈر ہوگا سو مدینہ کے حضرت کی برکت سے مدینے کو فضیلت ہوئی

دو دریا حوض یعنی جاریہ طول دس دس ہاتھ کا حوض مانند دریا کے ہو کہ ناپاکی گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک اوسکا رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے اور شافعی مذہب مین قلتین مانند دریا کے ہو جب تک رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے قلتین دو بڑے مٹکے جسمین پانسو رطل بغدادی پانی سماوے ۷۰۳ م ابو ہریرہ لا یفرک مؤمن مؤمنۃ ان کرہ منہا خلقا رضی اخر مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد مسلمان عورت سے دشمنی نہ رکھے اگر برا جانتا ہو اوسکی کسی خو کو تو راضی ہوگا دوسری خو سے ف یعنی ایسی عورت جسکی سب خو بہتر ہو تو کہان تو چاہیے کہ اگر عورت کی کوئی خو بری معلوم ہو تو دوسری کوئی خو اوسمین نیک بھی ہوگی اوسی خو سے اپنے دل کو تسکین دیکر راضی رہے جور و خاوند کی دشمنی اور ناموافقت مین بڑے فساد ہین اسواسطے حضرت نے موافقت رکھنے کو فرمایا ۷۰۴ م ابو بکرۃ لا یفلح قوم ولوا امرہم امرأۃ بخاری مین ابو بکرۃ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا ہوگا اوس قوم کا جن پر حاکم اور مالک عورت ہو ف جب شیرویہ نوشیروان کا پوتا مر گیا اوسکی بہن جسکا نام بوران تھا ایران کی بادشاہ ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بادشاہی اور حکومت کے واسطے عقل اور تدبیر چاہیے عورت ناقص عقل سے بندوبست ممکن نہین تو سلطنت برباد ہوا چاہتی اسی واسطے شرع مین عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہین اور یہ مطلب بھی اس حدیث سے نکلتا ہی کہ جو مرد جورو کے قابو مین ہو اخراب گیا م مطیع بن الاسود لا یقتل قرشی صبرا بعد ہذا الیوم ف لم یوم فتح مکۃ ۷۰۵ مسلم مین مطیع بن اسود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی خمار اور قید سے اس دن کے بعد یہ حضرت نے فتح مکے کے دن فرمایا ف ابن خطل یا کافر تھا حضرت کو اوسنے بہت رنج دیا تھا فتح مکے کے دن کسی نے حضرت سے کہا کہ فلانا شخص کعبے کے پردے مین چھپا ہی حضرت نے فرمایا اوسکو پکڑ لاؤ لوگ اوسکی شکین باندھکر پکڑ لائے پھر وہ قتل ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب قریش مسلمان ہونگے بعد اسلام کے کوئی مرتد نہوگا جو اس طرح قید ہوکر مارا جاوے اور یہ مطلب نہین کہ کوئی قریشی ظلم سے مارا نجاویگا اس واسطے کہ بہت قریشی ظلم سے شہید ہوے چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہی اور فضل بن روزبہان اصفہانی نے اپنی شرح مین امام حافظ اسمٰعیل کی کتاب السیر سے یون نقل کیا ہی کہ ۷۰۶ یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر کے بعد جب نضر بن حارث قتل ہوا تھا فرمائی واللہ اعلم م ابو ہریرۃ لا یقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتہم الملائکۃ وغشیتہم الرحمۃ ونزلت علیہم السکینۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھتے ہین خدا کے ذکر کرنے اور یاد کرنے کو تو اونکو فرشتے چاروں طرف سے گھیر لیتے ہین اور خدا کی رحمت اونکو چھا لیتی ہی اور اونپر آرام اور چین اترتا ہی اور خدا اونکا ذکر کرتا ہی اونمین جو خدا کے پاس ہین یعنی فرشتون اور بیغمبرون کی روحونمین ف یعنی ذکر خدا کی اتنی بڑی فضیلت ہی کہ ذکر کرنے والونکو چارون طرف سے فرشتے گھیر لیتے ہین تاکہ ذکر کی برکت مین شریک ہون اور خدا کی بیشمار رحمت اونپر نازل ہوتی ہی اور دل مین لذت اور چین حاصل ہوتا ہی اور عرش پر اونکا ذکر خدا کرتا ہی کہ فلانے میرے بندے ایسے ہین جو مجکو یاد کرتے ہین ہے قسمت ذکر کرنے والون کی اور ہے قدر دانی خدا کی قرآن اور حدیث پڑھنا خدا کا نام لینا لوگونکو وعظ اور نصیحت کرنا ۷۰۷ درود اور کلمہ پڑھنا نماز پڑھنا یہ سب ذکر مین داخل ہی خ ابو ہریرۃ لا یقل احدکم اطعم ربک وضئ ربک اسق ربک ولا یقل احدکم ربی ولیقل سیدی ومولای بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین نہ کہا کرے یعنی غلام سے کہ کھانا کھلا اپنے رب کو وضو کروا اپنے رب کو پانی پلا اپنے رب کو اور نہ کوئی غلام یون کہے کہ فلانا میرا رب ہی اور چاہیے کہ یون کہے کہ فلانا میرا سید ہی اور مولی ہی یعنی میرا سہان ہی ف عرب کی زبان مین غلام کے مالک کو رب بھی کہتے تھے سو حضرت نے اوسکو

۶۸۴ یعنی ظالم پر جو آدمیوں کو ناحق ستاوے خواہ زبان سے خواہ ہاتھ سے خدا کی رحمت نہوگی **ق** ابوھریرۃ لا یزال احدکم فی صلوٰۃ ما دامت الصلوٰۃ تحبسہ لا یمنعہ ان ینقلب الی اھلہ الا الصلوٰۃ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ہر کوئی نماز ہی میں ہی جب تک اوسکو نماز ہی روکے رہے ہمیں کوئی چیز اوسکو اپنے گھر والوں کی طرف آنے سے روکے ہی سوائے نماز کے **ف** یعنی مسجد میں جتنی دیر جماعت کے انتظار میں گذرتی ہی وہ سب نماز میں داخل ہی نماز کے برابر وقت انتظار کا بھی ثواب ملیگا بشرطیکہ سوائے انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد میں نہ ٹھہرا ہو

۶۸۵ **خ** ابن عمر لا یزال المرء معنقا صالحا ما لم یصب دما حراما بخاری میں عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ مرد اپنے دین کی راہ سے کشایش اور امن امان میں ہی جب تک ناحق خون نکیا ہو **ف** معلوم ہوا کہ بعد شرک کے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہی جسکے سبب سے دین میں تنگی ہوجاتی ہی مسلمان اور گناہوں سے اسکا زیادہ تر خیال رکھے کہ قیامت میں خدا پہلے خون کا معاملہ فیصل کریگا اور قرآن میں جو جہنم کو دوزخ کا وعدہ ہی

۶۸۶ **خ** سہل بن سعد لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر بخاری میں سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہینگے جب تک روزہ جلد کھولا کرینگے **ف** سورج ڈوبتے ہی اول وقت روزہ کھولنا مستحب ہی اور سبب ہی خیر کا اسواسطے کہ حضرت کی سنت ہی دیر کرنا جیسے بعضے ناواقف شیعوں کی صحبت سے کرتے ہیں مکروہ ہی

۶۸۷ **م** سعد بن ابی وقاص لا یزال اھل الغرب ظاھرین علی الحق حتی تقوم الساعۃ مسلم میں سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ ڈھلے والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہینگے حق دین پر قیامت تک **ف** بعضے کہتے ہیں شام کے لوگ مراد ہیں یا مغرب کے ملک کے یا جہاد کرنے والے عرب کو ڈول والا اسواسطے فرمایا کہ اونکے ملک میں ڈول یا نہیں کھیتوں کو وہ لوگ ڈول اور چرسوں سے سینچتے ہیں واللہ اعلم

۶۸۸ **ق** المغیرۃ بن شعبۃ لا یزال ناس من امتی ظاھرین حتی یاتیھم امر اللہ وھم ظاھرون بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک گروہ میری امت سے ہمیشہ قائم اور غالب رہینگے جب تک قیامت آویگی اور وہ غالب ہی رہینگے **ف** مراد اس گروہ سے جہاد کرنے والے لوگ ہیں اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ علماے حدیث مراد ہیں اسواسطے کہ سب علما دین کو حدیث کی حاجت ہی علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے محتاج ہیں اور بدعتی لوگوں پر اہل حدیث غالب رہتے ہیں جو وہ لوگ نئی بدعت نکالتے اوسکو اہل حدیث پیغمبر کی حدیث سے مٹاتے ہیں

۶۸۹ **م** ابوھریرۃ لا یزال الناس یتسائلون حتی یقولوا ھذا اللہ فمن خلق اللہ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ تجسے پوچھتے ہیں اے ابی ہریرہ کہ بھلا یہ تو خدا نے پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا **ف** ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شیطان دل میں خیال ڈالتا ہی کہ زمین آسمان کسنے بنایا تو کہتا ہی خدا نے تو شیطان پوچھتا ہی کہ خدا کو کسنے بنایا تو اوس وقت تو قل ھو اللہ احد پڑھا کر یعنی شیطان قرآن سے دفع ہوگا اور دوسری روایت ابوہریرہ رضی سے ہی کہ چند گنوار لوگ مسجد میں آکے مجھسے پوچھا کہ بھلا خدا کو کسنے پیدا کیا میں ہان سے اوٹھا اور میں نے کہا سچ فرمایا تھا حضرت نے کہ ایسے سوال کرنے والے احمق بھی ہوتے ہیں **ف** ہر انسان صاف طبیعت کی یہ پیدائشی بات ہی کہ وہ جانتا ہی کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا خدا ہی اوسکے پہلے کوئی چیز ہی نہیں جو اوسکو بناوے اور ہزارہا دلیل عقلی سے بھی یہی بات ثابت ہی ایسا سوال وہی کریگا جسکی اصل پیدائش میں خلل ہی اور عقل میں نقصان آوے یہ عجب حماقت کا سوال ہی کہ جب اوسکو خدا کہا تو پھر اوسکے پیدا کرنے والے کو پوچھنا عجب نادانی ہی کہ اگر خدا کا پیدا کرنے والا کوئی ہوتو وہ خدا کاہیکو باقی رہا وہ بھی مخلوق ہوگیا مثال اور مخلوقات کے

اگلی حدیث خاص مسجد کے ذکر مین تھی اور یہ حدیث عام ہی مسجد ہو یا کوئی اور مکان معلوم ہوا کہ جو شخص مدرسے مین یا خانقاہ مین رہتا ہو

۷۱۵ یا کوئی شخص کسی دکان پر بازار مین بیٹھا ہو تو وہی اگلا شخص وہانکا حقدار ہی اگرچہ وہ ایک روز کہین گیا بھی ہو ﴿ عن ابی ھریرۃ رضہ لا یقولن
احدکم الکرم فانما الکرم قلب المؤمن من مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہا کرے کوئی انگور کو کرم
سو کرم تو حقیقت مین یارمدار کا دل ہی ف کرم کے معنی سخاوت ہین عرب کے لوگ انگور کو کرم کہتے تھے اس واسطے کہ اوسکی بہی شراب
کے پینے سے آدمی کے مزاج مین سخاوت ہوتی ہی سو حضرت نے منع کیا کہ جس سے حرام ناپاک چیز بنے اوسکو یہ عمدہ لفظ کرم کی بولنا ہرگز لائق نہین
بلکہ کرم مناسب ہی ایماندار کے دل کو کہنا جسمین نور ایمان اور سخاوت رہے پھر حضرت نے فرمایا کہ انگور کے باغون کو حدائق الاعناب کہا کرو معلوم ہوا

۷۱۶ کہ بری چیز کا اچھا نام رکھے ف سعد بن ابی وقاص لا یکید اھل المدینۃ احدا الا انماع کما ینماع الملح
فی الماء بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مدینے والون کو مکر اور حیلہ کرکے رنج دیگا وہ گل جاویگا جیسے

۷۱۷ نمک پانی مین گل جاتا ہی ف ابن عمر لا یلبس المحرم القمیص ولا العمامۃ ولا البرنس ولا السراویل ولا ثوبا
مسہ ورس ولا زعفران ولا الخفین الا ان لا یجد نعلین فلیقطعھما حتی یکونا اسفل من
الکعبین بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنے حج کا احرام باندھنے والا کرتا اور نہ پگڑی اور نہ کن ٹوپ
اور نہ پاجامہ اور نہ جس کپڑے مین ورس یعنی زرد خوشبودار گھاس اور زعفران لگی ہو اور نہ موزے پہنے مگر جب چپل جوتا نہ پاوے تو دونو
موزون کو وہان تک کاٹ لے کہ پشت پاے سے نیچے ہو جاوین ف اس حدیث پر سب اماموں کا عمل ہی کہ احرام والے کو یہ چیزین درست نہین

۷۱۸ ﴿ عمارۃ بن رویبۃ لا یلج النار من صلی قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا مسلم مین عمارہ بن رویبہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نجاویگا دوزخ مین جسنے سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھی ف فجر آرام کا وقت ہی اور عصر

۷۱۹ کار بار دنیا کا وقت ہی اس واسطے اون وقتون کی نماز کا اتنا اثر اور ثواب ہوا ف ابن عمر لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار نہین کاٹا جاتا ایک سوراخ سے دوبار ف یعنی ایماندار
دین کے کام مین ایکبار دھوکھا اور فریب کھاکر دوسری بار فریب نہین کھاتا جیسے غفلت سے ایکبار کوئی گناہ اوس سے ہو گیا اور پھر پچتاکر
اوسنے توبہ کی تو پھر دوبارہ اوس گناہ کے گرد نہین جاتا یہ تعریف ہی کامل ایماندار کی روایت ہی کہ ابو عزہ شاعر جنگ بدر مین پکڑا آیا حضرت سے
اوسنے منت کی اور وعدہ کیا کہ اب مین دوسری بار کافرون کا ساتھ نہ دونگا حضرت نے اوسکو چھوڑ دیا دوسری بار وہ کافرون کے ساتھ جنگ احد
مین آیا اور گرفتار ہوا پھر منت کرنے لگا کہ اوس قصور کو معاف کیجیے اب ہرگز کافرون کا ساتھ نہ دونگا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب ہم دوبار

۷۲۰ فریب مین نہین آنے پھر وہ قتل ہوا ف ابن عمر لا یمسکن احدکم ذکرہ بیمینہ وھو یبول ولا یتمسح فی
الخلاء بیمینہ ولا یتنفس فی الاناء بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ہرگز نہ پکڑے
اپنا ناز اپنے داہنے ہاتھ سے پیشاب کرتے اور نہ داہنے ہاتھ سے پاخانے مین ڈھیلے پوچھے اور نہ سانس چھوڑے برتن مین یعنی پانی پینے کے
وقت شاید ناک یا مونہہ سے کچھ ٹپک پڑے اور گھن آوے اور داہنا ہاتھ کھانے پینے کا ہی حاضر رہے پیشاب کی جگہ اوسکا لگانا مناسب نہین

۷۲۱ ﴿ ابوھریرۃ لا یمنع احدکم جارہ ان یغرز خشبۃ فی جدارہ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ روکے کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار مین لکڑی گاڑنے سے ف اگر پڑوسی دیوار مین کڑیان رکھا چاہے تو اوسکو نہ روکے

۶۹۸ مینے کی اور بشارت ہو وہانکے رہنے والوں کو اور اشارہ ہو کہ اگر وہان تکلیف بھی ہو تو لوگ وہانکا رہنا نچھوڑیں ف ابو سعید
لَا یَصْلُحُ الصِّیَامُ فِی یَوْمَیْنِ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ من رمضان مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ روزہ رکھنا درست نہیں دو دنوں میں ایک تو عید قربانی کے دن دوسرے رمضان کی عید الفطر میں ف دونوں عیدوں میں روزہ

۶۹۹ رکھنا حرام ہے سب مجتہدوں کے نزدیک ف ابو ہریرۃ لَا یُصَلِّ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الَّذِیْ یُجَامِعُ اَهْلَهٗ فِیْهِ
مِنْهُ شَیْءٌ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم میں نماز نہ پڑھا کرے ایک کپڑے میں اس طرح کہ کندھے پر اوس
کپڑے سے کچھ بھی نہ ہو ف کھلے کندھے نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ نئے تعظیمی ہے نماز کی اگر لنبا کپڑا ہو تو آدھیکا لنگ باندھے اور آدھے سے
کندھے چھپاوے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو لاچاری ہے صرف لنگ باندھکے نماز پڑھلے معلوم ہوا کہ جسکے پاس اور بھی کپڑا ہو تو صرف پائجامے سے

۷۰۰ نماز پڑھنا کندھے کھول کر مکروہ ہے ف ابن عمر لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمُ الظُّهْرَ وَیُرْوٰی الْعَصْرَ اِلَّا فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَةَ
قَالَهٗ مُنْصَرِفَهٗ مِنَ الْاَحْزَابِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نماز نہ پڑھے
ظہر کی اور ایک روایت میں عصر کی مگر بنی قریظہ میں یہ حضرت نے کفار کے گروہوں کے لوٹنے وقت فرمایا ف بنی قریظہ یہودی لوگ تھے
مدینے کے قریب دو تین کوس اونکی بستی اور گڑھی تھی حضرت میں اور اونمیں صلح تھی جب پانچویں سال ہجری کے بعد جنگ اُحد کے کفار قریش
عرب کی بہت قوموں کو مدینے پر چڑھا لائے تو یہود بنی قریظہ نے بھی حضرت سے قول توڑا اور کافروں کے شریک ہوئے اس لڑائی کو جنگ خندق
اور جنگ اَحزاب کہتے ہیں کافروں کا لشکر دس ہزار تھا اور حضرت کا لشکر تین ہزار چند روز کافر مدینے کو گھیرے رہے خدا نے نہایت سرد ہوا
چلائی کافر نہ ٹھہر سکے ناامید ہو گئے تب حضرت کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو جب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی بخاری اور مسلم میں اسی قصہ
حدیث کا یوں ہے کہ اصحاب حضرت کے حکم سے چلے عصر کا وقت راہ میں جانے لگا بعضوں نے راہ میں نماز پڑھلی اور کہا حضرت کو یہ غرض نہ تھی کہ
اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ میں سوا بنی قریظہ کے نماز نہ پڑھے بلکہ غرض حضرت کی کلام سے جلدی جانا تھا اور بعضے اصحاب نے راہ میں نماز نہ پڑھی
اور کہا کہ ہم تو بنی قریظہ میں جاکر پڑھینگے اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے حضرت نے ہمسے وہیں نماز کو فرمایا ہے بہرحال یعنی بعضوں کے نماز پڑھنیکا
اور بعضوں کے نماز نہ پڑھنیکا حضرت کے روبرو ذکر ہوا حضرت کسی پر ناخوش نہ ہوئے یعنی دونوں اچھا سمجھے ف جیسا حضرت کے اصحاب
اس حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضوں نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعضوں نے قیاس کیا اور سبب نکالا ویسے مجتہد لوگ بعضی جگہ قرآن اور حدیث کے
کئی طرح مطلب سمجھتے ہیں اور سب حق پر ہیں بسبب اسکے اہل سنت و جماعت چاروں اماموں کے مذہب کو حق جانتے ہیں اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے
ہیں کہ کیوں ایک محمدی دین میں اختلاف کیا اور چار مذہب ہوئے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان ہیں ایسے اختلاف میں کچھ حرج نہیں

۷۰۱ حضرت کے روبرو ایسا اختلاف حضرت کے اصحاب میں ہوا اور حضرت نے درست رکھا ح ابو ھریرۃ لَا یَصُمْ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ
اِلَّا یَوْمًا قَبْلَهٗ اَوْ بَعْدَهٗ بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی روزہ رکھے فقط جمعے کے دن مگر یوں
مضایقہ نہیں کہ جمعے سے پہلے بھی ایک روزہ رکھے یا بعد ف یعنی صرف جمعے کے دن روزہ نہ رکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روز
رکھے خواہ جمعہ اور ہفتہ رکھے یعنی دو ملا کر رکھے تاکہ یہودیوں سے مشابہت نہو کہ وہ ایک ہی روز صرف ہفتے کو روزہ رکھتے ہیں ح
۷۰۲ ابو ھریرۃ لَا یَغْتَسِلُ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ وَهُوَ جُنُبٌ بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نہ نہاوے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں ناپاک ہو کر ف یعنی اگر حوض چھوٹا ہوگا تو ناپاکی سے غسل سے ناپاک ہو جاویگا حنفی مذہب میں

لا ینفر احد حتی یکون آخر عهده بالبیت بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی حج کرکے یہانتک کہ پچھلا کعبے کا طواف کرلے ف یعنی جب حج کے سب کام کرچکے تو آخر کو دوسرا طواف کعبے کا کرکے اپنے گھر آوے اسکا طواف الصدر نام ہی امام اعظم کے نزدیک واجب ہی اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہی عائشة لا تمنعه لانه لم یقل یوما ربّ اغفر لی خطیئتی یوم الدین قال لها ابن جدعان قالت یا رسول اللہ ابن جدعان کان فی الجاهلیة یصل الرحم ویطعم المسکین فهل ذلک نافعه مسلم مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکے کچھ کام نہ آویگا اس واسطے کہ اوسنے کسی دن نہین کہا کہ ای رب میرا گناہ بخشیو قیامت کے دن یہ حضرت نے حضرت عایشہ رضی سے فرمایا جب حضرت عایشہ نے کہا تھا کہ یارسول اللہ ابن جدعان کفر کے زمانے مین برادری سے سلوک کرتا تھا اور محتاج کو کھانا دیا کرتا تھا بھلا یہ اوسکے کچھ کام آویگا ف یعنی وہ شخص کافر تھا قیامت کا ایمان نہ رکھتا تھا اسی واسطے اوسنے کبھی قیامت کی مغفرت نہ مانگی اور کافر کے نیک کام آخرت مین کچھ کام نہ آوینگے نیکیون کے واسطے ایمان شرط ہی عمر ابن عمر لا ینقشن احدکم علی نقش خاتمی هذا مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نقش کرے کوئی جیسا میری اس انگوٹھی پر نقش ہی ف چھٹے سال ہجری کے حضرت نے ارادہ کیا کہ بادشاہون کو نامہ لکھین اور اونکو اسلام کے دین پر بلاوین لوگون نے عرض کی کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہین کرتے تب حضرت نے مہر کھدائی چاندی کی انگ پر تین سطرین اوسمین تین لکھین ایک سطر مین محمد دوسری مین رسول تیسری مین اللہ حضرت کے بعد وہ انگوٹھی ابی بکر صدیق رضی کے پاس رہی اونکے بعد عمر فاروق رضی پاس رہی اونکے بعد حضرت عثمان رضی پاس رہی پھر اونکے ہاتھ سے کنوے مین گر پڑی اور نہ ملی سو حضرت نے منع کیا کہ کوئی اپنی مہر مین محمد رسول اللہ کھدائے تاکہ شبہہ نہ پڑے کہ یہ حضرت کی مہر ہی یا کسی اور کی عثمان لا ینکح ولا ینکح المحرم ولا یخطب مسلم مین حضرت عثمان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ خود اپنا نکاح کرے حج کا یا عمرے کا احرام باندھنے والا اور نہ کوئی وکیل کرکے اوسکا نکاح کردیوے اور نہ خود منگنی کرے ف امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہی کہ محرم کا نکاح نہین صحیح ہوتا جب تک حج سے فراغت نپاوے اور امام اعظم کے نزدیک درست ہی لیکن صحبت نہ کرے اونکے نزدیک اس حدیث کے معنی کہ نکاح کرے یعنی صحبت نکرے اس واسطے کہ حضرت نے اپنا نکاح حضرت میمونہ رضی سے احرام مین کیا ابو هریرة لا یورد ممرض علی مصح بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے جانور بیمار ہون وہ اوسکے گھاٹ پر جسکے جانور تندرست ہین پانی پلانے کو نہ لاوے ف اسواسطے حضرت نے منع نہین کیا کہ تندرستون کو اونکی بیماری لگ جاویگی جیسا کہ عوام خلقت کا اعتقاد ہی اس واسطے کہ حضرت نے خود فرمایا ہی کہ بیماری کسیکی کسیکو نہین لگتی چنانچہ اسی باب مین حدیث ہوچکی ہی بلکہ حضرت نے اس واسطے منع کیا کہ اگر تندرست جانور شاید بیمار جانورون کے ملنے کی تقدیر سے بیمار ہوگئے تو عوام کا بد اعتقاد زیادہ تر مصیبت ہوجاویگا بیماری لگ جانے کا تو اوسکو شر سمجھین گے فتنہ ہوینگے اور خدا کو بھولینگے

الباب الرابع

چوتھے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر اذا اور اذ ہی عن جابر اذا ابتعت طعاما فادر بعه حتی تستوفیه مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو غلہ اور اناج مول لیوے تو اوسکو مت بیچ جب تک اوسکو اپنے قبضے مین نہ کرلیوے اور قبل نہ لیوے ف سب اماموں کے نزدیک بدون قبضہ کیے اناج بیچنا نہین درست عن جریر اذا آبق العبد لم تقبل له صلوة مسلم مین جریر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام اپنے میان سے بھاگا اوسکی نماز قبول نہین ہوتی

منع کیا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہی ربسوا خدا کے کسیکو بولنا مناسب نہین خ ابوھریرۃ لا یقولن احدکم اللھم اغفرلی ان شئت اللھم ارحمنی ان شئت لیعزم المسئلۃ فانہ لا مکرہ لہ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی یون کہا کرے کہ یا اللہ مجکو بخش دے اگر تو چاہے ای خدا مجھہ پر رحم کر جو تو چاہے بلکہ چاہیے کہ پکا قصد کرکے دعا مانگے اسواسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنے والا نہین جو دعا نہ قبول ہو دیوے ف یعنی خدا مالک مختار ہی کہ کوئی اوسکا روکنے والا نہین پھر یہ کہنا کہ اگر تو چاہے تو میری دعا قبول کر اسمین بے پروائی نکلتی ہی اور تردد اور احتمال بوجھا جاتا ہی تو شرط کرنا اور قید لگانا چاہیے بلکہ خدا کے کرم پر بھروسا کرکے یقین کرے کہ میری دعا ضرور قبول ہوگی شک اور تردد نکرے اس واسطے کہ خدا کے نزدیک کچھہ مشکل نہین اوسکا روکنے والا کون ہی ۷۰۹ خ ابن مسعود لا یقولن احدکم انی خیر من یونس بن متی وفی روایۃ ما ینبغی لاحد ان یکون خیرا من یونس بن متی بخاری مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی یون نکہے کہ البتہ مین بہتر ہون حضرت یونس پیغمبر متی کے بیٹے سے اور ایک روایت مین یون ہی کہ لائق نہین کہ کوئی یونس بن متی سے بہتر ہے ف سب پیغمبر سارے جہان سے افضل ہین اونپر کوئی افضل نہین ہوسکتا ۷۱۰ ق عائشہ لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولکن لیقل لقست نفسی بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی کہ میرا نفس خبیث ہوا یعنی پلید اور نجس ہوا ولیکن چاہیے کہ یون کہے کہ میرا نفس دین مین کاہل اور سست ہوا ف یعنی خبیث اور پلید کافر کا لقب ہی مسلمان کے حق مین نکہے سست اور کاہل کہنا مضایقہ نہین حضرت کا معمول تھا کہ برے بول کو پہلے سے بدل دیتے تھے ۷۱۱ م ابوھریرۃ لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نسائکم اماء اللہ ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نکہے کوئی اپنے غلام کو میرا بندہ اور لونڈی کو میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور عورتین تمھاری خدا کی بندیان ہین ولیکن چاہیے کہ یون کہے کہ میرا غلام اور میری لونڈی اور میرا جوانمرد اور میری جوان عورت ف یعنی سچی بندگی کے لائق سوا خدا کے اور کوئی نہین اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہی اور تاکہ غلاموں کے مالک غرور اور گھمنڈ سے بچین ۷۱۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبدالنبی اور بندہ علی اور بندہ حسن نام رکھنا درست نہین م ابوھریرۃ لا یقولن احدکم یا خیبۃ الدھر فان اللہ ھو الدھر مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی یون ہرگز نکہے کہ ای کمبختی زمانے کی اسواسطے کہ زمانے کا پھیرنے والا تو خدا ہی ہی ف زمانے کو بد کہنا اسواسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کے قبضۂ قدرت مین ہی اوسکا پھیرنے والا خدا ہی تو زمانے کو بد کہنا گویا خدا سے بے ادبی کی اور اسکی تقدیر کو بد کہا اور اگر زمانے کو خود مالک مختار جانکر بد کہتا ہی تو صاف کافر اور مشرک ہوا معلوم ہوا کہ زمانے اور فلک کو بد کہنا جیسے کہ شاعرون کی عادت ہی شرع مین ہرگز درست نہین ۷۱۳ م جابر لا یقیمن احدکم اخاہ یوم الجمعۃ ثم یخالف الی مقعدہ فیقعد فیہ ولکن یقول تفسحوا مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ اوٹھاوے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو جمعے کے دن پھر پیچھے سے اوسکے بیٹھنے کے مکان پر جاکر بیٹھے ولیکن یون کہے کہ کھل بیٹھو ف مسجد مین نماز کو جو جہان آکر بیٹھا اوسکو اوٹھانا اپنے بیٹھنے کے واسطے نہین درست لیکن یون کہنا درست ہی کہ کھل بیٹھو صاحب تاکہ سب کو جگہہ ہوجاوے ۷۱۴ ق ابن عمر لا یقیمن احدکم الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ اوٹھاوے کسی مرد کو اوسکے مکان سے پھر وہان آپ بیٹھے ف

تو اوسکو آسمان اور زمین مین مشہور کر دیتا ہی تاکہ فرشتے اوسکے واسطے استغفار کیا کرین اور زمین کے لوگ اوسکے واسطے نیک دعا کرین
اوس سے محبت رکھین اوسکی تعریف کرین اوسکی نیک راہ پر چلین یہی سبب ہی کہ اولیا اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہین لیکن ایسی محبت بھی نہین اچھی
کہ عوام جاہل کرتے ہین کہ اونکو نفع اور نقصان کا مختار جان کر اونکو خدائی مین شریک کرتے ہین یہ حقیقت مین اوس سے عداوت ہی

۷۴۱ ۵ حَدِیْثٌ اِذَا اَحَبَّ اَحَدُکُمُ امْرَاَۃً فَوَقَعَتْ فِیْ قَلْبِہٖ فَلْیَعْمِدْ اِلٰی امْرَاَتِہٖ فَلْیُوَاقِعْھَا فَاِنَّ ذٰلِکَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِہٖ مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسیکو بھلی معلوم ہو کوئی اجنبی عورت پھر دل مین اوسکی صورت ٹھہر گئی یعنی اوسکا
خیال بندھا ہو تو اپنی جورو کی طرف آوے اور اوس سے صحبت کرے سو مقرر یہ اپنی جورو کا جماع کرنا دور کر دیگا جو اوسکے جی مین دوسری عورت کا
خیال ہی ف بگانی عورت کی اگر دل مین محبت اجنبی ہو تو اوسکا کامل علاج یہی ہی کہ اپنی جورو سے صحبت کرے اگر ایک بار دو بار مین خیال گیا
تو بہتر ہی نہین تو کئی بار صحبت کرے تو اوسکا بالکل خیال دفع ہو عشق کے حکیم لوگ بھی جماع ہی دوا لکھتے ہین اس واسطے کہ شہوت کا سبب سنی کی
زیادتی ہی جب صحبت کی تو سنی کم ہوئی تو شہوت اور عشق بھی دور ہوا حضرت نے یہ دوا اوس واسطے فرمائی کہ کہین حرام مین نہ گرفتار ہو جاوے

۷۴۲ ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ رضؓ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُکُمْ اِسْلَامَہٗ فَکُلُّ حَسَنَۃٍ یَعْمَلُھَا تُکْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ وَکُلُّ سَیِّئَۃٍ یَعْمَلُھَا تُکْتَبُ بِمِثْلِھَا حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسی نے اپنا اسلام سنوارا اور اپنا دین ستھرا بنایا پھر جو نیک بات کریگا تو دس گنی لکھی جاویگی سات سو تک بلکہ
اور جو بدی کریگا تو وہ اتنی لکھی جاویگی جتنی کی ہی یہانتک کہ خدا سے ملے یعنی موت تک یہی حال ہی ف یعنی جب اسلام سنوارا تو ہر نیکی

فی بیان الحسنات التی یکتب بعشر امثالھا الی سبع مائۃ ضعف

کو دس سے سات سو تک خدا بڑھاتا ہی دس سے تو کوئی کم نہین آگے نیت پر موقوف ہی جیسی نیت خالص ہوگی ویسی ہی زیادتی بھی ہوگی اور بدی
اگر کریگا تو اتنی ہی ہوگی اوسمین تخفیف نہین اس حدیث سے خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ اپنے بندے مسلمان کی بدی کو اتنا ہی رکھے اور
نیکی کو سات سو تک بڑھاوے اسلام سنوارنا یہ کہ قرآن اور حدیث کے موافق اعتقاد درست کرے شرک اور بدعت چھوڑے شریعت محمدی کی کمال

۷۴۳ تعظیم سے اطاعت کا ارادہ کرلیوے اور ظاہر اور باطن سے محمدی ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا صحیح اعتقاد پر ہی ۵ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رضؓ
اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِی الطَّرِیْقِ جُعِلَ عَرْضُہٗ سَبْعَ اَذْرُعٍ مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمکو راہ اور
گلی کے معاملہ مین جھگڑا اور اختلاف ہو تو راہ کی چوڑائی ساتھ ہاتھ کی ٹھہرائی ف یعنی اگر راہ ڈرا ہو جسمین شہر والون کی آمد و رفت ہو
اور راہ کی زمین کا مالک وہان عمارت بنایا چاہے اگر لوگ منع کرتے ہون تو اوسمین شرع کا حکم یہ ہی کہ سات ہاتھ چوڑائی راہ کی چھوڑ کر عمارت

۷۴۴ بناوے تاکہ اونٹ اور گاڑی اور لوگونکی آمد و رفت مین حرج نہو اور اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلے کے لوگ آتے جاتے ہون تو اوسکی اتنی چوڑائی
چاہیے کہ جسمین محلے والونکا حرج نہو اور زنانی سواری اور جنازہ چلنے کو تنگی نہو ۵ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رضؓ اِذَا اَدْرَکَ اَحَدُکُمْ سَجْدَۃً مِّنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْیُتِمَّ صَلٰوتَہٗ وَاِذَا اَدْرَکَ سَجْدَۃً مِّنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْیُتِمَّ صَلٰوتَہٗ مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی ایک رکعت
عصر کی نماز سورج ڈوبنے سے پہلے پاوے تو اپنی نماز پوری کرلیوے یعنی تین رکعتین باقی غروب کے وقت پڑھے اور جب ایک رکعت نماز فجر کی
سورج نکلنے سے پہلے پاوے تو اپنی باقی نماز کو پورا کرے یعنی ایک رکعت سورج نکلنے کے وقت پڑھے ف یعنی ہر چند طلوع غروب کے
وقت سجدہ حرام ہی لیکن اگر ایک رکعت طلوع اور غروب سے پہلے پاوے تو باقی نماز کو طلوع غروب ہونے پر پڑھے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا سوائے

۷۲۲ کہ یہ ہمسائے کا حق ہی ف ابن مسعود لا یمنعن احدکم اذان بلال من سحورہ فانہ یؤذن او قال
ینادی بلیل لیرجع قائمکم ولیوقظ نائمکم لیس الفجر ان یقول ھکذا وجمع بکفہ حتی
یقول ھکذا ومد اصبعیہ السبابتین بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکے کسیکو
بلال کی اذان اوسکی سحری کھانے سے اسواسطے کہ بلال اذان دیتا ہی یا راوی نے کہا کہ بانگ دیتا ہی رات سے تاکہ تم مین سے جو نماز تہجد پڑھتا ہو
وہ آرام کرلے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور سحری کھانے کے واسطے جاگے اور فجر کا وقت وہ نہین جس طرح اشارہ کرے اور بعضے اس حدیث کے
راوی نے اپنی دونون ہتھیلیان ملاکر اونچا کرکے دکھلایا یعنی جو لمبی اونچی روشنی اول ہوتی ہی اوسکا نام صبح نہین حضرت نے فرمایا جب تک
اس طرح نہ اشارہ کرے اور حضرت نے اپنے کلمے کی دو انگلیون کو ملاکر پھیلایا داہنے اور بائین یعنی صبح وہ ہی جسکی روشنی چوڑی ہو ف
یعنی صبح دو قسم ہی ایک صبح کاذب جسکی لمبی روشنی ہوتی ہی اوس وقت تک روزہ دار کو کھانا اور پینا حرام نہین اور فجر کی نماز اوس وقت
۷۲۳ درست نہین دوسری صبح صادق جسکی روشنی چوڑی چکلی ہوتی ہی اوس وقت روزہ دار کو کھانا پینا حرام ہی ف ابوھریرۃ لا یموت
لاحد من المسلمین ثلثۃ من الولد فتمسہ النار الا تحلۃ القسم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمانون مین سے جسکے تین لڑکے مرینگے اوسکو دوزخ کی آنچ نہ لگیگی مگر بقدر قسم سچی کرنے کے ف یعنی خدا قرآن مین
بطور قسم فرماتا ہی کہ سبکو مقرر دوزخ پر گذار ہوگا بس اتنا تو ضرور ہوگا کہ دوزخ کے پل پر چلنا ہوگا باقی کچھ عذاب نہین اور حدیث مین آیا ہی
کہ دو یا ایک چھوٹا لڑکا بھی مریگا وہ دوزخ سے بچیگا اسواسطے کہ لڑکے کی موت کا ماباپ پر سخت داغ ہوتا ہی اور پھر اسنے باوجود اس مصیبت کے
۷۲۴ صبر کیا اور خدا کی تقدیر سے راضی رہا تو خدا نے اوسکے بدلے اوسکو دوزخ سے بچایا م جابر لا یموتن احدکم الا وھو یحسن
۷۲۴ الظن باللہ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرے کوئی مگر اس حالت مین کہ خدا سے نیک گمان رکھتا ہو ف ایمان کے دو پر ہین خوف اور
امید حالت صحت اور زندگی مین خوف خدا غالب رکھے تاکہ گناہون سے بچے اور مرنے کے وقت یہ خیال رکھے کہ وہ وقت گناہ کرنے کا نہین بلکہ اوسوقت خدا کو رحیم
اور کریم اور غفار اور ستار جان کر بخشش کی امید دل مین رکھے تاکہ خوشی اور شوق سے خدا کی طرف جاوے اور مرنے سے جی نچڑاوے اور جو مسلمان
اوس وقت موجود ہون وہ بھی خدا کی رحیمی اور کریمی کی صفت بیان کرین تاکہ مرنے والے کا ڈھارس بندھے اور خدا سے گمان نیک مضبوط ہوجاوے
۷۲۵ م ابوھریرۃ لا ینبغی للصدیق ان یکون لعانا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صدیق کو
لائق نہین کہ بہت لعنت کیا کرے ف ابوبکر صدیق نے ایکبار اپنے غلام پر لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی صدیق اوس ولی
کامل کو کہتے ہین جسکے دل مین ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان لاوے جیسے مشہور ہی کہ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کچھ حضرت سے معجزہ
نچاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے حضرت کو پیغمبر جانکر ایمان لائے بعد پیغمبری کے تیسرے کے ولایت کے درجون مین صدیقی کے برابر
۷۲۶ کوئی مرتبہ نہین ق عقبۃ بن عامر لا ینبغی ھذا للمتقین قالہ عند نزعہ فروج حریر لبسہ
بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکا پہننا لائق نہین پرہیزگار لوگون کو یہ حضرت نے خود ریشمی قبا اوتارکے
جو آگے پہنے تھے فرمایا ف فروج اوس قبا کو کہتے ہین جسکا منہ پھٹا ہو سوار ہی کے واسطے خوب ہوتی ہی سو دیسی ریشمی قبا
کسیسنے حضرت کو بھیجی تھی اوس وقت تک ریشمی کپڑا پہننا حرام تھا حضرت نے اوسکو پہن کر نماز پڑھی بعد نماز کے اوسکو بڑا جان کر اوتار ڈالا
۷۲۷ پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ متقی اور پرہیزگار دنیا کی آرایش اور زینت نہین کرتے اگرچہ حلال اور مباح بھی ہو م ابن عباس

اور ہر بار وہ شکار مار لائے اور خود نہ کھاوے چوتھے یہ کہ کتے کے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا شرط ہی اگر قصداً بسم اللہ بولا شکار مردار ہوا
اور اگر بھولے سے نکہا تو حلال ہی یہ مذہب ہی امام اعظم کا اور امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ زبان سے کہنا واجب نہیں خدا کا نام ہر مسلمان
کے دل میں ہی لیکن زبان سے کہنا مستحب ہی پانچویں یہ کہ اگر شکاری کتے سے شکار مر بھی جاوے تو بھی شکار حلال ہی چھٹے یہ کہ اگر شکاری
کتے کے ساتھ دوسرا کتا جسکی تعلیم نہیں ہوئی شکار مارنے میں شریک ہووے تو شکار مردار ہوا اس واسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز
میں جمع ہوئے تو حرام ہی کو احتیاط کے سبب سے غالب ہو جاتا ہی ساتویں یہ کہ بے گانسی تیر کے شکار میں زخم ہونا شرط ہی تاکہ خون ناپاک نکل جاوے اور
اگر وہ زخم صدمے سے مرجاوے تو شکار حلال نہیں جیسے غلہ غلیل کا یا ایسے پتھر جانور کو مار ڈالے تو مردار ہی کہ خون نہ نکلا شکار حلال اور جس چیز سے
ہوتا ہی جو تیز ہو اور چیر پھاڑ ڈالے جیسے تلوار چھری تیر گانسی وغیرہ ۷۴۸ ق ابو موسیٰ اذا استاذن احدکم ثلثا فلم یؤذن
لہ فلیرجع متفق علیہ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کسی سے اوسکے گھر میں جانے کی اجازت مانگے تین بار سو اوسکو
اجازت نملے تو پلٹ آوے ف اجازت مانگنے کا یوں طریق ہی کہ دروازے میں کھڑے ہو کر سلام کرے پھر کہے کہ میں آؤں تین بار کہے
اگر کوئی بلاوے تو اندر جاوے نہیں تو پھر آوے اور کھانا اور پوشاک وغیرہ بجا لاوے اجازت مانگنے کے ہی شرع میں اجازت کا اسواسطے حکم ہوا کہ
نہیں معلوم آدمی اپنے گھر میں کس طرح سے بیٹھا ہی ۷۴۹ خ ابن عمر اذا استاذنت امرأۃ احدکم الی المسجد فلا یمنعہا
بخاری میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی سے اوسکی جورو مسجد میں جانے کی نماز کے واسطے اجازت مانگے تو اوسکو منع نہ کرے
۷۵۰ خ ابن عمر اذا استاذنکم نساؤکم باللیل الی المسجد فاذنوا لھن بخاری میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری عورتیں رات کو مسجد میں نماز کے واسطے جانے کی اجازت مانگیں تو اونکو اجازت دو ف اس مضمون کا بیان مفصل آگے
ہو چکا کہ اب عورتوں کے نکلنے کا فتوی نہیں زمانہ بگڑ گیا ۷۵۱ م جابر اذا استجمر احدکم فلیوتر مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
۷۵۲ فرمایا کہ جب کوئی استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق یعنی تین یا پانچ یا سات ق ابو ہریرۃ اذا استیقظ احدکم من
علی نسخۃ قدیمۃ منامہ فلیستنثر ثلث مرات فان الشیطان یبیت علی خیشومہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سے جاگے تو تین بار ناک جھاڑے اس واسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ میں رہتا ہی ف سوتے میں بلغم اور رطوبت
دماغ سے اوتر کے ناک کی جڑ میں جمع ہوتا ہی اوسکے سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہی سو فرمایا کہ تین بار چھنک ڈالے تاکہ سستی دور ہو جاوے
بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اس واسطے کہ اوس سے سستی اور غفلت ہوتی ہی عبادت میں سو یہ عین آرزو ہی شیطان کی یا یہ سچ مچ شیطان کی
۷۵۳ شیطان رہتا ہو واللہ اعلم م ابو ہریرۃ اذا استیقظ احدکم من منامہ فلا یغمس یدہ فی الاناء حتی یغسلہا
ثلثا فانہ لا یدری این باتت یدہ مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جاگے اپنی نیند سے تو نہ ڈالے اپنا ہاتھ
پانی میں جب تک اوسکو تین بار نہ دھو لیوے اس واسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ کہاں اوسکا ہاتھ رات کو رہا یعنی پاک جگہ رہا یا ناپاک جگہ ف
اکثر عرب جاڑے کے ڈھیلے سے استنجا کرکے سو رہتے تھے اس واسطے حضرت نے ہاتھ دھونے کو فرمایا کہ شاید وہاں ہاتھ لگ گیا ہو اور
یہ بھی ہو سکتا ہی کہ رات ہو جہاں ہوا اور ہاتھ بھر جاوے غرض کہ یہ مستحب ہی کہ تین بار پہلے ہاتھ دھو لیوے تب پانی کے اندر ڈالے ق
۷۵۴ ابو ہریرۃ اذا اصبح احدکم صائما فلا یبدأ بشیء قبل فمہ فان امرء یعجل شیطانہ او قال یلقی علیہ فلیقل
انی صائم انی صائم بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی صبح کرے کسی دن اس حال میں کہ روزہ دار ہو تو فحش کے

۷۳۴ م جریر اذا اتاکم المصدق فلیصدر عنکم وھو عنکم راض مسلم مین جریر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمھارے پاس زکوۃ لینے والا عامل آوے تو چاہیے کہ تمسے راضی پھرے ف اسلام کی سلطنت مین امام کی طرف سے بستیون مین بعد سال کے عامل زکوۃ کی تحصیل کو جاتا تھا اور اب بھی ولایت مین جاتا ہی سو فرمایا کہ وہ ناراض نہ پھرے خوشی سے مال کی زکوۃ نقد اور جانور دنیکی ادا کرے

۷۳۵ اس واسطے کہ وہ امام کا بھیجا ہوا ہی اور امام کی اطاعت سب پر واجب ہی م ابو سعید اذا تبعتم الجنازۃ فلا تجلسوا حتی توضع مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم پیچھے جنازے کے چلو نہ بیٹھا کرو جب تک گردنون سے زمین پر رکھا نجائے ف سنت یہی ہی کہ بدون جنازہ رکھے نہ بیٹھے کہ اکثر جنازہ اوٹھانے والون کی مدد کی حاجت ہوتی ہی نے جنازہ رکھنے بیٹھنا مکروہ ہی ف

۷۳۶ ابن عمر اذا اتی احدکم الجمعۃ فلیغتسل بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعے

۷۳۷ کو آوے تو چاہیے کہ غسل کرے م ابو سعید اذا اتی احدکم اھلہ ثم اراد ان یعود فلیتوضأ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی تم مین سے اپنی جورو سے صحبت کرے اور دوسری بار پھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہیے کہ وضو کر لیوے ف

۷۳۸ یعنی اول تازا دھوئے پھر وضو کرے کہ اوس وقت وضو سے قوت اور رغبت زیادہ ہوتی ہی اور بدن ہلکا ہو جاتا ہی خ ابو ھریرۃ اذا اتی احدکم خادمہ بطعامہ فلیجلسہ معہ فان لم یجلسہ معہ فلیناول لقمۃ او لقمتین او اکلۃ او اکلتین فانہ ولی حرہ وعلاجہ بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمھارے کسیکے پاس اوسکا خدمتگار کھانا لاوے تو اوسکو بھی کھانے کے واسطے بٹھلا لیوے اور اگر ساتھ اپنے نہ بٹھلاوے تو اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمے دے اسواسطے کہ خدمتگار کھانا پکانے اور اوسکی گرمی سے ہمارا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار کھانا پکانے والے کو کچھ تھوڑا کھانا دینا ضرور ہی اگر چہ اوسکا کھانا مقرر نہو یعنی مروت سے بعید ہی کہ وہ محنت کرے اور پکانے کی گرمی اوٹھاوے اور اوس کھانے سے کچھ بھی نہ دیوے لیکن ساتھ کھلانا واجب نہین

۷۳۹ اگر کھلاویگا تو بہتر ہی اپنا غرور کھویا ق ابو ایوب اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلۃ ولا تستدبروھا ببول ولا بغائط ولکن شرقوا او غربوا بخاری اور مسلم مین ابو ایوب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جا حاجت ضرور کو جایا کرو تو قبلے کے سامنے نہ بیٹھا کرو اور نہ اوسکو پیٹھ کیا کرو نہ پیشاب کے وقت جا حاجت ضرور کے وقت بلکہ پورب یا پچھم بیٹھا کرو ف جا حاجت ضرور اور پیشاب کے وقت قبلے کے سامنے بیٹھنا اور پیٹھ دیکر بیٹھنا امام اعظم کے نزدیک درست نہین جنگل مین آبادی مین اور شافعی کے نزدیک جنگل مین منع ہی اور آبادی مین درست چنانچہ عبد اللہ بن عمر رضی کی اسمین روایت بھی ہی لیکن زیادہ احتیاط امام اعظم کے مذہب مین ہی اور یہ جو فرمایا کہ پورب پچھم بیٹھا کرو یہ ہندوستان

۷۴۰ والون کو فرمایا کہ اونکا قبلہ دکھن کی طرف ہی ہندوستان کا قبلہ پچھم کی طرف کو ہی تو یہان اوتر دکھن بیٹھنا چاہیے خ ابو ھریرۃ اذا احب اللہ العبد نادی جبرئیل ان اللہ یحب فلانا فاحبہ فیحبہ جبرئیل فینادی فی اھل السماء ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہی اللہ کسی بندے سے تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور یہ فرماتا ہی کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا سو تو بھی اوسکو دوست رکھ تو جبرئیل اوس سے محبت رکھتا ہی پھر پکار دیتا ہی جبرئیل آسمان والون مین یعنی فرشتون مین کہ مقرر خدا نے فلانے کو دوست رکھا ہی سو تم بھی اوسکو دوست رکھو تو آسمان والے اوس سے محبت رکھتے ہین پھر اوس محبوب بندے کی زمین مین قبولیت اوتاری جاتی ہی یعنی زمین کے نیک لوگ اوسکو مقبول جانتے ہین اور اوس سے محبت رکھتے ہین ف یعنی خدا جس بندے کی محبت ظاہر کیا چاہتا ہی

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو تو اٹھا کرو جب تک مجھکو آتے نہ دیکھ نہ لیا کرو ف حضرت کا گھر مسجد سے ملا ہوا تھا سنت آپ گھر میں پڑھتے تھے جب فرض کی تکبیر ہوتی تھی حضرت گھر میں سے تشریف لاتے تھے لوگ تکبیر کے ہوتے اوٹھ کھڑے ہوتے تھے سو فرمایا کہ بدون میرے آئے نہ اوٹھا کرو امام شافعی کے نزدیک جب تکبیر تمام ہو تو لوگ نماز کو اوتھین اور امام اعظم کے نزدیک حی علی الصلوۃ کہنے کے وقت امام اور مقتدی کھڑے ہوں اور قد قامت الصلوۃ کے وقت نماز شروع کریں ۷۶۱ ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ متفق علیہ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسجد میں جماعت کی نماز ہوتی ہو تو سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہے لیکن حنفی مذہب میں صرف فجر کی سنت جماعت سے علیحدہ مسجد کے دروازے کے قریب پڑھے جماعت میں ملے اور اگر جماعت سے پہلے سنت پڑھنے سے جماعت کی ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو سنت نہ پڑھے جماعت میں ملے اور اگر کوئی آگے سے پڑھتا ہوا اور ایک رکعت پڑھ چکا تو دوسری رکعت ملا کر سلام پھیر کے جماعت میں شریک ہووے اور اگر اول رکعت کا سجدہ کیا ہو تو اوس نماز کو توڑ کر جماعت میں ملے دو رکعت کی نیت کی ہو ہاں چار کی ۷۶۲ ع وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدِ السَّاعِدِیِّ اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ بخاری میں ابو اسید ساعدی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کافر تم پر جھنڈ باندھ کر آویں تو تیروں سے مارو اور اپنے تیر باقی رکھو ف یہ حدیث حضرت نے جنگ بدر میں صف لشکر کی باندھ کر فرمائی یعنی قریب جھنڈ میں تیر خطا کر کے بہت دور سے مارنا بیفائدہ ہے اور سب تیروں کو ایک بار گی مارنا اور ترکش خالی کرنا کام کی بات نہیں ۷۶۳ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اِذَا اَكْفَرَ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی مرد نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو وہ بات دونوں میں کسی پر ضرور پلٹ پڑتی ہے ف یعنی اگر وہ کافر ہی حقیقت میں جسکو کافر کہا ہو اور اگر وہ کافر نہیں تو اوس وقت کفر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان کو روکے رہے ہر ایک کہنے دلیل تعصبی کافر نکہے شاید اسی پر پلٹ پڑے اور خدا کے غضب میں گرفتار ہووے ہاں یوں کہنا مضایقہ نہیں کہ فلانا شخص کافروں کا کام کرتا ہے اگر اوسکے عمل دین کے خلاف ہوں اور اگر کسی کا کفر بدلیل قطعی ثابت کیا ہو اور ضروریات دین کے وہ انکار کرتا ہو تو اوسکو سو سے کافر کہے تاکہ کوئی اوسکی راہ پر نہ چلے اور شریعت محمدی میں خلل نہ پڑے جیسے کہ اس زمانے میں ملحد فقیر ظاہر ہوئے ہیں کہ شریعت محمدی کو ہنستے ہیں بیشک وہ کافر ہیں ۷۶۴ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ کسی چیز میں نہ پوچھے جب تک ہاتھ کو نہ چاٹے یا کسیکو چٹاوے ف یہ حکم اسواسطے ہوا کہ اوگلیاں بعد کھانے کے نہ چاٹنا مغرور لوگوں کی عادت ہے اور چاٹنے میں برکت ہے علمائے لکھا ہے کہ کھانے میں چار باتیں فرض ہیں حلال ترق کھانا اوسکو خدا کی عنایت جاننا اوسپر راضی ہونا اوسکو کھا کے گناہ نہ کرنا اور پانچ باتیں سنت ہیں اول بسم اللہ کہنا ہاتھ دھونا اتحمد کہنا اور داہنے ہاتھ سے کھانا اور داہنا زانو اوٹھا کر بائیں پیر پر بیٹھنا اور کبھی حضرت نے اکڑوں بیٹھ کر بھی کھایا ہے اور آداب بھی چار ہیں اپنے آگے سے کھانا لقمہ چھوٹا بنانا خوب چبا کر نگلنا اور لوگوں کو کھاتے ہوئے نہ دیکھنا اور علاج غرور کی یہ ہے کہ دسترخوان پر گرے کھانے کو کچھ اوٹھا کر کھانا اور بعد کھانے کے اوگلیاں چاٹنا اور مکروہ دو چیزیں ہیں کھانے کو سونگھنا اور پھونکنا ۷۶۵ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو اپنے داہنے ہاتھ سے

امام اعظم رح کے کہ اونکے نزدیک عصر کی نماز تو اسی طرح سے درست ہی اس واسطے کہ وقت ناقص تھا ادا بھی ناقص ہوئی لیکن فجر کی نماز طلوع
کے وقت درست نہین کیونکہ وقت کامل تھا تو ادا ناقص نہین ہوسکتا حنفی کہتے ہین کہ اس حدیث پر عمل اول تھا پھر حضرت نے وہ حدیث فرمائی
جسمین طلوع غروب کے وقت سجدہ حرام ہی واللہ اعلم ھ ابو ھریرہ اذا اذن المؤذن ادبر الشیطان وله حصاص ۷۴۵
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مؤذن اذان دیتا ہی تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہی گوز کرتا ہوا ف یعنی اذان کی
آواز سے شیطان پر ایسا صدمہ ہوتا ہی کہ خوف سے گوز کرتا ہوا بھاگتا ہی اسی واسطے حضرت نے اور حدیث مین فرمایا ہی کہ جب سیکو جنگل مین شیطان اور
بھوت ستاوین یا نظر پڑین تو اوس وقت اذان پکار کے کہے تاکہ بھاگ جاوین اور یہ مجرب عمل ہی ھ ابو موسی اذا اراد الله برحمة ۷۴۶
امة من عباده قبض نبيها قبلها فجعله لها فرطا وسلفا بين يديها واذا اراد هلكة امة عذبها
ونبيها حي فاهلكها ونبيها ينظر فاقر عينه بهلكتها حين كذبوه وعصوا امره مسلم مین ابن ہریرہ سے ھوا
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ کسی امت پر اپنے بندون سے رحمت کرنے کا تو امت سے پہلے اوس امت کے پیغمبر کی روح قبض کرتا ہی
یعنی پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہی پھر اوس پیغمبر کو اپنی امت کا ہراول بناتا ہی اور پیشوا بھیجتا ہی امت کے آگے اور جب خدا کسی امت کی ہلاکی
اور بربادی چاہتا ہی تو امت پر عذاب بھیجتا ہی اوس امت کے پیغمبر کے جیتے پھر مٹاتا ہی امت کو پیغمبر کے سامنے تو پیغمبر کی آنکھ کو ٹھنڈھک اور
روشنی بخشتے امت کو مٹا کر جب کہ اوسکو اون کافرون نے جھوٹھا کہا اور اوسکے حکم کو نمانا ف یعنی جس امت پر خدا کرم اور رحمت
کیا چاہتا ہی تو اوسکے پیغمبر کی پہلے وفات ہوتی ہی تاکہ امت اوسکے غم مین صبر کرے اور ثواب پاوے اور اوسکے بعد اوسکی شریعت پر عمل کرے
تو دونا ثواب حاصل کرے اور پیغمبر اپنی امت کے نیک عمل دیکھکر خوش ہو اوس عالم مین اور گواہ بنے امت کے ایمان کا گویا حضرت نے اس حدیث سے اپنی
امت کو دلاسا دیا کہ میرے فراق مین زیادہ پریشان دل نہون میری وفات کو غضب الٰہی نجانبین خدا کی رحمت سمجھین اسی واسطے اس امت کو
امت مرحومہ کہتے ہین اور جس امت پر خدا غضب کیا چاہتا ہی تو اوسکے پیغمبر سے پہلے امت کو ہلاک کرتا ہی تا پیغمبر کے دل کے پھپھولے پھوٹین اس واسطے
کہ اوس امت بدبخت نے اپنے پیغمبر کی قدر نجانی اوسکو رنج دیا اور جھٹلایا جیسے حضرت نوح اور حضرت لوط اور حضرت ہود اور حضرت صالح
علیہم السلام کی امتون کا حال ہوا کہ پیغمبر اونکے زندہ رہے اور وہ عذاب الٰہی سے ہلاک ہوئے ف عدی بن حاتم اذا ارسلت ۷۴۷
کلبك المعلم وذكرت اسم الله عليه فكل قال عدي بن حاتم قلت وان قتلن قال وان قتلن ما لم
يشركها كلب ليس معها قال قلت فاني ارمي بالمعراض الصيد فاصيب قال اذا رميت بالمعراض
فخزق فكله وان اصابه بعرضه فلا تاكله بخاری اور مسلم مین عدی ابن حاتم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
تو اپنے معلم شکاری کتے کو چھوڑے اور خدا کا نام اوپر لیوے تو شکار کو کھا عدی بن حاتم نے کہا کہ میںنے کہا کہ کتے اگر شکار کو جان سے مار ڈالین
تو بھی کیا شکار حلال ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر مار بھی ڈالین تو بھی حلال ہی جب تک دوسرا کتا غیر شکاری اوسکے ساتھ مارنے مین شریک نہوا ہو عدی
بن حاتم نے کہا میںنے کہا کہ مین بندوق یا گلنسی کے تیر سے شکار کرتا ہون اور شکار کو حاصل کرتا ہون حضرت نے فرمایا کہ جب تو بندوق یا گلنسی کے تیر کو
مارے پھر وہ تیر شکار کے جسم مین گھس کر جسد پھاڑ دیوے تو اوسکو کھا اور اگر تیر شکار کے بیڈھ اہو کر لگے تو اوسکو مت کھا ف اس حدیث
سے بہت مسئلے شکار کے معلوم ہوئے اول یہ کہ کتے کا شکار کھیلنا درست ہی دوسرے یہ کہ کتے کو جب آپ شکار پر چھوڑا ہو تو حلال ہی اور اگر کتا
خود بخود چھوٹ گیا اور شکار مار لایا تو حلال نہین تیسرے یہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہی اور تعلیم کی یہ علامت ہی کہ اوسکو تین بار شکار پر چھوڑے

۶۷۲ تواسکے ساتھ کیون رہے ف عائشہ اذا انفقت المرأۃ من طعام بیتھا غیر مفسدۃ فلھا اجرھا
بما انفقت ولزوجھا بما اکتسب وللخازن مثل ذالک لا ینقص بعضھم من اجر بعض بخاری
اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر سے خدا کی راہ مین کھانا کسیکو دیوے بدون بگاڑنے تو اوسکو
ثواب دینے کا ہی اور اوسکے خاوند کو کمانے کا اور اناج رکھنے والے کو بھی اوتنا ثواب ہی نکھٹا ویگا ایک دوسرے کے ثواب کو یعنی تینون کو پورا ثواب ملیگا

۶۷۳ ف بدون بگاڑنے یعنی اتنا دے جو اسکے لئے کے فاقہ کرین اور یہ ثواب جب ہی کہ خاوند نے دینے کو منع نکیا ہو م عائشہ اذا انفقت
المرأۃ من کسب زوجھا من غیر امرہ فلھا نصف اجرہ مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
راہ خدا مین عورت اپنے خاوند کی کمائی سے خرچ کرے بدون اوسکے کہے تو عورت کو خاوند کے آدھے ثواب کے برابر ثواب ملیگا ف خرچ کرنے
بدون کہے یعنی اوسکے خاوند نے منع کیا تھا دینے کو نہ اجازت دی تھی ف ابو ھریرۃ اذا انفطع شسع نعل احدکم
فلا یمشین فی الاخری حتی یصلحھا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جب ٹوٹ جاوے کسیکی جوتی کا تسمہ
تو نہ چلے دوسری ایک جوتی پہنے جب تک اوسکو درست نکرلے ف عرب کا جوتا صرف ایک تلہ ہوتا تھا تسمہ دار جیسے کھڑاؤن

۶۷۵ ایک جوتا پہننا اسواسطے منع کیا کہ پیر مین گرنے کا خوف ہی اور موجب تکلیف ہی اور معیوب بھی ہی ف ابو ھریرۃ اذا اوی
احدکم الی فراشہ فلینفض فراشہ بداخلۃ ازارہ فانہ لا یدری ما خلفہ علیہ ثم یقول
باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ ان امسکت نفسی فارحمھا وان ارسلتھا فاحفظھا
بما تحفظ بہ الصالحین بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی اپنے بچھونے پر آوے
یعنی سونے کے واسطے تو جھاڑے اپنے بچھونے کو اپنی لنگی کے اندر کی طرف سے اسواسطے کہ اوسکو معلوم نہین کہ اوسکے پیچھے اوسپر کیا پڑا ہی
پھر یہ دعا پڑھے یعنی باسمک ربی الخ کا معنی کہ اے میرے رب تیرے نام پر مینے اپنا پانجر رکھا اور تیرے ہی مدد سے پھر اوسکو اوٹھاؤنگا اگر تو نے
میری جان کو بند کیا یعنی فیند مین اگر مر گیا تو اوسپر رحم کیجیو اور اگر تو نے جان کو چھوڑا یعنی زندہ رکھا تو اوسکو بچائیو گناہون سے اور بلاؤن سے
جس سے تو نیکون کو بچاتا ہی ف سنت یہ ہی کہ سوتے وقت اول بستر جھاڑے تاکہ کیڑا اور گرد وغبار دور ہو پھر وہ دعا پڑھے اور قبلے کی طرف

۶۷۶ سو نہ کرکے سوے بستر جھاڑ لینا خصوصاً اندھیرے مین نہایت حکمت کی بات ہی ف ابو ھریرۃ اذا بات المرأۃ ھاجرۃ
فراش زوجھا لعنتھا الملائکۃ حتی تصبح بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کو علیحدہ
سوتی ہی عورت خاوند کا بستر چھوڑکر یعنی خاوند سے روٹھکے تو فرشتے اوسکو صبح تک لعنت کیا کرتے ہین ف اسواسطے لعنت کرتے

۶۷۷ ہین کہ عورت پر خاوند کی اطاعت اور رضامندی فرض ہی ف ابن عمر اذا بایعت فقل لا خلابہ بخاری اور مسلم مین
عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو مول لیا کر تو کہہ دیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دینا دغابازی نکرنا ف لوگون نے عرض
کی حضرت سے کہ فلانا شخص بھولا آدمی ہی مول لینے مین فریب بہت کھاتا ہی نقصان اوسکا ہوتا ہی حضرت نے اوسکو منع کیا کہ تو مول نلیا کر
اوسنے کہا کہ یہ تو مجھسے نچھوٹیگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ مول لیتے وقت اوس سے کہہ دیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دینا یعنی اگر دھوکا دیگا

۶۷۸ تو خیر پھر جاویگی گویا مول لینا بشرط پسند ہوا ف ابن عمر اذا بدا حاجب الشمس فاخروا الصلوۃ حتی تبدو
واذا غاب حاجب الشمس فاخروا الصلوۃ حتی تغیب بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

اور نہ جہالت کرے اور اگر کوئی مرد اوسکو گالی دیوے یا اوسکو کوسے اوسپر لعنت کرے تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مین روزہ دار ہون ف
یہ بات یا زبان سے کہے کہ شاید وہ شخص شرما کر چپ رہے یا اپنے دل مین کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مجکو مناسب نہین کہ اسکا جواب دیکر جاہل ہنون اور اپنے
روزے کا لطف کھوؤن ق جابرؓ راذا اطال احدکم الغیبۃ فلا یطرق اھلہ لیلا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ۷۵۵
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی سفر مین گھر سے زیادہ غائب رہا ہو تو اپنے گھر والون مین رات کو نہ آوے یعنی دن کو گھر مین آوے ف
آنے مین بہت فائدے ہین کہ عورت اوسکی پاکی سے اڈالے غسل کرے کپڑے بدلے تاکہ خاوند کو نفرت نہو اور خاوند بھی نہادھو کر صفائی حاصل کرے
کہ عورت کو نفرت نہو اور دن مین عمدہ کھانے کا سامان ہو سکتا ہی رات کے آنے مین کچھ نہین ہو سکتا نقل ہی کہ ایک شخص اپنی عورت کو حاملہ چھوڑ کر
سفر کو گیا سولہ برس کے بعد رات کے وقت گھر مین آیا بیٹا جوان ہوا تھا اپنی ماں کے پاس بیٹھا تھا اس شخص کو گمان ہوا کہ عورت حرام کاری اپنے یار کو
لیے بیٹھی ہی اوس بدبخت نے تامل اپنے بیٹے کو مار ڈالا پھر جب حقیقت حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو پیٹا سوا گردن کو آتا تو یہ حال نہوتا اوس واسطے
حضرتؐ نے مسافر کو منع فرمایا کہ رات کے وقت گھر مین نہ آوے اسی طرح کے شریعت کے حکمون مین ہزارون فائدے دینی اور دنیوی ہین وقت پر
اونکی خوبیان ظاہر ہوتی ہین م ابو سعید راذا اعجلت او اقحطت فلا غسل علیک وعلیک الوضوء قالہ ۷۵۶
لعتبان بن مالک وھو حدیث منسوخ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب عورت سے صحبت کرنے مین
تو جلدی اور شتابی مین ڈالا جاوے یا جماع کرے بدون انزال کے تو غسل تجھپر نہین اور وضو تجکو لازم ہی یہ حضرتؐ نے عتبان بن مالکؓ سے فرمایا اور یہ حدیث
منسوخ ہی ف حضرت ایکبار عتبان بن مالک کے گھر گئے وہ اپنی عورت سے صحبت کرتے تھے حضرت کی خبر سنکے جلدی سے بدون فراغت
ہوئے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اول اسلام مین یہی حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نتھا
پھر یہ حکم منسوخ ہوا اب صرف صحبت سے انزال سے بھی غسل واجب ہی ق عمرؓ راذا اعطیت شیئا من غیر مسئلۃ فکل ۷۵۷
وتصدق ق بخاری و مسلم مین حضرت عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تجکو بدون مانگے کچھ ملے تو اوسکو کھا اور خدا کی راہ مین دے ف
عمر فاروقؓ کو حضرت کچھ دینے لگے عمر فاروقؓ نے کہا جو مجھسے زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجیے مجکو کچھ حاجت نہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
یعنی جب بےمانگے کچھ ملے تو اوسکو خدا کی دی ہوئی روزی سمجھے نہ پھیرے اگر حاجت ہو تو اپنے کام مین لاوے اور نہین تو کسی اور محتاج کو دے لیکن
سوال کرنا دو طرح ہی ایک تو زبان سے مانگنا یہ تو صاف حرام ہی دوسرے دل مین کسی چیز کی کشش سے تاک لگانا یہ دلی سوال ہی تقوے کی راہ سے یہ بھی
حرام ہی ق عمرؓ راذا اقبل اللیل واذبر النھار وغابت الشمس فقد افطر الصائم بخاری اور مسلم مین عمر ۷۵۸
فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سامنے آوے سیاہی رات کی پورب سے اور جاوے دن اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کھولے
ق ابو ھریرۃؓ راذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المؤمن تکذب بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا ۷۵۹
کہ جب زمانہ قریب آ لگے تو نہین لگتا ہی کہ ایماندار کا خواب جھوٹھا ہووے ف اس حدیث کے تین مطلب ایک تو یہ کہ جب قیامت قریب آویگی تو
مسلمان کا خواب سچا ہوا کریگا اسواسطے کہ قیامت مین سب چھپی چیزین ظاہر ہونگی دوسرے یہ کہ جب عمر آدمی کی آخر ہوتی ہی تو خواب بھی سچا
ہوتا ہی اسواسطے کہ عالم آخرت قریب ہوتا ہی اور آخر عمر مین اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہی اور دنیا سے دل سرد ہوتا ہی تیسرے یہ کہ بہار کے
موسم مین جب رات دن برابر ہوتے ہین تو خواب سچا ہوتا ہی اوس واسطے کہ ہوا نہ گرم ہوتی ہی نہ سرد حواس صاف رہتے ہین ق ابو قتادۃ ۷۶۰
الحارث بن ربعیؓ راذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تقوموا حتی ترونی بخاری اور مسلم مین ابو قتادہؓ سے جنکا حارث بن ربعی نام ہی

یا بہت دولت جو خدا کو بھلا دے اور موت کا فتنہ موت کے وقت کی سختیاں خاتمہ خراب ہونا سنت ہی کہ بعد التحیات اور درود کے دونو ہاتھ

۶۸۲ ق ابو ہریرۃ وابو سعید اذا تنخم احدکم فلا تتنخم من قبل وجھہ ولا عن یمینہ ولیبصق عن یسارہ او تحت قدمہ الیسری بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے اور ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھنکھار کے تھوکے تو اپنے موہنہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنے اور چاہیے کہ اپنے بائین طرف بائین پاؤن کے تلے تھوکے ف ایک بار حضرت نے مسجد مین قبلے کی دیوار طرف تھوک لگا دیکھا ٹھیکری سے اوسکو چھڑا ڈالا اس حدیث فرمائی نماز مین قبلے کی طرف تھوکنا اس واسطے منع ہوا کہ نمازی خدا سے عرض معروض کرتا ہی اور داہنی طرف فرشتہ ہی حضرت کے وقت مسجد مین فرش نہ ہوتا تھا اس واسطے قدم کے نیچے

۶۸۳ تھوکنے کو فرمایا اس وقت مین اگر نماز پڑھے تھوک آوے تو کپڑے مین لیوے چنانچہ اور روایت مین کپڑے کا ذکر بھی آیا ھ ابو ہریرۃ اذا قام العبد المسلم او المؤمن فغسل وجھہ خرج من وجھہ کل خطیئۃ نظر الیھا بعینیہ مع الماء او مع اٰخر قطر الماء واذا غسل یدیہ خرج من یدیہ کل خطیئۃ کان بطشتھا یداہ مع الماء او مع اٰخر قطر الماء واذا غسل رجلیہ خرجت کل خطیئۃ مشتھا رجلاہ مع الماء او مع اٰخر قطر الماء حتی یخرج نقیا من الذنوب مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب وضو کرتا ہی بندہ مسلمان یا ایماندار یہ شک ہی راوی کی کہ حضرت نے مسلم کی لفظ فرمائی یا مومن کی سو دھوتا ہی اپنے موہنہ کو تو نکل جاتے ہین اوسکے موہنہ سے سب گناہ جنکو اپنی آنکھ سے دیکھا پانی گرنے کے ساتھی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ اور جب اپنے دونو ہاتھ دھوئے تو اوسکے ہاتھون سے سب گناہ نکل جاتے ہین جنکو ہاتھ سے پکڑے کیا پانی گرنے کے ساتھی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ پھر جب اپنے دونون پاؤن دھوئے تو نکل جاتے ہین سب گناہ جنکو پیرون سے چل کر کیا پانی کے ساتھی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ یہان تک کہ گناہون سے پاک صاف ہو جاتا ہی ف اس حدیث مین فضیلت ہی وضو کی معلوم

۶۸۴ ہوا کہ وضو سے گناہ دور ہوتے ہین یعنی صغیر گناہ اور کبیر گناہ توبہ سے ق جابر اذا جاء احدکم یوم الجمعۃ وقد خرج الامام فلیرکع رکعتین بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آوے جمعے کے دن اور امام خطبے کے واسطے نکل چکا ہو تو چاہیے کہ دو رکعتین پڑھ لیوے ف یہ حدیث دلیل ہی امام شافعی کی کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا ضرور ہی اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہو امام اعظم کے مذہب مین خطبے کے وقت کوئی نماز درست نہین خطبے کا سننا فرض ہی سنت کرنے مین فرض

۶۸۵ فوت ہوتا ہی اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ جب امام خطبے کے واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوئی بات کرنا درست نہین ق ابو ہریرۃ اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنۃ واغلقت ابواب جھنم وسلسلت الشیاطین مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینا آتا ہی تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور شیطان زنجیرون مین باندھے جاتے ہین ف اس حدیث مین رمضان کی برکت اور فضیلت کا بیان ہی اس واسطے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ

۶۸۶ خالی ہوا اکثر گناہون سے بچا تو رحمت الٰہی کا جوش ہوا بہشت کے دروازے کھلے دوزخ بیکار ہوئی شیطان بندھوائے اسواسطے کہ اکثر شیطان کا قالو آدمی پر پیٹ بھرنے مین ہوتا ہی اور اکثر نے نمازی لوگ بھی رمضان مین روزہ رکھتے ہین اور نماز شروع کرتے ہین بھی دلیل ہی شیطان کے قید ہونے کی غرض رمضان کی برکت مین کچھ شبہہ نہین ھ ابو ہریرۃ اذا جلس احدکم علی حاجتہ فلا یستقبل القبلۃ ولا یستدبرھا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی حاضر ہو کے واسطے بیٹھے تو قبلے کا سامنا کر

۷۶۶ کھاوے اور جب پیوے تو چاہیے کہ اپنے داہنے سے پیے اسواسطے کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا ہی اور بائین سے پیتا ہی ۵ ابوہریرہؓ

۷۶۷ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِہٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِہٖ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو چاہیے کہ اپنی داہنی انگلیان چاٹے اسواسطے کہ اوسکو نہین معلوم کہ کس اوانگلی مین برکت ہی ق اَبُوْبَکْرَۃَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْھِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابوبکرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب دو مسلمان سامنا کرین تلوارین لیکر تو قتل کرنے والا اور جو قتل ہوا دونون دوزخ مین ہین ف پوری حدیث یون ہی کہ ابوبکرہ اس حدیث کے راوی نے حضرتؐ سے پوچھا کہ بھلا قتل کرنے والا تو اسواسطے دوزخی ہوا کہ ظالم تھا مگر جو قتل ہوا اوسکا کیا قصور تھا حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے حریف کے مارنے پر حریص اور مستعد تھا یعنی اوسکا قابو نہوا نہین تو ضرور مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل اور مقتول مسلمان دوزخی اوس صورت مین ہین جب دونون ایک دوسرے کے مارنے کا قصد کرین اور عداوت سے لڑین جس طرح خانہ جنگی ہوتی ہی تو اگر ایک مسلمان کو دوسرا مسلمان ناحق مارنے کا ارادہ کرے یا چور اور راہزن سامنا کرے تو وہ مسلمان اپنی جان جس طرح ہوسکے بچاوے اور اگر یقین جانے کہ بدون اوسکے مارے مین کسی طرح بچ نہین سکتا تو شوق سے مارے اسواسطے کہ اپنی جان بھی بچانا فرض ہی اس طرح کا قاتل

۷۶۸ دوزخی نہین اور جو مسلمان کہ امام سے باغی ہون اونکا قتل بھی درست ہی ۵ عُثْمَانَ بْنَ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیَّ اِذَا اَمَّ قَوْمًا فَاَخَفَّ بِھِمُ الصَّلٰوۃَ مسلم مین عثمان بن ابی العاص سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو نماز مین امام ہو کسی قوم کا تو ہلکی نماز اونکے ساتھ پڑھ ف سب اماموں کا یہی مذہب ہی کہ امام کو لازم ہی کہ نماز کو بہت لمبا نہ کرے زیادہ دیر نہ لگاوے اسواسطے کہ مقتدی بیمار اور ضعیف بھی ہوتے ہین اونکو تکلیف ہوگی جماعت کم ہوا کریگی لیکن ایسی جلدی بھی درست نہین کہ فرض اور واجب نماز کے ناقص رہین اور رکوع سجدہ پورا نہو اور اگر قوم چند سگنے لوگ ہین اور وہ طول نماز سے راضی ہین تو نماز کو طول کرنا اوس صورت مین درست ہی

۷۶۹ ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّہٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب نماز مین امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جسسے فرشتے کہتے ہین اسواسطے کہ جسکا آمین کہنا فرشتون کے آمین کہنے کے موافق پڑجاویگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے ف آمین کے معنی یہ ہین دعا ہماری قبول کر یعنی جسطرح تو نے فرشتون کی دعا قبول کی ہمارے ساتھ بھی اسطرح کر خدا کی رحمت پر بھروسا کرکے حضور دل سے آمین کہتے ہین ویسے تم بھی آمین کہو کہ جب تمھارا اور اونکا

۷۷۰ آمین کہنا موافق پڑیگا گناہون کی مغفرت ہوگی ۵ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیُمْنٰی وَاِذَا خَلَعَ فَلْیَبْدَاْ بِالشِّمَالِ وَلْیُنْعِلْھُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیَخْلَعْھُمَا جَمِیْعًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب جوتا پہنے کوئی تو چاہیے کہ شروع داہنے پانون سے کرے اور جب اوتارے تو چاہیے کہ بائین پانون سے پہلے اوتارے اور چاہیے کہ دونون جوتے پہنے یا دونون کو ساتھ اوتارے یعنی یون نکرے کہ ایک پانون مین جوتا پہنے اور دوسرا پانون ننگا ہو کہ اسمین تکلیف بھی ہی اور معیوب بھی ہی ق

۷۷۱ اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ مَنْ کَانَ فِیْھِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰی اَعْمَالِھِمْ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب خدا کسی قوم پر عذاب اوتارتا ہی تو جتنے اوس قوم مین ہوتے ہین سب پر عذاب ہوتا ہی پھر قیامت مین اونھا جاوینگے اپنے عملون پر ف یعنی جب کسی قوم پر عذاب ہوتا ہی تو نیک اور بد سب ہلاک ہوتے ہین لیکن نیکون کو یہ عذاب فقط دنیا وی ہوتا ہی آخرت مین نیک لوگ اپنی نیکیون کا ثواب پاوینگے نیک لوگ عذاب مین اسواسطے شریک ہوئے کہ اپنی قوم کو گناہون سے کیون نہ روکا اور اگر روکا اور اگر وہ کہنا نہ مانے

قرآن اور حدیث مین غور کرکے نکالے تو مقرر ثواب پاویگا اگر ٹھیک مسئلہ ہی تو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہی تو ایک ثواب بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو اجتہاد کی شرطین علم فقہ مین مذکور ہین اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہین اوسکو بہت علم اور فہم میرحاصل ہونا چاہیے اسی واسطے اہل سنت مین چار مجتہد اماموں کے مذہب مقرر ہوگئے اونکے برابر اب تک کسیکو علم اور فہم حاصل نہین ہوا علاوہ اسکے اونکا زمانہ حضرت کے زمانے سے بہت قریب تھا جو حضرت کے وقت کی رسم اور عادت اور اوس وقت کی بول چال کا طریق وہ لوگ سمجھتے تھے اس وقت کے عالموکو سمجھنا نہایت مشکل ہی ۷۹۳ م جابر اذا احلم احدکم حلما فلا یخبر احدا بتلعب الشیطان مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی برے پریشان خواب دیکھے تو کسی سے نکہے شیطان کے کھیل کو ف یعنی آدمی کے وق کرنے کو شیطان سمجھے

۷۹۴ واہی خواب دکھلاتا ہی سو اوسکا کسی سے کہنا کیا ضرور م ابوھریرۃ اذا خرجت روح المؤمن تلقاھا ملکان یصعدان بھا قال حماد فذکر من طیب ریحھا وذکر المسک ویقول اھل السماء روح طیبۃ جاءت من قبل الارض صلی اللہ علیک وعلی جسد کنت تعمرینہ فینطلق بہ الی ربہ ثم یقول انطلقوا بہ الی آخر الاجل قال وان الکافر اذا خرجت روحہ قال حماد وذکر من نتنھا وذکر لعنا ویقول اھل السماء روح خبیثۃ جاءت من قبل الارض قال فیقال انطلقوا بہ الی آخر الاجل قال ابوھریرۃ فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ریطۃ کانت علیہ علی انفہ ھکذا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بندے ایماندار کی روح نکلتی ہی تو اوسکے آگے دو فرشتے آتے ہین اوسکو آسمان پر چڑھا لیجاتے ہین کہا حماد اس حدیث کے راوی نے کہ حضرت نے یا ابوہریرہ رضی نے اوس روح کی خوشبو کا ذکر کیا اور مشک کا اور کہتے ہین آسمان والے یعنی فرشتے پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہی اللہ تجھپر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تو نے آباد کیا پھر اوسکو اوسکے رب تک لیجاتے ہین پھر خدا فرماتا ہی کہ لیجاؤ اوسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک اور فرمایا حضرت نے اور کافر کی روح جب بدن سے نکلتی ہی کہا حماد نے اور حضرت نے یا ابوہریرہ رضی نے اوسکی بدبو کو ذکر کیا اور اوسپر لعنت یاد کی اور کہتے ہین آسمان والے ناپاک روح آئی زمین کی طرف سے حضرت نے فرمایا پھر حکم ہوتا ہی کہ لیجاؤ اوسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک کہا ابوہریرہ نے سو پھیر کر رکھا حضرت نے باریک کپڑا جو آپکے پاس تھا اپنی ناک پر اس طرح یعنی حضرت نے اوس روح کافر کی بدبو کا خیال کرکے کپڑے سے ناک بند کی ف یہ جو حکم ہوا کہ لیجاؤ اوسکو قیامت تک یعنی ایماندار کی روح کو ایماندار فرشتے کے عہدہ مقام پر رکھو جسکا نام علیین ہی اور کافر کو کافرون کے برتر مکان پر رکھو جسکا نام سجین ہی

۷۹۵ م ابن عباس اذا دبغ الاھاب فقد طھر مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب چمڑا موگیا چمڑا مصالح وغیرہ سے تو پاک ہوا ف یہی مذہب ہی امام اعظم کا کہ سب چمڑے دباغت اور صاف کرنے سے پاک ہوجاتے ہین سوائے آدمی اور خوک کے آدمی تو تعظیم اور بزرگی کے سبب سے اور خوک ناپاکی کے سبب سے اور امام شافعی کے

۷۹۶ نزدیک کتے کا چمڑا بھی کسی طرح پاک نہین ہوتا خ ابوھریرۃ اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو دو رکعتین پڑھے بیٹھنے سے پہلے ف اس نماز کا نام تحیۃ المسجد ہی سنت یہی ہی کہ اول تحیۃ المسجد پڑھے جب مسجد مین بیٹھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو لوگون کی عادت ہی

۷۹۷ کہ اول اندر بیٹھ لیتے ہین خصوصا جمعے کے دن پھر تحیۃ المسجد پڑھتے ہین سو غلط ہی م ابوحمید او ابواسید اذا دخل

بیان حال بدن وکلام بعد رد روح ازبدن

فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جب تک کہ سب نکل آوے اور جب ڈوبے سورج کا کنارہ تو نماز نہ پڑھو دیر کرو ۷۷۹
جب تک کہ سب ڈوب جاوے **ف** سورج کے طلوع اور غروب مین نماز پڑھنا حرام ہی **م** ابو ہریرۃ اذا تابع الخلیفتین
فاقتلوا الآخر منھما مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیعت لی جاوے دو امامون اور بادشاہون
کے واسطے تو اونمین سے دوسرے کو قتل کیجیو یعنی جسوقت وہ سامنا کرے **ف** یعنی جسوقت ایک امام سے مسلمانون نے بیعت کی ہو
اور اوسکو اپنا سردار بنایا ہو اوسکے بعد دوسرے امام سے بیعت کچھ اور مسلمانون نے کی ہو تو دوسرے امام کی امامت باطل ہی ایک شہر مین ہون
یا دو شہرون مین دارالاسلام چھوٹا ہو یا بڑا اول امام کی خبر سُننے سے بیعت ہوئی یا نا واقفی مین اور یہ جو فرمایا کہ دوسرے امام کو قتل کرو
یعنی اوسکو مردہ شمار کرو اوسکی اطاعت نکرو اوسکا حکم جاری نہونے دو اور اگر دوسرا امام امت اپنی نہچھوڑے اور لڑے اوس
صورت مین اوسکو قتل کرو اوس واسطے کہ دو حاکم ہونے مین بڑے بڑے فساد ہین مثل مشہور ہی کہ دو تلوارین ایک میان مین نہین سماتین
اور دو بادشاہ ایک ملک مین نہین رہ سکتے اور اگر ساتھی ایک ہی وقت مین دو امام ہوئے ہون تو دونون کی امامت درست نہین پھر اسکے
بعد جسپر اکثر متعہ لوگون کا اجماع ہو وہ امام ہی اور اگر دو امام بہت دور دور ملکون مین ہون جیسے مشرق اور مغرب کہ ایک ملک سے دوسرے
ملک مین آنا جانا مشکل ہو اور ایک دوسرے کی مدد نکر سکتا ہو تو اوس صورت مین دو امام ہونا بھی درست ہی ساتھی بیعت ہوئی ہو یا آگے
پیچھے اہل سنت و جماعت کا یہ مذہب ہی کہ مسلمانون پر واجب ہی کہ ایک اپنا امام ٹھہراوین اور اوسکی اطاعت شرع کے موافق اپنے اوپر
واجب جانین تاکہ امام کافرون سے جہاد کرے مسلمانون پر کافرون کو غالب نہونے دیوے بدکارون کو سزا دیوے احکام شرع کے جاری کرے
کوئی ظلم کرنے پاوے محتاجون اور یتیمون کی خبر گیری کرے لیکن شرط یہ ہی کہ امام احکام شرعی کو خوب جانتا ہو بہادر اور ہوشیار ہو
تاکہ بخوبی ملک کا بندوبست کرے لڑائی نہ بگاڑے قریش کی قوم سے ہو کہ سوا قریش کے اور کسی قوم کا امامت مین حق نہین باقی ۷۸۰
مسائل مفصل امامت کے عقائد اور فقہ کی کتابون سے دریافت کیا چاہیے **م** ابو سعید اذا تثاءب احدکم فلیمسک
بیدہ علی فیہ فان الشیطان یدخل مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی جمہائی لیوے تو اپنے
مونہہ کو اپنے ہاتھ سے بند کر لیا کرے اوس واسطے کہ شیطان گھس جاتا ہی **ف** شیطان فرمایا موذی چیز کو جیسے مکھی اور مچھر اور کرد عبار
کہ جمہائی لیتے اکثر انمین سے کوئی چیز مونہہ کے اندر گھس جاتی ہی یا سچ مچ شیطان ہی گھس جاتا ہو واسطے کہ جمہائی بہت پیٹ بھرنے مین
آتی ہی اور بدن مین سستی لاتی ہی اوس وقت عبادت بخوبی نہین ہو سکتی یہی اثر ہی شیطان کا **م** ابو ہریرۃ اذا تشھد احدکم ۷۸۱
فلیستعذ باللہ من اربع یقول اللھم انی اعوذ بک من عذاب جھنم ومن عذاب القبر ومن
فتنۃ المحیا والممات ومن شر فتنۃ المسیح الدجال ویروی اذا فرغ احدکم من التشھد الاخیر
فلیتعوذ باللہ من اربع من عذاب جھنم ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات ومن شر
المسیح الدجال مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی التحیات پڑھے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزونکی پناہ مانگے
یون کہے کہ ای خداوند مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے
اور دوسری روایت مین یون آیا ہی کہ جب فراغت کرے پچھلی التحیات سے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزونکی پناہ مانگے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے
عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے **ف** زندگی کا فتنہ یہ کہ آدمی گناہ کرے کافر ہونکا غلبہ محتاجی

فلیصل ای صائم مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانے کے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین روزہ دار ہون ف یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہی لیکن دعوت مین اظہار کرے یعنی روزے کے عذر سے مین معذور ہون نہین تو کھاتا اوسکو رنج نہووے ۸۰۴ ع ابو ہریرۃ اذا دعی احدکم فلیجب فان کان صائما فلیصل وان کان مفطرا فلیطعم مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہیے سو اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے کو نیک دعا کرے اور اگر روزہ ہو تو کھانا کھاوے ف یعنی دعوت کا رد کرنا حرام ہی کھانے مین اگر عذر ہو تو اختیار ہی اور اگر دعوت مین کچھ بدعت ہو جیسے ناچ اور راگ اگر اسکے جانے سے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوے اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو بجاوے اس عذر سے دعوت کا رد کرنا درست ہی ۸۰۵ ع جابر اذا رای احدکم الوی یاتکم وھما فلیصق عن یسارہ ثلثا ولیستعذ باللہ من الشیطان ثلثا ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی خواب دیکھے جو اوسکو بری معلوم ہو تو اپنے بائین طرف تھک تھکاوے تین بار اور پناہ مانگے خدا کی شیطان سے تین بار یعنی یون کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور جس کروٹ لیٹا ہوا اوسکو بدل ڈالے ف یعنی خواب مکروہ اور غمگین شیطان کی طرف سے ہی موافق اس حدیث کے عمل کرے تو اوسکا ضرر اور وسوسہ دور ہو جاوے ۸۰۶ ق ابو ہریرۃ اذا رای احدکم ما یکرہ فلیقم فلیصل ولا یحدث بہ الناس بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص خواب مین مکروہ چیز دیکھے تو اوٹھ کھڑا ہو پھر نماز پڑھے اور اوس خواب کو کسی سے نکہے ف یعنی اگر مکروہ خواب دیکھے اور دل مین اوسکا کچھ کھٹکا پیدا ہو تو یہ تدبیر ہی کہ نماز پڑھے اور خدا سے خیر مانگے اس واسطے کہ کوئی بات بدون خدا کے حکم نہین ہو سکتی اور مکروہ خواب کا کہنا اس واسطے منع فرمایا کہ نادان لوگ اوسکو سن کے خدا جانے کیا وسوسہ ڈالین اور روایت مین آیا ہی کہ اگر بہتر خواب دیکھے تو دانا دوست سے کہے تاکہ بہتر تعبیر کہے اور بد خواب کسی سے نکہے ۸۰۷ ق عائشۃ اذا رایت الذین یتبعون ما تشابہ منہ فاولئک الذین سمی اللہ فاحذروھم بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجھسے کہ جب تو اونکو دیکھے جو پیچھے پڑتے ہین قرآن کی دھوکے والی آیتون کے تو وہ لوگ وہی ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا ہی تو اونسے بچو یعنی پرہیز کرو اونکی صحبت سے ف قرآن کی آیتین دو طرح کی ہین محکم اور متشابہ محکم وہ ہی جسکا مطلب صاف کھلا ہی اور متشابہ وہ ہی جسکے مطلب مین دھوکا ہی صاف مطلب نہین سو محکم آیتین قرآن کی جڑ ہین انہین پر عمل کرنے کا حکم ہی اور متشابہ آیت کا کھوج کرنا اور اوسکی اصل مطلب دریافت کرنے کا حکم نہین قرآن مین حق تعالی نے فرمایا ہی کہ جنکے دلون مین کپٹ اور گمراہی ہی وہی لوگ متشابہ آیت کا کھوج کرتے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کھوج کرین تو وہ لوگ اونھین کپٹ اور گمراہی والون مین ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا اور یہ بتلایا سو اونکی صحبت سے کنارہ کرو تاکہ اونکی بری صحبت کا اثر تمکو نہو جاوے مسلمان پر واجب ہی کہ قرآن پر ایمان لاوے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کا اصل مطلب کو خدا پر حوالہ کرے جس بات کو مالک حکمت والا منع کرے ہمکو کیا ضرور جو اوسمین کھوج کرین اور خدا کے غضب مین گرفتار ہون ف ۸۰۸ ع عامر بن ربیعۃ بن تمامۃ اذا رایتم الجنازۃ فقوموا حتی تخلفکم ھذا حدیث منسوخ بخاری اور مسلم مین عامر بن ربیعہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو اوٹھ کھڑے ہو یہان تک کہ تمسے آگے بڑھ جاوے یہ حدیث ۸۰۹ منسوخ ہی ف اول یہ حکم تھا پھر حضرت نے موقوف کیا ع ابو ہریرۃ اذا رایتم الرجل یقول ھلک الناس

اور ناو سکو بیٹھہ دیوے م عائشۃ اذا جلس بین شعبہا الاربع ومس الختان الختان فقد وجب الغسل ۶۸۶
مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد بیٹھا عورت کے چوشاخے مین اور لگا ختنہ مرد کا عورت کے ختنے مین تو ضرور واجب ہوگیا غسل کرنا ف عورت کا چوشاخا یعنی دو پنڈلیان اور دو رانین یعنی صرف دخول سے غسل واجب ہی منی نکلے یا نہ
اول حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہ تھا اس حدیث سے وہ حکم منسوخ ہوا اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا م ابن عمر اذا جمع ۶۸۸
اللہ الاولین والاخرین یوم القیمۃ یرفع لکل غادر لواء فقیل ھذہ غدرۃ فلان بن فلان مسلم ین
عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا جمع کریگا سب اگلون اور پچھلون کو قیامت کے دن ہر ایک دغاباز کو ایک جھنڈا اونچا کیا جاویگا پھر کہا جاویگا یہ دغابازی ہی فلانے کی فلانے کے بیٹے کی ف یعنی جسنے امام سے بیعت کی پھر قول توڑا اوسکو خدا
قیامت مین فضیحت کریگا سب کے آگے م طلحۃ اذا حدثکم عن اللہ بشیء فخذوا بہ فانی لن اکذب علی اللہ ۶۸۹
مسلم مین طلحہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین تمکو خدا کی طرف سے کوئی چیز بتلایا کرون تو اوسکو پکڑ لیا کرو یعنی عمل کرو اوسکے
کہ مین مقرر صادق ہون کبھی جھوٹھہ باندھونگا یعنی خدا کے حکم کو نہ جانے مین حضرت معصوم ہین اوسمین چوک پڑنا جل بجل ہونا ممکن نہین ف
اس حدیث کا قصہ ہوچکا کہ حضرت نے ایک بار انصاریونکو کھجور کے پھول کو مادہ کھجور کے اندر ڈالنے سے منع کیا اوس سال کھجور نہ ہوئی تب یہ
حدیث فرمائی یعنی دین مین تمکو میری اطاعت کرنا فرض ہی دنیا کی مصلحت اپنی تمھین خوب جانتے ہو ف مالک بن الحویرث ۶۹۰
اذا حضرت الصلوۃ فاذنا ثم اقیما ولیؤمکما اکبرکما قالہ لہ ولصاحب لہ بخاری اور مسلم
مین مالک بن حویرث رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آوے تو اذان دیا کرو اور اقامت کہو اور چاہیے کہ تم دونون مین بڑا
امام ہووے یہ حضرت نے مالک اور اونکے ساتھی سے فرمایا ف مالک بن حویرث رضہ سے روایت ہی کہ ہم دو آدمی حضرت پاس حاضر ہوئے
جب ہمنے گھر جانے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین بھی اذان کہنا چاہیے اور جماعت دو آدمی مین بھی
ہوتی ہی اور جب علم مین برابر ہون تو بڑی عمر والا امام بنے م ام سلمۃ اذا حضر احدکم المیت فقولوا خیرا فان الملائکۃ ۶۹۱
یؤمنون علی ما تقولون مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مردے کے پاس جمع ہو تو اوسکے حق مین
نیک بات بولا کرو اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین جو تم کہتے ہو ف یعنی جب آدمی مرگیا تو اوس وقت فرشتے موجود ہوتے ہین
تمھارے قول پر آمین کہتے ہین تو اوسکے حق مین نیک بات بولو دعا کرو معلوم ہوا کہ مردے کی خوبیان ذکر کرنا اور اوسکے واسطے دعا کرنا
مستحب ہی اوسکے بد کا ذکر کرنا چاہیے ق عمرو بن العاص اذا حکم الحاکم فاجتہد ثم اصاب فلہ اجران ۶۹۲
واذا حکم واجتہد فاخطأ فلہ اجر بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب حاکم اور قاضی نے
کسی مقدمے مین حکم کرنے کا ارادہ کیا سو مقدور بھر اوس بات کے دریافت مین محنت اور کوشش کی پھر ٹھیک بات پاگیا تو اوسکو دو ثواب ہین
یعنی ایک محنت کا دوسرے ٹھیک بات پاجانے کا اور جب حکم کا ارادہ کیا اور مقدور بھر کوشش کی پھر اوسمین چوک گیا یعنی حق بات اوسکو
نہ معلوم ہوئی تو اوسکو ایک ثواب ہی یعنی صرف محنت کرنے کا ف یعنی جب حاکم یا قاضی نے قصہ فیصل کرنے مین خوب غور کی اور
قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے اوسکا حکم نکالا اگر وہ حکم ٹھیک ہی تو اوسکو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہی تو ایک ثواب بسبب کوشش کے
چوک پر پکڑ نہین اسی طرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع امت مین صاف مذکور نہین اوسکو اپنے قیاس سے

بعد تشبیہا واذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظہا من الارض وان سافرتم فی السنۃ فبادروا بہا نقیہا وعلیکم بالدلجۃ فان الارض تطوی باللیل مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو بارانی اور سرسبزی کے سال تو اونٹوں کا حصہ زمین سے دیا کرو یعنی اونٹوں کو زمین پر چرنے کو چھوڑ دیا کرو اور جب تم سفر کرو قحط اور خشکی کے سال تو جلدی خشکی کی منزل کو طے کرو اور اونٹوں کا گودا رہتے یعنی اونٹوں کی ہڈیوں کا گودا نہ سوکھنے پاوے اور جب تم رات کو منزل پر اترا کرو تو رستہ کو چھوڑ کے علحدہ اترا کرو اسواسطے کہ رستے جانوروں کی آمدرفت کی راہیں ہیں اور کیڑوں کے مقام ہیں

۸۱۵ **ف** اس حدیث میں حضرت نے سفر کی حکمتیں امت کو بتلائیں **م** ابن عباس اذا سجد العبد سجد معہ سبعۃ آراب وجہہ وکفاہ ورکبتاہ وقدماہ مسلم میں حضرت عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سجدہ کرتا ہے بندہ تو اوسکے ساتھ بدن کے سات عضو سجدہ کرتے ہیں اوسکا مونہہ اور اوسکی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں اوسکے گھٹنے اور دونوں اوسکے قدم

۸۱۶ **ف** مونہہ سجدہ کرتا ہے یعنی ماتھا اور ناک **م** البراء بن عازب اذا سجدت فضع کفیک وارفع مرفقیک مسلم میں براء ابن عازب رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو رکھ زمین پر اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اور اونچا رکھ دونوں

۸۱۷ اپنی کہنیوں کو **ف** یعنی سجدے میں کہنیاں زمین پر رکھنا کتے اور لومڑی کی طرح مکروہ ہے **ق** انس اذا سلم علیکم اہل الکتاب فقولوا علیکم بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سلام کریں تم کو کتاب والے یعنی یہود اور نصاری تو اوسکے جواب میں کہو کہ علیکم یعنی تمہیں بھی **ف** سلام دعا ہے اس واسطے منع کیا کافروں کو بلکہ علیکم

۸۱۸ کہنے کو فرمایا یعنی تیرہ وبات ہی جسکے تم لائق ہو **ق** ابوہریرۃ اذا سمعتم الاقامۃ فامشوا الی الصلوٰۃ وعلیکم السکینۃ والوقار ولا تسرعوا فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم نماز کی تکبیر اور قد قامت الصلوٰۃ سنو تو چلو جماعت کی نماز کے واسطے ٹھہرے ہوئے آہستگی اور آرام سے اور جلدی کرو سو جتنی نماز امام کے ساتھ پاؤ اوتنی پڑھو اور جو چھوٹ رہے اوسکو آپ تمام کرلو **ف** معلوم ہوا کہ جماعت کے واسطے جھپٹنا مکروہ ہے اسواسطے کہ جلدی میں دم پھول جاتا ہے نماز جیسی نہیں ہوتی اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور بعضے علماء کے نزدیک پہلی تکبیر کے واسطے جلدی کرنا درست ہے **ق** اسامۃ بن زید اذا سمعتم الطاعون بارض فلا تدخلوہا واذا وقع بارض وانتم بہا فلا تخرجوا منہا بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب

۸۱۹ تم کسی زمین میں سنو طاعون تو اوسمیں نہ جاؤ اور جب اوسی زمین میں وبا پڑے جسمیں تم ہو تو اوس سے نہ نکلو **ف** جس ملک میں وبا ہو وہاں سے بھاگنا کیوں اپنے تئیں ہلاکی اور بلا میں ڈالے اور اگر اوسی ملک میں وبا پڑی ہو تو اوسمیں سے نہ بھاگے صبر اور توکل خدا پر کرے اور خدا سے بھاگنا کہاں بچیگا حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ وبا میں صبر کرنے والا شہید کا ثواب پاویگا اور وہاں سے بھاگنے والا گنہگار ہے جس طرح

۸۲۰ کافروں کی صف سے بھاگا **م** عبداللہ بن عمر اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلوٰۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرا ثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجو ان اکون انا ہو فمن سأل لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ مسلم میں عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان دینے والے کی آواز سنو تو کہتے جاؤ

احدکم المسجد فلیقل اللھم افتح لی ابواب رحمتک واذا خرج فلیقل اللھم انی اسئلک من فضلک
مسلم من ابی حمید یا ابو اسید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو چاہیے کہ یون کہے کہ ای اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے
دروازے کھول اور جب مسجد سے نکلے تو یون کہے کہ ای اللہ مین تیرا فضل اور رزق چاہتا ہون ف مسجد مین جاتے اور نکلتے یہ دعا پڑھنا مستحب ہی

۷۹۸ م جابر اذا دخل الرجل بیتہ فذکر اللہ عند دخولہ وعند طعامہ قال الشیطان لا مبیت لکم
ولا عشاء واذا دخل فلم یذکر اللہ عند دخولہ قال الشیطان ادرکتم المبیت واذا لم یذکر اللہ عند
طعامہ قال ادرکتم المبیت والعشاء مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد اپنے گھر مین آیا یعنی شام کو
پھر یاد کیا خدا کو داخل ہوتے اور کھانا کھاتے تو شیطان اور شیطانون سے کہتا ہی کہ یہان تمکو رات کے رہنے کا مقام ہی اور نہ رات کا کھانا اور جب
مرد گھر مین داخل ہوا سو خدا کو نہ یاد کیا تو شیطان کہتا ہی کہ رات کا رہنا تو تمنے پایا اور جب اوسنے کھانے کے وقت بھی خدا کا نام نہ لیا تو شیطان
کہتا ہی تو تمکو رات کا رہنا اور کھانا دونون ملا ف یعنی گھر مین آتے اور کھانا کھاتے بسم اللہ کہنا شیطان کا حصار ہی
گھر مین اور کھانے مین بسم اللہ کی برکت سے شیطان کا دخل نہین ہوتا اور بسم اللہ نکہنے سے شیطان کھانے اور سونے مین شریک ہوتا ہی

۷۹۹ م صہیب بن سنان اذا دخل اھل الجنۃ الجنۃ یقول تبارک وتعالی تریدون شیئا ازیدکم یقولون
الم تبیض وجوھنا الم تدخلنا الجنۃ وتنجنا من النار قال فیکشف الحجاب فما اعطوا شیئا
احب الیھم من النظر الی ربھم مسلم مین صہیب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب داخل ہو چکینگے بہشتی لوگ بہشت مین
تو حق تعالی فرماویگا کہ تم چاہتے ہو کہ اور بھی زیادہ کچھ تمکو دون بہشت والے کہینگے کہ کیا روشن نہین کر چکا تو ہمارے مونہون کو کیا بہشت مین تمکو
نہین داخل کر چکا اور دوزخ سے بچا چکا یعنی سب کرم تو تونے کیے اس سے زیادہ کون سے کرم کا ارادہ ہی تو پردہ اوٹھایا جاویگا یعنی دیدار الہی ہوگا
سو بہشت کی کوئی نعمت پائی ہوئی اونکے نزدیک اپنے رب کے دیدار سے زیادہ پیاری نہوگی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت مین ایمانداران
کو دیدار الہی ہیچون و بیچگون نصیب ہوگی اور بہشت کی کوئی نعمت اور لذت اوسکو لگا کھائیگی اور یہی مذہب ہی اہل سنت و جماعت کا
جو اس نعمت سے بے نصیب ہین وہ انکار کرتے ہین جیسے معتزلہ اور خارجی اور رافضی

۸۰۰ ق انس اذا دعا احدکم فلیعزم المسئلۃ
ولا یقولن اللھم ان شئت فاعطنی فانہ لا مستکرہ لہ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب کوئی دعا کرے تو مانگنے مین مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھے اور یون نکہے ای خدا اگر تو چاہے اس واسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنے والا نہین جو

۸۰۱ نکرنے دیوے یعنی اوسکو قبول کرنے کیا چاہیے ق ابو ھریرۃ اذا دعا الرجل امرأتہ الی فراشہ فابت ان تجیء فبات
غضبان لعنتھا الملائکۃ حتی تصبح بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بلایا مرد نے اپنی جورو کو اپنے

۸۰۲ بچھونے پر پھر اوسنے آنے سے انکار کی سو خاوند رات بھر غصے مین رہا تو اوس عورت کو رات بھر فرشتے لعنت کرتے ہین ق ابو ھریرۃ
اذا دعی احدکم الی الولیمۃ فلیأتھا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شادی کے کھانے والے
بلایا جاوے تو وہان جانا چاہیے ف ولیمہ اوس کھانے کا نام ہی کہ بعد نکاح کے جب جورو خاوند کے گھر آوے تو اوس وقت دوستون اور برادرون کو
جمع کر کے کھلاوے طعام ولیمہ سنت ہی حضرت اور اصحاب کبار کے تہے بعضے علماء کے نزدیک ولیمے مین جانا واجب ہی نجاوے تو گنہگار ہووے اور

۸۰۳ بعضون کے نزدیک مستحب ہی کھانا ضرور نہین کچھ عذر ہو تو نکھاوے م ابو ھریرۃ اذا دعی احدکم الی طعام فلیأتہ فان ھو صائم

میں رکعت ہوئیں یا چار تو شک چھوڑے یقین کو لیوے یعنی کمتر کو اعتبار کرے اکثر کو چھوڑے جیسے اس صورت میں تین رکعت کو اعتبار کرے
چار کو چھوڑے اور جو تین رکعت پڑھے کے سجدہ سہو کا کرے پھر اگر حقیقت میں پانچ رکعتیں ہوئی ہونگی تو دو سجدے سہو کے ملکر چھ رکعتیں اور
اگر حقیقت میں چار ہی رکعتیں ہوئیں تو دو سجدے سے شیطان پر خاک پڑی یعنی مشقت شیطان فی الثنا ہی جب نماز پوری ہوئی تو دو سجدہ سہو کا
ثواب زیادہ ملا شیطان کے منہ میں خاک پڑی کہ اوسکا مطلب نہ ہوا معلوم ہوا کہ سہو کا سجدہ نقصان پورا کرنے کے واسطے مقرر ہوا ہے

۸۲۵ یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہے کہ شک میں کمتر کو اعتبار کرے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا کرے ق ابن مسعود اذا شك
احدكم في صلوته فلم يدر اثلاثا صلى ام اربعا فليطرح الشك وليبن على ما استيقن ثم يسجد سجدتين قبل ان يسلم رواه بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن
مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب کسیکو شک پڑے اپنی نماز میں تو چاہیے کہ اکٹل کرے ٹھیک بات کی پھر اوسی پر بنا دے پھر دو سجدے
کرے ف ابوداؤد کی روایت مصابیح میں یوں ہے کہ اول سلام کرے پھر دو سجدے کرے یہ حدیث ظاہر میں امام اعظم کی دلیل ہے کہ شک میں
گمان غالب اور اکٹل پر عمل کرے اور بعد سلام کے سجدہ سہو کا کرے یہ اوسکے واسطے ہے جسکو شک بہت پڑتا ہو اور جسکو اول بار شک پڑے

۸۲۶ وہ اوس نماز کو چھوڑ کے سر سے نماز شروع کرے ع زینب بنت ابی معاویۃ الثقفیۃ امرأۃ عبداللہ بن
مسعود اذا شهد احدكم صلوة العشاء فلا تمس طيبا مسلم میں زینب عبداللہ بن مسعود کی
بی بی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم عورتوں میں سے کوئی عشا کی نماز کو آوے تو خوشبو نہ لگاوے ف خوشبو عورت کو

۸۲۸ اسواسطے منع کی کہ جماعت میں کسیکو برا خیال نہ آوے ع ابوهريرة اذا صلى احدكم الجمعة فليصل بعدها اربعا
مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جمعے کے فرض پڑھ چکے تو اوسکے بعد چار رکعتیں پڑھے ف یہی مذہب ہے
امام اعظم اور شافعی کا کہ جمعے کے بعد چار رکعتیں سنت ہیں اور امام ابو یوسف کے نزدیک جمعے کی چھ رکعتیں سنت ہیں چنانچہ یہ روایت

۸۲۹ علی مرتضیٰ سے ہے ع ابوهريرة اذا صلى احدكم للناس فليخفف فان فيهم الضعيف والسقيم
والكبير واذا صلى احدكم لنفسه فليطول ما شاء بخاری میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی
آدمیوں کو نماز پڑھاوے یعنی امام بنے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھے اسواسطے کہ آدمیوں میں ضعیف اور بیمار اور بڈھے بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا

۸۳۰ اپنے واسطے نماز پڑھے تو طول کرے جتنا چاہے ع عبداللہ بن عمرو اذا صليتم الفجر فانه وقت الى ان تطلع قرن
الشمس الاول ثم اذا صليتم الظهر فانه وقت الى ان يحضر العصر واذا صليتم العصر فانه
وقت الى ان تصفر الشمس واذا صليتم المغرب فانه وقت الى ان يسقط الشفق واذا صليتم
العشاء فانه وقت الى نصف الليل مسلم میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم فجر کو نماز پڑھو تو اوسکا
وقت ہے جب تک کہ سورج کا پہلا کنارہ نکلے یعنی اوپر کا کنارہ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے جب تک کہ عصر آوے اور
جب تم عصر پڑھو تو اوسکا وقت ہے یہاں تک کہ سورج زرد ہونے کو جھکے اور جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے جب تک سرخی
ڈوبے اور جب تم عشا کی نماز پڑھو تو اوسکا وقت ہے آدھی رات تک ف ہر چند عصر کا وقت سورج زرد ہونے تک اور عشا کا وقت
صبح تک ہے مگر اس حدیث میں مستحب وقت فرمایا یعنی جب سورج زرد ہونے کے قریب ہو اور دھوپ زرد ہو تو وہ وقت مکروہ ہے اور عشا بھی بعد

۸۳۱ آدھی رات کے مکروہ ہے ع ابوهريرة اذا ضيعت الامانة فانتظر الساعة قال كيف اضاعتها قال اذا وسد الامر الى غير اهله فانتظر الساعة

فَهُوَ اَهْلَكَهُمْ مسلم عن ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کسی مرد کو کہتا ہی کہ سب لوگ برباد ہوئے ستیاناس گئے تو وہ سب سے زیادہ تر اور نہایت ستیاناس تر اور سنے لوگوں کو ستیاناس کیا ف اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک تو یہ لوگون کو خدا کی رحمت سے نا امید کرے اور کہے کہ لوگ اپنے گناہون سے ستیاناس گئے مقرر دوزخ مین پڑینگے بخشے نجاوینگے تو حقیقت مین یہ شخص خود برباد گیا اسواسطے کہ لوگون کو رحمت سے نا امید کیا اور بندگی چھڑائی اور دوسرا مطلب یہ کہ لوگون کے عیب اور برائیان نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوئے تو حقیقت مین خود برباد ہوا کہ لوگونکی غیبت کی اور آپ کو بہتر سے سمجھا امام مالک نے فرمایا کہ اگر لوگون کے گناہ اور سستی دیکھکر افسوس سے یون کہے کہ ہائے کیا لوگ بگڑ گئے ہین برباد ہوئے ہین تو کچھ مضایقہ نہین اور اگر یہ بات غرور سے کہے آپ کو تو بہتر سمجھے اور سبکو ذلیل جانے تو ہرگز درست نہین حدیث کے موافق

۸۱۰ م ابو ہریرہؓ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا مسلم عن ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اوسکو دیکھو یعنی عید کے

۸۱۱ چاند کو تو روزہ کھولو اور اگر بدلی گھرے تو تیس رمضان کے دن روزہ رکھو م ام سلمہؓ اِذَا رَاَيْتُمْ هِلَالَ ذِى الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ مسلم عن حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم دیکھو ذی الحج کا چاند اور ارادہ کوئی رکھتا ہو قربانی کا تو چاہیے کہ باز رہے اپنے بال اور ناخونون سے یعنی بال اور ناخن نہ کاٹے ف امام احمد کا یہی مذہب ہی کہ چاند دیکھے سے قربانی کرنے والے کو بال اور ناخن کاٹنا حرام ہی اور شافعی اور مالک کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظم کے نزدیک جائز ہی

۸۱۲ م ابو ثعلبۃ الخشنیؓ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنْ مسلم عن ابو ثعلبہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے تیر سے شکار کو مارا پھر شکار غائب ہو گیا یعنی کہین چھپ گیا یا چلا گیا پھر تو نے اوسکو پایا تو اوسکو کھا جب تک بدبو نکرے ف اگر شکار زخمی ہو شکاری کتے سے یا تیر سے اور کہین چلا جاوے تو اگر شکاری اوس سے نا امید ہو کے بیٹھا ہو تلاش کی حالت مین اوسکو مردہ پاوے تو امام اعظم کے نزدیک اس شرط سے شکار حلال ہی اور نہین تو حرام اور امام مالک کے نزدیک اگر دو سی دن پاوے تو حلال

۸۱۳ ہی اور اگر دوسرے تیسرے دن پاوے تو حرام ہی اور بدبودار گوشت کھانا حرام نہین لیکن مکروہ ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ بُخَارِيْ وَمُسْلِمْ عَنْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ لِيَبِعْهَا فِي الرَّابِعَةِ بخاری اور مسلم عن ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمہاری کسیکی لونڈی حرام کاری کرے پھر ظاہر ہو جاوے اوسکی حرام کاری خواہ اوسکے اقرار سے خواہ گواہون سے تو اوسکو مالک حد مارے یعنی پچاس کوڑے اور اوسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر دوسری بار حرام کرے تو چاہیے کہ دوسری بار بھی حد مارے اور اوسکو جھڑکی نہ دیوے پھر اگر تیسری بار حرام کرے سو اوسکا حرام ظاہر ہو جاوے تو چاہیے اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اوسکی قیمت ملے یعنی پوری قیمت کا خیال نکرے جتنے کو بکے بیچ ڈالے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ چوتھی بار اوسکو بیچے ف عرب کا دستور تھا کہ لونڈ لونکی حرام کاری کو عیب نجانتے تھے صرف جھڑکی اور گھرکی پر ٹال دیتے تھے جیسے اکثر جگہہ ہندوستان مین سو فرمایا کہ صرف جھڑکی پر نہ ٹالا کرو بلکہ اوسکو حد مارا کرو حد کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہی گھرکی اونکو کچھ فائدہ بھی نہین کرتی امام شافعی کا یہی مذہب ہی کہ مالک خود بدون حاکم کی اجازت لونڈی غلام کو حد مارے اور امام اعظم کے نزدیک حاکم سے اجازت لیکر مارے م

۸۱۴ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا

۸۳۷ پچھلے گناہ معاف ہوجاوینگے ف یعنی جب ایک ہی وقت مین آدمی اور فرشتے نے آمین کہی تو مغفرت ہوتی ہے ۸۳۷ ع ابوہریرہؓ
اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ لِاَخِیْہِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَآءَ بِہَآ اَحَدُھُمَا بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کسیشخص اپنے
بھائی مسلمان کو کہا کہ یا کافر تو ان دونومین سے ایک پر کفر پلٹ پڑتا ہے یعنی اگر وہ حقیقت مین کافر ہے تو اوسی پر ثابت رہا اور اگر وہ کافر نہین
۸۳۸ تو کہنے والے پر پلٹ پڑا ف ابوہریرہؓ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ فَاِنَّہٗ
جب امام کہے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ تو تم کہو اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اس واسطے کہ جسکا قول فرشتون کے قول سے موافق پڑا تو اوسکے پچھلے گناہ معاف
ہوجاوینگے ف امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد کا یہی مذہب ہے کہ امام صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے اور مقتدی صرف رَبَّنَا
لَکَ الْحَمْدُ کہین اور امام شافعی کے نزدیک دونون قول کو امام بھی جمع کرے اور مقتدی بھی جمع کرین لیکن اس حدیث سے اول مذہب قوی
۸۳۹ معلوم ہوتا ہے ع ابوہریرہؓ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْٓا اٰمِیْنَ فَاِنَّہٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ
الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو
۸۴۰ اسواسطے کہ جسکا قول فرشتون کے قول کے موافق پڑجاویگا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہوجاوینگے ع عمرؓ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَحَدُکُمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ
لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ
قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ مسلم مین عمر فاروق رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو کوئی تم مین سے جواب مین کہے
اللہ اکبر اللہ اکبر پھر مؤذن کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ تو سننے والا کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ پھر مؤذن جب کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ تو سننے والا کہے
اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر جب مؤذن کہے حی علی الصلوۃ تو سننے والا کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب مؤذن کہے حی علی الفلاح تو سننے والا کہے
لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو سننے والا کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب مؤذن کہے لا الہ الا اللہ تو سننے والا لا الہ الا اللہ
اپنے سچے دل سے کہے تو بہشت مین جاوے ف اس حدیث مین حضرتؐ نے اذان کا جواب دینا سکھایا اور سچے دل سے جواب دینے والے کو
بہشت کا وعدہ کیا جب مسلمان اذان سنے تو سب کاروبار چھوڑکر اذان کا جواب دیوے تاکہ بہشت کی بشارت مین داخل ہو اکثر علما کے
نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہے اور اگر ایک مکان مین کئی اذانون کی آواز آتی ہو تو اپنے محلے کی مسجد کی اذان کا جواب دیوے باقی کا
۸۴۱ جواب دینا واجب نہین اور اگر قرآن پڑھتا ہو تو چپ رہے جواب اذان کا ذکر کرتے ہے ع ابوہریرہؓ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ
مِنَ اللَّیْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی لِسَانِہٖ فَلَمْ یَدْرِ مَا یَقُوْلُ فَلْیَضْطَجِعْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی رات کو اٹھے یعنی تہجد کی نماز کو اسواسطے پھر قرآن اسکی زبان سے صاف نہ پڑھا جاوے سو نیند سے ایسا غافل ہو
کہ نہ جانے کہ کیا کہتا ہے تو چاہیے کہ لیٹ رہے ف یعنی تہجد کی نماز سرور اور حضور سے چاہیے نیند کے غلبے مین یہ بات حاصل نہین اسواسطے
۸۴۲ سونے کو فرمایا پھر جب غلبہ نیند کا دفع ہو تب کھڑے ہوکر قرآن پڑھے ع ابوہریرہؓ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَلْیُصَلِّ

جس طرح مؤذن کہتا ہی پھر مجھپر درود پڑھو اس واسطے کہ جو میرے اوپر ایکبار درود پڑھیگا خدا اوسکے سبب سے دس بار اوسپر رحمت
کریگا پھر میرے واسطے وسیلہ مانگو سو البتہ وسیلہ بہشت مین ایک بڑے عمدہ مقام کا نام ہی نہین لائق ہی وہ مقام مگر ایک بندے
کے واسطے خدا کے بندون سے اور امیدوار ہون کہ وہ بندہ مہین ہونگا یعنی وہ عالیمقام مجھی کو ملیگا سو جو شخص خدا سے میرے واسطے وسیلہ مانگا کریگا یعنی اذان کے بعد اوسپر میری شفاعت ضرور ہوگی ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بعد اذان کے اول حضرت پر درود پڑھے پھر وہ دعا پڑھے جسمین وسیلے کا ذکر ہی تاکہ حضرت کی شفاعت اوسکے گناہ بخشاوے اور درود کی بڑی فضیلت اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ جو حضرت پر ایک بار درود پڑھے اوسپر دس بار خدا رحمت کرتا ہی اور صاف معلوم ہوا کہ سب پیغمبرون سے ہمارے حضرت افضل ہین اس واسطے کہ وہ عالیمقام یعنی وسیلہ سوائے حضرت کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملیگا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی عَبْدِکَ وَسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ

۸۲۱ ق اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اذان سنا کرو تو کہا کرو جیسا مؤذن کہتا ہی ف مگر دوسری حدیث مین ہی کہ بجاے

۸۲۲ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا سَمِعْتُمْ نُھَاقَ الْحَمِیْرِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِنَّھَا رَاَتْ شَیْطَانًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَۃِ فَاسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّھَا رَاَتْ مَلَکًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سنو گدھیکا رینگنا تو خدا کی پناہ مانگو شیطان سے اس واسطے کہ اوسنے شیطان دیکھا ہی اور جب تم مرغ کی بانگ سنو تو خدا سے اوسکا فضل کرم مانگو اس واسطے کہ اوسنے فرشتے کو دیکھا ہی ف حدیث سے معلوم ہوا کہ گدھا شیطان کو دیکھکے بولتا ہی اور مرغ فرشتے کو دیکھکے بولتا ہی گدھا بسبب حماقت اور بہت کھانے کے شیطان سے مناسبت رکھتا ہی اور مرغ سخاوت اور شجاعت اور کم خوابی سے فرشتے سے مناسبت رکھتا ہی واللہ اعلم

۸۲۳ ق اَبُوْ قَتَادَۃَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَآءِ وَاِذَا اَتَی الْخَلَآءَ فَلَا یَمَسَّ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ وَلَا یَتَمَسَّحْ بِیَمِیْنِہٖ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی چیز پیے تو

۸۲۴ دم نہ چھوڑے پانی مین اور جب پاخانے مین آوے تو نہ چھوئے اپنا نر داہنے ہاتھ سے اور نہ ڈھیلے پونچھے داہنے ہاتھ سے م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا شَرِبَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَآءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کتا تمھارے کسیکے برتن مین پیجاوے تو چاہیے کہ سات بار اوسکو دھو ڈالے ف امام شافعی کا یہی مذہب ہی کہ کتے کے جھوٹے برتن کو سات بار دھوئے تو پاک ہووے لیکن ایکبار مٹی اور پانی سے اور سات بار صرف پانی سے اور امام اعظم کے نزدیک تین بار دھونے سے پاک ہوتا ہی سات بار دھونیکا اول حکم ہوا تھا کہ عرب لوگ کتون کو ناپاک نجانتے تھے

۸۲۵ م اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلَمْ یَدْرِ کَمْ صَلّٰی ثَلٰثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْیَطْرَحِ الشَّکَّ وَلْیَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَیْقَنَ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ فَاِنْ کَانَ صَلّٰی خَمْسًا شَفَعْنَ لَہٗ صَلَاتَہٗ وَاِنْ کَانَ صَلّٰی اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِّلشَّیْطَانِ مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شک کرے اپنی نماز مین بھولنے کہ کتنی پڑھی تین رکعت یا چار رکعت تو شک کو چھوڑ دے اور جسپر یقین کرتا ہو اوسی پر بنا کرے پھر دو سجدے کرے سلام کرنے سے پہلے تو اگر پانچ رکعت نماز پڑھی ہوگی تو وہ سجدے اوسکی نماز کو جوڑا ہوجاوینگی یعنی چھ ہونگی اور اگر نماز پوری پڑھی ہوگی تو وہ سجدے شیطان پر خاک ڈالی ف یعنی جب شک پڑے کہ

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی نماز مین بیٹھے تو التحیات پڑھے یعنی سب زبان کی عبادتین جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتین جیسے نماز اور حج وغیرہ اور مال کی عبادتین جیسے زکوۃ اور خیرات صرف خدا ہی کے واسطے ہین سلام تجکو اے پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہمکو اور سب خدا کے نیک بندون پر گواہی دیتا ہون کہ سوے خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بندہ ہی خدا کا اور اوسکا رسول ہی ف عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ ہم نماز مین بیٹھکر کہا کرتے تھے خدا کو سلام جبرئیل کو سلام میکائیل کو فلانے اور فلانے کو سلام تب حضرت نے ہمکو التحیات سکھلائی اور فرمایا کہ جب تمنے کہا کہ خدا کے نیک بندہ پر سلام ہی تو جتنے خدا کے بندے آسمان اور زمین مین ہین خواہ فرشتے خواہ پیغمبر خواہ اولیا خواہ جن خواہ آدمی سبکو تمہارا اسلام پہونچ گیا اب ہر ایک کا نام لینا کچھ ضرور نہین نماز مین التحیات پڑھنا امام اعظم اور شافعی کے نزدیک واجب ہی اور امام مالک کے مذہب مین سنت ہی ف ابوہریرہ رضہ ۸۴۸
اذا قلت لصاحبک انصت یوم الجمعۃ والامام یخطب فقد لغوت بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ رہ جمعے کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو مقرر تو نے نکمی بات اور لغو حرکت کی ف خطبہ سننا واجب ہی اوسوقت بولنا درست نہین اور جب دوسرے بولنے والے سے کہا کہ چپ رہ تو اوسکا بولنا بھی باطل ہوا زبان سے منع کرنے اشارے سے کہے ف ابن عمر رضہ اذا کان احدکم علی الطعام فلا یعجل حتی یقضی حاجتہ منہ وان اقیمت الصلوۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کو بیٹھے تو جلدی نکرے جبتک کھانے سے فراغت نکرلیوے اگرچہ نماز کی تکبیر بھی ہوگئی ہو ف جلدی کرنا اس واسطے منع فرمایا کہ کھانے کی طرف دل لگا رہیگا حضور دل سے نماز نہوگی اور اگر جانے کہ غلبہ بھوکھ کا نہین ہی اور کھانا کھاتے تک جماعت ہوچکے گی تو نماز مین شریک ہو ۸۴۹
روایت ہی کہ عبداللہ بن عباس رضہ ابوہریرہ کباب کھاتے تھے اتنے مین جماعت کی تکبیر ہوئی عبداللہ بن عباس رضہ نے ابوہریرہ سے کہا کہ جلدی نکرو اسکو کھالو تاکہ نماز مین دل نہ لگا رہے ف ابن عمر رضہ اذا کان احدکم یصلی فلا یبصق قبل وجہہ فان اللہ قبل وجہہ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھے تو نہ تھوکے اپنے مواجہہ ۸۵۰
سامنے اسواسطے کہ خدا کا قبلہ ہی اسکے روبرو ف ابن مسعود رضہ اذا کانوا ثلثۃ فلا یتناجی اثنان دون واحد بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو دو آدمی چپکے کان مین بات نکرین ایک کو چھوڑکے ف اسواسطے منع کیا کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا کہ وہ خیال کریگا کہ مجکو مشورے کے لائق نہین جانتے ہین یا کچھ میری بدی کی فکر مین ہین اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ چار آدمی ہون تو دو آدمی کا چپکے بات کرنا مضایقہ نہین یعنی اس صورت مین ۸۵۱
رنج نہوویگا ابوسعید رضہ اذا کانوا ثلثۃ فلیؤمہم احدہم واحقہم بالامامۃ اقرؤہم مسلم مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو ایک اونکی امامت کرے اور لائق تر امامت کے واسطے اونمین وہ ہی جو قرآن خوب پڑھ جانتا ہو ف حضرت کے وقت مین جو بڑا قاری ہوتا تھا وہ مسائل بھی خوب جانتا تھا اس واسطے حضرت نے قاری کو عالم پر مقدم رکھا اور اب اکثر اماموں کا یہ مذہب ہی کہ عالم مسئلہ دان قاری پر مقدم ہی کہ نماز مین اگر کچھ خلل ہوگا تو عالم درست کریگا ۸۵۲
نہ قاری اور حافظ کیا جاے کہ کس چیز سے نماز ٹوٹتی ہی اور کس سے مکروہ ہوتی ہی ف جابر رضہ اذا کان واسعا ۸۵۳

متی الساعۃ فقال کیف اضاعتھا قال اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ بخاری مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب امانت ضایع کی جاوے تو انتظار کر قیامت کی حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ قیامت کب
آویگی پھر اوس مرد نے کہا کہ امانت کا ضایع ہونا کیسا حضرت نے فرمایا کہ جب سپرد ہو حکومت اور سرداری نالائق کو تو منتظر رہ قیامت کا

۸۳۲ ف یعنی نے علم کم عمر ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہی قیامت کی م ابوموسیٰ اذا عطس احدکم فحمد اللہ فشمتوہ فان
لم یحمد اللہ فلا تشمتوہ مسلم مین ابوموسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو اوسکو نیک دعا دو

۸۳۳ یعنی یرحمک اللہ کہو اور اگر الحمد للہ نہ کہے تو اوسکو مت دعا دو م ابوھریرۃ اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ ولیقل
لہ اخوہ او صاحبہ یرحمک اللہ فاذا قال لہ یرحمک اللہ فلیقل یھدیکم اللہ ویصلح بالکم بخاری مین
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اوسکا بھائی یا مصاحب جواب مین یرحمک اللہ کہے یعنی خدا تجھپر رحمت کرے
اور جب اوسکو یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا یون کہے دوسرے سے کہ یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی خدا تمکو نیک راہ بتلاوے اور تمھارے دل کی سنوارے

ف چھینک صحت کی دلیل ہی اسواسطے الحمد للہ کہنا سنت ہوا اور جواب دینا بعضون کے نزدیک واجب ہی اور بعضون کے نزدیک مستحب

۸۳۴ م عبد اللہ بن عمرو اذا فتحت علیکم فارس والروم ای قوم انتم قال عبد الرحمن بن عوف
نقول کما امرنا اللہ فقال او غیر ذلک تتنافسون ثم تحاسدون ثم تتدابرون ثم تتباغضون
او نحو ذلک ثم تنطلقون فی مساکین المھاجرین فتجعلون بعضھم علی اعناق بعض مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمپر فتح ہوگا ایران اور روم کا ملک تو کون قوم ہوگی یعنی شکرگزار ہوگی یا ناشکر کہا عبد الرحمن بن عوف نے
ہم شکرگزار ہونگے جیسا ہمکو خدا نے حکم کیا تو حضرت نے فرمایا کہ یا اسکے سوا کہوگے یعنی شکرگزاری نکروگے بلکہ ہوسنس کروگے پھر آپس مین
حسد کروگے پھر آپس مین ایک دوسرے کی جڑ کاٹوگے برادر یکا حق مانوگے پھر آپس مین بغض اور عداوت رکھوگے راوی کو شک ہی کہ حضرت نے
یہ لفظ فرمائی یا اسکے مانند کوئی اور پھر حضرت نے فرمایا کہ پھر تم چلوگے محتاج مہاجرین مین سو چڑھاوگے اونکے بعضونکو بعضونکی گردنون پر
یعنی ایک دوسرے کے قابو مین کروگے یا اونکو تکلیف مالایطاق دوگے ف حضرت نے اس حدیث مین روم اور ایران کے فتح ہونے کی آگے سے

ف بجزہ فرفوج ایران وروم دوفوج کاوارث آیندہ

خبر دی اور زیادتی مال اور دولت کی خرابیان اور فساد بیان کیے سو صدیق رض اور فاروق رض کی خلافت مین اونکے بندوبست سے کچھ فساد نہوا
حضرت عثمان رض کی آخر خلافت مین مسلمانون مین فساد شروع ہوا علی مرتضی علیہ السلام کی خلافت مین زیادہ بڑھا پھر تو یزید پلید اور مروان
اور اوسکی اولاد کی حکومت اور سلطنت مین مہاجرین صحابہ کی زیادتیان اور جو جو فساد اور خرابیان ہوئین سب احادیث مین مذکور ہین جیسا
فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہی حضرت کا

۸۳۵ خ ابن عمر اذا قاتل احدکم فلیجتنب الوجہ بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی لڑے تو چاہیے کہ مونہہ کو بچاوے ف یعنی جب مسلمان سے مار کوٹ ہو یا کوئی مسلمان ناحق قتل کا
ارادہ کرے تو اپنے بچاو کے واسطے اوسکو مارے لیکن مونہہ مین زخم نہ لگاوے اس واسطے کہ آدمی کا مونہہ شرف پیغمبر ہی یا کافر سے لڑائی ہو تو

۸۳۶ جب تک اور جگہہ مارنے سے کام نکلے تو اوسکے مونہہ کو نہ مارے لیکن یہ فرض نہین ہی م ابوھریرۃ اذا قال احدکم امین وقالت
الملائکۃ فی السماء امین فوافقت احداھما الاخری غفر لہ ما تقدم من ذنبہ مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت کہے آمین کہی اور فرشتون نے آسمان مین آمین کہی پھر موافق پڑ گئی ایک آمین دوسری سے تو اوس آمین کہنے والے کے

تدبیر کرے اگر علم ہی تو اوسکے باقی رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہی تو اونکو دین کی تعلیم کرے اور بری صحبت اور برے کاموں سے
بچاوے اگر موت کے بعد اونکی دعا سے فائدہ اوٹھاوے معلوم ہوا کہ مرد حقیقت مین وہ ہی جسکا موت کے بعد کچھ نیک نشان باقی رہے زندہ جاوید
ہر کہ نکو نام زیست ۔ کہ بعد ازو نیک زندہ کند نام را ۔ ق ابن عمر اذا مات ان جل عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ ۸۵۸
والعشی ان کان من اھل الجنۃ فالجنۃ وان کان من اھل النار فالنار ثم یقال ھذا مقعدک الذی
تبعث الیہ یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرجاتا ہی مرد تو اوسکا اصلی مکان
صبح شام سامنے کیا جاتا ہی اگر وہ بہشتی ہی تو بہشت دکھائی جاتی ہی اور اگر دوزخی ہی تو دوزخ دکھائی جاتی ہی پھر اوس سے فرشتے کہتے ہین
یہ تیرا وہ مقام ہی کہ قیامت کے دن تو بھیجا جاویگا ق دکھلانے کا یہ فائدہ کہ ایماندار خوش اور مشتاق ہو اور کافر کو رنج اور وحشت
زیادہ ہو ق ابو موسی اذا مر احدکم فی مسجدہ او سوقہ وبیدہ نبل فلیأخذ بنصالھا ثم لیأخذ بنصالھا ۸۵۹
ثم لیأخذ بنصالھا بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد یا بازار مین گذرے اور ہاتھ مین تیر ہون
تو چاہیے کہ اونکی گانسی اپنے ہاتھ مین پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے ف گانسی پکڑ لینے کو اس واسطے فرمایا کہ
کسی شخص کو نہ لگ جاوے اور تین بار اس واسطے فرمایا کہ لوگ اس حکم کو سمجھ نہ سمجھین اور مسجد اور بازار کو اس واسطے خاص کر کیا کہ
وہان اکثر ہجوم ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجمع مین چھاتی بندوق اور طمنچے کو دونون ہاتھون پر چڑھا کر لیجانا درست نہین
کہ اکثر دغا ہو گئی ہی م ابن مسعود اذا مر بالنطفۃ ثنتان واربعون لیلۃ بعث اللہ الیھا ملکا ۸۶۰
فصورھا وخلق سمعھا وبصرھا وجلدھا ولحمھا وعظامھا ثم قال یارب اذکر ام انثی فیقضی
ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یقول یارب اجلہ فیقول ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یقول
یارب رزقہ فیقول ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یخرج الملک بالصحیفۃ فی یدہ فلا یزید علی
امر ولا ینقص مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نطفے پر بیالیس دن گذر جاتے ہین تو اوسکی طرف حق تعالی فرشتے کو
بھیجتا ہی سو وہ اوسکی صورت بناتا ہی اور اوسکے کان اور آنکھ اور کھال اور گوشت اور ہڈیان جدا جدا بناتا ہی پھر فرشتہ کہتا ہی کہ ای رب
یہ مرد ہوگا یا عورت سو تیرا رب حکم دیتا ہی جیسا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ اسکی ای رب زندگی کتنی ہی
اور موت کب ہی سو فرما دیتا ہی تیرا رب جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ ای رب اسکی روزی کتنی ہی سو
خدا فرما دیتا ہی جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ اوس حساب کے بند کو باہر نکال لاتا ہی اپنے ہاتھ مین پھر اوسمین نہ کچھ
بڑھتا ہی نہ گھٹتا ف فرشتے خدا کی طرف سے عالم کے سب کاموں پر مقرر ہین لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے سپرد کاموں مین
ایسا اختیار نہین رکھتے کہ جو چاہین سو کرین بلکہ ہر ایک کام مین اذن فی کی بات کو ضد سے پوچھتے ہین سبحان اللہ مالک اور حاکم اسکا نام ہی کہ عرش
سے فرش تک لاکھون فرشتے دارو غہ ہین لیکن ہون اوسکے حکم نہ کوئی پتا ہلے نہ قطرہ گرے اور یہ جو عالم مین مشہور ہی کہ آدمی کی
کھوپری مین ہاتھے پر جو نقش ہین وہ قسمت کا لکھا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس بات کی کچھ اصل نہین اس واسطے کہ قسمت کے حساب
کو فرشتہ باہر نکال لاتا ہی واللہ اعلم دوسرے باب کی حدیث مین تھا کہ چالیس دن نطفہ رہتا ہی اور چالیس دن خون بستہ ہوتا ہی اور
چالیس دن کے بعد گوشت بنتا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیالیس ہی دن کے بعد گوشت اور ہڈیان بنتی ہین تو مطلب یہ ہی کہ بیالیس

رکعتین خفیفتین بین مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اوٹھے یعنی تہجد کو تو چاہیے کہ دو رکعت ہلکی نماز پڑھے

ف حضرتؐ نے خوب حکمت بتائی کہ اول نیند کا خمار اور سستی بدن مین ہوتی ہی جب اول اوسنے ہلکی نماز پڑھی تو باقی تہجد کی نماز بخوشی طول قرات سے پڑھیگا یا یہ دو رکعت تحیۃ الوضو کی مراد ہون اور ہلکی رکعتین اس واسطے فرمائین تاکہ وے وسوسہ اداہون اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ جو وضو کرکے دو رکعتین بے وسوسہ پڑھیگا اوسکے پچھلے گناہ معاف ہونگے بہرصورت اول دو رکعتین ہلکی پڑھے پھر طول کرے جب تک کہ حضور دل حاصل رہے بعد فرض کے سب نفلون سے تہجد کی نماز افضل ہی اللہ اسکا مزا مسلمان کو دیوے آمین ۸۴۳ م ابوہریرہؓ

اِذَا اَقَامَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ رَجَعَ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی اوٹھ جاوے اپنی جگہہ سے پھر وہ پلٹ آوے تو اوس جگہہ کا وہی شخص زیادہ ترحق دار ہی ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد کی صف مین بیٹھا پھر وضو کرنے کو یا کسی اور کام کو جاوے اور دوسرا شخص اوسکی جگہہ پر بیٹھ گیا ہو تو اوسکو وہان سے اوٹھا دیوے اور پہلا شخص اپنی جگہہ پر بیٹھے اسی طرح اور مجلس مین بھی م ابوذرؓ ۸۴۴

اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَاِنَّہٗ یَسْتُرُہٗ اِذَا کَانَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ یَدَیْہِ مِثْلُ اٰخِرَۃِ الرَّحْلِ فَاِذَا لَمْ یَکُنْ بَیْنَ یَدَیْہِ مِثْلُ اٰخِرَۃِ الرَّحْلِ فَاِنَّہٗ یَقْطَعُ صَلٰوتَہُ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَۃُ وَالْکَلْبُ الْاَسْوَدُ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھڑا نماز پڑھتا ہو تو اوسکی آڑ ہوجاتی ہی جب اوسکے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو اور اگر اوسکے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی برابر کوئی چیز نہو تو اوسکی نماز توڑ تا ہی گدھا اور عورت اور کالا کتا ف جب دیوار کی آڑ نہو تو نمازی اپنے سامنے ایک ہاتھہ کے برابر لنبی لکڑی اور انگلی برابر موٹی لکڑی کھڑی کرے پھر اگر کوئی اوسکے آگے سے نکل جاوے تو کچھہ مضایقہ نہین اگر امام کے روبرو ہو تو مقتدیونکو بھی کفایت کرتی ہی اور سب اماموں کے نزدیک گدھے اور سیاہ کتے اور عورت کے سامنے آنے سے نماز نہین جاتی لیکن امام احمد کے نزدیک صرف سیاہ کتے سے نماز ٹوٹتی ہی سب علماء کے نزدیک ابوسعیدؓ کی حدیث دلیل ہی کہ نماز کسی چیز سے نہین جاتی اور بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ مین حضرتؐ کے سامنے سویا کرتی تھی اور حضرت نماز پڑھا کرتے تھے م ابوہریرہؓ ۸۴۵

اِذَا قَرَاَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَۃَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّیْطَانُ یَبْکِیْ یَقُوْلُ یَا وَیْلَہٗ اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَیْتُ فَلِیَ النَّارُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب پڑھتا ہی آدم کا بیٹا قرآن مین سجدے کی آیت پھر سجدہ کرتا ہی الگ ہوجاتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہی کہ ہاے میری کمبختی حکم ہوا آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا سو اوسنے سجدہ کیا تو اوسکے لیے بہشت اور مجھکو سجدے کا حکم ہوا میںنے نہانا تو مجھکو دوزخ ہی ف اس حدیث مین سجدے کی فضیلت اور شیطان کے حسد اور افسوس کا بیان ہی م یا ویلتی مشکوۃ شریف ۸۴۶

جَابِرٌ اِذَا قَضٰی اَحَدُکُمُ الصَّلٰوۃَ فَلْیَجْعَلْ لِبَیْتِہٖ نَصِیْبًا مِنْ صَلٰوتِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ جَاعِلٌ فِیْ بَیْتِہٖ مِنْ صَلٰوتِہٖ خَیْرًا مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز ادا کرچکے تو چاہیے کہ اپنے گھر کے واسطے بھی نماز مین سے کچھہ حصہ رکھے اسواسطے کہ خدا اوسکے گھر مین نماز کے سبب بہتری اور برکت کرنے والا ہی ف یعنی جب مسجد مین فرض پڑھے تو سنت اور نفل گھر مین پڑھے اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ سوا فرض کے سب نمازین گھر مین افضل ہین تاکہ خیر اور برکت گھر مین ہو اور شیطان کا دخل نہو

ف اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا قَعَدَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَقُلِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ ۸۴۷

پھر ایک مرد نے کہا کہ بھلا فرمایئے تو جسکے ناک ہون نہ کیان نہ زمین کیا کرے حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا قصد کرے
سو پتھر سے اوسکی بار ھ کو کوٹ ڈالے یعنی لڑنے کی چیز کوئی باقی نرکھے جو حاصل ہو لڑائی کا پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ مین جتنی ہو سکے
الٰہی مین تیرا حکم پونہچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پونہچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پونہچا چکا اسکو تین بار فرمایا پھر ایک مرد نے کہا بھلا اسلئے
تو کہ اگر مجھسے زبردستی کرین یہان تک کہ دو صفون مین یا دو گروہون مین کسی طرف کھینچ لیجاوین پھر وہان کوئی مجکو تلوار مارے
یا کوئی تیر آوے اور مجکو قتل کرے حضرت نے فرمایا کہ تیرا اور اوسکا گناہ اوسی پر پلٹ پڑیگا اور وہ دوزخیون مین داخل ہوگا ف
حضرت کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہونگے اور مسلمانون مین قتل شروع ہوگا اسواسطے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اوسوقت مین
گوشہ گیری بتلائی اکثر حضرت کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص اور ابوبکرہ مسلمانونکی جنگ مین شریک نہوئے جب

۸۶۴ اسی حدیث کے ف ابن عمر اذا نصح العبد لسیدہ واحسن عبادۃ ربہ کان لہ اجرہ مرتین
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام اپنے مالک کی خیرخواہی کی اور اپنے خدا کی اچھی عبادت
کی تو اوسکے دو ہرے ثواب ہونگے ف یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی اطاعت کا اور دوسرا ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا ف

۸۶۵ ابوہریرۃ اذا نظر احدکم الی من فضل علیہ فی المال والخلق فلینظر الی من ھو اسفل منہ
بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی دیکھے مال اور صورت مین اپنے سے بہتر کو تو چاہیے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھے

علاج ناشکری و غرور ف یعنی جب کسی زیادہ مالدار اور خوبصورت کو دیکھے تو لازم ہی کہ جو اپنے سے کمتر ہین مال اور شکل مین اونکو دھیان کرے
تاکہ اوسکو حسرت اور افسوس اور ناشکری نہ حاصل ہو اس واسطے کہ دنیا مین جو شخص ہی اوسسے ہزارون درجہ بہتر بھی عالم مین موجود ہین مثلاً
اگر کوئی محتاج ہی تو ہزارون محتاج بھی ہین اور بیمار بھی ہین اور اگر کوئی محتاج اور بیمار ہی تو بیسکڑون محتاج بھی ہین بیمار بھی ہین اور کافر بھی تو
اون سے ہزار درجے یہ بہتر ہی سبحان اللہ حضرت نے عجب مجرب علاج بتلائی کہ اگر اسکا دھیان کرے تو کبھی رنج دل مین نہ آوے اور خدا کا
شکوہ زبان سے نہ نکلے بلکہ شکرگزاری کیا کرے اور مصابیح مین بصری روایت یون ہی کہ دنیا مین کمتر لوگونکو دیکھے اور دین مین اپنے سے
بہتر لوگونکو دھیان کرے تاکہ اپنی عبادت اور خوبیون سے غرور نہ دلمین سماوے مثلاً اگر یہ شخص نماز پنجگانہ نہ پڑھتا ہی تو دوسرا تہجد بھی
پڑھتا ہی تو وہی افضل ہی اسی طرح لاکھون بندے ایک سے ایک عبادت اور پرہیزگاری مین بہتر موجود ہین اگر یہ دھیان کیا کریگا
تو دینداری مین آپ کو کمتر اور سست جانیگا اور اگر دینداری مین اپنے سے کمتر لوگون کو خیال کریگا کہ فلانا نماز نہین پڑھتا فلانا قصور

۸۶۶ ہوکر حج نہین کرتا زکوۃ نہین دیتا تو آپ کو یہ شخص بہتر سمجھیگا اور یہی اسکے حق مین ہر ہی ح انس اذا نعس احدکم فی
الصلوۃ فلینم حتی یعلم ما یقرأ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز مین اونگھنے لگے تو
اوسکو چاہیے کہ سوریے یہان تک کہ جاتی رہے جو پڑھے ف یعنی سونے کے بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑھنے کو سمجھے تب نماز پڑھے نیند کی

۸۶۷ حالت مین نماز اسواسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت مین آدمی کہتا ہی کچھ اور سکتا ہی اور کچھ ف عایشۃ اذا نعس احدکم وھو
یصلی فلینم حتی یذھب عنہ النوم فان احدکم اذا صلی وھو ناعس لا یدری لعلہ یذھب
یستغفر فیسب نفسہ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی اونگھے نماز پڑھتے
تو چاہیے کہ سوریے یہان تک کہ نیند جاتی رہے اسواسطے کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھیگا اونگھتا تو اوسکو نہ معلوم ہوگا شاید وہ تو مغفرت

تخالف بعض طرقه وإذا كان ضيقا فاشدد على حقويك **قال** ك بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کپڑا لنبا چوڑا ہو تو اوسکے دونون کھونٹون کو جدا جدا باندھ یعنی آدھا کندھے پر ڈال اور
آدھے سے شرمگاہ چھپا اور اگر کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو صرف اپنی کمری پر باندھ یعنی شرمگاہ چھپانا مقدم ہی حضرت نے جابر رضی سے
فرمایا **ق** ابوهريرة إذا كان يوم الجمعة كان على كل باب من أبواب المسجد ملائكة يكتبون الأول ۸۵۴
فالأول فإذا جلس الإمام طووا الصحف وجاؤا يستمعون الذكر بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جمعے کا دن ہوتا ہی تو مسجد کے سب دروازون پر فرشتے ہوتے ہین لکھتے جاتے ہین کہ فلانا شخص آیا اوسکے بعد فلانا پھر جب
امام خطبے کے واسطے منبر پر بیٹھا تو لپیٹ ڈالتے ہین اون کاغذون کو جنمین لوگون کے نام لکھتے جاتے تھے اور مسجد مین آتے ہین خدا کے ذکر سنے کو
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک امام خطبہ نہین شروع کرتا تو آنے والون کو فرشتے لکھتے ہین تو اونکو زیادہ ثواب بھی ہوگا اور
جب خطبہ شروع ہوا تو اوس وقت آنے والے کا نام فرشتے اپنے دفتر مین نہین لکھتے حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جلد مسجد مین حاضر ہون
ق أبو موسى إذا كان يوم القيامة دفع الله إلى كل مسلم يهوديا أو نصرانيا فيقال هذا ۸۵۵
فكاكك من النار مسلم مین ابوموسی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو
ایک یہودی یا ایک نصرانی دیوگا پھر فرماویگا کہ یہ تیری دوزخ کی مخلصی کا بدلا ہی یعنی تیرے بدلے یہودی یا نصرانی دوزخ مین جاویگا تو
چھوٹ گیا **ف** یہودیون نے بہت پیغمبرون کو نمانا اور قتل کیا اور نصرانیون نے حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا اور ہمارے
حضرت کا انکار کیا اور مسلمانون نے حضرت کو مانا تو اگلے سب پیغمبرون کو بھی مانا سو اس واسطے خدا نے مسلمانون کا بدلا یہودیون اور
نصرانیون کو مقرر کیا یہ ظلم نہین انصاف ہی کہ تابعدار کو شکر اور موذی منکر کو ٹکر لیکن یہ اون مسلمانون کے حق مین ہی جو بے عذاب بہشت
مین جاوینگے اس واسطے کہ حضرت اکثر مسلمانون کو شفاعت کرکے دوزخ سے نکلوا وینگے اگر سب دوزخ سے بچتے تو شفاعت کی کیا
کیا حاجت تھی **م** جابر إذا كفن أحدكم أخاه فليحسن كفنه مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی ۸۵۶
اپنے بھائی مسلمان کو کفن دیوے تو چاہیے اچھا ستھرا کفن دیوے **ف** یہ مطلب نہین کہ بہت قیمتی بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک کپڑا
مراد ہی اور اوسکے قدر اور لیاقت سے کم نہو **م** أبو هريرة إذا مات الإنسان انقطع عنه عمله إلا من ثلاثة إلا ۸۵۶
من صدقة جارية أو علم ينتفع به أو ولد صالح يدعو له مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
آدمی مر گیا تو اوسکا عمل کٹ گیا اور موقوف ہوا مگر تین طرح کے عمل موت کے بعد بھی اوسکا ثواب نہین موقوف ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا
فائدہ ہمیشہ جاری رہے دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرے نیکبخت بیٹا جو باپ کے واسطے دعا کرے **ف** یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہی
بعد موت کے نہ عمل ہی نہ ثواب مگر ان تین عملون کا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہین ہوتا صدقہ جاری یعنی وہ نیک کام جسکا فائدہ خلقت کو مدام حاصل رہے جیسے مسجد اور
کنوان اور سدا اور سرا اور معافی کی زمین اور وقف زمین کا یا گھر کا یا کتاب کا اور علم جس سے خلقت کو فائدہ ہو یعنی لوگون کو علم دین پڑھانا
دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دین کی کتاب کا ترجمہ اور شرح کرنا یا کنواں وقف مسلمان دین سے وقف
ہو جاوین اور نیک بیٹا یعنی بد کار بیٹے سے میت کو ثواب نہین حاصل مطلب اس حدیث کا یہ ہی کہ موت ہر دم سامنے ہی ایسا نہو کہ دین کی
راہ سے آدمی نے نام و نشان مٹا دیا ان تین کامون مین سے جو ہو سکے اوسکی جلد فکر کرے اگر دنیا کا کچھ مقدور نہو تو اوسکے موافق قبر مین کی

الباب الرابع

فليغمسه ثم ليلنزعه فان في احد جناحيه داء وفي الآخر شفاء بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جب تمہارے پانی مین مکھی گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو ڈبو دے پھر اوسکو نکال ڈالے اس واسطے کہ اوسکے ایک پر مین مرض ہی
اور دوسرے پر مین شفا ہی ف دوسری روایت یون ہی کہ مکھی اپنے شفا کے پر کو اونچا رکھتی ہی اور بیماری کے پر کو نیچے رکھتی ہی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ نے خون کے حیوان نے سے پانی ناپاک نہین ہوتا م جابر رض اذا وقعت لقمة احدكم فليأخذها فليمط ما ۸۷۴
كان بها من اذى وليأكلها ولا يدعها للشيطان ولا يمسح يده بالمنديل حتى يلعق اصابعه
فانه لا يدري في اي طعامه البركة مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسیکا لقمہ
گر پڑے تو چاہیے کہ اوسکو اوٹھالیوے اور جو گرد غبار اوسپر لگا ہو اوسکو دور کرے اور چاہیے کہ اوسکو کھاوے اور اوسکو شیطان کے
واسطے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھہ رومال مین نہ پوچھے جب تک کہ اپنی انگلیان نہ چاٹے اس واسطے کہ وہ نہین جانتا کہ اوسکے کھانے کی
کس چیز مین برکت ہی ف اگر لقمہ نہ لینا غرور کی دلیل ہی کہ ناحق ضائع کرنا ہی اور انگلیان چاٹنے سے غرور دفع ہوتا ہی
اور برکت کی امید علاوہ ہی م عبد الله بن مغفل رض اذا ولغ الكلب في الاناء فاغسلوه سبع مرات ۸۷۵
عفروه الثامنة في التراب مسلم مین عبد اللہ بن مغفل رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب برتن مین کتا مونہہ ڈالے تو اوسکو سات
بار دھو ڈالو اور آٹھوین بار خشک مٹی سے مانجو ق ابو هريرة وجابر بن سمرة اذا هلك كسرى فلا كسرى ۸۷۶
بعده واذا هلك قيصر فلا قيصر بعده والذي نفس محمد بيده لتنفقن كنوزهما في
سبيل الله بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض اور جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اوسکے بعد
کوئی دوسرا بادشاہ نہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اوسکے بعد وہان کا بادشاہ نہوگا اور قسم ہی اوس ذات پاک کی
جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ مقرر اون دونون ملکون کے خزانے خدا کی راہ مین بانٹے جاوینگے ف یعنی روم اور ایران کے
بادشاہون کے خاندان مین سلطنت نہ رہیگی اسلام کا عمل وہان ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ایران
عمر فاروق رض کی خلافت مین فتح ہوا بیالیس ہزار کا لشکر اسلام تمام سپاہی کو بارہ ہزار درم ملے تھے تو اس حساب سے سب خزانہ ایران کا
بیالیس کرور ہوا اور اسی طرح روم بھی مسلمانون کے ہاتھہ سے فتح ہوا اور وہان کا خزانہ بھی لشکر اسلام مین تقسیم ہوا ۸۷۷ جابر رض اذا
هم احدكم بالامر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل اللهم اني استخيرك بعلمك
واستقدرك بقدرتك واسئلك من فضلك العظيم فانك تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم
وانت علام الغيوب اللهم ان كنت تعلم ان هذا الامر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة
امري او قال عاجل امري واجله فاقدره لي ويسره لي ثم بارك لي فيه اللهم وان كنت تعلم ان هذا
الامر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة امري او قال في عاجل امري واجله فاصرفه عني
واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان ثم رضني به بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جب تم مین سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتین فرض کے سوا پڑھے یعنی نفل نیت کرے پھر یہ دعا پڑھے اللھم سے آخر تک
یعنی الٰہی مین تجھسے خیریت مانگتا ہون تیرے علم کے وسیلے سے اور تجھسے قدرت مانگتا ہون تیری قدرت کے وسیلے سے اور سوال کرتا ہون

دن کے بعد بدن بطور خاکا ہوتا ہی اور کمال پوری صورت بعد چار مہینے کے ہوتی ہی تو دونون حدیثون کا ایک ہی مطلب ہوا واللہ اعلم ۷

۸۶۱ ابو موسیٰ اذا مرض العبد او سافر کتب له مثل ما کان یعمل مقیما صحیحا بخاری مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی تو اوسکا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہی جیسا وہ اپنے وطن مین اور صحت کی حالت مین کرتا تھا ف یعنی بیمار کی عبادت اور نماز خواہ بیٹھے ہو خواہ لیٹے خواہ تیمم سے تو اوسکا ثواب صحت کی نماز کے برابر ہی جو کھڑے ہو کر پڑھتا تھا وضو سے اور سفر کی دو رکعتون کا ثواب چار رکعت کے برابر ہی جیسا وطن مین پڑھتا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وظیفہ اور نفلون کا بھی ثواب پاویگا جو حالت صحت اور وطن مین کرتا تھا اور اب بیماری اور سفر سے نہین کر سکتا

۸۶۲ م ابو ہریرۃ اذا مضی شطر اللیل او ثلثاہ ینزل اللہ تبارک وتعالیٰ الی السماء الدنیا فیقول ھل من سائل فیعطی ھل من داع فیستجاب له ھل من مستغفر فیغفر له حتی ینفجر الصبح ویروی من یقرض غیر عدوم ولا ظلوم ویروی علی اثر مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدھی رات جاتی ہی یا تہائی رات باقی رہتی ہی خدا تعالیٰ بڑی برکت والا اور تر تا ہی پہلے آسمان تک پھر فرماتا ہی کہ کوئی ہی مانگنے والا جو دیا جاوے کوئی ہی دعا کرنے والا تو اوسکی دعا قبول ہووے کوئی ہی گناہ بخشوانے والا جسکے گناہ بخشے جاوین اسی طرح فرماتا ہی صبح تک اور ایک روایت مین یون ہی کہ خدا فرماتا ہی کہ کون قرض دے اوسکو جو مفلس قلاش اور لیمار نہین یعنی خدا کو اور ایک روایت مین بجاے عدوم کے عدیم ہی لیکن مطلب ایک ہی ہی ف خدا تعالیٰ جسم سے پاک ہی اور تر تا چڑھنا اوسکی شان نہین نو مطلب یہ ہی کہ آدھی رات سے صبح تک رحمت الٰہی اپنے بندون پر نہایت متوجہ ہوتی ہی یہان تک کہ خود سوال اور دعا کا تقاضا فرماتا ہی تاکہ قبول کرے معلوم ہوا کہ وہ وقت نہایت برکت اور رحمت اور قبولیت کا ہی اسی واسطے اوس وقت کی نماز یعنی تہجد بعد فرض کے سب نفلون سے بہتر ہی افسوس صد افسوس یہ دولت ہر رات کو ہوا اور اہل غفلت اوس وقت نیند مین یا ناچ رنگ مین اوس دولت سے محروم رہین اللہ اپنے کرم سے اوس وقت کی نماز کا شوق ہمارے دلونمین ڈالے اور اوسکی قدر ہمکو سمجھاوے اور یہ جو فرمایا کہ کون قرض دیوے اوسکو جو مفلس اور لیمار نہین یعنی قرض اس خیال سے مفلس کو نہین دیتے کہ یہ کہان سے ادا کریگا اور بد معاملہ کو نہین دیتے کہ یہ کھا جاویگا دغا باز ہی نباہ کریگا سو خدا فرماتا ہی کہ مین مفلس نہین کہ جو دے سکون اور لیمار نہین جو دیتے ہوئے ڈرتے ہو یعنی میری صفت غنی اور کریم ہی ایک کے عوض دس سے سات سو تک دیتا ہون پھر میری راہ مین دیتے ہوئے تمکو کیا تامل ہی

۸۶۳ م ابو بکرۃ اذا التقی المسلمان بسیفیھما فالقاتل والمقتول فی النار فقلت یا رسول اللہ ھذا القاتل فما بال المقتول قال انه کان حریصا علی قتل صاحبه مسلم مین ابو بکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فتنہ اور فساد میری امت مین اوتر پڑے تو جسکے اونٹ ہون وہ اپنے اونٹون مین جا ملے اور جسکی بکریان ہون وہ اپنی بکریون مین جا ملے اور جسکی کھیتی کی زمین ہو وہ اپنی زمین پاس جا ملے

۸۸۲ زیادہ مانگا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دینا اور نہ دینا میری طرف سے نہیں خدا کی طرف سے ہی ح المقدام بن معدیکرب
ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدہ وان نبی اللہ داود کان یاکل من عمل یدہ
بخاری میں مقدام بن معدیکرب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کسیںنے کوئی کھانا کبھی اپنے ہاتھ کے کسب سے بہتر نہیں کھایا اور البتہ خدا
کا پیغمبر داؤد ع اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتا تھا ف بقدر قوت کے کسب کا فرض ہی اور ہاتھ کا کسب زیادہ تر حلال اور طیب ہی
حضرت داؤد ع مہارت کو گشت کے واسطے نکلے حضرت جبرئیل آدمی کی صورت ہو کر سامنے ہوئے حضرت داؤد ع نے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہی اونھوں نے
کہا کہ خوب آدمی ہی لیکن اسمیں تین خصلت اچھی نہیں کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہی اور بہتر آدمی ہی جو ہاتھ کے کسب سے کھاوے حضرت داؤد ع
نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ الٰہی مجکو کوئی پیشہ سکھا دے خدا نے اونکو زرہ بنانا تعلیم کیا پھر حضرت داؤد ع اوسی کسب سے اپنا خرچ کرتے تھے

۸۸۳ م مستورد الفہری ما الدنیا فی الاخرۃ الا کما یجعل احدکم اصبعہ السبابۃ فی الیم فلینظر
بم توجع مسلم میں مستورد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہی دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی اپنی کلمے کی انگلی دریا میں
ڈالے پھر دیکھے کہ کس قدر پانی لگا لاویگی ف یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر اور قلیل ہی جیسے دریا کے روبرو قطرہ

۸۸۴ ع پست نسبت خاک ابا عالم پاک خ ابن عباس ما العمل فی ایام افضل منہا فی ہذہ الایام قالوا ولا الجہاد
فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج یخاطر بنفسہ ومالہ فلم یرجع
فضیلت عشرۂ ذی الحجہ بشیء یعنی ایام العشر بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دنوں میں افضل نہیں ہی
ان دنوں سے یعنی ذیحجہ کے دس دنوں سے اصحاب نے کہا اور راہ خدا میں جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہیں فرمایا اور راہ خدا میں جہاد کرنا بھی
اس سے افضل نہیں مگر وہ مرد کا جہاد افضل ہی کہ جو نکلا اپنا جان اور مال نثار کرنا پھر نہ پلٹا کچھ لیکر یعنی شہید ہو گیا ف معلوم ہوا
کہ عشرۂ ذیحجہ کے برابر کوئی ایام کی عبادت افضل نہیں خ عایشۃ ما انا بقارئ قال للملک الذی جاءہ
بغار حراء اقرأ قال اقرأ قال فاخذنی فغطنی حتی بلغ منی الجہد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا
بقارئ فاخذنی فغطنی الثانیۃ حتی بلغ منی الجہد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ
فاخذنی فغطنی الثالثۃ حتی بلغ منی الجہد ثم ارسلنی فقال اقرأ باسم ربک الذی خلق
خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم بخاری میں
حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نہیں پڑھا ہوں حضرت نے اوس فرشتے سے فرمایا جو حضرت پاس حرا پہاڑ کے غار میں
آیا تھا سو اوسنے حضرت سے کہا کہ پڑھ حضرت نے فرمایا پھر اوسنے مجکو پکڑا اور سخت دبایا یہاں تک کہ مجکو طاقت نہ رہی پھر اوسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا
پڑھ میںنے کہا کہ میں تو پڑھا نہیں سو اوسنے مجکو پکڑا اور دوسری بار دبایا یہاں تک کہ مجکو طاقت نہ رہی پھر اوسنے مجکو چھوڑا اور کہا کہ پڑھ
میںنے کہا کہ میں تو پڑھا نہیں سو اوسنے مجکو پکڑا اور تیسری بار دبایا یہاں تک کہ مجکو طاقت نہ رہی پھر اوسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ اپنے
رب کا نام جسنے پیدا کیا بنایا آدمی کو خون کی پھٹکی سے پڑھ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہی جسنے قلم کے سبب سے علم دیا سکھایا آدمی کو جسکی
اوسکو خبر نہ تھی ف حضرت جب چالیس برس کے ہوئے اور پیغمبری کا زمانہ قریب ہوا تو حضرت نے گوشہ گیری اختیار کی مکے میں
ایک پہاڑ ہی اوسکے غار میں فکر اور فکر میں رہتے اور غیب کی آواز یں سنتے درخت اور پتھر حضرت کو سلام کرتے جو خواب دیکھتے سو

۸۶۸ مانگنے کا قصد کرے سوا اپنی جان کو کوسنے لگے ﴿ابو ہریرہؓ﴾ اذا وجد احدکم فی بطنہ شیئا فاشکل علیہ
اخرج منہ شیء ام لا فلا یخرجن من المسجد حتی یسمع صوتا او یجد ریحا مسلم عن ابی ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے پیٹ مین کچھ گڑگڑاہٹ پاوے سو اوسکو شبہہ پڑے کہ اوسکے پیٹ سے کچھ نکلا یا نہین تو مسجد سے نکلے یہان تک
کہ آواز سنے یا بدبو پاوے ف یعنی جب قراقر سے وضو ٹوٹنے کا شبہہ پڑے تو نماز نہ توڑے اور مسجد سے باہر نہ نکلے اور جب حدث کی آواز سنے

۸۶۹ اور بدبو پاوے تو اس صورت مین وضو گیا غرض کہ شبہے سے وضو نہین جاتا یقین سے جاتا ہی ﴿طلحہؓ﴾ اذا وضع احدکم یدیہ
مثل موخرۃ الرحل فلیصل ولا یبال من مرّ وراء ذالک مسلم مین طلحہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
کسینے اپنے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھی تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور کچھ خیال نکرے کہ اوسکی اوس طرف سے کون گذر گیا
ف یعنی اگر میدان مین نماز پڑھے تو ہاتھ کے برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ لیوے پھر بےفکر و غدغہ نماز پڑھے جو چاہے آمد رفت کرے

۸۷۰ خ ابو سعید اذا وضعت الجنازۃ واحتملہا الرجال علی اعناقہم فان کانت صالحۃ قالت
قدمونی وان کانت غیر صالحۃ قالت یا ویلہا این تذہبون بہا یسمع صوتہا کل شیء
الا الانسان ولو سمعہ صعق بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہی اور اوسکو لوگ
اپنے مونڈھون پر اوٹھاتے ہین تو اگر نیک روح ہوتی ہی تو کہتی ہی مجکو آگے لیچلو اور اگر نیک نہین ہوتی تو کہتی ہی ای خرابی تم کدھر اوسکو
لیے جاتے ہو ہر چیز اوسکی آواز سنتی ہی سوا آدمی کے اور اگر آدمی اوسکو سنے تو چیخ مارے ف نیک آدمی کو ثواب نمود ہوتا ہی

۸۷۱ تو مشتاق ہوتا ہی اور بد آدمی عذاب قبر کے خوف سے گھبراتا ہی ﴿ثوبان﴾ اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہا
الی یوم القیمۃ مسلم مین ثوبانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سے کہ میری امت مین تلوار ڈالی جاویگی تو امت سے قیامت تک
نہ اوٹھے گی ف حضرت بیٹھے تھے اور حضرت عثمانؓ اوس طرف سے نکلے حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مظلوم مارا جاویگا پھر یہ حدیث فرمائی
یعنی جب سے اس امت مین خونریزی اور فساد شروع ہوگا قیامت تک نہ موقوف ہوگا یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا اب تک

۸۷۲ ویسا ہی ہوا ف عائشۃ اذا وضع العشاء واقیمت الصلوۃ فابدؤا بالعشاء بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا تیار ہو اور عشا کی نماز کی اقامت ہو تو تم کھانے کی ابتدا کرو ف یعنی
اول کھانے سے فراغت کرو پھر نماز پڑھو تاکہ تسکین سے نماز ہو کھانے کی طرف دل لگا رہے ف حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے
کہا کہ مجکو مدت سے آرزو تھی کہ مین حضرت کو خواب مین دیکھون اور کسی حدیث کی صحت حضرت سے تحقیق کرون تاکہ مجکو اعلی رتبے کی سند حاصل ہو
اور اس آرزو مین بہت برس گذرے آخر شب ہفتے کی شب ذیقعدہ کی اٹھارہوین تاریخ سن چھ سو گیارہ ہجری مین فجر کے قریب مینے
خواب مین دیکھا کہ گویا مینے چھت پر مغرب کی نماز شروع کی اور حضرت بیٹھے رات کا کھانا کھاتے ہین اور حضرت کے ساتھ اور چند لوگ ہین
سو حضرت نے مجکو کھانے کے واسطے بلایا مینے چاہا کہ نماز پڑھ کے جواب دون تو مجکو ابو سعید بن معلی کی وہ بات یاد آئی کہ حضرت نے اونکو پکارا
تھا اور وہ نماز پڑھتے تھے سو اونھون نے نماز پڑھے جواب ندیا حضرت نے فرمایا خدا نے نہین کیا فرمایا کہ جواب دو خدا کو اور اوسکے رسول کو
جب تمکو بلاوے اس خیال سے مین حضرت کے پاس گیا تو مینے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حدیث صحیح ہی کہ جب رات کا کھانا تیار ہو تو اول کھانا

۸۷۳ شروع کرو حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی یہ حدیث صحیح ہی خ ابو ہریرہؓ اذا وقع الذباب فی شراب احدکم

۸۹۰ اہل سنت کا خ ابو ھریرۃ ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم فقالوا و انت فقال نعم کنت
ارعاھا علی قراریط لاھل مکۃ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدے کوئی پیغمبر ایسا نہین بھیجا
جسنے بکریان نہ چرائی ہون اصحاب نے کہا اور کیا آپنے بھی بکریان چرائین ہین حضرت نے فرمایا کہ ہان مینے بھی مکے والون کی بکریان
چند قیراط کی مزدوری پر چرائین ہین ف بکریان چرانے مین یہ حکمت ہی تمام پیغمبر گلہ بانی سیکھین تاکہ آدمیونکی سرداری کرین

۸۹۱ قیراط پانچ جو کے برابر ہوتا ہی سو نکے م ھشام بن عامر الانصاری ما بین خلق آدم الی قیام الساعۃ
خلق اکبر من الدجال مسلم مین ہشام بن عامر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدم کی خلقت سے قیامت تک کوئی مخلوق دجال سے
مین دجال سے بڑا نہین ف یعنی سب مفسدون اور گمراہ کرنے والون سے دجال زیادہ تر ہی عالم مین کوئی بلا اسکے برابر نہین

۸۹۲ اسامۃ بن زید ما ترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین چھوڑا مینے اپنے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر پہونچانے والا ہو مرد ونپر عورتون سے ف یعنی
مردون کے حق مین عورتون کے برابر کوئی بلا اور فتنہ نہین اسواسطے کہ اونکا گھورنا اور حرام کاری اور اونکی اطاعت دین مین خلل ڈالتی ہی

۸۹۳ اکثر فساد عورتون کے سبب ہوتے ہین اسواسطے حضرت کو زیادہ تشویش تھی ق ابن عمر ما زال المسئلۃ بالعبد حتی
یلقی اللہ و ما فی وجھہ مزعۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ سوال کرنا آدمی کا یہان تک
پہونچاویگا کہ خدا کو ملیگا مونہہ پر ایک بوٹی بھی نہوگی ف یعنی لوگون سے سوال کرنے والا قیامت مین نہایت ذلیل ہوگا ق

۸۹۴ ابن عمر ما حق امرئ مسلم یمر علیہ ثلث لیال الا و عندہ وصیتہ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین لائق ہی مسلمان مرد کو کہ اوسپر تین راتین گذرین بے وصیت کے ف یعنی جسپر لوگون کا قرض ہو
یا کسیکی امانت ہو اوسپر لازم ہی کہ اپنے پاس اوسکی وصیت لکھکر رکھے تاکہ اوسکے بعد اوسکے وارث اوسپر عمل کرین اسواسطے کہ آدمی
کو اپنی موت معلوم نہین وصیت لکھکر رکھنا اس صورت مین تو واجب ہی اور اگر کسیکا لینا دینا نہو تو وصیت کرنا واجب نہین مستحب ہی

۸۹۵ ق المسور بن مخرمۃ و مروان بن الحکم ما خیرت القصواء و ما ذاک لھا بخلق و لکن
حبسھا حابس الفیل و الذی نفسی بیدہ لا یسئلونی خطۃ یعظمون فیھا حرمات اللہ
الا اعطیتھم ایاھا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین
اونٹنی جسکا قصوی نام ہی اور یہ اوسکی خو نہین ولیکن اوسکو بند کیا ہی ہاتھی کے بند کرنے والے نے یعنی خدا نے قسم ہی اوس ذات پاک کی
جسکے قابو مین میری جان ہی کہ مکے والے نہ مانگینگے کوئی کام جسمین آداب خدا کی تعظیم کرین مگر کرین اونکو دونگا یعنی وہ بات قبول کرونگا
ف حضرت چھٹے سال احرام باندھکے مدینے سے مکے کو چلے عمرہ کرنے کو راہ مین اونٹنی حضرت کی بیٹھ گئی صحابہ نے کہا کہ اونٹنی
تھک گئی حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو اونٹنی کھڑی ہوئی پھر حضرت صلح کرکے پلٹ آئے چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین ہوچکا

۸۹۶ ق انس ما رأینا من شیء و ان وجدناہ لبحرا یعنی فرس ابی طلحۃ الذی کان یقال لہ مندوب
بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تو کچھ نہین دیکھا اور اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا مراد ابو طلحہ کا گھوڑا ہی
جسکو مندوب کہتے تھے ف ایکبار مدینے مین بڑی ہول پڑی رات کو حضرت ابو طلحہ کا گھوڑا عاریت لیکر سوار ہوئے تنہا

بیان حال بعض صحابہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

تیرے برے فضل سے سو مقرر تو قادر ہی مجکو قدرت نہین اور تو جانتا ہی اور مین نہین جانتا اور تو سب چھپی چیزون کا دانا ہی الٰہی اگر تو
جانتا ہو کہ یہ کام بہتر ہی میرے واسطے میرے دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اوسکو میرے واسطے مقدر کر
اور اوسکو میرے واسطے آسان کردے پھر اوسمین میرے واسطے برکت دے الٰہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے حق مین برا ہی میرے دین اور دنیا مین
اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اوسکو ہٹا دے مجسے اور ہٹا دے مجکو اوس سے اور مقرر کردے میرے واسطے
بہتر کام کو جہان کہین کہ ہو پھر مجکو اوس سے راضی کردے ف جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے ہمکو استخارہ سکھلایا جیسے قرآن
سکھلایا یعنی جب کسی کام کا قصد کرے تو سنت ہی کہ دو رکعت پڑھکے یہ دعا کرے اور اوس کام کا نام لیوے تین دفعہ یا سات دفعہ اسی طرح کرے انجام
بخیر ہوگا یا خواب مین کچھ حال معلوم ہوگا یا دل مین کرنا یا نکرنا جم جاویگا غرض جسکے جس کام مین اس طرح استخارہ کیا اوسکا نقصان نہین اسمین استخارہ
اسی طرح ہی اور جو شیعہ تسبیح سے استخارہ کرتے ہین یا بعضے لوگ اور طریقون سے استخارہ کرتے ہین سو اصل ہی غیب پایا فت کرنے کا شرع مین کوئی قاعدہ مقرر نہین

۸۶۸ **فصل** اس فصل مین وہ حدیث ہی جسکے سر پر اذہی ف عبد اللہ بن زمعۃ اذا بعث اشقاھا انبعث لھا اشقی رجل
عزیز عارم منیع فی رھطہ مثل ابی زمعۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زمعہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب اونٹنی کی
کوچیں کاٹنے کو قوم ثمود کا بڑا بدبخت اٹھا اوسکی طرف ایک مرد اوٹھا جو اپنی قوم مین سردار اور شرم بڑا دبنگ تھا ابو زمعہ کے برابر ف ابو زمعہ
ایک بڑا کافر تھا حضرت کو بہت تکلیف دیتا تھا آخر کو اندھا ہوگیا تھا اور اوسکے بیٹے جنگ بدر مین مارے گئے حضرت نے اس حدیث مین اوسکی مذمت کی
قوم ثمود کے بدبخت سے تمثال دی یعنی قدار بن سالف قوم ثمود کا شقی ایسا ناپاک تھا جیسے ابو زمعہ ہی اس امت مین

الباب الخامس

۸۷۹ پانچوین باب مین چند قسم کی احادیث ہین اول قسم وہ حدیثین ہین جنکے سر پر ما ہی ف انس ما احد لکم اکلا
تلذکس ان تلحقوا باللہ و قالہ لناھط من عکل ثمانیۃ اجتووا المدینۃ فقالوا یا رسول اللہ ابغنا
رسلا بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمھارے واسطے کوئی علاج نہین پاتا سوا اسکے کہ تم اونٹون مین جا ملو
یہ حضرت نے قوم عکل کے آٹھ آدمیون سے فرمایا اونکو مدینے کی آب و ہوا ناموافق پڑی تھی سو اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے واسطے دودھ
تلاش کیجیے ف چند لوگ مسلمان ہوکر مدینے مین بیمار ہوئے جلندر کی بیماری اونکو تھی حضرت کے اونٹ چراتے تھے اونکو وہان
بھیج دیا جب وہ دودھ سے اچھے ہوگئے تو چرانے والے کو اندھا کرا اوسکو قتل کرکے اونٹ ہانک لے چلے حضرت نے اونکو پکڑا منگوایا اور گرم سلائی
اونکی آنکھون مین ڈال کے اندھا کیا پھر اونکے ہاتھ پانون کٹوا ڈالے آخر تشنہ کام مرگئے شرع مین قطاع الطریق اور ڈاکہ مارنے والونکی یہی
سزا ہی ف ابو محمد رضؓ ما اذن اللہ لشیء کاذنہ لنبی یتغنی بالقرآن یجھر بہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی چیز رضامندی سے نہین سنی پیغمبر کی قرأت کے برابر جب کہ پیغمبر خوش آوازی سے قرآن پڑھے پکارکے یعنی
پیغمبر کا قرآن پڑھنا اور اسے خدا کو بہت پسند ہی ف قرآن خوش آوازی سے پڑھنا درست ہی بلکہ مستحب ہی بشرطیکہ حروف
کی کمی زیادتی نہو اور راگ راگنی کی رعایت نکرے اور معانی مین خلل نپڑے خ ابو ھریرۃ ما اعطیکم ولا
امنعکم انما انا قاسم اضع حیث امرت بخاری مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو نہین دیتا اور
نہین روکتا مین تو صرف تقسیم کرنے والا ہون جہان مجکو حکم ہوتا ہی ف حضرت نے ایکبار مال تقسیم کیا بعضے لوگون نے

۹۰۳ اور سختی بگڑتی ہی نرمی سے دشمن دوست بن جاتا ہی اور سختی اور بدمزاجی سے دوست دشمن ہو جاتا ہی ف انس ما کان اللہ
لیسلطک علی ذلک او قال علی ق قالہ لصاحبۃ الشاۃ المسمومۃ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایسا نہیں کہ تجکو اسپر قادر کر دیتا یا یوں فرمایا کہ جبیر قادر کر دیتا یہ حضرت نے زہردار بکری کی سی فرمایا ف
خیبر میں ایک یہودی عورت نے بکری میں زہر ڈال کے حضرت کی دعوت کی حضرت نے اور اصحاب نے کھانا شروع کیا پھر ہاتھ اوٹھا لیا
اور اصحاب کو منع کیا اور فرمایا کہ اسمیں زہر ہی پھر اوس عورت کو بلایا اوسنے زہر ڈالنے کا اقرار کیا جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اوس
زہر کی ہمیشہ تکلیف ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی صدمے سے حضرت کا انتقال بھی ہوا تھا ق کعب بن عجرۃ ما کنت اری ان
۹۰۴ الجھد بلغ بک ھذا او ین وی بک ما اری اما تجد شاۃ قلت لا قال صم ثلثۃ ایام او اطعم ستا
مساکین لکل مسکین نصف صاع من طعام واحلق راسک قالہ بخاری اور مسلم میں کعب بن عجرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو گمان نتھا کہ تجکو ایسی تکلیف پونہچی ہوگی اور ایک روایت یوں ہی کہ مجکو معلوم نتھا کہ تجکو ایسی تکلیف ہوگی
جیسا کہ اب میں دیکھتا ہوں کیا تجکو ایک بکری نہ ملیگی میںنے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا تو تین روز روزہ رکھ یا چھ محتاجوں کو کھانا دے ہر محتاج
کو ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہوں اور اپنا سر مونڈ ڈال حضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا ف کعب بن عجرہ احرام باندھے
ہانڈی پکاتے تھے اور سر کی جوئیں اونکے مونہہ پر جھڑتی جاتی تھیں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس عذر سے احرام والے کو سر مونڈانا
درست ہی کفارہ دیکر یا قربانی کرے اور اگر مقدور نہیں تو تین روزے رکھے یا چھ محتاجوں کو کھانا کھلاوے ہر ایک کو ڈیڑھ ڈیڑھ سیر اور
آدھی چھٹانک گیہوں کے برابر خ سہل بن سعد ما لی الیوم فی النساء من حاجۃ قالہ لامرأۃ عرضت ۹۰۵
نفسھا علیہ بخاری میں سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تو آج عورتونکی طرف کچھ حاجت اور ضرورت نہیں
حضرت نے اوس عورت سے کہا تھا جسنے اپنی ذات کو حضرت کے سامنے کیا ف خدا نے حکم کیا تھا کہ جو عورت اپنے خاوند والی ہو دوں
مسلمانوں پر طعنہ دیتے ہیں کہ تمھارے پیغمبر کی نو بیبیاں تھیں بلکہ تمام عالم کی عورتیں اپنے واسطے حلال کر لیں تھیں اور حال انکہ
پیغمبروں کو عورتونکی طرف خواہش نہیں ہوتی اوسکا جواب یہ ہی کہ اگر عورت سے نفرت کرنا عمدہ کمال آدمی کا ہوتا تو سب جہان کے
نامرد اور ہیجڑے پیغمبر بن جاتے بلکہ خود آدمی کا نشان دنیا میں نہ ہوتا اسواسطے کہ اول حضرت آدم سے نکاح کی سنت جاری ہوئی
بلکہ خود انجیل کے اندر پولس حواری نے اوس مکتوب میں جو عبریوں کو لکھا یوں کہا ہی کہ تمام خلق میں نکاح کرنا معزز اور افضل ہی اور
مشہور ہی کہ حضرت داؤد کی ننانوے بیبیاں تھیں اور توریت میں موجود ہی کہ حضرت ابراہیم کی تین عورتیں تھیں سارہ اور ہاجرہ اور قطورہ
اور حضرت موسی کی دو عورتیں تھیں ایک صفورا اور دوسری حبشی عورت اور حضرت یعقوب کی چار عورتیں تھیں دو بیبیاں اور دو حرم
اگر عورتیں کرنا پیغمبروں کی شان کے مخالف ہوتا تو حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب اور حضرت موسی اور حضرت داؤد کیوں کرتے اور
خدا نے ہمارے پیغمبر کو بے خاوند والی عورتیں جو خوشی سے بدون مہر اپنی ذات بخشیں حلال کیں تھیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر
قبول نکرے تب بھی باوجود میسر ہونے اور اجازت الٰہی کے کنارہ کرنا دلیل ہی کمال عفت اور پاکیزگی کی غرض کہ نصاری کا

ٹھیک ہوتے چھ مہینے اسی حالت مین گذرے پھر سورۂ اقرا کی پانچ آیتین حضرت جبرئیل لے آئے ریشمی کپڑے پر لکھین تھین حضرت
حروف شناس نتھے نہ پڑھ سکے حضرت جبرئیل نے حضرت کو دبایا اور علم لدنی دیا پھر حضرت گھر مین تشریف لائے دل حضرت کا کانپتا تھا
حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ مجکو اڑھاؤ جب حضرت کو تسکین ہوئی حضرت خدیجہؓ سے یہ سب حال کہا اور فرمایا کہ مجکو اپنی جان کا خوف ہے حضرت خدیجہؓ
نے کہا نہین ہوگا آپ خوش ہوجیے خدا آپ کو ہرگز برباد کریگا آپ تو راست گو ہین اور پرور مین محتاج کو دیتے ہین عاجز کا کام کرتے ہین مہمانداری
کرتے ہین لوگون کے مصائب مین کام آتے ہین پھر حضرت خدیجہ حضرت کو ورقہ بن نوفل کے پاس لیگئین اس واسطے کہ وہ شخص انجیل کا
عالم تھا اور بڈھا اور اندھا ہوگیا تھا اونسے جب حضرت نے یہ سب حال سنا تو کہا کہ یہ فرشتہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر اترا تھا یعنی جبرئیل
کاش مین جوان ہوتا کاش مین زندہ ہوتا جس وقت کہ تیرا قوم تجکو نکالیگا حضرت نے فرمایا کہ کیا میرا قوم مجکو نکال دیگا ورقہ نے کہا کہ ہان
یہی سنت ہے سب پیغمبرونکی پھر اسکے بعد تین برس وحی اوتری پھر سورۂ مدثر اوتری اور قرآن اوترنا متواتر ہوا ۸۸۴ ف ابو ہریرۃ
ما انزل اللہ علی فیھا شیئا الا ھذہ الایۃ الفاذۃ الجامعۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا
یرہ ۹ یرہ ۹ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ قالہ حین سئل عن الحمر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اس مقدمے مین میرے اوپر کچھ نہین اوتارا مگر یہی ایک آیت جو سبکو شامل ہے کہ جو ذرہ برابر نیکی
کریگا سو دیکھیگا اور جو ذرہ برابر بدی کریگا سو دیکھیگا ف لوگون نے حضرت سے سوال کیا کہ گدھون مین زکوۃ ہے یا نہین تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چندان مین زکوۃ واجب نہین لیکن اگر کوئی راہ خدا مین دیگا مقرر ثواب پاویگا اسواسطے کہ اندک نیکی کا
ثواب اور اندک بدی کا عذاب رویرو آویگا ہدایہ مین لکھا ہے کہ گدھون مین زکوۃ نہین لیکن سوداگری کی نیت سے زکوۃ واجب ہے
۸۸۶ م ابو ہریرۃ ما انزل اللہ من السماء من برکۃ الا اصبح فریق من الناس بھا کافرین
یقولون اللہ الغیث فیقول لنا بکوکب کذا وکذا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اوتاری خدا نے کوئی برکت
۸۸۸ آسمان سے مگر بعضے لوگ اوسکے منکر ہوتے ہین خدا تو مینہہ برساتا ہے سو لوگ کہتے ہین کہ فلانے اور فلانے ستارے کی تاثیر سے برسا ۸۸۸ ح ابو ہریرۃ
ما انزل اللہ من داء الا انزل لہ شفاء بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین اوتارا خدا نے کوئی
مرض مگر اوسکی شفا بھی اوتاری ہے ف حضرت سلیمانؑ کو حق تعالی نے دواؤن کے خواص الہام کیے اکثر طب اونہین سے معلوم
ہوئی معلوم ہوا کہ علم طب سیکھنا درست ہے خدا کو شافی جان کے دوا علاج کرنا توکل کے مخالف نہین اسواسطے کہ حضرت نے بہت علاج کیے
۸۸۹ ح ابو ہریرۃ ما بعث اللہ من نبی ولا استخلف خلیفۃ الا کانت لہ بطانتان بطانۃ تامرہ
بالمعروف وتحضہ علیہ وبطانۃ تامرہ بالشر وتحضہ علیہ والمعصوم من عصمہ اللہ
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر نہین بھیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر کیا مگر اوسکے دو چھپے رفیق ہوتے ہین ایک
رفیق تو اوسکو نیک کام بتلاتا ہے اور اوسپر رغبت دلاتا ہے اور دوسرا رفیق بد کام سکھلاتا ہے اور اوسپر رغبت دلاتا ہے اور گناہون سے روکتا ہے
معصوم ہے جسکو خدا بچاوے ف یعنی فرشتہ اور شیطان پیغمبر اور خلیفہ کے بھی ساتھ ہوتا ہے لیکن پیغمبر تو معصوم ہین اسواسطے
حق تعالی شیطان کو مغلوب رکھتا ہے پیغمبر پر اوسکا قابو نہین چلتا چنانچہ حضرت نے فرمایا ہے کہ شیطان میرے تابع ہوگیا ہے مجکو بد کام کا
وسوسہ نہین دیتا ہے خلاصہ یہ کہ پیغمبر کے سوا کوئی معصوم نہین اگرچہ امام اور ولی ہو شیطان سے نڈر نہین رہ سکتا یہی عقیدہ ہے

۹۱۰ اوسکے حق مین بہتر ہو سو عمل مین لاوے اور اگر حاکم اپنی رعیت سے غافل رہا اور اپنے عیش و آرام مین پڑا تو بہشت سے محروم ہوا **اشعر** ابن عباس
مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ
فِيهِ مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مرد مسلمان جو مرجاوے پھر اوسکے جنازے پر چالیس مرد جو شرک
نکرتے ہون خدا کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہون مگر کہ خدا اونکی سفارش اوسکے حق مین قبول کرتا ہی **ف** معلوم ہوا کہ چالیس مسلمان
سو حد کا نماز پڑھنا سبب ہی میت کی مغفرت کا عبداللہ بن عباس تلاش کرکے جنازے کی نماز کے واسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تھے
بموجب اس حدیث کے اور حضرت عائشہ کی روایت مین سو مسلمانون کا ذکر ہی تو جب چالیس کی سفارش قبول ہی سو کی زیادہ تر قبول ہوگی اور بعضی حدیث

۹۱۱ مین آیا ہی کہ تین صفین کرین **م** جَابِرٍ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ
وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَأَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُوفِهَا وَتَطَؤُهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُوفِهَا وَتَطَؤُهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ
لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُوفِهَا
وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ إِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي
خَبَأْتَهُ فَأَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ فَإِذَا رَأَى أَنْ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ مسلم مین
جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹون کا کوئی ایسا مالک نہین جسنے اونکا حق نہ ادا کیا یعنی اونکی زکوۃ نہ دی ہوگی مگر کہ قیامت کے
دن وہ اونٹ آوینگے جتنے کبھی تھے اون سے زیادہ ہوکر یعنی شمار مین زیادہ ہونگے یا ڈیل مین اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اس طرح
کہ وہ اونٹ اوسپر دوڑ کر اپنے پانون اور تلیون سے کچلینگے اور کوئی ایسا گائے بیلون کا مالک نہین جو اونکی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ وہ گائے بیل
قیامت کے دن آوینگے جتنے کبھی تھے اون سے زیادہ تر ہوکر اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اس طرح پر کہ گائے بیل اپنے سینگون سے اوسکو
بھونکینگے اور اپنے پانون سے اوسکو روندینگے اور کوئی مالک بھیڑ بکرے کا ایسا نہین جو اونکی زکوۃ نہ دیتا ہو مگر کہ وہ بھیڑ بکریان آوینگی قیامت
کے دن جتنی کبھی تھین اون سے زیادہ تر ہوکر اور اونکا مالک برابر میدان مین بیٹھے گا اس طرح کہ وہ اوسکو اپنے سینگون سے بھونکینگی اور اپنے
کھرون سے اوسکو روندینگی کوئی اونمین سے سینگ ٹوٹی نہین اور چاندی سونے کا مالک کوئی ایسا نہین جو اوسکی زکوۃ نہین دیتا مگر کہ قیامت
مین وہ مال اور گنج گنجا اژدہا بنکے آویگا مالک کے پیچھے دوڑیگا اپنا مونہہ کھول کر پھر جب اپنے مالک پاس آویگا تو اوسکو دیکھکر وہ بھاگے گا تو
فرشتہ اوسکو پکاریگا کہ اے اپنا گنج اور مال جسکو تو نے چھپا رکھا تھا مجکو اوسکی کچھ پرواہ نہین پھر جب مالک دیکھیگا کہ اوس سے
بچاؤ کی کچھ تدبیر نہین ہوسکتی ناچار ہوکر اپنا ہاتھ اوس اژدہے کے مونہہ مین ڈال دیگا سو وہ اوسکے ہاتھ کو چبا ڈالیگا اونٹ کی طرح
ف یعنی جو جانورون کی اور مال کی زکوۃ نہ دیگا اوسپر ایسا ایسا عذاب ہوگا اور اژدہا گنجا اسواسطے ہوگا کہ

۹۱۲ جب سانپ بہت پرانا اور نہایت زہردار ہوتا ہی تو اوسکے سر کے بال زہر کے مارے جھڑ جاتے ہین **م** أَبُو هُرَيْرَةَ
مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ
لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ

سب سے آگے نکل گئے اصحاب پیچھے دور تھے جب معلوم ہوا کہ کچھ نہیں تھا تو حضرت وہاں سے پھرے تب حدیث فرمائی یہ گھوڑا نہایت سست قدم مشہور تھا حضرت کی برکت سے نہایت تیز قدم ہوگیا چنانچہ حضرت نے اوسکی تعریف کی اس حدیث سے کمال شجاعت حضرت کی معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت میں رات کو تنہا آگے بڑھ جانا کمال شجاعت پر دلیل ہے ف ابو سعید ما رأیت قط اوسع

۸۹۷ علیکم من الصبر بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں دیا گیا بندہ کوئی روزی صبر سے زیادہ کشادگی اور وسعت میں

ف یعنی صبر اور قناعت کے برابر کوئی روزی نہیں اسواسطے کہ اگر قناعت نہیں تو کتنا ہی مال ہو حرص نہیں مٹتی شعر ای قناعت تونگرم گردان کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست ف زید بن ثابت ما زال بکم صنیعکم حتی ظننت انہ سیکتب

۸۹۸ علیکم فعلیکم بالصلوٰۃ فی بیوتکم فان خیر صلوٰۃ المرء فی بیتہ الا الصلوٰۃ المکتوبۃ بخاری اور مسلم میں زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ رہا تمہارے ساتھ تمہارا عمل یعنی تراویح کے واسطے جمع ہونا یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ تمہر قریب ہے کہ فرض ہو جاوے سو لازم پکڑو نماز کو اپنے گھروں میں اسواسطے کہ بہتر نماز مرد کی اپنے گھر ہی میں ہے مگر فرض نماز یعنی فرض نماز مسجد میں افضل ہے ف حضرت نے ایک سال رمضان میں مسجد کے اندر چٹائی کا حجرہ بنایا عبادت اور اعتکاف کے واسطے حضرت نے اوسکے اندر رات کو تراویح کی نماز پڑھی چند اصحاب بھی ساتھ ہوئے ایک رات بہت لوگ مسجد میں جمع ہوئے حضرت نے اوس رات نماز نہ پڑھی اصحاب سمجھے کہ حضرت سو گئے بعضے اصحاب کھانسنے لگے تاکہ حضرت جاگیں اور نماز پڑھاویں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میں ڈرتا ہوں کہ تراویح کی نماز تمہر فرض ہو جاوے پھر اگر نہو سکے گی تو گنہگار ہوگے اپنے گھروں میں جاکر پڑھو حضرت عمر فاروق رضہ نے اپنی خلافت میں تراویح کی نماز مسجد میں جاری کی اسواسطے کہ نماز کی خوبی حضرت کے فعل سے ثابت تھی صرف فرض ہونے کے خوف سے حضرت نے موقوف کر دادی تھی اور حضرت کے بعد وحی موقوف ہوئی فرض ہونے کا ڈر نہ رہا شیعہ جو کہتے ہیں کہ تراویح عمر کی ایجاد ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے بلکہ حضرت کی سنت ہے ف عائشۃ ما زال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ

۸۹۹ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیل مجکو ہمسائے کے احسان کی وصیت کرتا ہے یہاں تک کہ میرے گمان میں آیا کہ جبرئیل ہمسائے کو وارث کر دیگا ف یعنی یہاں تک ہمسائے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی کہ میں سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسائے کا وارث ہو جاویگا اس حدیث میں حق ہمسایگی کی کمال تاکید ہے م ابو الدرداء ما طلعت

۹۰۰ شمس قط الا بجنبتیہا ملکان یقولان اللھم عجل لمنفق خلفا وعجل لممسک تلفا مسلم میں ابو درداء رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہیں طلوع کرتا آفتاب کبھی مگر کہ اوسکے دونوں کناروں پر دو فرشتے کہتے ہیں کہ الٰہی جلدی خرچ کرنے والے سخی کو بدلا اور جلدی دے بخیل کو نقصان ف یہی سبب ہے کہ سخی کا ہاتھ خالی نہیں رہتا اور بخیل کا مخواہ نقصان ہوتا ہے ف ابو سعید ما علیکم ان لا تفعلوا یعنی العزل بخاری اور مسلم میں ابو سعید رضہ سے روایت ہے

۹۰۱ حضرت نے فرمایا کہ تمہر کچھ مضایقہ نہیں اسمیں کیا کرو ف بعضے اصحاب نے پوچھا کہ ہم نہیں چاہتے کہ لونڈیوں سے اولاد پیدا ہو اگر حکم ہو تو وقت ہم اون سے علیحدہ ہو جایا کریں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م انس ما کان الرفق فی شیء قط الا زانہ ولا

۹۰۲ الخرق فی شیء قط الا شانہ مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہوئی نرمی کسی چیز میں کبھی مگر کہ اوسکو زینت دیتی ہے اور نہیں ہوئی سختی کسی چیز میں ہرگز مگر کہ اوسکو ناقص اور معیوب کر دیتی ہے ف یعنی نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہے

الا تھوڑا اجر ملیگا اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو جماعت غازیون کی لشکر کی کافرون سے لڑے پھر کافر ہکا مال ہوئے اور سلامت رہے تو اون لوگون نے دو تہائیان اپنی مزدوریون کی پائین اور جو لوگ کہ بدون غنیمت پائے کام آئے یعنی شہید ہوئے تو اونکی مزدوری پوری ہوگئین ف یعنی زندہ غازیونکو دو فائدے تو سر دست ہین ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت سو قیامت مین ملیگا اور شہیدونکو تو دنیا مین کچھ فائدہ نہین تو اونکا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زندہ غازی سے نہایت افضل ہی ق عمرو بن عبسہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے ایسا نہین جو وضو کا پانی اپنے نزدیک رکھے پھر کلی کرے پھر ناک مین ڈالے اور جھاڑے مگر گر جاتے ہین گناہ اوسکے چہرے کے اور اوسکے مونہہ اور ناک کے اندر کے پھر جب اپنا مونہہ دھوتا ہی جیسا کہ خدا نے اوسکو فرمایا ہی تو اوسکے چہرے کے گناہ گر پڑتے ہین پانی کے ساتھہ داڑھی کے دونون طرفون سے پھر دھوتا ہی دونون ہاتھونکو دونون کہنیون تک تو اوسکے دونون ہاتھون کے گناہ انگلیون کی پورون سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر بندہ اپنے سر کو مسح کرتا ہی تو اوسکے گناہ بالون کے کناروں سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر دھوتا ہی اپنے دونون پانون کو دونون ٹخنون تک تو اوسکے پانون کے گناہ پورون سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی اور خدا کی تعریف اور خوبیان کین اور جس بڑائی کے وہ لائق ہی ویسی اوسنے بڑائی کی اور اپنے دل کو خدا کے واسطے خالی کیا یعنی حضور دل سے بدون وسوسہ نماز پڑھی تو اپنے گناہون سے پھرتا ہی اوس دن کی سی حالت پر جس دن اوسکی مانے اوسکو جنا تھا ف یعنی وضو اور حضور دل سے نماز پڑھنے کی یہ تاثیر ہی کہ سب صغیرہ گناہون سے آدمی پاک ہوجاتا ہی باقی اسکا بیان آگے ہوچکا ۹۱۸ ع عدی بن حاتمؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے کوئی ایسا نہین مگر کہ اوس سے قیامت مین خدا کلام کریگا اس طرح پر کہ اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی ترجمان نہوگا پھر نظر کریگا بندہ اپنے داہنے کو تو نہ دیکھے گا مگر اپنے اعمال جو آگے کر چکا اور نظر کریگا اپنے بائین کو تو نہ دیکھے گا مگر اپنے اعمال جو کر چکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو کچھہ نہ دیکھیگا سوا دوزخ کے کہ اوسکے مونہہ کے سامنے ہی سو لوگو بچو دوزخ سے اگر چہ آدھی کھجور ہی پھر جسکو آدھی کھجور بھی نہ ملے تو نیک بات کے سبب دوزخ سے بچے ف یعنی ایسا سخت وقت ہر ایک مسلمان کے سامنے آنے والا ہی کہ خدا تو بلا واسطہ کلام کریگا اور داہنے بائین نیک بد اپنے اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ دہکتی ہی ہوگی پھر حضرتؐ نے اوس نازک وقت کے بچاؤ کی تدبیر بتلائی یعنی خدا کی راہ مین کچھہ دینا اگر چہ تھوڑا ہو پھر اگر دینے کا کچھہ بھی مقدور نہو تو نیک بات سے

۹۱۷ وضو کا پانی اپنے نزدیک رکھے کلی کرے ناک مین ڈالے اور جھاڑے وضو کا ثواب ۱۲ شمس قاضی

فضائل وضو

اکثر آنحضرت بھی دین محمدی پر کرتے ہین اسی طرح وہابی تباہی ہین اگر تھوڑا بھی شعور دار آدمی ہو تو بخوبی اونکی جوابدہی کرے
اسکے واسطے کچھ زیادہ علم کی حاجت نہین ۹۰۴ ف انس ما من احد یشهد ان لا اله الا الله وان محمدا
عبده ورسوله صدقا من قلبه الا حرمه الله على النار بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ کوئی ایسا آدمی نہین جو اسکی گواہی دیتا ہو اپنے سچے دل سے کہ کوئی لائق بندگی کے نہین سوا خدا کے اور بیشک محمد اوسکا بندہ
اور اوسکا رسول ہی مگر کہ خدا اوسپر دوزخ حرام کریگا ۹۰۵ ف یعنی سچے ایماندار کو دوزخ سے نجات ہی ۹۰۶ ف ابو هريرة
ما من الانبياء نبي الا اعطي من الايات ما مثله امن عليه البشر وانما كان الذي اوتيته
وحيا اوحاه الله الي فارجو ان اكون اكثرهم تابعا يوم القيمة بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا پیغمبرونمین سے کوئی پیغمبر نہین مگر کہ اوسکو معجزے دیے گئے اس قدر کہ آدمی اوسپر ایمان لاوین اور مجکو تو وہ چیز دی گئی جو وحی ہی
یعنی قرآن جسکو خدا نے میری طرف بھیجا سو مین امید رکھتا ہون کہ قیامت کے دن سب پیغمبرون سے زیادہ تر میرے تابعدار ہونگے ف
یعنی ہر ایک پیغمبر کو خدا نے معجزے دیے کہ جس قدر سے اونکی راستی اور پیغمبری ثابت ہوجاوے اور لوگ اونکا ایمان لاوین لیکن حضرت کا معجزہ یعنی
قرآن سب کا کلام سب معجزون سے نرالا اور افضل ہی کہ یہ معجزہ قیامت تک باقی ہی اور پیغمبرون کے معجزے باقی نہین ہے اور جب قیامت تک باقی
رہا تو ہر دم حضرت کے معجزے کی دلیل قائم رہیگی ہر زمانے مین تا قیامت لوگ مسلمان ہوتے چلے جاوینگے اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبرونکی
امت سے محمدی لوگ زیادہ ہونگے اور ہر چند ہمارے حضرت سے ہزارون معجزے ہوئے لیکن قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ قرآن ہی ہی اسواسطے حضرت نے
صرف اوسیکو ذکر کیا عادت الٰہی یون جاری ہی کہ جس زمانے مین جس ہنر کا بہت چرچا ہوتا ہی تو اونکے پیغمبر کو بھی اوسی قسم کا معجزہ بدون
سیکھے عنایت ہوتا ہی تاکہ اونکو بلا شبہہ پیغمبر کی راستی معلوم ہوجاوے چنانچہ حضرت موسیٰ کے وقت مین جادو کا چرچا تھا تو اونکو اوسی
قسم کا معجزہ بلا یعنی عصا سانپ بن جاتا تھا اور حضرت عیسیٰ کے معجزات مین اکثر شفائے امراض تھی کہ اوسکا بہت چرچا تھا اور ہمارے
حضرت کے وقت مین فصاحت اور بلاغت کا عرب مین بہت چرچا تھا اسواسطے حضرت کو قرآن ملا اور حکم ہوا کہ اگر تمکو پیغمبری مین شبہہ ہو تو
ایک سورے کے برابر کہو کسی سے نہو سکا سب فصحائے عرب عاجز ہوگئے اگر ہو سکتا تو ضرور کہتے سہل کلام چھوڑکے اپنی جان دینا کیون اختیار کرتے
اور اعجاز قرآنی کے سبب سے قرآن شریف مین اختلاف نہین پڑا اسواسطے کہ اسلام مین بہت مذہب ہوگئے ہر شخص اپنے مذہب کے موافق
بنالیتا برخلاف توریت اور انجیل کے کہ اونمین اعجاز نتھا اسیواسطے اونمین تحریف اور اختلاف ہوگیا ۹۰۸ ف انس ما من المسلمين
مسلم يموت له ثلثة من الولد لم يبلغوا الحنث الا ادخله الله الجنة بفضل رحمته اياهم
بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگونمین سے کوئی ایسا مسلمان نہین جسکے تین لڑکے مرگئے ہون جو جوانی کو نہین پہنچے مگر کہ
خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا بسبب زیادتی رحمت باپ کے لڑکون پر ف یعنی باپ کو لڑکونکی کمال محبت ہوتی ہی اور جتنی محبت زیادہ
اوتنی ہی اونکے موت کی مصیبت زیادہ پھر جب باپ نے ایسی مصیبت مین صبر کیا تو لائق بہشت کے ہوا ۹۰۹ ف معقل بن يسار ما من عبد
يلي امور المسلمين ثم لا يجهد لهم وينصح لهم الا لم يدخل معهم الجنة مسلم مین معقل بن یسار رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا حاکم نہین کہ جو مسلمانون کے کامون کا مالک ہو پھر نہ محنت کرے اونکے واسطے اور نہ اونکی خیرخواہی کرے مگر کہ
حاکم مسلمانون کے ساتھ بہشت مین نہ داخل ہوگا ف معلوم ہوا کہ حاکم پر فرض ہی کہ رعیت کے واسطے محنت اور جانفشانی کرے اور جو

الباب الخامس

کسواے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین نہ اکیلا ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اوسکا بندہ ہی اور اوسکا پیغام پہونچانیوالا

۹۲۲ پہونچے بعد اوسکے توحید اور رسالت کی گواہی دینے کی تاثیر اور فضیلت کا بیان ہی خ اَنَّهُ مَا مِنْ مُسْلِمَةٍ تَمُوْتُ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسی کوئی عورت نہین جسکے آگے بھیجنے کی تین لڑکے یعنی جسکے تین لڑکے مر گئے ہون مگر وہ اوس عورت کے اور دوزخ کے درمیان پردہ بن جاوینگے یعنی دوزخ سے بچاوینگے

ف عورتون نے حضرت سے عرض کی کہ یارسول اللہ مرد آپکی صحبت مین ہر دم حاضر رہتے ہین اور دین سیکھتے ہین تو ہمارے واسطے بھی کچھ باری مقرر کیجیے حضرت نے اونکے واسطے بھی باری مقرر کی اور عورتون سے یہ حدیث فرمائی پھر ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت اگر کسیکے دو لڑکے مر گئے ہون

۹۲۳ حضرت نے فرمایا کہ وہ بھی دوزخ سے بچا دینگے م اُمُّ سَلَمَةَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَيْرًا مِّنْهَا مسلم مین حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جسکو مصیبت پہونچے پھر وہ کہے جو خدا نے اوسکو فرمایا ہی کہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ یعنی ہم خدا کے ہین اور اوسی کی طرف پھر جانیوالے ہین الٰہی ثواب دے مجکو میری مصیبت مین اور پیچھے اوس سے بہتر بدلا دے مگر کہ خدا پیچھے سے بہتر بدلا اوسکو دیتا ہی ف جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا مستحب ہی ایک بار

چراغ گل ہو گیا حضرت نے فرمایا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اصحاب نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چراغ گل ہونا کون بڑی مصیبت ہی جو آپنے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ فرمایا حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو جس سے تکلیف ہو وہی مصیبت ہی یعنی ہر رنج اور تکلیف مین کم ہو یا زیادہ

۹۲۴ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا چاہیے م عُثْمَانُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَتَطَهَّرُ فَيُتِمُّ الطُّهُوْرَ الَّذِيْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مسلم مین حضرت عثمان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین کوئی ایسا مسلمان جو طہارت کرے غسل ہو یا وضو پھر پوری طرح طہارت کرے جو خدا نے اوسپر فرض کی پھر نماز پڑھے یہی پنجگانہ نماز تو

۹۲۵ وہ نمازین اپنے درمیان کے گناہون کی کفارہ ہو جاوینگی یعنی صغیرہ گناہونکو مٹا دینگی ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهٗ اَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّاٰتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مسلمان جسکو کچھ رنج اور تکلیف پہونچے بیماری سے یا سوائے بیماری کے کسی اور سبب سے مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہونکو جھاڑ ڈالتا ہی جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہی ف یعنی ہر ایک

۹۲۶ رنج اور تکلیف سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین بشرطیکہ رنج مین صبر کرے اور خدا کا گلہ شکوہ نکرے م جَابِرٌ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اِلَّا كَانَ مَا اُكِلَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً وَّمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً وَّلَا يَرْزَؤُهٗ اَحَدٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةً مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جو بوے کسی درخت کو مگر کہ جو چیز کہ اوس سے کھائی جاوے گی سو اوسکے لیے خیرات ہوگی اور جو اوسمین سے چوری جاویگا خیرات ہوگی اور نہ نقصان کریگا کوئی اوس درخت سے مگر کہ مالک کے واسطے خیرات ہوگی ف حدیث مین درخت لگانے کے ثواب کا بیان ہی کہ اوسکے پھل کھانے مین اور اوسکے پھل وغیرہ چرا جانے مین اور کسی طرح درخت کے نقصان کرنے مین درخت والے کو خیرات کرنے اور راہ خدا مین دینے کے برابر ثواب ہی معلوم ہوا کہ درخت لگانا خواہ باغون مین خواہ راہ ہون مین

اُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيلَهُ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چاندی سونے کا کوئی ایسا مالک نہیں جو اوسکا حق نہیں ادا کرتا یعنی زکوۃ نہیں دیتا مگر کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو آگ سے پگھلا کر اوس چاندی سونے کے پتر بنائے جاوینگے پھر دوزخ کی آگ میں وہ پتر دہکائے جاوینگے پھر اون سے مالک کی کوکھ اور ماتھا اور پیٹھ داغی جاویگی جب وہ پتر سرد ہو جاوینگے تو پھر دہکائے جاوینگے یہ عذاب اوتنے بڑے دن میں ہوا کریگا جسکا انداز پچاس ہزار برس کا ہوگا یہانتک کہ جب بندوں کے درمیان فیصلہ ہو چکے گا پھر اوسکو اوسکی راہ دکھلائی جاویگی یا بہشت کی طرف یا دوزخ کی طرف ف ان دونوں حدیثوں میں زکوۃ دینے والے مالداروں کے عذاب کا حال مفصل بیان ہی سنہ وستان میں نماز روزے کا جابجا کچھ چرچا ہے لیکن افسوس زکوۃ دینے کی عادت بالکل چھٹ گئی بعد برس دن کے چالیسواں حصہ نکالتے جان نکلی جاتی ہی اور حال انکہ شادی غمی اور نام نشان کے کاموں میں ہزاروں روپے برباد کرتے ہیں کیسا ہی بخیل کیوں نہو لیکن کچھ نہ کچھ آخر اوسکا بھی خرچ ہوتا ہی لیکن زکوۃ کے نام سے روح قبض ہوتی ہی اکثر مالدار بخیلوں کو دیکھا کہ اونھوں نے کس محنت اور مشقت سے مال جمع کیا نہ آپ کھایا نہ کسیکو خدا کی راہ میں دیا پھر جب وہ نے نصیب مر گئے تو اونکے لڑکوں اور وارثوں نے اوس مال کو چند روز میں اوڑا دیا تو غور کیا چاہیے کہ کتنی بڑی حماقت اور نادانی ہی کہ خود تو ہزار مشقت سے مال جمع کیجیے اور غیر اوسکو اڑا دیں اور پھر پچاس ہزار برس کے دن میں ایسے سخت عذابوں میں جسکے صرف خیال کرنے سے روح قبض ہوتی ہی گرفتار ہو جیے مالدار مسلمانوں کو لازم ہی کہ ان باتوں میں جب غور کرے اور موت کو ہر دم حاضر جان کر قیامت کی سختیاں دھیان کرکے اپنے مالک کا حکم بجا لاوے اور اپنے مال کی زکوۃ نکالے اور شیطان کے وسوسے کو نہ مانے کہ زکوۃ دینے سے مال کم ہو جاویگا اسواسطے کہ خدا نے زکوۃ والے مال میں برکت دینے کا وعدہ کیا ہی

زکوۃ نہ دینے والوں کے عذاب کا بیان

شعر زکوۃ مال بدر کن کہ فضلہ زر راہ ۔ چو باغبان درود بیشتر دہد انگور

۹۱۳ **م** اَبُو الدَّرْدَاءِ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم میں ابو درداءؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ مسلمان نہیں جو اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پیٹھ پیچھے دعا کرے مگر کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تجکو بھی اس دعا کے برابر ثواب ملیگا ف معلوم ہوا کہ مسلمان کے پیچھے اوسکے واسطے دعا کرنا ایسی عمدہ خدا کے نزدیک بات ہی کہ فرشتہ دعا کرنے والے کے واسطے دعا کرتا ہی اور

۹۱۴ حدیث میں آیا ہی کہ غائب مسلمان کے حق میں دعا مقبول ہی اوس واسطے کہ خوش امادہ ریا سے دور ہی **م** اُمُّ حَبِيبَةَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ مسلم میں حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان بندہ نہیں جو ہر روز فرض کے سوائے بارہ رکعتیں سنت کی خدا کے واسطے پڑھے مگر کہ خدا اوسکے واسطے بہشت میں گھر بنا دیگا یا اوسکو شک ہی کہ اس طرح فرمایا کہ یوں فرمایا کہ مگر اوسکے واسطے بہشت میں گھر بنایا جاویگا مطلب ایک ہی کچھ لفظ کا فرق ہی اس حدیث میں بارہ رکعت سنت مؤکدہ کی فضیلت کا بیان ہی یعنی دو رکعت سنت فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی

۹۱۵ **ق** مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ غَاشًّا لِرَعِيَّتِهِ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم میں معقل بن یسارؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ نہیں مرتا ہی جسکو خدا نے کسی رعیت کا نگہبان کیا تو جس دن کہ وہ حاکم رعیت کا بدخواہ مرتا ہی مگر کہ خدا نے اوسپر بہشت کو حرام کیا ف یعنی ظالم حاکم بہشت سے محروم ہی

۹۱۶ **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو مَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ اِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ اُجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ

مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ
بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ
مسلم من عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین جسکو خدا نے کسی امت مین مجھسے پہلے بھیجا مگر اوسکی بعضی
امت سے خالص جان نثار لوگ اور اوسکے اصحاب ہوے کہ اوسکی سنت اور اوسکی راہ کو پکڑے رہتے ہین اور اوسکے حکم کی پیروی اور
تابعداری کیا کرتے ہین بعد چندے تو یہ حال ہوتا ہی کہ اونکے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوتے ہین کہ کہتے ہین جو کرتے نہین اور وہ کام کرتے ہین
جنکا اونکو حکم نہین سو جو شخص کہ اون ناخلفون سے لڑے اپنے ہاتھہ سے وہ ایماندار ہی اور جو اون سے اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی ایماندار ہی
اور جو اون سے اپنے دل سے لڑے وہ بھی ایماندار ہی ان تین کامون کے سوے پھر تو رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہین ف یعنی یہ قدیم
دستور ہی کہ سب پیغمبرون کے دین اور سنت کو اونکے اصحاب اور رعدہ گار لوگ چند مدت خوب جاری رکھتے ہین پھر اونکے بعد ناخلف لوگ اونکے
دین کو برباد کر دیتے ہین اور اپنی طرف سے بدعتین نکالتے ہین تو ایماندار وہ ہی واجب ہی کہ اونکے مٹانے اور رد کرنے مین کوشش کرین عمدہ مرتبہ تو
یہ ہی کہ ہاتھہ سے مٹا دین اور اگر نہو سکے تو زبان سے منع کرین اور نہین تو دل سے اونکو اور اونکی بدعتونکو بد جانین اور جو ان تینون باتو
کوئی ایک بات بھی نکرین اونمین کچھہ ذرہ برابر بھی ایمان نہین اور یہ جو بعضے جاہلون مین مشہور ہی کہ موسیٰ مین خدا اور عیسیٰ مین خدا دیکھو کیا ضرور جو ہم کسیکو
بدکہین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہی بلکہ ایمان کا یہی نشان ہی کہ بدعت اور خلاف شرع کامون سے عداوت رکھے اور زبان سے
اوسکی برائی بیان کیا کرے اور جسمین یہ بات نہین وہ محمدی نہین اسواسطے کہ اوسکے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہو گیا یہ سنت کی
طرف اور اسکو رغبت بدعت سے نفرت ف عَائِشَةَ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمُوتُ حَتَّى يُخَيَّرَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی ۹۳۳
کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مرتا جبتک اوسکو اختیار نہین دیا جاتا ہی زندگی اور موت مین ف یعنی بدون رضامندی کسی پیغمبر کو موت
نہین آتی یہ خدا کی طرف سے تعظیم اور توقیر ہی پیغمبرون کے واسطے خ اَبُو سَعِيدٍ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ ۹۳۴
بخاری مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی روح ہونے والی قیامت تک نہین مگر کہ وہ اس جہان مین پیدا ہوگی ف یعنی جتنی
روحین خدا کے علم مین ہین وہ اس عالم مین ضرور پیدا ہونگی ایسا نہین ممکن کہ اونمین سے کوئی بچ رہے اور یہ جو بعضے کہتے ہین کہ بہت روحین قالب مین
نہ آوینگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط مشہور ہی حضرت نے یہ حدیث اوس وقت فرمائی تھی کہ جب اصحاب نے عرض کی تھی کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سے
اولاد ہو اگر حکم ہو تو ہم صحبت کیا کرین اور انزال کے وقت علیحدہ ہو جایا کرین اسکے جواب حدیث کا یہ کہ تمہارا یہ خیال خام ہی جو ہونے والی روح ہو وہ ضرور
ہوگی اور تمہاری نہ بچہ کچھہ چلیگی ف اَنَسٌ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ لَهَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا أَنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهَا الدُّنْيَا ۹۳۵
وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدُ فَإِنَّهُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ بخاری اور مسلم مین
انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی جان نہین مرتی جسکے واسطے خدا کے نزدیک کچھہ بھی بہتری ہو کہ اوسکو خوش معلوم ہو سوا یہ بات کہ
پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اوسکو تمام دنیا ملے اور جو چیز کہ دنیا کے اندر ہی یعنی جسکی مغفرت ہوئی اوسکو آرزو نہین کہ پھر
دنیا مین آوے اگرچہ بہت سا اقلیم کی اوسکو سلطنت ملے مگر شہید سو وہ تمنا اور آرزو کیا کرتا ہی کہ پلٹ آوے پھر دنیا مین دوبارہ خدا کی راہ مین قتل ہوے
تمنا کرتا ہی شہادت کی عمدہ درجہ دیکھکر ف اس حدیث مین شہادت کی عمدگی کا بیان ہی یعنی شہید کے سب مطلب حاصل ہوئے سوا اسکے اوسکو
کچھہ آرزو باقی نہین کہ پھر قتل ہووے تاکہ زیادہ تر خدا کے نزدیک عزت پاوے م عَائِشَةَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَلْقَى اللَّهَ أَنْ يُعَذِّبَهُ اللَّهُ فِيمَا عَبَدَ ۹۳۶

نوٹ: ما من کل نفس بہت نفس بدل از لفظ نفس ۱۲

۹۱۹ مسلمان کے دل ہی کو خوش کرے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچا لینے کی بڑی تاثیر ہی ق عَلِيٌّ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا فَقَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُصَيَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُصَيَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى إِلَى قَوْلِهِ لِلْعُسْرَى اى بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسا نہین کوئی مگر کہ اوسکا مکان بہشت سے اور اوسکا مکان دوزخ سے لکھ لیا گیا یعنی بہشتی لوگ اور دوزخی لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے ہین اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے پر کیون نہ اعتماد کرین یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بیفائدہ ہی جو قسمت مین ہی سو ہوگا تو حضرت نے جواب مین فرمایا کہ عمل کیے جاؤ اسواسطے کہ ہر ایک آدمی کو وہی سہج اور آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو جو اہل سعادت یعنی نیکبختون سے ہوگا تو وہ شتابی نیک کام کے واسطے مستعد ہو جاویگا اور جو اہل شقاوت یعنی بدبختون سے ہوگا تو وہ شتابی سے بدکام پر تیار ہو جاویگا پھر حضرت نے اپنے اس کلام کی قرآن سے سند پڑھی کہ خدا فرماتا ہی سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام کو سچا جانا سو اوسپر ہم آسان کر دینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پروا بنا اور نیک دین کو اوسنے جھوٹھا جانا تو اوسپر ہم آسان کر دینگے کفر کی سخت راہ ف اصحاب سمجھے تھے کہ تقدیر کے روبرو عمل بیفائدہ چیز ہی حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہین اسواسطے کہ خدا نے عالم مین چیزون کو پیدا کیا اور ایک کو دوسری سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعضی چیز کو بعضی چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ ہی سبب بینائی کا اور کان سبب ہی شنوائی کا اور زہر سبب ہی موت کا اسی طرح نیک عمل سبب ہی بہشت کا اور بد عمل سبب ہی دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہین اسی طرح رزق مقدر ہی اور کسب کرنا اوسکا سبب ہی اور کوئی اوسکو مخالف تقدیر کے نہین جانتا غرض کہ مسلمان کو تقدیر کا ایمان لانا واجب ہی اور اوسمین بحث اور گفتگو کرنا حرام ہی کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتی اکثر بہک جاتی ہی کسیسے علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے تقدیر کا حال پوچھا فرمایا کہ اندھیری رات کو سمندر مین پیدل چلنا یعنی تقدیر کی حقیقت دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہین

۹۲۰ م اِنَّ مُسْتَعْمَرَكُمْ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوا وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَإِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی نہین مگر اوسکے ساتھ ایک شیطان اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا اور ایک فرشتہ اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا عرض کیا ہی لوگون نے کہا کہ کیا آپکے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان میرے ساتھ بھی ہی لیکن خدا نے اوسپر میری مدد کی ہی سو وہ مسلمان ہو گیا ہی تابعدار ہی سو مجکو سوا نیکی کے اور کچھ نہین بتلاتا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا ہمزاد شیطان

۹۲۱ مسلمان ہو گیا تھا اور یہی سب ہی اہل سنت و جماعت کا کہ سوا پیغمبرون کے اور کوئی گناہون سے معصوم نہین م عُمَرُ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ الْوُضُوءَ أَوْ يُسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے جو شخص وضو کرے تو کامل طرح پر کو یعنی بچا دے یا پورا وضو کرے پھر یون کہے کہ گواہی دیتا ہون

مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اپنے وعدے کو خلاف نہیں کرتا اور نہ اوسکے پیغمبر وعدہ خلاف کرتے ہیں ف ایکبار حضرت جبرئیل نے حضرت سے وعدہ کیا تھا کہ ہم فلانے وقت تمھارے پاس آوینگے سو وہ وقت گذر گیا اور حضرت جبرئیل نہ آئے پھر حضرت نے دیکھا کہ گھر میں کتے کا پلا ہے اوسکو نکلوا دیا جب حضرت جبرئیل آئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی خدا اور رسول اوسکے وعدہ خلاف نہیں کرتے ہم کیا سبب جو تم اپنے وعدے پر نہ آئے تب حضرت جبرئیل نے کہا کہ ہمکو کتے نے روکا تھا جہاں رحمت کے فرشتے نہیں جاتے جسمیں کتا اور تصویر ہوتی ہے

۱۴۰ ما ابن سعید ما یصیب المؤمن من وصب ولا نصب ولا سقم ولا اذی ولا حزن حتی الھم یھمہ الا کفر اللہ بہ من خطایاہ مسلم میں ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں پہنچتا ایماندار کو درد اور نہ محنت مشقت اور نہ بیماری اور نہ کوئی تکلیف اور نہ کوئی غم یہانتک کہ تشویش جو اوسکو فکر میں ڈالے مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے گناہ ہونکو دور کرتا ہے ف یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہیں تو لازم ہے کہ رنج اور تکلیف میں صبر کرے شکایت نکرے اوسکو اپنے

۱۴۱ گناہ ہونکی دولت سمجھے اگر دنیا میں صحت ہو تو دانا آدمی اوسکو خوشی سے پیتا ہے ف عایشۃ ما ینتظرھا من اھل الارض احد غیرکم یعنی صلوۃ العشاء بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں انتظاری کرتا عشا کے نماز کی زمین والوں سے تمھارے سوا کوئی ف ایکرات حضرت نے بہت دیر کرکے نماز پڑھی یہانتک کہ بعضے لوگ سو گئے تھے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اسوقت تک زمین پر تمھارے سوا نماز پڑھنے کوئی آتی نہیں ہے یعنی سب پڑھ چکے تمھین منتظر بیٹھے ہو تو تمکو دوسب سے

۱۴۲ زیادہ ثواب ہوا ایک تو انتظار کا ثواب دوسرے خالی وقت کی عبادت کا ثواب کہ تمھارا کوئی شریک نہیں معلوم ہوا کہ عشا کی نماز دیر کرکے پڑھنا افضل ہے ف ابو ھریرۃ ما ینقم ابن جمیل الا انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ واما خالد فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ واما العباس بن عبد المطلب فھی علیہ ومثلھا معھا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں شکر کرتا عمر رسول اللہ کا مگر اس سبب سے کہ وہ محتاج تھا سو اوسکو خدا نے اور اوسکے رسول نے غنی اور مالدار کر دیا اور خالد کا تو یہ حال ہے کہ خالد پر تم مقرر زیادتی کرتے ہو البتہ اوسنے اپنی زرہیں کو اور اپنے ہتھیار ونکو اور گھوڑیکو خدا کی راہ میں بند کر رکھا ہے یعنی جہاد کے واسطے وقف کر دیا ہے اور عباس بن عبد المطلب رسول اللہ کے چچا پر زکوۃ ہے اور اوسکے ساتھ اوتنی اور بھی یعنی دوہری دو سال کی زکوۃ ف زکوۃ تحصیل کرنے والے عامل نے حضرت سے گلہ کیا کہ ابن جمیل اور خالد اور عباس نے زکوۃ نہیں دیتے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ابن جمیل پر عتاب فرمایا کہ وہ مسلمان ہونے کے بعد اول غنیمت کے مال سے مالدار ہے پھر بھی انکار کرتا ہے اور زکوۃ نہیں ادا کرتا اور خالد کا عذر حضرت نے بیان کیا کہ اوسنے اپنا مال خدا کی راہ میں وقف کر دیا ہے ابن عباس رضہ کے

دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ جو شخص اپنا مال نفل عبادت میں خوشی سے خرچ کرے اوس سے ممکن نہیں کہ فرض ادا نکرے دوسرے یہ کہ جسقدر مال اوسنے وقف کر دیا اوسپر زکوۃ واجب نہیں اور عباس کے حق میں فرمایا کہ اوپر دو سال کی زکوۃ ہے اونکو ادا کرنا چاہیے شاید کہ حضرت عباس سے اونکی تنگدستی کے سبب زکوۃ نہ لی ہوگی اوسواسطے کہ یہ درست ہے کہ حاکم اگر مصلحت جانے تو زکوۃ میں مہلت دیوے اور ایک روایت یون ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عباس کی دو سال کی زکوۃ میرے اوپر ہے اس عبارت کے بھی دو مطلب ہیں ایک تو یہ شاید حضرت نے عباس سے کچھ مال قرض لیا ہو سو اوسکو زکوۃ میں معاف کر دیا یا عباس نے خود اپنی خوشی دو برس کی زکوۃ پیشگی دی ہو یا حضرت نے خود وقت حاجت کے اون سے پیشگی مانگ لی ہو اسواسطے کہ امام کو حاجت کے وقت پیشگی زکوۃ لینا درست ہے اور یہی مذہب امام اعظم اور شافعی اور احمد کا اور امام مالک کے نزدیک زکوۃ کا پیشگی لینا اور دینا درست نہیں

مستحب ہی اسواسطے کہ اوسکا ثواب بہ تہا تک باقی رہتا ہی اور اگر نیت ہ خلقت کو نفع رسانی کی تو وہ سب سے بہتر ہی ۹۲۷ ق عَایشۃ مَامِنْ مُصِیبَۃٍ تُصِیبُ الْمُسْلِمَ اِلَّا کَفَّرَ اللّٰہُ بِہَا عَنْہُ حَتَّی الشَّوْکَۃُ یُشَاکُہَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی مصیبت نہین مسلمان کو پونہچے مگر کہ اوسکے سبب سے خدا اوسکے گناہ دور کرتا ہی یہان تک کہ کانٹا چبھنے سے بھی ف یعنی اگرچہ کہ تر مصیبت اور تکلیف ہو مثل کانٹا چبھنے کے تسپر بھی ثواب سے خالی نہین سبحان اللہ کیا کریمی کی شان ہی نکتہ نوازی اسکا نام ہی ۹۲۸ ق ابوھریرۃ مَامِنْ مَکْلُومٍ یُکْلَمُ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَکَلْمُہٗ یَدْمٰی اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّیحُ رِیحُ مِسْکٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا گھائل نہین جو خدا کی راہ مین زخمی ہوا ہو مگر کہ آویگا قیامت کے دن اور اوسکا زخم جاری ہوگا رنگ اوسکا تو خون کے رنگ اور بو اوسکی مشک کی سی ہوگی ف زخم سے خون اس واسطے جاری ہوگا تو اونکی بزرگی اور کمال سب پر ظاہر ہو کہ ان لوگون نے اللہ کے واسطے جان دی اور زخم کھائے ۹۲۹ ق ابوھریرۃ مَامِنْ مَوْلُودٍ یُولَدُ اِلَّا وَالشَّیْطَانُ یَمَسُّہٗ حِینَ یُولَدُ فَیَسْتَہِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّیْطَانِ اِیَّاہُ اِلَّا مَرْیَمَ وَابْنَہَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہین ہوتا مگر کہ شیطان اوسکو چھو لیتا ہی جب کہ وہ پیدا ہوتا ہی سو وہ روا وٹھتا ہی چلا کر شیطان کے چھونے سے مگر مریم کو اور اونکے بیٹے کو شیطان نے نہین ہاتھ لگایا ف حضرت مریم اور حضرت عیسی کو شیطان نے اسواسطے ہاتھ نہین لگایا کہ مریم کی مان نے حضرت مریم اور اونکی اولاد کے واسطے خدا سے دعا مانگی تھی کہ شیطان کا اونپر دخل نہو چنانچہ قرآن شریف مین یہ دعا مذکور ہی اور جب حضرت عیسی پیدا ہوئے تھے حضرت جبرئیل نے اونکو اپنے پرون سے ملا تھا اسی واسطے اونکا لقب مسیح ہی یعنی ملا ہوا اور اسی واسطے شیطان اونکو نہ چھو سکا ۹۳۰ م عَایشۃ مَامِنْ مَیِّتٍ یُصَلِّی عَلَیْہِ اُمَّۃٌ مِنَ الْمُسْلِمِینَ یَبْلُغُونَ مِائَۃً کُلُّہُمْ یَشْفَعُونَ لَہٗ اِلَّا شُفِّعُوا فِیہِ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مردہ نہین جسپر مسلمان کا گروہ کہ شمار مین سو کو پہونچ گئے ہون جنازہ کی نماز پڑہین اور سب لوگ اوسکی مغفرت کی سفارش کرین مگر کہ اونکی سفارش قبول ہوگی اوسکے حق مین ف عبداللہ بن عباس رضہ کی روایت مین چالیس خالص مسلمان کی سفارش کا ذکر ہی اور اس حدیث مین سو کا ذکر ہی تو مطلب یہ کہ اگر خالص مسلمان سو تک چالیس ہی کی دعا کفایت کرتی ہی اور نہین تو سو مسلمان کی دعا مقبول ہی ۹۳۱ ق اَنَسٌ مَامِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَہُ الْاَعْوَرَ الْکَذَّابَ اَلَا وَاِنَّہٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّکُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَیْسَ بِاَعْوَرَ مَکْتُوبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ ک ف بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مگر اوسنے اپنی امت کو ڈرایا ہی کانے بڑے جھوٹے سے یعنی دجال سے خبردار ہو کہ تمہرو وہ کانا ہوگا اور بیشک تمہارا رب کانا نہین اوسکی دونون آنکھون کے درمیان لکھا ہی ک ف یعنی کفر کی لفظ ف حضرت نے ایک بار خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ ہر چند ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہی مگر مین تمکو بتلاتا ہون کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اوسکے ماتھے پر لکھا ہوگا یعنی ایسا صاف پتا کسی پیغمبر نے نہین بتلایا کہ جس سے اوسکا جھوٹہ ہر ایک پر کھل جاوے اسواسطے کہ وہ خدائی کا دعوی کریگا اور کانا ہوگا اور حال انکہ ناقص ہونا خدا کی شان نہین اور سر انشان اوسکے کفر کا اوسکے ماتھے پر کفر کی خود لفظ موجود ہی مسلمانو تمکو نظر آویگی کافرو تمکو نہ سوجھے گی ۹۳۲ م ابن مسعود مَامِنْ نَبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ فِی اُمَّۃٍ قَبْلِی اِلَّا کَانَ لَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّونَ وَاَصْحَابٌ یَاْخُذُونَ بِسُنَّتِہٖ وَیَقْتَدُونَ بِاَمْرِہٖ ثُمَّ اِنَّہَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِہِمْ خُلُوفٌ یَقُولُونَ

۹۴۶ اوسکو دھال جلتے تھے اور حضرت کو دست جواب اس واسطے دیا کہ اوسکو توریت کا علم تھا ف سہل بن سعد الساعدی رض
یا ذا رأیت ان لبستہ لم یکن علیہ منہ شیء وان لبستہ لم یکن علیک شیء قال یا رجل خطب
امرأۃ عرضت نفسہا علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلم یردہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو کریگا اپنی لنگی سے اگر تو اوسکو باندھیگا تو اوس عورت پاس کچھ نہ رہیگا
اور اگر عورت نے باندھا تو تیرے پاس کچھ نہ رہیگا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے اوس عورت سے منگنی کی جسنے اپنی ذات حضرت کو دی تھی سو
اوسکو حضرت نے قبول کیا تھا ف اسکا قصہ ہو چکا ہے کہ ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میں نے اپنی جان آپ کو بخشی حضرت نے قبول نہیں کیا
تب ایک صحابی کھڑے ہو کر کہا کہ یا حضرت اگر آپکو اسکی حاجت نہیں ہے تو میرا نکاح اوس سے کروا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے پاس ہے
جس سے تو اسکا مہر ادا کرے اوسنے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے حضرت نے فرمایا کہ جا تلاش کر کے لوہے کی ایک انگوٹھی ہی آوسنے
کہا کہ مجکو نہ مل سکے گی لیکن میری یہ لنگی ہے اسی کو میں مہر میں دیتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک لنگی میں دو آدمی کا کس طرح گذارا
ہو سکیگا آخر وہ ناامید ہو کر وہ شخص اوٹھا حضرت نے دیکھا کہ یہ شخص نہایت محتاج ہے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ تجکو قرآن یاد ہے اوسنے کہا کہ ہاں مجکو
فلانی فلانی سورت یاد ہے حضرت نے فرمایا کہ جا ہمنے تیرا نکاح اس عورت کے ساتھ کر دیا قرآن کے یاد کروا دینے پر یعنی تو اسکو سورتیں یاد کروا دے
یہاں اسکا مہر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن اور کپڑے سے کمتر مال بھی مہر ہو سکتا ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے
نزدیک دس درم سے کم مہر نہیں ہو سکتا اونکی دلیل اور حدیث ہے اونکے مذہب میں اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب مسلمانوں
۹۴۷ منگنی تھی ف ان مستعدا ما تعدون الرقوب فیکم قال قلنا الذی لا یولد لہ قال لیس ذاک بالرقوب
لکنہ الرجل الذی لم یقدم من ولدہ شیئا قال فما تعدون الصرعۃ فیکم قلنا الذی لا یصرعہ
الرجال قال لیس بذاک ولکنہ الذی یملک نفسہ عند الغضب مسلم میں عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ بے اولاد تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو راوی کہتا ہے کہ اصحاب نے کہا کہ بے اولاد وہ ہے جسکی اولاد نہ ہو یعنی جسکی اولاد جیسے حضرت نے فرمایا
کہ بے اولاد تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو راوی کہتا ہے کہ اصحاب نے کہا کہ بے اولاد وہ ہے جسکی اولاد نہ ہو یعنی جسکی اولاد جیسے حضرت نے فرمایا
کہ بے اولاد نہیں بلکہ بے اولاد حقیقت میں وہ مرد ہے جسنے اپنی اولاد سے کچھ آگے نہ بھیجا یعنی جسکے روبرو کوئی اوسکا لڑکا نہ مرا حضرت نے فرمایا
پھر پہلوان تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو ہمنے کہا کہ پہلوان وہ ہے جسکو مرد پچھاڑ سکیں حضرت نے فرمایا کہ یہ کچھ نہیں لیکن پہلوان وہ ہے جو غصے
کے وقت اپنی جان کو قابو میں رکھے یعنی زیادتی نہ کرے گالیاں شبکے ف یعنی ہر چند ظاہر میں بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہیں جو
تمنے کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت میں بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آوے
تو اگر کسی کا لڑکا مر گیا اور اوسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں اوسکے کام آویگا اور اگر جیتا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنے ماں باپ کی
شفاعت بھی کریگا تو بہر صورت اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہیں مرا اوسکو یہ فائدہ حاصل نہیں ہوگا تو گویا وہ بے اولاد ٹھہرا اگرچہ ظاہر میں اولاد
ہوئی تو اوسکے کس کام کی اور اسی طرح پہلوان حقیقت میں وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بیجا غالب نہ ہونے دیوے اگرچہ ظاہر میں کمزور ہو ف
۹۴۸ کعب بن مالک ما خلفک الم تکن قد ابتعت ظہرک فقال لہ مقدمہ من تبوک بخاری اور مسلم
میں کعب بن مالک رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کس چیز نے تجکو پیچھے ڈالا اور جہاد سے روکا کیا تو سواری کو نہ مول لے چکا تھا یہ
حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا جنگ تبوک سے آنے کے وقت ف جنگ تبوک کی جب حضرت نے تیاری کی تھی تب کعب بن مالک نے

مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ

مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عرفے کے دن سے زیادہ تر کوئی دن نہین جسمین خدا بندونکو دوزخ سے زیادہ آزاد کرتا ہو مقرر حق تعالی کی اوسدن رحمت بہت قریب ہوتی ہی پھر فخر کرتا ہی خدا حج کرنے والون کے سبب سے فرشتون مین پھر فرماتا ہی کہ مے لوگ کیا چاہتے ہین ف عرفہ نوین تاریخ ذی الحجہ کا نام ہی اوس دن حج ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا دن سب دنون سے افضل ہی

۹۳۷ م أُمِّ سَلَمَةَ مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ بِهَا عِزًّا

مسلم عن حضرت ام سلمہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین گھٹتا مال کو خیرات دینے سے اور کوئی مرد ظلم کو نہین معاف کرتا مگر کہ خدا معاف کرنے کے سبب سے اوسکی عزت اور قدر بڑھاتا ہی ف یعنی زکوۃ دینے سے مال نہین گھٹتا ہر چند ظاہر مین نقصان معلوم ہوتا ہی اسواسطے کہ اوسکا ثواب خدا کے نزدیک ثابت ہوتا ہی اور دنیا مین مال کے اندر برکت بھی ہوتی ہی اور ظلم معاف کرنے مین ہر چند بظاہر ذلت اور لاچاری معلوم ہوتی ہی لیکن خدا کے نزدیک عزت زیادہ ہوتی ہی بلکہ خلقت مین بھی اوسکی خوبی ثابت ہوتی ہی یون لوگ کہتے ہین کہ فلانا شخص کیا غمخوار اور نیکبخت آدمی ہی کہ باوجود

۹۳۸ کہ اوسپر ظلم اور زیادتی ہوئی پر اوسنے دم نمارا بدلا نہ لیا بلکہ معاف کردیا م الْمِقْدَادِ مَا هَذِهِ بِأُمِّكَ إِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ أَفَلَا

إِذَا نُنْتِنِي فَنَشْرَبُ فُضُولَ أَصْحَابِنَا فَيُصِيبَانِ مِنْهَا فَقَالَ لِلْمِقْدَادِ عِنْدَ حَلْبِهِ الْأَعَنُزَ الثَّلَاثَ مَرَّةً

تنبیہ مسلم عن مقداد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دوسری بار کا دودھ تھا مگر خدا کی رحمت تھی پھر تو نے پیشتر نہ مجکو بتلایا تو ہم اپنے دونون ساتھیونکو بھی جگاتے سو وہ بھی اس رحمت کے دودھ کو پاتے حضرت نے مقداد سے کہا دوسری بار تینون بکریون کے دوہنے کے وقت ف مفصل قصہ اس حدیث کا مقداد رضی سے یون روایت ہی کہ ہم تین آدمی ہجرت کرکے مدینے مین آئے اور ہمکو بھوکھ کے مارے نہ آنکھ سے سوجھتا تھا اور نہ کانون سے کچھ سنائی دیتا تھا ہم حضرت پاس آئے حضرت ہمکو اپنے گھر لیگئے اور فرمایا کہ اُن تین بکریونکا دودھ دوہو انکا دودھ ہم تم پیا کرینگے سو ہم تینون آدمی اونکا دودھ پیا کرتے تھے اور حضرت کا حصہ رکھ چھوڑتے تھے حضرت کا دستور تھا کہ رات کو آتے اور ہمکو اس طرح آہستہ سلام کرتے کہ جاگتا آدمی سنتا اور سوتا نہ جاگتا پھر مسجد مین جاتے اور تہجد کی نماز پڑھتے نماز کے بعد دودھ کو پیتے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت انصاریون کے گھر تشریف لیگئے تھے مینے اپنا حصہ دودھ پیا میرا پیٹ نہ بھرا شیطان نے میرے دل مین یہ خیال ڈالا کہ حضرت جہان گئے ہین کھانے کے تشریف لاوینگے لاؤن مین حضرت کا بھی حصہ پی جاؤن سو مین اوسکو پی گیا پھر مجکو پچھتاوا آیا کہ مینے کیون حضرت کا حصہ پی لیا شاید کہ حضرت وہان سے بھوکے آوین اور یہان اپنا حصہ نپاوین تو مجکو بددعا کرین پھر تو میرا دین دنیا دونون برباد جاوے غرضکہ اس خیال سے میری نیند اوچٹ گئی اور میرے دونون ساتھی سوتے تھے پھر حضرت آئے اور اوسی دستور سے حضرت نے سلام کیا اور مسجد مین گئے اور نماز پڑھکے دودھ کو آئے سو برتن کو خالی پایا آسمان کی طرف سر اوٹھایا مینے جانا کہ مجکو بددعا کرینگے سو تو حضرت نے یون فرمایا کہ الٰہی تو ہی اوسکو جو مجکو کھلاتا ہی اور پانی دے اوسکو جو مجکو پلاتا ہی مینے جانا کہ اس دعا سے بکریان موٹی ہوگئی ہونگی پھر کیا دیکھتا ہون کہ بکریون کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے لبریز ہین سو مینے اونکو دوہا اور حضرت کے سامنے لے گیا حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ کیا اپنے حصے پی چکے ہو مینے کہا کہ ہان ہم پی چکے ہین پھر حضرت نے پیا اور باقی مجکو دیا مینے پیا جب مجکو معلوم ہوا کہ حضرت خوب آسودہ ہوگئے ہین تب مین نہایت خوشی سے ہنس پڑا اور حضرت سے یہ تمام قصہ کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دودھ کا زیادہ ہوجانا خدا کی رحمت تھی اگر تو آگے سے بتلاتا ہم اون دونون آدمیونکو بھی اس رحمت کے دودھ مین شریک کرتے یہ قصہ معجزہ اور برکت ہی حضرت کی دعا کی

۹۳۹ م عَائِشَةَ مَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلَهُ

جواب دیا پھر اونٹ بھگنے کا مسئلہ پوچھا کہ اوسکو پکڑ لیوے یا نہ لیوے حضرت نے حدیث فرمائی یعنی اونٹ کو پکڑ لینا چاہیے
اسواسطے کہ اوسکے ضائع ہونے کا کچھ خوف نہیں جسقدر اوسکے پاس موجود ہی یعنی اوسکی تلی چلنے پھرنے بھر کو مضبوط ہی اور مشک اوسکے
ساتھ موجود ہی یعنی پیاس مارنے کی بڑی عادت ہی کہ دس دس بیس بیس دن تک پانی اونٹ رہا ہی غرض کہ اوسکو پکڑ لینا چاہیے

۹۵۲ اور یہی مذہب ہی امام مالک کا اور امام اعظم کے نزدیک جہاں خوف ضائع ہونے کا ہو تو پکڑ لینا درست ہی م حَاجِبُ مَالِكٍ يَا أَقْرَعُ
النَّاسِ أَوْ يَا أَقْرَعَ الْمُسَيَّبِ بْنَ زَمْزَمَ قَالَتِ الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تَذْهَبُ
خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يَذْهَبُ الْكِيرُ خُبْثَ الْحَدِيدِ مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو کیا ہوا ای ساب کی یا
جونو کا ساب ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے ساب کی کہا یا مسیب کی کہا فرمایا اوس عورت نے کہا کہ مجکو بخار نے حدا اوسکو نے برکت کرے تو حضرت
نے فرمایا کہ گا ای امت کے دبرامت کہ اسواسطے کہ وہ آدم کی اولاد کے گناہ دور کرتی ہی جیسے آگ کی بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہی ف
یعنی ہر چند ظاہر میں بیچارے تکلیف ہی لیکن جب اوسکے سبب گناہ دور ہوئے تو اوسکو برا کہنا نہ چاہیے کہ نے صبری کا نشان ہی اسی طرح

۹۵۳ ہر بیمار کیا حال ہی م عَائِشَةُ مَالَكِ يَا عَائِشَةُ أَغِرْتِ مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہی تجکو اے عائشہ
کیا تجکو رشک آیا ف مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے پوری روایت یوں ہی کہ حضرت ایک بار میری باری کی رات کو بقیع کے قبرستان میں
تشریف لے گئے مردوں کے واسطے دعا کرنے کو میں سمجھی کہ شاید حضرت کسی اور اپنی بی بی پاس گئے ہیں اوٹھکر دیکھنے لگی جب حضرت تشریف لائے تو میرا

۹۵۴ حال دیکھکر حدیث فرمائی میں نے کہا کہ یا حضرت مجھی عورت خاوند کی پیاری آپ سے خاوند پر کیونکر رشک نکرے م حَاجِبُ بْنُ سُمَرَةَ مَا لِي أَرَاكُمْ
أَرْفَعِي أَيْدِيَكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَأَنَا
حِلَقًا فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ عِزِينَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا
فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى وَيَتَرَاصُّونَ
فِي الصَّفِّ مسلم میں جابر بن سمرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ہی مجکو کہ میں تمکو ہاتھ اوٹھائے دیکھتا ہوں تمھارے ہاتھ گویا گھوڑوں کی
دم ہیں یعنی جیسے چنچل گھوڑوں کی دمیں نہیں ٹھہرتیں ویسے تمھارے ہاتھ نہیں ٹھہرتے اٹھہرے رہا کرو نماز میں یعنی ہلا جلا نکرو پھر حضرت
دیر کے بعد ہمارے پاس سے ہوکر نکلے تو ہمکو دیکھا کہ ہم حلقہ حلقہ کیئے بیٹھے ہیں سو فرمایا کہ کیا ہی مجکو کہ تمکو جدا جدا ترتر دیکھتا ہوں پھر دیر کے بعد
ہمارے پاس سے ہوکر نکلے اور فرمایا کہ تم کیوں نہیں صف باندھتے ہو جیسے فرشتے صف باندھتے ہیں اپنے رب کے نزدیک تو ہمنے کہا یا رسول اللہ
فرشتے اپنے رب کے نزدیک کیونکر صف باندھتے ہیں حضرت نے فرمایا پورا کرلیتے ہیں پہلی صفوں کو اور صف کے اندر آپس میں بھڑ جاتے ہیں یعنی ملے ہوئے
کھڑے ہوتے ہیں کچھ صف کے درمیان فرق نہیں چھوڑتے ف سنن ابی داؤد میں جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ جب اصحاب حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے
تو داہنے بائیں ایک دوسرے کو ہاتھ اوٹھا کر سلام کرتا تھا تب حضرت نے حدیث فرمائی اور سلام کے واسطے ہاتھ اوٹھانا نماز کے اندر منع کیا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرکات نماز کے سوائے کوئی جنبش نماز میں درست نہیں اور صفوں کا پورا کرنا مستحب ہی جب تک اول صف نہ بھر جاوے

۹۵۵ دوسری صف نہیں ہے اور جب تک دوسری صف نہ بھر جاوے تیسری صف نہ چاہیے اسی طرح اور صفوں میں لحاظ رکھنا ضرور ہی ف سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ
مَالِي أَرَاكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَ
إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجکو کیا ہی کہ میں نے تمکو دیکھا کہ تمنے بہت تالی بجائی

نوع آخر

۹۴۳ دوسری قسم کی حدیث جنکے سر پر ما استفہامیہ ہا ہی یعنی وہ لفظ ما کی جسکے معنی کیا ف انس مابال اقوام قالوا کذا وکذا لکنی اصلی وانام واصوم وافطر واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی ۱۲ لم جین سمع ان نفرا من اصحابہ قال بعضھم لا اتزوج النساء وقال بعضھم لا اکل اللحم وقال بعضھم لا انام علی فراش بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون لوگون کا جنھون نے ایسا ایسا کہا لیکن مین نماز بھی پڑھتا ہون اور سوتا بھی ہون روزہ بھی رکھتا ہون اور روزہ توڑتا بھی ہون اور عورتون سے صحبت کرتا ہون سو جو میری سنت اور میری راہ سے پھرا وہ میرا نہین حضرت نے اوسوقت فرمایا جب اسنے کچھ اصحاب کو سنا کہ بعضے اونمین کہتے ہین کہ مینے عورتون کی صحبت داری چھوڑی اور بعضا کہتا ہی کہ مین گوشت نہ کھایا کرونگا اور بعضا کہتا ہی کہ مین بچھونے پر نہ لیٹا کرونگا ف تین اصحاب نے جو بڑے عابد زاہد تھے حضرت کی بعضی بیبیون سے حضرت کی عبادت کا حال پوچھا اونھون نے جو حال تھا سو بیان کیا اون اصحاب نے حضرت کی عبادت کو کم جانا اور کہا کہ ہم کہان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہان خدا نے اگلے پچھلے گناہ پیغمبر کے سب معاف کر دیے یعنی اپنا خاتمہ معلوم نہین تو ہمکو زیادہ عبادت کرنا چاہیے سو ایک نے کہا کہ مین تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کرونگا دوسرے نے کہا کہ مین ہمیشہ روزہ رکھا کرونگا کبھی نہ توڑونگا تیسرے نے کہا کہ مینے عورتون کی صحبت داری چھوڑی کبھی انکے پاس نہ جاؤنگا پھر اتنے مین حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اس اس طرح کہتے ہو قسم ہی خدا کی مین تو تمسے زیادہ ترسندہ اور ڈرتا ہون پھر یہ حدیث خطبہ پڑھکے فرمائی یعنی اگر رات دن برابر عبادت کرنا اور مباح چیزون سے پرہیز کرنا بہتر ہوتا تو مین ضرور اوسکو اختیار کرتا اسواسطے کہ مجکو خدا کا خوف تمسے زیادہ تر ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا اور رسول کے نزدیک عبادت مین میانہ روی پسند ہی اسواسطے کہ جو زیادہ دوڑتا ہی وہ آخر کو گر بھی پڑتا ہی خدا نے یہ حکم نہین کیا کہ بندے رات دن عبادت ہی کیا کرین اور آرام نکرین بلکہ عبادت کے وقت ٹھہرا دیے ہین اسمین ہزارون حکمتین ہین دانا مسلمان کو لازم ہی کہ اپنی جان پر نہایت مشکل نہ ڈالے نفل عبادت پر اتنی کمر نہ باندھے کہ فرض بھی ترک ہو جاوین اور اتنی سستی اور کاہلی بھی نہین اچھی کہ سوائے فرض کے سنت اور نفل بالکل اوڑا دیوے غرض کہ درمیان کی راہ اختیار کرے نہ بہت زیادتی ہو نہ بہت کمی

۹۴۴ ف عائشۃ ما بال اقوام یتنزھون عن الشیء اصنعہ فوا اللہ انی لاعلمھم باللہ واشدھم لہ خشیۃ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون لوگون کا جو آپ کو بہت دور رکھینچتے ہین اوس چیز سے جو مین کرتا ہون سو قسم ہی خدا کی کہ مین مقرر اونسے زیادہ تر جانتا ہون خدا کو اور اونکی نسبت مین خدا سے نہایت خوفناک ہون ف حضرت نے خود کوئی کام کیا اور لوگون کو اجازت دی کرنے کی تو بعضے لوگون نے اوسکو کچھ ہلکا جانا اور اوسکے کرنے مین تامل کیا سب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث اور پہلی حدیث ایک مضمون کی ہی معلوم ہوا کہ جس چیز کی شرع مین اجازت اور رخصت ہی اوسکو ہلکا جاننا یا اوسکو خلاف تقوی اور پرہیزگاری کے سمجھنا درست نہین ہی شعر بصدق وصفا کوش ورع وتقی ولیک بیمغزی بر مصطفی مع

۹۴۵ ابو سعید ماتربۃ الجنۃ فقالہ لابن صیاد فقال ابن صیاد درمکۃ بیضاء مسک یا ابا القاسم قال صدقت مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت کی خاک کیا ہی حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا سو ابن صیاد نے کہا کہ بہشت کی خاک سفید میدہ مشک ہوای ابو القاسم حضرت نے فرمایا کہ تو سچ کہا ف حضرت کے وقت مدینے کے یہودیون مین ایک شخص ابن صیاد نام پیدا ہوا تھا کاہن تھا اکثر باتین جنون سے دریافت کر کے لوگونکو بتلاتا تھا اون پیغمبری کا دعوی کرتا تھا حضرت عمر کی خلافت مین مسلمان ہوا تھا پھر گم ہو گیا اوسکا حال معلوم نہوا بعضے اصحاب

یعنی جو تیر پیر لوہا یا لکڑی یا پتھر حلال جانور کا خون بہاوے یعنی خون کو نکال دے اور خدا کا نام اوسپر بوقت ذبح لیا جاوے تو وہ گوشت
حلال اور پاک ہے لیکن دانت اور ناخن سے حلال کرنا درست نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک جمیع ما جن
اور ہڈی سے حلال کرنا درست نہین اور اوکھڑے دانت اور ہڈی سے حلال کرنا درست ہے ق عمر ما جاءک من هذا المال ۹۶۰
وانت غیر مشرف ولا سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسك بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیرے پاس اس مال سے آوے اس طرح پر کہ تو تاک لگانے والا اور مانگنے والا نہو تو اوسکو لے اور جو ایسا مال نہو
تو اوسکے پیچھے اپنی جان کو مت ڈال ف مصابیح مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت مجکو مال دینے لگے مینے کہا کہ جو
مجھسے زیادہ تر محتاج ہو اوسکو دیجیے حضرت نے فرمایا اسکو لے اپنا کام چلا اور خیرات کر پھر یہ حدیث حضرت نے فرمائی یعنی جو مال بن توقع
اور بے حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہے اور اگر زبان سے ظاہری سوال کیا یا دل مین تاک لگائی اور اوسکی طرف خیال لگا کر باطنی سوال کیا
تو وہ حلال طیب نہین نقل ہے کہ امام احمد ایک شخص سے اوٹھوا کر بازار سے گیہون لائے امام احمد کے فرزند گھر مین بیٹھے روٹی کھاتے تھے
اوس شخص کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا امام احمد کے بیٹے نے اوس شخص کو روٹی دی اوس بزرگ نے قبول کی جب وہ پلٹ کر چلے تو اونکو
امام احمد نے بلا کر روٹی دی تو اونھون نے قبول کی اور چلے گئے بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ پہلے روٹی دی تو قبول نکی
اور تمنے دی تو قبول کی امام احمد نے کہا کہ اوس وقت اونکا دل روٹی کی طرف مائل ہوا تھا تو وہ اوسکو باطنی سوال سمجھے اسواسطے
قبول نکی اور جب پہلے روٹی دی تو اونکو خواہش نتھی کہ اوس سے ناامید ہو کر چلے تھے اسواسطے قبول کی غرض کہ جس طرح ظاہری سوال
زبان سے منع ہے ویسے باطنی سوال بھی دل سے منع ہے ق یعلی بن امیة ما کنت صانعا فی حجك فاصنعه ۹۶۱
فی عمرتك یعنی من الاحرام واجتناب الطیب بخاری اور مسلم مین یعلی بن امیہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
جو تو اپنے حج مین کرتا تھا سو ہی اپنے عمرے مین بھی کر یعنی جس طرح حج مین احرام باندھنا اور خوشبو سے بچنا چاہیے اوسی طرح عمرے مین بھی
ف مصابیح مین یعلی رضہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خوشبودار جبہ پہنے تھا اوسنے حضرت سے پوچھا کہ مینے عمرے کا احرام باندھا
ہے اور یہ جبہ مین پہنے ہون اسمین کیا حکم ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ خوشبو کو تین بار دھو ڈال اور جبہ اوتار ڈال پھر یہ حدیث فرمائی
ق ابو سعید ما یکن عندی من خیر فلن ادخره عنکم ومن یستعفف یعفه الله ومن ۹۶۲
یستغن یغنه الله ومن یتصبر یصبره الله وما اعطی احد عطاء خیرا واوسع من الصبر
بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میرے پاس مال ہوگا اوسکو مین تمسے چھپا کر جمع کر رکھونگا اور جو سوال
اور حرام کامون مین سے آپ کو بچاوے پرہیزگار بننے کے ارادے پر تو خدا اوسکو سچا پرہیزگار کر دیگا اور جو دنیا سے بے پرواہی کی نیت رکھیگا
تو خدا اوسکے دل کو دنیا کے مال سے بے پرواہ کر دیگا اور جو شخص کہ مصیبت اور بلا مین آپکو بزور صبر والا بناویگا تو خدا اوسکو سچا بنا دیگا
کہ صابر کر دیگا اور کسیکو بہتر اور کشادہ تر صبر سے کوئی نعمت نہین ملی ف مصابیح مین روایت ہے کہ کچھ انصاری اصحاب نے حضرت سے
مال مانگا حضرت نے دیا پھر مانگا پھر دیا جب حضرت کے پاس کچھ باقی نہ رہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی
جڑ ہے معلوم ہوا کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہے لیکن اول ابتدا جو بہت محنت اور ریاضت ہے آخر کو نیکی عادت ہو جاتی ہے پھر محنت اور تکلف اور
بناوٹ کی کچھ حاجت نہین رہتی بعضے لوگ کہتے ہین کہ آدمی کی خو نہین بدلتی یہ بیدلیشی بات ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ غلط بات ہے

ساتھ جانے کے واسطے سواری مول لی تھی مگر اونکا اتفاق جانے کا حضرت کے ساتھ نہین ہوا تھا جب اوس لڑائی سے پلٹ آئے تب
یہ حدیث غصے سے فرمائی باقی کعب کا قصہ آگے آویگا ف ابو ھریرۃ ما عندک یا ثمامۃ قالہ لثمامۃ ۹۴۹
بن اثال قبل اسلامہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ثمامہ تیرے پاس کیا ہی یعنی کس فکر اور کس خیال
مین ہی یہ حضرت نے ثمامہ بن اثال سے کہا اوسکے مسلمان ہونے سے پہلے ف حضرت نے ایک بار نجد کے ملک مین لشکر بھیجا وہان
ایک قوم کا سردار پکڑا جسکا ثمامہ نام تھا اوسکو پکڑ لائے اور مسجد کے ستون مین اوسکو باندھ دیا جب حضرت اوس طرف تشریف لائے تو یہ حدیث
فرمائی یعنی کس سوچ اور کس تدبیر مین ہی ثمامہ نے کہا کہ خیریت ہی ای محمد اگر تو نے مجکو مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مارا اور اگر احسان کرکے چھوڑ دیا
تو شکر گزار مرد کو چھوڑا یعنی مین اس احسان کا حق مانا کرونگا اور اگر کچھ مال کی طمع ہو تو جو تیرا جی چاہے سو مانگ پھر حضرت وہان سے
ہٹ گئے دوسرے روز حضرت نے پھر فرمایا کہ ای ثمامہ تو کس خیال مین ہی ثمامہ نے وہی جواب دیا پھر حضرت اوسکے پاس سے ہٹ گئے تیسرے روز
پھر حضرت نے اوسی طرح پوچھا اور ثمامہ نے اوسی طرح جواب دیا پھر حضرت نے حکم کیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو جب قید سے خلاصی ہوئی تو ثمامہ باغ مین
جاکر نہایا پھر حضرت کی خدمت مین مسجد کے اندر آیا اور سچے دل سے مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا اور کہا کہ ای محمد روے زمین پر میرے نزدیک
تجھسے زیادہ کوئی دشمن نہ تھا سو اب تو میرے برابر کوئی میرا پیارا نہین اور تیرا دین میرے نزدیک سب دینون سے برا معلوم ہوتا تھا سو اب
سب دینون سے میرے نزدیک تیرا دین افضل ہو گیا اور تیرا شہر سب شہرون سے میرے نزدیک برا تھا سو اب تو سب سے زیادہ پیارا ہو گیا پھر کہا
کہ میا حضرت مین حالت کفر مین عمرے کا ارادہ کرکے چلا آپ کے لشکر نے مجکو پکڑ لیا اب مجکو کیا حکم ہوتا ہی حضرت نے اوسکو بشارت
دی اور عمرہ ادا کرنے کو فرمایا جب ثمامہ مکے مین گیا عمرے کے واسطے تو کفار مکہ نے کہا کہ ای ثمامہ تو کیا بے دین ہو گیا ہی ثمامہ نے کہا بلکہ
مین رسول اللہ کے ساتھ مسلمان ہوا ہون اسکو یاد رکھو کہ جب تک حضرت حکم نہ دینگے تو گیہون کا ایک دانہ بھی ملک یمامہ سے تمکو نہ ملیگا یمامہ ۹۵۰
ثمامہ کا ملک تھا وہان سے اناج مکے مین آیا کرتا تھا ف جابر ما فعلت فی الذی ارسلتک لہ فانہ لم یمنعنی ان
اکلمک الا انی کنت اصلی قالہ لجابر وقد ارسلہ فی حاجۃ فجاء وھو یصلی علی بعیرہ
متطوعا علی غیر القبلۃ فکلمہ فقال بیدہ ھکذا او ما بیدہ نحو الارض مسلم جابر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا کیا تو نے جس کام کے واسطے مینے بھیجا تھا اور نہین روکا مجکو تیرے ساتھ بات کرنے سے مگر اس سبب سے کہ مین
نماز پڑھتا تھا یہ حضرت نے جابر رضہ سے فرمایا اور اونکو کسی کام کے واسطے بھیجا تھا تو جابر وہان سے آئے اور حضرت اپنے اونٹ پر قبلے کے سوا
اور طرف منہ کیے ہوے نماز پڑھتے تھے سو جابر نے حضرت سے کچھ بات کی تو حضرت نے یون اشارہ کیا ہاتھ سے یعنی زمین کی طرف اشارہ کیا
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز پڑھنا سواری پر درست ہی خواہ قبلے کی طرف منہ ہو یا نہو لیکن سجدے کا اشارہ رکوع ۹۵۱
سے زیادہ نیچا کرنا چاہیے مگر فرض نماز سواری پر درست نہین اور یہی مذہب سب اماموں کا ف زید بن خالد مالک ولھا
دعھا فان معھا حذاءھا وسقاءھا ترد الماء وتاکل الشجر حتی یجدھا ربھا یعنی ضالۃ
الابل بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہی تیرے واسطے اور کیا ہی اوسکے واسطے یعنی بھگانے اونٹ گم ہوے
بھٹکے سے تجکو کیا کام چھوڑ اوسکو اوسکے واسطے کہ اونٹ کے ساتھ اوسکا جوتا اور مشک موجود ہی کہ اپنے پانون سے چل کر پانی پیگا اور درخت
کو کھاویگا یہان تک کہ اوسکا مالک اوسکو پا جاویگا ف کسی نے حضرت سے بھولے بھٹکے جانورون کا مسئلہ پوچھا حضرت نے ہر ایک کا

تب حضرت نے منہہ کھول کر یہ حدیث فرمائی یعنی عید کے دن ایسے راگ کا کچھ مضایقہ نہین بسواسطے کہ اول تو دف بجانا حرام نہین دوسرے گانے والیان لڑکیان ہین جو عمر کی صغیرت نہین جو محل شہوت ہون بسرے کوئی مضمون خلاف شرع نہین بلکہ بہادری ہین کی کارامدنی چیز ہی اسی حدیث سے بعضے عالمون کا یہ مذہب ہی کہ خوشی کے حالون مین جیسے شادی اور ختنہ اور عید مین بے مزا سیر نزار راگ یاد کے ساتھہ درست ہی بشرطیکہ دیہی کلمہ مین کچھہ ہرج نہووے اور گانے والا خوبصورت لڑکا اور اجنبی عورت نہو اور راگ کا مطلب خلاف شرع نہو غرضکہ راگ سننے کی عادت ہر گز درست نہین بلکہ اسی حدیث سے صاف منع ہونا معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نے عید کا عذر فرمایا تو معلوم ہوا کہ اسکی عادت کرنا درست نہین اگرچہ خلاف شرع راگ نہو ۹۷۰ عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ يَعْنِي سَلْمَانَ وَصُهَيْبًا وَبِلَالًا كَانُوا لَا يَرَوْنَ لِأَبِي سُفْيَانَ وَسَيْفِهِ مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللَّهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللَّهِ مَأْخَذَهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَقُولُونَ هَذَا لِلشَّيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ مسلم مین عایذ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ابی بکر شاید کہ تو نے اونکو غصہ دلایا اگر تو نے اونکو غصہ دلایا تو بیشک تو نے اپنے رب کو غصہ دلایا مراد ان لوگون سے سلمان فارسی اور صہیب رومی اور بلال حبشی ہین جب اون تینون نے ابوسفیان سے کہا تھا کہ خدا کی تلوارون نے خدا کے دشمن کی گردن سے ابی گرفت کا مکان نہین پایا تو صدیق اکبر نے کہا کہ تم ایسی بات قریش کے بڈھے اور اونکے سردار کو کہتے ہو ف ابوسفیان کفر کی حالت مین حضرت سے کئی بار لڑا تھا اسواسطے اوسکو دشمن خدا کہا روایت ہی کہ ابوسفیان جب کہ ظاہر مسلمان ہوا اور سہو دل مین ایمان نہ جاتا تھا کہ ایک روز سلمان اور صہیب اور بلال کے پاس سے گزر کر نکلا ان تینون صحابی نے جوش اسلام سے وہ سخت بات کہی صدیق اکبر نے اس خیال سے کہ مبادا اناؤ کھا کر ابوسفیان ظاہری اسلام بھی چھوڑ دے اوسکی خاطرداری کی بات کہی اور اونکو ایسی سخت بات کہنے سے منع کیا پھر صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے اور قصہ بیان کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی چونکہ اونکا سخت کلام محض خدا کے واسطے اور جوش اسلام سے تھا خدا اور رسول کو پسند آیا جب صدیق اکبر نے حضرت سے یہ سنا تو اون تینون صحابیون کے پاس عذر کرنے کو گئے اور کہا ای میرے بھائیو میںنے تمکو غصہ دلایا یعنی معاف کرو اونھون نے کہا کچھ غصہ نہین ای بھائی تجکو اللہ بخشے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک لوگون کی عزت حرمت رکھنا ضرور ہی اور اونکو ناخوش کرنا نہایت بری بات ہی کہ اونکی ناخوشی سے خدا ناخوش ہتا ہی ف يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا بخاری اور مسلم مین صدیق اکبر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر کیا تیرا گمان ہی اون دو مین جنکا تیسرا ساتھی مددگار خدا ہی ف صدیق اکبر سے روایت ہی کہ ہجرت کے وقت خوف کفار سے مین اور حضرت غار مین جا کر چھپے تو کافر ہمکو تلاش کرتے کرتے اوسی غار پر خاص ہمارے سر و نیز کھڑے ہوئے جب مینے مشرکون کے پانون دیکھے تب مینے کہا کہ یا رسول اللہ اگر اونمین سے کوئی اپنے پانون پر نظر کرے تو ہمکو دیکھلے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غمگین نہو ہمارا مددگار ہمارے ساتھہ ہی ہم دونون آدمیون کو ضائع نکریگا اس حدیث سے حضرت کا کمال توکل خدا پر اور صدیق کی نہایت فضیلت ثابت ہوئی کئی طرح سے اول یہ کہ حضرت نے اپنے ساتھہ اور صدیق کے ساتھہ خدا کو ملایا سبحان اللہ کیا عمدہ مرتبہ ہی جو خدا اور رسول کے ساتھہ شمار مین آوے دوسری یہ کہ ایسے سخت وقت مین کہ تمام عالم حضرت کا جانی دشمن تھا صدیق رضہ نے حضرت کا ساتھہ دیا اور اپنی جان اور مال اور خاندان کی بربادی حضرت کے واسطے اختیار کی اس سے زیادہ جان نثاری کیا ہوگی تیسری یہ کہ معمول ہی کہ ایسے سخت وقت مین جسمین جان کا خوف ہو اوسکو ساتھہ لیتے ہین جسکے اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور نہایت

جسکو نماز مین کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی ایسی ضرورت جسمین امام کو خبردار کرنا پڑے چاہیے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ کہے اسواسطے کہ اگر عورت نے سبحان اللہ کہا تو اوسکی طرف التفات کیا جاویگا یعنی امام سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہوجاویگا حضرت نے فرمایا اور تالی مارنا تو عورتون کے واسطے چاہیے یعنی اگر امام کی خطا پر عورت واقف ہو تو سبحان اللہ نکہے بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر مارے اسواسطے کہ عورت کی آواز سے اکثر دل کو بیخیالی آتا ہی ف صحیح بخاری مین روایت ہی کہ حضرت ایک قوم مین صلح کرنے کو گئے تھے نماز کا وقت آیا لوگون نے ابی بکر رض کو امام بنا کر نماز شروع کی پھر حضرت تشریف لائے اور صحابہ نماز مین تھے تو حضرت بھی صف مین نماز کی نیت کرکے کھڑے ہوئے صحابہ نے دستک دی تاکہ صدیق رض حضرت کے آنے سے خبردار ہوجاوین اور صدیق رض کی یہ عادت تھی کہ نماز مین کسی طرف نہ دیکھتے تھے جب بہت لوگون نے تالیان بجائین تو صدیق رض نے نظر کی دیکھا کہ حضرت صف مین کھڑے ہین حضرت نے اشارہ کیا صدیق اکبر سے کہ وہین ٹھہرے رہو اور امامت کیے جاؤ پھر صدیق اکبر نے دونون ہاتھ اوٹھاکر شکر خدا ادا کیا کہ حضرت نے مجکو امامت کرنے کو فرمایا پھر پیچھے ہٹے یہان تک کہ صف مین برابر ہوگئے اور حضرت نے آگے بڑھکے امامت کی پھر حضرت جب نماز پڑھچکے تو فرمایا ای ابی بکر میرے حکم کے بعد تو کیون نہ وہان قائم رہا صدیق اکبر رض نے کہا کہ ابی قحافہ کے بیٹے کو یہ لیاقت نہین کہ رسول اللہ کے آگے امام بنے پھر حضرت نے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صدیق اکبر کی نہایت عمدہ فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت نے اونکو اپنی امامت کرنے کا حکم دیا بلکہ اول صدیق نے پیچھے نماز کی نیت بھی کرچکے تھے سبحان اللہ اس سے زیادہ کون کمال ہوگا جسکو تمام عالم کا امام اپنا امام بناوے

۹۵۶ ق ابن عباس رض خ جابر رض ما منعك من الحج وفي رواية ابن عباس ما صنعك ان تكوني حججت معنا قالت ابو فلان يعني زوجها حج على احد هما يعني البعيرين والآخر يسقي عليه قال فان عمرة في رمضان تقضي حجة او حجة معي قاله لام سنان

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے اور صرف بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے سنان کی ماسے کہا تجکو کسنے منع کیا تھا حج کرنے سے اور عبداللہ بن عباس کی روایت مین یون ہی کہ تجکو کسنے منع کیا ہمارے ساتھ حج کرنے سے کہا اوس عورت نے کہ فلانے کا باپ یعنی اوسکا خاوند ایک اونٹ پر حج کرنے کو گیا تھا اور دوسرا اونٹ کھیت سینچتا تھا حضرت نے فرمایا کہ البتہ رمضان مین عمرہ کرنا ثواب مین حج کے برابر ہی یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان مین عمرہ کرنا نہایت فضیلت کا ہی

۹۵۷ نوع آخر دوسری قسم کی حدیث م ابو ذر رض ما اصطفى الله لملائكته او لعباده سبحان الله وبحمده قاله حين سئل اي الكلام افضل

مسلم مین ابو ذر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل کلام وہ ہی جسکو اللہ نے فرشتون کے واسطے یا اپنے بندون کے واسطے پسند کیا ہی یعنی سبحان اللہ وبحمدہ حضرت نے ابو ذر رض سے جب کسی نے پوچھا تھا کہ کون کلام افضل ہی

۹۵۸ نوع آخر دوسری قسم کی حدیث خ ابو هريرة رض ما اسفل من الكعبين من الازار ففي النار

بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ازار اور پاجامہ ٹخنون سے نیچے ہو سو دوزخ مین ہی یعنی نیچے کرنے والے کی سزا دوزخ ہی

۹۵۹ ق رافع بن خديج ما انهر الدم وذكر اسم الله عليه فكلوه ليس السن والظفر وساحدثكم عن ذلك اما السن فعظم واما الظفر فمدى الحبشة

بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیج رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہادے اور جسکا نام اوسپر لیا جاوے تو اوسکو کھاؤ سوا دانت اور ناخن کے اور اب مین تمکو اوسکا سبب بتلاؤنگا دانت تو ہڈی ہی اور ناخن حبشی کافرونکی چھری ہی یعنی وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہین مسلمانونکو اونکا طریقہ کرنا مناسب نہین ف

عَلَيْهِ فِيهَا ثُمَّ قَالَ لَهُ لَمَّا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای ابوذر تو ضعیف اور ناتوان آدمی ہی اور یہ حکومت خدا کی امانت ہی اور مقرر حکومت قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا
سبب ہی مگر اوسکو رسوائی اور شرمندگی نہین جسنے حکومت لیکر اوسکا حق ادا کیا اور جو اوسپر فرض تھا یعنی امانت داری اور
رعیت پروری سو اوسنے بخوبی ادا کیا یہ حضرت نے ابوذر سے کہا جب کہ ابوذر نے کہا تھا کہ یارسول اللہ مجکو آپ تحصیل زکوۃ وغیرہ پر
حاکم نہین کرتے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کو چاہیے کہ ناتوان آدمی کو جس سے محنت نہو سکے اوسکو حکومت نہ دے
اور ثابت ہوا کہ جو ملک سے مال تحصیل ہوکر آوے وہ خدا کی امانت ہی سردار کو نہین چاہیے کہ اوسکو اپنا مال جان کر اپنی خواہش کے موافق اوسکو
خرچ کرے بلکہ آپکو خدا کا خزانچی سمجھکر خدا جسکو دلاوے اوسکو دیوے ۹۷۷ ابوذر رضہ یا اَبَا ذَرٍّ اِنِّیْ اَرَاکَ ضَعِیْفًا وَاِنِّیْ اُحِبُّ
لَکَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ لَا تَأَمَّرَنَّ عَلٰی اثْنَیْنِ وَلَا تَوَلَّیَنَّ مَالَ یَتِیْمٍ مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ای ابوذر مین تجکو ناتوان دیکھتا ہون اور البتہ مین چاہتا ہون تیرے واسطے جو اپنے واسطے چاہتا ہون تو دو آدمی پر بھی حاکم نہو جیو
اور یتیم کے مال کا متولی اور کارندہ نہ بنیو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناتوان کم محنت آدمی کے حق مین یہی بہتر ہی کسی طرح
کی حکومت اور داروغگی نہ قبول کرے دنیا کی چندروزہ زندگی کے واسطے کیون اپنی جان کو عذاب مین ڈالے لیکن اگر قوی محنتی آدمی
کو بے خواہش سردار ملے اور وہ امانت داری اور انصاف کرے تو اوسکا ثواب اور عزت بھی بیشمار ہی چنانچہ دوسری حدیث مین
حضرت نے فرمایا کہ حاکم عادل قیامت مین عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا بہرصورت حکومت کھٹکے سے خالی نہین اسی واسطے تو اکثر سلف کے بزرگوارون نے
حکومت باوجود میسر ہونے کے نہین اختیار کی چنانچہ امام اعظم نے عباسی بادشاہ کی قید سخت اوٹھائی اور تمام دار السلطنت کی قضا نہ اختیار کی
۹۷۸ هر اَبُوْ سَعِیْدٍ یَا اَبَا سَعِیْدٍ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ثُمَّ قَالَ
وَاُخْرٰی یُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالَ
وَمَا هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مسلم مین ابوسعید سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوسعید جو راضی ہوگیا خدا کی مالکی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد کی پیغمبری پر وہ بہشت کے لائق ہوگیا پھر
حضرت نے فرمایا کہ ایک دوسری عبادت ہی کہ جسکے سبب سے بندے کے سو درجے بلند ہوتے ہین اونکے درجون مین اتنا فرق ہی جتنا آسمان اور زمین کے
درمیان فرق ہی ابوسعید نے کہا یارسول اللہ وہ کون سی عبادت ہی حضرت نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین جہاد کر تا خدا کی راہ مین جہاد کر تا
جہاد کرنا تین بار اوسکو فرمایا ف یعنی ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہی لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہی ۹۷۹ قَالَ اَنَسٌ
یَا اَبَا عُمَرَ وَمَا بَالُ ثَابِتٍ اَشْتَکِیْ یَعْنِیْ ثَابِتَ بْنَ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ اَبُوْ عُمَرَ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَکَانَ
قَالَ ثَابِتٌ اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا اُخْبِرَ بِقَوْلِهٖ قَالَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین انس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوعمر کیا حال ہی ثابت کا کیا وہ بیمار ہی مراد ثابت سے وہ ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی اور ابوعمر کنیت ہی
سعد بن معاذ کی اور ثابت اپنے تئین دوزخی کہتے تھے جب اونکے قول کی حضرت کو خبر ہوئی حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی ف انس سے
روایت ہی کہ جب یہ آیت اوتری کہ لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ یعنی نہ بلند کرو اپنی آواز اپنی پیغمبر کی آواز پر کہ
تمھارے عمل اکارت ہوجاوین اور ثابت بن قیس انصاریون کے خطیب تھے اونکی آواز نہایت بلند تھی اونھون نے حضرت کے پاس کا آنا چھوڑدیا

اگر خود بدلنا ممکن نہوا تو پیغمبر کا آنا اور اونکی تعلیم بیفائدہ ہوجاتی جانورونکی خو تعلیم اور محنت سے بدل جاتی ہی جیسے بازاور شکاری کتے کی تو بھلا آدمی
کی کیونکر بدلے مگر یہ یاد رہے البتہ یہ کہ بدون محنت کچھ نہیں ہوتا جو بد خو بدلنے کا طریقہ چاہے وہ احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت کو دیکھے

نوع آخر دوسری قسم کی حدیثین **ق** ابوھریرۃ ما بین النفختین اربعون بخاری اور مسلم مین ۹۶۳
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو پھونکون کے درمیان چالیس ہین **ف** یعنی قیامت مین دو بار صور پھونکا جاویگا
اول بار سب خلق مرجاویگی دوسری بار مین جی اوٹھیگی ابوہریرہ سے لوگون نے پوچھا کہ چالیس دن دونون مین فرق ہوگا یا چالیس مہینے
یا چالیس سن ابوہریرہ نے کہا کہ تعین مجکو معلوم نہین مینے حضرت سے یون ہی سنا ہی جیسا کہ تمسے کہا **ق** عبداللہ بن زید ۹۶۴
الانصاری ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن زید انصاری سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریون مین سے ایک کیاری ہی **ف** بعضی روایت مین
گھر ہی بعضی مین حجرہ بعضی مین قبر سب روایتونکا ایک مطلب ہی کہ حضرت عایشہ کے حجرے مین حضرت اکثر رہتے تھے اور وہین دفن ہوئے حضرت کی
قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فرق ہی یعنی اوس قدر مکان بہشت مین اوٹھ جاویگا اور وہانکی عبادت اور دعا نہایت مقبول ہی
اوسکی برکت سے بہشت ملیگی مینے مین یہ معمول ہی کہ وہان اکثر لوگ خاص کے نماز پڑھتے ہین اور دعا مانگتے ہین **ق** ابوھریرۃ ۹۶۵
ما بین لابتیھا حرام بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے کی دونون طرف کی پتھریلی زمین کے اندر
شکار وغیرہ کرنا حرام ہی **ف** اس حدیث کا مطلب اس کتاب مین کئی بار ہوچکا **ق** ابوھریرۃ ما بین منکبی الکافر ۹۶۶
مسیرۃ ثلثۃ ایام للراکب المسرع بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کے دونون کندھون کے
درمیان تین دن کی راہ ہوگی تیز رو سوار کی **ف** یعنی دوزخ مین کافر کا نہایت بڑا قد ہوجاویگا تاکہ اوسکو زیادہ آگ ستاوے
م انس ما بین ناحیتی حوضی کما بین صنعاء والمدینۃ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کے ۹۶۷
دونون کنارونکے درمیان اتنا فرق ہی جتنا صنعا اور مدینے مین فرق ہی **ف** صنعا مین ایک شہر کا نام ہی مینے سنا ہی مگر ٹھیک نہین معلوم
کی کہان تک ہی یہ مطلب کہ حوض کوثر نہایت بڑا ہی

فصل اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سر پر یا ہی **م** ابی بن کعب یا ابا المنذر اتدری ای ایۃ من ۹۶۸
کتاب اللہ معک اعظم قال قلت اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم قال فضرب فی صدری
وقال لیھنک العلم یا ابا المنذر مسلم مین ابی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی منذر تو جانتا ہی کہ خدا کی
کتاب سے کون آیت بہت بڑی ہی میرے ساتھ ابی بن کعب نے کہا کہ مینے کہا کہ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم یعنی آیۃ الکرسی بڑی آیت ہی ابی
بن کعب نے کہا کہ حضرت نے خوش ہوکر میرے سینہ تھپکا اور فرمایا کہ تجکو علم مبارک ہو ای ابی منذر **ف** ابی منذر کنیت ہی ابی
بن کعب کی قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے حضرت نے اونکی ذہن آزمائی کی پھر اونکے علم اور فہم سے خوش ہوئے اور برکت کی دعا کی آیۃ الکرسی
اسواسطے سب آیتون سے افضل ہی کہ اوسمین صرف خدا کی ذات اور صفات کا بیان ہی **ق** عایشۃ یا ابا بکر ان لکل قوم عیدا ۹۶۹
وھذا عیدنا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر ہر ایک قوم کی ایک عید ہوتی ہی اور یہ ہماری
عید ہی **ف** مصابیح مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت کپڑا اوڑھے لیٹے تھے اور انصاریونکی دو چھوٹی لڑکیان
دف بجاکر بہادری کے گیت گاتی تھین اتنے مین صدیق اکبر آئے اونھون نے لڑکیونکو ڈانٹا اور کہا کہ پیغمبر کے گھر مین شیطانی باجے کا کیا کام

حضرت کی نشانی دیکھکر معلوم ہوا کہ عمر فاروق کی حضرت کے نزدیک بڑی عزت اور قدر تھی کہ اونکا صلاح اور مشورہ قبول ہوتا تھا اسا
حدیث مین صرف توحید پر بہشت کی بشارت ہے رسالت اور قیامت کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ لا الہ الا اللہ کہنا دین اسلام کا
پتا ہے یعنی ایمان سبب ہی نجات کا اور ایمان مین سب ضروریات دین کے عقیدے داخل ہوگئے ف ابو ھریرہ یا آبا ھریرہ کا معنے ۹۸۳
اسیر اک الباری ف بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوہریرہ تیرے قیدی نے کل کی رات کیا کیا
بخاری مین پوری روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یون ہی کہ حضرت نے مجکو صدقہ عید الفطر پر وکیل کیا مین اوسکی چوکی دیتا تھا اتنے مین
ایک شخص آیا اور انجلا بھر بھر کے اناج لینے لگا مینے اوسکو پکڑا اور کہا کہ تجکو مین حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اوسنے کہا کہ مین محتاج ہون
لڑکے بالے رکھتا ہون مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو مین حضرت کے پاس حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ تیرے قیدی نے کیا کیا مینے حال بیان کیا حضرت نے فرمائی مینے کہا کہ اوسنے اپنی محتاجی
اور عیال داری بیان کی تھی حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹا ہی اور پھر آویگا مین اوسکو تاکے رہا وہ دوسری رات پھر آیا اور اوسنے اناج
اوٹھانا مینے اوسکو پکڑا اور کہا کہ مین تجکو حضرت کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اوسنے کہا تجکو چھوڑ دے مین محتاج عیال دار ہون مینے
اوسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرت نے پوچھا کہ تیرے قیدی نے کیا کیا مینے حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ جھوٹا ہی اور پھر آج کی رات آویگا
سو مین اوسکو تاکتا رہا تیسری رات کو بھی آیا اور اناج اوسنے لیا اور مینے اوسکو پکڑا اور کہا اب مین تجکو ضرور حضرت کے پاس پکڑ لیجاونگا
اوسنے کہا کہ مجکو چھوڑ دے مین تجکو وہ بول سکھلا دون جس سے خدا تجکو فائدہ دیوے جب بستر پر سونے کے واسطے جایا کر تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر
خدا کی طرف سے ہمیشہ تجھپر ایک نگہبان مقرر رہیگا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ آویگا ابوہریرہ کہتے ہین کہ مینے اوسکو چھوڑ دیا صبح کو
حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ تیرے رات والے قیدی نے کیا کیا مینے کہا کہ اوسنے اپنے گمان مین فائدے کی چیز بتائی مینے اوسکو
چھوڑ دیا حضرت نے پوچھا کہ کون چیز اوسنے بتائی مینے آیۃ الکرسی پڑھنے کا سب حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ ہر چند وہ بڑا جھوٹا ہی لیکن
اس بات مین وہ تجسے سچ بولا تجکو معلوم ہی کہ تین رات سے تو اوسکے ساتھ بات چیت کی ای ابوہریرہ مینے کہا کہ مجکو معلوم نہین حضرت نے فرمایا
کہ وہ شیطان تھا ف ابو ھریرۃ یا ابا ھریرۃ ھذا عملک قد اتاک بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ۹۸۴
کہ ای ابوہریرہ تیرا غلام تیرے پاس آیا ہی ف ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ جب مین اپنے ملک سے مدینے مین آیا مسلمان ہونے کو
تو میرا غلام راہ مین گم ہوگیا مین حضرت پاس آکر مسلمان ہوا حضرت نے غلام کے آنے سے بشارت دیدی فرمائی پھر غلام بھی مسلمان ہوا
یہ معجزہ حضرت کا ف سلمۃ بن الاکوع یا ابن الاکوع ملکت فاسجح ان القوم یقرون فی قومھم ۹۸۵
بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اکوع کے بیٹے تو قابو پا چکا سو نرمی اور آسانی کر البتہ اون لوگونکی
مہمانی ہوتی ہوگی اونکی قوم مین ف صحیح بخاری مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ مدینے کے قریب کسی کوہ پر حضرت کی اونٹنیان چرائی
پر تھین مجکو خبر ہوئی کہ اونٹنیونکو غطفان کی قوم پکڑے لیے جاتی ہی سو مینے مدینے کے جنگل مین تین بار فریاد کی کہ لوگو دوڑو پھر مین
انکے پیچھے اکیلا دوڑا یہان تک کہ مین اونکو پا گیا اور مینے تیر مارنا شروع کیا اور مین یون کہتا جاتا تھا کہ مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمبختونکی
موت کا دن ہی سو اونکو پانی پینے کی فرصت نہوئی اور مینے اون سے سب اونٹنیان چھین لین اور اونکو پانکے چلا حضرت کے پاس اور مین حضرت
سے یعنی سوار اونکو لیے اونپر دوڑتے جاتے تھے سو مینے کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ابھی پیاسے ہین مینے اونکو پانی نہین دیا سو اونکے پیچھے جلد لشکر کو بھیجیے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنے چیز حاصل ہوئی اور تو اونپر غالب ہوا اب گذر کر جانے دے وہ اپنی قوم مین کھاتے پیتے ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

بھروسا ہوتا ہی تو حضرت کا صدیق کو ساتھ لینا اور اپنے بھید سے آگاہ کرنا دلیل صاف ہی کہ حضرت کے نزدیک صدیق اکبر
۹۷۲ سے زیادہ کوئی جان نثار معتمد و دست یار غار نتھا ف سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ
حِيْنَ اَشَرْتَ اِلَيْكَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر کس چیز نے تجکو روکا لوگون
کے نماز پڑھانے سے جبکہ مینے تجکو اشارہ کیا تھا ف اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب مین عنقریب گذرا کہ حضرت کہین گئے تھے
صدیق اکبر نماز لوگون کو پڑھاتے تھے جب حضرت نماز مین تشریف لائے تو صدیق سے اشارہ فرمایا کہ امامت کیے جاؤ صدیق ہٹ آئے
۹۷۳ حضرت نے نماز پڑھا کر حدیث فرمائی ف اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ قُلْتُ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ تَذْهَبُ تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ
اَنْ تَسْجُدَ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنُ وَلَا يُؤْذَنُ لَهَا فَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ
فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ
بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو ذر کیا تو جانتا ہی کہ یہ آفتاب کہان جاتا ہی یعنی بعد غروب ہونے کے
سو مینے کہا خدا اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی پھر حضرت نے فرمایا کہ جاتا ہی سجدہ کرتا ہی عرش کے نیچے پھر اجازت مانگتا ہی کہ
طلوع کرے دو سرا دورہ شروع کرے پھر اوسکو اجازت ملتی ہی اور قریب ہی کہ وہ سجدہ کریگا اور قبول نہو گا یعنی قیامت کے قریب
اور اجازت مانگیگا دورہ کرنے کی تو اوسکو اجازت نہ ملیگی پھر اوسکو حکم ہوگا کہ پلٹ جا جدھر سے تو آیا ہی تو نکلیگا پچھم کی طرف سے
سو یہی مطلب ہی قرآن مین خدا کے اس قول کا کہ آفتاب چلتا ہی اپنی قرارگاہ تک اندازہ ٹھہرایا ہوا ہی عزت والے دانا کا ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مثل گھڑی کے ہی کہ ایک رات اور ایک دن چل کر بند ہوجاتی ہی بدون کوکے دوسرے دن نہین چلتی
اسی طرح ہر روز آفتاب بدون حکم الٰہی نہین طلوع کرتا جب اوس حکیم مطلق کا ٹھہرایا حساب پورا ہوجاویگا تو اس عالم کی کل بگڑ جاویگی
۹۷۴ اولٹی چال چل کر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور اسیکا نام قیامت ہی ف اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ
مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو ذر جب تو شوربا
پکایا کر تو اوسمین پانی زیادہ ڈالا کر اور اپنے ہمسایون کی خبر گیری کیا کر یعنی اون سے مل بانٹ کھایا کر ف حدیث مین
۹۷۵ بیان حق ہمسایہ اور سیر چشمی کی تعلیم ہی اور تنہا خوری کی مذمت ثم اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ مِنْهُمْ هٰذَا الْاَمْرَ وَاجِعْ
اِلٰى بَلَدِكَ فَاِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا فَاْتِنَا بخاری مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابو ذر چھپائے رکھنا
اس امر کو یعنی اسلام ابھی ظاہر نہ کرنا اور پلٹ جا اپنی بستی مین جب تو خبر پاوے ہمارے غلبہ پانے کی تو ہمارے پاس چلا آئیو ف ابو ذر رضہ سے
روایت ہی کہ ابتدائے اسلام مین جب کافرونکا بہت غلبہ تھا مین مکے مین حضرت پاس گیا اور مسلمان ہوا اور مینے چاہا کہ اپنا اسلام ظاہر
کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابو ذر بہت تیز مزاج تھے اسواسطے حضرت نے اونکو مکے مین رہنا اور اسلام ظاہر کرنا مناسب نہ دیکھا کہ
مبادا جان پر نوبت پونہچے معلوم ہوا کہ جہان جان کا خوف ہو وہان اپنا دین چھپانا درست ہی لیکن اوس صورت مین دار الاسلام
۹۷۶ کی طرف ہجرت کرنا بھی فرض ہی اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ہمارا غلبہ ہو تو ہمارے پاس آئیو ف اَبُوْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ
ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِيْ

ایمان خدا نے جانچ لیے ہین اونکے گناہ پر پکڑ نہین تو کیون اوسکے قتل کا ارادہ کرتا ہی اس حدیث سے بدری اصحاب کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ اونسے اگر کوئی قصور بھی ثابت ہو تو مسلمان کو مناسب نہین کہ اوسپر طعنہ دیوے جس طرح شیعہ دیتے ہین جسکو خدا نے بخشا اوسکا بدکہنے والا گویا کہ بھلا دیتا ہی کہ اوسکو کیون بخشا اسکی وہی مثل کہ بھنڈ اری دار اور پاپی کا پیٹ دکھے ف اُسامۃ یا اُسامۃ اقتلتہ بعد ما قال لا الٰہ الا اللہ یعنی رجلا من الحرقات من جھینۃ قال لا الٰہ الا اللہ لما غشیتہ مسلمین اُسامہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اُسامہ تو نے اوسکو قتل کر ڈالا لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد حضرت کی مراد وہ مرد ہی گروہ حرقات کا جو قوم جہینہ کی ایک شاخ ہی اوسنے لا الٰہ الا اللہ کہا تھا جبکہ اوسکو گھیرا تھا ف مصابیح مین اُسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے مجکو سردار بنا کر قوم جہینہ کے مارنے کو بھیجا تھا تو مینے اوس قوم کے ایک مرد کو پایا چاہا کہ اوسکو نیزہ مارون اوسنے لا الٰہ الا اللہ زبان سے کہا سو مینے اوسکو نیزہ مار کے مار ڈالا پھر قصہ مینے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مینے کہا یا رسول اللہ اوسنے اپنے بچاؤ کے واسطے کلمہ پڑھا تھا یعنی وہ سچا مسلمان نہ تھا تو حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اوسکا دل چیر کے دیکھا تھا یعنی تجکو دل کا حال کیا معلوم ہی معلوم ہوا کہ شریعت مین ظاہر پر حکم ہی دل کا حال دریافت کرنے کا حکم نہین اور اسامہ مجتہد تھے اور مجتہد کی خطا معاف ہی اسی واسطے حضرت نے اوس مرد کا خون بہا نہین دلوایا

سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا سچے لوگ تھے کہ اپنی خطا آپ بیان کرتے تھے چھپاتے نہ تھے ف انس یا انجشۃ رویدک سوقک بالقوارید مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انجشہ آہستہ آہستہ چل اور اونٹونکو شیشے لدے اونٹونکی طرح ہانک ف انس سے روایت ہی کہ حضرت کسی سفر مین تھے اور ایک حبشی غلام جسکا انجشہ نام تھا وہ حضرت کی بیبیون کے اونٹون کو ہانکتا تھا سو وہ غلام خوش آواز تھا آہستہ سے رود گاتا جاتا تھا اور وہ سفر ہی کہ اونٹ سرد ہی بہت جلد جلد چلنے لگتے ہین تو بیبیون کو سواری مین تکلیف ہوتی تھی حضرت نے حدیث فرمائی اور اوسکو سرود گانے سے منع کیا اور عورتین تو نازک آبگینے ہوتی ہین اسواسطے حضرت نے اونکو شیشہ سے تشبیہ دی اور بعضے اس حدیث کا یون مطلب کہتے ہین کہ وہ خوش آواز غلام عشق کے اشعار پڑھتا جاتا تھا حضرت ڈرے کہ مبادا عورتون کے دلون مین کچھ تاثیر ہو جاوے اور اونکا شیشہ دل ٹوٹ جاوے اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ عورتون کو مرد کا راگ سنانا خصوصاً کہ اوسکے مضمون مین عشق کا مبنی کرہ درست نہین کہ یہ شبہہ فساد کا سبب ہی ف انس یا انس کتاب اللہ یامر بالقصاص وفی روایۃ کتاب اللہ القصاص قالہ لانس بن النضر بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انس خدا کی کتاب تو بدلا لینے کا حکم کرتی ہی اور دوسری روایت مین یون ہی کہ کتاب اللہ مین حکم بدلا لینے کا ہی حضرت نے انس بن نضر سے فرمایا ف اور اسی باب مین اس حدیث کا قصہ ہی کہ انس بن نضر کی بہن نے کسیکا دانت توڑا تھا اور حضرت نے بدلا لینے کا حکم کیا تھا اور انس بن نضر نے قسم کھائی تھی کہ ہا حضرت اسکا دانت نہ توڑا جاویگا پھر اوسکے وارثون نے خون بہا قبول کیا اور بدلا نہ لیا ف ابو ھریرۃ یا بلال حدثنی بارجی عمل عملتہ عندک فی الاسلام منفعۃ فانی سمعت اللیلۃ خشف نعلیک وفی روایۃ دف نعلیک بین یدی فی الجنۃ قال بلال ما عملت عملا فی الاسلام ارجی عندی منفعۃ من انی لم اتطھر طھورا تاما فی ساعۃ من لیل او نھار الا صلیت بذلک الطھور ما کتب اللہ لی ان اصلی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بلال بتلا دے مجکو بڑے فائدے کا امید واری والا عمل جو تو نے اسلام مین اپنے نزدیک کیا ہی یعنی تیرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ تر منفعت کی امید کس عمل پر ہی اس واسطے کہ مینے تیرے دونون جوتون کی آہٹ بہشت مین اپنے آگے سنی بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مینے اسلام مین کوئی عمل نہین کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ تر منفعت کی

فضیلت بدری اصحاب کی ۹۹۰

۹۹۱

۹۹۲

۹۹۳

اپنے گھر بیٹھے رہے اور یہ سمجھے کہ میں دوزخی ہون اسواسطے کہ میری آواز نہایت بلند ہی ایک دن حضرت نے سعد بن معاذ سے پوچھا
کہ ثابت بن قیس کیون نہین آتا ہی کیا بیمار ہی سعد بن معاذ نے کہا کہ وہ میرا ہمسایہ ہی مگر مجکو اوسکی بیماری نہین معلوم پھر سعد بن
معاذ نے ثابت بن قیس سے حال دریافت کیا اور سبب آنے کا پوچھا ثابت نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری بڑی آواز ہی تو میں دوزخی ہوا
سعد نے یہ قصہ حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہی یعنی آیت کا یہ مطلب نہین جو ثابت سمجھا بلکہ بے ادبی سے شور کرنا پیغمبر کے
روبرو منع ہی اور جسکی پیدایشی آواز بلند ہو تو وہ معذور ہی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا با ادب اور خوفناک تھے ف
انس یا اباعمیر ما فعل النغیر بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوعمیر کیا کیا لال نے یعنی تیرے ۹۸۰
لال کو کیا ہو گیا ف ابوعمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اوسنے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی مین لال کہتے ہین سو وہ لال مر گیا تھا لڑکا
اوسکے غم مین اوداس بیٹھا تھا تب حضرت نے اوس لڑکے سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا حضرت مین اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے
لڑکون کی بھی خاطرداری کرتے تھے ف ابو موسی یا اباموسی لقد اعطیت مزمارا من مزامیر داود ۹۸۱
بخاری اور مسلم مین ابوموسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوموسی البتہ تجکو بانسری دی گئی ہی داؤد کی بانسریون سے ف
ابوموسی نہایت خوش آواز تھے حضرت نے سفر مین ایک رات اونکو قرآن پڑھتے سنا دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی تیری آواز ایسی
دلکش ہی گویا تیرا گلا بانسری ہی اور تیری آواز مین لحن داؤد کا اثر ہی عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام
ستر آوازون مین زبور پڑھتے تھے کبھی اس طرح پڑھتے کہ غمگین آدمی خوش ہو جاتا اور جب غمگین آواز سے پڑھتے تو خشکی اور تری کا
کوئی جاندار ہوش مین نہ رہتا اور تاریخ مین لکھا ہی کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام زبور پڑھتے تو جنگل کے ہرن حضرت کو حلقہ کر لیتے
اور شیر اور بھیڑیے قریب ہو جاتے اور دریا کا بہنا بند ہو جاتا اور ہوا چلنے سے تھم جاتی اور سب کو غش آجاتا اور اکثرون کی روح بدن سے
نکل جاتی غرضکہ خوش آوازی نعمت خداداد ہی بشرطیکہ اوسکو خلاف شرع راگون مین اور واہیات غزلون مین صرف کرے بلکہ
نے بناوٹ قرآن پڑھے کہ اسمین ہم عبادت اور ہم لذت دونون موجود ہین م ابوھریرۃ یا اباھریرۃ اذھب بنعلی ھاتین ۹۸۲
فمن لقیت من وراء ھذا الحائط یشھد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بھا قلبہ فبشرہ بالجنۃ
مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی ہریرہ لیجا میرے ان دونون جوتون کو سو جس سے تو ملے اس باغ کے اوس طرف کہ
وہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی اور پوجنے کے لائق نہین اسکی گواہی دیتا ہو دلی یقین والا ہو کر تو اوسکو بہشت کی
بشارت دے ف ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ اصحاب حضرت کو ایکبار تلاش کرتے پھرتے تھے کسیکو معلوم نتھا کہ حضرت کہان ہین
مینے دیکھا کہ ایک انصاری کے باغ مین ہین مین خدمت مین حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر ابوہریرہ حضرت کی جوتیان لیکر بشارت دینے کو
چلے تو اول عمر فاروق سے ملاقات ہوئی پوچھا کہان جاتے ہو ابوہریرہ نے قصہ نقل کیا عمر فاروق رض نے ابوہریرہ کو دھکا دیا کہ یہ بات لوگونکو مت سنا
ابوہریرہ نے عمر فاروق کا گلہ حضرت سے جاکر کیا حضرت نے عمر فاروق سے کہا کہ تو نے ابوہریرہ کو بشارت دینے کے واسطے کیون نہ جانے دیا عمر فاروق
نے کہا کہ میرے ماباپ آپ پر قربان ہون یا رسول اللہ میرے نزدیک یہ بات مصلحت نہین مین ڈرتا ہون کہ لوگ اس بشارت سے کہین عمل کرنا چھوڑ دین
یا حضرت لوگون کو چھوڑیے کہ عبادت کرین آخر ش حضرت نے عمر فاروق کی مصلحت پسند کی معلوم ہوا کہ عوام خلقت کو ایسی بات نہ سنانی
جس سے اونکے عقیدے اور عمل مین خلل پڑے اور حضرت نے اپنی جوتیان ابوہریرہ کو اسواسطے دین تھین کہ تا لوگ اونکی بات کو سند جانین

ای خداوند میری امت کو بخش ای خداوند میری امت کو بخش یعنی دو بار تو سوال کر چکا اور پیچھے ڈال رکھا میں نے تیسرے سوال کو اوس دن کے واسطے کہ جب خلق مجھکے گی میری طرف سبکی سب یہان تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی ف اُبی بن کعب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے قرآن دوسری قرارت میں پڑھا میں اوس قرارت کو نہیں جانتا تھا میں اوسکو حضرت پاس لایا حضرت نے میری اور اوسکی دونوں قرارتوں کو درست فرمایا سو میرے دل میں اوس وقت ایسا شک پڑ گیا کہ حالت کفر میں بھی ایسا شک نتھا حضرت سمجھگئے سو حضرت نے ایسا ہاتھ میرے سینے پر مارا کہ میں خوف کے مارے پسینے میں ڈوب گیا اور گویا میں نے خدا کو دیکھ لیا یعنی شک جاتا رہا حق بات صاف کھل گئی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اپنی امت پر کیا شفقت تھی کہ عرض معروض کر کر کے سات قرارت یا سات بولیوں کی اجازت لی تاکہ امت پر ایک قرارت مشکل نہ پڑے اور خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ جب اپنے حبیب کو اپنی امت پر اتنا مہربان دیکھا تو امت کے حق میں تین بار سوال کرنے کی بھی اور اجازت دی سو حضرت نے امت کی بخشش کا دو بار سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کے دن کے واسطے رکھ چھوڑا کہ جب تمام پیغمبر خوفناک ہونگے اور کسیکے واسطے نہ کہہ سکینگے تب ہمارے حضرت شفاعت پر مستعد ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت میں پیغمبر لوگ بھی حضرت سے اپنے واسطے کچھ سفارش چاہینگے یہان تک کہ ابراہیم علیہ السلام سے پیغمبر بھی دامن محمدی پکڑینگے اس حدیث سے ہمارے حضرت کی فضیلت تمام پیغمبروں پر صاف ثابت ہوئی

۹۹۷ ع قَبِیصَۃُ بْنُ مُخَارِقٍ یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ اِنِّیْ نَذِیْرٌ لَّکُمْ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُکُمْ کَمَثَلِ رَجُلٍ رَاَی الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ یَرْبَأُ اَھْلَہٗ فَخَشِیَ اَنْ یَّسْبِقُوْہُ فَجَعَلَ یَھْتِفُ یَا صَبَاحَاہْ مسلم میں قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد مناف کی اولاد میں عذاب الٰہی سے تمہارا ڈرانے والا ہوں اور میری تمہاری مثال جیسے اوس مرد کی مثل جسنے دشمن کو دیکھ لیا کہ غارت کر جاتے ہیں تو وہ مرد چلا کہ اپنے لوگوں کو بچاوے سو ڈرا کہ اوسکے پہونچنے سے دشمن آگے پہونچ جاوینگے سو وہ چلانے لگا کہ ارے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ دشمن آیو نہیں آیو

ف جب قرآن میں حکم ہوا کہ ای پیغمبر اپنے برادروں کو ڈرا دے عذاب الٰہی سے تب حضرت نے اپنے سردادا یعنی عبد مناف کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی مجھکو یقین کامل ہے کہ کافر دوزخ میں پڑینگے سو میرا دل تمہارے کفر پر جلتا ہے

۹۹۸ ع ثَوْبَانُ یَا ثَوْبَانُ اَصْلِحْ لَحْمَ ھٰذِہٖ یَعْنِیْ اُضْحِیَّتَہٗ مسلم میں ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ثوبان اس قربانی کے گوشت کو بنا یعنی پکا

ف ثوبان حضرت کے غلام تھے اون سے گوشت پکانے کو فرمایا ثوبان سے روایت ہے کہ وہ گوشت مکے سے مدینے تک

۹۹۹ رہا تو معلوم ہوا کہ تین دن سے قربانی کا گوشت زیادہ رکھنا بھی درست ہے اور اول تین دن سے زیادہ رکھنا منع تھا

ف ابوھریرہ یَا حَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حسان تو جواب دے رسول اللہ کی طرف سے الٰہی اوسکی مدد کر جبرئیل سے

ف حسان صحابی تھے بڑے شاعر کافروں نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے حسان سے اونکی ہجو کہلوائی اور حسان کے واسطے دعا کی کہ جبرئیل اونکے شریک ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافروں کی ہجو کرنا

۱۰۰۰ درست ہے بشرطیکہ اوسمیں دینی فائدہ ہو اور ثابت ہوا کہ روح القدس یعنی جبرئیل کو فیض سخن کی خدمت ہے ع حَکِیْمُ بْنُ حِزَامٍ یَا حَکِیْمُ اِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِسَخَاوَۃِ نَفْسٍ بُوْرِکَ لَہٗ فِیْہِ وَمَنْ اَخَذَہٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ یُبَارَکْ لَہٗ فِیْہِ وَکَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی بخاری میں حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حکیم البتہ یہ مال سرسبز اور شیریں ہے یعنی بہت پیارا معلوم ہوتا ہے سو جسنے اوسکو لیا جان کی

جب دشمن پر غالب ہو جیسے تو درگذر کرنا افضل بات ہی ۹۸۴ عُمَرُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اَنَّهٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ صحیح مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے جاپکار دے لوگون مین کہ مقرر یہ بات ہی کہ نجا دینگے بہشت مین سوائے ایمانداروں کے ف جنگ خیبر مین ایک منافق لوٹ کی الایچ سے حضرت کے ساتھ ہو کر لڑنے گیا سو اوسکے پیر لگا وہ مر گیا لوگون نے کہا کہ وہ شہید ہی حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہی پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون ایمان کے کوئی عبادت کام نہین آتی عبادت کی جڑ ایمان اور خالص نیت ہی ۹۸۵ ف عُمَرُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اَلَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْیَا وَیْرُوٰی یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِكَ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَیِّبَاتُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے کیا تو راضی نہین ہوتا اس بات سے کہ ہمارے واسطے آخرت کی آرام ہو اور کافرون کے واسطے دنیا کی آرام ہو یعنی چندروزہ آرام بہتر یا ہمیشہ کی آرام اور دوسری روایت یون ہی کہ ای خطاب کے بیٹے اون کافرونکے واسطے ستھرا پان اور عیش آرام کی چیزین جلد دی گئین دنیا کی زندگی مین ف مصابیح مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ مین ایک روز حضرت کے پاس گیا تو حضرت چٹائی پر لیٹے تھے کوئی کپڑا اوسپر نہ بچھا تھا چٹائی کے نقش حضرت کے پڑ گئے تھے اور چمڑہ کا تکیہ دیے تھے جسمین کھجور کے درخت کے جھونٹرے بھرے تھے مینے کہا یا رسول اللہ ایران اور روم کے کافر خدا کو نہین پوجتے اور خدا نے اونکو بہت مال اور دولت اور عیش اور آرام دیا ہی آپ دعا کیجیے تو خدا اونکو اور آپ کی امت پر روزی کشادہ کرے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس خیال مین ہی ای عمر پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ایماندار کو مناسب نہین اس جہان فانی کے عیش و آرام کی تمنا کرے اسواسطے کہ ایماندار کے آرام کا مقام بہشت ہی اور کافرونکو اکثر عیش و آرام دنیا مین اسواسطے ہوتا ہی کہ آخرت مین اونکا کچھ حصہ نہین اسیواسطے اکثر بزرگون نے دنیا کے عیش سے کنارہ کیا کہ مبادا آخرت مین بہرا نہو ف سَهْلُ بْنُ حُنَیْفٍ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ یُّضَیِّعَنِیَ اللّٰهُ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین سہل بن حنیف رضہ سے ۹۸۸ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے مین بیشک خدا کا پیغمبر ہون اور مجکو خدا ہرگز ضائع نکریگا ف جنگ حدیبیہ مین حضرت نے مصلحت جانکر کافرون سے ظاہر مین بہت دب کر صلح کی چنانچہ صلح مین یہ بھی داخل تھا کہ اگر کافرونکا آدمی مسلمان ہو کر حضرت پاس آجاوے تو حضرت اوسکو کافرونکے حوالے کرین اور اگر کوئی مسلمان کافر پاس جاوے تو کافر اوسکو ندیوین اصحاب کو اسکا بہت رنج تھا اور عمر فاروق رضہ سے بسبب جوش اسلام کے رہا نگیا تو کہا یا حضرت ہم کیا حق پر نہین ہین اور ہمارے دشمن کافر باطل پر اور ہمارے مقتول بہشت مین اور اونکے دوزخ مین حضرت نے فرمایا کہ ہان یون ہی ہی عمر فاروق رضہ نے کہا کہ پھر ہم کیون اپنے دین مین اس طرح کی ذلت اختیار کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین بحکم خدا کرتا ہون خدا اپنے پیغمبر کو کبھی ضائع نکریگا یہ صلح حکمت سے خالی نہین چنانچہ اس صلح سے بڑے بڑے فائدے ہوئے اور اسلام کی نہایت ترقی ہوئی کہ حضرت نے کفار مکہ سے خاطر جمع ہو کر خیبر کو فتح کیا اور بہت جمعیت اور سامان حاصل کر کے آخر مکہ بھی فتح کیا یہ حکمت سوائے خدا اور رسول کے کسیکو معلوم نتھی اسی واسطے رنج مین تھے ۹۸۹ ف عُمَرُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰی هٰذِهِ الْعِصَابَةِ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے تجکو کیا معلوم ہی کہ شاید خدا اس جنگ بدر والے گروہ پر آگاہ ہو چکا سو اوسنے فرمایا کہ تم کرو جو تمھارا جی چاہے مین تمکو مقرر بخش چکا ف اس حدیث کا قصہ مذکور ہو چکا کہ ایک بڑا قصور ہوا تھا عمر فاروق رضہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اسکو مار ڈالون حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بدر والے صحابیون کے

کہ سعد بن ابی وقاص تو ایسے حضرت کے جان نثار جنکو حضرت ایسی عمدہ بات فرماوین اور اونکا بیٹا یعنی عمر بن سعد ایسا کمبخت بیدرد دل
کہ حضرت کے لخت جگر یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرے ولی سے شیطان بیزار کرنا اور شیطان سے ولی پیدا کرنا یہ اونکی قدرت ہے

۱۰۰۴ م سلمة بن الاکوع یا سلمة این خفقتک او درقتک التی اعطیتک مسلم مین سلمہ بن الاکوع رضہ سے روایت ہے
بنی الیم ۱۲ کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ کہان ہی تیری ڈھال جو میںنے تجکو دی تھی ف حضرت نے سلمہ کو ایک چھڑے کی ڈھال دی تھی سلمہ نے
۱۰۰۵ کسی درخت پر ڈالی تھی جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی قصہ اسکا دوسرے باب مین ہو چکا م سلمة بن الاکوع یا سلمة ما لک لا
ترث امة الله ابوک یعنی امرأة من النبی مسلم مین سلمہ بن الاکوع رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای سلمہ مجکو درڈال
قیدی عورت کو تیرا باپ فضل الٰہی سے خوشخص تھا یعنی تو بڑے باپ کا بیٹا ہی تیرے نزدیک چیز دینا کچھ بڑی بات نہین ف سلمہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے ابی بکر صدیق کو سردار بنا کر ایک قوم سے لڑنے کو بھیجا کچھ کافر مارے گئے اور کچھ قید ہوئے اونمین سے ایک عورت مجکو ملی
۱۰۰۶ حضرت نے یہ حدیث فرمائی آخر شوہ عورت مینے حضرت کو دی حضرت نے وہ عورت کفار مکہ کو دیکر دو قیدی مسلمانون کو خلاص کروایا خ ابن عباس
یا عباس الا تعجب من حب مغیث بریرة ومن بغض بریرة مغیثا بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ ای عباس کیا تجکو تعجب نہین آتا مغیث کی محبت سے بریرہ کو اور بغض بریرہ کا مغیث کو ف بریرہ لونڈی تھی اور اونکا
خاوند حبشی غلام تھا مغیث نام جب حضرت عایشہ نے بریرہ کو مول لیکر آزاد کیا تو حضرت نے بریرہ کو مختار کیا کہ چاہے اوس غلام کے نکاح
مین رہے چاہے اوسکو چھوڑ دے بریرہ نے اوسکو ناپسند کیا تو مغیث اوسکے پیچھے پیچھے روتے کو چون مین وہ پھرتا تھا اور وہ اوسکو نہین
قبول کرتی تھی حضرت نے اوسکی محبت اور اوسکی نفرت کو دیکھکر حضرت عباس رضہ سے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے
خاوند سے پھر ملاپ کرے اوسنے کہا یا حضرت کیا شرع کا حکم مجھسے آپ فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین اوسکی سفارش کرتا ہون
اوسنے کہا مجکو تو اوسکی کچھ حاجت نہین اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام شافعی کا کہ اگر لونڈی آزاد ہوئی اور اوسکا خاوند
غلام تو اوسکو اختیار ہی جاہے نکاح درست رکھے اور چاہے توڑ ڈالے اور اگر اوسکا خاوند آزاد ہو تو امام اعظم کے نزدیک اختیار ہی نہین
اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک حکم ھذا یعنی اصحیحینه مسلم مین ثوبان رضہ سے روایت ہے فجاء ازارک قال فی فحشته
۱۰۰۷ ثم قال ذفر ذوات مسلم مین ہے کہ ابوہریرہ رضہ کے سر پر بہت سے بال تھے اونسے گوشت پوست کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا حضرت نے فرمایا کہ ای عبداللہ اونچا کر اپنی ازار کو کہا عبداللہ
بن عمر رضہ نے سو میںنے اوسکو اونچا کیا پھر حضرت نے فرمایا زیادہ اونچا کر سو میںنے اور زیادہ اونچا کیا ف کسی نے عبداللہ بن عمر رضہ سے
پوچھا کہان تک اونچا کرنا چاہیے اونھون نے کہا کہ آدھی پنڈلیون تک پائجامہ ٹخنون کے اوپر رکھنا مباح ہی اور آدھی پنڈلیون تک
۱۰۰۸ مستحبی ف ابو موسی یا عبدالله الا ادلک علی کلمة من کنوز الجنة لا حول ولا قوة
الا بالله فقاله لابی موسی بخاری اور مسلم مین ابوموسی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبداللہ کیا مین تجکو نہ بتلاؤن
ایک خزانہ بہشت کے خزانون سے وہ خزانہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہی یہ حضرت نے ابوموسی سے فرمایا ف ابوموسی کا نام عبداللہ بن قیس ہی
اونسے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر مین تھے اصحاب پکار پکار اللہ اکبر کہتے تھے حضرت نے فرمایا کہ آہستہ کرو تم بہرے اور غائب کو نہین
یاد کرتے جو پکارے اونچا لے کی حاجت ہو خدا قریب اور سنتا ہی اور مین حضرت کے پیچھے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتا جاتا تھا حضرت نے
۱۰۰۹ یہ حدیث فرمائی یعنی بہشت مین اسکا اتنا کثرت سے ثواب ہی جیسے کافر کے نزدیک دنیا کا خزانہ عمدہ چیز ہی ف عبداللہ بن عمرو

امید کا کہ جب مینے رات دن کسی ساعت مین پورا وضو کیا تو اوس وضو سے نماز ضرور پڑھی جو خدا نے میری قسمت مین نماز پڑھنا لکھا

ف اس حدیث مین تحیۃ الوضو کی نماز کی فضیلت ہی حضرت نے اسواسطے پوچھا کہ تا کہ بلال اوسکو ہمیشہ کیا کرین اور غیرونکو اوسکا ثواب سنکر شوق ہو تحیۃ الوضو پڑھنے کا ۹۹۴ ام ابو ھریرۃ یا بنی کعب بن لوی انقذوا انفسکم من النار یا بنی مرۃ بن کعب انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد شمس انقذوا انفسکم من النار یا بنی ھاشم انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد المطلب انقذوا انفسکم من النار یا فاطمۃ انقذی نفسک من النار فانی لا املک لکم من اللہ شیئا غیر ان لکم رحما سابلھا ببلالھا (مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای کعب بن لوی کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانونکو دوزخ سے ای مرہ بن کعب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد شمس کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای ہاشم کی اولاد چھڑاؤ اپنی جان کو دوزخ سے ای عبد المطلب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانکو دوزخ سے ای فاطمہ چھڑا اپنی جان کو دوزخ سے اسواسطے کہ مین بیشک مالک نہین تمھارے بچانے کا خدا کے عذاب سے کچھ بھی مگر البتہ تمھاری برادری کا حق ہی سو مین اوسکو بلاؤنگا تر و تازہ کرکے یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف جب یہ آیت اوتری کہ وانذر عشیرتک الاقربین یعنی عذاب الٰہی سے ای محمد ڈرا اپنے قریب برادری والونکو تو حضرت نے ابتدا اسلام مین سب قریش کو مکے مین جمع کیا اور حدیث فرما اوپر سے نیچے تک سب یک جدی برادرونکو علیحدہ علیحدہ نام لیکر حکم الٰہی سنا دیا یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر گھمنڈ نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے مین کسیکو دوزخ سے نہ بچا سکونگا باقی رہی گنہگار مسلمانونکی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ ہوگی رہا برادری کا حق سو بخوبی ادا ہوگا ف انس یا بنی النجار ثامنونی بحائطکم ھذا قالوا لا واللہ ما نطلب ثمنہ الا الی اللہ ۹۹۵ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای نجار کی اولاد اس احاطے والے باغ کا مجھسے مول کرو قیمت بولو بنی نجار نے کہا قسم خدا کی ہم اوسکی قیمت نہین چاہتے ہین مگر خدا سے یعنی ہم حضرت کو بدون قیمت نذر کرتے ہین اور خدا سے ثواب کے امیدوار ہین

ف جب حضرت مدینے مین آئے تو مسجد نتھی جہان نماز کا وقت آتا وہان نماز پڑھ لیتے تھے سو اب جس جگہہ حضرت کی مسجد ہی وہان کھجور کا باغ تھا انصاریونکی ملکیت کا حضرت نے مول لینے کے ارادے پر اون سے یہ حدیث فرمائی اون جان نثارون نے بلا قیمت نذر کیا وہان کافرونکی قبرین تھین حضرت نے اونکی ہڈیان کھدوا کر مسجد بنائی ۹۹۶ ام ابی بن کعب یا بنی انی ارسل الی ان اقرأ القرآن علی حرف فرددت الیہ ان ھون علی امتی فرد الی الثانیۃ اقرأہ علی حرفین فرددت الیہ ان ھون علی امتی فرد الی اقرأہ علی سبعۃ احرف ولک بکل ردۃ رددتکھا مسئلۃ تسئلنیھا فقلت اللھم اغفر لامتی اللھم اغفر لامتی واخرت الثالثۃ لیوم یرغب الی الخلق کلھم حتی ابراھیم صلی اللہ علیہ وسلم (مسلم بن ابی بن کعب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای میرے بیٹے حکم بھیجا گیا میری طرف اسکا کہ پڑھ قرآن کو ایک حرف مین یعنی ایک قرارت مین یا ایک بولی مین سو مینے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ آسانی کر میری امت پر سو خدا نے پھر حکم بھیجا میری طرف دوسری بار کہ پڑھ قرآن کو دو حرفون مین سو مینے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ میری امت پر آسانی کر سو خدا نے حکم بھیجا میری طرف کہ پڑھ قرآن کو سات حرفون مین یعنی عرب کی سات بولیون مین اور یہ حکم ہوا کہ تجکو بشمار ہر بار حکم بھیجنے کے جسکو مینے تیری طرف پلٹایا ایک ایک سوال کرنے کی اجازت ہی کہ تو اوسکو مانگے یعنی تین بار کوئی اور دعا کر تو قبول ہو حضرت نے فرمایا سو مینے کہا

ای علی مرتضیٰ میرے نزدیک ایسے ہارون کا رتبہ موسیٰ کے نزدیک مگر اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ف اسکا سبب یہ ہے کہ جب حضرت تبوک کو چلے تو علی مرتضیٰ علیہ السلام کو مدینہ میں خلیفہ کیا منافقوں نے کہا کہ پیغمبر حضرت مرتضیٰ علی بھاری ہیں اسلئے ساتھ نہ لیا علی مرتضیٰ کو یہ بات سچ ہو سنتے ہی حضرت کو جا ملے اور یہ منافقوں کی تہمت بیان کیا اور کہا حضرت کیا آپ مجھ کو عورتوں اور لڑکوں پر خلیفہ کرتے ہیں تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی کیا تجھ کو یہ نہیں بھاتا دیکھو موسیٰ علیہ السلام جب طور پر گئے تھے تو اپنے بڑے بھائی ہارون پیغمبر کو اپنے گھر بار اور بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارون کی عزت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی ویسی تمہاری عزت میرے نزدیک ہے مگر ان میں اس بات البتہ ہارون میں زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر بھی تھے اور تم پیغمبر نہیں سو اسلئے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی کا پیغمبر ہونا ممکن نہیں اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام کی ثابت ہوئی اور کمال تبحر مرتضوی جلوہ گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہیں کہ حضرت علی مرتضیٰ کے خلافت کی حقیت ثابت ہوتی ہے یعنی حضرت کے بعد سوا علی مرتضیٰ کے کوئی خلافت کے لائق نہیں سو اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے سامنے مر گئے تھے حضرت عیسیٰ کے خلیفہ حضرت شمعون ہوئے تھے اگر حضرت ہارون زندہ رہتے اور حضرت موسیٰ کے بعد خلیفہ ہوتے تو البتہ پوری مثال ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث میں جس طرح کی خلافت مراد نہیں یعنی جنگ تبوک کے پھرنے کی خلافت ہی مراد نہیں جیسے حضرت ہارون کی بھی خلافت اوسی وقت تک تھی جب تک حضرت موسیٰ حضور سے تشریف نہ لائے تھے ہاں یہ مقرر ہے کہ اس حدیث سے علی مرتضیٰ کو خلافت کی لیاقت بخوبی ثابت ہوتی ہے لیکن انمیں اونکے سوائے دوسرے خلیفہ کی انکار بھی نہیں صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی کے فضائل بھی احادیث میں بیشمار ہیں اس کتاب میں بھی بہت حدیثیں مذکور ہو چکیں ہیں اور ہونگی اپنی خواہش کے موافق ایک حدیث کو پکڑ لینا اور سوائے اور حدیثوں کو خیال نہ کرنا یہ جہالت ہے یا تعصب ۱۰۱۲ م عمر یا عمر الا ادلک علی آیۃ الصیف التی فی آخر سورۃ النساء قالہ حین سألہ عن الکلالۃ مسلم میں عمر فاروق رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عمر کیا تجھکو کفایت نہیں کرتی ایام گرما کی آیت جو سورۂ نساء کے آخر میں ہے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب عمر فاروق نے حضرت سے بہت پوچھا کلالہ کے حکم سے ف گاڑھ ڈالے اور اگر اوسکا خاوند نہ مرا ہو سورۂ نساء کی آخر آیت یہ ہے یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ یعنی احیحیۃ مسلم میں ثوبان سے روایت ہے کہ فتے ہیں ف اگر مرد مر جاوے اور اوسکے بیٹا نہ ہو اور اوسکی عورت ہو تو اوسکو ۱۰۱۳ آٹھواں حصہ ملیگا اور اگر عورت مر جاوے اور اوسکے بیٹا نہ ہو تو مرد کا حصہ عورت سے دونا ہی یہ آیت گرمی میں نازل ہوئی تھی اوسواسطے اسکو گرمی کی آیت فرمایا م ابغضھما الی اللہ یا عمر اما شعرت ان عم الرجل صنو ابیہ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عمر تو نہیں جانتا کہ مرد کا چچا اور اوسکا باپ ایک جڑ کی دو شاخ ہیں ف یعنی چچا اور باپ تعظیم اور توقیر میں برابر ہیں کہ دونوں ایک دادا سے پیدا ہیں جیسے ایک جڑ سے دو شاخ عمر فاروق رضی کو زکوۃ کی ۱۰۱۴ تحصیل کے عامل تھے حضرت عباس کے زکوۃ نہ دینے کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی م ابوھریرۃ یا فلان الا تحسن صلاتک الا ینظر المصلی اذا صلی کیف یصلی فانما یصلی لنفسہ انی لا ابصر من ورائی کما ابصر من بین یدی مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے تو کیوں نہیں اپنی نماز خوبی پر پڑھتا کیوں نہیں دیکھتا نمازی جب نماز پڑھتا ہے کہ کس طرح پڑھتا ہے سو وہ تو اپنے بھلے کے واسطے پڑھتا ہے میں مقتدیوں کو دیکھتا ہوں اپنے پیچھے سے جیسا اپنے آگے سے دیکھتا ہوں ف ایک شخص حضرت کے پیچھے صف میں نماز پڑھتا تھا ادھر ادھر دیکھتا جاتا تھا حضرت

سخاوت یعنی نے حرص سے کیا تو اوسکے واسطے اوس مال مین برکت دی جاویگی اور جسنے اوسکو جان کی حرص سے لیا تو اوسکو ہرگز برکت نہوگی اور اوسکا حال اوس شخص کا سا حال ہوگا کہ کھاتا ہی اور اوسکا پیٹ نہین بھرتا اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہی نیچے کے ہاتھ سے یعنی دینے والا ہاتھ اوپر کا ہی اور مانگنے والے سے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہی اور لیتا ہی **ف** حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے کچھ مال مانگا حضرت نے دیا پھر دوسری بار مانگا پھر دیا پھر تیسری بار مانگا پھر دیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سخی اور قناعت والے کے مال مین خدا برکت دیتا ہی کہ وہ آسودہ رہتا ہی اور حرص والے کے مال مین برکت نہین یعنی کتنا ہی اوسکے ملے پر اوسکا پیٹ نہین بھرتا جیسے جوع الکلب کی بیماری والا کتنا ہی کھاوے اوسکو آسودگی نہین ہوتی حکیم بن حزام سے بخاری مین روایت ہی کہ حضرت نے یہ حدیث مجھسے فرمائی تو مینے کہا قسم ہی اوسکی جسنے آپ کو پیغمبر کیا ہی کہ مین زندگی بھر کبھی کچھ کسی سے نہ مانگونگا چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی کبھی نہین لیا صدیق اور فاروق اپنی خلافت مین بلا بلا کر دیتے تھے اور حکیم نہ لیتے تھے **ف** الزبیر بن العوام یا زبیر اسق ثم احبس الماء حتی یرجع الی الجدر بخاری اور مسلم مین ۱۰۰۱
زبیر بن عوام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای زبیر اپنا کھیت سینچ لے پھر روک رکھ پانی کو یہان تک کہ کھیت کی مینڈون پر پانی چڑھجاوے یعنی لبالب بھر جاوے **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ زبیر مین اور ایک انصاری مین کھیت سینچنے کا جھگڑا ہوا حضرت نے حکم کیا کہ ای زبیر تو اول سینچ لے کہ تیری مین پانی سے قریب ہی پھر انصاری کو سینچنے دے تو انصاری نے غصے سے کہا کہ حضرت اپنی پھوپھی کے بیٹے کی خاطرداری کرتے ہین حضرت کو غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی اول حکم مین دونون کی رعایت تھی کہ دونون برابر سینچین جب انصاری نے غصہ دلایا اور جو اوسکے حق مین مروت کی تھی نہ سمجھا حضرت نے زبیر کو اپنا پورا حق لینے کو فرمایا یا سواسطے کہ شرع کا حکم یہ ہی کہ جسکی زمین پانی سے قریب ہو اول وہ خوب سینچ لے پھر دوسرا سینچے **خ** ابو سعید یا سعد ان ھؤلاء نزلوا علی حکمک **قال** ۱۰۰۲
لسعد بن معاذ فی بنی قریظة بخاری مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد البتہ یہ لوگ اوترے مین تیرے فیصلے کرنے پر یہ حضرت نے سعد بن معاذ سے فرمایا بنی قریظہ کے حق مین ۹ مرتبہ بنو قریظہ یہودی تھے مدینے کے قریب حضرت سے اور اون سے صلح تھی پانچوین سال ہجری مین جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ نے کفار کے ساتھ ہوکر مسلمانون سے لڑنا چاہا جب مشرک تو بھاگ گئے اور حضرت نے بنی قریظہ کی گڑھی پندرہ روز تک گھیرے رکھی آخر اون لوگون نے اپنی خوشی سے یہ چاہا کہ سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہون جو حکم کرین ہم کو منظور ہی اور سعد پیشتر ہم قسم تھے آپسمین مین دگانہ تھے یہودی سمجھے کہ سعد ہماری رعایت کرکے ہمکو بچا دینگے پھر حضرت نے سعد کو مدینے سے بلوایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ای سعد تیرے حکم پر فیصلہ موقوف ہی جو تو حکم کردیسا عمل مین آوے سعد نے کہا کہ لڑنے والے جوان تو قتل ہون اور لڑکے اور عورتین اونکی لونڈی غلام بنائے جاوین حضرت نے فرمایا ای سعد تو نے خدا کی مرضی کے موافق حکم کیا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوئے بعضی روایت مین آیا ہی کہ وہ نو سو تھے
ق علی و سعد بن ابی وقاص یا سعد ارم فداک ابی و امی بخاری اور مسلم مین علی مرتضی علیہ السلام ۱۰۰۳
اور سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای سعد تیر مار میرے ماباپ تجھپر قربان **ف** سعد بن ابی وقاص کو حضرت نے یہ فرمایا ہے جب جنگ احد مین کافرون نے ہجوم کرکے حضرت کو نرغہ کرلیا تب حضرت نے سعد سے یہ حدیث فرمائی حضرت اور لوگون سے تیر لیکر سعد کو دیتے جاتے تھے مصابیح مین علی مرتضی علیہ السلام سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے کسیکے حق مین نہین سنا کہ میرے ماباپ تجھپر قربان ہون سوا سعد بن ابی وقاص کے اس حدیث سے بڑی فضیلت اونکی ثابت ہوئی سبحان اللہ کیا رنگارنگ کی قدرت ہی آدمیون کے اخلاق مین

جب مُردے کو دفن کرکے لوگ پھرتے ہین تو مُردہ لوگون کی جوتون کی چپ سنتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مردونکو سماعت نہین یہ حضرت کا معجزہ تھا
جو اون کافرون نے سُنا جس طرح ٹھیکرے پر حضرت کے ہاتھ مین تسبیح کی تھی اس حدیث مین سوا اون کافرون کے اور مُردونکی سماعت کا ذکر نہین
صحیح بخاری مین قتادہ سے روایت ہی کہ خدا نے اوس وقت اون کافرونکو زندہ کردیا تھا کہ حضرت کا کلام سنکے پشیمان ہون اور اسی طرح
حضرت عایشہ رضہ سے بھی روایت ہی واللہ اعلم ۵ قَبِیصَۃُ بْنُ مُخَارِقٍ یا قَبِیصَۃُ اِنَّ الْمَسْئَلَۃَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ۱۰۱۸
ثَلٰثَۃٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَۃً فَحَلَّتْ لَہُ الْمَسْئَلَۃُ حَتّٰی یُصِیْبَھَا ثُمَّ یُمْسِکُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْہُ جَائِحَۃٌ
اِجْتَاحَتْ مَالَہُ فَحَلَّتْ لَہُ الْمَسْئَلَۃُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ وَرَجُلٍ
اَصَابَتْہُ فَاقَۃٌ حَتّٰی یَقُوْمَ ثَلٰثَۃٌ مِّنْ ذَوِی الْحِجٰی مِنْ قَوْمِہٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَۃٌ فَحَلَّتْ لَہُ
الْمَسْئَلَۃُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ فَمَا سِوَاھُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَۃِ یَا قَبِیصَۃُ
سُحْتًا یَاْکُلُھَا صَاحِبُھَا سُحْتًا کَذَا وَقَعَ فِیْ کِتَابِ مُسْلِمٍ حَتّٰی یَقُوْمَ وَالصَّوَابُ یَقُوْلُ وَکَذَا رَجَّحَہُ
اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ قبیصہ بن مخارق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای قبیصہ سوال کرنا حلال نہین مگر ایک کو
تین قسم کے آدمیون سے ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر ڈالا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہی یہان تک کہ اوتنا مال پاجاوے پھر
رُک رہے اور دوسرا مرد وہ جسپر ایسی آفت پڑی جس سے اوسکا مال برباد ہوگیا تو اوسکو سوال کرنا حلال ہی یہان تک کہ اپنی
زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا حضرت نے یون فرمایا کہ زندگی کی سدرمق حاصل کرے اور تیسرا مرد وہ ہی جسکو فاقہ کی
نوبت پونہچے یہان تک کہ کھڑے ہوکر گواہی دین اوسکی قوم کے تین دانا آدمی کہ فلانے کو فاقہ ہی تو اوسکو سوال کرنا حلال ہی یہان تک کہ
زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا یون فرمایا کہ زندگی کی سدرمق حاصل کرے اور ان تین کے سوا سوال کرنا ای قبیصہ حرام ہی
کھانا ہی سوال کرنے والا حرام کو صحیح مسلم مین اسی طرح حَتّٰی یَقُوْمَ کی روایت ہی اور ٹھیک یَقُوْلُ ہی جس طرح ابوداؤد نے
لام سے روایت کیا ہی ف غیر کا بوجھ اپنے اوپر ڈالنا اس طرح پر کہ جیسے دو آدمی مین مال کے سبب جھگڑا ہو قرض کے یا
خون بہا کے یا بت یا ڈانڈ کے یا بت اور تیسرا آدمی اون دونون مین صلح کرادیوے اور اوس قرض مال کو اپنے ذمے پر کرلیوے تو اوسکو سوال کرنا
درست ہی عرب مین اس طرح کی ذمہ داری کی بہت رواج تھا اور آفت سے مال برباد ہونا جیسے آگ سے جلنا یا غرق ہونا یا لٹ جانا اور یہ
فاقے کی گواہی تین آدمیونکی فرمائی سو باعتبار احتیاط اور استحباب کے ہی کسی عالم کے نزدیک یہ شرط نہین کہ بدون گواہی کے فاقہ والے کو
سوال کرنا درست نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال کی اصل حرام ہی لیکن ان تین ضرورتون مین درست ہی انکے سوا کسی طرح سوال
درست نہین مصابیح مین قبیصہ رضہ سے روایت ہی کہ مین مال ضامن ہوا اور حضرت سے مینے سوال کیا حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو ٹھہر جا زکوۃ کا مال جب
آویگا تو مین تجکو دونگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف جَابِرٍ یَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ ثَلٰثًا اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰھَا ۱۰۱۹
وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَنَحْوَھَا قَالَہُ حِیْنَ قَرَأَ الْبَقَرَۃَ فِی الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ
بخاری مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای معاذ کیا تو فتنہ انداز ہی پڑھا کر والشمس وضحٰہا اور سبح اسم ربک الاعلی اور
اسی طرح کی اور سورتین یہ حدیث معاذ سے فرمائی جب اونھون نے عشا کے وقت سورہ بقرہ پڑھی تھی ف مصابیح
مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ معاذ کا دستور تھا کہ عشا کی نماز حضرت کے ساتھ پڑھتے پھر اپنی قوم مین جاکر امامت کرتے تھے ایکبار

یا عبد اللہ لا تکن مثل فلان کان یقوم من اللیل فترک قیام اللیل متفق علیہ بخاری اور مسلم مین
عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد اللہ تو نہو جیسا فلانی کی طرح کہ وہ رات کو اوٹھا کرتا تھا پھر اوسنے چھوڑ دیا رات کا اوٹھنا
یعنی تہجد کی نماز یہ حضرت نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے فرمایا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نفل عبادت خواہ نماز خواہ روزہ خواہ وظیفہ شروع ۱۰۱۰
کرے تو اوسکو ہمیشہ نباہے کبھی کر کبھی چھوڑ نا مکروہ ہی اسواسطے کہ ایسی عبادت کا دل مین جو اثر نہین جمتا خ عدی بن حاتم
یا عدی ہل رایت الحیرۃ قلت لم ارہا وقد انبئت عنہا قال فان طالت بک حیوۃ لترین الظعینۃ
ترتحل من الحیرۃ حتی تطوف بالکعبۃ لا تخاف احدا الا اللہ والئن طالت بک حیوۃ لتفتحن
کنوز کسری قلت کسری بن ہرمز قال کسری بن ہرمز ولئن طالت بک حیوۃ لترین الرجل یخرج
ملء کفہ من ذہب او فضۃ یطلب من یقبلہ منہ فلا یجد احدا یقبلہ منہ ولیلقین اللہ احدکم
یوم یلقاہ ولیس بینہ وبینہ ترجمان یترجم لہ فلیقولن لہ الم ابعث الیک رسولا فیبلغک
فیقول بلی فیقول الم اعطک مالا وولدا وافضل علیک فیقول بلی فینظر عن یمینہ فلا یری
الا جہنم وینظر عن یسارہ فلا یری الا جہنم بخاری مین عدی بن حاتم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
ای عدی تو نے حیرہ دیکھا ہی سینے کہا میںنے اوسکو نہین دیکھا اور البتہ اوسکی خبر مجکو ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر
تو دیکھیگا اکیلی عورت شتر سوار کو کہ حج کے ارادے پر حیرہ سے چلے گی یہانتک کہ کعبے کا طواف کریگی نہ ڈریگی کسی سے سوا خدا کے اور اگر تیری
زندگی زیادہ ہوئی تو کھولے جاوینگے بادشاہ ایران کے خزانے سینے کہا ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان ایران کا
بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھیگا کہ مرد اپنی مٹھی بھر سونا یا چاندی لیکر نکلیگا تلاش کریگا کہ کوئی
محتاج اوسکو یہ سونا دیگا کسیکو جو اوسکو قبول کرے اور البتہ تم مین سے کوئی ایک شخص خدا سے ملیگا جس دن کہ اوس سے ملاقات ہوگی
یعنی قیامت کو اور نہوگا اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی پردے کے بعد جماعت مین شریک ہو جاؤ سنت پڑھو گر امان تیرے پیغمبر نے
سو خدا فرماویگا اوس سے کہ کیا میںنے تیرے پاس کسی پیغمبر کو نہین بھیجا جو تجھکو پہنچا دیتا سو تو کہیگا ہان تیرے پیغمبر نے پہنچا دیا
پھر خدا فرماویگا کہ کیا میںنے تجھکو مال اور اولاد نہین دی اور بہت بہتر سلوک نہین کیا تجھ سے تو تو کہیگا ہان دی تو سب کچھ دیا پھر نظر کریگا اپنے
داہنے تو سوا دوزخ کچھ نہ دیکھیگا اور اپنے بائین نظر کریگا تو سوا دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا حیرہ ایک شہر تھا کوفے کے پاس اور سکا نام
حیرۃ النعمان مشہور ہی مکے اور اوسمین کئی مہینے کی راہ ہی ف مصابیح مین روایت ہی عدی بن حاتم سے کہ مین حضرت کے پاس تھا
سو ایک مرد نے افلاس اور محتاجی کا گلہ کیا اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی تب حضرت نے حدیث فرمائی عدی رضہ کہتے ہین کہ مینے اپنی آنکھون سے
دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبے کو جاتی تھی اور جب ایران کا ملک فتح ہوا عمر فاروق کی خلافت مین تو مین بھی موجود تھا اور جو
تم لوگون مین جیتا رہیگا وہ تیسری بات بھی دیکھیگا یعنی کوئی محتاج نہ رہیگا جو صدقہ قبول کرے بعضے کہتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت
مین یہ بات بھی ہو چکی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی ع کے وقت مین ہوگی یہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہی کہ حضرت ۱۰۱۱
نے آیندہ بات کی خبر دی پھر اوسی طرح واقع ہوا باقی مضمون اس حدیث کا کئی بار ہو چکا سعد بن ابی وقاص یا علی انت
منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

الانصار الم اجدکم ضلالا فهداکم الله بی وکنتم متفرقین فالفکم الله بی وعالة فاغناکم الله بی
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن یزید بن عاصم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای گروہ انصار بھلا مینے تمکو گمراہ نہین پایا سو خدا نے تمکو مین کی
راہ بتلائی میرے سبب سے اور تم پراگندہ تھے سو خدا نے تمھاری آپسمین الفت اور محبت کردی میرے سبب سے اور تم محتاج تھے سو خدا نے تمکو
مالدار کردیا میرے سبب سے ف جنگ حنین مین جب فتح ہوئی اور مال غنیمت لگا تو حضرت نے تو مسلمونکو مال بہت دیا اور انصار کو نہین دیا
تو جوان انصاریون نے کہا کہ حضرت ہمکو نہین دیتے اونکو دیتے ہین جن کے خون ہماری تلوارون سے ٹپکتے ہین یعنی جو ہمارے برابر شمشیر مسلمان ہوے
ہین حضرت نے اونکو ایک جگہ مین جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی پھر انصار راضی ہوے اور رونے لگے انصار کے دو گروہ تھے اوس اور خزرج زمانہ کفر مین
باہم اونمین بڑی عداوت تھی بڑا کشت خون ہوچکا تھا جب حضرت کے پاس دونون گروہ مسلمان ہوے تو باہم نہایت دوست ہوگئے یہ حسان جنا باحضرت نے

١٠٢٥ ف ابو ہریرہ یا معشر الانصار قلتم اما الرجل فادرکته رغبة فی قریته قالوا قد کان ذلک
قال کلا انی عبد الله ورسوله هاجرت الی الله والیکم محیاکم ومماتکم بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای گروہ انصار تمنے کہا کہ اس مرد کو یعنی پیغمبر کو خواہش ہوئی ہی اپنے شہر کی انصار نے کہا
یہ بات تو مقرر ہوئی ہی حضرت نے فرمایا یہ ہونا نہین مین مقرر اللہ کا بندہ ہون اور اوسکا رسول مینے ہجرت کی خدا کی طرف اور تمھاری طرف اب
میری زندگی تمھاری زندگی کے ساتھ ہی اور موت میری تمھاری موت کے ساتھ ہی ف مصابیح مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ جب مکہ
فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اوسکو امان ہی اور جسنے ہتھیار ڈال دیے اوسکو امان ہی تب انصار نے کہا کہ حضرت کو
اپنے برادر وطن کی الفت ہوئی اور اپنی بستی کی طرف رغبت آئی حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف

١٠٢٦ ابن مسعود یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فانه اغض للبصر واحصن
للفرج ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا ای جوانون کے گروہ جو طاقت رکھتا ہو تم مین سے نکاح اور خانہ داری کی سو نکاح کرے اسواسطے کہ نکاح نظر کا بڑا روکنے والا
اور شرمگاہ کا بڑا بچانے والا ہی یعنی نکاح کے سبب آدمی حرام کاری اور اجنبی عورتون کے گھورنے سے بچتا ہی اور جسکو خانہ داری کی
طاقت نہو تو وہ اپنے اوپر روزہ رکھنا ضرور جانے اسواسطے کہ اوسکے حق مین روزہ رکھنا خصی کرنا ہی ف یعنی جسطرح خصی کرڈالنے
سے شہوت جاتی رہتی ہی ویسی ہی روزہ رکھنے سے معلوم ہوا کہ جسکو جورو کے کھانے کپڑے دینے کا مقدور نہو اوسکے حق مین نکاح کرنا مستحب ہی
کہ حرام کاری اور نظر بازی سے بچے اور اگر مقدور نہو تو روزہ رکھنا شروع کرے کہ ناتوانی سے خود بخود شہوت دور ہوجاویگی ف

١٠٢٧ عایشة یا معشر المسلمین من یعذرنی من رجل قد بلغنی اذاه فی اهل بیتی فوالله ما علمت علی
اهلی الا خیرا ولقد ذکروا رجلا ما علمت علیه الا خیرا وما کان یدخل علی اهلی الا معی
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مسلمانون کے گروہ کون ایسا ہی جو میرا عذر دریافت کرے بدلا لیوے
اوس مرد سے جسکی ایذا اور تکلیف میرے اہل بیت کو یعنی میری گھر والی بی بی کو پہونچی سو خدا کی قسم نہین جانا مینے اپنی بی بی کو مگر نیک اور
البتہ لوگون نے ذکر کیا ہی اوس مرد کو جسکو نہین جانا مینے مگر نیک وہ تو میری بی بی پاس کبھی نجاتا تھا بدون میرے ساتھ کے ف یہ حدیث بڑا ہی
بڑی لمبی حدیث کا جب عبد اللہ بن ابی منافقون کے سردار نے حضرت عایشہ رضہ کو عیب لگایا صفوان بن معطل سے بخاری وغیرہ کا مختصر قصہ

نماز پڑھچکے تو پھر کے یہ حدیث فرمائی یعنی نماز با ادب حضور دل سے چاہیے ادھر اودھر دیکھنا اپنے مالک کے روبرو کمال بے ادبی ہی اور
۱۰۱۵ معجزہ حضرت کا تھا کہ جیسا سامنے سے دیکھتے تھے ویسا ہی پشت سے **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی یَا فُلَانُ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ
لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَیْكَ نَهَارًا قَالَ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاهُ بِهٖ
فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ بِیَدِهٖ هٰهُنَا اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا وَجَاءَ اللَّیْلُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن ابی اوفی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے اوتر سو ہمارے واسطے ستو گھول اوسنے کہا یا رسول اللہ
ابھتہ آپکے اوپر تو دن ہی یعنی آپ روزہ دار ہین اور دن ابھی باقی ہی حضرت نے فرمایا کہ اوتر سو ہمارے واسطے ستو گھول اوسنے کہا سودہ شخص
نے اترا پھر اوسنے ستو گھولے اور حضرت کے پاس لایا تو حضرت نے پیا پھر ہاتھ سے پچھم کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ جب آفتاب ڈوبے ادھر سے اور رات
اودھر سے یعنی سیاہی پورب سے نمود ہو تو روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت آیا **ف** راوی سے روایت ہی کہ ہم رمضان مین
حضرت کے ساتھ سفر مین تھے جب آفتاب ڈوبا تو حضرت نے حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کھولتے تھے
بعضے لوگونکو شبہہ رہتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہی اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کی طرف سیاہی چڑھی وہی وقت ہی
۱۰۱۶ روزہ کھولنے کا **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَرْجِسَ یَا فُلَانُ بِاَیِّ الصَّلٰوتَیْنِ اعْتَدَدْتَ اَبِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ اَمْ
بِصَلَاتِكَ مَعَنَا **ق** لِرَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ
یُصَلِّیْ رَكْعَتَیْنِ فِیْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهٗ مسلم مین عبداللہ بن سرجس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای
فلانے دونون نمازون مین سے کس نماز کا تونے حساب کیا یعنی کون نماز کو معتبر جانا کیا اوس نماز کو جو تو نے اکیلے پڑھی یا اوس نماز کو جو تو نے
ہمارے ساتھ پڑھی یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو مسجد مین آیا اور حضرت فرض نماز فجر کی پڑھتے تھے سو اوسنے شاید دو سنت کعتین مسجد کے
ایک کنارے مین پڑھین پھر حضرت کے ساتھ نماز مین داخل ہوا **ف** یعنی جماعت کے ہوتے سنت پڑھنا نچاہیے اور یہی مذہب
اکثر اماموں کا اور امام اعظم کے نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت مین شریک ہو جاویگا تو مسجد کے باہر صف سے دور
اگر کہے پاس پہنچ کر ملیگی تو جماعت مین شریک ہو جاوے سنت نہ پڑھے **م** عُمَرُ یَا فُلَانُ بِاَیِّ الْفَرِیْقَیْنِ قَوْمُكَ
سو خفا فرماویگا اوس کہ کیا سینے تیرے پاس کچھ نہ ملیگی **ق** اَلْاَعْمَشُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّیْ قَدْ وَجَدْتُّهٗ
بھر خفا فرماویگا کہ کیا سینے تجکو مال اور اولاد نہین دی اور تجھپر نظر کرم کی ہی تو سب کچھ دیا پھر نظر کریگا اپنے
واہنے تو سوا دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا اور اپنے بائین نظر کریگا تو سوا دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا حیرہ ایک شہر تھا کوفے کے پاس اوسکا نام
حیرۃ النعمان مشہور ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی عدی ابن حاتم سے کہ مین حضرت کے پاس تھا
سو ایک مرد نے افلاس اور محتاجی کا گلہ کیا اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی تب حضرت نے حدیث فرمائی عدی رض کہتے ہین کہ مینے اپنی آنکھونسے
دیکھا کہ ایک عورت تنہا سوار حیرہ سے کعبے کو جاتی تھے اور جب ایران کا ملک فتح ہوا عمر فاروق کی خلافت مین تو مین بھی موجود تھا اور جو
تم لوگون مین جیتا رہیگا وہ تیسری بات بھی دیکھیگا یعنی کوئی محتاج نہ رہیگا جو صدقہ قبول کرے بعضے کہتے ہین کہ عمر بن عبدالعزیز کی خلافت
مین یہ بات بھی ہو چکی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی کے وقت مین ہوگی یہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہی کہ حضرت
۱۰۱۱ نے آیندہ بات کی خبر دی پھر اوسی طرح واقع ہوا باقی مضمون اس حدیث کا کئی بار ہو چکا **م** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَا عَلِیُّ اَنْتَ
مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

قتل کرینگے کیا تو منافق ہی جو منافقون کی حمایت کرتا ہی عمر نے کہا کہ قریب تھا کہ گشت و خون ہو وے حضرت نے سنکو چپکا کیا حضرت عائشہ سے
روایت ہی کہ میں بیٹھی روتی تھی کہ حضرت گھر میں تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور فرمایا کہ ای عائشہ میرے حق میں میں نے ایسی ایسی باتیں سنی ہین
اگر تو نے گناہ کیا ہی تو عنقریب خدا تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تو نے گناہ کیا ہی تو توبہ کر اسواسطے کہ جب بندے نے توبہ کی تو خدا گناہ
معاف کرتا ہی جب حضرت بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے میں نے حضرت سے کہا کہ مجکو معلوم ہی کہ آپ کو یہ بات کی خبر پہونچی ہی
اور آپکے دل میں جم گئی ہی سو اگر میں یون کہون کہ میں اس عیب سے پاک ہون تو حضرت یقین کا نہیں کرینگے اور اگر ناکردہ گناہ کا اقرار کرون تو حضرت
اسکو سچ جانینگے اب میرے اور حضرت کے درمیان سوای حضرت یعقوب کے اور کوئی مثل نہین بن سکتی فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ یعنی اب صبر بہتر ہی اور تمھاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہی حضرت سے یہ باتین سنکر اوٹھے تھے کہ وحی اوترنے کی نشانیان
حضرت پر ظاہر ہوئین اور سورۂ نور میں خدا نے میری پاکدامنی اور تہمت کرنے والونکی مذمت بیان کی پھر تو حضرت نے خوش ہو کر فرمایا ای عائشہ
بشارت ہی تجکو کہ خدا نے تیری پاکی بیان کی میرے ماباپ نے کہا ای عائشہ اوٹھکر حضرت کی تعظیم اور تعریف کر میں اوس وقت نہایت غصے
میں تھی میں نے کہا کہ میں نہ اوٹھونگی اور نہ حضرت کی تعریف کرونگی میں اپنے خدا کی تعریف اور شکر کرونگی جسنے میری بیگناہی ظاہر کی
حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ یہ مجکو یقین تھا کہ خدا میری بیگناہی آخر کو ظاہر کریگا لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ میرے حق میں قرآن اوترےگا
جو قیامت تک پڑھا جاویگا ف اس حدیث سے بہت فائدے ظاہر ہوئے اول یہ کہ جو بیگناہ ہو تو عیب لگاتا ہی وہ آخر کو خود فضیحت
ہوتا ہی اور پاکونکی پاکی زیادہ تر ثابت ہو جاتی ہی دوسرے یہ کہ جسنے حضرت عائشہ کو بدکہا مقرر اوسنے حضرت کو رنج دیا اور اونھین
منافقون میں داخل ہوا تیسرے یہ کہ علم غیب سوای خدا کے کسیکو نہین مہینا بھر اسکا تردد اور رنج حضرت کو رہا لیکن بدون خدا کے
بتلائے حقیقت حال حضرت کو نہ معلوم ہوا ق ابو سعید یا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ ۱۰۲۸
اَهْلِ النَّارِ بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عورتون کے گروہ خیرات کرو اسواسطے کہ دوزخیون میں تمھین مجکو زیادہ
نظر پڑین یعنی دوزخ میں مینے عورتین مردون سے زیادہ دیکھین ف حضرت عید کو جب عیدگاہ سے پھرے تو عورتون کے گروہ پر گذرے پھر یہ
حدیث فرمائی عورتون نے پوچھا یا حضرت اسکا کیا سبب ہی کہ عورتین مردون سے زیادہ دوزخ میں ہین حضرت نے فرمایا کہ بہت کوسا کرتی ہین
اور اپنے خاوند کا حق نہین مانتین یعنی ناشکری کرتی ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات کرنا دوزخ سے بچاتا ہی ق ابو هريرة ۱۰۲۹
يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای یہودیون کے گروہ مسلمان ہو جاؤ
تو بچ رہو یعنی قتل اور جزیہ اور دوزخ سے ف یہ حضرت نے مدینے کے یہودیون سے فرمایا جب اونکے نکالنے کا ارادہ کیا خ عائشة ۱۰۳۰
يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ وَيْلَكُمْ اتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّكُمْ لَتَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا
وَاَنِّيْ جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَاَسْلِمُوْا ق قاله كعب اَوَّلُ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَعْدَ اِسْلَامِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ
بخاری میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای یہودیون کے گروہ تمھاری کمبختی ہی خدا سے ڈرو قسم ہی اوس
خدا کی جسکے سوای کوئی لائق پوجنے کے نہین البتہ تم جانتے ہو کہ مین مقرر خدا کا رسول ہون اور بیشک تمھارے واسطے حق دین لایا ہون
سو مسلمان ہو جاؤ یہ حضرت نے اول مدینے میں آتے ہوئے بعد مسلمان ہونے عبداللہ بن سلام کے فرمایا تھا ف توریت میں حضرت
کی نشانیان مذکور تھین یہودیون کو خوب معلوم تھا کہ نبی آخر الزمان فلانے وقت فلانے شہر فلانی قوم میں پیدا ہوگا اور اسکے ہجرت کرکے

معاذ نے سورۂ بقر عشا میں شروع کی تو ایک مرد جماعت چھوڑ کے علیحدہ نماز پڑھ کے اپنے گھر چلا گیا معاذ نے اوسکو منافق کہا
وہ مرد حضرت پاس گیا اور اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کھیتی والے محنتی لوگ ہیں یعنی دن کی محنت سے ہم ماندے ہو جاتے ہیں رات کو
ہمکو اتنی طاقت نہیں رہتی کہ ہم بڑی بڑی رکعتیں پڑھیں اور معاذ نے رات کو سورۂ بقر پڑھی میں اپنی نماز علیحدہ پڑھ کے چلا گیا
سو معاذ نے مجکو منافق کہا تب حضرت نے معاذ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تو لوگوں میں کیا فتنہ ڈالا چاہتا ہی بڑی قرأت سے جماعت چھڑا دینا
معلوم ہوا کہ امام کو اپنی قوم کی رعایت واجب ہی بدون اوسکی مرضی طول قرأت نہیں درست شافعی کے مذہب میں درست ہی کہ امام
نیت نفل کرے اور مقتدی فرض کی چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاذ حضرت کے ساتھ فرض پڑھتے تھے اور اپنی قوم کو نفل کی نیت سے
پڑھاتے تھے اور حنفی مذہب میں نفل والے کے پیچھے فرض والے کی نماز نہیں درست تو اونکے طور پر معاذ حضرت کے ساتھ نفل کی نیت سے پڑھتے
ہونگے اور اپنی قوم کے ساتھ فرض کی نیت سے ق مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ ۱۰۲۰
قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا يَا مُعَاذُ
بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ
أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ بخاری اور مسلم میں معاذ بن جبل رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہی کہ کیا خدا کا حق ہی
بندوں پر معاذ نے کہا میں نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر داناہی حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا کا حق بندوں پر یہ ہی کہ اوسکی بندگی کریں اور اوسکے
ساتھ کسیکو شریک نہ کریں ای معاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہی کہ کیا حق ہی بندوں کا خدا پر جبکہ وہ اسکو کریں یعنی عبادت کریں لاشریک جان کر میں نے
کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر داناہی حضرت نے فرمایا بندوں کا حق خدا پر یہ ہی کہ اونکو عذاب نہ کرے ف خدا کا حق بندوں پر واجب ہی اور بندے کا حق
خدا پر کچھ بھی نہیں لیکن اوسکے فضل و کرم کی راہ سے البتہ ہر طرح کی امید ہی ق اَلْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يَا مُغِيرَةُ خُذْ إِدَاوَةً ۱۰۲۱
بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای مغیرہ اوٹھا لے پانی کے بھرے ہوئے برتن کو ف مغیرہ سے روایت ہی کہ میں حضرت کے سفر میں ساتھ تھا
جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو میں وضو کا برتن حضرت کے ساتھ لے چلا حضرت نے اول جا کر ضرورت کی شام جو حضرت پہنے تھے آستینیں اوسکی تنگ تھیں اوسمیں سے
ہاتھ نکال کر حضرت نے وضو کیا اور میں پانی ڈالتا جاتا تھا پھر حضرت نے وضو پر مسح کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار سے وضو کروانا درست ہی

نوع آخر دوسری قسم کی حدیثیں ق جَابِرٌ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُؤْرًا ۱۰۲۲
فَحَيَّهَلًا بِكُمْ بخاری اور مسلم میں جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خندق کھودنے والو البتہ جابر نے تمہاری دعوت کا کھانا تیار کیا
سو جلدی چلو ف اسکا پورا قصہ تیسرے باب میں بعجزہ گذرا کہ تھوڑے گوشت اور تین سیر جو کے آٹے کو حضرت کی برکت سے ہزار آدمی نے کھایا

جنگ خندق کے ایام میں م اَبُو سَعِيدٍ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَا تَأْكُلُوا لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ ۱۰۲۳
فَشَكَوْا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا
وَاحْبِسُوا وَادَّخِرُوا مسلم میں ابو سعید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مدینے کے لوگو نہ کھاؤ قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے
زیادہ کہا ابو سعید نے پھر لوگوں نے شکایت بیان کی حضرت سے کہ ہمارے حور و لڑکے ہیں اور بھائی بند ہیں اور غلام خدمتگار ہیں یعنی اگر تین دن
سے زیادہ اجازت ہو تو ہمارا بہت دنوں تک کام چلے تو حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور بند کر رکھو یا فرمایا رکھ چھوڑو ف
یعنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا درست ہی اول حکم منسوخ ہوا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ يَا مَعْشَرَ ۱۰۲۴

۱۰۳۴ ہوئی ق المسیب بن حزن ای عم قل لا الہ الا اللہ کلمۃ احاج لک بہا عند اللہ ق قالہ کہ ابی طالب
عند وفاتہ بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزن سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای چچا کہہ لا الہ الا اللہ کہہ لے اس کلمے کو خدا کے
نزدیک اس کلمہ کہنے کے سبب سے تیرے واسطے مین جھگڑونگا یعنی تیرے اسلام کی گواہی دیکر تجکو بخشاونگا یہ حضرت نے ابوطالب سے کہا اوسکے
مرتے وقت ق ابوطالب کی وفات کے وقت ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ موجود تھے جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ان دونون نے
کہا ای ابوطالب کیا تو عبدالمطلب کے دین کو چھوڑتا ہی حضرت بار بار کلمہ کہنے کو فرماتے تھے اور وہ شیطان اوسی طرح ورغلاتے تھے آخر کو ابوطالب نے

۱۰۳۵ کہا کہ وہ شخص عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہی اور کلمہ نکہا ق ایوب موسی ایھا الناس اربعوا علی انفسکم انکم
لا تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا وھو معکم ق قالہ کہ فی سفر فکانوا
یجھرون بالتکبیر بخاری اور مسلم مین ابوموسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو نرمی کرو اپنی جانو پر یعنی شور نکرو البتہ تم بہرے
اور غائب کو نہین پکارتے ہو تم تو سنتے نزدیک والے کو پکارتے ہو اور وہ تمھارے ساتھ موجود ہی یہ حضرت نے سفر مین فرمایا اور لوگ پکار پکار کے
اللہ اکبر کہتے تھے ف اس حدیث سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ ذکر مین زیادہ شور کرنا درست نہین اسواسطے کہ زیادہ شور کرنے مین اپنے

۱۰۳۶ حواس بھی پریشان ہوتے ہین اور دوسرے کے بھی ھ ابوھریرۃ ایھا الناس ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا
وان اللہ امر المؤمنین بما امر بہ المرسلین قال یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا انی
بما تعملون علیم وقال یا ایھا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم ثم ذکر الرجل
یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیہ الی السماء یا رب یا رب ومطعمہ حرام ومشربہ
حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذلک مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ خدا
پاک ہی نہین قبول کرتا ہی مگر عمل پاک اور مال پاک کو مقرر خدا نے حکم کیا ایماندارونکو جسکا حکم کیا پیغمبرونکو فرمایا قرآن مین ای پیغمبرو کھاؤ
پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو مین البتہ تمھارے عمل کا جاننے والا ہون اور خدا نے قرآن مین فرمایا ای ایماندارو کھاؤ حلال
مال اور پاک چیزونکو جو مینے تمکو دین پھر حضرت نے ذکر کیا اوس مرد کا جسنے بڑا لمبا چوڑا سفر کیا بکھرے بال خاک آلودہ پھیلاتا ہی اپنے
دونون ہاتھ آسمان کی طرف اور یون کہتا ہی کہ ای رب میرے ای رب میرے اور حال آنکہ کھانا اوسکا حرام اور پینا اوسکا حرام بدن
اوسکا پالا گیا حرام غذا سے پھر کہان سے ایسے شخص کی دعا قبول ہو ف پاک مال وہ ہی جسمین کسیکا دعوی اور جھگڑا نہو اور شرع مین
درست ہو جو ریکا مال اور غصب کا مال پاک نہین اسواسطے کہ مالک کا دعوی اوسمین موجود ہی اور خریدی کا مال اور رشوت کا اور سیاہ کار کا مال
اوسمین بظاہر دعوی نہین لیکن اس طرح مال لینا شرع مین درست نہین تو ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بیفائدہ ہی اسلئے
کہ خدا اوسکو قبول نہین کرتا اسواسطے کہ وہ پاک ہی ناپاک کو کسی طرح قبول کرے اور حلال طلب کرنے مین پیغمبرون اور مسلمانونکو اوسی
ایک سا حکم ہی اسمین رد ہی اون لوگونکا جو کہتے ہین کہ اولیا ہم اور پیغمبر لوگ برابر نہین جو اونکی طرح طلب حلال مین جانفشانی اور محنت کرین
پھر حضرت نے فرمایا کہ ہر چند مضطر اور مسافر رنج کشی کی دعا مقبول ہوتی ہی لیکن جب اوسکا کھانا پینا اور پوشت حرام مال کا ہو
تو دعا قبول ہونے کی کون صورت ہی خواہ سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق مین ساری عبادتون سے حلال روزی
تلاش کرنا مقدم ہی بدون اسکے نہ عبادت مین کچھ مزا ہی نہ دعا قبول ہونے کی کچھ امید ہی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ حلال مال

حضرت عایشہ رضؓ سے یون روایت ہی کہ ہجری پانچوین سال حضرت جنگ بنی مصطلق کو تشریف لیگئے مین حضرت کے ساتھ تھی جب حضرت فتح کرکے مدینے کے قریب پونہچے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی مین جاے ضرور کے واسطے لشکر کے باہر گئی پھر فراغت کرکے مکان پر آئی یہان معلوم ہوا کہ گلے کا ہار گر پڑا مین اوسی مقام پر تلاش کرنے لگی وہان تلاش مین دیر لگی جو لوگ میرے کجاوے کسنے پر مقرر تھے وہ میرے کجاوے کو اوٹھا کر اونٹ پر کس کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے عورتین اوسوقت کم خوراک اور نہایت دبلی ہوتی تھین اس سبب سے کجاوہ کسنے والونکو میرے ہونے یا نہونے کی کچھ خبر نہوئی جب مجکو ہار ملا تب مین اپنے مقام پر آئی دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا مین وہان بیٹھ گئی اس خیال سے کہ آخر جب میرا حال معلوم ہوگا تو ضرور میرے لینے کو لوگ آوینگے صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا کہ ہارماندے کو ساتھ لاوے اوسنے مجکو سوتے دیکھا تو پہچانا کہ پردہ ہونیسے پہلے اوسنے مجکو دیکھا تھا اوسنے افسوس اور تعجب سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا یہ تو میغمبر کی بی بی ہی مین جاگ پڑی اوسکی کوئی بات اور مینے نہین سنی اوسنے اپنا اونٹ بٹھلایا مین اوسپر سوار ہوئی وہ اونٹ کی نکیل پکڑے روانہ ہوا ظہر کے وقت لشکر مین پونہچی تو تہمت کرنے والون نے مجھپر تہمت باندھی اور بانی مبانی اس تہمت کا عبداللہ بن سلول اہوا مین مینے مین گرپیار ہوگئی اور ایکا مہینا بیمار رہی اور مجکو اس تہمت کرنے کی کچھ خبر نتھی ہان اتنا مجکو تردد تھا کہ جیسے میری بیماری مین حضرت مجھپر مہربانی کرتے تھے اس بار ویسی مہربانی نتھی گھر مین آکر صرف اتنا پوچھتے تھے کہ اس عورت کا کیا حال ہی اوس وقت تک گھر مین یا جانے تھے مین شہر کے باہر مسطح کی ماں کے ساتھ جاضر ہوگئی اوسکا پیر چادر مین الجھا وہ گر پڑی اوسنے اپنے بیٹے کو یعنی مسطح کو بددعا دی مینے کہا تو اوسکو کیون بددعا دیتی ہی وہ تو بدری صحابی ہی تب اوسنے مجکو اس تہمت کی خبر کی کہ مسطح بھی تہمت کرنے والون کا شریک ہی یہ سنتے میری بیماری اس غم سے دونی ہوگئی مین حضرت سے اجازت لیکر اپنے باپ کے گھر آئی کہ اس خبر کو تحقیق کرون مینے اپنی ماں سے کہا ای مایہ کیا بات ہی جسکا لوگون مین چرچا ہی میری ماں نے کہا ای بیٹی تو مت گھبرا جو عورت اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہی اوسکو اسی طرح اکثر لوگ تہمت لگاتے ہین مینے کہا سبحان اللہ میرے حق مین لوگ ایسی گفتگو کرتے ہین اوس رات تمام رات مجکو نیند نہ آئی اور آنسو جاری رہے پھر حضرت نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا اور میرے چھوڑنے مین صلاح اور مشورہ پوچھا اسواسطے کہ اتنی مدت مین جبرئیل کا آنا اور وحی اوترنا بالکل موقوف ہوگیا تھا اسامہ نے میری پاکدامنی بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی بی بی ہین مجکو تو سوا اچھائی کے اور بہتری کے کچھ اور خیال مین نہین آتا اور علی بن ابی طالب نے کہا کہ خدا نے حضرت پر کچھ تنگی نہین کی اوسکے سوا اور بہت عورتین موجود ہین لیکن بریرہ لونڈی سے پوچھیے وہ آپ کو سچ سچ بتلاوے گی حضرت نے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ ای بریرہ تو نے کبھی عایشہ سے ایسی بات دیکھی ہی جس سے تجکو اوسکی پاکدامنی مین شک ہو بریرہ نے کہا ای رسول اللہ قسم ہی اوس خدا کی جسنے تجکو سچا میغمبر کیا ہی کہ مینے کبھی اوسکی پاکدامنی مین کچھ فرق نہین پایا ہان اتنی بات البتہ ہی کہ عایشہ کم عمر لڑکی ہی بکری خمیر کھا جاتی ہی اور وہ سونا کرتی ہی یعنی کم عمری سے گھر کا بندوبست نہین کرتی پھر حضرت مسجد مین تشریف لیگئے اور منبر پر جیسا فرمایا یعنی ای مسلمانو کوئی اوس منافق سے یعنی عبداللہ بن سلول سے میرا بدلا لیوے کہ اوسنے ناحق میرے گھر کے لوگونکو تہمت لگائی اور مجکو تحقیق کرنے کے بعد کوئی عیب کی بات نہ معلوم ہوئی تو سعد بن معاذ قوم اوس کا سردار تھا اوسنے کہا یا رسول اللہ مین آپکا بدلا لینے کو تیار ہون اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم یعنی اوس سے ہوے تو مین اوسکی گردن مارون اور اگر دوسری قوم یعنی خزرج سے ہو تو جیسا حکم ہو ویسا ہم کرین تب سعد بن عبادہ خزرج کے سردار نے اپنی قوم کی بیچ سے کہا کہ ای معاذ تو زیادہ گوئی کرتا ہی ہماری قوم والے پر تیرا کچھ مقدور نہین اور اپنی قوم کی تعصب بھی حمایت کرتا ہی پھر اسید بن حضیر سعد بن معاذ کے چچیرے بھائی نے کہا ای سعد بن عبادہ تو زیادہ گوئی کرتا ہی قسم خدا کی ہم تہمت کرنے والے کو

کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو اپنے اوپر آرام اور قرار لازم جانو کہ خود دوڑنا اونٹ دوڑانا نیکی اور خوبی نہیں حضرت نے عرفے کے دن فرمایا

ف عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت جب عرفات سے چلے تو پیچھے بہت غل شور سنا کہ لوگ اونٹوں کو مارتے ہوئے دوڑے آتے ہیں

۱۰۴۱ تب حضرت فرمائی م علی یا ایھا الناس علیکم السکینۃ فان البر لیس بالایضاع علی آثارکم مسلم میں حضرت مرتضی علی علیہ السلام سے روایت

ہی کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو حدوں کو قائم کرو اپنے غلاموں پر ف یعنی اگر ہمارے غلام گناہ کریں تو انکو سزا دو جیسے دس درم

یا زیادہ چوری کریں تو ہاتھ کاٹو یا حرام کریں تو کوڑے سے پچاس مارو اور امام شافعی کے نزدیک مالک سزا دینے کا مختار ہی اور امام اعظم کے

۱۰۴۲ نزدیک اجازت کے بعد بدون اجازت حاکم کے مالک کو سزا دینے کا اختیار نہیں م ابو سعید یا ایھا الناس ان اللہ

یعرض علیکم ایا خمر ولعل اللہ سینزل فیھا امرا فمن کان عندہ منھا شیء فلیبعہ ولینتفع بہ

مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو البتہ خدا ابھی اشارے کر چلا ہی شراب میں اور شاید کہ آگے اوتار یگا اومیں

کچھ حکم یعنی کھول کے حرام کردیگا سو جسکے پاس اوس شراب سے کچھ ہو چاہیے کہ اوسکو بیچ ڈالے اور اوس سے فائدہ اوٹھالیوے ف جب قرآن

میں اس مضمون کی آیتیں اوتریں کہ مستی میں نماز مت پڑھو اور شراب میں جو لوگوں کو فائدے بھی ہیں اور گناہ بھی تو لوگ شراب پینے بھی

نماز کے وقت ترک کرتے تھے حضرت ابن عباس رضی سے سمجھے کہ عنقریب شراب حرام ہوا چاہتی ہی تب یہ حدیث فرمائی ابو سعید سے روایت ہی

۱۰۴۳ کہ حضرت کے فرمانے کے بعد تھوڑے دن گذرے کہ قرآن شریف میں شراب کی صاف حرمت بیان ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اب جسکے پاس

شراب ہو نہ پیوے نہ بیچے ڈھلکا دیوے سو اوسی دن حکم سنتے اصحاب نے برتن توڑ ڈالے اور شراب بہادی کہ تمام مدینے میں کیچڑ ہو گئی م سبرۃ

بن معبد الجھنی یا ایھا الناس انی قد کنت اذنت لکم فی الاستمتاع من النساء وان اللہ قد حرم

ذلک الی یوم القیمۃ فمن کان عندہ منھن شیء فلیخل سبیلہ ولا تاخذوا مما اتیتموھن شیئا

مسلم میں سبرہ بن معبد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ میں نے تمکو اجازت دی تھی عورتوں سے متعہ کرنے کی اور بیشک خدا نے

۱۰۴۴ اس متعہ کو حرام کیا قیامت تک جسکے پاس متعے والی عورتوں سے کوئی عورت ہو تو اوسکو چھوڑ دیوے اور جو انکو دیا ہو یعنی مہر یا خرچ ہو اوسکو

کچھ بھی نہ پھیرلیجیو ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ متعہ کرنا بحکم خدا قیامت تک حرام ہوا جیسے شراب اول اول مباح تھی پھر حرام ہوئی

باقی گفتگو اول باب میں ہو چکی م جابر یا ایھا الناس خذوا مناسککم فانی لا ادری لعلی لا احج بعد

۱۰۴۵ عامی مسلم میں جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو سیکھ لو حج کی عبادت کے طریقے سو واسطے کہ مجکو معلوم نہیں شاید کہ میں حج نہ کرونگا

اوس برس کے بعد ف یہ حضرت نے حجۃ الوداع میں فرمایا پھر حضرت کو حج کا اتفاق نہیں ہوا اوسی سال انتقال فرمایا سو واسطے اوسکو

حجۃ الوداع کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا قول اور فعل حجت ہی م ابو ھریرۃ یا ایھا الناس قد فرض اللہ

۱۰۴۶ علیکم الحج فحجوا مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو البتہ خدا نے تمپر حج کرنا فرض کیا سو حج کیا کرو ف

یہ حدیث دلائل فرضیت حج سے ایک دلیل ہی ح ابن آدم ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ

شر لک ولا تلام علی کفاف بخاری میں ابو امامہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے زائد حاجت مال کو خیر اور

کرنا بہتر ہی تیرے واسطے اور اگر تو نے اوس مال کو رکھ چھوڑا تو برا ہی تیرے واسطے اور تجکو ملامت نہوگی بقدر اپنے اہل وعیال کے قوت رکھنے پر

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوا زکوۃ دینے کے زائد مال کو راہ خدا میں دینا مستحب ہی کہ آخرت کا ذخیرہ ہو اور مال رکھنے میں مالک

مدینے مین آویگا بلکہ اسیواسطے اپنا ملک شام چھوڑکر اکثر یہودی مدینے مین آرہے تھے کہ ہم حضرت سے مشرف ہون اور جب کافرون سے لڑتے تو یون دعا مانگتے کہ الٰہی پیغمبر آخرالزمان کی برکت سے ہمکو فتح دے اسواسطے حضرت نے اس حدیث مین فرمایا کہ تم میری پیغمبری خوب جانتے ہو پھر جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو اون کمبختون نے حسد کے مارے عداوت شروع کی جیسے حضرت عیسیٰ کو نمانا تھا ویسے ہی ہمارے حضرت کو نمانا تھا جو اونمین دیندار خدا ترس تھے جیسے عبداللہ بن سلام کہ اونمین بڑے عالم اور سردار تھے بے تامل ایمان لائے

نوع آخر دوسری قسم کی حدیثین **م** المغیرۃ بن شعبۃ ۱۰۳۱ ای بنی وما یصبک منہ انہ لا یضرک یعنی الدجال **ق** لہ آخر جہ البخاری الا لفظۃ ای بنی مسلم مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے بیٹا کون چیز تجکو رنج مین ڈالتی ہے دجال سے البتہ وہ تجکو کچھ ضرر نہ پہنچا سکیگا یہ حضرت نے مغیرہ سے فرمایا اس حدیث کو بخاری نے بھی روایت کی مگر ای بنی کی لفظ اوسمین نہین **ف** مغیرہ سے روایت ہے کہ مین حضرت سے اکثر دجال کا حال پوچھا کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مسلمنے کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ اوسکے ساتھ روٹیون کے پہاڑ اور پانی کی نہرین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب آسان ہے **ق** اسامۃ بن زید ای سعد الم تسمع الی ما قال ابو حباب قال کذا وکذا **قالہ** لسعد بن عبادۃ حین عادہ وابو حباب ھو عبداللہ بن ابی ۱۰۳۲ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے سعد کیا تو نے نہین سنا جو ابو حباب نے کہا اوسنے ایسا اور ایسا کہا یہ حضرت نے سعد بن عبادہ سے فرمایا جب اونکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے اور ابو حباب کنیت ہے عبداللہ بن ابی منافق کی **ف** حضرت ایکبار سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کو چلے راہ مین مسلمان اور مشرک ملے ہوئے ایک مجلس مین بیٹھے تھے اوس وقت تک عبداللہ بن ابی ظاہری اسلام بھی نہین لایا تھا سواری کی ٹاپ سے گرد اوڑی اوسنے ناک بھوں چڑھا کر اور کہا کیون خاک اوڑاتے ہو حضرت نے سلام کیا پھر وہان کھڑے ہوکر وعظ کہا اور قرآن پڑھا عبداللہ بن ابی نے کہا کلام اچھا کرتے ہو لیکن ہمکو تکلیف نہ دو اپنے گھر بیٹھکر وعظ نصیحت کیا کرو جو تمھارے پاس آوے اوسکو سمجھاؤ عبداللہ بن رواحہ صحابی وہان موجود تھے اونھون نے کہا یارسول اللہ آپ بخوشی جوچاہے سوار شاد کیجیے اگرچہ یہ نہین سنتا تو ہم تو قرآن پر قربان ہین پھر مسلمانون اور کافرون مین نہایت لڑائی ہوئی قریب تھا کہ تلوار چلے حضرت نے سبکو چپکا کیا پھر سعد بن عبادہ کے گھر جاکر یہ حدیث فرمائی سعد نے کہا یارسول اللہ حسد کی حجت سے معذور ہے اسواسطے کہ حضرت کے تشریف لانے سے پہلے یہان کے لوگون نے چاہا کہ اوسکے سر پر سرداری اور بادشاہی کا تاج رکھین اب جو آپ دین حق لائے اور اوسکی ریاست مین خلل پڑا اسواسطے وہ ایسی باتین کرتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ریاست کا غرور آدمی کو دینداری سے اکثر باز رکھتا ہے

م العباس بن عبدالمطلب ۱۰۳۳ ای عباس نادِ اصحاب السمرۃ **ق** لہ یوم حنین مسلم مین حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عباس پکار درخت والونکو یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** حضرت عباس سے روایت ہے کہ جنگ حنین کے دن مسلمانے اور ابوسفیان بن حارث نے حضرت کا ساتھ ایکدم نہ چھوڑا جب مقابلہ ہوا تو کافرون نے ہر طرف سے تیراندازی کی مسلمانون کے پیر اوکھڑ گئے اور حضرت سفید خچر پر سوار کافرون پر حملہ کرتے تھے مین لگام کھینچتا تھا تاکہ حضرت جلدی نکرین اور ابوسفیان رکاب پکڑے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جن لوگون نے درخت کے نیچے جنگ حدیبیہ مین جانبازی کی بیعت کی ہے اونکو پکار حضرت عباس کی بڑی آواز تھی حضرت کی آواز سنتے ہوئے سب اصحاب لبیک لبیک کہتے ایسے جھکے جیسے گائین اپنے بچھڑے کی طرف جھکتی ہین پھر خوب لڑے اور حضرت نے بچشم خود کافرون پر تیر مارے لڑائی فتح ہوگئی جنگ حنین آٹھوین سال ہجری بعد فتح مکے کے

لا یضیرک (اردو نسخہ قدیمہ)

وحی نہیں اوترتی ف اس حدیث کا مفصل قصہ یہ ہے کہ اصحاب کا دستور تھا کہ حضرت عایشہ کی باری کے دن حضرت کو تحفے بھیجتے تھے کہ حضرت خوش ہونگے حضرت کی بیبیوں نے حضرت ام سلمہ کی معرفت حضرت سے نالش کی کہ اصحاب سب بیبیوں کے گھر تحفے بھیجا کریں عایشہ کی کیا خصوصیت ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عایشہ کی فضیلت صرف میری محبت ہی سے نہیں بلکہ اوسمیں ایسا اپنی کمال ہے کہ سوا اوسکے اور کسی بی بی پاس مجکو وحی نہیں آتی تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک وہ سب اور بیبیوں سے افضل ہے سو حضرت ام سلمہ نے کہا کہ میں آپ کی رنج رسانی سے توبہ کرتی ہوں

۱۰۵۲ یارسول اللہ ع انس یا اُمّ سلیم اما تعلمین ان شرطی علی ربی انی اشترطت علی ربی فقلت انما انا بشر ارضی کما یرضی البشر واغضب کما یغضب البشر فایما احد دعوت علیہ من امتی بدعوۃ لیس لہا باھل ان تجعلھا لہ طھورا وزکوۃ وقربۃ تقربہ بھا یوم القیمۃ مسلم عن انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای ام سلیم کیا تو نہیں جانتی کہ میری شرط اپنے رب سے یہ ہے کہ میں البتہ شرط کر چکا اپنے رب سے اس طرح کہکر کہ میں آخر آدمی ہوں اپنی امت میں سے آدمی ہوں جیسے آدمی راضی ہوتا ہوں جیسے آدمی راضی ہوتا ہے اور غصہ کرتا ہوں جیسے آدمی غصہ کرتا ہے سو جس کسی پر اپنی امت سے میں بد دعا کروں کہ اوسکے وہ لائق نہو تو ای رب اوس بد دعا کو اوسکے گناہوں کی طہارت اور پاکی اور اپنے نزدیکی کا سبب کر دیجیو کہ قیامت کے دن اوس بد دعا کے اوسکو تیری نزدیکی حاصل ہو ف انس سے روایت ہے کہ میری ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اوسکو حضرت نے ایک روز دیکھکر فرمایا کہ ارے تو بڑی ہوگئی اب تجکو بڑھاپا نصیب نہو جیو اس لڑکی نے رو کر ام سلیم سے کہا کہ حضرت نے مجکو بد دعا دی ام سلیم نے کہا یارسول اللہ آپنے کیا میری یتیم لڑکی کو بد دعا دی حضرت نے فرمایا کیسی بد دعا ام سلیم نے کہا کہ وہ لڑکی روتی ہوئی اور کہتی ہوئی کہ حضرت نے مجکو یوں بد دعا دی کہ تو عمر دراز نہو جیو تو حضرت ہنسنے لگے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی تو مت گھبرا کہ نے تصور کی میری بد دعا نہیں لگتی بلکہ اوسکے بدلے احد کے نزدیک اوسکے حق میں گت اور بہتری ہوتی ہے حضرت کی یہ دعا ایسی تھی جیسے کسی وقت ماباپ اپنے لڑکے کو کوستے ہیں جیسے ای کمبخت اپنے نصیب مرگ سے اوسکا برا نہیں چاہتے ہر چند حضرت بیحد غصے سے معصوم تھے لیکن حضرت کو کیا شفقت تھی اپنی امت پر کہ پیش بندی کرکے اپنی بد دعا کی نہ تاثیر ہونے کی خدا سے شرط کر لی کہ شاید اگر بے قصد کسیکے حق میں کبھی بد دعا نکل جاوے تو اثر نکرے بلکہ برعکس اوسکے بہتر ہو **شعر** اپنی امت پہ جو شفقت تھی شہ عالم کو ۔ ایسی شفقت کسی ماباپ میں دیکھی نہ سنی اب تو امت کو

۱۰۵۳ ہی لازم کہ جب ایسا ہو رسول تو راہ اوسکی چلیں بیعت کی کریں نیچ کنی ۔ **ھ** انس یا اُمّ سلیم ان اللہ قد کفی واحسن **قالہ** یوم حنین مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای ام سلیم کافروں کی شر کو خدا کفایت کر گیا اور اوسنے بہت احسان کیا یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف حضرت نے ام سلیم کو خنجر باندھے دیکھا پوچھا کہ کیوں تو نے باندھا ہے ام سلیم نے کہا یارسول اللہ میں نے اس ارادے سے باندھا کہ اگر کوئی کافر میرے قریب ہو تو اوسکا پیٹ پھاڑ ڈالوں تو حضرت نے ہنس کے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے کرم سے فتح ہو چکی

۱۰۵۴ تیرے خنجر کی اب کچھ حاجت نہیں ف انس یا اُمّ سلیم ما ھذا الذی تصنعین **قالہ** حین رآھا بیھقی عن عمر رضہ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام سلیم تو یہ کیا کرتی ہے حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ام سلیم کو اپنا پسینا جمع کرتے دیکھا ف انس سے روایت ہے کہ حضرت اکثر دن میرے گھر میں آکر سوتے تھے ایک روز حضرت کے بدن سے پسینا بہت نکلا میری طرف یعنی ام سلیم پسینا حضرت کا پوچھ پوچھ کر عطر کی شیشی میں بھرنے لگی حضرت جاگ پڑے اور یہ حدیث فرمائی یعنی تو کیوں پوچھتی ہے ام سلیم نے کہا یارسول اللہ یہ میری عطر کی شیشی ہے اسمیں میں آپکا پسینا ڈالتی ہوں کہ حضرت کا پسینا عطر سے بھی زیادہ خوشبودار ہے اور دسری روایت میں ام سلیم نے یوں جواب دیا کہ اپنے لڑکوں کی برکت کے واسطے حضرت کا پسینا جمع کرتی ہوں حضرت نے فرمایا تو خوب سمجھی

پسینا اپنا کیا عنبر سے بہتر ہو دیتا

دنیا مین کسکو ملتا ہی اوسکی تلاش مین فائدہ ہی سو غلط بات ہی اسواسطے کہ محنت مزدوری کرنا کھیتی کرنا سوداگری شرع کے موافق کرنا
نوکری کرنا بشرطیکہ اوسمین کوئی خلاف شرع کام نکرنی پڑے یا کوئی شخص خدا کی راہ مین نے خواہش اسکو کچھ دیوے یہ سب درست ہی جو مال ان طرحون سے
حاصل ہو وہ حلال اور پاک ہی غرضکہ جسکا اندر کو قیامت مین خدا کو مونہہ دکھانے کا یقین ہی اوسکے نزدیک حلال روزی طلب کرنا مقدم ہی اور حرام خور
خدا فراموش سے گفتگو نہین ۞ ابن عباس ایھا الناس انہ لم یبق من مبشرات النبوۃ الا الرؤیا الصالحۃ ۱۰۳۷
یراھا المسلم او تری لہ الا وانی نھیت ان اقرأ القرآن راکعا او ساجدا فاما الرکوع فعظموا
فیہ الرب واما السجود فاجتھدوا فی الدعاء فقمن ان یستجاب لکم مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو البتہ پیغمبر کی خوشخبریون مین سے اب کچھ باقی نہین ہا سوا ے ٹھیک خواب کے کہ اوسکو مسلمان دیکھے یا اوسکے واسطے کوئی
اور مسلمان دیکھے اور مجکو منع ہوا کہ مین قرآن پڑھون رکوع کرتے یا سجدہ کرتے سو رکوع مین تو خدا کی بڑائی بیان کرو یعنی سبحان ربی العظیم کہو اور
سجدے مین بہت دعا مانگنے کوشش کرو کہ سزاوار ہی سجدے مین تمھاری دعا قبول ہونا ف یہ حدیث حضرت نے انتقال کے قریب حجرے کا پردہ
اوٹھا کر فرمائی یعنی جو علم غیب کہ بواسطے نبوت کے تمکو حاصل ہوتا تھا سو اوسکا دروازہ بند ہو چکا کیونکہ میرا انتقال ہوتا ہی میرے بعد کوئی
پیغمبر نہین ہان مگر از جنس نبوت عالم غیب سے علم حاصل ہونے کا ٹھیک خواب کا ایک طریقہ باقی ہی قیامت تک خواہ مسلمان آپ دیکھے یا
اوسکے واسطے کوئی اور دیکھے پھر رکوع اور سجود مین قرآن پڑھنا منع فرمایا اور سجدے کو قبول ہونے کا مقام بتلایا اسواسطے کہ مال سر رکھنا
عاجزی کا کمال رتبہ ہی رحمت الہی جوش ہی مارا جاتی ہی ۞ ابو سعید ایھا الناس انہ لیس بی تحریم ما احل اللہ الی
ولکنھا شجرۃ اکرہ ریحھا یعنی الثوم قالہ حین قال الناس حرمت حرمت حین قال من
اکل من ھذہ الشجرۃ الحدیث مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ میرے اختیار مین حرام کرنا نہین
جسکو خدا نے میرے واسطے حلال کیا لیکن لہسن کا ایسا پیڑ ہی کہ مجکو اوسکی بو بری معلوم ہوتی ہی حضرت نے اوس وقت فرمایا جب لوگون نے
کہا کہ لہسن حرام ہوا حرام ہوا جبکہ حضرت نے فرمایا تھا کہ جو لہسن کھاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے ف یعنی حرام حلال مقرر کرنا ۱۰۳۹
بدون خدا کے حکم میرے اختیار مین نہین یہ خدا کی شان ہی اور لہسن کی حرمت شرعی نہین کراہت طبیعی ہی ۞ انس ایھا الناس انی
امامکم فلا تسبقونی بالرکوع ولا بالسجود ولا بالقیام ولا بالانصراف فانی اراکم امامی ومن
خلفی ثم قال والذی نفس محمد بیدہ لو رأیتم ما رأیت لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا قالوا وما رأیت
یا رسول اللہ قال رأیت الجنۃ والنار مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو مین تمھارا امام ہون مجھسے آگے
رکوع نکیا کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور نہ سلام پھیرنا اسواسطے کہ مین دیکھتا ہون اپنے آگے سے اور پیچھے سے پھر حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی
اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ اگر تم دیکھتے جو مینے دیکھا تو تھوڑا ہنستے اور بہت سا روتے صحابے نے کہا یا رسول اللہ
آپ نے کیا دیکھا حضرت نے فرمایا کہ مینے بہشت اور دوزخ کو دیکھا ف معلوم ہوا کہ مقتدی کو اطاعت امام کی واجب ہی
رکوع اور سجود اور قیام اور قعود مین امام سے سبقت حرام ہی جب اول امام رکوع سجود کر لیوے تو مقتدی کرین پھر ہنسنے کی برائی
بیان کی کہ اوسکا سبب غفلت ہی اور رونے کی تعریف کی کہ اوسکا سبب بیداری اور علم ہی خ ابن عباس ایھا الناس
علیکم بالسکینۃ فان البر لیس بالایضاع قالہ یوم عرفۃ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی

فرمایا کہ ای عایشہ وہ حال نہایت سخت ہوگا کہ ہر شخص فرصت ہوگی جو ایک دوسرے کو دیکھے یعنی قیامت کے دن ف مصابیح میں حضرت
عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت میں لوگ ننگے بدن ننگے پاؤں اور ختنہ کئے ہوئے اٹھینگے میں نے کہا یا رسول اللہ عورت اور مرد ایک دوسرے
کو دیکھینگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار ہونگے حواس کہاں ٹھکانے رہینگے کہ کوئی کسیکو دیکھے
۱۰۶۰ م عَایِشَۃُ یَا عَایِشَۃُ لَا تَکُوْنِیْ فَاحِشَۃً مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ تو زیادہ گو مت بن
ف اسکا قصہ یہ ہوچکا کہ یہودیوں نے حضرت کو زہر دلا کے بدھا کی حضرت عایشہ رضہ نے انکو اوسی طرح جواب دیا اور بڑھکے لعنت کی تب
۱۰۶۱ حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جتنا انھوں نے کہا اوس سے زیادہ مجھیون نے کہا م عَایِشَۃُ یَا عَایِشَۃُ مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ
الَّذِیْ اَکَلْتُ بِخَیْبَرَ فَھٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ اَبْھَرِیْ مِنْ ذٰلِکَ السَّمِّ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ میں ہمیشہ اوس کھانے کی تکلیف پاتا ہون جو میں نے خیبر میں کھایا تھا سو یہ وقت تو وہ ہے کہ مجھکو معلوم ہوچکا
اپنی جان کی رگ ٹوٹنا اوسی زہر سے ف حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت میں یہ حدیث فرمائی یعنی اوسی زہر کے اثر سے
۱۰۶۲ اب میرا انتقال ہے م عَایِشَۃُ یَا عَایِشَۃُ مَا اَظُنُّ فُلَانًا وَّفُلَانًا یَعْرِفَانِ دِیْنَنَا الَّذِیْ نَحْنُ عَلَیْہِ یَعْنِی
رَجُلَیْنِ مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ بخاری میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ میرے گمان میں نہیں آتا کہ فلانا اور فلانا
جانتے ہون اس دین کو جسپر ہم ہین یعنی دو مرد منافق ف حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ میں ایک شخص کو یاد کرتی تھی کہ اتنے میں حضرت
تشریف لائے پھر اون دونون کے حق میں یہ حدیث فرمائی یعنی نفاق کی نشانیان اون سے ظاہر ہوتی ہین غالب ہے کہ وہ اسلام کی حقیقت سے آگاہ ہین حضرت نے
۱۰۶۳ گمان کہا یقین نہین اسواسطے کہ دل کا حال خدا ہی خوب جانتا ہے م عَایِشَۃُ یَا عَایِشَۃُ مَا کَانَ مَعَکُمْ لَھْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ
یُعْجِبُھُمُ اللَّھْوُ بخاری میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ تمھارے پاس کھیل نہ تھا اسواسطے کہ انصاریون کو
کھیل خوش معلوم ہوتا ہے ف حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک عورت کی ایک انصاری مرد سے شادی کردی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی کھیل فرمایا دف بجانے کو اور شعر پڑھنے کو معلوم ہوا کہ نکاح میں دف بجانا اور گانا حلال ہے بشرطیکہ دف میں جھانجھ نہو
۱۰۶۴ اور راگ کا مضمون خلاف شرع نہو م عَایِشَۃُ یَا عَایِشَۃُ مَالَکِ حَشْیَاءَ رَابِیَۃً قَالَتْ قُلْتُ لَکَ فِیْ شَیْءٍ فَقَالَ لَتُخْبِرِیْنِیْ
اَوْ لَیُخْبِرَنِّیْ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ فَاَخْبَرْتُہٗ قَالَ فَاَنْتِ السَّوَادُ
الَّذِیْ رَاَیْتُ اَمَامِیْ قُلْتُ نَعَمْ فَلَھَدَنِیْ فِیْ صَدْرِیْ لَھْدَۃً اَوْجَعَتْنِیْ ثُمَّ قَالَ اَظَنَنْتِ اَنْ یَّحِیْفَ
اللّٰہُ عَلَیْکِ وَرَسُوْلُہٗ قَالَتْ مَھْمَا یَکْتُمِ النَّاسُ یَعْلَمْہُ اللّٰہُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَانِیْ حِیْنَ
رَاَیْتِ فَنَادَانِیْ فَاَخْفَاہُ مِنْکِ فَاَجَبْتُہٗ فَاَخْفَیْتُہٗ مِنْکِ وَلَمْ یَکُنْ یَدْخُلُ عَلَیْکِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِیَابَکِ
فَظَنَنْتُ اَنْ قَدْ قَدَّتْ فَکَرِھْتُ اَنْ اُوْقِظَکِ وَخَشِیْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِیْ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکِ یَاْمُرُکِ
اَنْ تَاْتِیْ اَھْلَ الْبَقِیْعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَھُمْ مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ کیا تیرا حال ہے جو
دم پھولی اور ہانپتی ہے حضرت عایشہ نے کہا کسی چیز سے یعنی کوئی سبب نہین میرے ہانپنے کا تو حضرت نے فرمایا کہ اسکا سبب بتلا دے
یا تو پھر مجکو ظاہر باطن کا داناخبر دار بتلا دیگا حضرت عایشہ نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماباپ آپ پر قربان پھر میں نے حضرت کو سب حال بتلا دیا
حضرت نے فرمایا تو تو وہی تھی سیاہ سیاہ جسکو میں نے اپنے آگے دیکھا میں نے کہا ہان پھر حضرت نے مہربانی سے میری چھاتی میں ایسا دھکا مارا

اسپر حساب اور غیر فکو فائدہ لیکن بقدر اپنے گھر بار کے خرچ رکھنے پر ہرگز ملامت نہین اور توکل کے بھی مخالف نہین کہ حضرت اپنی بیبیون کو سال بھر کا قوت دیتے تھے ۱۰۴۷ م جَابِرُ يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای قوم بنی سلمہ اپنے گھر وینمین رہو تمھارے نقش قدم لکھے جاوینگے گھر وینمین رہو تمھارے نقش قدم لکھے جاوینگے ف بنی سلمہ انصار یونکی ایک قوم تھی اونکے گھر حضرت کی مسجد سے دور تھے اور وہ چاہتے تھے کہ مسجد کے نزدیک آبسین حضرت نے یہ حدیث فرمائی دو بار یعنی ہر چند مسجد دور ہونے سے تمکو آنے جانے تکلیف ہی لیکن یہ کتنا بڑا ثواب ہی کہ ہر ایک ڈگ کے شمار پر ایک نیکی تمھارے واسطے لکھی جاتی ہی اور ایک گناہ معاف ہوتا ہی معلوم ہوا یہ کہ جسکا گھر مسجد سے دور ہو وہ اس آنے جانے کی تکلیف کو غنیمت جانے

نوع آخر دوسری قسم کی حدیثین ۱۰۴۸ ف اُمُّ سَلَمَةَ يَا ابْنَةَ اَبِي اُمَيَّةَ سَاَلْتَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّهٗ اَتَانِي نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْاِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُوْنِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ابی امیہ کی بیٹی تونے مجھسے بعد عصر دو رکعتون کا حال پوچھا سو اوسکا حال یہ ہی کہ کچھ لوگ قوم عبد القیس سے اسلام کا پیغام لائے تھے اپنی قوم سے سو اونھون نے مجکو مشغول کر لیا بعد ظہر کے دو رکعتون سے سو وہ دونون رکعتین یہ ہین ف مصابیح مین کریب سے روایت ہی کہ مجکو عبد اللہ بن عباس وغیرہ چند اصحاب نے حضرت عایشہ پاس بھیجا کہ بعد عصر کے دو رکعتین پڑھنا سنت ہی یا نہین حضرت عایشہ نے مجکو حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا حضرت ام سلمہ نے کہا کہ میںنے حضرت کو بعد عصر کے سنت سے منع کرتے سنا پھر حضرت کو ایک روز میںنے عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا تو میںنے ابی امیہ کی لڑکی کو حضرت پاس بھیجا جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وہ رکعتین ظہر کی قضا تھین اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا کہ اگر ظہر کی سنت قضا ہون تو بعد عصر کے پڑھلے امام اعظم کے نزدیک عصر کے بعد سنت قضا کرنا حضرت کو خاص تھا درست نہین اسواسطے کہ سنت کی قضا بدون فرض کے جایز نہین

۱۰۴۹ خ اُنْسٌ يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ اَعْلٰى بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حارثہ کی ماں تو یون ہی کہ بہشت مین کئی بہشتین ہین اور تیرا بیٹا پونہچا بہت اونچی بہشت مین ف حارثہ بدر مین شہید ہوا تھا اوسکی مانے حضرت کے پاس آکر کہا کہ یا رسول اللہ اگر حارثہ جنت مین ہو تو مین اوسکے غم مین صبر کرون اور اگر جنت کے سوا کہین اور ہو تو سخت کر کے اوسکو رولون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ نسمجھ کہ بہشت فقط ایک ہی ہی بلکہ بہشت مین کئی بہشتین ہین ایک سے ایک اعلی اور تیرا بیٹا فردوس مین ہی جو سب سے عمدہ اور بلند ہی

۱۰۵۰ خ اُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيْلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ يَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَهُوَ بِلُغَةِ الْحَبَشَةِ حَسَنٌ وَفِي سَنَةٍ فِي الْمَوَاضِعَيْنِ بخاری مین ام خالد سعید بن عاص کی یا خالد بن سعید کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام خالد یہ سیاہ سوسی کی چادر اچھی ای ام خالد یہ اچھی اور ایک روایت مین بجاے سنا کے سنہ دونون مقام پر آیا ہی اور دونون ان لفظون کے معنی اچھی ف ام خالد سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت کے پاس کئی قسم کے کپڑے آئے اونمین ایک چادر سیاہ دھاریدار لڑکون کی چھوٹی سی تھی حضرت نے فرمایا کہ مین یہ کسکو دون صحابہ چپ رہے اور مین کم عمر لڑکی تھی حضرت نے مجکو بلا کر وہ چادر دی اور یہ حدیث فرمائی اس

۱۰۵۱ حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکون کو چیز دیکر اوسکی تعریف کرنا تاکہ لڑکے خوش ہون مستحب ہی ف عَايِشَةُ يَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِي فِي عَايِشَةَ فَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَاَنَا فِي لِحَافِ اِمْرَاَةٍ مِّنْكُنَّ غَيْرِهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام سلمہ تو مجکو نہ رنج دے عایشہ کے معاملے مین اسواسطے کہ سوای عایشہ کے تم مین سے کسی عورت کے لحاف مین مجھپر

۱۰۶۸ عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَكَانَ مَرْعَاهَا قُرَاعَةَ الْحَنَاءِ وَلَكَانَ نَخْلُهَا وَعُوسُ الشَّيَاطِينِ يَعْنِي بِئْرَ ذِي أَرْوَانَ بخاری اور مسلم میں عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای عائشہ خدا کی قسم اوس کنوئیں کا پانی جیسے مہندی کا بھگویا پانی اور اوسکے چوپائے کے درخت جیسے شیطانوں کے سر یعنی ذی اروان کنوئیں کے ف حضرتؐ نے جادو کرنے کا قصہ قریب گذرا اور

۱۰۶۹ کنوئیں کی وحشت اور ویرانی کا حال حضرتؐ نے بیان کیا ق عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ای عائشہ یہ جبرئیل ہیں تجکو سلام کرتے ہیں ف اور قصہ حضرت عائشہ رضؓ سے یوں روایت ہے کہ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ یعنی جبرئیل کو سلام اور خدا کی رحمت یا رسول اللہ جو آپ دیکھتے ہیں مجھ میں نہیں دیکھتی اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عائشہ رضؓ کی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ ایک کی طرف سے دوسرے کو سلام پہونچانا مستحب ہے اور سلام کا جواب زیادہ کرکے دینا افضل ہے جیسے عائشہ رضؓ نے رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی ھ عَائِشَةُ يَا عَائِشُ هٰذِهِ الْمَدَرَةُ تَمْسَحُ الْمَنِيَّ

۱۰۷۰ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ای عایش جبری دے ف عایش اختصار ہے عائشہ کا مصابیح میں ہے کہ سیاہ سفید ڈھیلے کو حضرتؐ نے قربانی کے واسطے منگوایا اور مجھسے چھری مانگی پھر فرمایا کہ پتھر سے تیز کر دے پھر حضرتؐ نے چھری کو پکڑا اور مینڈھے کو پچھاڑ کے بسم اللہ کہکر ذبح کیا پھر فرمایا کہ الٰہی قبول کر محمدؐ سے اور محمدؐ کے گھر والوں سے اور محمدؐ کی امت سے ھ عَائِشَةُ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ

۱۰۷۱ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ مسلم میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای فاطمہ محمدؐ کی بیٹی ای صفیہ عبد المطلب کی بیٹی ای عبد المطلب کی اولاد میں مالک نہیں تمہاری بہتری کا مگر اسکے کسی چیز کا میرے مال سے مانگ لو جو تمہارا جی چاہے ف جب یہ آیت اتری کہ ای پیغمبر اپنی برادری والوں کو عذاب الٰہی سے ڈرا دے تب حضرتؐ نے اپنی بیٹی اور پھوپھی اور دادا کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی میں اپنے مال دینے میں مجکو اختیار ہے آخرت کا

۱۰۷۲ میں مالک اور مختار نہیں ہوں ایمان اور نیک عمل کے میری قرابت پر نہ بھولیو ق اَبْشِرْ كُرَّةَ يَا بِنْتَ الْمُنْذِرِ مَنْ مَاتَ مِنْ نِسَاءِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُحْسِنُ إِحْدَاهُنَّ جَارَتُهَا وَلَوْ كَانَ شَاةً شَحْرَقٍ هٰذَا ذِكْرُهُ إِلَّا قَلِيلَ شَيْءٍ وَالرِّوَايَةُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ قُرْسُنَ شَاةٍ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای ایماندار عورتو تم میں سے کوئی عورت اپنی ہمسائی عورت کے تحفے کو ناچیز اور ذلیل نجانے اور اگرچہ تحفہ بکری کے پایوں کی ہلی ہو اسی طرح القلیشی نے ذکر کیا ہے اور مشہور روایت یوں ہے کہ ای مسلمان عورتو نہ جانے ہمسائی دوسری ہمسائی کے تحفے کو اگرچہ تحفہ بکری کا کھر ہو کھر کے درمیان کا گوشت ہو ف یعنی ہمسایہ اور پڑوسیوں

آپس میں محبت اور الفت چاہیے تو آپسمیں تحفے دینے لینے سے محبت زیادہ ہوتی ہے تھوڑے بہت کا دھیان اور خیال نہ چاہیے کرنا عورتوں کو خاص کرکے اس واسطے فرمایا کہ اونکو تحمل نہیں ہوتا کہ چیز کو پھیر دیتی ہیں جھگڑا جانکر اور اوسکو فضیحت کرتی ہیں تو محبت کہاں اور عداوت پیدا کی

الباب السادس

چھٹے باب میں بہت قسم کی حدیثیں ہیں اول قسم وے ہیں جنکے سر پر لیس آیا ہے خ عَائِشَةُ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ بخاری میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں کہ جسکا حساب ہو مگر وہ برباد ہو جاوے گا ف قیامت میں

۱۰۷۴ دو طرح کا حساب ہوگا ایک تو یہ کہ صرف نامۂ اعمال کھلائے جاوینگے اوس میں کچھ گفتگو نہوگی یہ حساب ایماندار وں کا اور دوسری طرح یہ کہ اوسمیں ہر ایک بات میں جھگڑا ہوگا یہ کافروں کا حساب ہے کہ اوسکا انجام دوزخ ہے ق اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى أَفْوَاهِهِمْ لَيْسَ الشَّدِيدُ

۱۰۵۵ م انس یا ام فلان انظری ای السکک شئت حتی اقضی لک حاجتک ق له لامرأة کان فی عقلها شیء فقالت یا رسول الله ان لی الیک حاجة مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فلانی کی ماں دیکھ اور چل جس گلی کو تیرا جی چاہے تاکہ میں تیرا کام کردوں حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسکی عقل میں کچھ خلل تھا یعنی دیوانی تھی سو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مجکو آپ سے کچھ کام ہے ف ایک عورت تھی دیوانی حضرت پاس آتی کہ حضرت میرا فلانا کام کر دیجیے حضرت کمال اخلاق سے

۱۰۵۶ اوسکی بھی خاطر شکنی نکرتے اور اوسکا کام کر دیتے ق عائشة یا بریرة هل رایت منها شیئا یریبک یعنی عائشة

قاله حین قال فیها اهل الافک ما قالوا بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے بریرہ کیا تو نے عایشہ سے کچھ ایسا دیکھا جس سے تجکو شک پڑے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب حضرت عایشہ کے حق میں تہمت کرنے والوں نے

۱۰۵۷ کہا جو کہا ف تہمت کا قصہ اسی باب میں مفصل ہو چکا ق عائشة یا بنیة الا تحبین ما احب قاله

لفاطمة حین بعثها ازواج النبی صلی الله علیه وآله وسلم الیه ینشدنه العدل فی عائشة بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے بچی کیا تو نہ چاہے گی جو میں چاہتا ہوں یہ حضرت نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب اونکو حضرت کی بیبیوں نے حضرت کے پاس بھیجا تھا عایشہ رضہ کے حق میں برابری چاہتیں تھیں ف دوسرے باب میں اسکا قصہ مفصل

۱۰۵۸ ہو چکا ق عائشة یا عائشة اشعرت ان الله افتانی فیما استفتیته فیه جاءنی رجلان فقعد

احدهما عند راسی والآخر عند رجلی فقال الذی عند راسی للذی عند رجلی او الذی عند رجلی للذی عند راسی ما وجع الرجل قال مطبوب قال من طبه قال لبید بن الاعصم قال فی ای شیء قال فی مشط ومشاطة وجف طلعة ذکر قال فاین هو قال فی بئر ذی اروان بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عایشہ کیا تو جانا کہ خدا نے مجکو حکم کیا جسمیں میں نے اوس سے حکم چاہا یعنی میری دعا قبول کی اور جادو کا حال بتلا دیا میرے پاس دو مرد آئے سو ایک تو میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پیر کے پاس سو کہا اوسنے جو میرے سر پاس تھا اوس سے جو میرے پیر پاس تھا یا اوسنے کہا جو میرے پیر پاس تھا اوس سے کہ جو میرے سر پاس تھا کیا درد ہے اس مرد کو یعنی حضرت کو اوسنے جواب میں کہا کہ اسپر جادو کا اثر ہے اوسنے کہا کسنے اسکو جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کہ لبید اعصم کے بیٹے نے کیا ہے اوسنے کہا کس چیز میں کیا ہے دوسرے نے کہا کہ کنگھی میں اور اون بالوں میں جو کنگھی سے جھڑے اور نر جھوارے کی بالی کے غلاف میں اوسنے کہا کہ یہ کہاں رکھا ہے دوسرے نے کہا ذی اروان کے کنوئیں میں ف مصابیح میں حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ ایکبار حضرت پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ ناکردہ کام کو حضرت جانے کہ میں کر چکا اور بخاری میں یوں روایت ہے کہ حضرت بیبیوں سے صحبت کر سکتے تھے چنانچہ ایک روز حضرت میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پھر یہ حدیث فرمائی پھر حضرت چند صحابہ کے ساتھ اوس کنوئیں پر تشریف لیگئے اوسکے نکالنے ہوئے حضرت کو صحت حاصل ہوئی میں نے کہا یا حضرت اوس جادوگر یہودی کو سزا دیجیے اور شہر سے نکلوا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو تو شفا دی میں کس واسطے لوگوں میں فتنہ انگیزی کروں اور شور غل مچاؤں حضرت پر جادو اثر کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھکر حضرت کو جادوگر کہتے تھے اور مشہور یوں ہی جادوگر

۱۰۵۹ جادو اثر نہیں کرتا تو جب حضرت پر جادو کا اثر ہوا تو اونکے نزدیک بھی حضرت کو جادوگر کہنا درست ہوا ق عائشة یا عائشة الا ارشدک ان تنظر بعضهم الی بعض یعنی یوم القیمة بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

۱۰۷۹ جبش میں جانا اور آنا جہاز پر سے ہوا تھا ف عثمان لیس بکذاب من اصلح بین اثنین فقال خیرا او نمی خیرا بخاری اور مسلم میں حضرت عثمان رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں کے دو میں تو کہے نیک بات یا اپنی طرف سے جوڑے نیک بات لوگوں کے واسطے ف یعنی ہر چند جھوٹ حرام ہے لیکن بنیت اصلاح کے درست ہے کہ درمیان صلح کرانے

۱۰۸۰ یہ از راستی فقہ انگیز ۳ الصعب بن جثامۃ لیس بنا رد علیک ولکنا حرم بخاری میں صعب بن جثامہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری طرف سے تجکو پھیر دینا نہیں لیکن ہم تو احرام باندھے ہیں ف یہ قصہ ہو چکا کہ حضرت احرام باندھے جگہ جاتے تھے راہ میں صعب نے گورخر کا شکار کیا تھا حضرت کو تحفہ دیا حضرت نے تلیا صعب کا دل تھوڑا ہو گیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی

۱۰۸۱ اگر ہم احرام نہ باندھے ہوتے تو یہ تحفہ قبول کرتے ۳ ابو ھریرۃ لیست السنۃ بان لا تمطروا ولکن السنۃ ان تمطروا وتمطروا ولا تنبت الارض شیئا مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قحط وہی نہیں کہ تمہارے واسطے مینہ نہ برسایا جاوے لیکن قحط وہ ہے کہ جسمیں بارش ہو اور بارش ہو اور زمین کچھ نہ اوگاوے ف یعنی سخت قحط وہ ہے کہ مینہ برسے اور زمین

۱۰۸۲ سے کچھ نہ اوگے کہ اسمیں بالکل امید قطع ہے اور غضب الٰہی صاف کھلا ہے ق ابو ھریرۃ لیس علی المسلم فی عبدہ ولا فرسہ صدقۃ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ مسلمان کے غلام اور گھوڑے پر زکوۃ نہیں ف یعنی خدمتی غلام اور

۱۰۸۳ گھوڑے پر زکوۃ نہیں اور اگر غلام اور گھوڑے سوداگری کے ہوں تو اوپر زکوۃ ہے ۳ جابر لیس فیما دون خمس اواق من الورق صدقۃ ولیس فیما دون خمس ذود من الابل صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ اوسق من التمر صدقۃ مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوۃ اور نہیں پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ اور نہیں پانچ وسق سے کمتر چھوہارے میں زکوۃ ف اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے دو سو درم ہوئے جو تولے کے حساب سے ساڑھے باون تولے ہوتے ہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے حدیث میں نصاب کا بیان ہے کہ اسسے کمتر میں زکوۃ نہیں امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک اناج اور میوہ جب تک پانچ من نہ ہو اوسمیں زکوۃ

نہیں اور یہی حدیث اونکی دلیل ہے اور امام اعظم کے نزدیک اناج اور میوے میں کچھ حد مقرر نہیں تھوڑے اور بہت سب میں زکوۃ ہے یعنی

۱۰۸۴ دسواں حصہ ق عائشۃ لیس کذالک ولکن المؤمن من اذا بشر برحمۃ اللہ ورضوانہ وجنتہ احب لقاء اللہ واحب اللہ لقاءہ وان الکافر اذا بشر بعذاب اللہ وسخطہ کرہ لقاء اللہ وکرہ اللہ لقاءہ **قالہ** لمن قال انا نکره الموت بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یوں نہیں لیکن مومن ایماندار کو جب خدا کی رحمت اور رضامندی اور بہشت کی خوشی سنائی جاتی ہے یعنی اسکے وقت تو وہ خدا کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور خدا اوسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور البتہ کافر کو جب وقت عذاب الٰہی اور اوسکے غصے کی خبر سنائی جاتی ہے تو وہ خدا کے ملنے کو یعنی موت کو برا جانتا ہے یعنی خدا بھی اوسکے ملنے کو برا جانتا ہے

یہ حضرت نے حضرت عائشہ رضہ سے فرمایا جب حضرت عائشہ رضہ نے پوچھا تھا کہ یا حضرت ہم سب موت کو برا جانتے ہیں ف یعنی زندگی میں موت کا برا جاننا معتبر نہیں ہر وقت کا اعتبار ہے کہ ایماندار رحمت الٰہی کی بشارت سے خوشی سے مرتا ہے اور کافر عذاب کے ڈر سے گھبراتا ہے اور

۱۰۸۵ موت کو برا جانتا ہے ۳ فاطمۃ بنت قیس لیس لک علیہ نفقۃ **قالہ** لما طلقہا زوجہا ابو عمرو بن حفص فی البتۃ مسلم میں فاطمہ بنت قیس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا خرچ اوسپر واجب نہیں یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے

کہ میرے دردِ دہسوئی لگا پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تو یہ گمان کیا کہ خدا اور رسول اوسکا تجھپر ظلم کریگا یعنی تیری باری کی رات کسی اور بی بی پاس مین جاتا
حضرت عایشہ رضہ نے کہا جس چیز کو لوگ چھپاتے ہین خدا اوسکو جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ البتہ جبرئیل میرے پاس
آیا تھا جب کہ تو نے دیکھا پھر اوسنے مجکو پکارا اور مینے اوسکو جواب دیا اور تجسے چھپایا سو مینے اوسکو جواب دیا اور جبرئیل کبھی میرے پاس آیا تھا
اور تو اپنے کپڑے اوتار چکی تھی اور میرے گمان مین آیا تھا کہ تو سو گئی سو مجکو برا لگا کہ تجکو جگاؤن اور ڈرا مین کہ تو گھبرا لیگی سو جبرئیل نے
کہا کہ مقرر تیرا رب تجکو یہ حکم کرتا ہی کہ تو بقیع کے قبرستان والے مردون پاس جاکر اونکے واسطے مغفرت مانگ ف حضرت عایشہ رضہ نے کہا
تب کہ میری باری کی رات حضرت میرے پاس شریف لائے اور اتنا لیٹے کہ حضرت کے گمان مین مین سو گئی پھر حضرت اوٹھے اور آہستہ اپنی چادر لی اور آہستہ
جوتا پہنا اور آہستہ دروازہ کھولا مجکو یہ شک آیا کہ شاید حضرت کسی اور بی بی پاس جاتے ہین سو مین بھی اپنی کرتی مین اور اوڑھنی اوڑھکے
حضرت کے پیچھے چلی یہان تک کہ حضرت قبرستان مین گئے اور بہت دیر تک وہان کھڑے رہے پھر حضرت نے تین بار ہاتھ اوٹھاکر دعا کی بعد اسکے حضرت
وہان سے پھرے تو مین بھی پھری حضرت چھپٹے مین بھی چھپٹی سو مین جلدی سے آگے آکر لیٹ رہی جب حضرت آئے تب حدیث فرمائی بقیع مدینے کے قبرستان
کا نام ہی حضرت کے مکان سے نہایت متصل ہی کئی قدم کا فرق ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرستان مین جانا اور مردون کے واسطے دعا کرنا
سنت ہی ف عَایِشَۃُ یَا عَایِشَۃُ مَا یُؤْمِنُنِی اَنْ یَّکُوْنَ فِیْہِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّیْحِ وَقَدْ رَاٰی قَوْمٌ ۱۰۴۵
الْعَذَابَ فَقَالُوْا ھٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا قَالَ لَمَّا قَالَتْ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَی النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الْغَیْمَ
فَرِحُوْا رَجَاءَ اَنْ یَّکُوْنَ فِیْہِ الْمَطَرُ وَاَرَاکَ اِذَا رَاَیْتَہٗ عُرِفَتْ فِیْ وَجْھِکَ الْکَرَاھِیَۃُ بخاری اور مسلم مین
حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے عایشہ کون چیز مجکو مامون کرتی ہی شاید اس آندھی اور بدلی مین عذاب الٰہی ہو مقرر ایک قوم
یعنی عاد پر عذاب ہوچکا ہی آندھی سے اور البتہ قوم نے عذاب الٰہی دیکھا تھا سو کہا تھا کہ یہ بدلی ہمارے پانی کی برسانے والی ہی حضرت نے اوس وقت فرمایا تب
کہ حضرت عایشہ نے کہا تھا یا رسول اللہ مین دیکھتی ہون لوگون کو جب بدلی دیکھتے ہین تو خوش ہوتے ہین اس امید سے کہ اسمین مینہہ ہوگا اور مین
آپ کو جو دیکھتی ہون کہ جب آپ بدلی دیکھتے ہین تو آپ کے چہرے پر کراہیت اور گھبراہٹ معلوم ہوتی ہی ف حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی
کہ مینے حضرت کو کبھی اس طرح ہنستے نہین دیکھا کہ حضرت کا خوب منہ کھل جائے مگر مسکراتے تھے اور جب آندھی اور بدلی آتی تو گھبراتے اور دعا خیر
کرتے خوب سے کبھی اوٹھتے کبھی بیٹھتے یہ حال حضرت کی رہتی جب تک پانی نہ برستا تو مینے اسکا سبب پوچھا حضرت نے حدیث فرمائی یعنی
بیخوف ہوگا کیا مقام ہی آخر عاد کی قوم اسی طرح ہوا سے برباد ہوئی قول مشہور کا کہ نزدیک ازا بیشتر بود خیرانی اس حدیث سے خوب مطلب حل ہوا
بندگی سید کا نام ہی کہ بندہ اپنے مالک سے ڈرتی رہی بات مین لرزتا رہے ھ عَایِشَۃُ یَا عَایِشَۃُ مَتٰی دَخَلَ ھٰذَا الْکَلْبُ ھٰھُنَا ۱۰۴۶
مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے عایشہ یہ کتا اس مکان مین کب گھس آیا تھا ف اسکا قصہ ہوچکا کہ
حضرت جبرئیل نے حضرت پاس آنے کا وعدہ کیا تھا سو حضرت کے گھر مین کتا گھس آیا تھا اس سبب سے اونکے آنے مین دیر ہوئی تھی جب حضرت
کو حال معلوم ہوا تب حدیث فرمائی ھ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یَا عَایِشَۃُ نَاوِلِیْنِی الثَّوْبَ وَیُرْوٰی الْخُمْرَۃَ فَقَالَتْ ۱۰۴۷
اِنِّیْ حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَیْضَتَکِ لَیْسَتْ فِیْ یَدِکِ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عایشہ مجکو کپڑا
اوٹھادے اور دوسری روایت مین ہی کہ جانماز اوٹھا دے سو حضرت عایشہ نے کہا کہ مجکو حیض کے دن ہین تب حضرت نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تو
تیرے ہاتھ مین نہین ف یعنی حائضہ عورت کو چیز چھونا درست ہی اس واسطے کہ اوسکے ہاتھ مین تو نجاست نہین لگی ف

دوسرا نسب ظاہر کرنا اور بیگانی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمان کو کافر یا فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہے جسمین کفر کا خوف ہے اور اگر
کوئی صریح کفر کی بات دیکھکر کسیکو کوئی کافر کہے تو درست ہے لیکن پھر بھی احتیاط ضرور ہے کہ سبا دلیل اوپر نہ پلٹ پڑے ف
۱۰۹۰ ابن مسعود رضی لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیۃ وفی روایۃ
اکا ابو بخاری اور مسلم عن عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری راہ پر نہین جو مصیبت مین منہ کو کوٹے اور گریبان کو
پھاڑے اور کفر کے بول بولے اور دوسری روایت مین یون ہے کہ جو ان تین کامون سے ایک کام بھی کرے وہ ہمارے طور پر نہین ف اکفر کے بول
یعنی ویلا وا مصیبتا کہنا یا یون کہنا کہ ہایہ کیا غضب ہوا یہ کیا ظلم اور ستم ہمپر ہوا یا مصیبت کی بڑ مان کر کرکے چلا کر رونا پیٹنا سنت
یہ ہے کہ مصیبت مین صبر کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے یہ کفر کی رسمین نکرے خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ امام اور پیغمبر کی لیکن
۱۰۹۱ دل مین غم کرنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا منع نہین خ ابو ھریرۃ رضی لیس منا من لم یتغن بالقرآن بخاری مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ ہمارے طور پر نہین جو قرآن کو سمجھ بوجھ کے دنیا سے یا اور شعر سن سنے بے پرواہ ہو جاوے یہ مطلب ہے جو قرآن کو
خوش آوازی سے نہ پڑھے اور مد اور رشد کی رعایت نکرے وہ ہمارے سنت پر نہین ف عرب کا دستور تھا کہ مجلسون مین اور سیر مین
شعر خوانی کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ قرآن کے ہوتے کسی کلام کی کچھ حاجت نہین کہ ایسی فصاحت اور بلاغت بشر سے ممکن نہین اور اگر قرآن کا
۱۰۹۲ مطلب سمجھے تو دنیا کی حرص بالکل دور ہوتی ہے کسی کتاب مین ایسی نصیحت اور پند نہین تو باوجود قرآن کے جو شخص کہ اور شعر سن سنے دل لگاوے یا دنیا سے
اوسکا دل سرد ہو وہ حقیقت مین حضرت کی راہ سے بے نصیب ہے اور دوسرا مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنت ہے
بشرطیکہ حروف کم زیادہ نہو اور راگ گانی کو دخل نہ کہ اسمین قرآن کی عظمت اور جلال مین خلل پڑتا ہے ف ابن مسعود رضی لیس
من نفس تقتل ظلما الا کان علی ابن آدم الاول کفل من دمھا لانہ سن القتل اول وفی روایۃ
لہ انہ کان اول من سن القتل بخاری اور مسلم عن عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہین جو ظلم سے قتل ہو
مگر کہ آدم کے پہلے بیٹے یعنی قابیل پر اوسکے خون کا حصہ پڑتا ہے یعنی وہ بھی گناہ مین شریک ہوتا ہے اسواسطے کہ اوسنے خون کرنے کی راہ نکالی اور
دوسری روایت یون ہے کہ اوسپر گناہ اسواسطے ہوتا ہے کہ اوسنے اول اول قتل کی راہ نکالی ف حضرت آدم کے بیٹے قابیل نے اپنے
بھائی ہابیل کو ناحق مار ڈالا تھا خونریزی کی رسم اول اوسی سے نکلی تو جتنے عالم مین قیامت تک خون ہونگے سب کا گناہ اوسپر ضرور ہوگا
۱۰۹۳ اسی طرح جو شخص کہ بدرسم خلاف شرع نکالے گا اوسکے کرنے والون کے برابر اوسکی گردن پر بھی وبال پڑیگا ف ابن مسعود لیس
منا من تشبہ بغیرنا انما ھو کما تطعمون انما ھو کما قال لقمان لابنہ یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم قالہ
لما نزلت الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم فشق ذلک علی اصحابہ وقالوا اینا لم یظلم نفسہ
بخاری اور مسلم عن عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اوسکا مطلب یہ نہین جیسا تم نے گمان کیا وہ مطلب تو یون ہے جیسا
لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ ای بیٹا اللہ کا شریک ٹھہرانا مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہے حضرت نے اوس وقت فرمایا جب یہ آیت اوتری کہ جو لوگ
ایمان لائے اور اپنے ایمان مین ظلم کو نہ ملایا اونکو قیامت مین امن آمان ہے تو یہ بات حضرت کے اصحاب پر بہت بھاری پڑی اور اونھون نے
کہا کہ ہم لوگون مین کون ایسا ہے جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہین کرتا ف ظلم بیجا کام کا نام ہے کفر بھی بیجا کام ہے تو اللہ
ظلم کے معنی عام سمجھے تھے اسواسطے گھبرائے تھے کہ آدمی اگر کفر اور گناہ کبیرہ سے بچے تو ہر ایک صغیرہ گناہ سے نہین بچ سکتا حضرت نے فرمایا کہ اوس آیت مین

بالصرعة انما الشديد الذي يملك نفسه عند الغضب بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
پہلوان نہیں کہ جو لوگونکو پچھاڑے حقیقت میں پہلوان تو وہ ہی جو غصے کے وقت اپنی جان پر قابو رکھے یعنی باوجود غصے کے ایسی ہیجا حرکت
۱۰۷۵ نکرے کہ آخر کو پچتاوے ق ابوهريرة ليس الغنى عن كثرة العرض انما الغنى غنى النفس بخاری اور مسلم میں
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہی بے پرواہی اسباب دنیا کی زیادتی سے بے پرواہی تو حقیقت میں دل کی بے پرواہی ہی ف
یعنی غنی اور تونگر اوسکا نام نہیں جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنا اسباب زیادہ اوتنی احتیاج زیادہ مصرع
آنانکہ غنی تراند محتاج تراند تو حقیقت میں غنی اور بے پرواقناعت الٰہی جسکا دل غنی ہی اس واسطے کہ جب دل سے دنیا کی محبت گئی تو
۱۰۷۶ کچھ حاجت نرہی کہ تونگری اسنے بمال ق ابوهريرة ليس المسكين الذي ترده اللقمة واللقمتان ولا التمرة والتمرتان ولا اللقمة
ولا اللقمتان انما المسكين الذي يتعفف اقرءوا ان شئتم لا يسئلون الناس الحافا بخاری
اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچارہ محتاج وہ نہیں جسکو ایک چھوہارا اور دو چھوہارے ایک لقمہ اور دو لقمے کی طمع دربدر
پھرائے حقیقت میں بیچارہ محتاج تو وہ ہی جو حرام اور سوال سے رکا رہتا ہی اگر تم چاہو تو اس مطلب کو قرآن سے پڑھ لو کہ لائق دینے کے وے لوگ ہیں
کہ باوجود محتاجی کے لوگون سے نہیں سوال کرتے چمٹ کر کہ بدون لیے پیچھا نہ چھوڑیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو محتاج لوگ سوال
نہیں کرتے اونکے دینے میں زیادہ تر ثواب ہی گدائی فقیرون سے اور اونکا حق مقدم ہی انکے حق سے اسواسطے کہ انھونے گدائی کو اپنا پیشہ مقرر
کر لیا ہی اگر ایک مقام پر نہ پاوینگے تو دوسرے مقام سے مانگ لاوینگے اور وے بیچارے زبان میں خواہ دنیا کی غیرت سے خواہ توکل اور قناعت سے
۱۰۷۷ خ عبد الله بن عمر ليس الواصل بالمكافئ ولكن الواصل الذي اذا قطعت رحمه وصلها بخاری میں
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنے والا وہ شخص نہیں جو احسان کے عوض احسان کرے ولیکن برادری کا
حق ادا کرنے والا وہ ہی کہ جب کوئی اوس سے حق برادری کو توڑے تو وہ اوسکو جوڑے ف یعنی جو اپنے بھائی بندون کے جور اور ظلم کے مقابلے
میں اونسے احسان کرے اونسے برادریکا حق ادا کیا اور بھائی کے ساتھ احسان کے بدلے احسان کرنا دین میں کچھ عمدہ بات نہیں کافر بھی
۱۰۷۸ ایسا کرتے ہین ق اسماء بنت عميس ليس باحق بي منكم وله ولاصحابه هجرة واحدة ولكم انتم
اهل السفينة هجرتان يعني عمر بن الخطاب رضي الله عنه وكان قال لاسماء حين قدمت من الحبشة
سبقناكم بالهجرة فنحن احق برسول الله منكم بخاری اور مسلم میں اسماء بنت عمیسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر میرا
حقدار نہین تم سے زیادہ اور اوسکو اور اوسکے ساتھ والون کو ایک ہجرت کا ثواب ہی اور تمکو ہی جہازوالو دو ہجرتون کا ثواب یعنی عمر
فاروقؓ نے اسماء سے کہا تھا جب وے حبش سے آئین کہ ہمنے تمسے پہلے ہجرت کی سو ہم حضرت کے زیادہ حقدار ہین تمھارے نسبت ف ابتداے
اسلام مین جعفر طیارؓ نے مع چند صحابہ کے حبش کے ملک مین ہجرت کی پھر جب حضرت اور باقی اصحاب نے مدینے مین ہجرت کر کے آئے اور خیبر فتح ہوا
تو جعفر طیار وغیرہ حبش سے مدینے مین ہجرت کر آئے تب عمر فاروقؓ نے اسماء سے جو جعفر کے اوس وقت نکاح مین تھین اور حبش سے آئین تھین کہا کہ
ای اسماء ہم حضرت کے زیادہ تر حقدار ہین کہ ہمنے ہجرت مین سبقت کی اور تم لوگ پیچھے آئے اسلئے کہا کہ ای عمر ہم دور ملک مین گئے تھے ہمکو
ہر طرح کی تکلیف ہوئی اور تم قریب ملک مین آئے جہان کھانے پینے کی کچھ تکلیف نہین پھر اسماء کی گفتگو حضرت سے بیان کی تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جتنی خدا کی راہ مین تکلیف زیادہ اوتنا ہی درجہ زیادہ مہاجرین حبش کو جہازوالا اسواسطے فرمایا کہ اونکا

معلوم ہوا کہ اگر محبوں کو بھی دیکھے تو برائی بھی دور ہو جاوے اور دعوت نہ قبول کرنے کو اسواسطے بد کہا کہ خدا اور رسول کی مرضی یہ ہی کہ مسلمانوں کی آپسمین محبت اور الفت حاصل رہے اور دعوت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا سبب محبت زیادہ ہونے کا پھر جب جسنے دعوت قبول کی اوسنے محبت توڑی تو اوسنے خدا اور اوسکے رسول کی مرضی چھوڑی ق ابن مسعود رض بئس مالاحدهم ان يقول نسيت اية ۱۱۰۰
كيت وكيت بل هو نسي واستذكروا القران فانه اشد تفصيا من صدور الرجال من النعم من
عقلها بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بری بات ہی ہر ایک مسلمان کے حق مین کہ یون کہے کہ مین ایسی ایسی آیت قرآن کی بھول گیا بلکہ یون کہے کہ وہ شخص مجھ سے بھلایا گیا اور یاد کرتے رہا کرو قرآن کو اسواسطے کہ قرآن مردون کے سینون سے جلد نکل جاتا ہی اون اونٹون سے بھی زیادہ جو اپنے رانو بند رسیون سے چھوٹ بھاگین ق اونٹ جہان بندی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن نے چند روز غفلت کی اور دور اور تکرار چھوڑی قرآن بھول جاتا ہی اسواسطے کہ قرآن مین بہت متشابہ بہت ہین اندک غفلت مین قابو سے جاتا رہتا ہی لہذا حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اسکا دور اور تکرار چلی جاوے تاکہ ایسی عمدہ نعمت کہ بڑی محنت اور مشقت سے حاصل ہوتی ہی مفت نہ برباد ہو قرآن کا بھلانا گناہ کبیرہ ہی اسکو آسان بات سمجھا اور یہ جو فرمایا کہ یون نہ کہے کہ مین قرآن کو بھول گیا اسواسطے کہ قرآن کا بھولنا گناہ ہی تو اس طرح سے نکلے کہ اسمین بے پروائی نکلتی ہی اور خلاف شرع بات پر جرأت ثابت ہوتی ہی

فصل ۱۱۰۱
اس فصل مین دو حدیثین جنکے سر پر بینا اور بینما کی لفظ ہی ق جابر بینا انا امشي اذ سمعت صوتا
من السماء فرفعت رأسي فاذا الملك الذي جاءني بحراء جالسا على كرسي بين السماء والارض فجئثت
منه فرجعت فقلت زملوني زملوني فدثروني فانزل الله يا ايها المدثر قم فانذر وربك فكبر و
ثيابك فطهر والرجز فاهجر بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین چلا جاتا تھا کہ اچانک مینے آسمان سے ایک آواز سنی تو مینے سر کو اوٹھایا تو ناگہان وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا کے پہاڑ پر آیا تھا آسمان زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہی سو مین اوس سے کانپا خوف کے مارے پھر مین پلٹ آیا یعنی گھر کی طرف تو مینے کہا کہ مجکو کمل اوڑھاؤ کمل اوڑھاؤ سو لوگون نے مجکو اوڑھایا یا پھر خدا نے یہ آیتین اوتارین کہ اے کپڑے کے جھرمٹ مارنے والا اوٹھ اور لوگون کو عذاب الہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بول یعنی اللہ اکبر کہکے نماز پڑھ اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدی کو چھوڑ یعنی بت پرستی سے منع کر ق اول اقرأ کی سورت اوتری پھر تھوڑے ۱۱۰۲
تین برس کے وحی آئی پھر یا ایہا المدثر کی سورت اوتری حضرت نے کافرون سے مقابلہ اور گفتگو کرنا شروع کیا خ ابو هريرة رض بينا
انا نائم اتيت بخزائن الارض فوضع في يدي سواران من ذهب فكبرا علي واهماني فاوحي
الي ان انفخهما فنفختهما فذهبا فاولتهما الكذابين اللذين انا بينهم صاحب صنعاء وصاحب
اليمامة بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس دم کہ مین سو رہا تھا کہ زمین کے خزانے میرے سامنے ہوئے تو سونے کے دو کنگن میرے دونون ہاتھون مین دالے گئے سو مجھپر بہت بھاری پڑے اور اونھون نے مجکو رنج اور تشویش مین ڈالا تو مجکو حکم ہوا کہ اونکو پھونک مار سو مینے اونکو پھونک مار سو وے جاتے رہے تو اون دونون کنگنون کی تعبیر مینے اون دو جھوٹھون کی جنکے مین درمیان مین ہون صنعا والا اور یمامہ والا ف صنعا کے مین ایک شہر ہی حضرت کے وقت مین ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنی ابوالاسود عنسی پیغمبری کا دعوی کرتا تھا اور حضرت کی پیغمبری کا بھی منکر نہ تھا سو حضرت کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اور یمامہ عرب مین ایک ملک ہی وہان مسیلمہ کذاب حضرت کی پیغمبری مین شرکت کا

پہلی حدیث مین اظہار قرآن کی ہمیشہ تکرار کرتے رہنے کی فرمایش اور نہ رہنے سے غفلت اور سبب نسیان کا بیان

دوسری حدیث مین رؤیا کا بیان

فرمایا جب کہ اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو طلاق بائن دیدی تھی ف طلاق دو قسم ہی رجعی اور بائن طلاق رجعی عدت کے اندر جورو کا خرچ خاوند پر واجب ہی سب علما کے نزدیک اور طلاق بائن مین عدت کے اندر خاوند پر خرچ دینا امام شافعی کے نزدیک واجب نہین بموجب اس حدیث کے اور اگر حمل ہو تو واجب ہی اور امام اعظم کے نزدیک طلاق بائن مین خاوند پر خرچ واجب ہی خواہ حمل ہو خواہ نہو اور یہ حدیث مخالف امام اعظم کے مذہب کی نہین اسواسطے کہ فاطمہ کا خاوند سفر مین تھا اوسنے اپنے وکیل کی معرفت جو بھیجے تھے فاطمہ نے جو لیا اور اوسکی بابت حضرت سے کہی تب حضرت نے فرمایا کہ وکیل پر تیرا خرچ واجب نہین جسکا تکرار کرتی ہی اور یہ مطلب نہین کہ خاوند پر واجب نہین

۱۰۸۶ ق جابر لیس من البر الصیام فی السفر بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین روزہ رکھنا کچھ نیک کام نہین ف حضرت سفر مین تھے ایک شخص کو دیکھا کہ غش مین پڑا ہی اور لوگون نے اوسپر سایہ کیا ہی حضرت نے پوچھا کہ اسکو کیا ہوا ہی لوگون نے کہا کہ یہ شخص روزہ دار ہی حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب ایسی تکلیف ہو تو سفر مین روزہ رکھنا خواہ مخواہ ضرور نہین علما کا یہی مذہب ہی کہ سفر مین روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونون درست ہی لیکن اگر طاقت ہو اور مضرت کسی طرح نہو تو روزہ رکھنا ہی افضل ہی ق ابو صوصعة

۱۰۸۷ لیس منا من حلق ولا خرق ولا سلق بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص ہم لوگون سے نہین جو غم اور مصیبت مین سر کے بال مونڈ ڈالے اور کپڑے پھاڑے اور مونہہ کھروچے اور چلاوے ف کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مرجاتا تو اوسکے غم مین یہ کام کرتے جس طرح ہندون مین بال منڈانے کی رسم ہی اسواسطے حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت مین یا ماتم مین جیسے عوام کی عادت ہی پیٹنا اور چلا کر رونا حرام ہی اور ایسے لوگ حضرت کے طریق پر نہین اسواسطے کہ مصیبت مین صبر

۱۰۸۸ لازم ہی اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہین ق انس لیس من بلد الا سیطؤہ الدجال الا مکة والمدینة لیس نقب من انقابها الا علیه الملئکة صافین یحرسونها فینزل السبخة ثم ترجف المدینة باهلها ثلث رجفات فیخرج الیه کل کافر ومنافق بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا شہر نہین جسکو دجال نہ روندیگا یعنی سب جگہہ اوسکا عمل دخل ہوگا سوائے مکے اور مدینے کے مدینے کے دروازون پر کوئی دروازہ ایسا نہوگا جسپر فرشتے قطار باندھے رکھوالی کرتے ہون گے سو دجال اوترےگا مدینے کے قریب شورہ زار یعنی اوسر زمین مین پھر کانپے گا مدینہ اپنے سب لوگون کے ساتھ تین بار تو نکل جاوینگے دجال کی طرف سب کافر اور منافق

۱۰۸۹ ق ابو ذر لیس من رجل ادعی لغیر ابیه وهو یعلمه الا کفر ومن ادعی ما لیس له فلیس منا ولیتبوأ مقعده من النار ومن دعا رجلا بالکفر او قال عدو الله ولیس کذلک الا حار علیه کذا قال مسلم وقال البخاری لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذلک بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مرد نہین جو اپنا باپ چھوڑ غیر کو باپ بناوے جان بوجھ کر مگر کہ وہ کافر ہوگیا اگر اسکو حلال جانے اور نہین تو اوسنے کفران نعمت کیا اور جو شخص دعوی ملکیت کا کرے جو اوسکا نہین وہ ہماری راہ پر نہین اور چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو ٹھہراوے اور جو پکارے کسی مرد کو کافر کہکے یا اوسکو خدا کا دشمن کہے اور حال انکہ وہ ایسا نہین ہی تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگا مسلم نے اسی طرح روایت کی اور بخاری نے یون روایت کی ہی کہ نہ عیب لگاوے ایک مرد دوسرے مرد کو گناہ کا یا کفر کا مگر کہ کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اگر وہ شخص گنہگار اور کافر نہوگا ف معلوم ہوا کہ اپنا نسب چھپا کر

عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جب معراج میں کہ میں سویا تھا دیکھا میرے سامنے لوگوں کو لائے گئے اور انمیں سے بعضے کرتا پہنے تھے کسی کا چھاتی تک کسی کا نیچا ہی اور بعضا
اسکے نیچے اور عمر بن خطاب میرے سامنے کیا گیا اور اوسپر کرتا تھا کہ وہ اوسکو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا یعنی بہت لمبا تھا صحابہ نے کہا سو آپنے
اسکی کیا تعبیر کی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ دین ف دین اور کرتے میں یہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہی ویسے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہی اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمر فاروق کا دین نہایت کامل تھا اور
حد سے زیادہ تھا ۱۱۰۶ خ ابو ھریرۃ بینا انا نائم رأیتنی علی قلیب علیہا دلو فنزعت منہا ما شاء اللہ ثم اخذہا
ابن ابی قحافۃ فنزع بہا ذنوبا او ذنوبین وفی نزعہ ضعف واللہ یغفر لہ ثم استحالت غربا
فاخذہا ابن الخطاب فلم ار عبقریا من الناس یفری فری عمر حتی ضرب الناس بعطن بخاری میں ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سویا تھا کہ میں نے اپنے تئیں دیکھا ایک کنوئیں پر کہ اوسپر ڈول پڑا ہی سو میں نے اوس ڈول سے پانی کھینچا جتنا
خدا نے چاہا پھر اوسکو ابن ابی قحافہ یعنی صدیق اکبر نے لیا سو اوس سے ایک یا دو ڈول نکالے اور اوسکے کھینچنے میں کچھ سستی اور آہستگی تھی اور خدا اوسکو
معاف کریگا پھر وہ ڈول بڑا ہو گیا پھر اوسکو عمر بن خطاب نے لیا سو میں نے تو آدمیوں میں ایسا عجیب غریب بڑا زور آور کسیکو نہیں دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو
یہاں تک کہ اونٹوں نے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو پانی سے آسودہ کر کے اونکی نشستگاہ پر بٹھلایا ف عرب میں اونٹوں کی کثرت ہی اور
معمول ہی کہ پانی پلانے کے وقت اونٹوں کو کنوئیں پر لاتے ہیں پھر سبکو خوب پانی پلا کر علیحدہ مکان پر بٹھلاتے ہیں سو ڈول کھینچنے سے مراد دین کی
سرداری ہی اس حدیث میں نبی اسلام اور صدیق اور فاروق کی خلافت کا اشارہ ہی یعنی حضرت کے بعد صدیق خلیفہ ہونگے اور ایک دو ڈول
آہستگی سے نکالینگے یعنی خلافت کی مدت کم ہوگی اونکے وقت میں اسلام عالم میں خوب نہیں پھیلے گا چنانچہ صدیق کل دو برس خلیفہ رہے اس مدت میں
مسیلمہ کذاب اور مرتدوں کو مار کے عرب کا اسلام مضبوط کر کے شام کا کچھ ملک فتح کیا تھا کہ اونکا انتقال ہوا پھر عمر فاروق خلیفہ ہوئے دس برس خلیفہ رہے
اونکے وقت میں عالم میں خوب اسلام ظاہر ہو گیا ملک شام اور مصر اور ایران اور عراق اور اکثر روم فتح ہوا چار ہزار بڑے بڑے شہر بیگنات فتح ہوئے
اور چار ہزار جامع مسجد طیار ہوئیں اور چار ہزار بتخانے توڑے گئے اور بیشمار جزائے مسلمانوں میں تقسیم ہوئے لوگ آسودہ اور غنی ہو گئے جو حضرت کے بعد
ہونا تھا سو خدا نے حضرت کو خواب میں دکھلا دیا ف ابو ھریرۃ بینا انا نائم رأیتنی فی الجنۃ فاذا امرأۃ تتوضأ الی ۱۱۰۷
جانب قصر فقلت لمن ھذا القصر قالوا لعمر فذکرت غیرتہ فولیت مدبرا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ میں سویا تھا میں نے اپنے تئیں بہشت کے اندر دیکھا تو یکایک وہاں ایک عورت ہی کہ ایک محل کی طرف وضو کرتی ہی
سو میں نے کہا یہ کسکا محل ہی فرشتوں نے کہا کہ عمر کا محل ہی سو مجکو عمر کی غیرت یاد پڑی سو میں پلٹ آیا پشت دیکر یعنی مرد کو اوسکی عورت پاس اچھی
مرد کے جانے سے غیرت اور جوش آتا ہی اسواسطے میں اوس عورت پاس نہیں گیا ف بخاری میں یوں روایت ہی کہ عمر فاروق نے
جب حضرت سے یہ سنا تو رونے لگے اور عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ ہی پر مجکو غیرت آتی یعنی یہ بات مجھسے ممکن نتھی اس حدیث میں عمر فاروق کو بہشت
کی بشارت ہی اور وہ عورت وضو کرنے والی حور تھی خ ابو ھریرۃ بینا ایوب یغتسل عریانا فخر علیہ رجل جراد
من ذھب فجعل ایوب یحتثی فی ثوبہ فقال لہ ربہ یا ایوب الم اکن اغنیتک عما تری قال بلی وعزتک

ظلم سے مراد شرک ہی گناہ مراد ہین جو تم کہیرا ہوا معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث مین بعضی جگہ لفظ تو عام ہوتی ہی اور معنی خاص مراد ہوتے ہین بشرطیکہ دلیل اور قرینہ بھی موجود ہو

۱۰۹۴ **فصل فی نعم و بئس** اس فصل مین وے حدیثین ہین جن مین نعم اور بئس کی لفظ ہی **م** جابر نعم الادام الخل مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھا سالن سرکہ ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت نے ایکبار گھر مین روٹی کے ساتھ کھانے کو سالن مانگا لوگون نے کہا اور کچھ موجود نہین ہی سرکہ حاضر ہی حضرت نے اوسکو مانگا پھر حضرت اوسکو کھاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہی سرکہ کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول یہ کہ سرکہ کم خرچ چیز ہی اوسکے واسطے زیادہ سامان درکار نہین ایک بار سنا لیسا مدت کو کفایت کرتا ہی تو قناعت والے کے حق مین خوب چیز ہی اور دوسرے یہ کہ بلغم کے سبب سے اکثر بیماریان ہوتی ہین اور سرکہ بلغم کو

۱۰۹۵ کاٹ کر دور کرتا ہی **ق** حفصۃ نعم الرجل عبد اللہ لو کان یصلی من اللیل بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عبد اللہ اچھا مرد ہی اگر رات کو تہجد کی نماز بھی پڑھتا **ف** عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ مینے خواب مین دیکھا کہ مجکو دو فرشتے دوزخ پر پکڑ لیگئے مینے دوزخ دیکھکر کہا کہ خدا کی پناہ تب تیسرے فرشتے نے مجھسے کہا تو مت ڈر یہ خواب مینے اپنی بہن حفصہ سے کہا حفصہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روایت ہی کہ اوس رات سے عبد اللہ بن عمر رات کو بہت کم سوتے تھے معلوم ہوا کہ تہجد کی

۱۰۹۶ نماز کو دوزخ سے بچانے کی بڑی تاثیر ہی **خ** ابو ھریرۃ نعم الصدقۃ اللقحۃ الصفی منیحۃ و الشاۃ الصفی منیحۃ تغدو بقعب و تروح بقعب بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خوب اونٹنی دودھار کیا اچھا صدقہ ہی خیرات کو اور بکری خوب دودھار کیا اچھا صدقہ ہی خیرات کو کہ صبح کو ایک برتن بھر دودھ دے اور شام کو دوسرا برتن بھر دودھ دے **ف** اونٹنی اور بکری شیردار کا دودھ خیرات کرنے کو سواسطے پسند فرمایا کہ ہر روز دو بار فائدہ اوسکا حاصل ہی تو ثواب بھی اوسکا ہر روز حاصل ہی

۱۰۹۷ **م** ابو ھریرۃ نعما لاحدھم و یروی نعم للمملوک ان یتوفی یحسن عبادۃ اللہ و صحابۃ سیدہ نعما لہ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اچھی بات ہی ہر ایک غلام کے واسطے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ کیا اچھی بات ہی غلام کے حق مین کہ مرجاوے خدا کی بندگی اور اپنے میان کی خدمت اچھی طرح کرتے ہوئے یہ کیا اچھی بات اوسکے حق مین ہی **ف** عابد غلام میان کے تابعدار کی تعریف اسواسطے فرمائی کہ اوسنے دو مالک کو راضی کیا حقیقی مالک کو بھی اور مجازی مالک کو بھی

۱۰۹۸ **م** عدی بن حاتم بئس الخطیب انت قل و من یعص اللہ و رسولہ **قالہ** لرجل خطب عندہ فقال من یطع اللہ و رسولہ فقد رشد و من یعصھما فقد غوی مسلم مین عدی بن حاتم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو برا خطیب ہی یعنی کہ جو نافرمانی خدا اور اوسکے رسول کی کریگا وہ گمراہ ہوا حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا سو یون خطبے مین اوسنے کہا تھا کہ جو خدا اور اوسکے رسول کی تابعداری کریگا تو اوسنے راہ پائی اور جسنے اون دو کی نافرمانی کی سو گمراہ ہوا **ف** اوس خطیب کو برا اسواسطے فرمایا کہ اوسنے خدا اور رسول کو ایک لفظ مین ملا دیا تھا پھر اوسکو ادب

۱۰۹۹ سکھلایا کہ علیحدہ علیحدہ کہا کر **ق** ابو ھریرۃ بئس الطعام طعام الولیمۃ یدعی الیھا الاغنیاء و یترک الفقراء و من ترک الدعوۃ فقد عصی اللہ و رسولہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بدترین کھانا بیاہ کا کھانا ہی جسمین مالدار بلائے جاوین اور محتاج چھوڑے جاوین اور جو دعوت نہ قبول کرے اوسنے خدا کی اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی **ف** اکثر عادت یہ ہی کہ شادی کے کھانے مین سوا برادر اور مالدارون کے محتاجون کو نہین پوچھتے اسواسطے اوسکو برا فرمایا تو

قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل اليه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا فيها آدم فقال هذا أبوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء الثانية فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا يحيى وعيسى فسلم فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا يحيى وعيسى فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاستفتح فقيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد علي ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارون فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح فلما تجاوزت بكى فقيل له ما يبكيك قال أبكي لان غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من أمته أكثر ممن يدخلها من أمتي ثم صعد بي الى السماء السابعة فاستفتح جبرئيل قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد بعث اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا ابراهيم قال هذا أبوك ابراهيم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام علي ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت لي سدرة المنتهى فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل اذان الفيلة قال هذه سدرة المنتهى واذا أربعة أنهار نهران ظاهران ونهران باطنان فقلت ما هذان يا جبرئيل قال أما الباطنان فنهران في الجنة وأما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع لي البيت المعمور ثم أتيت باناء من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال هي الفطرة أنت عليها وأمتك ثم فرضت علي الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت

دعوی کرتا تھا سو صدیق اکبر کی خلافت مین وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا حضرت کو خواب مین خدا نے فتح اسلام دکھلادی صرف اون دو جھوٹھون کا تردد ہوا تھا سو خدا نے اونکو بھی برباد کیا معلوم ہوا کہ مرد اگر خواب مین کنگن ہاتھ مین دیکھے تو اوسکی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہی اہل تعبیر نے لکھا ہی کہ عورتون کا زیور مرد اگر خواب مین پہنے دیکھے تو بہتر مگر ہنسلی گلے مین دیکھنا دلیل ہی عمدہ خدمت ملنے کی اور پانون مین

۱۱۰۳ گجرے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہی واللہ اعلم ق ابن عمر بینما انا نائم رأیت بقدح لبن فشربت منہ حتی اری الری یخرج من اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولتہ قال العلم بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ میرے آگے دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا سو مینے اوسمین سے پیا یہان تک کہ مین دیکھتا تھا کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخونون سے نکلنے لگی یعنی نہایت آسودہ ہوگیا پھر مینے اپنا جھوٹھا باقی دودھ عمر بن خطاب کو دیا لوگون نے کہا کہ اوس خواب کی آپ نے کیا تعبیر کی حضرت نے فرمایا کہ اوسکی تعبیر علم اور بوجھ ہی ف اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہی کہ جو کوئی دودھ کھاتے پیتے خواب مین دیکھے اوسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہی روح کی زندگی کا جیسے دودھ سبب ہی بدن کی زندگی کا خصوصًا حالت طفولیت مین اسی وجہ سے نہایت عمدہ فضیلت عمر فاروق کی ثابت ہوئی کہ وے علم نبوت کے بڑے رازدار تھے اسی سبب سے اونکی خلافت مین تمام ملک مین اسلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شہر مین علم دین کا بہت چرچا ہوا

۱۱۰۴ ع ابو ہریرہ بینما انا نائم اذا زمرۃ حتی اذا عرفتهم خرج رجل بیني وبینهم فقال هلم فقلت الی این قال الی النار واللہ قلت ما شانهم قال انهم ارتدوا بعدک علی ادبارهم القهقری ثم اذا زمرۃ حتی اذا عرفتهم خرج رجل من بیني وبینهم قال هلم قلت الی این قال الی النار واللہ قلت ما شانهم قال انهم ارتدوا علی ادبارهم فلا اراہ یخلص منهم الا مثل همل النعم بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ ایک گروہ سامنے آیا یہان تک کہ مینے اونکو پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے ایک مرد نکلا اوسنے اون سے کہا کہ آؤ سو مینے کہا کہ انکو کدھر لیجائیگا اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف مینے کہا کہ کیا حال ہی انکا یعنی انسے کیا قصور ہوا اوس مرد نے کہا یہ لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتون کی طرف اولٹے یعنی اسلام چھوڑکر مرتد ہوگئے تھے پھر میرا یک دوسرا گروہ ظاہر ہوا یہان تک کہ مینے اونکو پہچانا میرے اور اونکے درمیان سے ایک مرد نکلا اوسنے اون سے کہا کہ آؤ مینے کہا کدھر اوسنے کہا خدا کی قسم دوزخ کی طرف مینے کہا کیا حال ہی انکا ان سے کون قصور ہوا اوسنے کہا مستقر یہ لوگ پلٹ گئے تھے تیرے بعد اپنی پشتون کی طرف سو مین گمان نہین کرتا کہ اونمین سے کوئی بچے مگر جیسے بھٹکے ہوئے اونٹ والی وارث کے کمتر بچتے ہین ف یعنی اون لوگون سے نجات والے لوگ بہت کمتر ہین جنھون نے مرتد ہونے کے بعد پھر توبہ کی حضرت کے انتقال ہونے کے بعد عرب کے چند ہزار نو مسلم مرتد ہوگئے تھے زکوۃ کے منکر تھے صدیق اکبر نے اپنی خلافت مین اونکو قتل کیا اونمین لوگون کا انجام خدا نے حضرت کو خواب مین دکھلایا جسکے جو بدرجہ سبب اس حدیث کا مسائل عداوت کے سبب سے یون اولٹا بیان کرتے ہین کہ مراد ان مرتدون سے معاذ اللہ حضرت کے اصحاب ہین سو سراسر حق پوشی کرتے ہین اونکی یہی مثل کہ کسینے کسی بھوکے سے پوچھا کہ دو اور دو کتنے ہوتے ہین اوسنے کہا کہ چار روٹی حضرت کے اصحاب کی بزرگی قرآن اور حدیث مین مجمل اور مفصل ہزارون مقام پر صاف ظاہر ہی یہ گمان باطل اونکی جناب مین کوئی دیندار عاقل نکریگا اسواسطے کہ اصحاب تو قاتل تھے مرتدین کی یہ تہمت تو اونکی طرف کسی طرح ممکن نہین

۱۱۰۵ خدا کی مار اون سیدلون پر جو دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہین ق ابو سعید بینما انا نائم رأیت الناس یعرضون

نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیل نے چڑھایا یہان تک کہ چھٹے آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیداروں نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان موسیٰ تھے جبرئیل نے کہا یہ موسیٰ ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا سو اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جب مین وہان سے ہٹا تو موسیٰ رویا کسینے کہا ای موسیٰ تیرے رونے کا کیا سبب ہی موسیٰ نے کہا مین روتا ہون اسواسطے کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اوسکی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت مین جاوینگے پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا ساتوین آسمان تک سو جبرئیل نے چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیداروں نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ابراہیم تھے جبرئیل نے کہا یہ تیرا باپ ابراہیم ہی سو اوسکو سلام کر تو مینے اوسکو سلام کیا سو اوسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر وہان سے سدرۃ المنتہیٰ یعنی پہلے سر کا بیری کا درخت بلند نمودہ ہوا تو ناگاہ اوسکے بیر جیسے ہجر کے مٹکے اور اوسکے پتے جیسے ہاتھیون کے کان جبرئیل نے کہا یہی سدرۃ المنتہیٰ ہی اور ناگاہ وہان چار نہرین تھین دو نہرین کھلی اور دو چھپی تو مینے کہا ای جبرئیل یہ کیا ہین جبرئیل نے کہا چھپی ہوئی دو نہرین تو بہشت کی نہرین ہین اور کھلی نہرین نیل اور فرات ہین پھر مجکو بیت المعمور نمودہ ہوا یعنی فرشتون کا کعبہ جو ہر روز ستر ہزار فرشتون سے بھرا رہتا ہی پھر ایک برتن شراب سے بھرا اور ایک دودھ سے اور ایک شہد سے سو مینے سنا کیا گیا تو مینے دودھ کو لیا سو جبرئیل نے کہا یہ دودھ پیدائشی دین اسلام کی صورت پر ہی جس دین پر تو اور تیری امت ہی پھر تیرے اوپر نماز فرض ہوئی ہر ایک دن مین پچاس وقت کی پھر مین وہان سے پلٹ آیا سو موسیٰ کے پاس ہو کر نکلا تو موسیٰ نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مینے کہا مجکو ہر روز پچاس نماز کا حکم ہوا موسیٰ نے کہا مقرر تیری امت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نہو سکے گی اور البتہ خدا کی قسم مین آزما چکا ہون لوگون کو تجسے پہلے اور مین علاج کر چکا ہون قوم بنی اسرائیل کا نہایت تدبیر سے سو پلٹ جا اپنے رب پاس سو اوس سے آسانی مانگ اپنی امت کے واسطے تو مین پھر اسو خدا نے میرے اوپر سے دس وقت کی نماز اوتار ڈالی تو مین موسیٰ پاس پھر آیا تو موسیٰ نے اوسی طرح یعنی اول بار کی طرح چالیس نماز سے بھی کم کرانے کو کہا پھر مین خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے میرے اوپر سے اور دس نمازین اوتارین پھر مین موسیٰ پاس آیا پھر موسیٰ نے اوسی طرح کہا پھر مین لوٹ گیا پھر میرے اوپر سے خدا نے دس نماز کو اوتارا پھر مین موسیٰ پاس گیا پھر موسیٰ نے اوسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا سو مجکو ہر روز دس نماز کا حکم ہوا پھر مین موسیٰ پاس گیا پھر موسیٰ نے اوسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا تو مجکو ہر روز پانچ نماز کا حکم ہوا سو مین موسیٰ پاس پھر آیا تو موسیٰ نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مینے کہا مجکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا تو موسیٰ نے کہا مقرر تیری امت سے ہر روز پانچ نمازین بھی نہو سکینگی اور البتہ مین لوگون کو تجسے پہلے آزما چکا ہون اور بنی اسرائیل کی علاج کر چکا ہون نہایت تدبیر سے سو پھر جا اپنے رب پاس اور اپنی امت کے لیے آسانی مانگ حضرت نے فرمایا کہ سوال کرتا گیا مین اپنے رب سے یہان تک کہ مین شرما گیا یعنی اب عرض نہین کر سکتا لیکن اب تو راضی ہون اور مانے لیتا ہون پھر جب مین موسیٰ کے پاس سے بڑھا تو پکارنے والے نے پکارا کہ مینے جاری کیا اور مضبوط کر لیا اپنی فرض نماز کو اور بوجھ اوتار ڈالا اپنے بندون سے اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ معراج کی حدیث متفق علیہ ہی

وَلٰكِنْ لَا غِنَىٰ بِي عَنْ بَرَكَتِكَ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین حضرت ایوب برہنہ نہاتے تھے تو اون پر سونے کی ٹڈی گری جھٹ گر پڑا تو حضرت ایوب لپ بھر بھر اپنے کپڑے مین رکھنے لگے سو اون سے اونکے رب نے کہا کہ ای ایوب کیا مین تجکو مال اور وارس سے بے سکونہ دیکھتا ہی نے پرواہ نہین کرچکا یعنی تو محتاج نہین کیون اسکو سمیٹتا ہی حضرت ایوب نے کہا کہ کیون نہین مجکو تیری عزت کی قسم ہی کہ مجکو تو مال کی تو کچھ پرواہ نہین لیکن تیری برکت اور عنایت کی ہوئی چیز سے مجکو نے پرواہی نہین ف یعنی اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے نہین ہی بلکہ تیری عطا سمجھکر لیتا ہون کہ غلام مالک کی عنایت کی ہوئی چیز سے کسی حالت مین بے پرواہ نہین ہوسکتا کہ اوسکو سوا مالک کی مہربانی پر بھروسا نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ برہنہ غسل کرنا درست ہی اور مالدار کو اگر بے طمع اور بے تلاش مال ملے تو اوسکو عنایت خدا کی سمجھکر لینا توکل کے مخالف نہین ۵ ابوہریرہ بَيْنَمَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَ ذٰلِكَ الْمَاءُ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ يَقُولُ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذَا قُلْتَ هٰذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد تھا ایک بیابان مین کہ اوسنے سوا اوسنے ایک آواز سنی بدلی مین کہ فلانے شخص کے باغ کو سینچ دے سو ایک طرف وہ بادل جھک پڑا پھر اپنا پانی ایک پتھریلی زمین مین اوندھا دیا تو ایک جھیل وہان کی جھیلون سے اوس پانی سے لبالب ہوگئی سو وہ شخص بہر سے پانی کے پیچھے پیچھے گیا تو ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ مین کھڑا پانی کو اپنے بھاوڑے سے ادھر اودھر کرتا ہی سو اوسنے باغ والے مرد سے کہا ای خدا کے بندے تیرا کیا نام ہی اوسنے کہا فلانا نام ہی وہی نام جو بدلی مین سنا تھا سو باغ والے نے اوس سے کہا کہ ای خدا کے بندے تو نے مجھسے میرا نام کیون پوچھا سو اوسنے کہا میںنے اوس بدلی مین آواز سنی جسکا یہ پانی ہی کوئی کہتا ہی کہ سینچ دے فلانے کے باغ کو تیرا نام لیکر سو تو اس باغ مین اس خدا کے احسان کی کس طرح شکر گزاری کریگا باغ والے نے کہا جبکہ تو نے یہ کہا تو اب مین البتہ دیکھتا رہونگا اوسکو جو اس باغ سے پیدا ہوگا سو اوسکی ایک تہائی تو خیرات کرونگا اور ایک تہائی میرے لوگ اور مین کھاؤنگا اور ایک تہائی اسی باغ کی مرمت مین پھر خرچ کرونگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منافع تہائی مال خدا کی راہ مین خرچ کرنا مستحب اور معلوم ہوا کہ فرشتے مینہ کو بموجب حکم الٰہی کے برساتے ہین اور حکم نام اور نشان کے ساتھ ہوتا ہی کہ فلانے ملک فلانی جگہ مہ فلانے کھیت اور باغ مین پانی برسا اور اسی طرح سب دنیا کے کام حسب الحکم فرشتے کرتے ہین اور مسلمان کو لازم ہی کہ جو نعمت اسکو ملے خواہ جان کی خواہ مال کی تو اپنے رب کی شکر گزاری کرے اور اسکو اتفاقی نہ سمجھے اپنے حق مین داد الٰہی سمجھے ق

مَالِكُ بْنُ صَعْصَعَةَ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهِ إِلَى هٰذِهِ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ إِيمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيدَ ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرَئِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا

۱۱۱۱ ابن عمر بینما ثلثة نفر یمشون اخذهم المطر فاووا الی غار فی جبل فانحطت علی فم غارهم صخرة من الجبل فاطبقت علیهم فقال بعضهم لبعض انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله فادعوا الله بها لعله یفرجها عنکم فقال احدهم اللهم انه کان لی والدان شیخان کبیران وامرأتی وصبیة صغار ارعی علیهم الماشیة فاذا ارحت علیهم حلبت فبدأت بوالدی فسقیتهما قبل بنیّ وانه نأی بی ذات یوم الشجر فلم آت حتی امسیت فوجدتهما قد ناما فحلبت کما کنت احلب فجئت بالحلاب فقمت عند رؤوسهما اکره ان اوقظهما من نومهما واکره ان اسقی الصبیة قبلهما والصبیة یتضاغون عند قدمی فلم یزل ذلک دأبی ودأبهم حتی طلع الفجر فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجهک ففرج لنا منها فرجة نری منها السماء ففرج الله منها فرجة فرأوا منها السماء وقال الآخر اللهم انه کانت لی ابنة عم احببتها کاشد ما یحب الرجال النساء فطلبت الیها نفسها فابت حتی اتیتها بمائة دینار فسعیت حتی جمعت مائة دینار فجئتها بها فلما وقعت بین رجلیها قالت یا عبد الله اتق الله ولا تفتح الخاتم الا بحقه فقمت عنها فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجهک ففرج لنا منها فرجة ففرج الله لهم وقال الآخر اللهم انی کنت استأجرت اجیرا بفرق ارز فلما قضی عمله قال اعطنی حقی فعرضت علیه حقه فترکه ورغب عنه فلم ازل ازرعه حتی جمعت منه بقرا ورعاءها فجاءنی فقال اتق الله ولا تظلمنی حقی قلت اذهب الی تلک البقر ورعائها فخذها فقال اتق الله ولا تستهزئ بی فقلت انی لا استهزئ بک خذ تلک البقر ورعاءها فاخذه فذهب به فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجهک ففرج ما بقی ففرج الله

ما بقی بخاری اور مسلم مین عبد الصمد بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جس حالت مین کہ تین آدمی چلے جاتے تھے کہ اونکو مینہ نے لیا تو وے پہاڑ کے ایک غار مین گھس گئے تو اوس پہاڑ کا ایک پتھر اونکے غار کے مونہہ پر ڈھلک پڑا سو اونکو اوس نے بند کر لیا تو بعضے نے بعضے سے کہا دیکھو تو اپنے نیک کامون کو جو خدا کے واسطے کیے ہون سو دعا مانگو اونکے وسیلے سے شاید کہ خدا اس پتھر کو تمھارے اوپر سے کھول دیوے تو اونمین سے ایک نے کہا کہ الٰہی ماجرا تو یہ ہی کہ میرے ماں باپ بڈھے تھے بڑی عمر والے اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ مین اونکے واسطے بھیڑ بکریان چرایا کرتا تھا پھر جب مین شام کے قریب چرا لاتا تھا تو اونکا دودھ دوہتا تھا سو اول اپنے ماں باپ سے شروع کرتا تھا تو اونکو اپنے لڑکون سے پہلے پلاتا تھا اور البتہ ایکدن مجکو درخت نے دور ڈالا یعنی چارا بہت دور ملا سو مین گھر مین نہ آیا یہان تک کہ مجکو شام ہو گئی تو مینے ماں باپ کو سوتا پایا پھر مینے دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو مین دودھ لایا سو مین ماں باپ کے سر پاس کھڑا ہوا مجکو برا لگا کہ مین اونکو نیند سے جگاؤن اور برا لگا کہ اون سے پہلے لڑکون کو پلاؤن اور لڑکے بھوکھ کے مارے شور کرتے تھے میرے دونون پیرون کے پاس سو اسی طرح برابر میرا اور اونکا حال رہا صبح تک یعنی مین اونکے انتظار مین دودھ لیے رات بھر کھڑا رہا اور لڑکے روتے چلاتے رہے سو مینے پیالہ لڑکون کو پلایا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی کے واسطے مینے کی تھی تو اوس پتھر سے ایک روزن کھول دے کہ ہم اوس سے آسمان کو دیکھین سو خدا نے اوس سے ایک روزن کھول دیا تو اوس سے اونھون نے آسمان کو دیکھا اور دوسرے نے کہا الٰہی البتہ ماجرا یہ ہی کہ میرے ایک چچا

علی موسیٰ فقال بما امرت قلت امرت بخمسین صلوٰۃ کل یوم قال ان امتک
لا تستطیع خمسین صلوٰۃ کل یوم وانی واللہ قد جربت الناس قبلک وعالجت بنی اسرائیل
اشد المعالجۃ فارجع الی ربک فاسئلہ التخفیف لامتک فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی
موسیٰ فقال مثلہ فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسیٰ فقال مثلہ فرجعت فوضع عنی
عشرا فرجعت الی موسیٰ فقال مثلہ فرجعت فامرت بعشر صلوٰت کل یوم فرجعت الی موسیٰ
فقال مثلہ فرجعت فامرت بخمس صلوٰت کل یوم فرجعت الی موسیٰ فقال بما امرت فقلت امرت
بخمس صلوٰات کل یوم قال ان امتک لا تستطیع خمس صلوٰات کل یوم وانی قد جربت الناس قبلک
وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجۃ فارجع الی ربک فاسئلہ التخفیف لامتک قال سألت ربی حتی
استحییت ولکن ارضی واسلم فلما جاوزت نادی منادٍ امضیت فریضتی وخففت عن عبادی رواہ
المعراج متفق علیہ الی قولہ لکنی تبعت فیہ سیاق البخاری۔ بخاری اور مسلم میں مالک بن صعصعہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
جس حالت میں کہ میں حطیم میں اور کبھی حضرت نے یوں فرمایا کہ میں حجر میں لیٹا تھا کہ ناگاہ ایک آنے والا آیا یعنی جبرئیل سو اوسنے پھاڑا اوسنے کہا کہ یہ سنے
حضرت سے سنا فرماتے تھے سو اوسنے جبرئیل درمیان میں یہاں سے یہاں تک یعنی سینے کے نیچے سے ناف تک پھر میرا دل نکالا پھر میرے آگے سونے کا طشت
ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا سو میرا دل دھویا گیا بعد اسکے پھر وہیں کہا گیا پھر میرے آگے ایک جانور کیا گیا یعنی براق کہ خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا
مد نظر پر اپنا قدم ڈالتا تھا سو اوسپر میں سوار کیا گیا پھر تو لیچلا مجکو جبرئیل یہاں تک کہ پہلے آسمان پاس پہونچا تو جبرئیل نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کھلے جو کیدار
فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے جبرئیل نے کہا کہ میں جبرئیل ہوں کہا کون تیرے ساتھ ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا
سو کیا اچھا آنا آیا تو دروازہ کھولا گیا سو میں جب داخل ہوا تو ناگاہ دیکھتا کیا ہوں کہ وہاں حضرت آدم ہیں سو جبرئیل نے کہا کہ یہ تیرا باپ آدم ہے
اوسکو سلام کر تو میں نے اوسکو سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہاں تک
کہ دوسرے آسمان کو پونہچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتوں نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا میں جبرئیل ہوں کہا اور تیرے ساتھ کون ہے
جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو میں جب داخل ہوا
تو یکایک وہاں یحییٰ اور عیسیٰ کو دیکھا اور وے دونوں خالاتی بھائی ہیں جبرئیل نے کہا یہ یحییٰ اور عیسیٰ ہیں سو اونکو سلام کر تو میں نے اونکو سلام
کیا سو اونھوں نے سلام کا جواب دیا پھر دونوں نے کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو تیسرے آسمان تک لے چڑھا سو
چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار فرشتوں نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا کہ میں جبرئیل ہوں کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے
کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا کہ ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو جب میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں یوسف
جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہے سو اوسکو سلام کر تو میں نے اوسکو سلام کیا تو اوسنے مجکو سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک
پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہاں تک کہ چوتھے آسمان کو پونہچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار وں نے کہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا میں
جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو
میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں ادریس ہیں جبرئیل نے کہا یہ ادریس ہے سو اوسکو سلام کر تو میں نے اوسکو سلام کیا اوسنے جواب دیا پھر کہا کیا خوب

سبحان اللہ میرے بھی علم کرتا ہی تو حضرت نے فرمایا میں اس بات کو مقرر جانتا ہوں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ جانتے ہیں اور حال انکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ وہان تھے ف یہ قول راوی کا ہی یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ وہان تھے یعنی جس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی ابوبکرؓ اور عمرؓ اوس مجلس مین نہین تھے یا یہ قول حضرت کا ہی یعنی باوجودیکہ بلال اور بھیڑیے کے وقت کلام دونون شخص موجود تھے مگر اونکو اسکا یقین ہی یعنی بلال اور بھیڑیے کو کلام کی طاقت دینا خدا کی قدرت سے کچھ عجب نہین اس حدیث سے صدیق اور فاروق کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنے

۱۱۱۳ ایمان کے ساتھ اونکے ایمان کو ملایا بعد اوسکے اصحاب جابرؓ نے کہا کہ ہم بھی ایمان لائے جس کا حضرت ایمان لائے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد چلا جاتا تھا راہ مین اوسنے کانٹے کی شاخ راہ پر پائی پھیر راہ سے اوسنے اوسکو علیحدہ کر دیا تو خدا نے اوسکی قدردانی کی سو اوسکو بخش دیا ف معلوم ہوا کہ بندگان خدا کو راحت رسانی خدا کو نہایت پسند ہی اور

۱۱۱۴ ثابت ہوا کہ ادنی نیک کام بھی اگر خالص نیت سے ہو تو گناہون کے مغفرت کا سبب ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِيْ حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ اِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد اپنے بالون کو کنگھی کیے ہوئے پوشاک پہنے اپنے بدن کی سجاوٹ دیکھ دیکھ پھولتا ہوا چلا جاتا تھا کہ ناگاہ خدا نے اوسکو زمین مین دھنسا دیا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر تڑپتا دھنستا چلا جاتا ہی ف ہر چند ستھری پوشاک

نوٹ اس حدیث سے بعض جاہل صوفی متصوف کنندہ

پہننا بالون مین کنگھی کرنا درست ہی بلکہ سنت ہی لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنی آرائش سے گھمنڈ آیا اور اوسنے آپ کو دوسرون سے اچھا

۱۱۱۵ تو مقرر غضب الٰہی مین گرفتار ہوا خواہ دنیا مین جیسا کہ اس شخص پر گذرا خواہ آخرت مین اسی واسطے اکثر اہل تقوی نے عمدہ لباس نہین پہنا اور اپنی اولاد کی بھی عادت ڈالنے دی کیونکہ اب وہ زمانہ نہین کہ آدمی عمدہ پوشاک پہنے اور بالون مین کنگھی کیا کرے اور پھر اپنی بغلین نہ جھانکے اگلی حدیث سے معلوم ہوا کہ شخص مروہ اہ کانٹے پھینکنے سے بخشا گیا اور شخص فقط اکڑ چلنے اور گھمنڈ کرنے سے زمین مین دھنسایا گیا تو ان حدیثون سے ایک عمدہ قاعدہ ہاتھ لگا کہ نیک کام اگرچہ کمتر ہو پر اوسکے ثواب سے ناامید نہ ہونا چاہیے اور بدکام اگرچہ ظاہر مین خفیف معلوم ہوتا ہو پر اوسکے وبال سے نڈر نہ ہونا چاہیے

۱۱۱۵ **فصل** اس فصل مین جن حدیثون مین جنکے سر پر لعن کی لفظ ہی ق جَابِرٌ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهٗ فِيْ حِمَارٍ اَوْ فَدٍ وَسَمَهٗ فِيْ وَجْهِهٖ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوسکو جسنے اس گدھے کو داغا یا حضرت نے فرمایا جب کہ مونہہ داغے ہوئے گدھے کو دیکھا ف جانور کا مونہہ داغنا حرام ہی سب علما کے نزدیک مونہہ کے سوا اور

۱۱۱۶ بدن بیمار ہی کے واسطے داغنا درست ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے چور کو کہ انڈا یا رسی چراتا ہی تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہی ف چور کے ہاتھ کاٹنے مین نصاب شرط ہی امام اعظم کے نزدیک دس درم چوری کی نصاب ہی اور امام شافعی کے نزدیک ربع دینار یعنی ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر ہی تو مطلب اس حدیث کا یہ کہ لوہے یا چاندی کا انڈا مراد ہی جسکی قیمت دس درم ہو اور رسی مراد ہی جسکی دس درم قیمت ہو جیسے جہاز کی رسی کہ بہت قیمتی ہوتی ہی یا یہ مراد ہی کہ جب آدمی کو انڈے اور رسی کی چوری کی عادت پڑی تو کبھی قیمتی چیز بھی چرا دیگا تو بیشبہہ اوسکا ہاتھ بھی کاٹا جاویگا

۱۱۱۷ یا کہ یہ حکم ابتدا اسلام مین تھا اب منسوخ ہی ق اِبْنُ عُمَرَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

یعنی بخاری اور مسلم دونون مین آئی ہی لیکن بیسنے اسمین بخاری کی روایت کی پیروی کی ہی ف حطیم اور حجر اوس مکان کا نام ہی کہ جب حضرت ابراہیم نے کعبہ بنایا تھا تو کعبے مین داخل تھا جب قریش نے حضرت کی نبوت سے پہلے کعبہ بنایا تو اوسمین چند گز مکان کو کعبے سے اوتر کی طرف علیحدہ کردیا کعبے کا بانیان اوسی طرف ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معراج کے وقت حطیم مین تھے اور بخاری مسلم کی دوسری روایت یون ہی کہ اوس وقت حضرت اپنے گھر مین تھے تو مطلب یہ کہ اول حضرت گھر مین تھے پھر جبرئیل حضرت کو حطیم مین لیگئے پھر وہان سے معراج کو پہلے تو کبھی حضرت نے گھر کا ذکر کیا اور کبھی حطیم کا دونون درست ہین اور بعضی روایت مین ام ہانی کا گھر مذکور ہوا ہانی علی مرتضی کی بہن کا نام ہی حضرت کا اور اونکا ملا ہوا گویا ایک ہی گھر تھا اور حجر عرب مین ایک مکان ہی وہان کے مٹکے بڑے بڑے ہوتے ہین اور حضرت کا دو بار سینہ چیرکے دل صاف ہوا ایک بار تو لڑکپن مین تاکہ کھیل کود کی ہوس نہو دوسری بار معراج کے وقت تاجوانی کی ہوس نہو فرشتے اور مومنین ایسی کامل صفائی ہو کہ دربار الہی کی لیاقت اعلی رتبے کی حاصل ہوئے اور حضرت موسی کا رونا معاذ اللہ حسد کے سبب تھا اسواسطے کہ پیغمبر لوگ حسد وغیرہ سے پاک ہین بلکہ اونکو اپنی امت پر افسوس آیا کہ ہمین مدت تک اون مین بھیجا تا رہا اور بہت معجزات دکھلائے پر لوگ ایمان کم لائے تو بہشت مین بھی کم جاوینگے اور محمد کی تھوڑی عمر مین بیشمار لوگ ایمان لائے اور قیامت تک لائے جاوینگے تو بہشت مین بہت سے زیادہ تر داخل ہونگے اور اگر معاذ اللہ حسد ہوتا تو بار بار حضرت سے کہکر پچاس نماز کو پانچ نماز تک کا ہیکو کم کرواتے اور حضرت موسی نے ہمارے حضرت کو لڑکا حقارت سے نہین کہا بلکہ بڑی عمر والے جوان کو لڑکا کہتے ہین بلکہ اسمین حضرت کی گویا تعریف کی کہ باوجود کم عمری کے ایسا بلند مرتبہ حاصل ہوا کہ سب پیغمبرون سے افضل ہوگئے اور یہ جو فرمایا کہ نیل اور فرات سدرۃ المنتہی کے نیچے سے نکلتی ہین یعنی اگر اوس عالم کے پانی کو اس عالم کے پانی سے تشبیہ دیجیے تو نیل اور فرات اون نہرون کا نمونہ ہین یا حقیقت مین نیل اور فرات کی مدد اونھین نہرون سے ہوتی ہو کما ہو حقہ نظر آوے واللہ اعلم اور صحیح مسلم کی روایت مین یون ہی کہ اول حضرت مکے سے مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین گئے وہان دو رکعت نماز پڑھکے آسمان پر چڑھے اور بیت المعمور جو ساتوین آسمان پر ہی ستر ہزار ہر روز فرشتے عبادت کو جاتے ہین پھر کبھی دوبارہ نہین پلٹ آتے ہین اور بیت المعمور ہر چند ساتوین آسمان پر ہی لیکن ہر ایک آسمان مین اوسکی سیدھ اوسی طرح کا عبادت خانہ ہی اور کعبہ بھی اوسکے نیچے ہی بالفرض اگر وہان سے پتھر گرے تو کعبے کی چھت پر پڑے صحیح مسلم مین روایت ہی کہ جب حضرت پانچ وقت کی نماز پر راضی ہوگئے تو حکم ہوا کہ ایک نماز کا ثواب دس نماز کے ثواب کے برابر ملیگا تو پانچ کی پچاس نمازون سے امت پر تخفیف بھی ہوئی اور تقدیر الہی کے خلاف بھی نہوا ف معراج مکے مین ہجرت سے اول ایک برس ہوئی اور اسمین اختلاف ہی کہ معراج بدن سے ہوئی یا روح سے ہوئی یا جاگتے صحیح مذہب اہل سنت کا یہی ہی کہ بیداری مین روح اور بدن دونون سے ہوئی چنانچہ صحیح حدیثون سے صاف یہی ثابت ہوتا ہی اور اگر خواب مین معراج ہوتی تو عمدہ کمالات اور معجزات مین داخل نہوتی اور کفار قریش زیادہ انکار بھی نہ کرتے اور بیت المقدس کی حضرت سے سب نشانیان نہ پوچھتے اور حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت کی روح کو معراج ہوئی جسم مکے مین رہا تو خطابی نے کہا کہ حضرت کا دو معراجین ہوئین ایک معراج روحی دوسری معراج جسمی اور اسمین اختلاف ہی کہ معراج مین حضرت نے خدا کو دیکھا تھا یا نہین حضرت عایشہ اور ابوہریرہ اور عبداللہ بن مسعود سے مشہور روایت یہ ہی کہ نہین دیکھا اور یہی مذہب اکثر محدثین اور متکلمین اور فقہا کا اور عبداللہ بن عباس سے ایک روایت یون ہی کہ آنکھ سے دیکھا اور عطا سے یون روایت ہی کہ دل سے دیکھا واللہ اعلم جو کہے سے بیت المقدس تک جانے کا انکار کرے وہ کافر ہی اسواسطے کہ قرآن مین اوسکا صاف بیان ہی اور بیت المقدس سے آسمانون کے چڑھنے کا انکار کرے تو بدعتی ہی

اس گائے بکری کو نہ ذبح کرو اوسکے عوض دو نا چوگنا ہمسے گوشت لو اور فاتحہ کرو تو ہرگز ہرگز نہ مانینگے اور اس صورت مین اپنی نذر اور منت کا ادا ہونا ہرگز نہ سمجھین گے تو صاف معلوم ہوا کہ اونکو خونریزی بھی غیر خدا کے واسطے منظور ہی صرف گوشت ہی سے غرض نہین انصاف کی راہ سے بدلیل قرآن اور حدیث اسکے حرام ہونے مین کچھ شبہہ نہین اور کج بحثی کی علاج تو ہمارے پاس نہین فتاوی درالمختار اور اشباہ ونظائر مین موجود ہی کہ جو جانور کہ سردار کے داخل ہونے ذبح ہو وہ حرام ہی اگرچہ ذبح کے وقت خدا ہی کا نام اوسپر لیا جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت خدا کے نام سے جاندار حلال ہوتا تو فقہ مین اسکو کیون حرام لکھتے اللہ فہم درست کی توفیق دیوے اور کج فہمی سے بچاوے آمین اس حدیث مین جو بدعت والے کی حمایت کرنے والے پر لعنت فرمائی سو اسواسطے کہ بدعت دین مین اوس نئے کام کا نام ہی جسکی شرع مین کچھ اصل نہو تو حقیقت مین بدعت اور سنت اور شریعت مین ایسی نسبت ہی جیسے نور اور ظلمت مین تو جسنے بدعت نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم اور حمایت کی اوسنے حقیقت مین سنت اور شریعت کو مٹایا اسواسطے لعنت کا طوق اوسکے گلے مین آیا اور زمین کی نشانیان جیسے راہ کے منارے اور دیہات کے ڈانڈون پر درخت اور ٹیلے یا باغونکی کھائی خندق یا گھرون کی دیوارین انکا مٹانا اور گرانا موجب لعنت کا فرمایا اسواسطے کہ اسمین قصہ اور فساد ہوگا کہ ایک کی زمین دوسرے سے مل جاویگی اور راہ کا حساب نہ معلوم ہوگا ف لعنت کرنا دو قسم ہی لعنت ذاتی اور لعنت وصفی اہل سنت کے مذہب مین لعنت ذاتی یعنی نام لیکر لعنت کرنا سو اوس کافر کے جسکا کفر یقینی دلیل سے ثابت ہو درست نہین جیسے شیطان اور فرعون اور ابوجہل کہ انکا کفر بلاشبہہ ثابت ہی تو انکا نام لیکر لعنت کرنا درست ہی لیکن ہر دم اسکا وظیفہ سا کرنا کچھ کام کی بات نہین سو اسواسطے کہ لعنت کے معنی خدا کی رحمت سے دور کرنا ہین اور سوا کافر کے رحمت الٰہی سے کوئی ہمیشہ دور نہ ہیگا کہ مسلمان فاسق کے حق مین بعد سزا یا بدون سزا بخشش کی امید ہی اور لعنت وصفی یعنی بغیر نام لیے فاسق پر لعنت درست ہی جیسے کہ اس فصل کی حدیثون مین چور اور ماباپ کے گالی دینے والے پر لعنت فرمائی اسی طرح ظالم اور کاذب وغیرہ پر بھی درست ہی

فصل 1121 اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سرے پر لعن کی لفظ ہی ف اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ ثَلٰثَۃٌ مَنْ بَغٰی فِی الْحَرَمِ اَوْ اِلْحَادٌ فِیْہِ بِظُلْمٍ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃَ الْجَاہِلِیَّۃِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُہْرِیْقَ دَمَہٗ یعنی تین شخص اللہ کو بہت مبغوض ہین ایک جو حرم مین ظلم کرے دوسرا جو اسلام مین جاہلیت کی سنت نکالے تیسرا جو کسی کا خون ناحق کرنیکی طلب کرے اسلئے کہ اوسکا خون بہاوے اَلْمُلْحِدُ فِی الْحَرَمِ اَیْ الظَّالِمُ فِیْہِ وَالْمُرَادُ بِالظُّلْمِ الْمَعَاصِیْ وَالْمُرَادُ بِالسُّنَّۃِ الطَّرِیْقَۃُ وَالْعَادَۃُ وَالْمُرَادُ بِالْجَاہِلِیَّۃِ مَا کَانَ عَلَیْہِ اَہْلُ الْجَاہِلِیَّۃِ مِنَ الْاَفْعَالِ الْقَبِیْحَۃِ وَالْعَادَاتِ الرَّدِیْئَۃِ وَالْمُرَادُ بِالدَّمِ الْقَتْلُ وَالْمُرَادُ بِالْاِہْرَاقِ الْاِسَالَۃُ وَالْاِرَاقَۃُ وَالْمُرَادُ بِالْحَقِّ الْقِصَاصُ وَالْحَدُّ وَالرَّجْمُ وَنَحْوُہٗ مِمَّا ثَبَتَ بِالْبَیِّنَۃِ وَالْحُجَّۃِ وَالْاِقْرَارِ وَالْمُرَادُ بِالْغَیْرِ الْحَقِّ الْقَتْلُ بِغَیْرِ مُوْجِبٍ شَرْعِیٍّ وَالْمُرَادُ بِالْاِہْرَاقِ الْاِسَالَۃُ وَالْاِرَاقَۃُ وَالْمُرَادُ بِالْحَقِّ الْقِصَاصُ وَالْحَدُّ وَالرَّجْمُ وَنَحْوُہٗ مِمَّا ثَبَتَ بِالْبَیِّنَۃِ وَالْحُجَّۃِ وَالْاِقْرَارِ وَالْمُرَادُ بِالْغَیْرِ الْحَقِّ الْقَتْلُ بِغَیْرِ مُوْجِبٍ شَرْعِیٍّ

فصل 1122 اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سرے پر یہود کی لفظ ہی ف اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ ثَلٰثَۃٌ مَنْ بَغٰی فِی الْحَرَمِ اَوْ اِلْحَادٌ فِیْہِ بِظُلْمٍ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃَ الْجَاہِلِیَّۃِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُہْرِیْقَ دَمَہٗ یعنی تین شخص اللہ کو بہت مبغوض ہین ایک جو حرم مین ظلم کرے دوسرا جو اسلام مین جاہلیت کی سنت نکالے تیسرا جو کسی کا خون ناحق کرنیکی طلب کرے اسلئے کہ اوسکا خون بہاوے اَلْمُلْحِدُ فِی الْحَرَمِ اَیْ الظَّالِمُ فِیْہِ وَالْمُرَادُ بِالظُّلْمِ الْمَعَاصِیْ وَالْمُرَادُ بِالسُّنَّۃِ الطَّرِیْقَۃُ وَالْعَادَۃُ وَالْمُرَادُ بِالْجَاہِلِیَّۃِ مَا کَانَ عَلَیْہِ اَہْلُ الْجَاہِلِیَّۃِ مِنَ الْاَفْعَالِ الْقَبِیْحَۃِ وَالْعَادَاتِ الرَّدِیْئَۃِ وَالْمُرَادُ بِالدَّمِ الْقَتْلُ وَالْمُرَادُ بِالْاِہْرَاقِ الْاِسَالَۃُ وَالْاِرَاقَۃُ وَالْمُرَادُ بِالْحَقِّ الْقِصَاصُ وَالْحَدُّ وَالرَّجْمُ وَنَحْوُہٗ مِمَّا ثَبَتَ بِالْبَیِّنَۃِ وَالْحُجَّۃِ وَالْاِقْرَارِ وَالْمُرَادُ بِالْغَیْرِ الْحَقِّ الْقَتْلُ بِغَیْرِ مُوْجِبٍ شَرْعِیٍّ

تابع ہین اونکا بھیڑیونکا سا خوص ہی کہ جدھر ایک جھنڈ چلا اوسی طرف سب بھیڑین چلتی ہین ف اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ اَنَّ اَحَدَہُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّاْتِیَ اَہْلَہٗ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّہٗ اِنْ یُّقَدَّرْ بَیْنَہُمَا وَلَدٌ فِیْ ذٰلِکَ لَمْ یَضُرَّہُ الشَّیْطَانُ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون مین سے کوئی جب اپنی جورو سے صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے کہ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا یعنی شروع اللہ کے نام سے الٰہی بچا رکھ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو سو البتہ اگر جورو خاوند کے درمیان اوس صحبت مین کوئی لڑکا قسمت مین ہوگا تو اوسکو شیطان ہرگز ضرر نہ پونہچا سکیگا ف معلوم ہوا کہ صحبت دارہی سے غرض اولاد کی رکھے صرف آبریزی اور شہوت رانی ہی مقصود نہو اور سنت ہی کہ اس دعا کو اوس وقت پڑھ لیا کرے کہ اگر اولاد ہو

بیٹی تھی کہ میں اوسکو چاہتا تھا جیسے نہایت محبت مرد عورتوں سے رکھتے ہین یعنی مین اوسکا کمال عاشق تھا سو اوسکی طرف مائل ہوکر
مینے اوسکی ذات کو چاہا یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا سو اوسنے نمانا یہان تک کہ سو اشرفیان مین اوسکو دون یعنی سو اشرفیون پر
راضی ہوئی سو مینے محنت اور کوشش یہان تک کی کہ سو اشرفیان جمع کین سو مین اونکو اوسکے پاس لایا پھر جب مین اوسکے دونون پیرون
کے اندر واقع ہوا اوسنے کہا اے بندے خدا سے ڈر خدا سے اور مُہر کو نہ توڑ مگر جس طرح کہ اوسکا حق ہی یعنی بدون نکاح شرعی کے ازالۂ
بکارت نکر تو مین اوٹھ کھڑا ہوا اوسکے اوپر سے سوا آہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ مدت کی دلی آرزو تیری رضامندی کے واسطے ترک کی ہو
تو کھول دے ہمارے واسطے اس پتھر سے ایک روزن تو خدا نے اونکے واسطے کھول دیا اور تیسرے آدمی نے کہا کہ آہی مینے ایک مزدور رکھا تھا
اور من بھر مزدوری پر جسمین سو رطل چاول سماوین تو جب وہ اپنا کام کر چکا اوسنے کہا میرا حق دے سو اوسکا حق مینے اوسکے آگے
کیا سو اوسکو چھوڑ گیا اور اوسکی طرف سے مونہہ موڑا تو ہمیشہ مین اوسکو بوتا رہا یہان تک برکت ہوئی کہ اوس مال سے گائے بیل اور
غلام اونکے چرانے والے جمع ہوگئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا سو کہنے لگا کہ خدا سے ڈر اور میرا حق لیکر مجھپر ظلم نکر مینے کہا جا ان گائے بیلون اور
اونکے چرانے والون کی طرف سو اونکو لے تو اوسنے کہا خدا سے ڈر مجھسے مسخراپن نکر سو مینے کہا مین تجھسے کھلی نہین کرتا لے ان گائے
بیلون اور اونکے چرانے والون کو یعنی یہ سچ مچ تیرا ہی مال ہی سو اوسنے لیا اور اپنا سب مال لیکر چلا گیا سو آہی اگر تو جانتا ہو کہ مینے یہ
امانتداری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو کھول دے جتنا باقی رہا ہی سو خدا نے باقی رہے پتھر کو کھول دیا ف اس حدیث مین
بہت کام کام کے فائدے ہین اول یہ کہ سخت مصیبت اور نہایت بلا مین جسکی کوئی تدبیر نہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا
وسیلہ پکڑے حق تعالی اوسکو نجات دیگا دوسرے یہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور جورو اور لڑکون کے حق پر مقدم ہی اور عمدہ نیکیون مین
داخل ہی تیسرے یہ کہ قادر ہوکر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہی
اور خدا کو نہایت پسند ہی چوتھے یہ کہ حق والونکا حق ادا کرنا رضائے آہی کا عمدہ وسیلہ ہی پانچوین یہ کہ جو مالک کے بدون اجازت اوسکا
ناج بووے تو اوسکے حاصلات کا مالک ہی مالک ہی ف ۱۱۴۲ ابو ھریرۃ بینما رجل یسوق بقرۃ قد حمل علیھا
التفتت الیہ البقرۃ فقالت انی لم اخلق لھذا ولکنی انما خلقت للحرث فقال الناس سبحان
اللہ بقرۃ تکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا وابو بکر وعمر وبینما راع
فی غنمہ عدا علیہ الذئب فاخذ منھا شاۃ فطلبہ الراعی حتی استنقذھا منہ فالتفت الیہ الذئب
فقال لہ من لھا یوم السبع یوم لیس لھا راع غیری فقال الناس سبحان اللہ ذئب یتکلم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا وابو بکر وعمر وما ھما ثم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد بیل کو ہانکتا تھا اوسپر بوجھ لادے ہوئے بیل نے اوسکی طرف دیکھا سو کہا مین اس
بوجھ لادنے کے واسطے نہین پیدا ہوا مین تو کھیتی کے واسطے پیدا ہوا ہون لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل بھی بولتا ہی تو حضرت نے فرمایا کہ مین
مین اس بات کو سچ جانتا ہون اور ابو بکر رضہ اور عمر رضہ سچ جانتے ہین اور جس حالت مین کہ کوئی چرانے والا اپنی بھیڑ بکریون مین تھا تو اوسپر
ایک بھیڑیا دوڑا تو اون مین سے ایک بکری لے گیا تو اوسکی تلاش مین یہ چرانے والا یہان تک کہ اوسکو بھیڑیے سے چھڑا لایا تو بھیڑیے نے
اوسکی طرف دیکھا سو کہا کون بھیڑ بکری کو قیامت مین بچاویگا جس دن اوسکا کوئی چرانے والا میرے سوا نہوگا تو لوگون نے تعجب سے کہا

۱۱۲۸ یا زمردلی کا بیان کیا ق (ابن عمر) رانی مرکتہ بین یعنجا ثم ابن صیاد بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد کی ماں اوسکو چھوڑتی تو اپنا حال ظاہر کرتا ف ابن صیاد کا حال کئی بار ہوچکا کہ بچپنے مین یہودی کا
ایک سکہ کا تھا جسکو سب سے اوپر رکھتا تھا آیندہ باتین کچھ بیان کرتا تھا سو ایک روز باغ مین کپڑا اوڑھے لیٹا غن غن کچھ کرتا تھا حضرت
اودھر سے نکلے درخت کی آڑ مین ہوکر چاہا کہ اوسکی آواز سنین اوسکی ماں نے کہا ہی ابن صیاد دیکھہ محمد آئے سو وہ چپ ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی اگر اوسکی ماں نہ روکتی تو کچھ اور اوسکا حال معلوم ہوتا کہ کیا تھا معلوم ہوا کہ اہل حق کو اہل باطل کا حال مخفی ہوکر دریافت کرنا درست ہی

۱۱۲۹ تاکہ اوسکے ابطال سے لوگون کو خبردار کردین ق جابر لو ترکتہ ما زال قائما ق آہ لام مالک حین
عصرت العلۃ التی کانت تصیبنی فیھا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو گھی کی مشک چھوڑتی تو ہمیشہ اوسمین گھی بنا رہتا یہ حضرت نے ام مالک سے کہا جبکہ اوسنے اوس
مشک سے گھی نچوڑ لیا جسمین سے حضرت کو بھیجا کرتی تھی ف ام مالک مدنے مین ایک بی بی تھین اون سے روایت ہی کہ میرے پاس ایک مشک بھر
گھی تھا مین اوسکا گھی ہمیشہ حضرت کو بھیجا کرتی تھی کبھی اوسکا گھی کم نہوتا تھا ایک روز مینے اوسکا گھی نچوڑا تو گھی بالکل چھک گیا
مینے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو اوسکو اگر نچوڑتی تو کبھی گھی سے خالی نہوتی یہ معجزہ تھا حضرت کا ق

۱۱۳۰ ابوھریرۃ لو تعلمون ما اعلم لبکیتم کثیرا ولضحکتم قلیلا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو البتہ رویا کرو بہت اور ہنسو تھوڑا ف یعنی موت کی سختیان اور قبر کے رنگ برنگ عذاب
اور قیامت کی مصیبتین اور دوزخ کی آگین اگر تم جانو کمال یقین سے جیسا کہ مین جانتا ہون تو خواب اور خورد بھول جاؤ خوشی پر غم غالب

۱۱۳۱ ہوجاوے غفلت کا سبب جو حین سے رہتے ہو ق علی لو دخلتموھا ھلم نزالوا فیھا الی یوم القیمۃ یعنی النار
التی اوقدھا عبداللہ بن حذافۃ السھمی امیر من امرآء بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اوسمین گھستے تو ہمیشہ قیامت تک اوسمین پڑے رہتے یعنی اوس آگ مین جسکو عبداللہ بن حذافہ سہمی نے جلایا تھا جو ایک
سردار تھا حضرت کے سرداروں سے ف عبداللہ بن حذافہ کو حضرت نے ایک لشکر کا سردار بناکر کہین جہاد کو بھیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا سردار
کہے اوسکی اطاعت کیجیو تو ایک روز عبداللہ اپنے لشکر سے غصے مین آئے اور بہت سی آگ روشن کی اور لشکر سے کہا کہ اس آگ مین گھس جاؤ
اس واسطے کہ حضرت نے میری اطاعت تمپر واجب کردی ہی لشکر نے کہا کہ ہمنے حضرت کا کلمہ دوزخ کی آگ کے خوف سے کہا ہی سو ہم آگ مین کیونکر
گھسین جب قصہ حضرت نے سنا تب یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کی اطاعت اور ماں باپ کی اطاعت اور اوستاد یا پیر کی اطاعت
خلاف شرع کام مین ہرگز درست نہین چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ کسی مخلوق کی اطاعت خدا کے گناہ مین درست نہین تابعداری
تو نیک کام مین چاہیے

۱۱۳۲ م ابوھریرۃ لو دعیت الی کراع لاجبت ولو اھدی الی ذراع او کراع لقبلت بخاری مین
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین دعوت مین بکری کے دست پا کی طرف بلایا جاؤن تو البتہ قبول کرون اور اگر بکری کا ہاتھہ یا پانون کا مجکو
تحفہ دیا جائے تو قبول کرون ف یعنی دعوت اور تحفے مین تھوڑے بہت اور اچھے برے کا خیال نہچاہیے مسلمان کی خاطرداری ضرور ہی

۱۱۳۳ م ابوھریرۃ لو دنا منی لاختطفتہ الملائکۃ عضوا عضوا یعنی ابا جہل مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابوجہل میرے پاس جاتا تو اوسکے جوڑ جوڑ کو فرشتے اچک لیجاتے ف ابوجہل نے ایکبار کافرون سے پوچھا کہ تمہارے

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کرے خدا اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال مین بال کو جوڑے اور اوس عورت پر جو اپنے بالون سے اور بال جوڑاوے اور اوس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اوس عورت پر جو اپنا بدن گدواوے ف بال مین بال جوڑنا اور بدن گودنا حرام ہی اس واسطے کہ اسمین تغییر خلقت الٰہی ہی اور تزویر اور بناوٹ بھی ہی کہ آدمی دھوکا کھاوے ف عَایِشَۃُ لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِھِمْ ۱۱۱۸
مَسَاجِدَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود اور نصاریٰ پر کہ اون لوگون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد بنایا ف بخاری اور مسلم مین روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی حضرت ڈرے کہ مبادا کہین میری اُمت بھی یہود اور نصاریٰ کی طرح میری قبر کو مسجدہ ٹھہراوے اور جندب رضہ سے روایت ہی کہ مینے پانچ روز حضرت کے انتقال سے پہلے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اگلی اُمتون نے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا تم خبردار رہو قبرون کو سجدہ گاہ نہ بنایو مین تمکو منع کیے دیتا ہون یہود اور نصاریٰ پیغمبرون اور نیکون کی قبرون پر مسجدین بناکر عبادت کرتے تھے اور قبرون کی طرف سجدہ کرنے تو صاف شرک تھا اسواسطے حضرت نے تاکید سے منع کیا معلوم ہوا کہ جو بات مسجد اور کعبے کو خاص ہی وہ قبر پر بچاہیے خواہ پیغمبر کی قبر ہو خواہ اولیا کی اسیواسطے قبرون کو سجدہ کرنا اور اونکے گرد گھومنا درست نہین اسواسطے کہ طواف کعبے کو مخصوص ہی اور اسیواسطے قبرستان مین نماز پڑھنا منع ہی ہندوستان مین اولیا کی قبرون پر اکثر شرک کے کام ہوتے ہین اور جس سے حضرت نے انتقال کے وقت کمال تاکید سے منع کیا تھا یہود نصاریٰ سے بھی زیادہ اب لوگ کرتے ہین خدا مسلمانون کو توفیق دے کہ اپنے پیغمبر کی حدیث سمجھین اور ان کاموں سے کنارہ کرین
محمدی مین آمین م اِبْنُ عُمَرَ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ مَثَّلَ یَا کُمْیُوْنَ اِسلمین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا لعنت کرے ۱۱۱۹
اوسپر جو جاندار کے ہاتھ پانون اور ناک کان کاٹے ف اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین ناحق رنج رسانی اور تغییر خلق الٰہی ہی م عَلِیٌّ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَیْہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ غَیَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ مسلم مین علی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اوسپر جو اپنے ماباپ پر لعنت کرے اور خدا لعنت کرے اوسپر جو خدا اسوکسی اور کے واسطے جانور ذبح کرے اور خدا لعنت کرے اوسپر جو بدعت نکالنے والے کو پناہ دے اور اپنے کان مین رکھے اور خدا لعنت کرے اوسپر جو زمین کے پتے اور نشانیان مٹاوے ف ماباپ کو لعنت کرنا اور گالی دینا دو صورت سے ہوتا ہی یا تو خود کہے یا غیر سے کہلاوے اس طرح کہ جب اسنے دوسرے کے ماباپ کو گالی دی تو وہ اسکے ماباپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین یہی سبب ٹھہرا اور غیر خدا کے واسطے جانور ذبح کرنا کئی صورت سے ہوتا ہی ایک صورت تو یہ کہ خدا کا نام ذبح کے وقت نلیا جاوے جیسے اجمیر کرتے ہین اوسکو جھٹکا کہتے ہین دوسری صورت یہ کہ قبر پر یا تو پ پر یا نشان پر یا عمارت پر یا دیوبھوت کے واسطے ذبح کرین تیسری یہ کہ ہر چند ذبح کے وقت تو خدا کا نام لین لیکن تعظیم اور تقرب اور نذر اور نیاز غیر خدا کی کرین جیسے سید احمد کبیر کی گائے اور شیخ سدو کا بکرا ان تینون صورتون مین جانور تو مردار ہی اور کرنے والے پر موجب اس حدیث کے لعنت ہی اسواسطے کہ یہ ذبح خدا کے واسطے نہین اور یہ جو بعضے لوگ بات بناتے ہین کہ سید احمد کبیر کی گائے اور شیخ سدو کے بکرے پر ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جاتا ہی اور خونریزی خدا ہی کے واسطے ہی صرف گوشت سے غرض ہی تو بیشبہہ حلال ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ جب غیر خدا کی منت مانی اور نیت بگڑی تو صرف زبانی خدا کے نام لینے سے کیا ہوتا ہی اور یہ غلط بات ہی کہ خونریزی خدا کے واسطے ہی صرف گوشت سے غرض ہی اسواسطے کہ جب اونکے منت ماننے والون سے کہیے کہ تم

اگر وہ نے ادبی کرتا تو اوسکو فرشتے پکڑ لیتے یعنی ابوجہل کو جب کہ اوسنے کہا تھا کہ اگر میں محمد کو کعبے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو اوسکی گردن
۱۱۳۷ کچل ڈالونگا ف اسکا قصہ تیسری حدیث میں مفصل ہو چکا ق جابرؓ لی قال جاء مال البحرین قد اعطیتک
هکذا وهکذا وهکذا قالہ لہ بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آویگا
تو میں تجکو دونگا اس طرح اور اس طرح اور اس طرح یعنی انجلی بھر بھر کے تین بار دونگا یہ حضرت نے جابر سے کہا تھا ف جابرؓ سے
روایت ہی کہ مجسے حضرت نے یہ وعدہ کیا تھا حضرت کی زندگی میں بحرین کے ملک سے مال نہ آیا جب حضرت کا انتقال ہوا اور صدیق اکبر خلیفہ
ہوئے تو اوس ملک سے مال آیا صدیق اکبر نے کہا کہ جسکا حضرت پر قرض ہو یا جس سے حضرت نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ظاہر کرے
تب میں نے یہ حدیث بیان کی صدیق اکبر نے کہا مجسے کہ اپنا انجلا بھر اور گن میں نے اون دونوں سے اپنے دونوں ہاتھ بھر کے گنا تو
پانچ سو درم تھے صدیق اکبر نے کہا کہ ہزار درم اور گن لے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مال کا وعدہ کرے تو اوسکا نائب اوس وعدہ کو
۱۱۳۸ پورا کرے م ابوہریرہؓ لی قلت نعم لو جئت ولما استطعتم ق لہ حین قیل اکل عام یعنی
وجوب الحجۃ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں ہاں کہتا تو ہر سال حج واجب ہو جاتا اور ہر گز تم سے ہو سکتا
یہ حضرت نے فرمایا جب لوگوں نے کہا تھا کہ کیا ہر سال حج فرض ہی ف حضرت نے حجۃ الوداع میں فرمایا کہ ای لوگو خدا نے تم پر حج فرض کیا سو تم
حج کرو اقرع بن حابس نے پوچھا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہی تین بار پوچھا حضرت نے شفقت مہ کے سبب سے جواب نہ دیا بعد اسکے حدیث مذکور
۱۱۳۹ یعنی نے سوال اور بیفائدہ نہ سوال کیا کرو اگر ہر سال فرض ہوتا تو حضرت خود صاف بیان کرتے ق عمران بن حصینؓ لی قلتها
وانت تملك امرك اقلحت كل الفلاح قالہ لاسیر من بني عقیل اصابوا معها العضباء
فاوثقوہ فقال انی مسلم بخاری اور مسلم میں عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اوسکو کہتا یعنی اسلام ظاہر کرتا
اوس حالت میں کہ تو اپنا اختیار رکھتا تھا تو نہایت چھٹکارا پاتا یہ حضرت نے قوم بنی عقیل کے قیدی کو فرمایا جسکے پاس اصحاب نے وہ
اونٹنی پائی جسکا نام عضبا تھا پھر اصحاب نے اوسکو باندھا تو اوسنے کہا کہ میں مسلمان ہوں ف مصابیح میں عمران بن
حصین سے روایت ہی کہ قوم ثقیف قوم بنی عقیل سے ہم قسم تھی سو ثقیف کی قوم نے حضرت کے دو اصحاب پکڑ رکھے حضرت کے اصحاب نے عقیل
کے ایک شخص کو پکڑ لائے اوس شخص نے حضرت سے کہا کہ مجکو کیوں پکڑا ہی حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے ہمقسم لوگوں کے بدلے گرفتار ہوا ہی جب حضرت
وہاں سے ہٹے تو اوسنے کہا ای محمد ای محمد تو مسلمان ہوں تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی اگر حالت اختیار میں قبل قید ہونے سے تو اسلام ظاہر کرتا تو
۱۱۴۰ تیرے حق میں بہت بھلا ہوتا اب چھوٹ نہیں سکتا پھر حضرت نے اوسکو بدلا دیکر اپنے دونوں اصحاب قوم ثقیف کی قید سے چھڑائے خ ابوہریرہؓ
لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ ابناء فارس ومن ذوی لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال
او رجل من هؤلاء بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایمان پروین پر لٹکا ہوتا تو بھی فارسیوں کی اولاد
اوسکو پا جاتی اور دوسری روایت یوں ہی کہ اگر ایمان پروین پاس ہوتا تو بھی ان فارسیوں سے ایک مرد یا بہت مرد پا جاتے ف مصابیح
میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ سورہ جمعہ کی یہ آیت واخرین منهم لما یلحقوا بهم یعنی پاکیزہ
وہ خدا جسنے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اوروں کی طرف جو ابھی عرب کو نہیں ملے ایک مرد نے تین بار پوچھا کہ وے لوگ کون ہیں جو
عرب کے سوا ہیں تو حضرت نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور یہ حدیث فرمائی ثریا اور پروین اون چند ستاروں کا نام ہی جو نہایت متصل ایں

فضیلت ایمان
فارسیان ایمان
باریک بینی و
دور بینی ایشان

۱۱۲۳ تا بارکت ہو خ ابو ہریرہؓ لو ان الانصار سلکوا وادیا او شعبا لسلکت وادی الانصار بخاری مین ابن ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر انصار چلتے پہاڑ کے نیچے کی راہ یا اوپر کی تو مین انصار کی راہ پر چلتا ف دین مین امت پر نبی کی اطاعت
واجب ہی نبی پر امت کی اطاعت نہین تو اس حدیث مین اگر ظاہری راہ مراد ہی تو مطلب صاف ہی کہ دین کی بات نہین اور اگر راہ سے عمل کا طریقہ مراد ہی
تو مطلب یہ ہی کہ دنیاوی کاموں مین اور مباحات مین حضرت کو انصاریون کی خاطر داری منظور ہی یہ حدیث انصار کی بزرگی پر صاف دلیل ہی

۱۱۲۴ ق ابو ھریرۃ لو ان رجلا اطلع الیک بغیر اذن فخذفتہ بحصاۃ ففقأت عینہ ما کان
علیک جناح بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد جھانکے تیرے گھر مین بدون تیری اجازت پھر تو
اوسکو کنکری سے مارے سو تو اوسکی آنکھ پھوڑے تو تجھپر گناہ نہوگا ف اس حدیث کا مطلب آگے ہو چکا

۱۱۲۵ م ابو ایوب لو انکم
لم تکن لکم ذنوب یغفرھا اللہ لکم جاء اللہ بقوم لھم ذنوب فیغفرھا لھم مسلم مین ابو ایوبؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمھارے گناہ نہوتے جنکو خدا بخشتا تو البتہ خدا اوس قوم کو لاتا جسکے گناہ ہوتے پھر اونکی مغفرت کرتا ف
اس حدیث سے حضرت نے اپنے اصحاب کو دلاسا دیا اس واسطے کہ اکثر اصحاب کو خوف الٰہی بہت غالب تھا بعضون نے گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا
بعضون کا قصد تھا کہ دنیا چھوڑ پہاڑ پر بیٹھ رہین اور شب و روز عبادت کرین بعضون کا یہ ارادہ تھا کہ آلہ تناسل کو کاٹ ڈالین تاکہ حرام کاری
مین گرفتار ہون یعنی جیسے اوسکی صفت منتقم ہی کہ گناہ پر پکڑتا ہی اور سزا دیتا ہی ویسی اوسکی غفار بھی صفت ہی کہ گناہون کو معاف
بھی کرتا ہی یعنی مسلمان گنہگار جیسے اپنے گناہون سے ڈرے ویسے ہی اوسکے رحم اور کرم پر بھی نظر رکھے ناامید نہو جاوے کیونکہ ناامیدی
کفر ہی اور اس حدیث کا وہ مطلب نہین کہ خدا کو غفار جان کر گناہون پر کمر باندھے اور اوسکی قہاری کو بالکل بھول جاوے کہ یہ صاف کفر ہی

۱۱۲۶ ق ام حبیبۃ بنت ابی سفیان لو انھا لم تکن ربیبتی فی حجری ما حلت لی انھا ابنۃ اخی
من الرضاعۃ ارضعتنی وابا ھا ثویبۃ فلا تعرضن علی بناتکن ولا اخواتکن یعنی درۃ
بنت ابی سلمۃ قالہ لھا لما عرضت علیہ اختھا عزۃ بخاری اور مسلم مین حضرت ام حبیبہ ابی سفیان کی
بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ اگر درہ میری بی بی کی لڑکی میری گود کی پالی نہوتی تو بھی میرے واسطے حلال نہوتی بمقتضی درہ
تو میری دودھ شریکے بھائی کی بیٹی ہی مجکو اور اوسکے باپ کو ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا ہی سوای میری بیٹیون اپنی لڑکیون
اور اپنی بہنون کے نکاح کرنے کو میرے ساتھ نکاح کرو یہ حضرت نے حضرت ام حبیبہ سے کہا جبکہ اونھون نے اپنی بہن عزہ کے نکاح کو حضرت سے کہا تھا
ف حضرت ام حبیبہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت میری بہن سے جسکا عزہ نام ہی آپ نکاح کیجیے حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ جورو کی
حیات مین سالی سے نکاح کرنا درست نہین پھر حضرت ام حبیبہ نے کہا کہ یا حضرت مینے سنا ہی کہ ابوسلمہ کی بیٹی سے جسکا درہ نام ہی آپ
نکاح کیا چاہتے ہین حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ غلط بات ہی کہ اول تو درہ میری ربیبہ ہی یعنی ام سلمہ کی لڑکی ہی اور دوسرے دودھ کے
رشتے سے میری بھتیجی ہی نکاح کی کون صورت ہی

۱۱۲۷ م ابو برزۃ لا اسلمی لو اھل عمان اتیت ما سبوک ولا ضربوک
قالہ لرجل بعثہ الی حی من احیاء العرب فسبوہ وضربوہ مسلم مین ابو برزہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر تو عمان کے لوگون پاس جاتا تو تجکو نہ گالی دیتے نہ مارتے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسکو عرب کے کسی گروہ پاس بھیجا تھا سو اون
لوگون نے اوسکو گالی دی اور مارا تھا ف عمان شام کے ملک یا یمن کے ملک مین ایک شہر کا نام ہی وہان کے لوگون کی خوش خلقی اور

اس مضمون کی حدیث ہی کہ اناج کے تولنے یا ناپنے مین برکت ہی تو مطلب یہ ہی کہ مول لینے اور بیچنے کے وقت تو تولنا ضرور ہی تاکہ کمی زیادتی نہو اور اپنے گھر کے خرچ یا خیرات کے واسطے تولنا نچاہیے کہ اسمین برکت ہی اسواسطے کہ تول تول خرچ کرنے والے کی نظر خدا پر رہتی ہی اناج پر رہتی ہی

۱۱۴۶ ف ابن عباس لو یعطی الناس بدعواھم لادعی ناس دماء رجال واموالھم ولکن الیمین علی المدعی علیہ مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بدون گواہ صرف دعوے پر لوگون کو دلوایا جاوے تو بعضے لوگ مردون کے خونون اور مالون کا ناحق دعوی کرین ولیکن مدعا علیہ پر تو قسم ہی ف یعنی اگر شرع مین مدعی کے گواہ طلب نہوتے صرف دعوی کرنے پر مقدمہ فیصل ہوتا تو بہت بے دین لوگ لوگون کے ناحق خون کراڈالتے اور مال ہضم کرتے اسی واسطے شرع مین یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مدعی دعوی کرے اور معتبر گواہ لاوے تو جیتے اور اگر اوسکے گواہ نہون تو مدعا علیہ قسم کھاوے کہ مدعی جھوٹا ہی تو مدعی ہارے اور اگر گواہ نہون اور مدعا علیہ قسم سے انکار کرے تو مدعا علیہ ہارے مدعی جیتے چنانچہ یہ تفصیل اور احادیث مین موجود ہی

قولہ دعوی کرین وقسم کھاوین مدعا علیہ وغیرہ طلب گواہان

۱۱۴۷ ق ابوھریرۃ لو یعلم الکافر بکل الذی عند اللہ من الرحمۃ لم ییاس من الجنۃ ولو یعلم المؤمن بکل الذی عند اللہ من العذاب لم یامن من النار بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ اگر کافر خدا کی سبکی سب رحمت کو جانے تو باوجود کفر کے بہشت سے ہرگز ناامید نہو اور اگر ایماندار خدا کے سبکے سب عذاب کو جانے تو دوزخ سے ہرگز نڈرہوے ف شعر اگر درد ہدیک صلای کرم ✤ غزازیل گوید نصیبی برم ✤ دران دم کہ از فضل پرسند وقول ✤ اولوالعزم صفت رائتن برزد زبھول ✤ رحمت اور عذاب خدا کی دو صفتین ہین اور خدا کی صفت کی انتہا نہین جیسے اوسکی ذات کامل ہی ویسی اوسکی

۱۱۴۸ ق ابوجحیفۃ عبداللہ بن الحارث لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ بخاری اور مسلم مین ابوجحیفہ سے روایت ہی جنکا نام عبداللہ بن حارث ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے کا چلنے والا جانتا کہ اوسپر کتنا عذاب ہوگا تو مقرر اوسکو تھامان کا کھڑا ہونا چالیس برس یا چالیس مہینے یا چالیس گھڑی اوسکے آگے چلنے سے بہتر معلوم ہوتا ف اس حدیث مین راوی کے خلاف روایت نہین کی کہ چالیس برس یا چالیس مہینے یا چالیس دن یا گھڑی لیکن امام طحاوی نے جو بڑے محدث ہین کہا ہی کہ چالیس برس مراد ہین دین اللہ احکم

۱۱۴۹ ق ابوھریرۃ لو یعلم المؤمن ما عند اللہ من العقوبۃ ما طمع بجنتہ احد ولو یعلم الکافر ما عند اللہ من الرحمۃ ما قنط من جنتہ احد بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایماندار جانتا جتنا کہ خدا کے پاس عذاب ہی تو اوسکی بہشت کی کوئی طمع نکرتا اور اگر کافر جانتا جتنی کہ خدا کے پاس رحمت ہی تو اوسکی بہشت سے کوئی ناامید نہوتا

۱۱۵۰ ق ابوھریرۃ لو یعلم الناس ما فی النداء والصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستھموا علیہ لاستھموا ولو یعلمون ما فی التھجیر لاستبقوا الیہ ولو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح لاتوھما ولو حبوا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جتنا ثواب کہ اذان دینے اور جماعت کی اول صف مین ہی پھر جھگڑا فیصل ہونیکا کوئی طریق نپاوین سوائے قرعہ ڈالنے کے تو البتہ قرعہ ہی ڈالین اور اگر جانین کہ کیا ثواب ہی ظہر کے اول وقت نماز پڑھنے مین تو جماعت کے واسطے مسجد مین حاضر ہونے کی نہایت جلدی کرین اور اگر جانین کہ کتنا

ہوئے تھا اپنا سر زمین خاک پر ملتا ہوں یعنی سجدہ کرتا ہوں کہا فرمایا نے کہ بابا جبرئیل نے کہا ہے اور عزیزی کی قسم کہ اگر میں اوسکو اس حالت میں دیکھوں تو اپنے بازو سے پکڑ کر گردن کھینچ ڈالوں سو ایک روز حضرت نماز پڑھتے تھے کہ وہ ناپاک اوسی قصد پر چلا جب حضرت کے پاس گیا تو اوسنے دونوں خیموں کے طرف بھاگا لوگوں نے کہا تو کیوں بھاگا اوسنے کہا کہ مجھکو اپنے اور محمد کے درمیان آگ سے بھری ہوئی خندق نظر پڑی اور سکے گرد اور اندر سایات آگ اور بہت سے ہولناک چیزیں تھے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میرے قریب مرد ہوتا تو نوچ ڈالتے اوسکو فرشتے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے یہ حدیث ہے ۱۲ منہ وَهُوَ بَعْضُ حَدِيثٍ طَوِيلٍ وَفِيهِ لَوْ دَنَا لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَاَنَا اَسْتَغْرِبُ لِقِرَاءَةِ اُبَيٍّ اَلْبَارِحَةَ ۱۱۳۴ مسلم میں ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجکو دیکھتا جس وقت کہ میں رات کو تیرا قرآن پڑھنا سنتا تھا تو مجکو بہت خوش آواز پاتا ہوں ۱۲ منہ ف ابو موسیٰ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ۱۱۳۵ ابو موسیٰ تحقیق تو خوش آواز تھے رات کو قرآن پڑھتے تھے کہ حضرت اتفاق گزرے تو کہ سنکے پڑھا کر سنکے سمع کو یہ حدیث ابو موسیٰ سے فرمائی ف ابن عباس لَوْ سَأَلَنِي فِدْيَةَ الْقِطْمِ لَأَعْطَيْتُهَا هَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ فِيكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَرَاَيْتُنِي لَا رَاكَ الَّذِي اُرِيتُ فِيكَ مَا اُرِيتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي ۱۱۳۶ اَمَّا مُسَيْلِمَةُ وَثَابِتٌ هُوَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری میں عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا کہ اگر تو مجھسے اس کھجور کی چھڑی کا مکر مانگیگا تو اتنا بھی تجکو نہ دونگا اور خدا کے قصد کو جو تیرے حق میں مجھ چکا ہے تو ہرگز نہ ٹال سکیگا یعنی تجکو ہلاک کریگا اور دونوں جہان میں فضیحت کریگا اور اگر تو اسلام سے پھرا تو البتہ خدا تیرے کو پچھاڑ کا اور مقرر میں تجکو وہی جانتا ہوں جو مجکو خواب میں دکھلایا گیا جو کہ دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجکو میری طرف سے جواب دیگا مراد ثابت سے وہ ثابت ہے جو قیس بن شماس کا بیٹا ہے ف عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ مسیلمہ کذاب حضرت کی حیات میں ملک یمامہ سے بہت بڑی فوج کا ہجوم لیکر مدینے میں آیا اور حضرت کو پیغام دیا کہ اگر محمد اپنی موت کے بعد پیغمبری کا عہدہ مجکو دیں تو میں ملک یمامہ کا بکہ مع قومیں مسلمان قبول کرونگا اور تابعدار ہونگا تو حضرت اوسکے پاس تشریف لیگئے حضرت کے ہاتھ میں کھجور کی چھڑی تھی اوسکے سر کے اوپر کھڑے ہوکر یہ حدیث فرمائی یعنی میں نے اصل خواب میں دیکھا ہے کہ تو پیغمبری کا دعوی کریگا تو خدا تجکو غارت بھی کریگا اور مسیلمہ کذاب نے قرآن کے مقابلے میں کچھ خرافات اور مہملات کی تک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات میرے سننے کے لائق نہیں اوسکی جواب دہی کو میری طرف سے ثابت بن قیس کفایت کریگا ثابت بن قیس انصاری تھے پر گویا حضرت کے خطیب تھے چنانچہ ثابت نے اوسکے خرافات کو ایسا اچھا اڑایا کہ کچھ ثابتہ نہ رکھا بعد اوسکے مسیلمہ کذاب اپنے ملک کو پلٹ گیا اور وہاں حضرت کی پیغمبری میں شرکت کا دعوی کیا حضرت کے خط لکھا کہ ہم نبوت میں تمھارے شریک ہوئے سب ملک کی زمین آدھی تمھاری آدھی ہماری حضرت نے جواب لکھا کہ زمین تو حقیقت میں خدا کی ہے اپنے بندوں میں سے جسکو چاہے اوسکو دے اور آخرت تو خاص پرہیزگاروں کے لیے ہے بعد حضرت کے انتقال کے مسیلمہ نے شرکت کا دعوی چھوڑ کر کل نبوت کا دعوی شروع کیا ہزاروں لوگ اوسکے تابعدار ہوگئے تھے صدیق اکبر نے اپنی خلافت میں غیب فوج کشی کرکے اوسکو مارا اور اوسکے لوگوں کو مسلمان کیا اگر صدیق اکبر اوسکو نہ مارتے تو اب تک اوسکے لوگ اوسی کا کلمہ پڑھتے جاتے ہزاروں میں فساد پڑتا جیسے شیعہ سنی میں بحث رہتی ہے اوسکے مذہب والوں سے بھی ہر سبھا اسی مقام سے اگر آدمی غور کرے تو صدیق اکبر کی فضیلت کو سمجھ جاوے کہ دین میں ایسے ایسے عمدہ کام دین سے ہوئے ۱۲ منہ وَفِي لَفْظٍ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَوْ فَعَلَهُ لَاَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ تَعْنِي اَبَا جَهْلٍ لَمَّا قَالَ اِنْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَاَطَأَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ ۱۱۳۷ بخاری میں عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

۱۱۵۷ درست ہے ق انس لَوْلَا اَنَّ مَعِیَ الْهَدْیَ لَاَحْلَلْتُ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ قربانی نہوتی تو البتہ میں عمرہ کرکے حج کا احرام اوتار ڈالتا ف کفار کے نزدیک حج کے موسم میں عمرہ کرنا نہایت بدتھا تو اس رسم کے دور کرنے کے واسطے جب حضرت حجۃ الوداع میں آئے تب مکے میں داخل ہوئے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام اوتار ڈالے پھر حج کے وقت حج کا احرام کرے اور خود حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا بعضے اصحاب کو احرام اوتارنے میں حضرت کو

۱۱۵۸ احرام باندھے دیکھکر تامل ہوا تب حضرت نے یہ عبرت فرمائی یعنی میں قربانی کے سبب سے ناچار ہوگیا نہیں تو میں بھی احرام اوتار ڈالتا ق انس لَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَکَلْتُهَا بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مجھکو اسکا خوف نہوتا کہ شاید یہ کھجور زکوٰۃ کی ہو تو میں اوسکو کھا جاتا ف حضرت نے ایک کھجور راہ میں پڑی دیکھی تب یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ

۱۱۵۹ حقیر چیز اگر راہ میں پڑی پاوے جسکے گر جانے سے مالک کو کچھ غم نہو تو اوسکا لینا اور کھانا درست ہے ق ابوھریرۃ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّةٍ وَلٰکِنْ لَا اَجِدُ حَمُوْلَةً وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَیْهِ وَ یَشُقُّ عَلَیَّ اَنْ یَتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانوں پر رنج نہوتا تو میں کسی لشکر کا ساتھ نہچھوڑتا لیکن میں بار برداری اور سواری نہیں پاتا اور میرے پاس وہ چیز نہیں جسپر اصحاب کو سوار کروں اور مجھپر رنج ہوتا ہے کہ مسلمان مجھسے چھوٹ رہیں ف سریہ اوس لشکر کو کہتے ہیں جو سو سپاہیوں سے زیادہ ہوں اور حضرت انکے ساتھ نہ تشریف لیگئے ہوں یعنی حضرت کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر ایک لڑائی میں شریک ہوں لیکن ابتدائے اسلام میں اسباب اور قلت سواری سے سب اصحاب ساتھ نجا سکتے تھے اس سبب سے حضرت بھی کم جاتے تھے اور حضرت کو بدون اصحاب کے جانا اسواسطے پسند نہ آتا تھا کہ جانیوالے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اس حدیث

۱۱۶۰ میں جہاد کی فضیلت اور رفیقوں کی رعایت رکھنے کا بیان ہے ق ابوھریرۃ لَوْلَا بَنُوْا اِسْرَآئِیْلَ لَمْ یُخَنَّزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَهَا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر نبی اسرائیل کی قوم نہوتی تو گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بدخواہی نکرتی ف حضرت موسیٰ کے ساتھ بنی اسرائیل کو من اور سلویٰ اترتا تھا اور حکم خدا یہ تھا کہ باسی نہ رکھا کرو ہر روز تمکو تازی شیرینی اور تازہ چڑیوں کا گوشت ملا کریگا بنی اسرائیل نے حرص کے سبب سے گوشت کو باسی اوٹھار رکھا کہ اگر کل نملے تو کام آوے سو وہ سڑ گیا یعنی گوشت سڑتا ہی رکھہ چھوڑنے سے اور اول باسی رکھنے کی رسم بنی اسرائیل سے نکلی تو اگر بنی اسرائیل یہ رسم نہ نکالتے تو کوئی باسی نہ رکھتا تو کیونکر گوشت سڑتا اور حضرت حوا نے حضرت آدم سے یہ خیانت کی کہ حضرت آدم کو دل سے چاہتی تھیں اور ظاہر میں حضرت آدم سے کہتی تھیں کہ میں تمکو نہیں چاہتی بلکہ یوں خیانت کی کہ حضرت آدم

۱۱۶۱ کو شیطان کے ورغلانے سے حضرت حوا نے گیہوں کھلایا یعنی عورتوں میں خیانت کی خو اول حضرت حوا سے شروع ہوئی م عن ابن عمر رضی اللہ عنہما لَوْلَا تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ وَیُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم گناہ نکرتے تو خدا اور قوم کو لاتا کہ وے گناہ کرتے پھر اونکو خدا بخشتا اور اونکو بہشت میں لیجاتا ف اس حدیث کا مضمون دو بار ہو چکا مطلب یہ کہ اوسمیں دلاسا ہے اہل خوف اور گنہگاران تائب کو اور اشارہ ہے کہ گناہ حکمت الٰہی کے مخالف نہیں تاکہ اوسکی رحمت اور غفاری کی صفت ظاہر ہو اور یہ مطلب نہیں کہ آدمی اپنے گناہوں سے بالکل بیڈر ہو جاوے کہ یہ تو صاف کفر ہے

۱۱۶۲ فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر لئن اور ان کی لفظ ہے م اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا

لوگ

جیسے گلدستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہان نظر نہین کام کرتی ہی تو بھی فارسیونکو نصیب ہوتا اس حدیث مین فارسیون کی
تعریف مینی اور تحدا ایمانی بیان فرمائی سو حقیقت مین ملک فارس مین بڑے بڑے کمال والے ظاہر باطن کے عالم پیدا ہوئے جیسے امام اعظم رح
اور انکے شاگرد اور عمدہ محدث جیسے امام بخاری اور مسلم پیدا ہوئے علمائے دین نے فرمایا ہی کہ اگر امام اعظم نہوتے تو دین کا بھید لوگونکو سمجھنا مشکل ہو
عبداللہ تستری نے کہا اگر بنی اسرائیل مین ابو حنیفہ کے برابر کوئی عالم ہوتا تو وے لوگ گمراہ نہوتے خ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ ۱۱۴۱
بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ يَعْنِي أَسَارَى بَدْرٍ بخاری مین جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان ناپاک گندون کے حق مین سفارش کرتا تو مین اونکو چھوڑ دیتا یہ حضرت نے جنگ بدر کے قیدیون
کی طرف اشارہ کیا ف مطعم بن عدی مکے مین ایک کافر تھا حضرت پر اوس نے احسان کیا تھا سو فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہوتا اور ان قیدیون
کی سفارش کرتا تو مین اونکو چھوڑتا معلوم ہوا کہ کافر کے احسان کے بدلے بھی احسان کرنا چاہیے م أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ لَوْ كَانَ وَلَدُكَ ۱۱۴۲
ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّومَ يَعْنِي الْعَزْلَ عَنِ الْمَرْأَةِ مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ ضرر کرتا
تو فارسیون اور رومیونکو بھی ضرر کرتا یعنی دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا ف ایک شخص نے کہا کہ مین اپنی عورت سے صحبت کر کے
باہر انزال کرتا ہون حضرت نے فرمایا تو کس واسطے یہ کرتا ہی اوسنے کہا کہ میری عورت لڑکے کو دودھ پلاتی ہی مین ڈرتا ہون کہ لڑکے کو حمل رہنے سے
کچھ ضرر نہووے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اسمین کچھ ضرر ہوتا تو فارسیون اور رومیون کی اولاد کو ضرر کرتا حالانکہ وے لوگ دودھ پلانے والی
عورتون سے صحبت کرتے ہین اور حمل بھی رہتا ہی اور کچھ اونکی اولاد کو ضرر نہین ہوتا معلوم ہوا کہ امور دنیاوی مین تجربہ حجت ہی ف
أَنَسٌ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى إِلَيْهِمَا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ ۱۱۴۳
وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آدمی پاس دو جنگل بھرا مال ہوتا تو اوسکے
ساتھ اور تیسرے جنگل کو بھی تلاش کرتا اور آدمی کا پیٹ سوا خاک کے نہین بھرتا اور خدا اوسی پر رحمت سے متوجہ ہوتا ہی جو حرص اور لالچ سے
توبہ کرتا ہی ف یعنی آدمی کی حرص اگرچہ بہت مالدار ہو زندگی مین کسی طرح نہین بجھتی اور زیادہ طلبی کبھی کم نہین ہوتی اسکا پیٹ
قبر کی خاک بغیر کوئی چیز نہین بھر سکتی پھر کم حرصی اور قناعت کی تعریف فرمائی شعر تنگ چشم مرد دنیا دار را ۔ یا قناعت پر کند یا خاک
گور ۔ بعضی روایت مین آیا ہی کہ یہ حدیث قرآن کی آیت تھی آخر کو منسوخ ہوگئی خ أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ۱۱۴۴
ذَهَبًا لَسَرَّنِي أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ بخاری مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد کے پہاڑ برابر سونا ہوتا تو مجکو یہی بھلا معلوم ہوتا کہ میرے پاس تین رات نگذرین اور کچھ اوسمین سے
میرے پاس باقی رہتا مگر اوس قدر جو قرض ادا کرنے کے واسطے رکھون ف حدیث مین سخاوت اور ترک دنیا کی فضیلت ہی اور اشارہ ہی
کہ قرض ادا کرنے کی فکر اور کوشش واجب ہی م حَابِسٌ لَوْ لَمْ تَنَلْهُ لَا كُلَّ سُنَّةٍ وَلَقَامَ لَكُمْ قَوْلَهُ لِرَجُلٍ جَاءَهُ ۱۱۴۵
يَسْتَطْعِمُهُ فَاطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتَّى كَالَهُ مسلم مین جابر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اناج کو پیمانے سے نہ ناپتا تو تمہارا تمام گھر کھاتا اور اناج بنا رہتا یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جو حضرت سے اناج
مانگنا آیا تھا سو اوسکو حضرت نے تیس صاع یعنی قریب دو من کے جو دیے سو اوسمین وہ مرد اور اوسکی جورو اور اونکے مہمان ہمیشہ مدت تک کھاتے رہے
یہان تک کہ اوس نے اناج کو ناپا تو چک گیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اناج کو تولنے ناپنے سے برکت کم ہو جاتی ہی اور اول باب مین

۱۱۶۷ اسلام کی شکست ہوئی ق ابوھریرۃ وزید بن خالد الجھنی ان زنت فاجلدوھا ثم ان زنت فاجلدوھا ثم ان زنت فاجلدوھا ثم بیعوھا ولو بضفیر یعنی الامۃ غیر المحصنۃ۔ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لونڈی حرام کاری کرے تو اوسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام کرے تو اوسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام کرے تو بھی کوڑے مارو پھر چوتھی بار اوسکو بیچ ڈالو بالوں کی رسّی ہی کے ساتھ سہی ف یعنی تین بار اگر لونڈی حرام کرے تو اوسکو سزا دو چوتھی بار اوسکو بیچ دو اگرچہ کمتر قیمت پاؤ جیسے بالوں کی رسّی ہندوستان میں کیا بدرسم ہوگئی ہی کہ لونڈیاں حرام کرتی ہیں اور انکے دے غیرت مالک کچھ خیال نہیں کرتے اپنے اوپر وبال لیتے ہیں اونکو کاج کر دیتے ہیں اونکو بیچ ڈالتے ہیں اونکی جوابدہی اور عذاب میں مالکون کی گردن پر ہوگا

۱۱۶۸ ق ابن عباس ان شئت صبرت ولک الجنۃ وان شئت دعوت اللہ ان یعافیک قالہ لامرأۃ کانت تصرع۔ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو صبر اور تجکو بہشت ملیگی اور اگر تو چاہے تو میں دعا کرون اللہ تجکو چنگا کر دیوے یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جو مرگی کی بیماری سے گر پڑتی تھی

فضیلت مبرم ف عطا سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ دیکھ یہ سیاہ عورت بہشتی ہی حضرت سے اوسنے کہا تھا کہ حضرت دعا کیجیے کہ میری مرگی دور ہوئے یہ حدیث فرمائی پھر اس عورت نے کہا کہ میں بیماری قبول کی اور صبر اختیار کیا لیکن یہ دعا کیجیے کہ مرگی کے وقت میرا بدن نہ کھل جایا کرے حضرت نے دعا کی چنانچہ اوسکا بدن اوس حالت میں ہرگز نہ کھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت میں صبر کرنے کا بدلا بہشت ہی

۱۱۶۹ ق عایشۃ ان شئت قصمم وان شئت فاوطر قالہ لحمزۃ بن عمرو الاسلمی وسالہ عن الصیام فی السفر وکان یکثر الصوم۔ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ اور اگر تو چاہے تو روزہ نہ رکھ یہ حضرت نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے فرمایا اوسنے سفر میں روزہ رکھنے کا مسئلہ پوچھا تھا اور اوسکی عادت تھی کہ برابر روزے رکھتا رہتا تھا ف معلوم ہوا کہ سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں درست ہی

۱۱۷۰ خ ابن عمر ان قتل زید جعفر وان قتل جعفر فعبداللہ بن رواحۃ قالہ حین امّر فی غزوۃ مؤتۃ زید بن حارثۃ بخاری میں عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر زید مارا جاوے تو جعفر طیار سردار ہو اور اگر جعفر بھی مارا جاوے تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہی یہ حضرت نے فرمایا جب کہ جنگ موتہ میں زید بن حارثہ کو سردار کیا تھا ف حضرت کے ایلچی کو حاکم شام نے مار ڈالا تھا اس واسطے حضرت نے آٹھویں سال ہجرت کے موتہ پر جو ولایت شام کا ایک شہر ہی تین ہزار آدمی کا لشکر بھیجا اوسکا سردار زید بن حارثہ کو کیا پھر یہ حدیث فرمائی چنانچہ تینوں سردار شہید ہوگئے پھر مسلمانون نے مشورہ کر کے خالد بن ولید کو سردار بنایا سو خدا نے اونکی مدد سے فتح نصیب کی معلوم ہوا کہ ایک لشکر کے کئی سردار درجہ بدرجہ مقرر کرنا درست ہی جس طرح بالفعل انگریزون میں معمول ہی کہ اسمین اگر اول سردار مارا جاوے تو فوج نہیں بگڑتی دوسرا قائم مقام ہو جاتا ہی اور معلوم ہوا کہ اجماع مسلمین حجت ہی جسکو مسلمان اپنا سردار بناوین وہ خدا اور رسول کو پسند ہی جیسا کہ انجانے خالد کو سردار مقرر کیا اور حضرت نے اوسکو پسند کیا اور اوسپر کچھ انکار نکیا اسی طرح صدیق اکبر کی خلافت اصحاب کی صلاح اور مشورے سے ہوئی تو صاف معلوم ہوا کہ مرضی خدا اور رسول کے موافق یہ کام ہوا علاوہ اسکے بہت احادیث میں صدیق اکبر کی خلافت کا اشارہ اور صراحت بھی موجود ہی

۱۱۷۱ تو گویا اجماع اور حدیث ملکر نور علی نور ہوگئی ق جابر ان کان عندک ماء بات فی شنۃ وقولا کنا نعزل والقرآن ینزل۔ بخاری اور مسلم میں جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے پاس رات بسا پانی مشک میں ہو تو سب سے بہتر اور زمین تو ہم ہو نہ لگا کر نہر سے پانی پی لیویں ف

ثواب ہی عشا اور فجر کی جماعت کا تو آوین گھسٹتے **ف** یعنی اگر اذان اور اول صف کا ثواب معلوم ہو جاوے تو لوگون مین جھگڑا پڑے ہر ایک شخص یہی چاہے کہ مین ہی اذان دون اور مین ہی صف اول مین داخل ہون پھر یہ جانین کہ یہ جھگڑا بدون قرعہ کے فیصل ہو گا تو ضرور قرعہ ڈالین جسکا نام نکلے وہ اذان کہے اور صف مین داخل ہو اور اگر جماعت فجر اور عشا کا ثواب معلوم ہوا اور مسجد مین بسبب ضعف اور ناتوانی کے یا نوکر نہ ہونے نہ آسکین تو لڑکون کی طرح گھسٹتے ہوئے آوین حدیث مین اذان اور صف اول اور ظہر کے اول وقت اور حضور جماعت فجر اور عشا کی فضیلت کا بیان ہی لیکن دوسری حدیث مین آیا ہی کہ گرمی مین ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت مستحب ہی تاکہ لوگون کو تکلیف نہو اور جماعت پوری ہو **م** ابن عمر لو یعلم الناس ما فی الوحدۃ ما سار راکب وحدہ بلیل ابدا ۱۱۵۱ بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ جانین جو کہ تنہائی مین ضرر ہی تو رات کو کوئی سوار تنہا کبھی نہ چلے **ف** معلوم ہوا کہ رات کو تنہا سفر کرنا درست نہین اسواسطے کہ اسمین دینی اور دنیاوی دونون نقصان ہین دینی نقصان تو یہ کہ نماز جماعت سے محروم رہا اور دنیاوی یہ کہ تنہائی مین رات کو وحشت اور توہم اور خوف رہزن اور شیر وغیرہ کا اکثر ہوتا ہی اور جب رات مین سوار کو سفر کرنا منع ہوا تو پیادے کو زیادہ تر نادرست ہی مثل مشہور ہی کہ الرفیق ثم الطریق

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر لولا کی لفظ ہی **ق** ابن عباس لولا ان اشق علی امتی ۱۱۵۲ لامرتھم ان یصلوھا کذالک یعنی صلوۃ العشاء **قالہ** حین اخرھا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل اور کٹھن نجانتا تو مین اونکو واجب کرکے حکم کرتا کہ عشا کی نماز اسی طرح پڑھا کرین ایکبار حضرت نے زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی تب یہ حدیث فرمائی **ف** معلوم ہوا کہ عشا کی نماز مین تاخیر مستحب ہی یعنی تہائی رات سے آدھی رات تک بعد آدھی رات کے مکروہ وقت ہی **م** ابو ھریرۃ لولا ان اشق علی امتی لامرتھم ۱۱۵۳ بالسواک **ق** مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اپنی امت پر مشکل نجانتا تو مین اونکو واجب کرکے مسواک کا حکم کرتا یعنی پنجگانہ نماز مین **ف** مسواک کرنا سنت ہی بالاتفاق خصوصاً نماز کے وقت اور امام شافعی کے نزدیک فجر اور ظہر کو زیادہ تاکید ہی مسواک سے بو دفع ہوتی ہی وضو اور قرارت قرآن اور نیند اور سکوت اور بھوکھ کے وقت زیادہ تر مستحب ہی مسواک کڑدی لکڑی کی چاہیے پیلو کی مسواک سب سے بہتر چھوٹی انگلی برابر موٹی اور بالشت برابر لمبی **م** انس لولا الھجرۃ لکنت امرأ من الانصار ۱۱۵۴ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہجرت نہوتی تو انصاریون مین سے مین ایک مرد ہوتا **ف** یعنی انصاری صحابی مجکو ایسے پسند خاطر ہین کہ اگر ہجرت کی صفت مجھمین موجود نہوتی تو مین اپنی ذات کو انصاریون مین شمار کرتا **م** انس لولا ان لا تدافنوا لدعوت اللہ ان یسمعکم من عذاب القبر ۱۱۵۵ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر مجکو اسکا خوف نہوتا کہ تم عذاب قبر سنکر مردون کا دفن کرنا چھوڑ دوگے تو خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنا دیتا **ف** یعنی اگر تم عذاب قبر کا سنو تو اتنے بدحواس ہو جاؤ کہ دفن کرنا اپنے مردونکا بھول جاؤ معلوم ہوا کہ مردہ قبر مین عذاب کے وقت چلاتا ہی پر آدمی اور جن اس واسطے نہین سنتے کہ انکی زندگی نہ شمار ہو جاوے **م** ابن عباس لولا انا محرمون لقبلناہ منک ۱۱۵۶ **قالہ** للصعب بن جثامۃ لما اھدی الیہ حمار وحش مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ہم احرام باندھے نہوتے تو ہم تجھسے قبول کرتے یہ حضرت نے صعب بن جثامہ سے فرمایا جب اوسنے گورخر کو شکار کرکے حضرت کو تحفہ دیا تھا **ف** یعنی محرم کو زندہ شکار کا لینا درست نہین اسواسطے ہم قبول نہین کرتے معلوم ہوا کہ عذر دینی سے دعوت کا قبول نکرنا اور تحفہ پھیر دینا

اوس عورت سے کہا جیسے فرمایا تھا کہ ہمارے پاس دوسری بار پھر آنا تب اوسنے کہا کہ بھلا بتلایئے تو کہ اگر مین آؤن اور حضرت کو نہ پاؤن

ف یعنی اگر مین آؤن اور حضرت کو نہ پاؤن یعنی اگر حضرت کا انتقال ہوگیا ہو تو کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ ابی بکر پاس آنا جو مین

۱۱۷۶ کرتا ہون سو وہ کرینگا علمائے کہا ہی کہ اس حدیث مین صدیق اکبر کی خلافت کا صاف اشارہ ہی ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ

بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ

يَنْبَغِيْ لَهُمْ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اوترو کسی قوم مین پھر وے تمھارے واسطے مسلمان

کردین جیسا کہ مہمان کے واسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وے نکرین تو تم اون سے مہمانی کا حق جیسا کہ اونکو چاہیے لیلو ف بعضے کا قرون سے

حضرت نے صلح کی تھی تو اوس صلح مین یہ قول قرار بھی ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمھارے ملک مین آوین جاوین تو اونکی ضیافت اور مہمانداری کیجیو تو اس

حدیث مین وہی لوگ مراد ہین اور یہ مطلب نہین کہ مسافر جبر اور زبردستی مسلمانون سے اپنی مہمانی مانگے ہان البتہ یہ کہ مہمانداری کرنا مستحب ہی

۱۱۷۷ م اَنَسٍ اِنْ تَعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰى اَنْ لَّا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ

حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اسکو بڑھاپا نہ آنے پاویگا کہ تمھاری قیامت قائم ہوجاویگی یعنی تمھاری موت کی ساعت آپہونچے گی

ف جنگلی لوگون نے حضرت سے پوچھا کہ قیامت کب آویگی اوس قوم مین ایک چھوٹا لڑکا تھا اوسکی طرف اشارہ کرکے حدیث فرمائی یعنی

یہ لڑکا بڈھا ہونے پاویگا کہ تم سب مرجاؤگے تو تمھارے حق مین گویا قیامت آگئی مثل مشہور ہی کہ اگر اپنی جان نہین تو گویا سارا جہان نہین ان لوگون نے

حقیقی قیامت کا سوال کیا حضرت نے مجازی قیامت کا جواب دیا اس واسطے کہ اگر فرماتے کہ مین قیامت کا وقت نہین جانتا تو جنگلی جاہل اعتقاد

۱۱۷۸ ہوجاتے کہ کیسا پیغمبر ہی کہ قیامت کو نہین جانتا ہی ق عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنْ يَّكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ

فِيْ قَتْلِهٖ یعنی ابن صیاد بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت مین دجال ہی تو تجکو اوسپر قابو نہ ملیگا

اور اگر ابن صیاد دجال نہین تو اوسکے قتل کرنے مین تجکو کچھ بہتری نہین ف ابن صیاد مدینے مین یہودی کا لڑکا تھا عجیب غریب اوسکے

حالات تھے لڑکون مین کھیلتا تھا کہ حضرت وہان ہوکر نکلے سب لڑکے بھاگ گئے وہ نہ بھاگا حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو میری پیغمبری کی گواہی دیتا

ہی اوسنے کہا ہان اور تم میری پیغمبری کے گواہ ہو بعضے اصحاب کو گمان تھا کہ شاید یہی دجال ہی اسواسطے عمر فاروق نے حضرت سے کہا کہ اگر حکم ہو تو مین

اسکی گردن کاٹون حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر یہی حقیقت مین دجال ہی تو اوسکو نہ مار سکیگا اسواسطے کہ دجال کی موت حضرت عیسیٰ کے

۱۱۷۹ ہاتھ سے مقدر ہی اور اگر یہ دجال نہین ہی تو اوسکے دھوکے اسکے مارنے مین کیا فائدہ ہی م اِبْنِ عَبَّاسٍ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ

لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اگلے سال تک زندہ رہا تو نوین تاریخ کا بھی

ضرور روزہ رکھونگا ف حضرت مکے مین عاشورہ کا یعنی محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ رکھتے تھے جب مدینے مین رمضان کے روزے

فرض ہوئے تو اوسکی فرضیت سے منسوخ ہوگئی مستحب جان کر رکھتے تھے اصحاب نے کہا کہ یہود بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہین جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

یعنی اگر مین زندہ رہا تو اگلے محرم مین نوین اور دسوین دو تاریخ کا روزہ رکھونگا تاکہ یہود کی مشابہت نہو پھر اوسی سال قبل محرم کے حضرت کا

۱۱۸۰ انتقال ہوا اسی حدیث سے بعضے علمانے کہا ہی کہ نفل کا ایک روز ہر رکھنا مکروہ ہی م اَنَسٍ اِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ قَالَهُ

لِضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر سچا ہی تو مقرر بہشت مین جاویگا یہ حضرت نے ضمام بن ثعلبہ کے حق مین

فرمایا ف اصحاب بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا ضمام بن ثعلبہ اوسکا نام تھا اوسنے اسلام کے فرض حکم پوچھے حضرت نے اوسکو پانچون وقت کی

عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوا وَاَطِيعُوا مَا قَادَكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ مسلم میں ام الحصین رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ اگر تم پر کٹا ہوا حبشی غلام حاکم کیا جاوے تو بھی تم اوسکی اطاعت اور تابعداری کیجیو جب تک تمکو قرآن پر چلاوے ف
یعنی اگرچہ حاکم نہایت حقیر اور نالائق ہو تو بھی احکام شرعی مین اوسکی اطاعت واجب ہی اس حاکم سے مراد وہ حاکم ہین جو خلیفہ کی طرف
سے حاکم ہوئے ہون اس واسطے کہ بادشاہ اور خلیفہ غلام نہین ہو سکتا یا غلام سے مراد آزاد غلام ہو ۱۱۶۳ ع وَفِيهِ اِنْ بِعْتَ مِنْ
اَخِيكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ
مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو نے اپنے بھائی مسلمان سے کوئی پھل بیچا پھر اوسکو کوئی آفت لگ گئی تو تجکو حلال نہین اوسکی
قیمت سے کچھ کسی چیز کے بدلے اپنے مسلمان بھائی کا مال ناحق لیگا ف امام احمد کا یہی مذہب ہی کہ جب مالک نے درخت پر میوہ لگا بیچا
پھر کسی آفت سے میوہ برباد گیا تو مالک کچھ بھی قیمت مول لینے والے سے نلیوے اور امام مالک کے نزدیک تہائی قیمت کم کر دیوے اور امام اعظم
اور امام شافعی کے نزدیک اگر مالک نے سپرد کر دیا ہو تو قیمت لینا درست ہی لیکن کچھ قیمت معاف کرنا مستحب ہی اور اگر سپرد کرنے سے
پہلے میوہ برباد ہوا ہو تو کسی امام کے نزدیک قیمت لینا درست نہین ۱۱۶۴ خ اِبْنُ عُمَرَ اِنْ تَطْعَنُوا فِي اِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ
تَطْعَنُونَ فِي اِمَارَةِ اَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ
اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ بَعْدَهُ يَعْنِي اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر
تم اب طعنہ دیتے ہو اسامہ بن زید کی سرداری مین بسبب اسکے کہ تمتو اوسکے باپ کی یعنی زید کی سرداری مین بھی طعنہ دیتے تھے اور قسم خدا کی زید سرداری کے
لائق تھا اور مقرر سب لوگون سے وہ مجکو زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہ اسامہ اوسکے بعد سب لوگون سے میرے نزدیک زیادہ تر پیارا ہی ف زید حضرت کے
آزاد غلام تھے اونکو حضرت نے لشکر کا سردار کر کے شام مین بھیجا تھا جب وہان شہید ہوئے تب حضرت نے اونکے بیٹے اسامہ کو سردار لشکر کیا
کہ اپنے باپ کا بدلا لیوے اور اوسکو تسکین حاصل ہو تو بعضے لوگون نے اونکی سرداری مین کچھ تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے اسامہ
اور اونکے باپ زید کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت کے محبوبون مین داخل ہوئے خ اِبْنُ عُمَرَ اِنْ دُعِيتُمْ اِلَى كُرَاعٍ فَاَجِيبُوا ۱۱۶۵
بخاری مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم دعوت مین صرف بکری کے پائون کی نلی کی طرف بلائے جاؤ تو بھی قبول کرو ف
یعنی دعوت قبول کرنا واجب ہی اگرچہ نہایت حقیر اور ناچیز کھانا ہووے خ اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِنْ رَاَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ ۱۱۶۶
فَلَا تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ وَاِنْ رَاَيْتُمُونَا اَوْطَانَّا هُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ
قَالَهُ يَوْمَ اُحُدٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ وَاَصْحَابِهِ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا بخاری مین براء بن عازب رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم ہمکو دیکھو کہ چڑیان ہمکو اچک لیگئین تو بھی تم اپنے مکان سے نہٹیو جبتک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ
ہمنے اون کافرون کو اپنے قدمون سے کچل ڈالا تو بھی تم اپنے مکان سے نہٹیو جبتک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون یعنی خواہ ہماری شکست ہو خواہ فتح تم
اپنے مکان سے بدون بلائے نہٹیو یہ حضرت نے جنگ احد کے دن عبداللہ بن جبیر اور اونکے ساتھیون سے جو پچاس تھے ارشاد فرمایا ف
جنگ احد مین حضرت نے کافرون کا سامنا کیا اور احد کے پہاڑ کو پشت پر دیا اور پہاڑ کے ناکے پر پچاس تیرانداز جنکے سردار عبداللہ بن جبیر تھے
مقرر کیے اون سے یہ حدیث فرمائی اول جب مسلمانون نے حملہ کیا کافرون کی شکست ہوئی لوٹ شروع ہو گئی جب ناکے پر تیرانداز تھے کافرون کی
شکست دیکھ وے بھی لوٹنے لگے سردار کا کہنا نہ مانا جب ناکا خالی ہو گیا کافر ادھر سے مسلمانون پر ٹوٹ پڑے بسبب نافرمانی کے

ہوئی کی اب تک رہا جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ عصر
حضرت کی صحبت کی برکت سے تین زمانوں تک خیریت غالب رہیگی بعد اسکے شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہوجاویگی اور میطلب نہیں
خیریت نہ ہوگی سواسطے کہ امت محمدی قیامت تک سب کے سب بالکل کبھی گمراہ ہوجاوینگے بلکہ ہر زمانے میں کچھ اہل حق قائم رہینگے
اہل باطل کی کثرت ہوں اسی واسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہے کہ جو قول اور فعل اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں نظر آوے اگر اس
اوسکو قبول کیا جاتا ہے اور جو قول اور فعل اون تین زمانوں میں نہ ہو وہ غلط اور بدعت ہے اوسکو ہرگز نہ قبول کیا جاتا ہے کہ
زمانہ کی برہادی ہے اگر عاقل آدمی اس قاعدہ کو خوب سمجھے تو جتنی بدعتیں کہ جہان میں آج چلتی ہیں اور ہونگی سبھوں کی برائی اور گمراہی

۱۱۸۴ ۵ ابو ہریرۃ خیر امتی القرن الذی بعثت فیہ ثم الذین یلونھم قال ابو ھریرۃ واللہ اعلم
اذکر الثالث ام لا ثم یخلف قوم یحبون السمانۃ یشھدون قبل ان یسئلوھا واسلم
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب سے بہتر میری امت کے وہ زمانہ ہے جسمیں میں پیغمبر ہوا یعنی اصحاب کا زمانہ پھر اصحاب کے بعد جو لوگ تابعین
اون سے ملے ہوئے اور اونکی صحبت پائی یعنی تابعین پھر ابو ہریرہ نے کہا کہ خدا ہی خوب جانتا ہے کہ حضرت نے تیسرے زمانے کو بہتر کہا یا نہیں پھر
پھر وے لوگ باقی رہ جاوینگے جو فربہی اور مٹاپے کو دوست رکھینگے گواہی دینگے بدون گواہی مانگے ف یعنی اونکو عوف نہ
قیامت نرسیگا جو ایمان اور نیک عمل سے روح کی صفائی کریں بلکہ آخرت کو بھول کے دنیا کی ریاست اور سامان کو کمانا
ریاضت اور محنت چھوڑ کر بدن کی آرائش اور تازگی میں مشغول ہوکر بندہ شکم ہوجاوینگے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہے اور جھوٹی گواہی
پروا نکرینگے ناحق گواہی دینے کو تیار رہینگے بدون حق الشرعی اور حاکم کے گواہی پر مستعد ہونگے اس حدیث کا اور پہلی حدیث کا ایک
خلاصہ مطلب یہ کہ جب زمانہ بگڑا اور شر غالب ہوا تو کسی کے قول اور فعل کا اعتبار نرہا تو دینداروں کو لازم ہے کہ سوائے اصحاب اور تابعین اور تبع
کسیکی رسم اور راہ کو قبول نکریں امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں
اونکی محنتوں کے سبب سے مسلمانوں کو آسان ہوگیا اسواسطے کہ وے خیر القرون میں داخل تھے اسی واسطے اہل سنت نے دین کے سمجھنے میں

۱۱۸۵ پیشوا بنایا ف انس خیر دور الانصار ثم بنو النجار ثم بنو عبد الاشھل ثم بنو الحارث ثم بنو
ثم بنو ساعدۃ وفی کل دور الانصار خیر بخاری اور مسلم میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب انصار
نجار کی اولاد کا محلہ بہتر اونکے بعد عبد الاشہل کی اولاد بہتر اونکے بعد حارث بن خزرج کی اولاد بہتر اونکے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر
سب محلوں میں خیر اور خوبی ہے ف یہ میں انصاری اصحاب کے بہت محلے اور احاطے تھے حضرت کی مدد سب نے کی اس واسطے سب

۱۱۸۶ تعریف کی مگر جن لوگوں سے زیادہ تر جان نثاری ہوئی اونکے علیحدہ علیحدہ نام لیکر خوبی بیان کی ۵ ابو ھریرۃ خیر صفوف
اولھا وشرھا آخرھا وخیر صفوف النساء آخرھا وشرھا اولھا مسلم میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں پہلی صف بہتر ہے اور بری صف پچھلی صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں بہتر پچھلی صف ہے اور
صف ہے ف حضرت کے وقت میں مرد اور عورتیں جماعت کی نماز میں شریک ہوتے تھے اول مردوں کی صفیں ہوتی تھیں
عورتوں کی سو فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں اول صف بہتر اسواسطے کہ وے جلدی حاضر ہوئے امام سے قریب عورتوں سے نہایت دور
صف کو برا فرمایا اسواسطے کہ وے دیر کر نماز میں آئے امام سے دور پڑے عورتوں سے قریب ہوئے حالانکہ مرد عورت کے متصل ہو

حضرت ایک انصاری صحابی کے باغ مین تشریف لیگئے وہ اپنے باغ کو سینچتا تھا تب حضرت نے حدیث فرمائی سواوس انصاری نے سر پانی مین دھرا کر
حضرت کو پلایا معلوم ہوا کہ پانی وغیرہ کا سوال کرنا منع نہین اور ثابت ہوا کہ باسی پانی حضرت کو نہایت پسند تھا اور عاجزی کی راہ سے
جاری پانی کو موند لگا کر پینا سنت ہی ف جابرؓ ان کان فی شیء من ادویتکم خیر ففی شرطة محجم او شربة عسل او لذعة بنار توافق الداء
من عسل اور لذعہ بنار بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمھاری دواؤن مین سے کسی مین بہتری ہی تو پچھنے لگانا
ہی تو سینگی کے پچھنون مین اور شہد کے پینے مین اور آگ سے داغنے مین بھی شفا ہی ف اسواسطے کہ اگر خونی بیماری ہی تو اوسکا علاج
پچھنے لگانا ہی اور اگر مواد کی کثرت ہی تو شہد سے اسہال کرنا چاہیے اور اگر مادہ جلد کے نیچے جم گیا ہی تو داغنا اوسکی تدبیر ہی اس حدیث مین
تمام فن طب کی علاج کا مجمل قاعدہ فرمایا عبداللہ بن عمرؓ سے ابن ماجہ مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پچھنے لگانا نہار بہتر ہی اور پچھنے لگانے
سے یعنی پس سر عقل اور حافظہ زیادہ ہوتا ہی اور خون بکالنا دوشنبے اور چہارشنبے اور پنجشنبے کو بہتر ہی اور ہفتے اور یکشنبے اور چہارشنبہ اور
جمعے مین منع ہی لیکن بخاری مین حدیث ہی کہ حضرت نے داغنے سے منع کیا اور مسلم مین روایت ہی کہ جنگ خندق مین جب سعد بن معاذ کے ہاتھ مین
ہفت اندام رگ پر تیر لگا تو خون بند ہوتا تھا حضرت نے اوس رگ کو اپنے ہاتھ سے داغا اور حضرت کے اصحاب مین بھی داغنے کا معمول تھا تو علماے
حدیث نے کہا ہی کہ جب تک اور علاج ممکن ہو تو داغنا درست نہین کہ اسمین تکلیف اور خطرہ ہی اور جسوقت کہ بیماری نہایت سخت ہو اور سوائے
داغنے کے کوئی علاج کارگر نہوتا ہو اوس وقت مین داغنا درست ہی م جابرؓ ان لکم ایفاقا تفعلون فعل فارس
والروم یقومون علی ملوککم وهم قعود فلا تفعلوا ائتموا بائمتکم ان صلی قائما فصلوا قیاما
وان صلی قاعدا فصلوا قعودا ف قالہ حین صلی قاعدا والناس خلفه قیام فاشار الیهم فقعدوا فلما
سلم قال مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ حال یون تھا کہ تم ابھی قریب تھے کہ فارسیون اور رومیون کا سا کام کرنے
دے لوگ اپنے بادشاہون پاس کھڑے رہتے ہین اور اونکے بادشاہ بیٹھے رہتے ہین سو ایسا نکیا کرو تابعداری کیا کرو اپنے اماموں کی
اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھے نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھے نماز پڑھو یہ حضرت نے فرمایا جب کہ بیماری کے
سبب سے بیٹھے نماز پڑھی اور اصحاب پیچھے کھڑے تھے پھر حضرت نے اونکو بیٹھ جانے کا اشارہ کیا تو وے بیٹھ گئے جب حضرت نے سلام پھیرا تو یہ
حدیث فرمائی ف بعضون کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہی اور اکثر اماموں کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہی اسواسطے کہ حضرت نے
مرض الموت مین بیٹھ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا نماز کو نہین توڑتا اور معلوم ہوا
کہ سردار کے روبرو دست بستہ کھڑے ہونا جیسا کہ معمول ہی درست نہین لیکن محافظت کے واسطے کھڑے ہونا اور بے ادب لوگون کے
ہٹانے کے واسطے درست ہی م معقیب بن ابی فاطمة ان کنت لا بدا فاعلا فواحدة مسلم مین معقیب بن
ابی فاطمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو ضرور ہی کرنے والا ہوے تو ایکبار کر ف ایک شخص نماز مین سجدہ کرنے کے وقت
سجدہ گاہ سے پتھریان ہٹانے لگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اول تو یہ کام نماز مین بہتر نہین اور اگر تجکو نہایت ہی ضرورت ہے
تو ایکبار کا کرنا مضایقہ نہین ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمتر کام اگرچہ نماز کے مخالف ہو تو نماز کو نہین توڑتا ۱۲ جبیر بن
مطعم ان لم تجدنی فاتی ابا بکر ف قاله لامراة امرها ان ترجع الیه فقالت ارایت ان
جئت ولم اجدك بخاری مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجکو نپاوے تو ابوبکرؓ پاس آیو یہ حضرت نے

فصل
بیان علاج
فن طب کا مجمل قاعدہ
فصد و حجامت و داغنا
کے مسائل

جسنے کو صرف جمعہ کے دن سے نہایت خصوصیت ہی تو لازم ہی کہ اسی دن دنیا کا کام چھوڑ کر سب انسان عبادت کے واسطے جمع ہوویں
ہر چند بظاہر ظاہر بینوں کے نزدیک انسان کے حق میں احسان نہیں لیکن حقیقت میں بڑا احسان ہی اسواسطے کہ حضرت آدمؑ کے آنے سے عالم میں
بڑی بڑی برکتیں ہوئیں انبیا اور اولیا اور ایمان دار لوگ پیدا ہوئے اور زمین آدمی کی اولاد سے قیامت تک آباد اور گلزار ہوگئی ۱۱۹۳ ع عوف
بن مالک ایھا تبھی خیارا ائمتکم الذین تحبونھم ویحبونکم وتصلون علیھم ویصلون علیکم وشرار
ائمتکم الذین تبغضونھم ویبغضونکم وتلعنونھم ویلعنونکم مسلم میں عوف بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
بہتر تمہارے سردار اور حاکم وے ہیں جنکو تم چاہو اور وے تمکو چاہیں تم انکو نیک دعا دو اور وے تمکو نیک دعا دیویں اور برے سردار وہ ہیں
جن سے تم بغض رکھو اور وے تمسے بغض رکھیں تم انکو بد دعا دو وے تمکو بد دعا دیویں ف جب حاکم اور رعیت میں محبت ہوئی تو انتظام بخوبی ہوگا
اسواسطے اونکی تعریف کی اور جب حاکم اور رعیت میں بغض اور نفرت ہوئی تو انجام کار بے انتظامی ہوگی اسواسطے اونکی مذمت کی اس حدیث میں
حاکموں کو نصیحت ہی کہ انصاف کریں اور ظلم سے دور رہیں اسواسطے کہ حقیقت میں انصاف اور عدالت حاکم کی محبت کا سبب ہی اور ظلم اور غفلت بغض کا سبب ہی

فصل اس فصل میں جو حدیثیں ہیں جنکے سر پر افعل التفضیل کا صیغہ ہی ۱۱۹۴ ع ابن عباس ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ
ملحد فی الحرم ومبتغ فی الاسلام سنۃ جاھلیۃ ومطلب دم امرئ بغیر حق لیھریق دمہ
بخاری میں عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ تر دشمن خدا کے نزدیک تین شخص ہیں ایک تو حرم کی
زمین میں کجروی یعنی ٹیڑھی راہ چلنے والا دوسرا دین اسلام میں کفر کی رسم و راہ طلب کرنے والا تیسرا ناحق کسی شخص کے خون کا پیاسا والا
صرف اوسی کی خونریزی کے واسطے ف حرم میں کجروی کرنا یعنی وے کام کرنا جو وہاں حرام ہیں جیسے قتل اور لڑائی اور
شکار کرنا یا کجروی سے سب گناہ مراد ہوں چنانچہ عبداللہ بن عباس کا یہی مذہب ہی کہ جیسے عبادت کا حرم میں دونا ثواب ہی ویسے ہی گناہ
کا بھی دونا عذاب ہی اسواسطے کہ حضور میں بے ادبی زیادہ تر بری ہی اسیواسطے ابن عباس نے کی سکونت ترک کرکے طائف میں
رہنا اختیار کیا تھا اور کفر کی رسمیں جیسے نوحہ کرنا سر پیٹنا مردے پر کپڑے پھاڑنا جانوروں سے شگون لینا لوگوں کے نسب میں طعنہ کرنا
اپنے نسب اور خاندان پر گھمنڈ کرنا مینہ کو ستاروں کی تاثیر سے جاننا اور بے سبب ناحق خونریزی کی برائی تو صاف ظاہر ہی تفصیل کی
کچھ حاجت نہیں ۱۱۹۴ ع ابوھریرۃ اثقل صلوۃ علی المنافقین صلوۃ العشاء وصلوۃ الفجر ولو یعلمون
ما فیھما لاتوھما ولو حبوا مسلم میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافقوں پر بہت بھاری نماز عشا کی اور
فجر کی نماز ہی اور اگر وے لوگ جانیں جو کہ انمیں ثواب ہی تو مقرر انکے واسطے آویں گھسلتے ہی سہی ف عشا کے وقت نیند کا غلبہ
یا قصہ کہانی یا ناچ رنگ کا دیکھنا بیشتر ہوتا ہی اور فجر کو نیند کی لذت چھوڑنا کچھ ظاہری مسلمانوں پر نہایت سخت معلوم ہوتا ہی اسواسطے
ان دونوں وقتوں کی نماز اون سے نہیں ہوسکتی معلوم ہوا کہ جو عشا اور صبح کی نماز میں کاہلی کرے اور دل چرائے اوسمیں نفاق کی علامت
موجود ہی لازم ہی کہ اپنے دل کو سمجھاوے اور توبہ کرے ۱۱۹۵ ع ابوھریرۃ وعائشۃ احب الاعمال الی اللہ ادومھا وان
قل بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضؓ اور حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب عملوں سے بہت پیارا وہ عمل ہی جو مدام ہوتا رہے
اگرچہ تھوڑا ہی ہو ف مداومت عمل خدا کو اسواسطے پسند ہی کہ اسکا کرنے والا بیدار رہی غافل نہیں کہ کبھی کرے اور کبھی نہیں اور دوسرا
سبب ہی کہ ہمیشہ عمل کرنے سے اوس عمل کی برکت سے دل نگین ہوجاتا ہی روز بروز اوسکو قرب اور صفائی حاصل ہوتی جاتی ہی اور

رض نماز اور رمضان کے روزے اور حج اور زکوۃ بتلائی تو اوسنے کہا اوس خدا کی قسم جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا کہ مین اسمین نہ زیادتی کرونگا نہ کمی
ب گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تمام کے کلام کا یہ مطلب نہین کہ سوائے فرض کے مین سنت اور نفل نہ کرونگا بلکہ یہ مطلب کہ فرض چیزون مین کچھ کمی
یادتی اپنی طرف سے نہ کرونگا اور دوسری وجہ یہ ہی کہ وہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ایلچی ہوکر آیا تھا تو یہ مطلب کہ اپنی قوم کو اس پیغام رسانی مین میری
رف سے کچھ کمی زیادتی نہو گی جیسا کہ حضرت سے سنا ہی ویسا ہی اون سے کہونگا ۱۱۸۱ **ھ** ابو ھریرۃ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا
سُقْهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ **قالہ** لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
ذِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونَنِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ
سلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر حقیقت مین تو ایسا ہی ہی جیسا کہ تو نے کہا تو گویا تو اونکے مونہہ پر جلتی راکھ ڈالتا ہی
ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھ ایک مددگار فرشتہ رہیگا کہ تجکو اون پر غالب رکھیگا جب تک کہ تو اس حالت پر رہیگا یہ حضرت نے اوس مرد سے
ا جسنے یون کہا تھا کہ یا رسول اللہ میرے رشتے دار ہین کہ مین تو اون سے سلوک کرتا ہون اور وے مجھسے برادری کا حق کاٹتے ہین اور مین اون سے
سان کرتا ہون اور وے مجھسے برائی کرتے ہین اور مین اون سے غم خوری کرتا ہون اور وے مجھسے جہالت کرتے ہین گالیان دیتے ہین **ف**
ا اگر حقیقت حال یون ہی ہو تو وے لوگ تیرے ساتھ بدسلوکی کرنے سے دوزخ مین پڑینگے کہ باوجود تیرے احسانات اور غم خوری کے کچھ برادری کا
نہین ادا کرتے اور اوس سے خاطر جمع رکھ کہ تو اس غمخواری اور احسان سے اونکے سامنے دنیا مین کبھی ذلیل اور بے عزت نہوگا سوا اسکے
رف سے تیری مددگاری کو فرشتہ مقرر رہیگا بشرطیکہ تو اسی حالت پر قائم رہے اس حدیث سے برادر پروری اور غمخوری کی نہایت خوبی ثابت ہوئی
صل اس فصل مین وے حدیثین ہین جن کے سر پر خیر کی لفظ ہی **ق** ۱۱۸۲ حکیم بن حزام خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ
ظہر یعنی بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر خیرات جو مالداری سے ہو **ف** یعنی قرضدار
اج کو خیرات کرنا ضرور نہین اوسکو واجب ہی کہ اول قرض ادا کرے اور اپنے اہل و عیال کی خبر گیری کرے کہ اونکا حق فقیرون
ت پر مقدم ہی خیرات کرنا تو مالدار کو چاہیے جسکا مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو **ق** ۱۱۸۳ ابن مسعود خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي
لَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ
ی اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سب لوگون سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہین یعنی اصحاب پھر وے لوگ جنکو
ب سے ہوئے ہین اور اونکے شاگرد اور صحبت دیدہ ہین یعنی تابعین پھر وے لوگ بہتر ہین جو تابعین سے ملے ہوئے اور اونکے ہم صحبت ہین یعنی
ن پھر ان تین زمانون کے بعد وے لوگ آوینگے جنکی گواہی قسم پر شتابی کرے گی اور قسم گواہی پر شتابی کرے گی یعنی دروغ فاش ہوگا
ور بے احتیاطی کے سبب سے ناحق بیفائدہ قسمین کھاوینگے اور بے حاجت گواہی دینگے **ق** جلال الدین سیوطی نے بخاری کی
ین کہا ہی کہ قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور ہم وضع لوگونکا نام ہی بعضے کہتے ہین کہ ساٹھ برس کا قرن ہوتا ہی اور بعضون کے نزدیک سو برس کا
سچ بات تو یہ ہی کہ قرن کی مدت کچھ مقرر نہین سو حضرت اور اصحاب کا زمانہ ابتدائے نبوت سے آخیر صحابی کی موت تک ایک سو تیس برس کا تھا
ین کا زمانہ ایک سو ستر مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو تیس ہجری تک تمام ہو چکا سو اسی وقت مین نہایت بدعتین ظاہر ہوئین
ع کی اور حکمت کا علم یونانی زبان سے عربی مین ترجمہ ہوا اوسکو دریافت کرکے کچے مسلمانون کے عقیدے
ہون کی زیادتیان شروع ہوئین غرض کہ اسلام مین بڑی مصیبت پڑی اور دین کا حلیہ بگڑ گیا اور ہمیشہ

خیرات قرض کرنے
دلہوا بہتر ہی
تو اسکا بیان
بخشنے مین

الخير لا يأتي الا بالخير ان كل ما ينبت الربيع يقتل او يلم الا آكلة الخضر فانها اكلت حتى اذا امتدت خاصرتاها استقبلت الشمس فثلطت وبالت ثم اجترت ورتعت ان هذا المال خضرة حلوة فمن اخذه بحقه ووضعه في حقه فنعم المعونة هو ومن اخذه بغير حقه كان كالذي يأكل ولا يشبع بخاری و مسلم

ابو سعید خدری رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ زیادہ تر خوف جسکا تجکو تمپر ڈر لگا ہے وہ چیز ہے جو کہ خدا تمھارے واسطے نکالیگا زمین کی برکات سے زینت اور آرایش سے اصحاب نے کہا کہ یارسول اللہ دنیا کی آرایش سے کون چیز مراد ہے حضرت نے فرمایا کہ زمین کی برکات جیسے اناج اور لباس اور فرش اور چاندی سونے کی کھان اصحاب نے کہا یارسول اللہ کیا نیک چیز بھی بدی لاویگی یعنی جب زمین کی پیدا ہوئی جسکو برکت اور خیر فرمایا تو بھلا خیر سے شر کیونکر ہوگا حضرت نے فرمایا سچ ہے کہ خیر سے خیر ہی ہوتی ہے خیر سے خیر ہی ہوتی ہے البتہ ہر ایک گھاس جسکو ربیع کی فصل اگاتی ہے جانور کو ہلاکر ڈالتی ہے یا ہلاک کے قریب کردیتی ہے یعنی اگر حد سے زیادہ چرے اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ چارا جانور کو ہلاک کرتا ہے یعنی پیٹ پھلاکر ہلاک کے قریب کردیتا ہے یا اوس جانور سبز کھانے والے کو ہلاک نہیں کرتا مگر کھایا کیا یہاں تک کہ جب اوسکی دونوں کوکھیں تن گئیں یعنی جبکہ آسودہ ہوا تو آفتاب کے منہ چارپڑا پھر اوسنے جگالی کی اور پیشاب کیا اور لید کی پھر چراگاہ میں پلٹ گیا سو اوسنے کھانا شروع کیا میٹھا مال دنیا کا ہرا بھرا اور شیرین ہے سو جسنے اوسکو بجا لیا اور بجا صرف کیا یعنی حلال وجہ سے کمایا اور شرع کے موافق موقع پر خرچ کیا تو یہ مال دین کی اچھی مددگاری ہے اور جسنے اس مال کو ناحق یعنی طمع سے اور حرام وجہ سے جمع کیا تو اوس مالدار کا حال اوس بیمار کا سا حال ہے کہ جو ع کلبی کی بیماری سے کھاتا جاتا ہے اور کبھی آسودہ نہیں ہوتا ف اس حدیث میں حضرت نے ایک مثل حریص اور بخیل مالدار کی دوسری مثل سخی مالدار کی فرمائی سو جس مالدار نے مال کو جمع کر رکھا اور حقداروں کا حق ادا نکیا اوسکا حال اوس جانور کا سا حال ہے جسنے گھاس کھائی پھر پیٹ پھول کے گرگری کی بیماری سے مرگیا تو گھاس نے اوسکے حق میں کچھ فائدہ نکیا بلکہ ناحق جان گئی اور جس مالدار نے خود کھایا اور اپنی حاجت سے زیادہ مال کو خیرات کیا تو اوسکا حال جیسے اوس جانور کا حال ہے جسنے گھاس کو چرا پھرا آسودہ ہوکر آفتاب کے سامنے جگالی سے ہضم کرکے پیشاب اور لید سے فضلہ دور کیا ایسے جانور کو ہرگز ہلاکت نہیں اور گرگری کا کچھ ڈر نہیں سو جس مالدار نے اپنی ضرورت کے بعد جب جناب الٰہی کی طرف توجہ کی اور اوسکو آفتاب رحمت کا سامنا ہوا تو زائد از حاجت مال کو مثل پیشاب اور لید کے علیحدہ کرنے میں اپنی صحت جانتا ہے اور مصارف خیر میں صرف کرکے اپنے رب کی شکرگزاری کرتا ہے ف عائشہ اسرعکن لحاقا بی اطولکن یدا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے اپنی بیبیوں سے فرمایا کہ تم میں سے میرے ساتھ جلد تر ملنے والی وہ بی بی ہے جسکا ہاتھ زیادہ تر لمبا ہے یعنی سیری موت کے بعد وہ بی بی پہلے مرینگی جو سخی ہے ف حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ظاہری ہاتھ سمجھکر سب بیبیوں نے اپنے ہاتھ ناپے حضرت سودہ کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا ٹھہرا جب حضرت کے انتقال کے بعد زینب بنت جحش کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ لمبے ہاتھ سے سخاوت مراد ہے اور زینب سب بیبیوں میں زیادہ تر سخی تھیں اس حدیث میں معجزہ ہے کہ آیندہ کی بات فرمائی پھر ویسا ہی ہوا ف ابو عمر اشعر کلمة تكلمت بها العرب كلمة لبيد الا كل شيء ما خلا الله باطل بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ سچے مضمون کا قصیدہ جسکو عرب نے کہا لبید شاعر کا قصیدہ ہے جسکا ترجمہ یہ مصرع ہے کہ ع اللہ کے نام بیشک

خوں ہی اور عورتوں کی صفوں مین پہلی صف کو بُرا فرمایا اور پچھلی کی تعریف کی اسواسطے کہ پہلی صف مردوں سے قریب ہی اور اسمین کمال ۱۱۸۷
نہین اور پچھلی صف مردوں سے دور ہی اسمین پردہ پوشی نہایت ہی معلوم ہوا کہ عورت مرد کو نظر رکھنا لازم ہی اور سکا ایک مقام پر متصل ہونا
نچاہیے ف جَابِرٌ خَيْرُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً بخاری مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہتر آدمی وہی ہی جو قرض
ادا کرنے مین بہتر ہو ف جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے ایک شخص سے نوجوان کم عمر اونٹ قرض لیا جب بیت المال مین زکوۃ کے
اونٹ آئے حضرت نے جابر سے فرمایا کہ اوسکا قرض ادا کر جابر نے کہا کہ یا حضرت اوسکا اونٹ کم عمر کم قیمت تھا اور یہ اونٹ قیمتی ہین حضرت نے فرمایا
قیمتی ہی اونٹ اوسکو دے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کشادہ چشمی قرض ادا کرنے مین مستحب ہی اور اس طرح کے قرض مین زیادہ دینا سود مین داخل
نہین اس واسطے کہ سود مین زیادہ لینا شرط کر لیتے ہین اور اسمین شرط نتھا حضرت نے اپنی طرف سے احسان کیا علاوہ اسکے بیاج وزن اور
پیمانے والی چیز مین ہوتا ہی جانداز مین کمی بیشی بیاج نہین ف عُثْمَانُ وَعَلِيٌّ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ ۱۱۸۸
بخاری مین حضرت عثمانؓ اور علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم لوگون مین بہتر ہی جو خود قرآن کو سیکھے اور غیرون کو سکھلاوے ف
خواہ روان پڑھے اور قراءت کے قاعدے سیکھے اور سکھلاوے خواہ قرآن کے معانی اور مطالب اور احکام خود بوجھے اور لوگون کو بوجھاوے لیکن ہان
یہ البتہ ہی کہ مطلب کی بوجھ صرف لفظ سے زیادہ تر افضل ہی کہ غرض از تنزیل قرآن تہذیب نفوس ہی نہ محض ترتیل حروف ف
اَبُوْهُرَيْرَةَ خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ نِسَآءُ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ ۱۱۸۹
فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورتین کہ اونٹ کی سواری کرتی ہین اون مین قریش
کی عورتین بہتر ہین یعنی سب عرب کی عورتون مین قوم قریش کی عورتین بہتر ہین نہایت مہربان چھوٹے لڑکون پر اور بڑی نگہبان اپنے
خاوند کے مال کی ف ام ہانی علی مرتضیٰ کی بہن بیوہ ہوگئی تھین حضرت نے چاہا کہ اون سے نکاح کرین ام ہانی نے کہا کہ یا حضرت تمام خلق
سے آپ میرے نزدیک زیادہ پیارے ہین میرے لڑکے نہایت چھوٹے چھوٹے ہین میں نہین چاہتی کہ آپ کے بستر پر وے رووین اور چلاوین اور مین بڈھی
بھی ہوگئی ہون یعنی ان عذرون سے مین نکاح نہین کر سکتی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کی عورتون کی تعریف کی اور ام ہانی
کا عذر پسند کیا معلوم ہوا کہ عورت مین یہی بڑی خوبی ہی کہ درد والی ہو اور لڑکون کو اچھی طرح پالے اور اپنے خاوند کے مال کو ضائع نہ ہونے دے
ق عَلِيٌّ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ ۱۱۹۰
حضرت نے فرمایا کہ اپنے زمانے مین مریم عمران کی بیٹی سب عورتون سے افضل اور اپنے زمانے مین یعنی امت محمدی مین خدیجہ سب عورتون سے افضل ہی
م اَبُوْهُرَيْرَةَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ ۱۱۹۱
اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا افضل دن جسپر آفتاب نکلا
جمعے کا دن ہی اوسی دن آدم پیدا ہوئے اور اوسی دن بہشت مین داخل کیے گئے اور اوسی دن بہشت سے نکالے گئے اور قیامت نہ قائم ہوگی مگر جمعے
کے دن ف جمعہ دن مین تمام عالم پیدا ہوا یکشنبے سے پیدایش شروع ہوئی جمعے پر ختم ہوئی تو یہود یہ سمجھے کہ ہفتے کو خدا نے عالم کی پیدایش
سے فراغت پائی تو ہمکو لازم ہی کہ سب دنیا کا کام چھوڑ کے اوس دن عبادت کرین اور نصاریٰ یہ سمجھے کہ ابتدے پیدایش عالم کی یکشنبے
ہوئی اور اونکے گمان فاسد مین حضرت عیسیٰ مقتول اور مصلوب ہوکر تین دن کے بعد اسی دن زندہ ہوئے تو یہی بڑا دن ٹھہرا اور اسلام مین جمعہ بڑا
دن ہی اس واسطے کہ حضرت آدمؑ کی پیدایش اور بہشت مین داخل ہونا اور بہشت سے نکلنا اسی دن ہوا اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان کی

۱۲۰۹ قرب الٰہی حاصل ہوتا ہو اور کمال رحمت الٰہی اسپر متوجہ ہوتی ہو تو ایسے وقت مین دعا مانگنا غنیمت جانے **ف** ام حرام
بنت ملحان اول جیش من امتی یغزون البحر قد اوجبوا بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے روایت
۱۲۱۰ ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول لشکر میری امت سے جو سمندر مین جہاز پر چڑھکر کافرون سے لڑے گا اون پر بہشت واجب ہو **ف** ام حرام
بنت ملحان اول جیش من امتی یغزون مدینۃ قیصر معفور لھم بخاری اور مسلم مین ام حرام ملحان کی بیٹی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت کا جو روم کے بادشاہ کے شہر یعنی قسطنطنیہ سے لڑیگا وے بخشے گئے **ف** ام حرام
روایت ہی کہ ایک روز حضرت سر گھر مین سوئے اور ہنستے ہوئے جاگے مینے پوچھا کہ یا حضرت آپ کی اس خوشی کا کیا سبب ہی حضرت نے فرمایا کہ مینے
خواب مین دیکھا کہ میری امت کے لوگ جہاز پر سوار جہاد کرتے ہین جیسے بادشاہ اپنے تختون پر یا قبل ہوتے ہین سو جو لشکر کہ اول سمندر مین جہاد کریگا
اونکو بہشت واجب ہے مینے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ مین اون غازیون مین شریک ہون حضرت نے فرمایا کہ تو اونمین داخل ہی چنانچہ ام حرام
اپنے خاوند یعنی عبادہ بن صامت کے ساتھ معاویہ کی حکومت مین شام کے ملک سے سمندر مین جہاز پر سوار ہوکر روم کے جہاد مین شریک
ہوئین پھر جہاز سے اوترکے گھوڑے پر سے گرکے شہید ہوئین ام حرام سے روایت ہی کہ حضرت اوسی دن دوسری بار سوکے پھر ہنستے ہوئے
جاگے مینے پوچھا کہ یا حضرت خوشی کا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی لشکر کہ قسطنطنیہ سے لڑیگا اوسکے گناہ معاف ہوگئے
مینے کہا کہ یا حضرت مین بھی اون غازیون مین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ تو اونمین نہین تو اول قسم کے غازیون مین ہی یہ حدیث معجزہ ہی کہ حضرت نے جیسے
۱۲۱۱ آیندہ کی بات کی خبر دی ویسی ہی ہوئی **م** ابن مسعود اول ما یقضی بین الناس یوم القیمۃ فی الدماء مسلم
مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین اول فیصلہ قیامت کے دن خونون مین ہوگا **ف** مقصود اصلی دین مین
انسان کی حیات ہی اور کشت خون اوسکے مخالف ہی اور سب گناہ بعد شرک اور کفر کے اوس سے نیچے ہین تو اول خونریزی کا فیصلہ
مقدم ہوا حدیث مین اشارہ ہی کہ قتل کو آسان نہ سمجھا چاہیے خدا کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہی کہ قیامت مین اول اوسی کا فیصلہ ہوگا
۱۲۱۲ ثم ابن عباس اھون الناس عذابا ابو طالب وھو منتعل بنعلین یغلی منھما دماغہ بخاری مین
عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون مین نہایت ہلکا عذاب والا ابوطالب ہی اوسکے پانون مین دو آگ کی جوتیان
ہین جن سے اوسکا دماغ اوبلتا ہی **ف** ابوطالب نے کلمہ نہ پڑھا اسواسطے دوزخ نصیب ہوا اور حضرت سے نہایت سلوک کرتے تھے اسواسطے سب
دوزخیون سے اوسپر عذاب ہلکا ہی معاذاللہ جب ہلکے عذاب کا یہ حال ہی کہ جیسے دماغ مثل ہانڈی کے جوش مارتا ہی تو سخت عذاب کا خیال کیا چاہیے کہ کیسا ہوگا

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر کل کا لفظ ہی **ف** ابوھریرۃ کل ابن آدم تاکلہ الارض الا
۱۲۱۳ عجب الذنب منہ خلق وفیہ یرکب بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمام آدمی کے بدن کو زمین کھاجاتی ہی
سوے اڈھڈی کی ہڈی کے اوسی سے آدمی پہلے بنایا گیا اور اوسی سے جوڑا جاویگا **ف** عجب الذنب اوس ہڈی کو کہتے ہین جہان سے بالون کی دم جنتی ہی آدمی
کے بدن مین اوسکو ڈھڈی کہتے ہین سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی مین گل جاتا ہی مگر ڈھڈی نہین گلتی آدمی کی پیدائش مین اول اوسی سے شروع ہوتی ہی
اور قیامت مین بھی اوسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک وہان متصل ہوکر جیسا بدن تھا ویسا طیار ہوجاویگا یہ فرمایا کہ ڈھڈی نہین گلتی
۱۲۱۴ یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اوسکے باریک باریک اجزا اصلی نہ گلتے ہونگے اگرچہ غیر اصلی اجزا گل جاوین **م** ابوھریرۃ کل المسلم علی المسلم
حرام دمہ وعرضہ ومالہ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہی

گاہ گاہ کرنے مین لوسکا اثر دل مین نہین جتنا جیسے بجلی کے چمکنے سے اوسی دم تو روشنی ہی پھر آخر کو تاریکی ہی اسی واسطے طریقت والے
درویشون نے فرمایا ہی کہ جب آدمی کو کوئی نفل عبادت یا وظیفہ شروع کرے تو اوسکو مدام کرتا رہے تاکہ اوسکا فیض اور برکت کم نہو
۱۱۹۶ ف ابوہریرۃ احب البلاد الی اللہ مساجدھا وابغض البلاد الی اللہ اسواقھا مسلم مین ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک مسجدین دوست تر ہین اور شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک دشمن تر
بازارین ہین ف مسجدین اسواسطے زیادہ ترپسند ہین کہ وے عبادت گاہ ہین اونمین خدا یاد آتا ہی اور بازارین اس واسطے
ناپسند ہوئین کہ اونمین دنیا یاد آتی ہی بلکہ اکثر لوگ خرید فروخت کی مشغولی سے عصر کی نماز قضا کر ڈالتے ہین یا تنگ وقت پڑھتے ہین
۱۱۹۷ خ عبداللہ بن عمرو احب الصیام الی اللہ صیام داود کان یصوم یوما ویفطر یوما واحب
الصلوۃ الی اللہ صلوۃ داود کان ینام نصف اللیل ویقوم ثلثہ وینام سدسہ بخاری مین
عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نہایت پیارا روزہ خدا کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا روزہ ہی کہ ایکدن روزہ رکھتے
اور ایکدن نہ رکھتے تھے اور نہایت پیاری نماز خدا کے نزدیک داؤد علیہ السلام کی نماز ہی کہ آدھی رات تک تو وے سوتے تھے اور تہائی رات
وے تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور جب چھٹا حصہ رات کا باقی رہتا تھا تو پھر سو رہتے تھے ف ایکدن روزہ رکھنا اور ایکدن نہ رکھنا
اسواسطے پسند ہوا کہ برابر متصل رکھنے سے آدمی کو عادت ہوجاتی ہی روزے کی کیفیت باقی نہین رہتی اور تہجد کی نماز تہائی رات تک اسواسطے
پسند ہوئی کہ اسمین جسم کا حق اور خدا کا حق دونون بخوبی ادا ہوتا ہی نہ رات بھر کا سونا بہتر کہ سراسر غفلت ہی نہ جاگنا بہتر کہ سراسر مشقت اور
جاگنا ہی ہی اور آخر کو بسبب بیماری اور نقاہت کے بالکل تہجد نہین ہوسکتی معلوم ہوا کہ پیغمبر دین کا طریقہ طریق اعتدال ہی نہ تو عبادت مین
زیادتی نہ نہایت کمی اور یہی راہ خدا کو پسند ہی کہ اسکا نباہ ہمیشہ ہوسکتا ہی اور معلوم ہوا کہ بعد تہجد کے سو رہنا مستحب ہی تاکہ فجر کی نماز بخوبی
۱۱۹۸ ادا ہو اور رات کے جاگنے کی مشقت سو رہنے سے دور ہوجاوے ف سمرۃ بن جندب احب الکلام الی اللہ اربع سبحان
اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر لا یضرک بایھن بدأت مسلم مین سمرہ بن جندب رضی سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا نہایت پسند کلام خدا کے نزدیک چار ہین اول سبحان اللہ دوسرے الحمد للہ تیسرے لا الہ الا اللہ چوتھے اللہ اکبر تجکو کچھ ضرر نہین ان
چارون مین ذکر کے وقت جس سے تو چاہے ابتدا کرے ف یعنی چاہے اول سبحان اللہ پڑھے یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر سب درست ہی
۱۱۹۹ ق عقبۃ بن عامر احق الشروط ان توفوا بھا ما استحللتم بہ الفروج بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب شرطون مین سے جنکا تمکو پورا کرنا چاہیے اون شرطون کا زیادہ تر پورا کرنا لازم ہی جسکے سبب سے تمنے عورتون
کی شرمگاہین حلال کرلین ف جو شرطین اور قول قرار کہ نکاح مین واجب الادا ہین سو اونمین سے اول تو مہر ہی دوسرے ان نفقہ
تیسرے حسن سلوک دستور کے موافق عورت کا مہر فرض ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اوسکا ادا کرنا سب سے مقدم ہی اور جو مہر
ادا کرنے کا قصد نہ رکھے وہ گنہگار ہی اور بعض شرطین نکاح مین واجب الادا نہین جیسے خاوند کا جورو کے گھر مین رہنا جورو کو اپنے گھر
۱۲۰۰ نہ بلانا یا جورو کی زندگی مین دوسرا نکاح نکرنا یا پہلی جورو کو طلاق دینا ق ابوھریرۃ اخوف ویرون انی اخوف
ما اخاف علیکم ما یخرج اللہ لکم من زھرۃ الدنیا قالوا وما زھرۃ الدنیا یا رسول اللہ
قال برکات الارض قالوا یا رسول اللہ وھل یاتی الخیر بالشر قال لا یاتی الخیر الا بالخیر کیا تی

خیرات کرنا لازم ہی اسواسطے کہ ہر روز زندگی دینا اور جیتا رکھنا خدا کا تازہ احسان ہی تو بندون کو اوسکی شکرگزاری بھی ضرور ہی پھر
فرمایا کہ شکرگزاری اور خیرات صرف مال ہی پر موقوف نہین جو تمپر ہر روز مشکل پڑے بلکہ انصاف اور عدل کرنا یا تھکے ماندے کو اوسکی سواری
سوار کرادینا اور اوسکا اسباب لاد دینا نماز کے واسطے مسجد مین حاضر ہونا راہ سے موذیات کو دور کرنا یہ سب کام خیرات اور صدقات مین داخل
ہین انمین سے جو ساسے آوے اوسکو کرے اور اپنے بدن کی صحت اور قوت کی شکرگزاری خدا کی رضامندی کے واسطے بجالاوے ۱۲۱۸ وَعَنْ

كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو پینے کی چیز نشہ لاوے اور مست کردے حرام ہی
ف اسمین بھنگ اور پوزہ اور شراب اور تاڑی سب داخل ہین انکا قلیل اور کثیر اکثر اماموں کے نزدیک برابر ہی باقی تحقیق آگے آویگی

ق اِبْنِ عُمَرَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ اَوِ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ ۱۲۱۹ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ ہر ایک چیز خدا کی تقدیر سے ہی یہان تک کہ حمق اور عقلمندی بھی تقدیر سے ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے اول عجز کا لفظ فرمایا یا کیس کا

ف یعنی جب ہر چیز تقدیر سے ٹھہری تو نادانی اور ہوشیاری بھی تقدیر سے ہی تو دانا کو لازم ہی کہ اپنی دانائی پر گھمنڈ نکرے اپنی تدبیر
اور کرتب کا اوسمین دخل نہ سمجھے اور نادان پر ہنسے بلکہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکو ہوشیار کیا دیوانہ باولا نہین کیا ۱۲۲۰ ف ابن عمر

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم
لوگون مین ہر ایک شخص حاکم ہی اور ہر ایک اپنی رعیت اور زیردست سے پوچھا جاویگا ف پوری اس حدیث کی یون روایت ہی کہ بادشاہ
سب ملک پر حاکم ہی تو اوسے اپنی تمام رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم اور مرد اپنے گھر اور جورو پر حاکم ہی تو وہ بھی پوچھا جاویگا کہ اوسے
نیک کام سکھلایا اور گناہ سے روکا یا نہین اور جورو اپنے خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہی تو وہ بھی پوچھی جاویگی کہ اوسنے اوسکی خیرخواہی اور
مال کی حفاظت کی یا نہین اسی طرح غلام اور نوکر بھی پوچھا جاویگا کہ اوسنے اپنے میان اور آقا کی خیرخواہی اور اوسکے مال کی حفاظت کی
یا نہین غرضکہ ہر شخص اپنے زیردست اور اپنی قابو والی چیز سے قیامت مین پوچھا جاویگا کہ تو نے باوجود قدرت اور قابو کے اوسکا حق کیون نہ ادا کیا

۱۲۲۱ اسطرح کا سوال صرف بادشاہ ہی پر موقوف نہین هر جارٍ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ شَرِبَ
الْمُسْكِرَ اَنْ يَسْقِيَهٗ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ
اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نشے والی چیز ہی وہ حرام ہی بیشک خدا پر اسکے عہد ہی
کہ جو نشہ دار چیز پیے گا اوسکو فساد کی مٹی پلاویگا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ فساد کی مٹی سے کیا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ دوزخیون کا
پسینا یا دوزخیون کا نچوڑ یعنی پیپ ف مصابیح مین روایت ہی کہ یمن کا ایک شخص حضرت پاس آیا اوسنے کہا کہ ہمارے
ملک مین جُعار کی شراب لوگ پیتے ہین اوسکو مرت کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا اوسمین نشہ ہوتا ہی اوسنے کہا کہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۲۲۲ ق اِبْنِ عُمَرَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا
لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک نشے دار چیز
شراب ہی اور سب نشے والی چیزین حرام ہین اور جسنے شراب پی دنیا مین پھر وہ شراب کو مسدا پیتا بدون توبہ کیے مر گیا تو وہ آخرت
مین بہشت کی شراب نہ پیے گا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو چیز مست کردے اور نشہ لاوے وہ شراب ہی اور حرام ہی
خواہ انگور سے بنے خواہ کھجور خواہ منقی یا شہد یا گیہون یا جوار یا باجرا یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندھی

سب جھوٹا ہی جتن یعنی سوائے خدا کے ہر چیز مٹنے والی ہی ف زمانۂ جاہلیت مین لبید نام ایک شاعر عرب مین تھا اوسکا کہا یہ مصرع چونکہ حق تھا اور موافق قرآن کے مضمون کے تھا اسواسطے اوسکی تعریف فرمائی معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون حق ہو اور حکمت اور نصیحت پر مشتمل ہو اوسکا پڑھنا شرع مین منع نہین بلکہ پسندیدہ ہی جیسے گلستان اور بوستان اور مولوی روم کی مثنوی یا اتقصہ حکیم سنائی کا ۱۲۰۳ ھ ابوھریرۃ اصدق کلمۃ قالھا شاعر کلمۃ لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل و کاد امیۃ بن ابی الصلت ان یسلم رواہ مسلم یعنی ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب سے سچی بات جو شاعر نے کہی ہی وہ لبید کی یہ بات ہی کہ سوائے خدا کے سب چیز مٹنے والی ہی اور امیہ بن ابی الصلت قریب تھا کہ مسلمان ہوجاوے ف یعنی جسکی بات سچی ہی اوسکی خواب بھی سچی اسواسطے کہتے ہین کہ جھوٹے لوگون مین بہت سچے خواب والا نہایت سچ بولنے والا ہی ف یعنی جسکی بات سچی ہی اوسکی خواب بھی سچی اسواسطے کہتے ہین کہ جھوٹے سے آئینۂ دل تیرہ اور زنگ آلودہ ہوجاتا ہی تو خواب مین عالم مثال کی عکس ٹھیک ٹھیک نہین پڑتی اسی واسطے فاسق کی خواب اکثر پریشان ہوتی ہین ۱۲۰۴ ھ ابوھریرۃ اغیظ رجل علی اللہ یوم القیمۃ واخبثہ رجل کان یسمی ملک الاملاک لا ملک الا اللہ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت بھٹکا ہوا مرد خدا کے نزدیک قیامت کے دن اور نہایت ذلیل اور پلیدہ مرد ہی جسکا شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا جاوے حقیقت مین کوئی بادشاہ جہان کا مالک نہین سوائے خدا کے ف ایران کے بادشاہون کو شاہنشاہ کہتے تھے جسکا ترجمہ عربی مین ملک الاملاک اور ہندی مین مہاراج ہی چونکہ اسمین کھلا شرک تھا اور صاف بے ادبی تھی اسواسطے حضرت نے منع کیا یا چاربند کو کب مناسب ہی کہ چھوٹا موہنہ بڑا بول بولے اسی طرح جو اسم کہ خدا کو خاص ہی غیر خدا کو درست نہین جیسے رحمن اور قدوس ۱۲۰۵ ھ جابر افضل الصلوۃ طول القنوت مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل نماز وہ ہی جسکا قیام دراز ہو ف زیادہ قیام سے نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ جتنا قیام زیادہ اوتنی قرآن کی قراءت زیادہ علمائے کہا ہی کہ دن کو رکوع اور سجود کی کثرت بہتر ہی اور تہجد کی نماز مین طول قیام افضل ہی ۱۲۰۶ ھ ثوبان افضل دینار ینفقہ الرجل دینار ینفقہ علی عیالہ ودینار ینفقہ علی دابتہ فی سبیل اللہ ودینار ینفقہ علی اصحابہ فی سبیل اللہ مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر دینار جسکو مرد خرچ کرے وہ دینار ہی جسکو اپنے جورو لڑکون پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار افضل ہی جسکو جہاد مین اپنی سواری پر خرچ کرتا ہی اور وہ دینار بہتر ہی جسکو جہاد مین اپنے ساتھیون پر یعنی نوکر چاکر یا غازیون پر خرچ کرتا ہی ف جورو لڑکون پر مال خرچ کرنا اسواسطے افضل ہوا کہ فرض ہی اور اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اسواسطے بہتر ہوا کہ ملک کی ہی خصوصًا راہ خدا مین زیادہ تر پرورش کے لائق ہوا اور غازیون پر صرف کرنا دین کی امداد ہی اور احسان ہی معلوم ہوا کہ فقیرون کے دینے سے اپنے جورو لڑکون کا دینا مقدم اور افضل ہی اسواسطے کہ فرض ہی اور خیرات نفل ہی اور حال انکہ فرض ادا کرنا نفل سے افضل ہی ۱۲۰۷ ھ ابوھریرۃ افضل الصیام بعد رمضان شھر اللہ المحرم وافضل الصلوۃ بعد الفریضۃ صلوۃ اللیل مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان کے محرم کے مہینے کا روزہ ہی اور افضل نماز بعد فرض پنجگانہ کے رات کی نماز ہی یعنی تہجد کی نماز ف محرم کا روزہ بسبب صوم عاشورا کے افضل ہوا اور تہجد کی نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ اوسمین محنت اور مشقت نفس پر بہت ہی اوسوقت اکثر حضور دل سے نماز ہوتی ہی اور ریا کا لوگون مین دخل نہین ۱۲۰۸ ھ ابوھریرۃ اقرب ما یکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا الدعاء مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ نہایت نزدیک ہوتا ہی سجدے کی حالت مین سو سجدے مین بہت دعا کیا کرو ف سجدے مین کمال درجہ تعظیم کا ہی اور بندے کی نہایت عاجزی ہی کہ اوسنے اپنے اشرف الاعضا کو خاک پر اپنے مالک کے واسطے رکھا اس سبب سے اوسکو اس حالت مین نہایت

قد زعمتم في اسامة وانه احب الناس الي بخاري مين عبد الله بن عمر سے روايت ہے كہ حضرت نے فرمايا
كہ مجكو خبر پہونچي ہے كہ تم نے اسامہ كے حق مين كچھ كہا ہے اور البتہ اسامہ ميرے نزديك سب آدميون سے زيادہ پيارا ہے ف اسامہ كو حضرت نے
آخر عمر مين ايك لشكر كا سردار كيا بعضے لوگون نے كہا كہ نوجوان كو بڑے بڑے اصحاب پر سردار كرنے مين كيا حكمت ہے حضرت نے يہ حديث فرمائي

۱۲۲۹ م ابي بن كعب قد جمع الله لك ذلك كله قاله لرجل من الانصار قيل له لو اشتريت حمارا
تركبه في الظلماء وفي الرمضاء وكان لا تخطئه صلوة مع بعده من المسجد فقال ما يسرني
ان منزلي الى جنب المسجد اني اريد ان يكتب لي ممشاي الى المسجد ورجوعي اذا رجعت الى اهلي
مسلم مين ابي بن كعب سے روايت ہے كہ حضرت نے فرمايا كہ البتہ جمع كر ركھا ہے خدا نے تيرے واسطے يہ سب كچھ حضرت نے اوس انصاري مرد سے فرمايا جس سے
لوگون نے كہا كہ اگر تو سواري مول لے اور تاريكي اور گرمي كے وقت نماز كے واسطے اوسپر سوار ہوا كرے تو مناسب ہے اور اوس مرد كا حال
يہ تھا كہ كوئي جماعت كي نماز اوس سے نہ چھوٹتي تھي باوجوديكہ وہ حضرت كي مسجد سے بہت دور رہتا تھا تو اوسنے جواب ديا كہ مجكو اس بات كي
خوشي نہين كہ ميرا گھر مسجد كے متصل ہو اسواسطے كہ مين يہ چاہتا ہون كہ مسجد كي طرف ميرا آنا لكھا جاوے اور جب مسجد سے اپنے گھر جاؤن تو پلٹنے كا
بھي ثواب لكھا جاوے ف معلوم ہوا كہ مسجد كي آمد اور رفت دونون مين ثواب ہے جتنا گھر دور اتنے قدم زيادہ تو اتنا ثواب بھي
زيادہ ہوتا ہے م ابن مسعود رض قل سالت الله لا جال مقدور به وايام معدودة وارزاق مقسومة
۱۲۳۰ لن يعجل شيئا قبل حله ولن يؤخر شيئا عن حله ولو كنت سالت الله ان يعيذك من عذاب
في النار او عذاب في القبر كان خيرا وافضل قاله لام حبيبة رضي الله عنها لما سمعها
تدعو وتقول اللهم متعني بزوجي رسول الله وبابي ابي سفيان وباخي معاوية مسلم مين عبد الله
بن مسعود رض سے روايت ہے كہ حضرت نے فرمايا كہ تو نے خدا سے مانگا ٹھہري ہوئي مدتون اور گنے ہوئے دنون اور باٹي ہوئي روزيون كو حاضر گزر جلد ي
لاويگا كسي چيز كو اوسكے ٹھہرے ہوئے وقت سے پہلے اور نہ ہر كسي چيز كو اوسكے وقت معين سے تاخير كريگا اور اگر تو خدا سے يہ بات مانگتي كہ مجكو
دوزخ كے عذاب سے يا قبر كے عذاب سے بچاوے تو بہتر اور افضل ہوتا يہ حضرت نے حضرت ام حبيبہ رض سے فرمايا جبكہ اونكو يون دعا كرتے سنا كہ الٰہي مجكو
برخوردار ركھ ميرے خاوند كي طرف سے جو خدا كا رسول ہے اور ميرے باپ ابوسفيان كي طرف سے اور بھائي معاويہ كي طرف سے ف يعني موت
اور زندگي اور رزق ہر ايك شخص كا خدا كے نزديك خاص خاص مدت مين مقرر ہو چكا ہے وقت معين سے تقديم يا تاخير ممكن نہين تو اسكے دعا كرنے كي
كچھ حاجت نہين كہ خود بخود ہوگا اگرچہ يہ سوال حرام نہين ليكن ايمان دار كو بہتر ہے كہ آخرت كے عذاب سے پناہ مانگے جسكے واسطے خدا رسول كا حكم ہے
۱۲۳۱ اور بندگي كي علامت ہے ابو هريرة رض قد عجب الله من صنيعكما اضيفا الليلة يعني رجلا من الانصار واهراة
بخاري اور مسلم مين ابوہريرہ رض سے روايت ہے كہ حضرت نے فرمايا كہ خدا كو بہت بھلا معلوم ہوا اور نہايت راضي ہوا آج كي رات تمہارے كام سے جو تم
دونون نے اپنے مہمان سے كيا ف حضرت كے پاس ايك محتاج نہايت بھوكھا آيا حضرت نے فرمايا كہ كوئي اسكي مہماني كرے ابوطلحہ انصاري
اوسكو اپنے گھر لےگئے جورو سے پوچھا كہ كچھ كھانا ہے اوسنے كہا كچھ نہين ہے مگر لڑكون كا كھانا ركھا ہے ابوطلحہ نے كہا كہ لڑكون كو بہلا كر سلا
اور حضرت كے مہمان كي توقير كر سو لڑكون كو سلا كر مہمان كے آگے كھانا ركھا اور بي بي نے چراغ ٹھيك كرنے كے بہانے سے اوٹھكر چراغ كو گل كر
تاكہ مہمان جانے كہ گھر والے بھي ميرے ساتھ كھانے مين شريك ہوئے چنانچہ وہ مہمان خوب كھانا كھا كر آسودہ ہو ليا اور گھر والے

وفضل الصحابة

اوسکا خون اور اوسکی عزت آبرو اور اوسکا مال ف حضرت نے حجۃ الوداع مین جہان ہزارون مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی اور فساد اور ظلم کی جڑ کاٹی اسواسطے کہ اکثر عالم مین فساد انھین تینون کامون مین ہوتا ہی چنانچہ جب مسلمان کا ناحق خون کرنا حرام ہوا تو خون کا جھوٹھا دعوی کرنا اوسکی ناحق گواہی دینا بھی حرام ٹھہرا اور جب مسلمان کی آبرو ریزی منع ہوئی تو اوسکو ذلیل کرنا مسخراپن کرنا اوسکی جورو بیٹی سے حرام کاری اوسکی چغلی کھانا غیبت کرنا بھی حرام ہوا اور جب اوسکا مال لینا درست نہوا تو قطاع الطریقی چوری دغابازی ڈاندر شوت قمار بازی خرچی بھی حرام ہوگئی اسواسطے کہ ان کامون سے اوسکا مال ناحق برباد ہوتا ہی محافظت نوع انسانی بہت کی عمدہ غرض ہی سو اوسکا بیان اس حدیث مین بخوبی سمجھا دیا ق ۱۲۱۵ اَلْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ الْاِجْهَارِ اَنْ يَّعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهٗ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهٗ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت کے گناہ معاف ہونگے مگر اونکے گناہ نہین معاف ہونگے جو اپنے پوشیدہ گناہ ہونکو ظاہر کرتے ہین اور البتہ یہ بات بھی اظہار مین داخل ہی کہ بندہ رات کو کوئی برا کام کرے پھر اوسکو صبح اس حالت مین ہو کہ اوسکے رب نے اوس گناہ کو چھپا ڈالا ہو سو وہ شخص خود اپنے کہے کہ اے میان فلانے مینے تو رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو اوسکے رب نے گناہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح کو خدا کے پردے کو کھولتا ہی ف پوشیدہ گناہ کو لوگون سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہی کہ معاف نہوگا اسواسطے کہ اسمین گناہ پر جرات اور بے پروائی ثابت ہوتی ہی اور صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ظاہر کرنے والا خدا سے نہین ڈرتا اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہین او صاحب جسکا خدا سے پردہ نہین اوسکا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضرور سو غلط سمجھے ہین کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نکرتا تو البتہ خدا اوسکی پردہ پوشی کرتا اور جب اوسنے بیحیا بن کر خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نرہا اور حدیث مین آیا ہی کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہوکر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہوکر اوسکی توبہ کے گواہ ہون یا اور گناہگار اوسکو دیکھکر توبہ پر مستعد ہون خ ۱۲۱۶ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ يَّاْبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری امت بہشت مین داخل ہوگی مگر جسنے کہ نمانا اور انکار کیا لوگون نے کہا کہ انکار کرنے والا کون ہی حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت مین داخل ہوگا اور جسنے میری نافرمانی کی یا بدعت کالی یا شریعت سے راضی نہوا اوسنے نمانا اور وہی منکر ہوا ف اس حدیث مین اتباع سنت کی فضیلت ہی اور بدعت اور احکام شرعی سے ناراضی ہونے پر انکار ہی ق ۱۲۱۷ اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَتُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر روز جسمین آفتاب نکلے آدمیون کی ہر ایک ہڈی اور ہر ایک جوڑ جوڑ پر صدقہ ہی انصاف کرنا دو شخصون مین خیرات ہی مدد کرنا مرد کی اوسکی سواری مین سو اوسکو سواری پر چڑھا دینا اوسکا اسباب اوسکے جانور پر اوٹھا کر لاد دینا خیرات ہی اور نیک بات سے کسیکا دل خوش کر دینا یا لا الہ الا اللہ پڑھنا بھی خیرات ہی اور ہر ایک ڈگ جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہی اور تکلیف دہی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور پتھر کو راہ سے دور کرنا خیرات ہی ف یعنی ہر روز ہر ایک کو

حضرت کے روبرو ایک حاملہ عورت آئی اوسنے کہا یا حضرت مینے حرام کاری کا گناہ کیا مجکو سزا دیجیے اور حد مار سے حضرت نے اوسکے ولی سے
فرمایا کہ اسکو اچھی طرح رکھہ جب کہ یہ جنے تو میرے پاس اسکو لانا پھر جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو وہ حضرت کے پاس اوسکو لایا حضرت نے اوسکے
کپڑے اوسکے بدن پر مضبوط بندھا دیے تاکہ بدن نکھل جاوے پھر وہ پتھروں سے ماری گئی حضرت نے اوسکے جنازے کی نماز پڑھی تو عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے اوسپر نماز پڑھی حال انکہ اوسنے حرام کاری کی تھی حضرت نے حدیث فرمائی یعنی اوسکی حرام کاری
کسیکو نہ معلوم تھی اوسنے خود خود خدا سے اقرار کیا اور خدا کے واسطے اپنی جان دی اوسکی توبہ ایسی خالص ہی کہ ستر گناہگارون کی مغفرت
کے واسطے کفایت کرتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا اگر حرام سے حمل ہو تو بدون بچہ پیدا ہوئے اوسپر حد نہ مارنا چاہیے کہ معصوم بچہ ضائع ہو سبحان اللہ
حضرت کے وقت کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہو جاتا تھا تو عذاب آخرت کا اتنا اوسکو ڈر ہوتا تھا کہ اپنی جان دینا اوسکو آسان معلوم
ہوتا تھا ایمان اسکا نام ہی ۱۲۴۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ لَقَدْ تَجَرَّحَتْ وَاسِعًا قَالَهٗ لِاَعْرَابِیٍّ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ
وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے تو تنگ پر اکشادہ رحمت والے
کو حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے یون دعا مانگی کہ الٰہی مجھپر رحم کر اور محمد پر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نکر ف یعنی رحمت
الٰہی مین بڑی وسعت ہی سارے جہان کے گنہگارونکو کفایت کرتی ہی تو کیون تنگ حوصلہ ہوتا ہی ۱۲۴۸ وَعَنْ اَنَسٍ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ مَعَ عَشَرَةٍ
مِّنْ اَصْحَابِیْ نَبْتَدِرُ وَاحِدًا مِّنْهُمْ اَیُّنَا یَاْخُذُ اَوَّلًا فَنَاْتِیْ بِهٖ فَنَعُوْهَا قَالَهٗ لِرَجُلٍ جَاءَ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ وَقِیْلَ لِلرَّجُلِ هُوَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِیُّ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ البتہ مینے دیکھا بارہ فرشتون کو کہ اوسکی طرف جھپٹتے تھے کہ اونمین کون سا فرشتہ اوسکو اوٹھا لیجاوے یہ حضرت نے اوس مرد سے
فرمایا جو ہانپتا آیا پھر اوسنے کہا اللہ اکبر الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ بعضون نے کہا کہ وہ مرد رفاعہ بن رافع الانصاری ہی ف
حضرت نماز مین تھے کہ رفاعہ انصاری جماعت کے واسطے دوڑتے ہوئے آئے اور نماز مین یہ کلمات پڑھے حضرت نے بعد نماز کے پوچھا کہ یہ کلام کسنے
پڑھا اصحاب نے رفاعہ کی طرف اشارہ کیا تب حضرت نے حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے واسطے فرشتے مقرر ہین کہ آسمان پر اسکو اوٹھا
لیجاتے ہین ۱۲۴۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَجُلًا یَّتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّةِ فِیْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِیْقِ
كَانَتْ تُؤْذِی النَّاسَ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مینے تو دیکھا ایک مرد کو کہ بہشت مین جلتا پھرتا
تھا بسبب اوس درخت کے جسکو اوسنے راہ سے کاٹ ڈالا تھا اوس درخت سے لوگون کو تکلیف تھی ف معلوم ہوا کہ خلق کی
راحت رسانی بہشت مین پونہچاتی ہی ۱۲۵۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ فِی الْحِجْرِ وَقُرَیْشٌ تَسْاَلُنِیْ عَنْ مَّسْرَایَ
فَسَاَلَتْنِیْ عَنْ اَشْیَاءَ مِنْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْهَا وَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَّا كُرِبْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ
مَا یَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُهُمْ بِهٖ وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ فِیْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاِذَا مُوْسٰی قَائِمٌ یُّصَلِّیْ
فَاِذَا رَجُلٌ جَعْدٌ ضَرْبٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَاِذَا عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا
عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِیُّ وَاِذَا اِبْرَاهِیْمُ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ یَعْنِیْ نَفْسَهٗ فَحَانَتِ
الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ قَائِلٌ یَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ
عَلَیْهِ فَالْتَفَتُّ اِلَیْهِ فَبَدَاَنِیْ بِالسَّلَامِ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین حطیم مین تھا اور قریش

یا کوئی گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ قلیل اور کثیر اسکا سب حرام ہی اور یہی مذہب ہی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور
امام محمد اور محدثین کا ہر چند امام اعظم کے نزدیک نجس حرام شراب وہی ہی جو شیرہ انگور سے بنے اور جوش مارکے گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے
اور چیزیں اسکے سوائے بدون نشے کے حرام نہیں لیکن اکثر محتاط محققین کے نزدیک امام محمد کے قول پر فتوی ہی چنانچہ نہایہ اور زیلعی
اور عینی اور فتاوی عالمگیری اور الدر المختار اور شباہ و نظائر میں مذکور ہی چنانچہ مولانا عبد العلی لکھنوی نے تاڑی اور نان پاؤ کی حرمت پر جو اب استفتا میں
اس طرح کو خوب بیان کیا ہی اور پچاس ساٹھ علما حنفی اور شافعی نے اوسپر دستخط کیے ہیں جو چاہے اوسکو دیکھے ۱۲۲۳ ق ابن عباس کل
مصفی فی النار بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تصویر بنانے والا
دوزخ میں ہی ف یعنی جاندار کی صورت بنانا حرام ہی ق جابر کل معروف صدقۃ ۱۲۲۴ بخاری اور
مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہی ف یعنی آپس میں خیرات کے برابر ثواب ہی

فصل ۱۲۲۵ اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر قد ہی ق ام ھانی بنت ابی طالب قد اجرنا من
اجرت وامنا من امنت قالہ لما یوم فتح مکۃ بخاری اور مسلم میں ام ہانی رضہ ابو طالب کی بیٹی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے پناہ دی جسکو تو نے پناہ دی اور ہمنے امن دیا جسکو تو نے امن دیا یہ حضرت نے ام ہانی سے فرمایا
جس دن مکہ فتح ہوا ف ام ہانی نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی مرتضی نے اوسکے قتل کا ارادہ کیا ام ہانی نے
اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق جابر قد اخذت جملک باربعۃ دنانیر ۱۲۲۶
ولک ظھرہ الی المدینۃ قالہ بخاری اور مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیرا اونٹ
چار دینار کو لیا اور تجکو مدینے تک اوسکی سواری کی اجازت ہی یہ حضرت نے جابر رضہ سے فرمایا ف جابر رضہ سے روایت ہی کہ میں
سفر میں حضرت کے ساتھ تھا میرا اونٹ نہایت تھک گیا تھا میں سب کے پیچھے پڑا رہتا تھا ایکبار حضرت میرے پاس ہو کر نکلے سو میرے
اونٹ کو ایک کوڑا مارا پھر وہ اونٹ خوب تیز رفتار ہو گیا کہ کبھی ویسا تیز قدم نہ تھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈال میں نے
اوسکو بیچا لیکن مدینے تک کی سواری شرط کر لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب مدینے میں پونہچے تو میں حضرت کے پاس اوس اونٹ کو لیگیا
حضرت نے چار دینار اور پانچ جو کے برابر سونا قیمت سے زیادہ دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونوں تجکو دیے ف جب چیز بیچی
تو بائع کو اوسمیں کچھ شرط کر لینا درست نہیں اور جابر نے جو سواری کی شرط کی تھی سو حقیقت میں شرط نہ تھی بلکہ حضرت کی طرف سے احسان
تھا سواری کی اجازت بطور عاریت تھی یا کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی اور ظاہر احضرت کو جابر سے احسان کرنا منظور تھا سو ال العینا ہی
غرضہ تمام عبد اللہ بن عمرو قد افلح من اسلم ورزق کفافا وقنعہ اللہ بما اتاہ ۱۲۲۷ مسلم میں عبد اللہ
بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد کو پونہچا جو مسلمان ہوا اور اوسکو بقدر ضرورت روزی ملی اور خدا نے جتنا اوسکو دیا
اوسپر قناعت نصیب کی ف قناعت والے ایمان دار کو اسواسطے کامیاب فرمایا کہ ایمان کے سبب سے اوسکی آخرت سنورے اور قناعت کے سبب
سے دنیا کی تکلیف بھی نہ ہوئی تو گویا دونوں جہان سے برخوردار ہوا اور اگر ایمان ہوا اور قناعت نہ ہوئی تو ایمان کی خوبی اور لطف مطلق
ظاہر نہیں ہوتا طمع آدمی کو نظروں میں ذلیل اور حقیر کر دیتی ہی شعر ای قناعت تو نگرم گردان ۔ کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست
لیکن اہل و عیال کی ضروریات کو طلب کرنا قناعت کے مخالف نہیں بلکہ طمع زائد از حاجت چیز کی تلاش کا نام ہی ۱۲۲۸ خ ابن عمر

نہایت عاجز ہوئے پھر حضرت کو پیغام دیا کہ اوس شرط سے ہم باز آئے مسلمانوں کو اپنے پاس بلا لیجیے اور راہ زنی سے منع کیجیے
سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی خدا نے مسلمانوں کو سلامت بچایا ۱۲۴۲ **م** تو کہا بان لقد سالنی ھذا عن الذی
سالنی عنہ ومالی علم بشیء منہ حتی اتانی اللہ بہ **قالہ** حین سالہ حبر من احبار الیھود
عن اول طعام اھل الجنۃ وعن الشبہ مسلم میں ثوبان رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھ سے اسنے پوچھا جو کہ پوچھا اور
حال انکہ مجکو اوسکا کچھ بھی علم نتھا یہان تک کہ خدا نے مجکو اوسکا علم دیا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ علماے یہود سے ایک عالم نے حضرت سے
پوچھا کہ پہلا کھانا بہشتیون کا کون ہوگا اور کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی باپ سے مشابہ ہوتا ہے اور کبھی ماں سے **ف** مصابیح میں روایت ہے
کہ جب حضرت مدینے میں آئے تو عبداللہ بن سلام نے کہ یہود میں بڑے عالم تھے حضرت سے کہا کہ میں تین باتیں پوچھتا ہون کہ اونکو سوا پیغمبر کے کوئی نہیں جانتا
بتلائیے تو کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی کون ہے اور بہشتیون کو پہلا کھانا کون ملیگا اور کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور
کبھی ماں کی صورت پر حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جواب دیا کہ قیامت کی اول نشانی آگ ہے جو لوگون کو پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور بہشتیون کا اول
کھانا مچھلی کی کلیجی کا نکلا ہوا گوشت کھا دینگے اور آدمی کی منی نے سبقت کی تو لڑکا باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی نے سبقت کی تو ماں کی صورت پر
ہوتا ہے پھر عبداللہ بن سلام نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور آپ خدا کے سچے رسول ہیں ۱۲۴۳ **ح** ابوھریرۃ
لقد ظننت یا اباھریرۃ ان لا یسئلنی عن ھذا الحدیث احدا اول منک لما رایت من حرصک علی
الحدیث اسعد الناس بشفاعتی یوم القیمۃ من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قبل نفسہ بخاری میں
ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میں جان چکا تھا اے ابوہریرہ کہ مجھسے اس بات کو تجھسے پہلے کوئی نہ پوچھیگا اس واسطے کہ میں
دیکھ چکا تیری حرص کو بات کے دریافت کرنے پر بڑا سعادتمند لوگون میں میری شفاعت کے واسطے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جسنے لا الہ الا اللہ
کو اپنے دل سے خالص ہو کر کہا **ف** ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ میںنے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت بڑا سعادتمند آپ کی شفاعت کا قیامت کے
دن کون ہے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابوہریرہ حضرت کی حدیث کے بڑے شوقین اور نہایت کھوجی تھے اسی سبب سے
ہزارون حدیث کی اونسے روایت ہے سب احادیث شفاعت کی اگر غور کیجیے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی سفارش چھ طرح ہوگی اول
شفاعت تو حشر کے وقت ہوگی یعنی جب کہ لوگ قبرون سے اوٹھینگے حساب کے پہلے میدان میں کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبرا ئینگے
اور سب پیغمبر جواب دینگے تو اوس وقت حضرت بخشا دینگے اور حساب کتاب کرا کے اوس مصیبت سے نجات دلائینگے اسکا نام شفاعت
کبریٰ ہے یہ شفاعت حضرت کو مخصوص ہے دوسرے کا اسمین دخل نہیں دوسری شفاعت اوس وقت ہوگی کہ کچھ لوگ جہنم کی طرف روانہ کیے جاوینگے اور حضرت اونکی
شفاعت کر کے راہ سے پھروا دینگے اور تیسری شفاعت سے لوگ جہنم کے کنارے تک پہونچ کر نجات پاوینگے اور چوتھی شفاعت سے جو لوگ کہ دوزخ میں پڑ چکے ہینگے
جاوینگے جنکے بدن سوا سجدہ کے جگہ جل بھن گئے اور پانچوین شفاعت سے بہشتی لوگون کے اور زیادہ تر درجے بلند ہونگے اور چھٹی شفاعت سے اون کافرون کو جنھون نے
حضرت سے احسان کیا تھا کچھ عذاب میں تخفیف ہوگی واللہ اعلم ۱۲۴۴ **ح** عایشۃ لقد عذت بعظیم الحقی باھلک **قالہ**
لابنۃ الجون واسمھا اسماء بنت النعمان بن ابی الجون بن الحارث بخاری میں حضرت عایشہ رضؓ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ تو نے بڑے مالک کی پناہ مانگی جا اپنے لوگون میں مل حضرت نے جون کی بیٹی سے کہا اور اوسکا نام اسما تھا
نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی **ف** حضرت نے جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا حضرت کی بعضی بیبیون کو رشک ہوا اوس سے

بھوکے سونے سے حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا سب حضرت نے ابوطلحہ اور اونکی بی بی سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا
حضرت پر نثار تھے اور کیا خالص ایمان دار تھے کہ محتاجی کی حالت مین اپنی جان پر اور محتاجون کو مقدم رکھتے تھے چنانچہ اس مضمون کو حق تعالیٰ نے
قرآن مین فرمایا ہی وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی پیغمبر کے اصحاب اپنی جانون پر غیرون کو
مقدم رکھتے ہین اگرچہ اونکو تنگی اور حاجت ہو بھلا ایسے کامل لوگون سے کیا ممکن ہی کہ ایسی بیت کا حق جھین لیوین اور ناحق صدیق اکبر سے
بیعت کرلین حق تعالیٰ بدگمانی سے پناہ مین رکھے ۱۲۳۲ ف ابوھریرۃ قد کان قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون
من غیر ان یکونوا انبیاء فان یکن فی امتی احد فعمر بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مقرر سے
پہلے بنی اسرائیل مین ایسے مرد ہوتے تھے جنسے کلام ہوتا تھا یعنی خدا کی طرف سے اونکے دل مین الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے
حال انکہ وے پیغمبر نہوتے تھے سو ویسا مرد اگر میری امت مین کوئی ہوگا تو عمر فاروق ہوگا ف بیشک حضرت کی امت مین
سے افضل ہی تو جب اگلی امتون مین صاحب الہام اور کلام لوگ ہوئے تو حضرت کی امت مین بطریق اولی ہونا چاہین اس حدیث سے بڑی عمر فضیلت فاروق عظم کی ثابت ہوئی

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر لکھا ہی ۱۲۳۳ م ابوھریرۃ لقد احتظرت بحظار شدید من النار
قالہ لامرأۃ قالت ادع اللہ لی فلقد دفنت ثلثۃ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے اپنے
گرد بڑا مضبوط ستر بنایا دوزخ کے بچاؤ کا یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے سو البتہ تین لڑکے
گاڑ چکی ہون ف یعنی جسکے تین چھوٹے لڑکے مرے اور اوسنے اونکی آتش فراق مین صبر کیا وہ آتش دوزخ سے پناہ مین ہوگیا عورت
بوجھی تھی کہ بدقسمتی سے اونکی اولاد مرگئی اسواسطے اوسنے حضرت سے دعا کو کہا سو حضرت نے اوسکی تسکین کردی کہ تو رنج نکر کہ اونکے سبب سے تو بلاے
عظیم سے بچیگی ۱۲۳۴ خ عمر لقد انزلت علی اللیلۃ سورۃ ھی احب الی مما طلعت علیہ الشمس ثم قرأ
انا فتحنا لک فتحا مبینا بخاری مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آج کی رات مجھپر ایسی سورت اتری کہ میرے
نزدیک تمام دنیا سے بہتر ہی پھر حضرت نے انا فتحنا کی سورت پڑھی ف جب حضرت نے حدیبیہ مین بظاہر دب کر صلح کی تو اکثر اصحاب کو قلق تھا
عمر فاروق کو سب سے زیادہ اسکا رنج تھا تو اسواسطے اوس سفر سے پلٹتے ہوئے رات کو حضرت نے عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی کہ فتح کی بشارت سنکر اونکا
غم دور ہوجاوے ۱۲۳۵ ق ابوھریرۃ لقد اھلکتم او قطعتم ظھر الرجل یعنی المطری فی المدحۃ بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمنے تو ہلاک کردالا یا یون فرمایا کہ تمنے تو اوس مرد کی پیٹھ کاٹ ڈالی یہ اوس شخص سے
فرمایا جسنے دوسرے شخص کی بیحد تعریف کی ف حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ دوسرے شخص کی تعریف اور توصیف بڑھ بڑھ کے
کرتا ہی حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بمبالغہ رو رو تعریف کرنا نہایت بدبات ہی کہ آدمی اپنی تعریف سنکر گھمنڈ مین آتا ہی اور آپکو بہتر
سمجھنے کے تحصیل کمالات سے محروم رہتا ہی ۱۲۳۶ م عمران بن حصین لقد تاب توبۃ لو قسمت بین سبعین من
اھل المدینۃ لوسعتھم وھل وجدت افضل من ان جادت بنفسھا للہ **قالہ** للتی اقرت بالمحبل من الزنی
مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اوس عورت نے تو ایسی توبہ کی ہی
کہ اگر اوسکی توبہ مدینے والے ستر گنہگارون مین بانٹی جاوے تو سبکو کفایت کرے اور بھلا اوسنے راہ خدا مین اپنی جان نثار کی
بھی کسیکو فضل پایا یہ حضرت نے اوس عورت کے حق مین فرمایا جو جہینہ کی قوم سے تھی جسنے حرام کاری کے حمل کا اقرار کیا تھا ف

المطری حد سے زیادہ تعریف کیا ہوا

بن عبد كلال فلم يجبني الى ما اردت فانطلقت وانا مهموم على وجهي فلم استفق الا
وانا بقرن الثعالب فرفعت رأسي فاذا انا بسحابة قد اظلتني فنظرت فاذا فيها جبرئيل
فناداني فقال ان الله قد سمع قول قومك وما ردوا عليك وقد بعث اليك ملك الجبال
لتأمره بما شئت فيهم فناداني ملك الجبال فسلم علي ثم قال يا محمد ان الله قد سمع قول
قومك وانا ملك الجبال وقد بعثني اليك ربك لتأمرني بامرك فيما شئت ان شئت
ان اطبق عليهم الاخشبين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بل ارجو ان يخرج الله
من اصلابهم من يعبد الله وحده لا يشرك به شيئا قاله لما حين قالت هل اتى عليك
يوم كان اشد من يوم احد بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مینے تیری قوم سے یعنی
قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف مینے اونسے اوس دن پائی جب پہاڑ کی گھاٹی مین انصاریون نے مجھسے بیعت کی
جس دم کہ مینے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے کیا سو مینے جو چاہا اوسنے میرا کہنا نمانا یعنی اسلام قبول کیا سو مینے رنجیدہ
ہوکر اپنی راہ لی تو مینے ہوش مین نہ آیا مگر اوس مکان مین پہونچکر جو اس درست ہوئے جسکا نام قرن الثعالب ہی سو مینے اپنا سر اوٹھایا تو
ناگاہ مینے بدلی دیکھی کہ اوسنے مجھپر سایہ کر لیا سو مینے دیکھا تو اوسمین جبرئیل ہی سو اوسنے مجکو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا نے اسنا تیری
قوم کا قول جو تیرے حق مین کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ خدا نے تیرے پاس پہاڑون کا داروغہ فرشتہ بھیجا تاکہ تو اوس
فرشتے سے حکم کرے جو تیرا اون کافرون کے حق مین جی چاہے پھر مجکو پہاڑون کے داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجکو سلام کیا پھر کہا اے محمد
مقرر خدا نے سنا جو تیری قوم نے تیرے حق مین کہا اور مین فرشتہ ہون پہاڑون کا داروغہ اور مجکو خدا نے تیرے پاس بھیجا ہی تاکہ تو مجھسے حکم کرے
جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافرون پر دو بادون اون دونون پہاڑونکو جنکے درمیان مکہ ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین امیدوار ہون
کہ خدا ان کافرون کی پیٹھ سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا کی عبادت کرین اور اوسکے ساتھ کسی چیز کا ساجھا نہ لگاوین حضرت نے
حضرت عایشہ رضہ سے کہا جب حضرت عایشہ رضہ نے پوچھا کہ یا حضرت بھلا آپ پر جنگ اُحد کے دن سے بھی کوئی دن سخت تر گذرا ف جب
ابو طالب اور حضرت خدیجہ رضہ کا انتقال ہوا تو ظاہر مین حضرت کا کوئی غمخوار اور حمایتی نرہا کفار قریش نے حضرت کی تکلیف رسانی پر
زیادہ تر کمر باندھی تو حضرت طائف مین تشریف لیگئے جو مکے سے دو منزل ہی وہان کے رئیسون سے یعنی ابن عبد یالیل و مسعود اور
حبیب سے مدد چاہی اور اونکو اسلام کی دعوت کی اون کمبختون نے کچھ حضرت کی بات نہ سُنی بلکہ لڑکون اور شہدون کو ہمشکار دیا اونھون
نے بہت سی ادبی حضرت سے کی گالیان دین اور پتھرون سے حضرت کی ایڑیان زخمی کر ڈالین پھر حضرت غمگین وہان سے پھرے جب قرن الثعالب مین
پونہچے وہان ٹھہرے اور یون دعا کی کہ الٰہی مین اپنی ضعیفی اور عاجزی اور اپنی ناچاری اور لوگون کے نزدیک اپنی بے قدری کا تیرے آگے گلہ کرتا
ہون تب جبرئیل اور پہاڑ فرشتہ کا داروغہ فرشتہ حاضر ہوا لیکن حضرت نے اون کافرون کی ہلاکی نچاہی جان الحمد کیا بیقیاس حضرت مین صبر تھا
کہ باوجود ایسی ایسی تکلیفات کے اپنا کرم نچھوڑا الرسول خیر خواہ دشمنان کا لعقدہ حضرت سے حل ہوا جو حضرت کا ایسا صبر اور کرم دریافت
کرے سو ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کا مطلب بخوبی بوجھے اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد سیدا
الصابرین وامام الکاظمین ۵ ابن مسعود لقد هممت ان امر رجلا يصلي بالناس ثم احرق

بیان صبر آنحضرت برایذا کفار و محو نمودن ملائکہ شان بارہ باجازت الٰہی

۱۲۳۵

لقد

مجھسے شب معراج کا حال پوچھتے تھے سو قریش نے بیت المقدس کی وے چیزین اور نشانیان پوچھین جو مجکو خوب یاد نہ تھین اور مجکو رنج ہوا کہ ویسا رنج کبھی نہوا تھا سو خدا نے اوس مکان کی صورت اوٹھا کر میرے سامنے کردی کہ مین اوسکو دیکھتا جاتا تھا جو نشانی مجھسے وے پوچھتے تھے مین اونکو بتلاتا تھا اوسی کو دیکھکر اور شب معراج مین مینے اپنے تئین پیغمبرون کے گروہ مین دیکھا سو موسیٰ تو کھڑا نماز پڑھتا تھا سو وہ تو ایک مرد تھا گھنگرالے بال والا اور بلا وہ ایسا تھا جیسے قوم شنوأہ کے لوگ اور ناگاہ عیسیٰ بن مریم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی اوس سے زیادہ تر مشابہت مین قریب تر عروہ بن مسعود ثقفی ہی اور ناگاہ ابراہیم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی سب لوگون مین سے زیادہ تر اوسکے ساتھہ مشابہ تمہارا صاحب ہی صاحب سے اپنی ذات مراد رکھی پھر نماز کا وقت آیا تو مینے اون پیغمبرون کی امامت کی پھر مین جب نماز سے فارغ ہوا کسی کہنے والے نے کہا ای محمد یہ مالک ہی دوزخ کا داروغہ سو تو اوسکو سلام کر تو مین اوسکی طرف متوجہ ہوا سو اوسنے مجکو پہلے سلام کیا ف جس رات حضرت کو معراج ہوئی اوسکی صبح کو حضرت نے اسکا حال کعبے مین حطیم کے اندر لوگون سے بیان کیا کفار قریش کو نہایت تعجب ہوا اکثر قریش بیت المقدس کو دیکھے آئے تھے اون لوگون نے وہان کی نشانیان حضرت سے پوچھین حضرت کو یاد نہ تھین خدا نے اوسکی صورت سامنے کردی سو حضرت نے ٹھیک ٹھیک وہان کے پتے بتلائے کافر شرمندہ ہوکر رہگئے معراج کے قصے مین روایت ہی کہ حضرت نے جبرئیل سے کہا کہ اگر مین معراج کا قصہ کسیسے کہون تو کون مجکو سچا جانیگا جبرئیل نے کہا ابی بکر صدیق تیری تصدیق کریگا جب کافرون نے حضرت سے معراج کا حال سنا تو چڑانے کے واسطے ابی بکر صدیق سے کہا ابی بکر صدیق نے کہا کہ کچھہ تعجب نہین کہ جو خدا کہ ایک دم مین جبرئیل کو عرش سے زمین پر بھیجتا ہی وہ قادر ہی کہ اسی طرح حضرت کو بھی زمین سے آسمان پر لیجاوے اوسی دن سے ابی بکر کا صدیق لقب ہوگیا شنوأہ یمن مین ایک قوم کا نام ہی اوسکے لوگ گھنگرالے بال والے اور دبلے ہوتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم ارواح مین پیغمبر لوگ نماز پڑھتے ہین ہرچند اوس عالم مین عبادت فرض نہین ف المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم لقد رای ۱۲۴۱

هذا ذا عمر يعني احد الرهط الذين دعا ابي بصير من المدينة بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اس شخص نے خواب دیکھا اون دو مردون سے ایک مرد مراد ہی جو ابی بصیر کو مینے سے پٹھا لیگئے تھے

ف حدیبیہ کے سال حضرت سے اور کفار قریش سے چند شرطون پر عہد ہوا تھا اونمین سے ایک یہ بھی شرط تھی کہ اگر قریش سے کوئی مسلمان ہوکر حضرت پاس آوے تو حضرت اوسکو پھیر دین اور اگر حضرت کا کوئی مسلمان قریش پاس بھاگ جاوے تو قریش اوسکو نہ دیوین حضرت نے اس شرط کو مانا تھا عمر فاروق رض کو اسکا نہایت رنج تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اونمین سے مسلمان ہوکر آویگا خدا اوسکے بچاؤ کی کوئی راہ نکالیگا اور جو کوئی ہمارے پاس سے کافرون مین ملیگا خوب ہوا کہ خدا نے اوس ناپاک کو دفع کیا جب حضرت نے مدینہ مین تشریف لائے تو قوم قریش سے ابی بصیر مسلمان ہوکر حضرت پاس مدینے مین آئے قریش نے دو آدمی حضرت پاس بھیجے حضرت نے بموجب عہد کے ابی بصیر کو اونکے ساتھہ کردیا جب ذوالحلیفہ چھ کوس پر پہونچے تو ناشتے کا ارادہ کیا ابی بصیر نے ایک آدمی سے کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہی اوسنے کہا ہان بہت عمدہ ہی ابی بصیر نے دیکھنے کے بہانے سے تلوار مانگ کر اوسکو مار ڈالا دوسرا آدمی بھاگ کر کانپتا ہوا حضرت پاس آیا حضرت نے اوسکو دیکھکر کہا یہ مرد ڈرا ہوا ہی پھر حضرت نے اوس سے حال پوچھا اوسنے بیان کیا بعد اوسکے ابی بصیر آئے حضرت نے فرمایا کہ ابی بصیر لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہی ابی بصیر نے جانا کہ حضرت مجکو پھر حوالہ کردینگے تو مدینے سے نکل کر سمندر کے کنارے پر جا ٹھہرے پھر جو شخص کہ کفار قریش سے مسلمان ہوکر آتا تھا وہ ابی بصیر کے پاس رہتا تھا جب مسلمانون کی بہت بھیڑ ہوگئی تو کفار قریش کے قافلے جو ملک شام سے آتے جاتے تھے اونھون نے مارنا شروع کیا قریش

وہب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ دودھ پلانے والی عورت کی صحبت سے منع کروں پھر تک کیا کہ دیکھو اور آیا کہ روم اور ایران کے لوگ ایسا کرتے ہین سو اونکی اولاد کو کچھ ضرر نہین کرتا ہی ف عرب لوگ دودھ پلانے والی عورت سے صحبت کرنا بد جانتے تھے اور اسلیا بھی بخیال ضرر تو کے کے منع کرتے ہین اسیواسطے حضرت نے بھی منع کرنے کا ارادہ کیا تھا پھر جب دیکھا کہ ایران اور روم مین معمول ہی اور اولاد کو کچھ ضرر نہین ہوتا تو تجربے سے معلوم ہوا کہ یہ بات واجب الامتناع نہین صرف ایک ضعیف احتمال ہی کیون جو ان مرد تکلیف اوٹھاوین مبادا کہ حرام کاری مین گرفتار ہو

الباب السابع

۱۲۵۲ ساتوین باب مین چند فصلین ہین اور کئی طرح کی حدیثین ہین اول قسم مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر الف لام ہی خ سلیمان بن صرد الان نغزوھم ولا یغزوننا نحن نسیر الیھم قالہ حین اخلی الاحزاب عنہ

بخاری مین سلیمان بن صرد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اب تو ہمین اونسے لڑینگے اور وے ہمسے نہ لڑینگے ہمین اونپر چڑھ جاوینگے حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کفار کے گروہونکو ہٹایا ف جنگ خندق اور جنگ احزاب کا قصہ تیسرے باب مین گذرا چنانچہ اسی طرح ہوا کہ

۱۲۵۳ پھر کفار کو بعد جنگ خندق کے حضرت سے حوصلہ لڑائی کا نرہا پھر حضرت ہی آٹھوین سال مکے پر چڑھ گئے اور اوسکو فتح کیا ف عائشۃ الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منھا ائتلف وما تناکر منھا اختلف بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روحون کے لشکر مین جھنڈ جھنڈ کے جھنڈ سو جو اون مین سے ازل مین آشنا اور واقف تھا وہ اس عالم مین بلا پہچان اور الفت والا ہوا اور جو اونمین سے وہان آشنا اور بے پہچان تھا وہ یہان بھی جدا اور پھٹکارا رہا ف یعنی وے ازل مین خدا نے روحون کو قسم قسم کا پیدا کیا اور طرح طرح کی اونمین استعدادین رکھین سو جن روحون مین اوس عالم مین مناسبت تھی وے اس عالم مین باہم شیر وشکر ہو گئے اور جو وہان بے میل تھے وے یہان بھی پھوٹے پھٹکے رہے کبوتر با کبوتر باز باغ اور یہی سبب ہی کہ ولی سے شیطان اور شیطان سے ولی پیدا ہوتا ہی شعر حسن بصرہ بلال حبش صہیب از روم و زخاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست

۱۲۵۴ ۵ ابو موسی و ابی بن کعب الاستیذان ثلث فان اذن لک والا فارجع مسلم مین ابو موسی اور ابی بن کعب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھر والے سے اجازت مانگنا تین بار چاہیے سو اگر تجکو اجازت ملے تو گھر مین جا اور نہین تو پلٹ جا ف جب کسیکے مکان مین جانیکا ارادہ کرے تو السلام علیکم کرکے تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ہو تو اوس مکان مین جاوے اور نہین تو پلٹ آوے

۱۲۵۵ اجازت مانگنے کا فائدہ یہ ہی کہ آدمی اپنے گھر مین بیگانے کو بلانے سے تکلف ہوتا ہی تو بے اطلاع گھس جانے سے شرماویگا ۶ جابر الاستنجاء ثلثۃ ورمی الجمار ثلثۃ والسعی بین الصفا والمروۃ ثلثۃ والطواف ثلثۃ واذا استجمر احدکم فلیستجمر بتر مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھیلے لینا استنجے کے واسطے طاق چاہیے یعنی تین ہون یا زیادہ اور کنکریان مارنا طاق ہی یعنی حج مین اور دوڑنا صفا اور مروہ کے درمیان طاق ہی اور طواف یعنی کعبے کے گرد پھرنا بھی طاق ہی یعنی سات بار اور جب کوئی تم مین سے استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق ڈھیلے لیوے یعنی تین یا پانچ یا سات ف ڈھیلے لینے کو دوبار فرمایا کمال تاکید کے

۱۲۵۶ واسطے کہ بدون طہارت کے کوئی عبادت درست نہین صفا اور مروہ مکے مین دو پہاڑ کا نام ہی ق عمر بن الخطاب الاسلام ان تشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا ق قالہ لجبرئیل حین جاءہ علی صورۃ

یون کہا کہ تجکو غیرت اور شرم نہین آتی کہ تو نے ایسے شخص سے نکاح کیا جسنے تیرے باپ اور بھائی کو مارا اور بعضی روایت مین یون ہی کہ کسی بی بی نے اوسکو یون سکھلایا کہ جب حضرت تیرے پاس آوین تو یون کہنا کہ مین خدا کی پناہ چاہتی ہون تمسے تو حضرت تجکو بہت پیار کرینگے پھر جب حضرت اوسکے پاس تشریف لائے اوسنے اسی طرح خدا کی پناہ مانگی سب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہ اشارہ کیا طلاق کا ۵ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ ۱۲۴۶/۵
بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ
وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ مسلم مین جویریہ بنت الحارث سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مینے تیرے بعد چار بول تین بار کہے اگر اونکو
تولیے تیرے کہے کے ساتھ تو وہی اونسے بھاری پڑین وہ چار بول یہ ہین سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد
کلماتہ یعنی مین خدا کی پاکی بولتا ہون خوبیون کے ساتھ اوسکی مخلوقات کے شمار کے برابر اور بقدر اوسکی رضامندی اور خوشی کے اور اوسکے
عرش کی تول کے برابر اور اوسکے کلمات کی سیاہی کے برابر ف حضرت جویریہ کے پاس سے حضرت صبح کے وقت تشریف لیگئے
اور وے بیٹھی ہوئی اپنی جانماز پر ذکر الٰہی کرتی تھین پھر حضرت گھر مین دن چڑھے تشریف لائے اونکو جانماز پر بیٹھا ذکر مین مشغول پایا پوچھا
کہ کیا اب تک اوسی طرح ذکر کر رہی ہو اونھون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف یعنی مینے تیرے پاس سے جانے کے بعد
چار لفظین تین بار کہین جنکا ثواب اس تمام تیرے وظیفے سے زیادہ ہی اس حدیث مین اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے مین ہلکی اور
ثواب مین بھاری خ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمَشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عِظَامِهٖ ۱۲۴۶/۶
مِنْ لَحْمٍ اَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ
مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ
مَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ بخاری مین خبّاب بن ارت رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ تمسے آگے وے لوگ تھے کہ اونکے گوشت ہڈی یا پٹھے تک لوہے کی کنگھی سے نوچے جاتے تھے ایسی سختی بھی اوسکو اپنے دین سے
نہ پھیرتی تھی اور اوسکے سر پر آرہ رکھا جاتا تھا سو اوسکا بدن چیر کے دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا ایسی مصیبت بھی اوسکو اپنے دین سے
نہ پھیرتی تھی اور مقرر خدا اپنے اس دین کو پورا اور کامل کریگا یہان تک سوار چلیگا شہر صنعا سے حضرموت کے شہر تک سوا خدا کے کسی سے
نہ ڈریگا اور نہ خوف کریگا اپنی بکری پر گر بھیڑیے سے ولیکن تم تو جلدی کرتے ہو ف خباب سے روایت ہی کہ ہمنے مکے مین
مشرکین سے بہت تکلیف پائی حضرت سے ہمنے یہ حال بیان کیا اور حضرت کعبے کے سایے مین چادر کو تکیہ دیے بیٹھے تھے ہمنے کہا کہ آپ ہمارے
واسطے دعا نہین کرتے کہ خدا اس کفار کے غلبے سے نجات دے حضرت اوٹھ بیٹھے اور چہرہ مبارک سرخ ہوگیا یعنی ہماری بے صبری سے غصہ آیا
پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کیون بے صبری اور جلدی کرتے ہو تمسے اگلے دینداروں پر تو ایسی ایسی مصیبتین گذرین کہ اونکے گوشت نوچے گئے
اور چیر ڈالیگئے تمپر تو ایسی سختی کبھی نہین ہوئی باقی دین کا غلبہ سو خدا اپنے موافق وعدے کے کریگا ملک مین ایسا امن ہوگا دور تک اکیلا
سوار بیخوف چلا جاویگا یا خدا کا خوف ہوگا یا بکری پر بھیڑیے کا چنانچہ یہ وعدہ فاروق اعظم کی خلافت مین پورا ہوا اس حدیث
مین ارشاد ہی کہ دیندار کو لازم ہی کہ تکلیف اور مشقت سے نہ گھبراوے صبر کرے دین پر مضبوط بنا رہے آخر شوکت اوسکو مخلص ہوگی ع عَائِشَةُ
لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكَ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلٰى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ

حکم کے سارے عالم کا انتظام کرتے ہین گناہون سے پاک ہین نہ مرد ہین نہ عورت اور کتابون کا یون اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیمی کلام ہے
اومین سے سچ ہی کہتے ہین کہ خدا کی ایک سو چار کتابین ہین دس صحیفے حضرت آدمؑ پر اور تین اور بیاس حضرت شیثؑ پر اور تیس حضرت
ادریسؑ پر اور دس حضرت ابراہیمؑ پر باقی چار کتابین تو تمام عالم مین مشہور ہین توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن لیکن قرآن سب سے
افضل ہے قرآن کے سوے اب کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہین اسواسطے کہ اونپر اول تو اعتماد نہین اور دوسرے یہ وے منسوخ ہین اور
تیسرے یہ کہ جو اگلی کتابون مین مطلب تھے سو سب قرآن مین موجود ہین تو ہوے قرآن کے دوسری آسمانی کتاب کی کچھ حاجت نہین اور پیغمبرون کا
یون اعتقاد کرے کہ وے سب سے افضل اور پاک لوگ ہین خدا نے اونکو اپنی کمال رحمت سے آدمیونکی طرف بھیجا تاکہ اونکو نیک راہ بتلاوین
اور اونکا دین اور دنیا سنوارین اور اونکو قسم قسم کے معجزات دیے کہ اونکی راستی مین کوئی عاقل آدمی شک نلاوے وے سب گناہون سے
پاک ہین صغیرہ ہون یا کبیرہ نبوت سے پہلے بھی اور بعد بھی اور یہی مذہب ٹھیک ہے اور حضرت آدم کا گیہون کھانا بالقصد نتھا بھول چوک
تھی اسی طرح اور پیغمبرون کو بھی قیاس کیا چاہیے اور سب پیغمبرون سے ہمارے حضرت افضل ہین جو کمالات ظاہری اور باطنی کہ انسان مین
ممکن تھے وے تمام ہمارے حضرت پر ختم ہوگئے اسی واسطے ہمارے حضرت کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی حاجت نرہی خلافت اور امامت کا اعتقاد
نبوت کے اعتقاد مین داخل ہے ایمان کا یہ جدا رکن نہین جیسا کہ شیعہ کہتے ہین اور پچھلے دن کا یون اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک
دوزخ اور بہشت کے داخل ہونے تک جو حضرت نے فرمایا ہے سو درست ہے یعنی عذاب قبر اور قیامت کی نشانیان اور صور کا پھنکنا اور مردونکا
جینا اور حساب کتاب اور عمل کا بدلا اور ترازو عمل تولنے کی اور پل صراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت یہ سب چیزین حق ہین
انمین کچھ شک نہین اور تقدیر کا یون اعتقاد کرے کہ جو عالم مین ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا بھلا یا برا سو سب تقدیر سے ہے بدون
اوسکی خواہش نہی ہلے نہ کوئی جنبش ہلے لیکن باوجود اسکے آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہے کہ اوسکے سبب سے انسان تعریف یا مذمت
ثواب یا عذاب کے لائق ہوتا ہے تقدیر کا اعتقاد اسی طرح مجمل چاہیے زیادہ اسمین غور اور گفتگو کرنا بدعت اور گمراہی ہے اسواسطے کہ
عقل ہماری مین اتنی کہان طاقت ہے کہ کارخانے خدا کے بھید سمجھے اسی واسطے حضرت نے تقدیر کی بحث اور تکرار سے منع فرمایا
یہ ایمان مفصل کی حضرت نے حقیقت بیان کی اور ایمان مجمل کی یہ حقیقت ہے کہ یون اعتقاد کرے کہ جو حضرت نے فرمایا اور بتلایا سو ٹھیک
اور درست ہے نجات کے واسطے اتنا بھی کفایت ہے پھر حضرت نے احسان یعنی اخلاص کے درجے فرمائے اعلی درجہ تو یہ ہے کہ عبادت مین
ایسا حضور ہو کہ گویا خدا کو دیکھتا ہے اسکو مشاہدہ کہتے ہین اور ادنی درجہ یہ ہے کہ یہ تصور کرے کہ خدا مجکو دیکھتا ہے اسکو مراقبہ کہتے
ہین اس تصور مین بھی کمال تعظیم اور نہایت ادب اور حیا اور شوق اور حضوری حاصل ہوگی ممکن نہین اس تصور مین آدمی ادھر ادھر جھکے
یا ادھر اودھر التفات کرے جیسے بادشاہ اگر کسیکو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہے کہ وہ ہاتھ پانون ہلاوے یا نظر کو اوٹھاوے معلوم ہوا کہ
تصوف اور درویشی احسان کا نام ہے ظاہری اعمال کو اسلام کہتے ہین اور باطنی اعتقاد کو ایمان کہتے ہین اور حضوری اور اخلاص کو
احسان کہتے ہین اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کے مجموعے کا نام ہے اور گاہے اسلام اور ایمان کو ایک کہتے ہین اسواسطے
کہ اسلام بدون ایمان کے درست نہین اور ایمان بدون اسلام کے کامل نہین اور بعضے لوگ احکام ظاہری کو شریعت اور تصفیہ باطن کو طریقت
اور مشاہدے اور مراقبہ کو حقیقت کہتے ہین معلوم کیا چاہیے کہ دین کی بنیاد فقہ اور کلام اور تصوف پر ہے سو اس حدیث مین حضرت نے
تینون مقام کو بیان فرمادیا اسلام اشارہ ہے فقہ کا جسمین اعتقاد کا بیان ہے اور احسان اشارہ ہے تصوف کا جسمین حق الیقین اور مشاہدے

علی رجال یتخلفون عن الجمعة فیؤمهم مسلم عن عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا البتہ مینے ارادہ کیا کہ حکم کرون کسی مرد کو کہ لوگون کو جماعت کی نماز پڑھاوے پھر مین اون مردون کے گھر جلادون جو جمعے کی نماز مین نہین آتے **ف** اس حدیث سے بکمال تاکید نماز جمعے کا فرض ہونا ثابت ہوا اسی واسطے فقہ مین لکھا ہی کہ جو تین بار جمعے کی نماز ترک کرے اوسکی عدالت ساقط ہی گواہی کے لائق نہین اور معلوم ہوا کہ امام کو جائز ہی کہ اپنا کسیکو خلیفہ کرے نماز کی امامت مین اور خود کسی اور ضروری کام مین مشغول ہو اور معلوم ہوا کہ جمعہ فرض عین ہی کہ ہر شخص پر فرض ہی فرض الکفایہ نہین کہ بعضون کے پڑھنے سے نہ پڑھنے والون کا گناہ دور ہو اور معلوم ہوا کہ تعزیر مین مال کا تلف کرنا بھی درست ہی

۱۲۴۹ **خ** عائشة لقد هممت ان ارسل الی آبی بکر و ابنه و اعهد ان یقول القائلون او یتمنی المتمنون ثم قلت یابی الله و یدفع المؤمنون او یدفع الله و یابی المؤمنون بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مینے ارادہ کیا کہ مین کسیکو ابی بکر اور اوسکے بیٹے عبدالرحمن پاس بھیجون اور اوسکو اپنا خلیفہ اور ولی عہد کرون مبادا کہ کہنے والے کوئی اور بات کہین یا آرزو کرنے والے خلافت کی آرزو کرین پھر مینے کہا کہ ابی بکر کے سوا خدا کسیکی خلافت نہ مانیگا اور مومنین بھی دفع کرینگے یا کہ یون فرمایا کہ دفع کریگا خدا اور نہ مانینگے مومنین **ف** اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مرض الموت مین مجھسے فرمایا کہ بلا لا میرے پاس اپنے باپ اور بھائی کو تاکہ مین اوسکو اپنی خلافت لکھدون مین ڈرتا ہون کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ مین لائق تر ہون خلافت کا مگر خدا اور مومنین نہ مانینگے سوا ابی بکر کے دوسرے کی خلافت کو ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت کو صدیق اکبر کی خلافت پر دل منظور تھی اور چاہا کہ اپنے روبرو اونکو خلیفہ کر جاوین اور خلافت نامہ اونکو لکھدیوین لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت کی یعنی حضرت کو معلوم تھا کہ سوا ابی بکر کے کسیکی خلافت خدا کو منظور نہین اور بر اجماع بھی سوا صدیق کے کسی پر نہ واقع ہوگا تو اس سبب سے اونکو اپنا ولیعہد کر نا حضرت نے ضرور نجانا اس حدیث سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبر کی اور خلافت کی حقیت ثابت ہوئی اور یہ حدیث معجزہ ہی کہ آیندہ کی خبر جیسی ہی تھی ویسی ہوئی

۱۲۵۰ **م** ابو الدرداء لقد هممت ان العنه لعنا یدخل معه قبره کیف یورثه و هو لا یحل له کیف یستخدمه و هو لا یحل له مسلم مین ابو درداءؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مینے ارادہ کیا کہ بیٹ پھولی لونڈی کے صحبت کرنے والے پر ایسی لعنت کرون کہ اوسکے ساتھ اوسکی قبر مین گھس جاوے کیونکر اوس لڑکے کو اپنا وارث کریگا اور حال انکہ وہ اوسکو حلال نہین کیونکر اوس لڑکے کو اپنا خدمتگار بناویگا حال انکہ وہ اوسکو حلال نہین **ف** اس حدیث کا سبب یہ ہی کہ لوٹ مین ایک لونڈی آئی تھی اوسکا بیٹ پھولا تھا حضرتؐ نے پوچھا کہ یہ کسکی لونڈی ہی لوگون نے کہا کہ فلانے شخص کی ہی حضرتؐ نے پوچھا کہ اسکا مالک اس سے صحبت بھی کرتا ہی لوگون نے کہا کہ ہان تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسکا تو بیٹ پھولا ہی اور لڑکا پیدا ہوا سو اگر مالک نے اوسکو اپنا بیٹا بنایا اور شاید اوسکو اولاد خاوند کا حمل ہو تو اوسنے کافر کے بیٹے کو اپنا وارث ٹھہرایا اور حال انکہ کافر اور مسلمان مین وراثت نہین اور اگر مالک نے اوسکو اپنا بیٹا نکہا اور شاید یہ نطفہ مالک ہی کا ہو تو اوسکو غلام بنا لیا اور اوس سے غلام کی طرح خدمت لینا کیونکر درست ہوگا خلاصہ یہ ہی کہ نسب کا خلط کرنا درست نہین اسی واسطے اجنبی عورت سے خواہ لونڈی ہو خواہ طلاقی بدون حیض ہوئے یا بے لڑکا پیدا ہوئے صحبت کرنا نہین درست تاکہ نطفے مین شبہہ نہ پڑے

۱۲۵۱ **م** حذامة بنت وهب لقد هممت ان انهی عن الغیلة حتی ذکرت ان الروم و فارس یصنعون ذلک فلا یضر اولادهم مسلم مین جذامہ بنت

فضیلت صدیق اکبر و دلیل خلافت حضرت

۱۲۵۹ محبت کی پوری ق ابو ہریرہؓ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً وَّالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ رواہ
الْبُخَارِیُّ وَسَبْعُوْنَ وَفِیْ رِوَایَةٍ مُسْلِمٍ سَبْعُوْنَ اَوْ سِتُّوْنَ عَلَی الشَّکِّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ایمان کی ستر اور کئی شاخین ہین اور حیا ایک شاخ ہی ایمان کی بخاری کی روایت مین ستر ہین اور مسلم کی روایت مین شک ہی
راوی کو کہ حضرت نے ستر شاخین فرمائین یا ساٹھ ق یعنی ایمان بمنزلے درخت کے ہی اور جتنی نیکیان اور خوبیان ہین جیسے علم
اور صبر اور شجاعت اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور شوق اور عبادت سو وے اوسکی شاخین ہین اور حیا اونمین بڑی عمدہ شاخ ہی
اسواسطے کہ شرع مین حیا اوس حالت کو کہتے ہین جو گناہ سے روکے اور اگر تقصیر ہوجاوے تو پشیمان کردیوے یہ جو فرمایا کہ ایمان کی ستر
شاخین ہین یا ساٹھ سو کثرت مراد ہی اسواسطے کہ نیکیون کی کچھ حد نہین سوے اوسکے خدا اور رسول کے اونکو کوئی نہین گھیر سکتا
جیسے ایمان تمام نیکیون اور خوبیون کی جڑ ہی ویسے ہی کفر سب گناہون اور برائیون کی جڑ ہی سو اگر کافر مین کوئی نیک بات ہو تو
۱۲۶۰ آخرت مین اوسکے کچھ کام نہ آویگی اسواسطے کہ شاخ بدون جڑ کے سرسبز نہین رہ سکتی آخر کو خشک ہوجاتی ہی م اَبُوْ ھُرَیْرَةَ اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَّالْحِکْمَةُ یَمَانِیَةٌ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ہی اور حکمت بھی
یمنی ہی ق جب یمن کے لوگ حضرت پاس آئے اور ایمان لائے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ یمن کے لوگ نہایت نرم دل
ہوتے ہین حکمت اوس علم کو کہتے ہین جس سے دین اور دنیا آراستہ ہوجاوے اس حدیث مین بڑی فضیلت ہی اہل یمن کی سچ فرمایا حضرت نے
۱۲۶۱ یمن مین ہمیشہ بڑے بڑے عالم اور درویش ہوتے رہے اور اب بھی موجود ہین ق ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ
وَلِیِّهَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بیوہ عورت تو اپنی جان کی خود مختار ہی بنسبت اپنے والی کے یعنی والی کا اوسپر جبر نہین ہو نہ چاہے نکاح مین اور کنواری عورت سے
۱۲۶۲ نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور اوسکا چپ رہنا بھی اوسکی اجازت ہی ق اَنَسٌ لَا یَمْنَعُوْنَ لَا یَمْنَعُوْنَ اَمَا یَمْنَعُوْنَ
بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین
ق مصابیح مین انسؓ سے روایت ہی کہ مین بکری کے دودھ کی لسی بنا لایا حضرت نے اوسکو پیا اور آپکے بائین طرف صدیق اکبرؓ تھے
اور داہنی طرف ایک جنگلی کنوار بیٹھا تھا عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ اپنا جھوٹھا تبرک صدیق اکبرؓ کو دیجیے حضرت نے اوس کنوار کو دیا
پھر یہ حدیث فرمائی یعنی داہنی طرف والے پر مقدم ہی کہ اول اوسکو دیجیے اگرچہ بائین طرف کا داہنی طرف والے سے افضل ہو
۱۲۶۳ ق اَلنَّوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ بخاری اور مسلم مین نواس بن سمعانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نیکی
۱۲۶۴ نیک عمدہ خوبی ہی ق اَنَسٌ اَلْبَرَکَةُ فِیْ نَوَاصِی الْخَیْلِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برکت
گھوڑون کی چوٹیون مین ہی ق اسواسطے کہ گھوڑے جہاد مین عمدہ سبب ہین قوت اسلام کے اور غنیمت حاصل ہونے کے ق
۱۲۶۵ اَنَسٌ اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَةٌ وَّکَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسجد مین
تھوکنا گناہ ہی اور اوسکو مٹی سے دبا دینا اوس گناہ کا اوتار ہی ق اور اگر مسجد سنگین ہو یا اوسمین پچ لگی ہو تو کھوکھ کو پونچھ ڈالنا چاہیے
۱۲۶۶ ق حَکِیْمُ بْنُ حِزَامٍ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْ قَالَ حَتّٰی یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا
یُوْرِکَ لَهُمَا فِیْ بَیْعِهِمَا وَاِنْ کَتَمَا وَکَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَةُ بَیْعِهِمَا بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزامؓ سے روایت ہی

رَجُلٍ فَقَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ
اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ
عَنْہَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِہَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَہَا وَاَنْ تَرٰی
الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَآءَ الشَّآءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ بخاری اور مسلم میں عمر فاروق رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو اسکی گواہی دے کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں اور محمد خدا کا رسول ہے اور یہ کہ نماز کو ٹھیک پڑھے
اور زکوۃ دیوے اور رمضان کا روزہ رکھے اور خانۂ خدا کا حج کرے اگر تجکو اوسکی راہ کی طاقت ہو یعنی بشرط خرچ اور سواری کے یہ حضرت نے جبرئیل
سے کہا جب جبرئیل حضرت کے پاس مرد کی صورت پر آئے تھے سو اونھوں نے کہا کہ تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو مجکو ایمان کی حقیقت بتلا حضرت
نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو دل سے خدا کو اور اوسکے فرشتوں کو اور اوسکی کتابوں کو اور اوسکے پیغمبروں کو اور پچھلے دن کو یعنی قیامت کو
اور تقدیر کو خواہ بھلی یا بری جبرئیل نے کہا تمنے سچ کہا جبرئیل نے کہا تو احسان اور اخلاص کی حقیقت فرما حضرت نے فرمایا کہ احسان یہ ہے
کہ تو اللہ کی ایسطرح عبادت کرے جیسے کہ اوسکو دیکھ رہا ہو سو اگر اسطرح کا دیکھنا تجسے نہو سکے تو یوں جان کہ وہی تجکو دیکھتا ہے
جبرئیل نے کہا تو اب قیامت کا حال فرما ہمکو کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جواب دینے والا پوچھنے والے سے اسکو کچھ زیادہ تر نہیں جانتا یعنی
قیامت کی ناواقفی میں تم اور میں دونوں برابر ہیں جبرئیل نے کہا تو اوسکے پتے ہی بتلا حضرت نے کہا کہ قیامت کی نشانی یہ ہے کہ لونڈی
اپنے مالک اور مہری کو جنے یعنی مالکوں کے نطفے سے لونڈیاں جنیں تو اونکی اولاد بھی اپنے باپ کی طرح لونڈیوں کی مربی ٹھہری خلاصہ یہ کہ
قیامت کے قریب کنیز کی زادوں کی کثرت ہوگی اور دوسری نشانی قیامت کی یہ ہے کہ تو دیکھے ننگے پانوں ننگے بدن محتاج بکریاں چرانے والوں
کو کہ بڑائیاں مارینگے عمارتوں میں یعنی کمینے اور بے حقیقت لوگ دولتمند ہونگے بڑی بڑی عمارتیں بنا کر فخر کرینگے ف پوری ہوئی
اس حدیث کی یوں ہے کہ عمر فاروق رضہ نے کہا کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد نمودار ہوا نہایت سفید کپڑے اور کمال سیاہ بال والا کہ
اوسپر کچھ سفر کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا اور ہم میں سے کوئی اوسکو نہ پہچانتا تھا سو چلا آیا یہاں تک کہ حضرت کے پاس بیٹھا زانو سے
زانو ملا کر اور اپنی دونوں ہتھیلیاں حضرت کے زانو پر رکھیں اور کہا کہ ای محمد مجکو اسلام کی حقیقت بتلا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عمر فاروق رضہ نے کہا کہ پھر
وہ مرد چلا گیا اور میں دیر تک حیرت میں چپکا رہا پھر حضرت نے فرمایا کہ ای عمر تو جانتا ہے کہ یہ پوچھنے والا کون تھا میں نے کہا کہ خدا اور اوسکا
رسول ہی زیادہ تر دانا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمھارے پاس آیا تھا تمکو دین سکھلانے کو ف اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہتے
ہیں اسواسطے کہ سائل جبرئیل تھے اور ام الاحادیث اور ام الجوامع بھی اسکا نام ہے یعنی سب حدیثوں کی یہ حدیث جڑ ہے اسواسطے کہ
جو مطلب اور احادیث میں ہیں وے سب اس حدیث میں مجمل موجود ہیں جیسے سورۂ فاتحہ کو ام الکتاب کہتے ہیں کہ سب قرآن کے مطالب پر
شامل ہے حضرت جبرئیل نے چار چیزیں حضرت سے پوچھیں اول اسلام کی حقیقت دوسرے ایمان تیسرے احسان چوتھے قیامت سو فرمایا کہ
اسلام کی حقیقت پانچ رکن ہیں توحید اور رسالت کی گواہی اور نماز اور زکوۃ اور رمضان کے روزے اور حج معلوم ہوا کہ اسلام ظاہری
اعمال کا نام ہے اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنی خدا کا یوں اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان سے پاک ہے اور سب
خوبیوں سے موصوف ہے اور فرشتوں کا یوں اعتقاد کرے کہ وے نوری خدا کے بندے ہیں رنگ برنگ صورت بدلنے پر قادر ہیں جب

صحیح مسلم میں جبرئیل
فرشتوں کی حقیقت
اسلام ایمان احسان کی حقیقت
اور قیامت کی نشانیوں
کا بیان

۱۲۶۹ اثر سے ہی سو جو کوئی تم مین سے جمائی لیوے تو چاہیے کہ اوسکو دبا ڈالے جتنا کہ اوس سے ہو سکے ق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ التصفیق للنساء والتسبیح للرجال بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دستک عورتون کو چاہیے اور سبحان اللہ کہنا مردون کو چاہیے ف یعنی اگر امام نماز مین بھولے تو عورت دستک دیکر اوسکو خبردار کردے اور مرد سبحان اللہ کہکے

۱۲۷۰ سعد بن ابی وقاص الثلث والثلث کثیر او کبیر قالہ حین قال فی مرضہ افاتصدق بثلثی مالی قال لا قال فالشطر قال لا قال فالثلث قال الحدیث بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے مال مین وصیت کرو اور تمہارا تو بہت ہی مال ہی یا یون فرمایا کہ بڑی ہی حضرت نے سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب کہ اونے کہا اپنی بیماری مین کہ مین اپنے مال کی دو تہائی خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین سعد نے کہا تو آدھا مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین سعد نے کہا تو تہائی مال خیرات کرون تب حضرت نے بیحدیث فرمائی ف حجۃ الوداع مین سعد بیمار ہوگئے صرف اونکی وارث ایک لڑکی تھی تب اونھون نے اپنے مال کو خیرات کرنا چاہا باقی قصہ

۱۲۷۱ آگے مفصل ہو چکا ہی معلوم ہوا کہ تہائی سے زیادہ وصیت نہین درست ہی خ ابو رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الجار احق بصقبہ بخاری مین ابو رافع رضی اللہ عنہ سے جو آزاد غلام حضرت کے تھے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ تر حقدار ہی اپنے لگے ہوئے مکان کا ف یعنی جب جگہہ بکے تو ہمسایے کی ہو اجنبی آدمی اوسکو نہین لے سکتا اسکو

۱۲۷۲ حق شفعہ کہتے ہین ھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اذا سمع احدکم نہیق الحمار فلیستعذ باللہ من الشیطان مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھنٹا اور گھونگھو شیطان کا باجا ہی ف گھنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن مین اسواسطے بندھتا ہو کہ دشمن آواز سے خبردار ہو جاتا ہی

۱۲۷۳ اور عورت کے گھونگھرو اور پازیب اور چھڑے بھی اسمین داخل ہین کہ اوسکی آواز سے مردون کی نظر عورت پر پڑتی ہی خ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اقرب الی احدکم من شراک نعلہ والنار مثل ذلک بخاری مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون سے ہر ایک کے ساتھہ بہشت قریب ہی اوسکی جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ تر اور دوزخ بھی اسی طرح ف یعنی بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت

۱۲۷۴ متصل ہی دور نہ سمجھو اگر ایمان ہی اور نیک عمل ہین تو بہشت متصل ہی اور اگر کفر اور گناہ ہین تو دوزخ قریب ہی ق جابر رضی اللہ عنہ الحرب خدعۃ بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑائی دانو گھات کا نام ہی ف یعنی لڑائی صرف شمشیر زنی پر

موقوف نہین فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیے شعر کار ہا راست کند عاقل کامل بسخن ۔ کہ بصد لشکر جرار میسر نشود ۔ لیکن بعد عقد پیمان کے

۱۲۷۵ فریب درست نہین خ ابو سعید بن المعلی الحمد للہ رب العالمین ہی السبع المثانی والقرآن العظیم الذی اوتیتہ بخاری مین ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الحمد للہ رب العالمین کا نام سبع المثانی اور قرآن عظیم ہی جو مجکو ملی ف قرآن مین خدا نے حضرت کو اپنا احسان جتایا کہ ہمنے تجکو سبع المثانی اور قرآن عظیم دیا سو حضرت نے فرمایا کہ سبع المثانی اور قرآن عظیم سے مراد سورۂ فاتحہ ہی اوسکو سبع المثانی اسواسطے کہا کہ اوسمین سات آیتین ہین اور کسی نماز مین سورۂ فاتحہ دو بار سے کم نہین پڑھی جاتی

اور اوسکا نزول بھی دو بار ہوا مکہ مین بھی اور مدینے مین اور قرآن عظیم فاتحہ کو اسواسطے فرمایا کہ جو مطلب قرآن مین مفصل ہین وے تمام اسمین مجمل موجود ہین ق عائشۃ الحمی من فیح جہنم بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تپ دوزخ کی سخت گرمی سے ہی ف پوری روایت یون ہی کہ اوسکو پانی سے سرد کرو یعنی تپ کی علاج غسل ہی سرد پانی سے لیکن یہ علاج تپ کو خاص ہی جو دھوپ سے یا گرم غذا اور دوا سے پیدا ہوئی ہو اور یہ نہین کہ ہر ایک تپ کا یہی علاج ہی اسواسطے کہ عرب کا ملک

اور مراقبہ مذکور سے معلوم ہوا کہ دین مین کامل وہی ہے جو فقہ اور کلام اور تصوف کا جامع ہو اور جسمین ان تینون مین سے بعض ہو اور بعض نہو وہ ناقص اور کچا ہے اسواسطے کہ درویش نے فقہ کے شیطان ہے کہ احکام الٰہی سے غافل رہا حرام اور حلال کو نہ سمجھا اور فقیہ نے درویشی کے زہد خشک اور رقائق بے روح ہے اسواسطے کہ عمل بدون نیت خالص اور شوق اور حضور دل کے ناتمام ہے یہی راہ مستقیم ہے اور باقی گمراہی ق عمر انما الاعمال بالنیات ولکل امرئ ما نوای فمن کانت ھجرتہ الی اللہ ورسولہ فھجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ھجرتہ الی دنیا یصیبھا او امرأۃ ینکحھا فھجرتہ الی ما ھاجر الیہ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عملون کا اعتبار نیتون سے ہے اور ہر ایک مرد کے واسطے وہی ہے جو اوسنے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہین ہے جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہوئی تو اوسکی ہجرت خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنی اسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہوئی کہ اوسکو پاوے یا کسی عورت کے واسطے کہ اوس سے نکاح کرے تو اوسکی ہجرت اوسیکی طرف ہوئی جسکے واسطے اوسنے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت ف بعضی روایت مین یون آیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جسکا ام قیس نام تھا مدینے کی طرف ہجرت کی لوگون نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایسی ہجرت کا کچھ ثواب نہین کہ نیت خالص نہین نیت ارادہ اور قصد دل کا نام ہے زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہین اگر مثلاً نماز کی نیت دل مین کی زبان سے نہ نکلے یا زبان سے نکلے خلاف اوسکے نکلے تو کچھ مضایقہ نہین پکار کے زبان سے نماز مین نیت کرنا تو ہرگز درست نہین لیکن اسمین اختلاف ہے کہ زبان سے بھی کہنا درست ہے یا نہین اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہین تاکہ دل اور زبان موافق ہو جاوین اور اہل حدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہے اسواسطے کہ حضرت سے ثابت نہین ہر چند ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہے لیکن بدون خالص نیت کے اوسکی بھی کچھ حقیقت نہین اسی طرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے کہ اگر محض خدا کے واسطے ہے تو سبحان اللہ اور نہین تو اوسکو قالب بے روح سمجھا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹھہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین بھی ثواب ہوتا ہے جیسے کھانا اس نیت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تاکہ نماز درست ہو اپنی جورو سے صحبت کرنا تاکہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ اگر ایک عمل مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علحدہ ثواب پاوے مثلاً مسجد مین بیٹھنا ایک عمل ہے لیکن اسمین کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہے ایک تو یہ کہ دوسری نماز کی انتظار کرنا دوسرے یہ کہ آنکھ اور کان کو گناہون سے روکنا تیسرے اعتکاف کرنا جسکے حضرت پر درود اور سلام کرنا پانچوین علم سیکھنا یا غیر کو سکھلانا نیک بات بتلانا برے کام سے روکنا غرض کہ یہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت مین اصل ہے اور بدنیتی اور ریاکاری کی بیخ کن ہے اسی واسطے محدثین کا معمول ہے کہ حدیث کی کتابون مین اول اسی حدیث کو لکھتے ہین تاکہ حدیث پڑھنے والون کی سر سے نیت درست ہو جاوے اور خدا ہی کے واسطے علم حدیث پڑھین دنیا کا کسی طرح گمان نہ رکھین امام شافعی سے روایت ہے کہ اس حدیث کو دین مین ستر جگہ داخل ہے مراد کثرت ہے یعنی ہر جگہ اسکا دخل ہے عبادات مین اور معاملات مین اور عادات مین سب علما اس حدیث کی صحت پر متفق ہین اور بعضے اسکو متواتر کہتے ہین واللہ اعلم ھ ابو ایوب انصار ومزینہ وجھینہ وغفار واشجع ومن کان من بنی عبد اللہ موالی دون الناس واللہ ورسولہ موالاھم مسلم مین ابو ایوب رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قوم انصار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ اور قوم غفار اور قوم اشجع اور جو عبد اللہ کی اولاد ہے میرے دوستدار ہین اور لوگون اور خدا اور خدا کا رسول اونکا دوست اور حامی ہین ف حدیث مین ان چھ قومون کی فضیلت کا بیان ہے کہ ایمان کی سچی ہین اور

۱۲۵۶ ۱۲۵۸

گذرے سو اوسمین سے پانی پیا اگرچہ مالک نے اونکے پلانے کا قصد کیا ہو تو بھی اوسکے واسطے حسنات ہونگے تو ایسے گھوڑے اس مرد کے واسطے
ثواب کا سبب ہین اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اس نیت سے کہ اونکی سوداگری سے فائدہ اوٹھاوے اور جگانی سواری کے اینگنے سے بچے پھر
خدا کا حق جو گھوڑون کی گردنون اور پیٹھون مین ہے نہ بھولا یعنی اونکی زکوٰۃ ادا کی اور ضعیفونکو اونکی سواری سے نہ روکا تو ایسے گھوڑے
اس مرد کے واسطے پردہ ہین یعنی باعزت رہا ذلت سے بچا اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اترانے اور نمود کے لیے اور اہل اسلام کی بدخواہی اور
عداوت کے واسطے یعنی کفر کی کمک کو تو ایسے گھوڑے اس مرد پر وبال ہین ف یعنی گھوڑے پالنا تین طرح ہی عمدہ قسم تو یہ کہ جہاد کے
واسطے پالے کہ اوسکا ثواب بیشمار ہی دوسری قسم یہ کہ اپنی سواری اور سوداگری کے واسطے پالے تو اوسمین دنیا کا فائدہ ہی اور دین کا بھی نقصان
نہین تیسری قسم یہ کہ کافرون کی مدد کے واسطے پالے اور نمود کرے اور بڑائیان مارے تو یہ سراسر وبال اور عذاب ہی ۱۲۸۴ حدیقہ بن یمان
الیمان الدجال اعور العین الیسری جفال الشعر معه جنة ونار فناره جنة وجنته نار مسلم مین
حذیفہ بن یمان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال بائین آنکھ کا کانا ہی گھنے بالون والا اوسکے ساتھ باغ اور آگ ہی سو حقیقت مین
اوسکی آگ تو باغ ہی اور اوسکا باغ آگ ہی یعنی اوسکا سنمرہندی کا کارخانہ ہی ۱۲۸۵ ابن عمر الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر
مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا ایمان دار کا قید خانہ ہی اور کافر کی بہشت ہی ف دنیا ایمان دار کا
قید خانہ ہی کئی طرح سے اول تو یہ کہ اگرچہ مومن بادشاہ ہو لیکن دنیا فنا اور تشویش سے خالی نہین دوسرے یہ کہ گناہ مین گرفتار ہونیکا
ڈر اور خاتمے کا کھٹکا اور عذاب قبر اور قیامت کے حساب کتاب کا خوف ایمان دار کو ہر دم سامنے موجود ہی تو اوسکو زندگی کا لطف کہان
تیسرے یہ کہ ادنی ایمان دار کا مکان بہشت مین تمام دنیا کا دہ چند ہوگا تو اوسکے بہ نسبت دنیا قید خانہ ہی اور کافر کے حق مین دنیا
اسواسطے بہشت ٹھہری کہ اوسکو آخرت کا ایمان نہین وہ جانور کی طرح بے قید رہتا ہی بلا خوف عیش کرتا ہی جس طرح دنیا کو
پاتا ہی جمع کرتا ہی علاوہ اسکے اصلی مکان کافر کا دوزخ ہی تو اوسکی مصیبت اور عذاب کے روبرو دنیا کی زندگی اگرچہ کمال تکلیف سے
گذرتی ہو پر بہشت کے برابر ہی ۱۲۸۶ عبدالله بن عمرو الدنیا متاع وخیر متاع الدنیا المرأة الصالحة ورواية
القضاعي وخير متاعها مسلم مین عبداللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا برخورداری اور برتنے کی
چیز ہی اور بہتر دنیا کی پونجی نیکبخت عورت ہی اور قضاعی کی روایت مین بجا خیر متاع الدنیا کے خیر متاعها ہی مطلب دونون عبارت کا
ایک ہی ف نیکبخت عورت اسواسطے بہتر ٹھہری کہ خدا رسول کا حکم مانتی ہی کہ اپنے خاوند کی تابعدار رہتی ہی اوسکے خلاف
مرضی نہین کرتی گھر کو سنبھالتی ہی اپنے آرام پر خاوند کے آرام کو مقدم رکھتی ہی تو مرد کی زندگانی بخوبی بسر ہوتی ہی شعر زن خوب
خوش سیرت پارسا کند مرد درویش را پادشا اور اگر خدانخواستہ عورت نیکبخت نہوئی تو مرد کی زندگی تلخ ہو گئی
شعر زن بد در سرای مرد مکوش ۱۲۸۷ همدرین عالم است دوزخ او ۱۲۸۷ تمیم الداري الدين النصيحة الدين النصيحة
الدين النصيحة قالوا لمن يا رسول الله قال لله ولرسوله ولكتابه ولائمة المسلمين وعامتهم
مسلم مین تمیم داری رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دین خلوص اور خیر خواہی کا نام ہی دین خیر خواہی کا نام ہی دین خیر خواہی کا نام ہی صحابہ نے
کہا یا رسول اللہ کسکی خیر خواہی کا نام دین ہی حضرت نے فرمایا کہ اللہ کی خیر خواہی اور اوسکے رسول کی اور اوسکی کتاب کی اور مسلمین کے
حاکمون کی اور تمام مسلمانون کی ف اللہ کی خیر خواہی یہ کہ اوسکا ایمان لاوے اوسکے دین مین کجروی نکرے عمل کرتا خالص

کہ حضرت نے فرمایا کہ بیچنے والا اور مول لینے والا مختار ہیں جب تک کہ دونوں جدا نہیں ہوئے یا یوں فرمایا کہ اونکو اختیار ہی یہانتک کہ جدا ہوئے پھر اگر سچ بولے اور دونوں نے عیب ظاہر کر دیا یعنی بائع نے عیب اپنی چیز کا اور مشتری نے عیب قیمت کا بتلا دیا تو اونکو اوس خرید فروخت میں برکت ہوگی اور اگر سچ جھوٹ بولے اور عیب چھپایا تو اونکی خرید فروخت کی برکت مٹائی ف یعنی جب تک کہ بائع اور مشتری اوسی جگہ مجلس میں بیٹھے رہے ہیں جہان چیز بکے تو دونوں کو اختیار ہی جاہے بائع اپنی چیز کو نہ بیچے اور مشتری نہ مول لاوے اور جب کہ کوئی دونوں میں سے اوٹھا اور مجلس بدلی تو اب کسیکو اختیار نرہا بیع تمام ہوگئی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام محمد کا اور امام اعظم کے نزدیک جب کہ ایجاب اور قبول دونوں طرف سے ہوا تو بیع تمام ہوگئی کسی کا اختیار باقی نرہا تو اس حدیث میں امام شافعی کے نزدیک مجلس کی جدائی مراد ہی اور امام اعظم کے نزدیک قول کی جدائی مراد ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خرید فروخت کی برکت سچ بولنے اور اپنی چیز کے نقصان ظاہر کر دینے پر موقوف ہی یہی سبب ہی کہ اب سوداگرون اور دکانداروں کے مال میں برکت نہیں ہی کہ جھوٹھ اور دغابازی بہت رائج ہوگئی خ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلْبَيِّنَةُ اَوْ حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ ق قَالَهٗ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ لَمَّا قَذَفَ ۱۲۶۷
امْرَاَتَهٗ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ بخاری میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گواہ لانا چاہیے یا کہ حد مار جاوے تیری پیٹھ میں حضرت نے ہلال بن امیہ سے کہا جب کہ اوسنے عورت کو شریک بن سحما سے عیب لگایا ف مشکوۃ میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ ہلال بن امیہ نے حضرت کے روبرو اپنی جورو کو حرام کاری کا شریک بن سحما سے عیب لگایا حضرت نے فرمایا کہ یا گواہیوں سے اس بات کو ثابت کر یا تیری پیٹھ پر مار پڑیگی ہلال نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی اپنی عورت سے حرام کرتے دیکھے تو بھلا اوس وقت گواہ ڈھونڈھتا پھرے حضرت نے پھر وہی فرمایا یعنی حکم شرع یون ہی حجت بیغائدہ ہی تو ہلال نے کہا میں قسم کھاتا ہون اوسکی جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا ہی کہ میں اپنے دعوے میں سچا ہون سو البتہ خدا اوتاریگا آیتین اوتارنیکا جس سے میری پیٹھ مارسے بچیگی سو جبرئیل آوے اور اس مضمون کی آیتین سورۂ نور میں اوترین کہ جو لوگ عیب لگاوین اپنی جورو کو اور شاہد نہوں اونکے پاس سوا اپنی جان کے تو اونمیں کی گواہی یہ کہ چار گواہی دیوین اللہ کے نام کی کہ بیشک میں سچا ہون اور پانچوین بار یون کہے کہ خدا کی لعنت اوس شخص پر اگر وہ جھوٹھا ہو اور عورت سے ٹلتی ہی مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی کہ بیشک وہ مرد جھوٹھا اور پانچوین بار یون کہے کہ اللہ کا غضب ہو اوس عورت پر اگر مرد سچا ہو پھر ہلال آیا اور اوسنے بموجب حکم کے گواہی دی اور حضرت فرماتے جاتے تھے کہ بیشک خدا کو معلوم ہی کہ تم دو سے ایک شخص جھوٹھا ہی تم دونون میں کوئی توبہ بھی کرنے والا ہی پھر ہلال کی عورت کھڑی ہوئی اوسنے اوسی طرح چار بار گواہی دی جب پانچوین بار کی نوبت ہوئی تو لوگون نے اوسکو روکا اور کہا کہ خدا کی مار لگ جاویگی یعنی اوسکو آسمان نجان اگر تو جھوٹھی ہو تو مت کہہ سو وہ عورت تھم گئی اور ہٹی یہانتک کہ ہم سمجھے کہ شاید یہ پلٹ جاویگی یعنی اپنے عیب کا اقرار کریگی پھر اوسنے کہا کہ میں اپنی قوم کو ہمیشہ کو فضیحت نکرونگی سو اوسنے پانچوین گواہی بھی دی حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اس عورت کو اگر اوسکا لڑکا سیاہ آنکھ والا اور موٹے سرین والا پتلی پنڈلیون کا پیدا ہو تو وہ حقیقت میں شریک بن سحما کا نطفہ ہی سو اوسکا لڑکا اسی طرح کا پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم پیشتر نہ اوتر چکا ہوتا تو میں اوس عورت کو حد مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کو چاہیے کہ ظاہر پر حکم کرے اگرچہ وہان برخلاف اوسکے قرینہ موجود ہو ف اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ ۱۲۶۸
فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمھائی شیطان کے

بیان خیار مجلس و خیار شرط و خیار رویت

بیان فضل اسلمان

مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ناتا رشتہ عرش میں لٹکا ہے کہتا ہے کہ جسنے مجکو جوڑا خدا اوس سے جوڑے اور جسنے مجکو کاٹا خدا نے اوسکو کاٹا ف
یعنی برادری کا حق نہایت مقدم ہے جسنے اوسکو ادا کیا تو اوسپر خدا کا رحم ہوا اور جسنے اوسکو نباہا تو خدا کی رحمت سے دور پڑا ۱۲۹۴ خ ابو ہریرہ
لَا تَحْمِلُوْنَ بِكُتُبٍ بِنَفَقَتِهٖ وَلْيَشْرَبْ لَبَنَ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةَ
بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گروی جانور کی سواری کیجیے اوسکے دانے گھاس کے بدلے اور دودھ جانور کا دودھ بھی
جب گروی ہو اور جو سواری کرے اور دودھ پیے اوسپر خرچ ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گروی جانور کی سواری کرنا اور اوسکا
دودھ پینا دانے گھاس کے بدلے مرتہن کو درست ہے اور یہی مذہب ہے امام احمد کا لیکن اونکے نزدیک رہن کا نفع لینا بقدر خرچ کے جیسے
خرچ سے زیادہ نہیں درست اور امام شافعی کے نزدیک منافع کا حق مالک کو ہے اور اوسی پر خرچ لازم ہے اور امام اعظم کے نزدیک رہن سے
وہ چیز گروی ہو ویسے ہی اوسکا نفع بھی یعنی مرتہن اگر منافع کو لیوے تو اپنے اصل قرض میں وضع کرتا جاوے اور خرچ اوسکا مالک کے ذمہ
ق ابو ہریرۃ الساعی علی الارملۃ والمسلمین کالمجاھد فی سبیل اللہ قال ابو ھریرۃ واحسبہ ۱۲۹۵
قال کالقائم لا یفتر وکالصائم لا یفطر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور فضیلت
محتاج آدمی کی حاجت روائی میں کوشش کرتا ہے وہ ثواب میں اوسکے برابر ہے جو خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے ابو ہریرہ نے کہا مجکو حاجت روائی
گمان پڑتا ہے کہ حضرت نے یہ بھی فرمایا وہ کوشش کرنے والا ثواب میں ایسا ہے جیسے تہجد کی نماز پڑھنے والا جسکی کبھی نماز نہ چھوٹے اور
جیسے روزہ رکھنے والا جسکا کبھی روزہ نہ ٹوٹے ف یعنی جو زکوۃ کا مال بیوہ عورت اور محتاج کے واسطے جمع کرے کے
یا خود اپنی کمائی سے اونکی خبر گیری کرے اور اونکا کام کاج کردے اوسکو غازی اور ہمیشہ تہجد پڑھنے والے اور روزہ دار کے ۱۲۹۶
برابر ثواب ہے اس حدیث سے محتاجوں کی حاجت روائی کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی ق ابو ھریرۃ السفر قطعۃ من
العذاب یمنع احدکم نومہ وطعامہ وشرابہ فاذا قضی احدکم نھمتہ من وجھہ فلیعجل
الی اھلہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہے کہ باز رکھتا ہے تمکو نیند سے اور کھانے
سے پھر جب کوئی اوس طرف کو جدھر گیا ہے اپنے کام سے فراغت پاوے تو چاہیے کہ شتابی سے اپنے گھر والوں پاس آوے
ف معلوم ہوا کہ بے ضرورت سفر کرنا مکروہ ہے کہ اوسمیں سراسر تکلیف ہے اور جب کسی ضرورت کو آدمی سفر کرے تو بعد فراغت کے
وہاں نہ ٹھہرے کہ اسمیں گھر کی بے بندوبستی ہے اس حدیث سے وطن میں رہنے کی ترغیب ہے تاکہ جمعہ اور جماعت نہ فوت ہو اور عورو لڑکے
کے حق نہ تلف ہوں ق ابن عمر الشوم فی المرأۃ والفرس والدار بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ۱۲۹۷
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نحوست تو نامبارک کی عورت میں ہے اور گھوڑے اور گھر میں ف اس حدیث سے ویسی نحوست مراد نہیں
جاہلوں کا اعتقاد ہے بلکہ یہ حدیث بطریق فرض کے ہے یعنی اگر نحوست کسی چیز میں ممکن ہوتی تو ان چیزوں میں ہوتی چنانچہ یہی مطلب دوسری
حدیث میں موجود ہے جسکی سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے عورت میں نامبارکی یہ کہ بدمزاج ہو اور گھوڑے کی نامبارکی یہ کہ شریر ہو
بدذات ہو اور گھر کی نامبارکی یہ کہ تنگ ہو اور اوسکا ہمسایہ بد ہو ھ انس الشرب فی ثلثۃ انفاس امص واشفی ۱۲۹۸
واشھی وابن اسلم انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین دم میں پانی پینا بیٹھ کر خوب جلد اور تازہ ہے یعنی گرانی نہیں کرتا

۱۲۷۷ اکثر اسی قسم کی روایات ہوتی ہی طلب مین اسکو حمی یومی کہتے ہین ق انس و عمران بن حصین الحیاء خیر کلہ

۱۲۷۸ بخاری اور مسلم مین انس و عمران بن حصین رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سب کی سب بہتری ہی عمران بن حصین الحیاء لا یاتی الا بخیر بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا سوا خوبی کے کچھ نہین لاتی ف

۱۲۷۹ یعنی حیا سے شرعی کا ہر حال مین نیک ہی ثمرہ ہوتا ہی ق ابن عمر الحیاء من الایمان بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حیا ایمان سے ہی ف یعنی شرم ایمان کی عمدہ شاخ ہی کہ اوسکے سبب سے آدمی برے کاموں سے بچتا ہی جتنی

۱۲۸۰ شرم زیادہ اوتنا ایمان زیادہ اور جتنی شرم کم اوتنا ایمان کم ہ ابو موسی الخازن المامون الذی یعطی ما امر بہ طیبۃ بہ نفسہ احد المتصدقین مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت دار خزانچی اور دارو غہ جو دیوے

ملک کے حکم کے موافق اپنا دل کھولکر خیرات کرنے والون سے ایک وہ بھی ہی ف یعنی جو دینے کا ثواب ہی اوسمین دارو غہ اور خازن بھی شریک ہی بشرطیکہ خوشی سے دیوے اور جو دارو غہ دیتے ہوئے کمتا ہو وہ ثواب سے بے نصیب ہی واسطے کہ مالک تو دلاتا ہی اور اوسنے ناحق پیٹ پھولتا ہی اوسکے برابر دوسرا نخیل نہین ہ ابو ہریرۃ الخیر من ہاتین الشجرتین النخلۃ والعنبۃ ف

۱۲۸۱ بین وی الکرمۃ والنخلۃ ویا وی الکرم مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب ان دو درختون سے ہی کھجور سے اور انگور سے اور دوسری روایت مین بجاے خلہ اور عنبہ کے کرم اور نخلہ آیا ہی اور ایک روایت مین کرم کی لفظ ہی مطلب سب لفظون کا ایک ہی ہی ف یعنی عرب کی شراب اکثر کھجور اور انگور ہی سے ہوتی تھی اور یہ مطلب نہین کہ شراب انھین دو درختون سے ہوتی ہی سوے انکے اور کسیکی شراب حرام نہین

۱۲۸۲ ق ابن عمر الخیل معقود فی نواصی الخیل الی یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خیر گھوڑون کی چوٹیون مین رکھدی ہی قیامت کے دن تک ف یعنی ثواب عظیم اور ملک کی فتح جہاد پر موقوف ہی اور گھوڑے جہاد کا عمدہ سبب ہین تحقیقت مین خیر اور کشائش کے گھوڑے ہی سبب ٹھہرے اس حدیث مین اشارہ ہی کہ ایمان و اسلام

۱۲۸۳ کی نیت پر گھوڑون کی پرورش سے غافل نہون ق ابو ہریرۃ الخیل لثلثۃ لرجل اجر و لرجل ستر و علی رجل وزر فاما الذی لہ اجر فرجل ربطہا فی سبیل اللہ فاطال لہا فی مرج او روضۃ فما اصابت فی طیلہا ذلک من المرج او الروضۃ کانت لہ حسنات ولو انہ انقطع طیلہا فاستنت شرفا او شرفین کانت لہ آثارہا و اوراثہا حسنات ولو انہا مرت بنہر فشربت منہ و لم یرد ان یسقیہا کان ذلک حسنات لہ فہی لذلک الرجل اجر و رجل ربطہا تغنیا و تعففا ثم لم ینس حق اللہ فی رقابہا ولا ظہورہا فہی لذلک ستر و رجل ربطہا فخرا و ریاء و نواء لاہل الاسلام فہی علی ذلک وزر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیون کے واسطے ہین ایک مرد کے واسطے تو ثواب ہین اور دوسرے مرد کے واسطے پردہ ہین اور تیسرے مرد پر وبال ہین جسکو ثواب ہی سو وہ مرد ہی جسنے گھوڑون کو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کے واسطے باندھ رکھا پھر اونکو لمبی رسی مین باندھا کسی چراگاہ یا باغ کے جس مین وہ اپنی اس رسی کے اندر چراگاہ یا جمن مین جہان تک کہ پونہچے اور جتنی گھاس کہ چری تو اوس مرد کے واسطے اتنے حسنات ہونگے اور اگر گھوڑون کی رسی ٹوٹ گئی پھر وے ایکبار یا دو بار زقند مار گئے تو اوس مرد کے واسطے اونکی ٹاپون کی مٹی اور اونکی لید حسنات ہونگی اور اگر وے کسی دریا پر

بھاگ جاتے ہین معلوم ہوا کہ شوہر مین بڑے فائدے ہین یہان تک تو طبیبون کی عقل پونہچی باقی اسکے فائدے خدا ہی کو خوب معلوم ہین

۱۳۰۱۳ اسواسطے حضرت نے اسکی تعریف فرمائی ف ابوھریرۃ الشھداء خمسۃ المطعون والمبطون والغرق وصاحب الھدم والشھید فی سبیل اللہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم ہین ایک تو وہ جو وبا مین مرجاوے اور دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے یعنی دست آوین اور تیسرا جو ڈوب جاوے اور چوتھا جو دیوار گر پڑے اور پانچوین راہ خدا کا شہید یعنی جو جہاد مین شہید ہو ف یعنی اونکو بھی کچھ شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا اگرچہ اعلی قسم کا وہی شہید ہی جو جہاد مین مارا جاوے

۱۳۰۱۴ ص سعد بن ابی وقاص اللھم اھلہ وھذا اثم نقص فی الثالثۃ اصبعا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینہ ایسا اور ایسا پھر حضرت نے تیسری بار ایک انگلی کم کردی ف صحیح بخاری مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم ان پڑھی امت ہین نہ لکھ جانین نہ حساب جانین مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور تیسری بار حضرت نے انگوٹھا بند کرلیا پھر فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی پورے تیس یعنی کبھی مہینا اونتیس دن کا ہوتا ہی اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہی ف حضرت نے دونون ہاتھ کی دسون انگلیان اوٹھا کر تین بار اشارہ کرکے فرمایا کہ مہینا کبھی اونتیس دن کا ہوتا ہی اور کبھی تیس دن کا مسلم کی روایت مین انتیس ہین اور بخاری کی روایت مین اونتیس بھی ہین اور تیس بھی ہین شاید بعضے لوگون نے کہا کہ رمضان کے مہینے کا روزہ ہمپر فرض ہوا اور کبھی رمضان کا مہینا اونتیس دن کا ہوتا ہی تو چاہیے کہ پورے مہینے کا تمام ثواب ہو حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور کمال تصریح سے اشارہ کرکے فرمایا کہ دونون صورت مین ثواب برابر ہی خواہ تیس دن کا مہینا ہو اور خواہ اونتیس دن کا ہو م

۱۳۰۱۵ ابوھریرۃ یھرم الشیخ شاب فی حب اثنین فی حب طول الحیوۃ وکثرۃ المال مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا جوان ہی دو چیز کی محبت مین بڑی عمر ہونے کی محبت مین اور مال زیادہ ہونے کی محبت مین ف یعنی پیری مین عمر درازی کی محبت اور کثرت مال کی محبت نہایت بڑھ جاتی ہی مصرع مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد عمر درازی کی محبت اسواسطے زیادہ ہوتی ہی کہ دنیا چھوڑنے کو جی نہین چاہتا اور نیک عمل نہونے سے موت اور قبر اور قیامت سے جی گھبراتا ہی اور کثرت مال کی محبت اسواسطے ہوتی ہی کہ میری اولاد کے کام آوے اور مجکو خود پیری مین محتاجی نہو اس حدیث مین مذمت ہی طول عمر اور کثرت مال کے حرص کی

۱۳۰۱۶ ف انس الصبر عند الصدمۃ الاولی بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صبر کا ثواب اول صدمے کے نزدیک ہی ف ایک عورت قبر پر روتی تھی حضرت ادھر سے نکلے اوس عورت سے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور صبر کر اوسنے کہا میرے پاس سے ٹل جا تجھپر وہ مصیبت نہین پڑی جو مجھپر پڑی لیکن وہ عورت حضرت کو نہین پہچانتی تھی کسیسے اوسنے کہا یہ تو حضرت تھے تو وہ گھبرائی اور پچتائی پھر حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت میں آپ کو نہین پہچانتا تھا یعنی اب مین آپ کا حکم مانتی ہون اور صبر کرتی ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتدا مصیبت صبر کا وقت ہی اور اوسی صبر کا شرع مین ثواب اور اعتبار ہی اسواسطے کہ جب مصیبت کو بہت مدت گذرے تو آدمی کو خود بخود صبر آجاتا ہی ایسا صبر کا کچھ اعتبار نہین

۱۳۰۱۶ ص ابوھریرۃ الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفرات ما بینھن اذا اجتنبت الکبائر مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازین اور ایک جمعہ دوسرے جمعے تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان کے گناہون کا اوتار ہین جب کہ کبیرہ گناہون سے بچے ف معلوم ہوا کہ نیکیان صغیرہ گناہون کو دور کرتی ہین اور کبیرہ گناہ توبہ سے

اوسکے حکمون کو بجالاوے اوسکی نافرمانی سے بچے اور رسول کی خیرخواہی یہ کہ اوسکی تصدیق کرے اوسکی سنت ہی پر چلے اور بدعت سے بچے اور قرآن کی خیرخواہی یہ کہ اوسکے حروف کو حتی الامکان بخوبی ادا کرے کمال تعظیم سے پڑھے اوسکے مطالب کو غور کرے محکم پر عمل کرے متشابہ کا ایمان لاوے اور سر اعتراض کرنے والون کے اعتراض کو دفع کرے اور مسلمین کے حاکمون کی یعنی الامون کی خیرخواہی یہ کہ شرع کے موافق اونکی اطاعت کرے اونکی مخالفت سے بچے اور مسلمانون کی خیرخواہی یہ کہ مقدور بھر اونکو فائدہ پونہچاوے اونکو رنج نہ دے نیک کام سکھلاوے بدکامون سے روکے اور اونکے واسطے چاہے جو اپنے واسطے چاہتا ہی ۱۲۸۸ م ابو ہریرۃ الذہب بالذہب وزنا بوزن مثلا بمثل والفضۃ بالفضۃ وزنا بوزن مثلا بمثل فمن زاد واستزاد فھو ربوا مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سونا سونے کے سوٹے سے وزن مین برابر برابر جتنا ایک اوتنا دوسرا اور چاندی چاندی کے تول مین برابر برابر جتنی ایک اوتنی دوسری سو جسنے زیادہ دیا یا زیادہ مانگا تو وہی بیاج ہی ۱۲۸۹ ق عمر الذہب بالورق ربوا الا ھاء وھاء والبر بالبر ربوا الا ھاء وھاء والشعیر بالشعیر ربوا الا ھاء وھاء والتمر بالتمر ربوا الا ھاء وھاء ویروی الوراق بالورق ربوا الا ھاء وھاء والذہب بالذہب ربوا الا ھاء وھاء بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سونا بدلنا چاندی سے بیاج ہی مگر دست بدست اور گیہون بدلنا گیہون سے بیاج ہی مگر دست بدست اور جو بدلنا جو سے بیاج ہی مگر دست بدست بیاج نہین اور کھجور بدلنا کھجور سے بیاج ہی مگر دست بدست نہین اور ایک روایت یون ہی کہ چاندی بدلنا چاندی سے بیاج ہی مگر دست بدست اور سونا بدلنا سونے سے بیاج ہی مگر دست بدست نہین ف یعنی چاندی اور سونے مین اور تلنے والی چیزون کے بدلنے اور بیچنے مین دو صورتین ہین ایک صورت تو یہ کہ ایک ہی جنس کا بدلنا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو اسمین شرط یہ ہی کہ اوسی وقت دست بدست بدلے وعدہ نہو اور تول مین دونون برابر ہون اگر تول مین کمی بیشی ہوئی یا ایک چیز موجود ہوئی اور دوسری غائب تو بھی بیاج ہی اور دوسری صورت یہ کہ دو جنس کا بدلنا جیسے چاندی کا بدلنا سونے سے یا گیہون کا بدلنا جو سے تو اسمین شرط یہ ہی کہ دست بدست ہو اسمین کمی بیشی بیاج نہین مثلاً ایک سیر گیہون کا دوسیر جو سے بدلنا درست ہی اور اگر دست بدست نہو گیہون تو آج دیوے اور جو کل لیوے تو یہ بیاج ہی ہرگز درست نہین ۱۲۹۰ خ انس اللہ دیا الحسنۃ من اللہ جل الصالح جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک خواب نیکمرد کی ایک حصہ ہی نبوت کے چھیالیس حصون سے ف یعنی جیسے پیغمبر کے علم مین قیاس اور سوچ کو دخل نہین ویسی ہی ٹھیک خواب مین غور اور فکر کا دخل نہین صرف خدا ہی کی طرف سے ہوتی ہی تو نیک مرد کی خواب درست اور قسم علم نبوت ہوئی اور چھیالیسوین حصے ہونے کی وجہ سا بیان مین گذری ۱۲۹۱ خ ابو سعید الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ بخاری مین ابو سعید رضی سے ۱۲۹۲ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک اور درست خواب ایک حصہ ہی پیغمبری کا چھیالیس حصون سے ق ابو قتادۃ الحارث بن ربعی الرؤیا من اللہ والحلم من الشیطان بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ رضی سے جنکا حارث نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک اور اچھی خواب خدا کی طرف سے ہی اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ف خواب تین قسم ہی ایک تو خواب نیک جسسے دین کی قوت ہو خدا پر اعتماد بڑھے گناہون سے بچے اور دوسری قسم خواب پریشان ہی جسسے وہم اور رنج بڑھے یا خدا سے بدگمانی ہو تیسری قسم یہ کہ آدمی کو اپنے خیالات منظر بٹرین یا غذا کے بخارات سے کوئی شکل کی صورت بندھے تو اول قسم یعنی نیک خواب کو خدا کی طرف سے فرمایا اور دوسری قسم کی خواب کو شیطان کی طرف سے فرمایا اور تیسری قسم کو بیان نفرمایا کہ خود ظاہر تھی کچھ اوسکے بیان کی حاجت نہین ۱۲۹۳ ق عایشۃ ام المؤمنین

قواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہی اور نماز نور ہی اور صدقہ یعنی خیرات کرنا ایمان کی دلیل ہی اور صبر کرنا یعنی مصیبت
اور تکلیف مین دین پر ثابت رہنا روشنی ہی اور قرآن تیرے فائدے کی دلیل ہی اگر اوسپر عمل کیا یا تجھپر الزام کی حجت ہی اگر اوسپر عمل نکیا ہر ایک
آدمی صبح کرتا ہی سو اپنی جان کو بیچتا ہی یعنی صبح ہوتے ہر شخص کام مین مشغول ہوتا ہی سو یا اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرتا ہی اگر نیک عمل
کیا یا اوسکو ہلاک کرتا ہی اگر بد عمل کیا ف طہارت کو آدھا ایمان اسواسطے فرمایا کہ ظاہر باطن کی صفائی کا نام ایمان ہی سو ظاہر
بدن کی طہارت یعنی غسل اور وضو نصف ایمان ہوئی اور باطن دل کی صفائی یعنی صحیح عقیدے اور نیک اخلاق نصف باقی ٹھہرے
اور نماز کو اسواسطے نور فرمایا کہ نماز اکثر بھلائی اور برے کام سے جو دل کی سیاہی کا سبب ہین روکتی ہی یا نماز کے سبب سے قبر مین نور ہوگا او
قیامت کی ظلمت مین نماز کی روشنی سے نمازی بہشت تک پہنچے گا اور خیرات کو ایمان کی دلیل اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے اپنا مال
خدا کی راہ مین دیا تو معلوم ہوا کہ اسکو خدا کا اور آخرت کا ایمان ہی اور نہین تو اپنی محبوب چیز کو کیون خرچ کرتا اور صبر کو روشنی اسواسطے
فرمایا کہ جب آدمی نے مصیبت مین جزع فزع نکی اور تکلیف سے نہ گھبرایا تو شیطان اور نفس کی ظلمت دور ہوئی اور جب ظلمت گئی
تو روشنی ہوئی ق ابن عمر الظلم ظلمات یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ ۱۳۱۵
حضرت نے فرمایا کہ ظلم اور ستم سیاہیان ہونگی قیامت کے دن ف یعنی قیامت مین ظلم کے سبب سے ظالم کے آگے اندھیرا ہوگا
اندھیرا ہوگا ق ابن عباس العائد فی ھبتہ کالکلب یعود فی قیئہ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے ۱۳۱۶
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنی دی چیز کا پھیر لینے والا کتے کے مثل ہی جو اپنی قی کو پھر نگل جاتا ہی ف امام شافعی کے نزدیک دی
چیز کو پھیر لینا بموجب اس حدیث کے درست نہین اور امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہی م معقل بن یسار العبادۃ فی الھرج ۱۳۱۷
کھجرۃ الی ق مسلم مین معقل بن یسار رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندگی کرنا کشت وخون کے زمانے مین ایسا ہی جیسے میری
طرف ہجرت کرنا ف یعنی جب کشت وخون عالم مین رائج ہوا اور زمانے مین فساد پھیلا تو اوسوقت کی عبادت کا ثواب حضرت والی
ہجرت کے ثواب کے برابر ہی اسواسطے کہ ایسے سخت وقت مین دین پر ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہی ق ابوھریرۃ العجماء جبار ۱۳۱۸
والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جانور کے مارے کا بدلا نہین اور
کنوان کھودنے مین اگر مزدور مرجاوے تو بدلا نہین اور اگر کھان کھودنے مین مزدور مرے تو بدلا نہین اور کافرون کے گڑے خزانے مین پانچوان
حصہ ہی بیت المال کا ف یعنی اگر کسی کا جانور بلا تعدی مالک کے کسیکو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اوسکے مالک پر ڈانڈ نہین اور اگر
مزدور کنوان کھودتے یا کھان کھودتے مین اگر کنوان یا کھان پھٹ پڑے اور مزدور دب کے مرجاوے تو کھودنے والے پر کچھ عوض اور ڈانڈ نہین ہے ق
ابوھریرۃ العمرۃ الی العمرۃ کفارۃ لما بینھما والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ بخاری ۱۳۱۹
اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک اوتار ہی درمیان کے گناہون کا اور پاک حج کا ثواب سوا بہشت کے
کوئی بدلا نہین ف پاک حج وہ ہی جسمین گناہ اور فسقیون سے لڑائی جھگڑا نہو یعنی مقبول حج گناہون کو اس طرح کھودیتا ہی
کہ آدمی بہشتی ہوجاتا ہی ق ابوھریرۃ العمرۃ الی الجمعۃ کفارۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر ۱۳۲۰
کو جیر دینا درست ہی ف یعنی اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسی کو دیوے اس طرح سے کہ یہ میرے تجکو تیری عمر تک دیا تو درست ہی اگر
اوسکا قبضہ ہوا تو وہ مالک ہوگیا اور بعد اوسکے مرجانے کے اوسکے وارث مالک ہونگے جیسے ہبہ مین اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا

اور پیاس کی بیماری کو خوب شفا دیتا ہی ف اس حدیث مین پانی پینے کا ادب فرمایا اور تین دم مین پینے کی حکمت بتلائی کہ اس طرح ۱۲۹۹
سے پانی خوب ہضم ہوتا ہی اور تھوڑے پانی سے پیاس بجھتی ہی خ ابن عباس الشفاء فی ثلثة فی شرطة محجم او شربة
عسل او کیة بنار وانا انهی امتی عن الکی بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شفا بیماری سے
تین چیز مین ہی سینگی کے پچھنے مین اور شہد پینے مین اور آگ کے داغنے مین اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنے سے ف
اس حدیث کی شرح چھٹے باب مین ہو چکی ہر چند اس حدیث مین داغنے سے منع فرمایا لیکن داغنا بھی حضرت سے ثابت ہی تو مطلب یہ ہی کہ اگر اور
دوا سے صحت ہوگی تو داغنے سے دور رہے اور نہین تو درست ہی خ جابر الشفعة فیما لم یقسم فاذا وقعت الحدود ۱۳۰۰
وصرفت الطرق فلا شفعة بخاری مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق شفعہ اوسمین ہی جسمین تقسیم نہین ہوئی اور
جب بانٹ ہوکر حدین پڑ گئین اور راہین جدا ہو گئین تو شفعہ نرہا ف شفعہ دو قسم ہی شفعہ شرکت کا جیسے ایک گھر کے دو شریک ہون
اور اونمین سے ایک شریک اپنا حصہ بیچے سوا اوسکو سوا اور دوسرے شریک کے اور شخص نہین لے سکتا اور دوسرے شفعہ ہمسایگی کا یعنی اگر کوئی گھر
بکے تو اوسکے لینے مین اوسکے ہمسایے مقدم ہین امام شافعی کے نزدیک شرکت مین تو شفعہ ہی اور ہمسایگی مین شفعہ نہین اور یہی حدیث
اونکی دلیل ہی کہ جب تقسیم ہوئی اور دروازہ گھر کا علحدہ ہوا اور راہ اوسکی جدا ٹھہری تو شفعہ نرہا اور امام اعظم کے نزدیک شفعہ دونون
صورت مین ہی شرکت مین بھی اور ہمسایگی مین بھی تو اس حدیث کا یہ مطلب کہ تقسیم ہونے سے شفعہ شرکت کا جاتا رہا اور یہ مطلب نہین کہ ۱۳۰۱
ہمسایگی کا بھی شفعہ باقی نرہا خ ابوهریرة الشمس والقمر مکوران یوم القیمة بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی لپیٹ ڈالی جاوے گی قیامت کے دن یعنی بے رونق اور بے نور ہو جاوینگے ف جب قیامت
ہوئی تو یہ عالم فنا ہوا روشنی کی کچھ حاجت نرہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ تاکنے کو جینے والے شرمندہ ہون او نکا زوال اور نقصان دیکھکر
ف ابوهریرة الشونیز فیه دواء من کل داء الا السام بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ ۱۳۰۲
حضرت نے فرمایا کہ سوائے موت کے کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہی ف طب کا قاعدہ یہ ہی کہ دوا بالضد چاہیے یعنی گرم بیماری کی
سرد دوا اور سرد کی گرم تو حدیث کا مطلب یہ کہ ہر ایک سرد بیماری کی کلونجی دوا ہی اسواسطے کہ گرم خشک ہی یا کہ باخاصیت گرم اور
سرد دونون قسم کی بیماریون کو فائدہ کرتی ہی اسواسطے کہ علم طب مین ثابت ہی کہ بہت گرم چیزین گرم بیماریون کو فائدہ کرتی ہین
اور سرد چیزین سردی کو دور کرتی ہین چنانچہ کاسنی جگر کی بیماری کو گرم ہو یا سرد مفید ہی حال انکہ کاسنی سرد ہی اور اسی طرح
خوب کلان تپ کو مفید ہی گرمی سے ہو یا سردی سے حال انکہ اوسکا مزاج گرم ہی جالینوس نے اپنی کتاب مین اور بوعلی سینا نے قانون مین
لکھا ہی کہ شونیز یعنی کلونجی گرم خشک ہی بلغم کو کاٹتی ہی اور ریح اور نفخ کو دور کرتی ہی اور مسوون اور چیچیون اور سفید داغ کو فائدہ
کرتی ہی اور سرکے کے ساتھ پھنسیون کو مفید ہی اور بلغمی ورم اور سخت ورم کو پکاتی ہی اور سرکے کے ساتھ بلغمی زخم اور خارش کو
نفع کرتی ہی اور اگر اوسکو بھون کے پوٹلی باندھ کر سونگھے تو زکام کو فائدہ کرے اور اگر ماتھے پر لگاوے تو سر درد کو دور کرے اور اگر
سرکے کے ساتھ اوٹا کر کلی کرے تو دانت کا درد دور ہو اور اگر بیخ سوسن کے تیل کے ساتھ گھسکے اوسکو ناک مین ڈالے تو ابتدا نزول یعنی
موتیابند کو دور کرے اور پیٹ کے کیڑے اس سے مرجاتے ہین اور اگر چند روز اسکو استعمال کرے تو حیض رستہ جاری ہو جاوے اور سدہ اور
گرم پانی کے ساتھ مثانے اور گردے کی پتھری کو گرا دے اور بلغمی اور سودا وی تپ کو دور کرے اور اوسکے دھوئین سے کیڑے مکوڑے

زبان سے متعلق ہین اول جھوٹی گواہی دینا دوسرے پاک آدمی کو حرام کاری کی تہمت لگانا تیسرے جھوٹی قسم کھانا چوتھے جادو کرانا
تین گناہ پیٹ سے متعلق ہین اول شراب پینا دوسرے یتیم کا ناحق مال کھانا تیسرے سود اور سیاج کھانا اور دو گناہ شرمگاہ سے متعلق ہین
اول زناکاری دوسرے اغلام کرنا یعنی بچہ بازی اور دو گناہ ہاتھ سے متعلق ہین اول ناحق خون دوسرے چوری اور ایک گناہ تمام
بدن سے یعنی ماں باپ کو رنج دینا مسلمان کو لازم ہی کہ ان گناہون سے نہایت ڈرتا رہے جیسے کہ زہر سے ڈرتا ہی اسواسطے کہ زہر سے دنیا
کی زندگی مین خلل ہی جسکا انجام فنا ہی اور کبیرہ گناہ سے آخرت بگڑتی ہی جسکو کبھی فنا نہین اور صغیرہ گناہ پر اصرار کرنے اسواسطے
کہ جب صغیرہ گناہ پر اصرار کیا تو وہ کبیرہ گناہ ہوجاتا ہی ف ابوذر رضی اللہ عنہ الکلب الاسود شیطان مسلم مین ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی ۱۳۲۶
حضرت نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہی یعنی موذی ہی ف کالے کتے کو اسواسطے شیطان فرمایا کہ نہایت بدذات ہوتا ہی اور نیکی
نہین ہوتا تعلیم نہین قبول کرتا اور اکثر سویا کرتا ہی اسی اسطے اسکا قتل کرنا درست ہی ق ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ الکلمۃ الطیبۃ ۱۳۲۷
صدقۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھی بات بھی صدقہ ہی یعنی خیرات مین داخل ہی ف
یعنی اگر کوئی سوال کرے اور کچھ موجود نہو تو اوسکو دعا دیوے کہ خدا تمکو اور کہین سے دلادے یہ بھی خیرات مین داخل ہی یا اچھی بات سے
مراد یہ کہ مسلمان کے دل کو کسی بات سے خوش کردے بشرطیکہ خلاف شرع نہو ق سعید بن زید رضی اللہ عنہ المن و ۱۳۲۸
ماؤھا شفاء للعین بخاری اور مسلم مین سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھنبی از قسم من ہی اور اوسکا پانی
آنکھ کی شفا ہی ف یعنی جس طرح حضرت موسی کے وقت مین من اور سلوی بنی اسرائیل کو بے رنج اور تلاش ملتا تھا ویسی کھنبی
بھی بدون جوتے بوئے زمین سے جمتی ہی پھر اوسکا فائدہ فرمایا کہ اوسکا پانی آنکھ کی دھند کاٹتا ہی چنانچہ یہی فائدہ بوعلی سینا نے
قانون مین لکھا ہی خ ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ الذی یخنق نفسہ یخنقھا فی النار والذی یطعنھا یطعنھا فی النار ۱۳۲۹
بخاری مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنی جان کو گلا گھونٹ کے مارے وہ آپ کو دوزخ مین گھونٹا کریگا اور جو
آپ کو تلوار یا چھری بھونک کے مارے وہ دوزخ مین آپ کو بھونکا کریگا ف یعنی جو جس طرح آپ کو حرام موت مار یگا وہ
اوسی طرح کی دوزخ مین سزا پایا کریگا جیسے غیر کو ناحق مارنا حرام ہی ویسے ہی اپنی جان بھی مارنا حرام ہی م انس ۱۳۳۰
المؤذنون اطول الناس اعناقا یوم القیمۃ مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اذان دینے والے
قیامت کے دن سب لوگون سے گردن بلند ہونگے ف بلند گردن ہونگے یعنی رحمت الہی کے زیادہ تر امیدوار ہونگے اسواسطے کہ منتظر
اور امیدوار اپنی مراد کے واسطے گردن بڑھائے تاکا کرتا ہی یا یہ مطلب کہ قیامت مین پسینا لوگون کے لبون تک پہونچیگا لیکن اذان دینے والون
کو بسبب گردن بلندی کے کچھ رنج نہوگا یا یہ مطلب کہ گردن بلند ہونگے یعنی سب لوگون مین باعزت اور نمودار ہونگے م ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ ۱۳۳۱
المؤمن اخو المؤمن مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایمان دار بھائی ہی ایمان دار کا ف یعنی جب مسلمان آپس
مسلمان کا دینی بھائی ٹھہرا تو اوسکی محبت اور خیرخواہی واجب ہوئی جیسے بھائی کو بھائی سے ہوتی ہی م ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ المؤمن ۱۳۳۲
القوی خیر واحب الی اللہ من المؤمن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ما ینفعک واستعن
باللہ ولا تعجز وان اصابک شیء فلا تقل لو انی فعلت کان کذا وکذا ولکن قل قدر اللہ وما شاء فعل
فان لو تفتح عمل الشیطان مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کڑا ایمان دار بہتر اور پیارا بہت ہی خدا کے نزدیک

معاف ہوتے ہین اور جس گناہ مین حق العبد ہو یعنی آدمی کی تقصیر کی ہو تو اوسکے معاف کرنے پر اوسکی بخشش موقوف ہی ق
۱۳۰۸ اُسامہ بن زید الصلوٰۃ امامک بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہی ف
پوری روایت اسامہ سے یون ہی کہ حضرت حج مین عرفات سے چلے راہ مین حضرت نے پیشاب کیا پھر وضو کیا میںنے کہا کہ مغرب کا
وقت آگیا ہی نماز پڑھ لیجیے حضرت نے فرمایا یعنی یہان نہین آگے چل کے نماز پڑھینگے پھر جب وہان پہنچے جسکا مزدلفہ نام ہی
تو اونے پھر وضو کیا اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اوسکے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوضو رہنا مستحب ہی اگرچہ
۱۳۰۹ اوس وضو سے نماز پڑھے اور معلوم ہوا کہ مزدلفہ مین مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا ق ابو ھریرۃ
الصیام جنۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہی یعنی گناہون سے پناہ ہی ف روزہ دار کا
۱۳۱۰ جب پیٹ خالی رہتا ہی اکثر گناہون سے بچتا ہی اور جب گناہون سے بچا تو دوزخ سے بچا ق ابو شریح الخزاعی الضیافۃ
ثلثۃ ایام وجائزتہ یوم ولیلۃ ولا یحل لرجل مسلم ان یقیم عند اخیہ حتی یوثمہ زاد مسلم
قالوا یا رسول اللہ کیف یوثمہ قال یقیم عندہ ولا شیء لہ یقریہ بہ بخاری اور مسلم مین ابو شریح رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ضیافت کی حد تین دن ہین اور اوسکا تکلف ایک رات اور ایک دن ہی اور مسلمان مرد کو حلال نہین کہ
ٹھہرا رہے اپنے بھائی پاس یہان تک کہ اوسکو گناہ مین ڈالے مسلم مین اتنی روایت اور زیادہ ہی کہ لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ کیونکر
اوسکو گناہ مین ڈالیگا حضرت نے فرمایا کہ مہمان تو اوسکے پاس ٹھہرا رہا اور اوسکے کچھ نہوا جس سے وہ اوسکی ضیافت کرے ف
بیان ضیافت
یعنی جب صاحب خانہ محتاج ہوا اور مہمان تین دن سے زیادہ رہا تو اوسکو گنہگار کیا اسواسطے کہ صاحب خانہ تنگ ہو کر مہمان کی
غیبت کریگا کہ عجب بیحیا آدمی ہی کہ ٹلتا نہین مین کہان سے اسکو کھلاؤن یا کہین سے حرام مال لیکر اوسکی ضیافت کریگا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ ضیافت کا حق تین دن تک ہی سوا ایک دن تو مقدور بھر عمدہ کھانا تکلف سے کرے اور دو دن جو موجود ہو اوسکو حاضر کرے
۱۳۱۱ اور مہمان کو درست نہین کہ تین دن سے زیادہ رہے اور اگر صاحب خانہ خوشی سے رکھے تو مضایقہ نہین ف اُسامۃ بن زید الطاعون
رجز ارسل علی طائفۃ من بنی اسرائیل بخاری مین اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ
۱۳۱۲ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا ق انس الطاعون شہادۃ لکل مسلم بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا شہادت ہی ہر مسلمان کی ف یعنی جس شہر مین وبا پڑے اور وہان کے لوگ وہین ٹھہرے رہین اور صابر
تو وے شہید ہین اسواسطے کہ وے لوگ مثل غازیون کے موت سے نہ ڈرے اور ثابت رہے اور ہر چند وبا بنی اسرائیل کی قوم پر عذاب تھی لیکن
۱۳۱۳ امت محمدی مین شہادت کا سبب ہی م معمر عن عبد اللہ الطعام بالطعام مثلا بمثل مسلم مین معمر بن عبد اللہ رضی سے
۱۳۱۴ روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گیہون کا بدلنا گیہون سے برابر چاہیے یعنی اگر دونون مین کم یا زیادہ ہونگے تو سود ہی م ابو مالک الاشعری
الطہور شطر الایمان والحمد للہ یملأ المیزان وسبحان اللہ والحمد للہ یملأن او یملأ ما بین
السموٰت والارض والصلوٰۃ نور والصدقۃ برہان والصبر ضیاء والقرآن حجۃ لک او
علیک کل الناس یغدو فبائع نفسہ فمعتقہا او موبقہا مسلم مین ابو مالک اشعری رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ طہارت آدھا ایمان ہی اور الحمد للہ کہنے کا ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہی اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونون کا ثواب یا ہر ایک کا

تو کیا رحمت ہی خدا کی کہ اوسکے واسطے دو ثواب مقرر کیے مطلب یہ کہ قرآن سے کسی طرح غفلت نہ چاہیے اگر خوب واقف ہی تو سبحان اللہ کہ
فرشتون مین شمار ہوا اور اگر خوب نہ جان نہین جلتی تو بھی دوہرا ثواب موجود ہی ف اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ الْمُتَسَبِّعُ بِمَالَمْ ۱۳۳۷
یُعْطَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ بخاری اور مسلم مین اسماء بنت ابی بکر صدیق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملی چیز سے آپ کو
آسودہ دکھلانے والا جیسے مکر کا جوڑا پہننے والا ف ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ایک سوت ہی تو مجھپر اس بات مین کچھ گناہ
تو نہین کہ مین اپنے خاوند کی طرف سے اوس چیز کا دینا ظاہر کرون جو حقیقت مین نہین دی تاکہ سوت جلے اور مجھلا دے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی یہ صاف مکاری اور خلاف نمائی ہی ہرگز درست نہین کہ ظاہر مین کچھ اور باطن مین کچھ ف عَلَی الْمَدِیْنَۃِ حَرَامٌ ۱۳۳۸
ثَمَانِیَۃٌ مَابَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا لِذِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَۃٌ یَسْعٰی بِھَا اَدْنَاھُمْ فَمَنْ
اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَرْفًا
وَّلَا عَدْلًا وَمَنْ وَّالٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَمَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوِ انْتَمٰی اِلٰی
غَیْرِ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَرْفًا
وَّلَا عَدْلًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ حرام ہی ان دو پہاڑون کے درمیان مین کہ
ایک پہاڑ کو عیر کہتے ہین اور دوسرے کو ثور سو جو اوسمین کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہ دیوے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی
اور سب آدمیون کی لعنت ہی خدا نہ قبول کریگا اوس سے قیامت کے دن نہ نفل عبادت کو نہ فرض کو امان مسلمانون کی ایک سی ہی ادنی مسلمان
بھی امان مین کوشش کرے سو جو شخص مسلمان کی امان کو توڑے سو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول
کریگا خدا اوس سے قیامت کے دن نہ نفل نہ فرض اور جو کسی قوم سے دوستی کرے بے اجازت اپنے اگلے مددگارون اور سردارون کے اور دوسری
روایت مین یون ہی اور جو رشتہ لگاوے اپنے باپ کے سوا غیر سے یا اپنے مالکون کو چھوڑ کے غیرون سے نسبت کرے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون
کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول کریگا خدا اوس سے قیامت کے دن نفل نہ فرض ف یعنی جیسے مکے کی حرم مین زیادتی
اور بے ادبی درست نہین ویسے ہی مدینے کی حرم مین بھی اور اگر لشکر اسلام سے ادنی مسلمان کسی کافر کو پناہ دیوے تو سب مسلمانون پر
اوسکی رعایت واجب ہوگئی جو اوسکی امان کو توڑے اوسپر لعنت ہی اور جب ایک قوم سے دوستی کی اور ایسمین ایک دوسرے کی مددگاری
کا عہد کیا تو اونکی بدون اجازت کے اور قوم سے راہ و رسم کرنا اور مددگاری کا قول قرار کرنا درست نہین کہ شاید اونکو رنج ہو اور
عداوت پیدا ہو ھُمْ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ لَا یَدَعُھَا اَحَدٌ رَغْبَۃً عَنْھَا ۱۳۳۹
اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰہُ فِیْھَا مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنْہُ وَلَا یَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَائِھَا وَجَھْدِھَا اِلَّا کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا
اَوْ شَھِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ انکے واسطے بہتر ہی اگر اونکو
بوجھ ہونہ چھوڑ جاوے گا کوئی مدینے کو برا جان کر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر کو اوسمین لاویگا اور نہ ثابت رہیگا کوئی
کی کرنی بھوک پر اور اوسکی تکلیف پر مگر کہ مین اوسکا شفیع یا اوسکے ایمان کا گواہ ہونگا قیامت کے دن ف
یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یمن کا ملک فتح ہوگا بعضے لوگ مدینے سے نکل کر وہان جا رہینگے پھر یہ حدیث فرمائی اور اشارہ کی

۱۳۲۱ ف جابرؓ العمریٰ لمن وُهبت له بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمر بھر کی چیز دی ہوئی کا وہی
۱۳۲۲ مالک ہی جسکو چیز دی عمری مثل ہبہ کے سبب ہی ملک کا ف ابو سعیدؓ الغسل یوم الجمعة واجب علی کل
محتلم وان یستن وان یمس طیبا ان وجد بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جمعے کے دن غسل کرنا
ہر ایک بالغ جوان پر واجب ہی اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو ف بعضے بموجب اس حدیث کے کہتے ہین کہ جمعے کا غسل
واجب ہی لیکن اکثر اماموں کے نزدیک غسل واجب نہین سنت اور مستحب ہی اگر بموجب ظاہر اس حدیث کے غسل کو واجب کہیے تو مسواک اور
خوشبو لگانے کو بھی واجب کہیے حال انکہ مسواک اور خوشبو کسیکے نزدیک واجب نہین تو مطلب حدیث کا یہ کہ غسل واجب ہی یعنی ثابت ہی
۱۳۲۳ اور نہایت بہتر ہی ف ابو ھریرةؓ الختن والخیاد فی الفدادین من اهل الوبر والسکینة فی
اهل الغنم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہڑائی مارنا اور اترانا شور کرنے والون مین ہی جو اونٹ والے ہین
اور زمین جھیڑ بکری والون مین ف عرب مین حضرتؐ کے وقت مین دو گروہ تھے سو اونکی عادت بتلائی کہ اونٹ والے بدمزاج ہین اور
بکریان چرانے والے غریب ہین یہ صحبت کی تاثیر ہی کہ اونٹ اکثر شریر ہوتا ہی اور بکری غریب اسی واسطے ابتدا مین ہر ایک پیغمبر نے بکریان چرانے
۱۳۲۴ کی عادت کی ف ابو ھریرةؓ الفطرة خمس الختان والاستحداد وقص الشارب وتقلیم
الاظفار ونتف الابط بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدمی کی پیدائشی چیز مین پانچ ہین اول
ختنہ کرنا دوسرے ناف کے نیچے مونڈنا تیسرے مونچھین کترنا چوتھے ناخن کاٹنا پانچوین بغلون کے بال اوکھاڑنا ف یعنی ہر ایک انسان
جسمین کی آدمیت ہی وہ ان پانچون چیزون کو ایسا پسند کرتا ہی گویا کہ یہ پیدائشی بات ہی تعلیم کی اسمین کچھ حاجت نہین اسواسطے کہ
اول تو اسمین پاکی اور ستھرائی ہی اور دوسرے فائدہ بھی ہی ختنے مین یہ فائدہ ہی کہ میل نہین جمتا پیشاب کا قطرہ نہین رہتا اور جماع مین
زیادہ لذت ہوتی ہی اور ناف کے نیچے کے بال مونڈنے مین یہ فائدہ کہ میل دور ہوتا ہی اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہی اور مونچھون کے
کترانے مین یہ فائدہ کہ مجوسی اور ہندو کی مشابہت نہو اور کھانے پینے مین کچھ نہ اٹک رہے اور ناخن کاٹنے مین یہ فائدہ کہ میل اور
نجاست نہ جم رہے اور بغل کے بال دور کرنے مین یہ فائدہ کہ میل نہ رہے اور وہان کی گندگی دور ہوتی رہے ہر چند سنت یہ ہی کہ ناف کے نیچے
کے بال استرے سے مونڈے لیکن نورہ لگانا بھی درست ہی اور جسکو بال اوکھیڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہی اور بغل کے بال مونڈنا
بھی درست ہی اور دوسری حدیث مین پیدائشی چیزین دس فرمائین پانچ تو یہی جو اس حدیث مین ہین اور باقی پانچ یہ اول استرے
مانگ نکالنا جسکے سر پر بال ہون دوسری نکی کرنا تیسری ناک صاف کرنا چوتھی مسواک کرنا پانچوین پانی سے استنجا کرنا کبھی
۱۳۲۵ حضرتؐ نے پانچ کو ذکر کیا اور کبھی دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا خ عبد الله بن عمرو الکبائر الاشراك
بالله وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس بخاری مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ کبیرہ گناہ یہ ہین خدا کے ساتھ شرک کرنا ماپ کو رنج دینا ناحق خون کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ف یعنی نہایت
کبیرہ گناہ چار ہین اور دوسری حدیث مین سات فرمائے مناسب وقت کے جیسا بہتر جانا ویسا فرمایا کبیرہ گناہ وہ ہی جسکے کرنے والے پر
قرآن یا حدیث مین وعید شدید ہو اور سخت سزا کا وعدہ ہو قوت القلوب مین ابو طالب مکی نے کبیرہ گناہ ستر لکھے ہین بیشتر گناہ
تو دل سے متعلق ہین اول شرک دوسرے معصیت پر اصرار تیسرے نا امیدی خدا کی رحمت سے چوتھے مامون ہونا خدا کے غضب سے اور چار گناہ

۱۳۴۷ باطل نہی ہجرت ہی ق عُمِّرَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهٖ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ مَا نِيحَ عَلَيْهِ بخاری و مسلم
من عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرے پر عذاب ہوتا ہی سبب اوس نوحہ کرنے سے ف نوحہ سے میت پر عذاب اوس
صورت مین ہی کہ وہ اپنے اوپر نوحہ کرنے کی وصیت کر جاوے یا کہ اوسکے خاندان مین نوحہ گری ہوتی ہو اور وہ باوجود قدرت کے منع نکرے

۱۳۴۸ م جَابِرُ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عرب کے لوگ نیکی اور بدی مین
قریش کے تابع ہین ف یعنی قریش کی قوم عرب مین سردار ہی اگر قریش نیک ہوئے تو اور لوگ بھی نیک ہوئے اور اگر قریش بگڑے

۱۳۴۹ تو سب بگڑے اسواسطے کہ معمول ہی کہ عمدہ خاندان کے طریق کو لوگ سند پکڑتے ہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ
فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الشَّأْنِ
حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عرب کے لوگ اس سرداری مین قریش کے تابعدار ہین مسلمان
اونکا قریش کے مسلمان کا تابع ہی اور کافراونکا قریش کے کافر کا تابع ہی آدمیون کا حال کھانون کا سا حال ہی جاہلیت کے زمانہ مین
کفر کی حالت مین افضل تھے وہی لوگ اسلام مین بھی افضل ہین جس وقت کہ دین مین ہوشیار ہو جاوین اور احکام شرعی کو خوب
سمجھین آدمیون مین بہتر اوسکو پاؤگے جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اس اسلام سے یا اس خلافت سے جب تک کہ اوسمین آجاوے

ف یعنی قریش مین ہمیشہ سرداری قائم رہی کفر مین بھی اور اسلام مین بھی پھر قریش کے افضل ہونے کا قاعدہ کلیہ فرمایا مثال
دے کر کہ جیسی کھانین مختلف ہوتی ہین کہ بعضی کھان سونے کی اور بعضی لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہین کہ بعضے خاندان
عمدہ ہین شجاعت سخاوت ریاست غیرت ہمت اونمین پیدائشی ہوتی ہی جیسے کہ قریش کا خاندان اور بعضے خاندان ایسے
نہین ہوتے جیسے اور عرب پھر فرمایا کہ جو کفر مین بہتر خاندان تھا وہی اسلام مین بھی بہتر ہی بشرطیکہ علم اور عمل کو حاصل کیا ہو اسواسطے
کہ شرافت ذاتی اور دینداری مل کر نور اعلیٰ نور ہو گئی معلوم ہوا کہ شرافت ذاتی بدون دینداری کے خدا کے نزدیک کچھ حقیقت نہین اور یہ
جو فرمایا کہ بہتر وہی ہی جو نہایت نفرت رکھتا ہو اسکے دو مطلب ایک یہ جو حالت کفر مین اسلام سے بہت نفرت رکھتا ہو اسلام کے
بعد وہی افضل ہی جیسے عمر فاروق رضہ اور خالد اور عکرمہ رضہ اسواسطے کہ جو کفر مین بہت مضبوط ہوتا ہی وہ اسلام مین بھی خوب
مضبوط ہوتا ہی مضبوط لوگ جدھر آتے ہین خوب ہی آتے ہین اور دوسرا مطلب کہ جو خلافت اور امامت سے قبل سردار ہونے کے
نفرت رکھتا ہو وہی افضل ہی اسواسطے کہ اوسکو سرداری کی طمع نہین اور جب اوسکو سردار بنایا تو خوب جان فشانی کرتا ہی

۱۳۵۰ ق اِنَّ عُمَرَ النَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَكَادُ فِيْهَا رَاحِلَةٌ وَاحِدَةٌ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمیون کی مثال جیسے سو اونٹ کہ اون مین پاؤ تو ایک بھی چالاک سواری کے لائق ق

۱۳۵۱ یعنی جیسے سو اونٹ مین بھی ایک عمدہ تیز رفتار نہین نکلتا ویسے ہی سو آدمیون مین ایک بھی کامل آدمی صحبت کے لائق نہین
مطلب یہ کہ ناقص لوگ کثرت سے ہین اور کامل کمیاب م اَبُوْ مُوْسٰى اَلنُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ
النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِيْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتٰى اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ
وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتٰى اُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ مسلم مین ابوموسیٰ سے روایت ہی کہ

بودے اور سست ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار مین خواہ مضبوط ہو خواہ سست بہتری ہو حرص کا رد اور یہ چیز بہت سے کام آوے اور خدا سے مدد مانگ اور نہ تھک اور اگر تجکو کوئی رنج اور مصیبت پہنچے تو یون مت کہہ کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا ولیکن یون کہہ کہ یہ خدا نے ٹھہرایا تھا اور اوسنے جو چاہا سو کیا اسواسطے کہ اگر کہنا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہی ف مضبوط ایماندار خدا کو اسواسطے زیادہ پیارا ہوا کہ وہ اپنے کامل یقین کے سبب سے دین کے کام پر نہایت مستعد رہتا ہی جہاد کرتا ہی نیک کام بتلاتا ہی اور برے کام کے روکنے مین کسی سے نہین ڈرتا اور عبادت پر مستعد رہتا ہی کسی رنج اور تکلیف سے دین کے کام مین سست نہین ہوتا بخلاف سست ایماندار کے کہ اوس سے دین کا کام بخوبی نہین ہو سکتا پھر فرمایا کہ ہر چند مضبوط مسلمان سست سے بہتر ہی لیکن خیریت دونون مین ہی اسواسطے کہ ایمان دونون مین موجود ہی گو اوسکا ایمان قوی ہی اور اسکا ضعیف پھر حضرت نے عالی ہمتی پر جو نیچ دلانی اور سستی دور ہونے کی علاج فرمائی یعنی ایماندار کو مناسب ہی کہ اپنے فائدے کے کامون پر سرگرم ہو جاوے اور اوسکے سرانجام کی خدا سے مدد چاہے دینی کام مین سست ہو کر نہ تھک رہے کہ خالی ہاتھہ رہجاویگا اسواسطے کہ دنیا اور دین کی محرومی کا اصل سبب سستی اور کاہلی ہی اور چونکہ آدمی رنج اور مصیبت سے خالی نہین رہ سکتا سو اوسکی بھی علاج فرمائی یعنی تکلیف مین یون نہ کہے کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ہوتا یعنی رنج نہوتا یا اگر فلانا شخص وہان نہ جاتا تو زندہ رہتا بلکہ اسکو تقدیر پر حوالہ کرے تاکہ حسرت سے بچے اسواسطے کہ تقدیر کے مقابلے مین اگر تو لنا شیطانی کام ہی کہ آدمی تقدیر کو بھول کر اسباب ظاہری پر بھروسا کرتا ہی اور ناحق بیجا کر غم پر غم اوٹھاتا ہی ف ابو ھریرۃ المؤمن القوی خیر من المؤمن الضعیف وکل یشد بعضہ بعضا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک ایماندار دوسرے ایماندار کے حق مین ایسا ہی جیسے عمارت کی بنیاد کہ اوسکا ایک دوسرے کو مضبوط کیے رہتا ہی ف یعنی جیسے عمارت مین مضبوطی ایک اینٹ کی دوسری اینٹ سے ہوتی ہی اوسی طرح ایک ایماندار کو لازم ہی کہ دوسرے ایماندار کا مددگار رہے خلاصہ مطلب یہ کہ ایمان کی ترقی اور خوبی اتفاق پر موقوف ہی ف جابر و ابن عمر المؤمن یاکل فی معی واحد والکافر یاکل فی سبعۃ امعاء بخاری اور مسلم مین جابر اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار ایک انتڑی مین کھاتا ہی اور کافر سات انتڑیون مین کھاتا ہی ف ایک کافر کی صفت ہوئی جب اوسنے سات بکریون کا دودھ پیا تب اوسکا پیٹ بھرا دوسرے دن وہ مسلمان ہوا تو ایک بکری کے دودھ سے آسودہ ہو گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی کم خوری اور قناعت ایمان کا مقتضا ہی تاکہ عبادت مین سستی نہ آوے اور زیادہ خوری اور حرص کافر کی شان ہی کہ جانور کی طرح اوسکی کبھی حرص نہین کم ہوتی ص ابو ھریرۃ المؤمن یغار واللہ اشد غیرا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار غیرت دار ہوتا ہی اور خدا زیادہ تر غیرت دار ہی ف باقی روایت یون ہی کہ اسی واسطے خدا نے ظاہر و باطن کی بیحیائیون سے منع کیا یعنی بدکامون پر غیرت آنا ایمان کا مقتضا ہی نے غیرتی ایمان کی شان نہین ق عایشۃ الماہر بالقرآن مع السفرۃ الکرام البررۃ والذی یقرأ القرآن ویتتعتع فیہ وھو علیہ شاق لہ اجران بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کا خوب واقف پاک لکھنے والے فرشتون کے ساتھہ ہی اور جو کہ قرآن پڑھتا ہی اور اوسکی زبان اوسمین اٹکتی ہی اور قرآن پڑھنا نہایت مشکل ہی اوسکو دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا ثواب رنج کشی کا ف یعنی جو قرآن کے معانی سے خوب واقف ہی اور اوسکو بے تکلف پڑھتا ہی اوسکا مرتبہ نہایت عمدہ ہی کہ وہ ثواب مین اون فرشتون کے ساتھہ ہی جو قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہین اور جسکی زبان نہین پلٹتی باوجود محنت کے اوس سے حروف نہین ادا ہوتے

۱۳۳۳

۱۳۳۴

۱۳۳۵

۱۳۳۶

بجود اذا لا تشهد معنا العشاء الآخرة مسلم من ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت خوشبو لگاوے ہو
وہ ہمارے ساتھ اخیر عشا کی نماز مین حاضر ہو ف حضرت نے اسواسطے منع کیا کہ تاریکی کے وقت مین خوشبو سونگھکر کے
۱۳۵۹ جوان مردون کو بدخیال نہ آوے معلوم ہوا کہ خوشبو لگاکر رات مین عورت کا نکلنا درست نہین ق ابو ہریرۃ ایما امرئ
مسلم اعتق امرأ مسلما استنقذ الله بكل عضو منه عضوا منه من النار بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ جو مرد مسلمان آزاد کرے مسلمان مرد کو چھڑاویگا اللہ اوسکے ہر ایک جوڑ کے بدلے اوسکا ہر ایک جوڑ دوزخ سے
۱۳۶۰ م حر بن ایما عبد ابق فقد برئت منه الذمة وبری ابق من مولاه فقد کفر حتی یرجع الیهم
مسلم مین جریر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غلام بھاگا تو البتہ اوس سے اوتر گئی اسلام کی پناہ اور ایک روایت مین یون ہی کہ جو غلام
بھاگا اپنے مالکون سے سو البتہ کافر ہوگیا جب تک کہ اونمین پلٹ آوے ف اگر غلام بھاگنے کو حلال جانکر بھاگا تو سچ مچ کافر ہوگیا اور
۱۳۶۱ اگر حلال نہین جانا تو کافر نہین ہوا اوسنے کفران نعمت کیا م ابو ہریرۃ ایما قریۃ اتیتموها واقمتم فیها
فسهمكم فيها وايما قرية عصت الله ورسوله فان خمسها لله ولرسوله ثم هي لكم مسلم مین
ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس بستی مین تم آئے اور وہان ٹھہرے تو تمھارا حصہ اوسی مین ہی اور جس بستی والون نے خدا اور
اوسکے رسول کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو البتہ اوسکا پانچوان حصہ اللہ اور رسول کا ہی پھر اوس بستی کے باقی چار حصے تمھارے ہین
ف اس حدیث مین بیان ہی فی اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافرون نے خالی کردیا یا صلح سے قابو مین آیا وہ
سب کا سب مال ہی بیت المال کا اسکو فی کہتے ہین اسمین غازیون کا حصہ مقرر نہین لیکن اگر غازی وہان جاکر ٹھہرین تو بطور عطا کے
حصہ پاوینگے اسواسطے کہ مصارف بیت المال مین غازی بھی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اوسمین پانچوان حصہ
۱۳۶۲ بیت المال کا اور باقی چار حصے غازیون کے اسکو غنیمت کہتے ہین ع عمر ایما مسلم شهد له اربعة نفر
بخير ادخله الله الجنة قال فقلنا واثنان قال واثنان قال ثم لم نسأله عن الواحد بخاری مین
عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مسلمان کی چار مسلمان نیکی کی گواہی دین خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا عمر فاروق
نے کہا پھر ہمنے کہا اور دو آدمی کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی حضرت نے فرمایا اور دو کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی عمر فاروق
نے کہا پھر ہمنے ایک شخص کی گواہی کا حال نہ پوچھا ف معلوم ہوا کہ خالص مسلمانون کی گواہی نجات کا سبب ہی
۱۳۶۳ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر ایکم ہی خ ابن مسعود ایکم مال وارثه احب اليه
من ماله قالوا يا رسول الله ما منا احد الا ماله احب اليه من مال وارثه قال فان ماله ما قدم
ومال وارثه ما اخر بخاری مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی جسکے نزدیک اپنے
وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ تر پیارا ہو صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم مین ایسا نہین اوسکے نزدیک اپنے مال سے وارث
کا مال زیادہ پیارا ہو حضرت نے فرمایا سو البتہ اوسکا مال تو وہی ہی جو اوسنے آگے بھیجا یعنی خدا کی راہ مین خرچ کیا اور وارث کا
مال وہ ہی جسکو چھوڑ گیا ف اپنا مال وہی ہی جو اپنے کام آوے اور کام وہی مال آویگا جو خدا کی راہ مین خرچ ہوا اور جو کہ
خرچ نہین کرتے اور اپنا مال جان کے بند کرکھتے ہین وے نادان ہین کہ اوسکو اوسکے وارث اوڑا دینگے اسکے کچھ کام نہ آیا

مدینہ چھوڑنا بہتر نہیں اور اگر کوئی وہان سے نکل جاویگا تو مدینے کا کچھ نقصان نہیں اوسسے افضل لوگون کو خدا وہان لاویگا پھر فرمایا
کہ جو مدینے مین تکلیف اور رنج سہیگا اوسکا شفیع اور گواہ مین ہونگا اس حدیث سے مدینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور وہان کے
۱۳۴۰ رہنے والون کو عمدہ بشارت ہی خ اَنَسٌ اَلْمَدِیْنَۃُ یَأْتِیْھَا الدَّجَّالُ فَیَجِدُ الْمَلٰٓئِکَۃَ یَحْرُسُوْنَھَا فَلَا یَقْرَبُھَا
الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینے مین دجال آویگا تو مدینے کے
۱۳۴۱ کوچون پر فرشتون کو پاویگا کہ اوسکی چوکیداری کرتے ہین سو اوسکے نزدیک نہ آویگا اور انشاء اللہ وہان وبا بھی نہ آویگی ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْمَرْءُ
مَعَ مَنْ اَحَبَّ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد اوسی کے ساتھ ہی جس سے کہ محبت رکھتا ہی
ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے واسطے تو نے کیا سامان کیا ہی اوسنے کہا یا رسول اللہ قیامت
کے واسطے نماز اور روزے کی زیادتی کا سامان تو میرے پاس نہین لیکن مین اللہ اور اوسکے رسول کی محبت رکھتا ہون جب حضرت نے یہ حدیث
۱۳۴۲ فرمائی یعنی اللہ و رسول کی محبت عمدہ سامان ہی یہ حدیث بشارت ہی اہل محبت کو م اَنَسٌ وَاَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَلْمُسْتَبَّانِ
مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ حَتّٰی یَعْتَدِیَ الْمَظْلُوْمُ مسلم مین انس اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون گالی دینے
والون نے جو کہا سو اوسکا گناہ اوسی پر ہی جسنے پہلے گالی دی جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے ف یعنی اگر وہ شخص آپسمین
ایک دوسرے کو گالی دیوے تو دونون طرف کی گالیون کا گناہ اوسی پر ہی جسنے اول گالی دینا شروع کیا اسواسطے کہ اوسنے اول راہ گالی
اور اگر مظلوم نے جواب مین زیادتی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیان دین تو دونون گناہ مین شریک ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا
۱۳۴۳ درست ہی بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے لیکن غم خوری جواب دینے سے نہایت افضل ہی ق اِبْنُ عُمَرَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ
لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یُسْلِمُہٗ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان بھائی ہی مسلمان کا
نہ اوسپر ظلم کرتا ہی نہ اوسکو ہلاکی مین ڈالتا ہی ف یعنی جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ٹھہرا تو اوسپر ظلم کرنا یا اوسکو
۱۳۴۴ بلا مین پڑا رہنے دینا اوسکی حمایت اور مدد نکرنا کسی طرح مناسب نہین ق اَلْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ
فِی الْقَبْرِ یَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ
الثَّابِتِ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مسلمان سے جب کہ قبر مین سوال ہوتا ہی تو وہ یہ گواہی دیتا ہی کہ سوائے
خدا کے کوئی پوجنے کے لائق نہین اور محمد خدا کا رسول ہی سو یہی مطلب ہی خدا کے قول کا جو قرآن مین ہی کہ ایمان والون کو خدا ثابت بات پر
ثابت رکھتا ہی ف یعنی جو یہ قرآن مین فرمایا ہی کہ ایمان دارونکو ثابت بات پر خدا ثابت رکھتا ہی تو مراد ثابت بات سے توحید
۱۳۴۵ اور رسالت کی گواہی ہی معلوم ہوا کہ قبر کا سوال جواب قرآن اور حدیث دونون سے ثابت ہی ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُسْلِمُ
مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کامل مسلمان وہ ہی
کہ جسکی زبان ہاتھ سے مسلمان بچین ف یعنی زبان سے غیبت کرے نہ گالی دے اور نہ ہاتھ سے کسیکو ناحق مارے یہ برا ہوے
۱۳۴۶ ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَلْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ مَا نَھَی اللّٰہُ عَنْہُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ افضل ہجرت کرنے والا وہ ہی جو اوسکو چھوڑے جس سے خدا نے منع کیا ف ہجرت اوسکو کہتے ہین مسلمان کفر کا ملک
چھوڑکر اسلام کے ملک مین جاوے سو فرمایا کہ عمدہ ہجرت وہ ہی جو گناہ سے ہجرت کرے وطن چھوڑنا ظاہری ہجرت ہی اور گناہ چھوڑنا

فقال هذا الذي كنت أخاف يا رسول الله بخاري مين انس رضہ سے روايت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا شخص ہی تم مین
عبد الله بن سلام حضرت نے مدینے کے یہودیون سے کہا عبد الله بن سلام مسلمان ہوئے کے بعد تو یہودی نے کہا وہ ہمارا افضل ہی اور افضل کا
بیٹا اور ہمارا سردار ہی اور ہمارے سردار کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر عبد الله مسلمان ہوجاوے یہودی نے کہا کہ خدا اوسکو
اسلام سے پناہ مین رکھے پھر تو عبد الله بن سلام اندر سے نکل آئے اور کہا کہ اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله تو یہودی نے
کہا کہ شخص ہم مین نہایت برا ہی اور برے کا بیٹا اور اونکو نہایت گھٹایا تو عبد الله بن سلام نے کہا اسی بات سے مین ڈرتا تھا یا رسول الله

ف عبد الله بن سلام مدینے کے یہودیون کے بڑے عالم تھے جب وہ مسلمان ہوئے تو حضرت سے کہا کہ یا رسول الله قوم یہود بڑے
مفتری ہین میرے اسلام کے ظاہر ہونیکے قبل میرا حال اونسے دریافت کیجیے تو سچ بتلاوینگے اور اگر وے جانینگے کہ مین مسلمان ہوا ہون
تو مجھپر بہتان باندھینگے بعد اسکے عبد الله اندر مکان مین پوشیدہ ہوکر بیٹھ رہے اور حضرت نے یہودیون کو بلاکر عبد الله کا حال پوچھا
اول اونھون نے اونکی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ وے مسلمان ہوئے تو اوسی وقت بدل گئے یہی معمول ہی اہل باطل کا کہ اپنے موافق

کی تعریف کرتے ہین اور جب کہ اوسنے راہ حق اختیار کی تو فورًا اوسپر طعن اور تشنیع کرنے لگتے ہین ۱۳۶۸ ه ابن عباس رضہ سے روایت ہی
هذا قالوا وادي الأزرق قال كأني أنظر إلى موسى هابطا من الثنية وله جؤار إلى
الله بالتلبية ثم أتى على ثنية هرشى فقال أي ثنية هذه قالوا ثنية هرشى قال كأني
أنظر إلى يونس بن متى على ناقة حمراء جعدة عليه جبة من صوف خطام ناقته خلبة
وهو يلبي مسلم مين عبد الله بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کون ٹیلا ہی اصحاب نے کہا یہ ازرق ٹیلا ہی حضرت نے
فرمایا گویا کہ مین دیکھتا ہون موسی کو کہ اوتر تا ہی ٹیلے سے اور اوسکی بلند آواز ہی خدا کی طرف اس طرح سے کہ اللهم لبیک یعنی
ای میرے رب مین تیرے حضور مین حاضر ہون پھر حضرت آگے ہرشی ٹیلے پر سو فرمایا کہ یہ کون ٹیلا ہی اصحاب نے کہا کہ یہ ہرشی ٹیلا ہی
حضرت نے فرمایا گویا مین دیکھتا ہون یونس بن متی کو سرخ اونٹنی گنجان روئین والی پر یونس پر پشمینے کا جبہ ہی اوسکی اونٹنی کی نکیل
کھجور کی چھال کی ہی اور وہ بھی اللهم لبیک کہہ رہا ہی ف حضرت نے حجۃ الوداع کے سال مکے اور مدینے کی راہ مین فرمایا حضرت نے یہ حال خواب مین دیکھا یا اونکی روح نے دیکھا

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر استفہام کا ہمزہ ہی ۱۳۶۹ ق مالك بن بحينة الصبح أربعا
الصبح أربعا بخاری اور مسلم مین عبد الله بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا صبح کی تو چار رکعتین پڑھتا ہی کیا صبح
کی تو چار رکعتین پڑھتا ہی ف صحیح مسلم مین عبد الله بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ نماز فجر کی اقامت ہوئی تو حضرت نے ایک مرد
کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہی اور مؤذن اقامت کہتا ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب فجر کی جماعت ہوتی ہو تو سنت صبح مین
پڑھنا نچاہیے اس حدیث کا راوی عبد الله بن مالک ہی اور مالک کی طرف نسبت اس حدیث کی غلطی ہی ۱۳۷۰ م ابو هريرة
أتدرون ما الغيبة قالوا الله ورسوله أعلم قال ذكرك أخاك بما يكره قيل أفرأيت
إن كان في أخي ما أقول قال إن كان فيه ما تقول فقد اغتبته وإن لم يكن فيه ما تقول
فقد بهته مسلم مين ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو کیا معلوم ہی کہ غیبت کیا چیز ہی اصحاب نے کہا خدا اور
اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو اوسکو برا لگے اسیکا نام غیبت ہی لوگون نے

حضرت نے فرمایا کہ تمارے پناہ ہین آسمان کے پھر جب جاتے رہینگے تمارے تو آجاویگا آسمان پر جسکا وعدہ ہوا یعنی ٹوٹ پھوٹ جاویگا
اور مین پناہ ہون اپنے اصحاب کی پھر جب مین جاتا رہونگا تو آویگا میرے اصحاب پر جسکا اونکو وعدہ ہوا یعنی اختلاف پڑیگا اور
میرے اصحاب پناہ ہین میری امت کے پھر جب میرے اصحاب جاتے رہینگے تو آویگا میری امت پر جسکا اونکو وعدہ ہی یعنی فساد اور بدعت
عالم مین ظاہر ہوگی ف حضرت کی زندگی مین اختلاف کا نام نتھا جو شبہہ ہوتا حضرت سے حل ہوجاتا حضرت کے بعد اصحاب مین
اختلاف ہوا اول خلافت مین بعد اوسکے بعضے مسائل مین اور جب تک اصحاب کا زمانہ رہا تو اونکی برکت سے فساد دینی اور بدعت کا
رواج ممکن نتھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالمگیر ہوگیا یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسے آیندہ بات کی خبر دی ویسا ہی

۱۳۵۲ ف ابن عمر رض الوتر رکعة من آخر اللیل بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وتر کی
نماز ایک رکعت ہی پچھلی رات سے ف امام شافعی کے نزدیک وتر کی ایک ہی رکعت ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی اور
امام اعظم کے نزدیک وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ ترمذی مین حدیث ہی علی مرتضی رض سے کہ حضرت وتر کی تین رکعتین پڑھتے تھے
ترمذی نے کہا کہ اسی طرح کی روایت ہی عمران بن حصین رض اور عائشہ رض اور عبداللہ بن عباس رض اور ابو ایوب رض سے اور جامع الاصول مین بخاری
اور مسلم کی حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت بعد تہجد کے تین رکعت وتر کی پڑھتے تھے اور عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ وتر کی
تین رکعتین ہین جیسے مغرب کی تین رکعتین ہین وہ رات کی وتر ہی اور مغرب دن کی وتر مستحب وقت وتر کا آخر شب ہی جسکو اپنے جاگنے پر
اعتماد ہو

۱۳۵۳ ف عائشة اما ترضین ان اعتق بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آزادی کی نیکی
حق اوسی کا ہی جسنے آزاد کیا ف یعنی جسنے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچھ چھوڑ کر مرجاوے تو اوسکا وارث آزاد کرنے
والا ہی

۱۳۵۴ ف ابوھریرة الولد للفراش وللعاھر الحجر بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ لڑکا فرش والے کا ہی اور زنا کرنے والے کو پتھر ف یعنی لڑکے کا مالک وہی ہی جسکے بچھونے اوس لڑکے کی ماں ہی خواہ نکاح سے
خواہ ملکیت سے اور اگر حرام کار دعوی کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہی تو اوسکی قسمت مین پتھر ہی یعنی وہ مالک نہین اور اگر حرام کار

۱۳۵۵ بیاہا ہو تو اوسکو سنگسار کرنا چاہیے ف ابوھریرة الیمین الکاذبة منفقة للسلعة ممحقة للکسب
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جھوٹی قسم کالا اور جنس کے رواج کا سبب ہی اور کسب کے نقصان کا سبب ہی
ف یعنی تجارت مین جھوٹی قسم کھانے سے سوداگر کو یہ احتمال ہوتا ہی کہ میری بکری خوب ہوگی حالانکہ جھوٹی قسم سے اوسکی سوداگری
مین ٹوٹا پڑتا ہی کہ خدا اوسکی برکت کو دور کرتا ہی اور لوگ بھی اوسکو جھوٹا جان کر اوس سے خرید فروخت کم کرتے ہین معلوم ہوا کہ سوداگری

۱۳۵۶ اور ہر پیشہ کی برکت راستی مین ہی م ابن عباس الیمین علی المدعی علیہ بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر چاہیے ف مدعا علیہ پر قسم اوس صورت مین ہی جب کہ مدعی کو گواہ نہ ملین م ابوھریرة

۱۳۵۷ الیمین علی نیة المستحلف مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہی ف
یعنی قاضی نے جس مطلب کی قسم لی وہی معتبر ہی پھر اگر قسم کھانے والا کہے کہ مینے قاضی کی نیت پر قسم نہین کھائی مینے دلمین کچھہ اور ارادہ
کر لیا تھا تو اوسکے اس قول کا کچھ اعتبار نہین لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو اوس وقت قسم کھانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار ہی

۱۳۵۸ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جن کے سرے پر ایما کی لفظ ہی م ابوھریرة ایما امرأة اصابت

۱۳۶۴ اور حدیث جبرئیل میں مفصل ہی ہی ق اور ابن مسعود رض سے ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیوں کی تہائی ہو ہمنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیوں کی تہائی ہو ہمنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ مقرر مین امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون مین آدھے ہوگے اور اوسکا سبب ہی کہ بہشت مین سوائے مسلمان جان کے کوئی نہ داخل ہوگا اور تمھین ہو تم اہل شرک مین مگر جیسے ایک سفید بال گائے بیل کی کھال مین یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال مین ف یعنی آدھی بہشت مین امت محمدی ہوگی اور نصف باقی مین اور پیغمبرون کی امتین ہونگی اول حضرت نے چوتھائی فرمایا پھر تہائی پھر آدھا اسواسطے کہ لوگ شکر الٰہی کرین اور دمبدم خوشی مین ترقی ہو ق عمر اتعجبون من هذه المرأة طارحة ولدها في النار قلنا ۱۳۶۵ لا والله فقال لله ارحم بعباده من هذه المرأة بولدها ق الله حين رأى امرأة من السبي تسعى اذا وجدت صبيا في السبي اخذته فالزمته ببطنها فارضعته بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ عورت پھینکنے والی ہی اپنے لڑکے کو آگ مین ہمنے کہا قسم ہی خدا کی کہ ہرگز نہ پھینکے گی تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا رحم اپنے بندون پر بہت زیادہ ہی اس عورت کے رحم سے اپنے بیٹے پر حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ایک قیدی عورت کو دیکھا کہ دوڑی جاتی ہی جب اوسنے قیدیون مین اپنے بچے کو پایا پھر اوسکو اپنے پیٹ سے چمٹا لیا پھر اوسکو دودھ پلانے لگی ف اس حدیث مین بیان ہی وسعت رحمت الٰہی کا اس ۱۳۶۶ حدیث سے ارحم الراحمین کا مطلب حل ہوتا ہی هر ابو هريرة ان يدون ان تقولوا كما قال اهل الكتاب من قبلكم سمعنا وعصينا بل قولوا سمعنا واطعنا غفرانك ربنا واليك المصير ق الله لما انزلت لله ما في السموت وما في الارض وان تبدوا ما في انفسكم او تخفوه يحاسبكم به الله فقالوا كلفنا من الاعمال ما نطيق الصلوة والصيام والجهاد والصدقة وقد انزلت عليك هذه الاية ولا نطيقها مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم وہ کہنا چاہتے ہو جیسا تمسے پہلے کتاب والون نے کہا کہ ہمنے حکم خدا کا سنا اور نہانا بلکہ تم یون کہو کہ الٰہی ہمنے تیرا حکم سنا اور مان لیا ای رب ہمارے تیری بخشش کو ہم چاہتے ہین اور تیری ہی طرف ہمارا اٹھکانا ہی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ سورۂ بقرہ کے اخیر مین یہ آیت اوتری کہ خدا ہی کا ہی جو کہ آسمانون اور زمین مین ہی اور اگر ظاہر کرو جو تمھارے دلون مین ہی یا اوسکو چھپاؤ اوسکا حساب خدا تمسے کریگا تو اصحاب نے کہا کہ ہمکو اول اون کاموں کا حکم ہوا جنکو ہم کر سکتے ہین مثل نماز اور روزے اور جہاد اور خیرات کے اور البتہ ہمپر یہ آیت اوتری اور یہ ہمارے قابو مین نہین ف یعنی خیالات اور وسواس سے دل کو روکنا ہمارے

۱۳۶۴ م عقبة بن عامر ایکم یحب ان یغدو کل یوم الی بطحان او الی العقیق فیاتی منه بناقتین کوماوین فی غیر اثم ولا قطیعة رحم فقلنا کلنا یا رسول الله یحب ذلک قال افلا یغدو احدکم الی المسجد فیعلم او یقرا آیتین من کتاب الله خیر له من ناقتین وثلث خیر من ثلث وار بع خیر من اربع ومن اعدادهن من الابل مسلم میں عقبہ بن عامر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی کہ یہ چاہے کہ ہر ایک دن صبح کو بطحان یا عقیق کی طرف جاوے پھر وہان سے دو اونٹنیان بڑے کوہان والیان لاوے بغیر گناہ اور نے قطع برادری کے یعنی بیجوری اور غصب کیا ہوئے کسی برادر کا حق کا ماٹھو تو ہمنے کہا کہ ہم سب لوگ یا رسول اللہ اس بات کو چاہتے ہین حضرت نے فرمایا تو پھر کیون نہین تم مین سے ہر ایک مسجد کو جاتا ہی کہ خیر کو سیکھلاوے یا خود دو آیتین قرآن کی پڑھے اوسکے حق مین بہتر ہی دو اونٹنیون سے اور تین آیتین بہتر ہین تین اونٹنیون سے اور چار آیتین بہتر ہین چار اونٹنیون سے اور اسطرح آیتون کا شمار اونٹنیون کے شمار سے بہتر ہی یعنی پانچ فصل ہین پانچ سے اور چھ افضل ہین چھ سے ف بطحان اور عقیق مدینے سے دو کوس پر دو مکان ہین وہان بازار لگتے تھے عمدہ مال عرب کے نزدیک اونٹ ہین اسواسطے اوسکو خاص کر ذکر کیا خلاصہ مطلب یہ کہ قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کا ثواب دنیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ آخرت کا ثواب باقی ہی اور

۱۳۶۵ دنیا کا فانی م جابر ایکم یحب ان هذا الله بدراهمهم یعني جديا اسك ميتا فتناولته فاخذ باذنه فقال اترضون انه لكم فقالوا ما نحب انه لنا بشيء وما نصنع به قال تحبون انه لكم قالوا والله لو كان حيا كان عيبا فيه انه اسك فكيف وهو ميت فقال والله للدنيا اهون على الله من هذا عليكم مسلم میں جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہی کہ یہ بھیڑ کا بچہ مردہ چھوٹے کان والا اوسکو ایک درہم کے بدلے پھر اوسکا حضرت نے کان پکڑا تو ہمنے کہا کہ ہم نہین چاہتے کہ یہ ہمکو کوئی چیز دیکر ملے اور ہم کیا کرینگے اسکو حضرت نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہ تمکو ملے اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اسمین عیب تھا کہ اسکے کان نہایت چھوٹے ہین سو اب تو بھلا کیونکر ناچیز ہو سا و سمین جان نہین پھر حضرت نے فرمایا خدا کی قسم کہ مقرر دنیا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ تر ذلیل اور خوار ہی ف یعنی اگر تم مردار سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ ترکنارہ کرو اسواسطے کہ دنیا خدا کے نزدیک مردار سے بھی زیادہ تر ذلیل اور ناپاک ہی

۱۳۶۶ م ابو هريرة ايكم يكر حين طلع القمر وهو مثل شق جفنة قاله لما اكثر والمثلة القدر عنده مسلم میں ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کسکو یاد ہی وہ وقت جب کہ چاند نکلا تھا جیسے کٹھرے کا کنارہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ اصحاب آپس مین حضرت کے پاس شب قدر کا ذکر کرتے تھے کہ کب ہوئی ف یعنی شب قدر آخر مہینے مین تھی جب کہ چاند باریک ہو گیا تھا مخالف کہتے ہین ستائیسوین رات مراد ہی چنانچہ اور حدیثون مین یہی مذکور ہی

۱۳۶۷ فصل اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے پہلی ہی ح انس ایکم رجل عبد الله فيكم يعني عبد الله بن سلام قاله ليهود بعد اسلامه فقالوا اخيرنا وابن اخيرنا وسيدنا وابن سيدنا قال ارايتم ان اسلم عبد الله قالوا اعاذه الله من ذلك فخرج عبد الله فقال اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله فقالوا شرنا وابن شرنا وانتقصوه

نقصان اور تو ٹوٹا پڑے اقرع سے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا تو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ میرے قوم یعنی
اسلم وغیرہ بہتر ہین ان قوم سے یعنی بنی تمیم وغیرہ سے یہ حضرت نے اقرع بن حابس سے فرمایا جب کہ اوسنے حضرت سے یون کہا تھا
کہ جسنے تو حاجیون کے چوتھون نے بیعت کی ہی یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ نے ف اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ
کی قوم مکہ کی راہ مین بستی تھی عرب مین کم ذات تھی اور کفر کی حالت مین حاجیون کو لوٹ لیتی تھی اور بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد
اور غطفان کی قوم عمدہ لوگ تھے سو اول اسلم وغیرہ مسلمان ہوئے تو اقرع بن حابس کہ بنی تمیم کا سردار تھا مسلمان ہونے کے وقت
حضرت پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان جتانے لگا اور قوم اسلم کی حقارت شروع کی حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک وہ بہتر
ہی جو دین مین پہلے اگرچہ ذات کا کمینہ ہو سرداری اور شرافت ذاتی بدون دین داری کے کچھ حقیقت نہین شعر بندہ عشق شدی ترک نسب کن
۱۳۸۱ جامی یعنی کہ در دین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست ف انس ارایت ان منع اللہ الثمرۃ بم یستحل مال اخیہ
بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر خدا روکے پھل کو تو کس طرح اپنے بھائی مسلمان کے
مال کو حلال کریگا ف اس حدیث کا قصہ چھٹے باب مین ہو چکا کہ حضرت نے کچے پھل کے بیچنے سے منع کیا یعنی قبل پختگی کے اگر
۱۳۸۲ جھڑ جاوے تو مشتری سے قیمت لینا کیونکر حلال ہوگا ع ابو امامۃ ارایت حین خرجت من بیتک الیس
قد توضأت فاحسنت الوضوء قال بلی یا رسول اللہ قال ثم شہدت الصلوٰۃ معنا قال نعم
یا رسول اللہ قال فان اللہ قد غفر لک حلالک او ذنبک بخاری مین ابو امامہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا
بتلاؤ تو جب کہ تو اپنے گھر سے نکلا تھا کیا تو نے اچھی طرح وضو نہین کیا تھا اوسنے کہا درست ہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا پھر تو
ہمارے ساتھ نماز مین حاضر ہوا اوسنے کہا ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا نے تیری حد بخشی یا یون فرمایا کہ تیرا گناہ بخشا
ف ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے گناہ حد مارنے کے لائق کیا مجھپر حد مارے حضرت نے نہ پوچھا کہ کون گناہ ہی پھر حضرت
نماز مین مشغول ہوئے وہ شخص بھی نماز مین شریک ہوا بعد فراغت کے پھر اوس شخص نے کہا کہ مجھپر حد مارے حضرت نے یہ حدیث فرمائی
شاید کہ اوسکا گناہ صغیرہ تھا جیسے بوسہ یا مساس چنانچہ بعضی روایت مین صاف آیا ہی اسی واسطے حضرت نے اوسکی مغفرت
جماعت پڑھنے سے فرمائی اسواسطے کہ صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہوجاتے ہین اور حضرت نے اسواسطے اوس سے نہ پوچھا
کہ بدکام کا تفحص بہتر نہین اور اگر وہ اپنے گناہ کو کھول کر بتلاتا اور وہ لائق حد کے ہوتا تو حضرت ضرور اوسپر حد مارتے ف
۱۳۸۳ ابن عمر ارایتکم لیلتکم ھذہ فان رأس مائۃ سنۃ منھا لا یبقی ممن ھو علی ظھر
الارض احد بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم بتلاؤ تو اپنے اس رات کے حال
کو سو البتہ حال تو یون ہی کہ اس رات سے سو برس کے سر تک جو آدمی زمین پر ہی کوئی نہ باقی رہیگا ف عبد اللہ بن عمر رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے آخر عمر مین ہمکو عشا کی نماز پڑھائی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی سو برس سے زیادہ اس وقت مین کسی کی عمر نہوگی مطلب
حدیث کا یہ ہی کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دنیا کا لالچ کرنا بیفائدہ ہی اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہی کہ حضرت نے جانا تھا کہ میرے
بعد بعضے جھوٹے لوگ میری صحبت کا دعوی کرینگے جیسے کہ ہندوستان مین کئی سو برس کے بعد بارہ مین حضرت کی صحبت کا دعوی کرتا تھا
۱۳۸۴ سو اس حدیث سے اوسکا دعوی غلط ہوگیا اسواسطے کہ حضرت کے قرن کے لوگ سو برس کے اندر رہ چکے ف ابن عباس ما رایت

کہا بھلا فرمائیے تو کہ اگر میرے بھائی مین سچ مچ وہی بات ہو جو مینے کہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے بھائی مین فی الحقیقت وہی بات
جو تو نے کہا تبھی تو تو نے اوسکی غیبت کی اور اگر اوسمین وہ بات نہین جو تو نے کہی پھر تو تو نے اوسپر بہتان باندھا ف
یعنی سچ ہی بات کا نام تو غیبت ہی اور اگر جھوٹھی بات ہی تو اوسکا نام بہتان ہی خلاصہ مطلب یہ کہ جس چیز کو آدمی سنکر برا مانے
وہی غیبت ہی خواہ اوسکے نسب کا نقصان ہو خواہ بدن کا خواہ اوسکے قول اور فعل کا خواہ اوسکے دین کا خواہ اوسکی غیبت
زبان سے کرے خواہ اشارے سے کہ یہ سب حرام ہی لیکن ظالم کی غیبت حاکم کے روبرو اور فاسق کی جو نے پردہ گناہ کرتا ہو اور
ناقص لقب جو مشہور ہو جیسا اندھا بہرا چپڑا تو درست ہی ۱۳۷۱ م ابو ھریرۃ اتدرون ما ھذا قلنا اللہ
ورسولہ اعلم قال ھذا حجر رمی بہ فی النار منذ سبعین خریفا فھو یھوی فی النار
الان حین انتھی الی قعرھا قالہ لما سمع وجبۃ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا
تم جانتے ہو کہ یہ کیا تھا ہمنے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ پتھر تھا کہ دوزخ مین ستر برس سے پھینکا گیا تھا
سو دوزخ مین اب تک اوترتا جاتا تھا یہان تک کہ اوسکی تہ مین پہونچ گیا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ایک دھماکا سنا ف
ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ ہم اصحاب حضرت کی خدمت مین حاضر تھے کہ ہمنے ایک ایسی آواز سنی جیسے کوئی چیز اوپر سے نیچے کو گرتی ہی حضرت نے
یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دوزخ کی چوڑی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہی ۱۳۷۲ م ابو ھریرۃ اتدرون من المفلس قالوا المفلس
فینا من لا درھم لہ ولا متاع قال ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیمۃ بصلوٰۃ
وصیام وزکوٰۃ ویاتی قد شتم ھذا وقذف ھذا واکل مال ھذا وسفک دم ھذا
وضرب ھذا فیعطی ھذا من حسناتہ وھذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل
ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایاھم فطرحت علیہ ثم یطرح فی النار مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہی اصحاب نے کہا کہ ہم مین مفلس وہ ہی کہ جسکے پاس درم ہو نہ اسباب حضرت نے
فرمایا کہ البتہ میری امت سے حقیقت مین مفلس وہ ہی جو قیامت کے دن آوے نماز اور روزہ اور زکوۃ لیکر اور حال انکہ اوسکو گالی دی اور
اوسکو حرام کاری کا عیب لگایا اور اسکا مال کھا گیا اور اسکی خونریزی کی اور اوسکو مارا سو اوسکی نیکیون سے اس مظلوم کو دلایا جاویگا
اور اوس دوسرے مظلوم کو دلایا جاویگا سو اگر قصہ ادا ہونیکے قبل اوسکی نیکیان ہو چکینگی تو اون مظلومون کے گناہ لیے جاوینگے سو
اوس ظالم پر ڈالے جاوینگے پھر وہ دوزخ مین ڈالا جاویگا ف معلوم ہوا کہ مسلمان کی عبادت اور نیکیان حق العباد کے
بدلے جاوینگی اور اگر نیکیان کم ہوئین اور مظلومون کے حق زیادہ تو اونکے گناہ ظالم کی گردن پر ڈالے جاوینگے تو جب نیکیان جمیع کمین
اور لوگون کے گناہ گردن پر ہیں تو حقیقت مین یہی شخص آخرت کا مفلس ٹھہرا اگرچہ دنیا مین نہایت مالدار ہو اس حدیث مین یہ
اشارہ ہی کہ مسلمان حق العباد اور مظالم سے ڈرتا رہے اپنے حسنات اور کثرت عبادت پر نہ بھولے ۱۳۷۳ ع عمر اتدری من
السائل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبریل اتاکم یعلمکم دینکم بخاری مین
عمر فاروق رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عمر تو کیا جانتا ہی کہ یہ پوچھنے والا کون ہی مینے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر
دانا ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمھارے پاس آیا کہ تمکو تمھارا دین سکھلاوے ف اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب کے

اور دو رکعت نماز پڑھی اور سجدہ سہو کا کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھول چوک پیغمبروں کو بھی ہوتی ہے اور اگر امام کو شک ہو تو مقتدیوں کے قول پر عمل کرے اور کلام قلیل نماز کو نہیں باطل کرتا لیکن امام اعظم کے نزدیک ہر طرح کا کلام نماز کو باطل کرتا ہے امام طحاوی نے کہا ہے کہ اوس وقت تک نماز میں کلام کرنا حرام نہیں تھا پھر کلام کرنا نماز میں منسوخ ہو گیا عینی نے شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ اول اسلام میں کلام کرنا نماز میں درست تھا چنانچہ زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہے پھر جب کلام کرنا منع ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جب امام چھینکے تو مقتدی سبحان اللہ کہہ کر امام کو آگاہ کرے سو اگر یہ حدیث نسخ کلام کے بعد کی ہوتی تو ذوالیدین تسبیح سے حضرت کو آگاہ کرتے کلام نہ کرتے اور جب کہ کلام کیا تو صاف معلوم ہوا کہ یہ قصہ اوس وقت کا ہے جب کہ کلام کرنا درست تھا تو ثابت ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہے واللہ اعلم

۱۳۸۸ ف كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ اَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً لَا اَدْرِيْ بِاَيِّ ذٰلِكَ بَدَأَ ق قَالَهُ لَهٗ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری اور مسلم میں کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھکو تکلیف دیتے ہیں تیرے سر کے کیڑے میں نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو بالوں کو منڈا ڈال اور تین روزے رکھ یا چھ محتاجوں کو کھانا کھلا یا ایک قربانی ذبح کر راوی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ ان تین چیزوں سے کون چیز اول حضرت نے فرمائی یہ حضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا جنگ حدیبیہ کے زمانے میں ف معلوم ہوا کہ جب محرم کو سر کی جوں تکلیف دیویں تو بالوں کو منڈا ڈالے اور یہ کفارہ دینے کا باقی قصہ حدیث کا ہو چکا ہے

۱۳۸۹ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰيَاتٍ يَّقْرَأُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ جب اپنے گھر پلٹ جائے تو تین گابھن اونٹنیاں بڑی قد والیں موٹیں گھر میں پاوے ہمنے کہا ہاں حضرت نے فرمایا تو جو کوئی تین آیتیں اپنی نماز میں پڑھے اوسکے حق میں بہتر ہے تین گابھن اونٹنیوں بڑی قد والی موٹیوں سے

۱۳۹۰ خ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فِيْ لَيْلَةٍ بخاری میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم سے عاجز ہے اس سے کہ تہائی قرآن ہر ایک رات پڑھے

ف اصحاب نے کہا یا رسول اللہ تہائی قرآن ہر رات کو پڑھنا کس سے ہو سکے حضرت نے فرمایا کہ قل ہو اللہ قرآن کی تہائی ہے یعنی اسکا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہے

۱۳۹۱ م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ وَرُوِيَ وَيُحَطُّ مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم میں سے عاجز ہے اس سے کہ ہر روز ہزار نیکیاں حاصل کرے پھر حضرت کے پاس بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم میں سے ہزار نیکیاں حاصل کرے حضرت نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اوسکے واسطے ہزار نیکیاں لکھی جاویں یعنی اگر وہ نیک ہے یا ہزار گناہ اس سے گرائے جاویں یعنی اگر وہ گنہگار ہے

ف سو بار سبحان اللہ پڑھنے سے ہزار نیکیاں اسواسطے ہوئیں کہ حدیث نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہے تو سو کا وہ چند ہزار ہوا

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سر پر الا ہے

۱۳۹۲ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ

اختیار مین نہین اگر اسکا بھی حساب ہوا تو ہمارا کہین ٹھکانا نہین حضرت نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کی طرح حکم عدولی نکرو بندے کو لائق نہین کہ
اپنے مالک کے حکم مین تکرار کرے بلکہ تم یہ حکم بھی مان لو لیکن خدا سے مغفرت مانگو کہ تمپر آسانی کرے پھر اصحاب نے حضرت کے بموجب ارشاد کے
عمل کیا اور حکم پایا تو یہ آیت اوتری کہ حق تعالی کسی جان کو تکلیف نہین دیتا مگر اوسی قدر جتنا اوسکو اختیار ہی یعنی اب خیالات اور
خطرات پر بھی نہین تعسیر مدار ادراک مین لکھا ہی کہ سب علما کا یہی مذہب ہی کہ خطرات پر مواخذہ نہین لیکن عزم پر مواخذہ ہی عزم اوس
ارادے کو کہتے ہین جو دل مین جم گیا ہو اور ٹھن چکا ہو ۱۳۷۷ ثم أم سلمة أتى بلالا أن لا تدخلي الشيطان بيتا أخرجه الله
منه قاله لامرأة جاءت تستعدي أم سلمة على البكاء على أبي سلمة بخاری مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہی کہ شیطان کو اوس گھر مین داخل کرے جس سے خدا نے اوسکو نکالا ہی یہ حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جو ابی سلمہ
کی موت پر ام سلمہ کو رولانے آئی ف حضرت ام سلمہ کے اول خاوند کا نام ابی سلمہ تھا جب وے مرگئے تب کوئی عورت انکو رولانے آئی
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایمان کی برکت سے شیطان اس گھر سے دور ہوا ہی اب رونے اور پیٹنے سے شیطان کو پھر اس گھر مین داخل کر
اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے کے واسطے مشغل کرنا شیطانی کام ہی مصیبت مین صبر چاہیے نہ کہ ہاے ہاے مچاے ۱۳۷۸ وعن عائشة
أتى بن أن ترجعي إلى رفاعة لا حتى تذوقي عسيلته ويذوق عسيلتك قاله لامرأة
رفاعة القرظي وقد طلقها ثلثا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہی
کہ رفاعہ کے نکاح مین پھر پلٹ جاوے یہ نہین درست ہی جب تک کہ تو اوس دوسرے خاوند کا شہد نچکھے اور وہ تیرا شہد نچکھے یعنی ابدون
صحبت کے اول خاوند سے نکاح نہین درست ہی حضرت نے رفاعہ کی عورت سے فرمایا اور رفاعہ نے اوسکو تین بار طلاق دی تھی ف
رفاعہ کی عورت حضرت پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرت میرے خاوند نے مجکو تین طلاق دے دی مینے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کیا
تو مینے اوسکا ایسا پایا جیسے کپڑے کا کھونٹ یعنی نامرد ہی تو حضرت مسکرائے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ تین طلاق کے
بعد اول خاوند سے نکاح نہین درست جب تک کہ دوسرا خاوند اوس عورت سے صحبت نکر چکے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا
۱۳۷۹ وعن البراء بن عازب ألا تعجبون من أبي هذا لمناديل سعد بن معاذ في الجنة خير منها
وأبي بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم تعجب کرتے ہو اس ریشمی قبا کی نرمی سے البتہ
بہشت مین سعد بن معاذ کے رومال اس سے عمدہ اور نرم تر ہین ف ایک نصرانی بادشاہ نے حضرت کو ریشمی قبا تحفہ بھیجی صحابہ نے
اوسکی عمدگی اور نرمی دیکھکر تعجب کیا اب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا کا نفیس اسباب اس لائق نہین کہ اوسکی خواہش کیجیے
آخرت کی عمدگی طلب کرو اسواسطے کہ جب بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے عمدہ ٹھہرا تو وہان کی قبا کو خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی
۱۳۸۰ وعن أبي بكرة إن كان أسلم وغفار ومزينة وجهينة خيرا من بني تميم ثم
بني عامر وأسد وغطفان أخابوا وخسروا قال نعم قال فوالذي نفسي بيده إنهم
لا خير منهم قاله للأقرع بن حابس حين قال إنما بايعك سرّاق الحجيج من أسلم
وغفار ومزينة وجهينة بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بسلا تو اگر قوم اسلم اور قوم
غفار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ بہتر ہون بنی تمیم کی قوم سے اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم سے تو کیا اوسکو

اور دوزخ سے بےپروا نہ رکھے اور دوزخ سے بڑے رتبے والا ہو جو چاہے سو کرے ۱۳۹۷ وعن زید بن خالد الجهني أنه قال أخبرك بخير الشهداء الذي يأتي بشهادته قبل أن يسألها مسلم میں زید بن خالد رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا میں تم کو بہتر گواہ کی خبر نہ دوں وہ ہے جو گواہی پوچھنے سے پہلے گواہی دیوے ف بے گواہی مانگے گواہی دینا اس صورت میں ہے کہ اوس کے سوا اور کوئی گواہ نہ ہو اور بدون اسکی گواہی کے کسیکا حق تلف ہوتا ہو اسواسطے کہ بے ضرورت معاملات میں قبل طلب کے گواہی دینا دیندار کی بات نہیں چنانچہ اونکی مذمت میں اور حدیث میں آیا ہے کہ میرے پیرو ایسے لوگ پیدا ہونگے جو بے مانگے گواہی دینے کو تیار ہونگے ۱۳۹۸ وعن أبي واقد الليثي أنه آخر عن النفر الثلثة أما أحدهم فأوى إلى الله فآواه الله وأما الآخر فاستحيا فاستحيا الله منه وأما الآخر فأعرض فأعرض الله عنه بخاری اور مسلم میں ابو واقد رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے میں خبر دیتا ہوں تینوں شخص کی سو اونمیں ایک نے تو خدا کی طرف رجوع کی تو خدا نے اوسکو جگہ دی اور دوسرا تو شرمایا تو خدا بھی اوس سے شرمایا یعنی اوسکو اپنے غضب سے بچایا اور تیسرے نے تو موہ موڑا تو خدا نے بھی اوس سے اعراض کیا ف بخاری میں ابو واقد رضؓ سے پوری روایت یوں ہے کہ حضرت مسجد میں بیٹھے تھے اور حضرت کے پاس لوگ تھے کہ تین آدمی سامنے آئے سو اون میں سے ایک تو پلٹ گیا اور دو آگے آئے سو اون دو میں سے ایک نے حلقے میں مکان خالی پایا سو وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا اسکے پیچھے بیٹھا جب حضرت نے کلام سے فراغت پائی تو یہ حدیث فرمائی یعنی جو اندر مجلس میں بیٹھا حکم خدا و رسول کرنے کو سو خدا نے اوسکی کو شش قبول کی اور دوسرا اندر آنے سے شرمایا تو خدا نے اوسکو عذاب سے بچایا اسواسطے کہ وہ ہر چند حضرت سے دور پڑا لیکن مجلس میں شریک رہا اور تیسرے نے جب اپنے لائق جگہ نہ دیکھی تو غرور کے سبب سے چلا گیا اسواسطے غضب الٰہی میں گرفتار ہوا معلوم ہوا کہ علم اور وعظ کی مجلس میں قریب ہونا نہایت افضل ہے اور دور بیٹھنا ہر چند جائز ہے لیکن ثواب میں کمتر ہے اور وہاں سے جاکر چلے آنا گناہ ہے ۱۳۹۹ وعن أبي هريرة ألا أدلكم على ما يمحو الله به الخطايا ويرفع به الدرجات قالوا بلى يا رسول الله قال إسباغ الوضوء في المكاره وكثرة الخطى إلى المساجد وانتظار الصلوة بعد الصلوة فذلكم الرباط مسلم میں ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہاں میں بتلاتا ہوں کہ وہ چیز جسکے سبب سے خدا گناہ مٹا دے اور درجے بلند کرے اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللہ یہ تو ضرور بتلایئے حضرت نے فرمایا کہ پورا وضو کرنا سخت وقتوں میں اور کثرت آمد و رفت مسجدوں کی اور انتظار کرنا دوسرے وقت کی نماز کا ایک وقت کی نماز کے بعد سو حقیقت میں یہی عمدہ رباط ہے ف رباط اوسکو کہتے ہیں کہ دار الاسلام کی حد پر چھاؤنی ہو اور گھوڑے باندھے جاویں تاکہ کافروں کا لشکر نہ آنے پاوے سو فرمایا کہ یہ تین عمل باطن کی چھاؤنی ہیں کہ شیطان کے لشکر کو روکتے ہیں سخت وقتوں میں پورا وضو کرنا یعنی نہایت سردی میں یا بیماری میں اچھی طرح تین بار اعضا کو دھونا اگرچہ قیمت پانی مول لیکر وضو کرنا کثرت آمد و رفت مسجد میں یعنی نیچگانہ نماز کے واسطے آنا جانا اور نماز کا انتظار کرنا یعنی مسجد میں مثلاً عصر پڑھکے مغرب کے واسطے بیٹھنا ف عائشة ألا أستحيي ممن تستحيي منه الملائكة يعني عثمان بن عفان بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نہ شرماؤں جس سے فرشتے شرماتے ہیں یعنی عثمان بن عفان رضؓ سے ف دوسرے باب میں اسکا قصہ ہو چکا کہ حضرت پنڈلی کھولے صدیقؓ اور فاروقؓ کے روبرو بیٹھے تھے اور جب حضرت عثمانؓ آئے تو حضرت نے پنڈلی پر کپڑا ڈال لیا حضرت سے اسکا سبب پوچھا

اعمال سیئہ کے محو خطایا و رفع درجات کا بیان

لو كان على امك دين فقضيته اكان يؤدي عنها قالت نعم قال فصومي عن امك بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر تیری ماپر قرض ہوتا تو اوسکو تو ادا کرتی بھلا اوسکے تو سے ادا ہوتا اوس عورت نے کہا کہ ہان ادا ہوتا حضرت نے فرمایا تو روزہ بھی رکھہ اپنی ماکی طرف سے ف ایک عورت نے حضرت سے کہا کہ یارسول اللہ میری ماگئی اور اوسپر قرض روزے تھے اگر مین روزے رکھون تو اوسکی طرف سے ادا ہونگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور سمجھا دیا کہ جس طرح بندے کا قرض ادا ہوجاتا ہی وارث کے ادا کرنے سے ویسے ہی خدا کا بھی قرض ادا ہوتا ہی اور یہی مذہب ہی اسحٰق کا اور باقی امام کہتے ہین کہ روزہ رکھنے سے مراد یہ کہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلاوے چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ جو مرجاوے اور اوسپر روزے ہون تو اوسکا وارث اوسکی طرف سے مسکین کو کھلاوے اور دوسری وجہ یہ ہی کہ زندگی مین کسیکے بدلے روزہ رکھنا تو درست نہین اسی طرح بعد موت کے بھی ۱۳۸۵ ف ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تو کہو اگر تم مین سے کسیکے دروازے پر ندی ہو کہ وہ اوسمین سے ہر روز پانچ بار نہاوے کیا اوسکا کچھہ میل باقی رہیگا اصحاب نے کہا کہ کچھہ اوسکے میل سے نہ باقی رہیگا حضرت نے فرمایا کہ یہی حال ہی پانچ نمازون کا کہ اونکے سبب سے حق تعالی گناہون کو مٹا دیتا ہی ف یعنی جیسے ہر روز پانچ وقت نہانے سے بدن پر میل نہین رہتا اوسی طرح پنجگانہ نماز سے گناہ نہین رہتے لیکن صرف پانی ڈالنے سے میل نہین چھوٹتا بدن کا ملنا اور رگڑنا بھی شرط ہی اسی طرح نماز مین بھی حضوری دل اور اپنے رب کے روبرو گڑگڑانا ضرور چاہیے تاکہ گناہون کا میل دل سے چھوٹے ف

جابر ارکعت رکعتین قال لا قال فقم فاركع ركعتين ويروى قم فاركع ركعتين وتجوز فيهما ۱۳۸۶

قاله لسليك الغطفاني حين جاء يوم الجمعة وهو قاعد على المنبر فقعد سليك قبل ان يصلي بخاری اور مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو دو رکعتین پڑھ چکا ہی یعنی تحیۃ المسجد کی اوسنے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ اوٹھہ اور اونکو پڑھلے اور دوسری روایت یون ہی کہ اوٹھہ اور دو رکعتین پڑھ اور اونمین اختصار کر یعنی ہلکی پڑھ یہ حضرت نے سلیک غطفانی سے فرمایا جب کہ وہ جمعے کے دن آیا اور حضرت منبر پر بیٹھے تھے تو سلیک بیٹھہ گیا بدون تحیۃ المسجد پڑھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبے کے وقت بھی تحیۃ المسجد پڑھنا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک خطبے کے وقت تحیۃ المسجد نہین درست اسواسطے کہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو نکلا تو نماز اور کلام نہین چاہیے

۱۳۸۷ ف ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے عصر کی نماز پڑھائی اور دو ہی رکعت کے بعد سلام پھیرکے اوٹھہ کھڑے ہوئے جماعت مین صدیق اور فاروق بھی تھے مگر رعب سے کلام نہ کرسکے جماعت مین ایک شخص تھا خرباق نام اوسکا لقب ذوالیدین تھا اسواسطے کہ اوسکے ہاتھ لمبے تھے اوسنے کہا یارسول اللہ کیا نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے حضرت نے فرمایا یہ کچھ بھی نہین یعنی نہ نماز کم ہوئی نہ مین بھولا ہون اوسنے کہا کچھہ تو ضرور ہوا ہی یا نماز کم ہوئی یا آپ بھولے ہین تب حضرت نے اصحاب کی طرف متوجہ ہوکر یہ حدیث فرمائی یعنی ذوالیدین کیا سچ کہتا ہی اصحاب نے کہا کہ ہان پھر حضرت نے آگے بڑھ

الباب السابع

تمکو حکم کرتا ہی تیراندازی کا اسواسطے حکم ہوا کہ دور کا نشانہ ہی ہان اور بندوق اور توپ بھی تیراندازی مین داخل ہی
اسواسطے کہ تیر کی طرح اونکی بھی مار ہی دور سے ق المسور بن مخرمہ الا ان بنی ہشام بن المغیرۃ استاذنوا فی ۱۴۰۶
ان ینکحوا ابنتھم علی بن ابی طالب فلا اذن لھم ثم لا اذن لھم ثم لا اذن لھم الا ان یحب ابن
ابی طالب ان یطلق ابنتی وینکح ابنتھم فانما ابنتی بضعۃ منی یریبنی ما ارابھا ویؤذینی ما
اذاھا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجھسے اسکی اجازت
مانگتے ہین کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابی طالب سے نکاح کردیوین سو مین اونکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین اونکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین اونکو
اجازت نہین دیتا مگر یہ کہ ابیطالب کا بیٹا یہ چاہے کہ میری بیٹی کو طلاق دیوے اور اونکی بیٹی سے نکاح کرلیوے سو میری بیٹی تو میرے بدن کا
ایک ٹکڑا ہی مجکو بھی وہی چیز رنج دیتی ہی جو اوسکو رنج دیتی ہی اور مجکو تکلیف دیتی ہی جو اوسکو تکلیف دیتی ہی ف علی مرتضی ابوجہل بن
ہشام کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا فاطمہ رضہا نے حضرت سے شکایت کی کہ یارسول اللہ لوگون کو یہ گمان ہی کہ حضرت اپنی بیٹیون کے واسطے غصہ
نہین کرتے اور علی مرتضی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرتے ہین جب حضرت اوٹھے اور خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی پھر علی مرتضی نے اوسکا نکاح موقوف
کردیا اگر کوئی کہے کہ شرع مین تو چار نکاح مرد کو درست ہین پھر حضرت نے کیون منع کیا اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت جب شریعت تھے حضرت
کو اختیار تھا کہ اسکو منع کرین اسواسطے کہ حضرت کے خلاف مرضی کرنا شرع مین درست نہین اور دوسری وجہ یہ ہی کہ جیسے بی بی کے
ہوتے لونڈی سے نکاح نہین اوسی طرح حبیب اللہ کی بیٹی کے ہوتے عدو اللہ کی بیٹی سے نکاح جائز نہوا ق فاطمۃ الا ۱۴۰۷
ترضین ان تکونی سیدۃ نساء العالمین او سیدۃ نساء ھذہ الامۃ قالہ لھا بخاری اور مسلم مین فاطمہ رضہا
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تو راضی اس سے نہین ہوتی کہ تو مسلمانون کی عورتون کی سردار ہے یا یون فرمایا اس امت کی
عورتون کی سردار ہو یہ حضرت نے فاطمہ رضہا سے فرمایا ف مصابیح مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کی بیبیان حضرت کے فضیلت فاطمہ رضہا علیہا السلام
پاس بیٹھی تھین کہ فاطمہ رضہا آئین حضرت نے فرمایا ای میری بیٹی مرحبا پھر حضرت نے اونکو بٹھلایا اور اون سے سرگوشی یعنی کان مین بات کی تو
فاطمہ نہایت رونے لگین جب حضرت نے اونکو غمگین دیکھا تو دوسری بار سرگوشی کی پھر تو وہ ہنسنے لگین مینے پوچھا کہ حضرت نے تمسے کیا سرگوشی کی
فاطمہ رضہا نے کہا کہ حضرت کا بھید تو مین نہین ظاہر کرسکتی پھر جب حضرت کا انتقال ہوا تو مینے فاطمہ رضہا سے کہا کہ میرا حق جو تمپر ہی اوسکی مین تمکو قسم
دیتی ہون کہ اوس سرگوشی کا حال مجھسے بتلاؤ فاطمہ رضہا نے کہا ہان اب تو کچھ مضایقہ نہین اول بار جو حضرت نے مجھسے سرگوشی کی تھی
تو یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجھسے جبرئیل ایکبار قرآن کا دور کرتے تھے اور اب کی سال دوبار دور کیا سو مجکو معلوم ہوتا ہی کہ میری موت
قریب ہی اسواسطے مین رونے لگی تھی پھر دوسری بار حضرت نے میرے کان مین کہا کہ میرے بعد میرے اہل بیت سے تو ہی پہلے مریگی خدا سے ڈرتی رہیو
اور صبر کیجیو مین تیرا بہتر پیشوا ہون اور کیا تو اس سے راضی نہین ہوتی کہ بہشتی عورتون کی سردار ہوے یا یون فرمایا کہ مسلمانون
کی عورتون کی سردار ہوے اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاطمہ رضہا کی ثابت ہوئی ق ابن عمر الا تسمعون ان اللہ ۱۴۰۸
لا یعذب بدمع العین ولا بحزن القلب ولکن یعذب بھذا او یرحم بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم نہین سنتے ہو کہ اللہ تعالی آنکھ کے آنسو سے اور دل کے غم سے عذاب نہین کرتا ولیکن
عذاب تو اسکے سبب سے یعنی زبان سے کرتا ہی یا رحم کرتا ہی ف مصابیح مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ سعد بن عبادہ بیمار تھے

مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْءُ مَعَهٗ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ
النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ بخاری اور مسلم بن ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو
دجال کی وہ بات بتلاتا ہون جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہین بتلائی وہ بات یہ ہے کہ دجال کانا ہے اور وہ باغ اور آگ کی صورت اپنے
ساتھ لائیگا تو جسکو وہ باغ کہیگا وہ حقیقت مین آگ ہے اور مین تمکو ڈراتا ہون جیسا نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا ۱۳۹۳ ق اَبُوْ ذَرٍّ اَلَا
اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ق قَالَهٗ لَهٗ مسلم
مین ابوذر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاتا ہون خدا کے بہت پیارے کلام کو مقرر بہت پیارا کلام خدا کے نزدیک
سبحان اللہ وبحمدہ ہے حضرت نے ابوذر سے فرمایا ق عَلِيٌّ اَلَا اُخْبِرُكَ مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكَ مِنْهُ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا ۱۳۹۴
وَثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ ق لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
حِيْنَ سَاَلَتْهُ خَادِمًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تجکو بتلاؤن جو تیرے لیے
خدمتگار سے بہتر ہے سبحان اللہ پڑھ تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ پڑھ تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر پڑھ چونتیس ۳۴ بار یہ حضرت نے حضرت
فاطمہ رضی سے فرمایا جب کہ اونھون نے لونڈی خدمتگار مانگے تھے ف پوری روایت یون ہے کہ حضرت فاطمہ رضی حضرت کے پاس گئین
چکی پیسنے کی تکلیف بیان کرنے کو اور لونڈی مانگنے کو انکو خبر معلوم ہوئی تھی کہ حضرت پاس لونڈی غلام آئے ہین اوس وقت
حضرت سے ملاقات نہوئی حضرت عایشہ رضی سے یہ پیغام کہہ آئین جب حضرت تشریف لائے حضرت عایشہ رضی نے یہ پیغام پونہچایا اوسی وقت
حضرت اونکے گھر تشریف لیگئے تو علی مرتضی اور حضرت فاطمہ رضی بستر پر لیٹے تھے حضرت کو دیکھکر اوٹھنے کا ارادہ کیا حضرت نے فرمایا کہ
تم دونون لیٹے رہو پھر حضرت سرحانے کی طرف دونون کے درمیان بیٹھے تو یہ حدیث فرمائی کہ سوتے وقت پڑھا کرین یا وجو بمقدور کے
حضرت نے حضرت فاطمہ کو لونڈی نہ دی اور یہ ذکر الٰہی سکھلائے اسواسطے کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم منظور تھی اس ذکر کی یہ تاثیر ہے کہ جو
شخص کسی کام مین تھک جاتا ہو اور سوتے وقت اس نیت سے پڑھے تو اوسکی ماندگی نرہے ه مسلمہ بن اکوع ۱۳۹۵ اَلَا اُخْبِرُكُمْ
بِاَشَدِّ حَرٍّ اَصَابَهٗ يَوْمٌ فِيْ غَزْوَةٍ هٰذِهٖ بِيَنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ مسلم مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاؤن جسمین قیامت کے دن اس تپ والے سے زیادہ تر گرمی اور سوزش ہو یہ دونون سوار مرد ہین جو
پیٹھ پیچھے کیے بیٹھے یہ حضرت نے اشارہ دو منافقون کی طرف کیا ف مسلم مین سلمہ رضی سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک
بیمار کو پوچھنے گئے اوسکو تپ تھی مینے اوسکے بدن پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ واللہ مینے آج تک ایسی تپ جلتی کبھی نہین دیکھی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آخرت کی سختی کے روبرو دنیا کی سختی کچھ حقیقت نہین ق حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ اَلَا اُخْبِرُكُمْ ۱۳۹۶
اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُّتَضَعَّفٍ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ
النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَكْبِرٍ بخاری اور مسلم مین حارثہ بن وہب رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بہشتی
لوگ بتلاؤن جو بیچارہ غریب ہے لوگون کی نظرون مین حقیر اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اوسکی قسم کو سچا کر دیوے ہان
مین تمکو بتلاؤن دوزخی لوگ جو اجڈ موٹا حرام خور گھمنڈ والا ہے ف یعنی بہشت غریبون زور سیلانون کا مقام ہے
اور دوزخ بدخلق شکم پرور غرور والون کا مکان ہے جو بہشت کا طالب اور دوزخ سے ڈرتا ہو وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ ہے

عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا
تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ مسلم میں جندب بن عبداللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو
کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے تو وے اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو مسجدین بنالیتے تھے خبردار ہو جاؤ سو تم قبرون کو مسجدین بنائیو میں تمکو
اس سے منع کرتا ہون ف قبرستان مین نماز پڑھنا اسواسطے منع ہی کہ اسمین شبہہ پڑتا ہی کہ غیر خدا کی عبادت ہوتی ہی بلکہ اول شرک عالم مین
اسی طرح سے رائج ہوا اسواسطے حضرت نے بتاکید تمام اسکو منع کیا معلوم ہوا کہ قبرون کو سجدہ کرنا حرام ہی اور اگر عبادت کی نیت ہی تو صاف کفر ہی

بیان ہیئت بکرہ قبور

۱۴۱۴ ف فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر الم ہی ف عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ
وَتُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِعَيْنِكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِاَهْلِكَ حَظًّا فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَصَلِّ
وَنَمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا فَاِنَّ لَكَ اَجْرَ تِسْعَةٍ وَيُرْوٰى فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ

۱۴۱۵ عَيْنَاكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کیا مجکو خبر نہین ہوئی کہ تو
روزہ رکھا کرتا ہی اور افطار نہین کرتا اور رات بھر نماز پڑھا کرتا ہی سو ایسا نکیا کر اسواسطے کہ تیری دونون آنکھون کا حصہ ہی یعنی
حق ہی اور تیری جان کا حصہ ہی اور تیری جورو کا حصہ ہی سو روزہ رکھ اور کبھی نہ رکھ اور رات کو نماز پڑھ اور سویا بھی کر اور روزہ
رکھا کر ہر ایک دس روز مین ایک دن کا اور تجکو اوس دن کے سوا نو دن کا ثواب ملیگا اور دوسری روایت یون ہی کہ البتہ جو تو یون نہین
کریگا تو وے دونون تیری آنکھین ناتوانی سے اندر گھس جاوینگی اور ضعیف ہو جاویگی تیری جان ف عبداللہ بن عمرو اس حدیث کے راوی
نہایت عابد مرد تھے اونھون نے نکاح کیا تھا شب و روز عبادت مین مشغول رہتے جورو سے خبر نہ تھی ایک روز عمرو بن عاص عبداللہ کے باپ گھر مین
آئے تو بہو کو دیکھا کہ پرانے میلے کپڑے پہنے ہی اسکا سبب پوچھا اوس عورت نے کہا کہ میرا خاوند مجھسے خبر نہین ہی نہ شب و روز عبادت مین
مشغول رہتا ہی تو اونکے باپ نے عبداللہ کی شکایت حضرت سے کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو ایسی عبادت کرتا ہی کہ اپنی جان اور
اپنی جورو کا حق ضائع کرتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت مین اعتدال اور توسط خدا کو پسند ہی نہ اتنی افراط بہتر کہ اور حقوق ضائع ہون

۱۴۱۵ نہ اتنی تفریط اچھی کہ جانور کی طرح جماع اور خواب و خور مین مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے ف عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ
اُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نہین دیکھا اون آیتون کو جو اس رات کو اوتریں اونکے برابر کسیسے کبھی نہین
دیکھین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ف لبید بن عاصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا بال مین گیارہ
گرہین دی تھین جب قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی گیارہ آیتین اوتریں تو ہر گرہ مین کھل گئین حضرت کو صحت
حاصل ہوئی یہ جو فرمایا کہ انکے برابر کوئی آیت نہین یعنی دفع سحر اور حفظ بلیات کے واسطے یہ دونون سورتین بے نظیر ہین

۱۴۱۶ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْاِنْسَانِ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهٗ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَتْبَعُ بَصَرُهٗ
نَفْسَهٗ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تم کیا نہین دیکھتے ہو آدمی کو جب مرجاتا ہی تو اوسکی آنکھ اوپر کی طرف کھلی
رہ جاتی ہی لوگون نے کہا کیون نہین حضرت نے فرمایا سو وہ اوس وقت ہوتا ہی جب کہ اوسکی بینائی جان کی پیروی کرتی ہی ف

۱۴۱۷ یعنی جان کے ساتھ بینائی بھی نکل جاتی ہی یہ سبب ہی آنکھ کے کھلے رہنے کا ق عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ

تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے حضرت عثمان کی بڑی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی اسواسطے کہ جتنی شرم زیادہ اوتنا ایمان زیادہ

۱۴۰۱ ف ابوبکرۃ الا انبئکم بأکبر الکبائر قلنا بلی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وکان متکئا فجلس فقال الا وقول الزور وشہادۃ الزور الا وقول الزور وشہادۃ الزور الا وقول الزور وشہادۃ الزور فما زال یقولہا حتی قلت لا یسکت بخاری مین ابوبکرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاتا ہون کبیرہ گناہون مین جو بہت بڑے ہین ہمنے کہا ہان یارسول اللہ بتلایئے حضرت نے فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور ایذارسانی اور حضرت تکیہ دیئے بیٹھے تھے سو اوٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر حضرت ہمیشہ اسکو کہتے رہے

۱۴۰۲ یہان تک کہ مینے کہا کہ حضرت نہین چپ ہونگے م ابن مسعود الا انبئکم بما العضہ ہی النمیمۃ القالۃ بین الناس مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہان مین تمکو بتلاتا ہون تمکو بہتان کیا چیز ہی وہ چغلی ہی جو کثرت گفتگو سے لوگون مین فساد ڈالے

۱۴۰۳ ق عمرو بن العاص الا ان آل ابی فلان لیسوا لی بأولیاء انما ولیی اللہ وصالح المؤمنین وزاد البخاری ولکن لہم رحم ابلہا ببلالہا بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاص رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ابی فلان کی اولاد میری دوست اور مددگار نہین میرا تو مددگار خدا ہی اور صالح المومنین ہین جو نیک ہی اور بخاری مین اتنی روایت زیادہ ہی ہی مگر اونکو میرے ساتھ قرابت ہی مین اوسکو تروتازہ کرتا رہونگا یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف حضرت نے کسی شخص کو مجمل ذکر کیا کہ فلانے کی اولاد ہماری دوست نہین واللہ اعلم وہ کون شخص تھا اوسکو معین کرنا کہ اوسکا فلانا نام ہی ہمپر کچھ ضرور نہین ہر چند بعضے کہتے ہین کہ حکم بن العاص مراد ہی اوسکو خدا ہی پر حوالہ کرنا بہتر ہی اور صالح المومنین سے بعضے کہتے ہین کہ صدیقؓ اور فاروقؓ یا علی مرتضیٰؓ مراد ہین واللہ اعلم

۱۴۰۴ ق ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری الا ان الایمان ہہنا وان القسوۃ وغلظ القلوب فی الفدادین عند اصول اذناب الابل حیث یطلع قرنا الشیطان فی ربیعۃ ومضر بخاری اور مسلم مین ابومسعود رضؓ سے جنکا عقبہ بن عمرو نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ ایمان یہان ادھر ہی اور مقرر کرآئین اور دلون کی سختی اون لوگون مین ہی جو چلایا کرتے ہین اونٹون کی پونچھون کے جڑ پاس جدھر سے شیطان کے دو سینگ نکلتے ہین یعنی قوم ربیعہ اور مضر مین +

ف اول حضرت نے یمن کی طرف اشارہ کرکے اونکی تعریف کی اسواسطے کہ وہان کے لوگ بہت جلد ایمان لائے اور پورب کی طرف اشارہ کیا اور اونکی مذمت کی یعنی قوم ربیعہ اور مضر جنکے پاس اونٹ بہت تھے اسواسطے کہ وے اسلام کے بہت مخالف رہے شیطان کے دو سینگ سے مراد سورج ہی اسواسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان اپنے دونون سینگ اوسمین لگا دیتا ہی کہ کافرون کا سجدہ اوسی کی طرف واقع ہو م عقبۃ بن عامر الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی

۱۴۰۵ ق قالہ علی المنبر لما قال واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ مسلم مین عقبہ بن عامر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ قوت سے مراد تیر اندازی ہی حضرت نے تین بار منبر پر فرمایا جبکہ یہ آیت پڑھی کہ کافرون کے لیے قوت تیار کرو جتنا تمسے ہوسکے ف قرآن مین قوت کی لفظ مجمل تھی حضرت نے اوسکی تفسیر کی یعنی قوت سے مراد اوسکا خدا

الباب السابع

۱۴۲۳۱ کہ یہ نہایت غلط بات ہی اسواسطے کہ حضرت سے زیادہ خدا رسید کون ہی جسکو عبادت کی حاجت نہو ۵ عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے اللہ فی ھذہ البھیمۃ التی ملکک اللہ ایاھا فانہ یشکو الی انک تجیعہ وتدئبہ ق قالہ لرجل من الانصار حین دخل حائطہ فاذا فیہ جمل فلما رآہ جرجر وذرفت عیناہ ۵ مسلم میں عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تو کیا خدا سے نہیں ڈرتا اس جانور یعنی اونٹ کے معاملہ میں جسکو خدا نے تیری ملکیت میں دیا ہی سو البتہ وہ اونٹ تو مجسے گلہ کرتا ہی کہ تو اوسکو بھوکا رکھتا ہی اور ہمیشہ اوس سے محنت لیتا ہی حضرت نے ایک انصاری مرد سے کہا جب حضرت اوسکے احاطے والے باغ میں گئے تو وہاں ایک اونٹ تھا جب اوس اونٹ نے حضرت کو دیکھا تو اوسنے آواز کی اور اوسکی دونوں آنکھوں سے آنسو بہے ق جب اونٹ دیا تو حضرت نے مہر سے اوسپر ہاتھ پھیرا حضرت نے پوچھا کہ یہ کسکا اونٹ ہی تب انصاری نے کہا کہ میرا ہی حضرت نے حدیث فرمائی حدیث معجزہ ہی کہ جانور بھی حضرت کو پہچانتے تھے معلوم ہوا کہ بے زبان جانوروں پر بھی شفقت اور رحم کرنا واجب ہی جو رحم نکرے وہ گنہگار ہی عذاب کے لائق ق انس اقد ۱۴۲۴۲ مع رعیانا فی ابلہ فنصیبون من البانہا قالہ لنفر من عکل او عرینۃ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم باہر نہیں نکلتے ہمارے چرانے والے کے ساتھ اوسکے اونٹوں میں تو پاؤ اونکے پیشاب اور دودھ میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم باہر نہیں نکلتے ہمارے چرانے والے کے ساتھ اوسکے اونٹوں میں تو پاؤ اونکے پیشاب اور دودھ میں حضرت نے قوم عکل یا قوم عرینہ کے چند لوگوں سے فرمایا ف آٹھ آدمی اوس قوم کے مدینے میں بیمار ہوئے اونکو جلندر تھا حضرت کے اونٹ چرانے والے کے ساتھ بھیجا جب وے اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پیکر چنگے ہوئے تو چرانے والے کو مار کے اونٹوں کو لیچلے پھر حضرت پاس پکڑ آئے حضرت نے اونکے ہاتھ پاؤں کٹوائے اور آنکھوں میں سلائیاں پھروائیں اور انکو میدان میں ڈال دیا کہ پیاس کے مارے مر گئے

۱۴۲۴۳ فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر ہمزہ اور او ہی ق انس الیس الذی امشاہ علی رجلیہ فی الدنیا قادرا علی ان یمشیہ علی وجہہ یوم القیمۃ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے اوسکو دنیا میں اوسکے دونوں پاؤں پر چلایا کیا وہ قادر نہیں اسپر کہ قیامت کے دن اوسکو اوسکے منہ کے بھل چلاوے ف ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ قرآن میں خدا فرماتا ہی کہ قیامت میں کافر منہ کے بھل چلینگے کیس طرح سے ہوسکیگا تب حضرت نے حدیث فرمائی

۱۴۲۴۴ یعنی جسنے پاؤں میں چلنے کی طاقت دی وہ منہ میں بھی دے سکتا ہی یعنی خدا کے آگے سب مشکل چیزیں آسان ہیں ق انس الیس یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ یعنی مالک بن الدخشم قالوا انہ یقول ذلک وما ھو فی قلبہ قال لا یشہد احد انہ لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فیدخل النار او تطعمہ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ اسکی گواہی نہیں دیتا کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور اسکی میں خدا کا رسول ہوں مراد اس سے مالک بن دخشم ہی اصحاب نے کہا وہ تو یہ کہتا ہی لیکن اوسکے دل میں اسکا اعتقاد نہیں یعنی منافق حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیوے پھر دوزخ میں بیٹھے یا یوں فرمایا کہ اوسکو دوزخ کھا ف حضرت کے اصحاب منافقوں کا ذکر کرتے تھے مگر زیادہ تر نفاق کی نسبت مالک بن دخشم کی طرف کی تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی جسنے توحید اور رسالت کی گواہی دی وہ بہشتی مسلمان ہی اور اگر اوسکے دل میں اسکا اعتقاد نہو گا تو خدا اوسکو سمجھ لیگا اسکو سزا

۱۴۲۴۵ تفتیش کچھ ضرور نہیں ہمکو ظاہر کا حکم ہی ۵ ابغاذرا الیس قد جعل اللہ لکم ما تصدقون ان بکل تسبیحۃ

حضرت اونکی عیادت کو گئے اور حضرت کے ساتھہ عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود تھے حضرت جب
وہان پونہچے تو دیکھا کہ سعد بن عبادہ غش مین بیہوش پڑے ہین پوچھا کہ کیا مر گیا لوگون نے کہا کہ غش مین ہی تو حضرت روئے
اور لوگ بھی حضرت کا رونا دیکھکر روئے پھر حضرت نے حدیث فرمائی یعنی دل مین غم کرنا اور صرف آنسو سے رونا درست ہی اور زبان سے
نوحہ کرنا اور واویلا کہنا غضب الٰہی کا سبب ہی اور اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تو رحمت الٰہی کا سبب ہی خ
۱۴۰۹ ابوھریرۃ الا تعجبون کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنھم یشتمون مذمما ویلعنون مذمما وانا محمد بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تمکو تعجب نہین آتا کہ کیونکر حق تعالی میری
طرف سے قریش کی گالی اور لعنت کو پھیر تا ہی وہ گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت کرتے ہین مذمم کو اور مین تو محمد ہون ف محمد کے معنی
سراہا نہایت تعریف والا اور مذمم کے معنی اُسکا برائی والا سو قریش عداوت کے سبب سے حضرت کو محمد نہین کہتے تھے مذمم کہتے تھے اور بدگوئی کرتے تھے
سو حضرت نے اصحاب کو یہ احسان الٰہی جتایا کہ دیکھو کس تدبیر سے خدا نے مجکو اونکی بدگوئی سے بچایا کہ وے تو مذمم کو بد کہتے ہین تو مجکو کیا
۱۴۱۰ میرا نام تو حقیقت مین محمد ہی م حذیفۃ بن الیمان الا رجل یاتینا بخبر القوم جعلہ اللہ معی یوم
القیمۃ قالھا ثلثا لیلۃ الاحزاب مسلم مین حذیفہ بن یمان رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا ایسا کوئی مرد
نہین جو ہمکو قوم کفار کی خبر لاوے خدا اوسکو قیامت مین میرے ساتھہ کریگا حضرت نے تین بار جنگ احزاب کی رات مین فرمایا ف
جنگ احزاب یعنی جنگ خندق مین قریش وغیرہ کفار نے ہجوم کرکے مدینہ گھیرا تھا سو ایک رات نہایت سرد ہوا چلی شدت
سردی سے کسیکو باہر نکلنے کی طاقت نہ تھی اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ کوئی کافرون کی خبر لاوے تو یہ عالی درجہ پاوے حذیفہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے تین بار یہ فرمایا لیکن کسیکو جرأت نہوئی پھر حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اے حذیفہ تو اوٹھہ اور اونکی خبر لا
تو مجکو جواب کچھہ عذر نہ رہا اسواسطے کہ میرا نام لیا خواہ مخواہ مجکو جانا پڑا اور حضرت نے فرمایا کہ جبکے خبر لاوہان کسیکو نہچیڑیو جب
مین حضرت کے پاس سے چلا تو مجکو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ مین حمام مین ہون جب مین وہان پونہچا تو دیکھا ابوسفیان کو دیکھا
کہ آگ سے اپنی پیٹھہ سینکتا ہی سینے چاہا کہ ایک تیر اوسکو ماروں لیکن حضرت کی بات یاد کرکے مین رک رہا پھر مین پلٹ آیا اور
حضرت کو اونکی خبر پونہچائی تو حضرت نے اپنا کمل جسپر نماز پڑھتے تھے مجکو اوڑھایا مین گرمی پاکر صبح تک سو یا کیا جب صبح ہوئی
۱۴۱۱ تو حضرت نے فرمایا کہ اوٹھہ اے بڑے سونے والے اس حدیث سے حذیفہ کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی م جابر الا لا یبیتن
رجل عند امرأۃ ثیبا الا ان یکون ناکحا او ذا محرم مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
خبردار ہو کہ مرد رات کو اوس عورت پاس نہ رہے جو کوارہی نہین مگر یہ کہ اوسکا خاوند ہو یا رشتے دار محرم ہو ف بیگانی عورت
پاس مرد کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہی خواہ رات ہو خواہ دن کوارہی عورت ہو یا بیاہی ہی یا بیوہ لیکن اس حدیث مین کوارہی عورت
۱۴۱۲ پاس رہنے سے صاف منع نہین فرمایا اسواسطے کہ اکثر عادت یون ہی کہ کوارہی پاس اجنبی مرد نہین رہتا م ابن عمر الا
من کان حالفا فلا یحلفن الا باللہ بخاری مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو قسم
کھانا چاہے تو سوا ے خدا کے کسیکی قسم نہ کھاوے ف حالت کفر مین عادت تھی کہ بتون کی اور اپنے باپ دادون کی قسم کھاتے تھے
۱۴۱۳ سو اوسکو منع فرمایا اسواسطے کہ قسم اوسکے نام کی چاہیے جو سب کا مالک ہو مخلوق کی قسم کھانا درست نہین م جندب بن

اَنِّیْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ یَتَرَدَّدُوْنَ ق وَلَوْ اَنِّیْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْیَ مَعِیْ حَتّٰی اَشْتَرِیَهٗ ثُمَّ اَحِلَّ کَمَا حَلُّوْا مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہوا مجھ کو کہ میں نے لوگوں کو ایک کام کا حکم کیا سو وے تو تردد کرتے ہیں یعنی اوس پر عمل نہیں کرتے یہاں تک تو صرف مسلم کی روایت ہے اگلی روایت بخاری اور مسلم دونوں کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں اپنا حال آگے سے جانتا جو پیچھے جانا تو قربانی کو اپنے ساتھ نہ لاتا یہاں تک کہ مکے میں مول لیتا تو میں بھی احرام اوتارتا جیسا لوگوں نے اوتارا ف حضرت نے حجۃ الوداع میں حج کی نیت سے احرام باندھا اور قربانی ساتھ لی جب مکے میں پہنچے تو حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی نہ ہو وہ اپنا احرام اوتار دے حج کے موسم میں پھر احرام باندھے تو اصحاب کو احرام اوتارنے میں تردد تھا اسواسطے کہ حضرت نے احرام نہ اوتارا تھا سو فرمایا کہ میں قربانی ساتھ لانے سے لاچار ہوا اگر میں یہ حال جانتا کہ میں قربانی خرید کرتا جیسے لوگوں نے احرام اتارا میں بھی اوتارتا

فصل اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر آنا ہی ق جَابِرًا اَمَا اِنَّكَ قَادِمٌ فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ فَاِنَّهٗ ۱۴۲۹
جابر رضہ سے بخاری اور مسلم میں روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو جا کہ البتہ تو اپنے گھر میں آنے والا ہے تو جب تو اپنے گھر میں آئیو تو ہوشیاری کیجیو ہوشیاری کیجیو حضرت نے جابر سے فرمایا ف جابر رضہ سے روایت ہے کہ میں نے نکاح کرا جاؤں میں حضرت کے ساتھ گیا تھا جب ہم وہاں سے پھرے اور مدینے کے قریب پہنچے تو حضرت نے پوچھا کہ کیا تو نے نکاح کیا ہے میں نے کہا ہاں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ ہوشیاری کیجیو یعنی جماع کرنا لڑکے حاصل کرنے کے واسطے ہے فقط اپنی نیت میں ملحوظ رکھنا اور تو سفر سے آنا ہے کثرت سے جماع نہ کرنا کہ ناتوانی ہوگی اور اگر عورت کو حیض کے دن ہوں تو صبر کر کہ وہ پاک ہو جاوے تب پھر کیجیو ق مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ اَمَا اَنَّكِ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ ف لَهَا لَمَّا اَعْتَقَتْ ۱۴۳۰
وَلِيْدَةً بخاری اور مسلم میں حضرت میمونہ بنت حارث رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تو اگر اوس لونڈی کو اپنے ماموؤں کو دیتی تو تیرا ثواب اسمیں بہت بڑا ہوتا یہ حضرت نے حضرت میمونہ رضہ سے فرمایا جب کہ اونھوں نے ایک لونڈی آزاد کی ف حضرت میمونہ حضرت کی بی بی تھیں اونھوں نے ایک لونڈی بدون حضرت کے پوچھے آزاد کی رات کو یہ حال حضرت سے کہا یہ حضرت نے حدیث فرمائی

معلوم ہوا کہ صلہ رحم کا ثواب یعنی برادر پروری کا آزاد کرنے سے زیادہ تر ہے ۱۴۳۱
هـ اَبُوْ قَتَادَةَ اَمَا اَنَّهٗ لَيْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلٰی مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰی يَجِیْءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰی فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِيْنَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَاِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا فَاَلْقٰی عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةَ لِلتَّعْرِيْسِ بَعْدَ مَا صَلَّی الْفَجْرَ مسلم میں ابو قتادہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ناحق کا سونا نہیں ہے کہ نیند میں کچھ تقصیر نہیں تقصیر اوس شخص پر ہے جو نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوے سو جو شخص کہ ایسا کرے یعنی سونے سے اوسکا نہ اٹھا جاوے تو قضا کی نماز پڑھے جس وقت کہ اوسے آگاہ ہو پھر جب کل کی نماز وقت پر پڑھے یعنی جس وقت آج کی قضا پڑھے کل کی ادا نماز بھی اوسی وقت پڑھے اس خیال سے کہ آج سے شاید دوسری رات رہے سو اے اور چند اصحاب کو جو کہ بیدار رہے تھے رات لیلۃ التعریس کی صبح کو کہا نماز فجر کی قضا کرنے کے بعد ف حضرت جہاد سے پھرے اور فجر کی قضا ہو گئی دن چڑھے اول حضرت جاگے وہاں سے آگے بڑھ کے قضا کی نماز پڑھی وقت جگا دینے میں ایسا اتولیا لفارہ ہے حضرت نے حدیث فرمائی ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَمَا اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ اصحاب دو ۱۴۳۲

بنوا الکعبۃ اقتصروا عن قواعد ابراھیم فقلت یا رسول اللہ الا تردھا علی قواعد ابراھیم
قال لو لا حدثان قومک بالکفر لفعلت بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو نے نہین
دیکھا کہ تیری قوم یعنی قریش نے جب کہ کعبہ بنایا تو اونھون نے ابراہیم کی بنیاد دون سے کم کردیا تو مینے کہا یا رسول اللہ آپ اوسکو
پھر کے بنائیے ابراہیم کی بنیاد پر حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری قوم سے کفر کا زمانہ قریب نہوتا تو مین یون ہی کرتا ف کفر کے زمانے مین
کفار قریش نے کعبہ بنایا تھا تو خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیم کی قدیم بنیاد سے شمال کی طرف جدھر حطیم ہی سات ہاتھ کم کردیا
حضرت نے اوسکو دوبارہ اسواسطے نہ بنایا کہ قریش نو مسلم تھے اونکو رنج ہوتا کہ پیغمبر نے ہماری بنائی عمارت کو مٹایا شاید
اسلام سے پھر جائے ف ابو بکر الم یأن للہ حیل قالہ لہ بعد خروجہ الی المدینۃ بخاری اور مسلم مین ۱۴۱۸
ابو بکر صدیق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ابھی کوچ کا وقت نہین آیا حضرت نے صدیق اکبر رضہ سے کہا اپنے نکلنے کے
بعد مدینے کی طرف ف حضرت نے جب مکے سے ہجرت کا ارادہ کیا تو تین دن غار مین پوشیدہ رہے چوتھی شب مدینے کی طرف
روانہ ہوئے تمام رات چلے جب دن چڑھا اور گرمی ہوئی تو حضرت کو صدیق نے ایک شجر کے سایے تلے سلایا جب حضرت
جاگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ سفر مین رفیق سے صلاح مشورہ ضرور چاہیے

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر افلا ہی ق ابو ھریرۃ افلا ادلکم علی شیء تدرکون ۱۴۱۹
بہ من سبقکم وتسبقون بہ من بعدکم ولا یکون احد افضل منکم الا من صنع مثل
ما صنعتم قالوا بلی یا رسول اللہ قال تسبحون وتکبرون وتحمدون دبر کل صلوۃ ثلثا
وثلثین مرۃ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا مین تمکو وہ چیز نہ بتلاؤن جس سے تم اپنی
اگلی امتون کے مرتبے پاجاؤ اور اپنے پچھلے لوگون سے بڑھ جاؤ اور تمھو کوئی تمسے بہتر نہو مگر وہی شخص جو کرے جیسا تمنے کیا اصحاب
نے کہا ہان یا رسول اللہ ایسی چیز ضرور بتلایئے حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ کہو اور الحمد للہ کہو اور اللہ اکبر کہو ہر ایک نماز کے پیچھے
تینتیس تینتیس بار ف محتاج اصحاب نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت جو ہم عبادت کرتے ہین مالدار لوگ بھی وہی کرتے ہین
لیکن وے ہمسے بڑھ گئے زکوۃ اور خیرات دیتے ہین اور یہ ہمسے نہین ہوسکتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق عایشۃ افلا اکون ۱۴۲۰
عبدا شکورا قالہ حین قیل لہ اتکلف ھذا وقد غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا مین شکر گزار بندہ نہ بنون یہ حضرت نے فرمایا جب کہ حضرت سے لوگون نے
کہا آپ کیون اتنی تکلیف اوٹھاتے ہین اور حال تو یہ ہی کہ البتہ آپ کی تو اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہوگئی ہی ف حضرت شب خیزی
اور تہجد کی نماز اتنی کثرت سے کرتے تھے کہ آپکے قدم ورم کرگئے تب اصحاب نے عرض کی کہ آپ کس واسطے اتنی مشقت اور تکلیف
اوٹھاتے ہین آپکی بھول چوک کی مغفرت کا خدا نے قرآن مین وعدہ کیا ہی تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی یہ میری عبادت گناہ ہی بخشانے
کے واسطے نہین ہی اپنے رب کے احسان کا شکر ادا کرتا ہون کہ میری مغفرت کا وعدہ کیا مجکو افضل الانبیا کیا بندگی کی مجکو
توفیق دی معلوم ہوا کہ بندہ کسی طرح خدا کی بندگی سے بے حاجت نہین ہوسکتا اگر مغفرت ہوئی تو اوسکی شکرگزاری واجب ہی اور
یہ جو بعضے جاہل فقیر کہتے ہین کہ جب آدمی کامل ہوگیا اور خدا رسیدہ ہوا تو اوسکو عبادت کی کچھ حاجت نہین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا

عمرو بن عاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نہین جانتا کہ بیشک اسلام اگلے گناہون کو ڈھا دیتا ہی اور ہجرت اگلے گناہون کو ڈھا دیتی ہی اور حج اگلے گناہون کو ڈھا دیتا ہی یہ حضرت نے عمرو بن عاص رضی سے کہا جب کہ اوسنے بیعت کرنے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو حضرت نے فرمایا کہ ای عمرو تجکو کیا ہوا جو تو بیعت نہ کی عمرو نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ شرط کرون حضرت نے فرمایا کون سی شرط کریگا اوسنے کہا اپنی مغفرت کی شرط ف جب کافر مسلمان ہوا تو اوسکے سب گناہ خواہ ظلم خواہ کبیرہ خواہ صغیرہ معاف ہوجاتے ہین اسلام کی برکت سے کسی چیز کا مواخذہ باقی نہین لیکن ہجرت اور حج سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہین کبیرہ گناہ نہین معاف ہوتے مگر بطریق خرق عادت ہر چند اس حدیث مین کچھ کبیرہ اور صغیرہ کی قید نہین لیکن شریعت کا قاعدہ یہی ہی کہ سوائے اسلام کے اور عبادات سے صرف صغیرہ معاف ہوتے ہین لیکن جلال الدین سیوطی نے بخاری کی شرح مین لکھا ہی کہ بعضی روایت مین آیا ہی کہ حج سے صغیرہ کبیرہ سب معاف ہوجاتے ہین واللہ اعلم ۱۴۳۶ عن ابی ہریرۃ اما انک لو قلت حین امسیت اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم تضرک قالہ لرجل قال یا رسول اللہ ما لقیت من عقرب لدغتنی البارحۃ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ اگر تو شام کے وقت یون کہتا کہ اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کی پورے تاثیر والے کلامون کے سبب تمام مخلوقات کے ضرر سے تو تجکو ضرر نکرتے حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا یا رسول اللہ کہ کیا ہی تکلیف مجکو بچھو سے ہوئی کہ اوسنے مجکو رات کو کاٹا

۱۴۳۷ ف معلوم ہوا کہ اس دعا مین دفع موذیات کی تاثیر ہی ف ابوھریرۃ اما وابیک لتنبأنہ ان تصدق وانت صحیح شحیح تخشی الفقر وتأمل الغنی زاد مسلم ولا تمہل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان تفرد مسلم بقولہ اما وابیک بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تیرے باپ کی قسم ہی کہ البتہ تجکو اپنے سوال کی خبر معلوم ہوجاویگی بہتر صدقہ یہ ہی کہ تو خیرات کرے جس حالت مین کہ تو تندرست اور بخیل ہو محتاجی سے ڈرتا ہو اور مالداری کی امید رکھتا ہو مسلم مین اتنی زیادہ روایت ہی کہ تجکو زندگی کی امید ہو پھر بخاری اور مسلم دونون نے اس روایت مین انفاق کیا اور خیرات کرنے مین دیر مت کر یہان تک کہ مرنے لگے اور روح حلق مین پہونچے اوس وقت تو یون کہے کہ فلانے کو اتنا اور فلانے کو اتنا اور وہ تو فلانے وارث کا ہوچکا صرف مسلم مین اما وابیک کی روایت ہی ف ایک مرد نے حضرت سے پوچھا کہ مین اپنے مال کو کیونکر صدقہ کرون اور کون سی خیرات افضل ہی حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خیرات کرنا صحت کی حالت مین افضل ہی کہ مال دینے کو جی چاہے زندگی کی امید ہو اور یہ نہین کہ جب جان نکلنے لگے تو وصیت شروع کی کہ فلانے کو اتنا مال دیدو اور فلانے کو اتنا اسواسطے کہ اگر اوس وقت یہ بھی دیگا تو بھی مال اسکے ہاتھ سے گیا اور غیر وارثون کو ف

۱۴۳۸ المسیب بن حزن اما واللہ لاستغفرن لک ما لم انہ عنہ وقد نہی رسول اللہ ما کان للنبی والذین امنوا الی قولہ اصحاب الجحیم بخاری اور مسلم مین مسیب بن حزن سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تجھ سے ملاقی جاؤنگا جب تک مجکو تیری بخشش مانگنے سے روک نہو گی پھر حضرت نے یہ آیت اوتاری

ف ابوھریرۃ فی ان من تصدق فی حال صحتہ افضل من وصیتہ عند موتہ

صدقة وبكل تكبيرة صدقة وبكل تحميدة صدقة وبكل تهليلة صدقة وامر بالمعروف
صدقة ونهي عن منكر صدقة وفي بضع احدكم صدقة قالوا يا رسول الله ايأتي احدنا
شهوته ويكون له فيها اجر قال ارايتم لو وضعها في حرام اكان عليه فيها وزر فكذلك
اذا وضعها في الحلال كان له اجر ف قال لناس من اصحابه قالوا يا رسول الله ذهب
اهل الدثور بالاجور يصلون كما نصلي ويصومون كما نصوم ويتصدقون بفضول
اموالهم مسلم عن ابو ذر رضه روايت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمھارے تئکو وہ نہین دیا جسکا تم صدقہ دو البتہ ہر ایکبار
سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر ایکبار لا الہ الا اللہ
کہنا صدقہ ہی اور نیک بات بتلانا صدقہ ہی اور برے کام سے روکنا صدقہ ہی اور تمھارے جماع کرنے مین صدقہ ہی صحابہ نے کہا
یا رسول اللہ کیا ہم مین سے کوئی تو اپنی شہوت کا کام کرے اور اوسمین بھی اوسکو ثواب ہوگا یعنی اپنی لذت مین ثواب ہونے کی
کیا وجہ تو آپ نے عبادت مین ہوتا ہی حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر اپنی شہوت کو حرام مین رکھے یعنی زنا کرے تو البتہ اوسپر عذاب
ہوگا تو اسی طرح جب اوس شہوت کو حلال مین رکھا تو اوسکو ثواب ہوگا یعنی ثواب شہوت پر نہین بلکہ خدا کی اطاعت پر ہی کہ اوسنے
اپنی شہوت کو حرام سے روکا حلال مین صرف کیا یہ حضرت نے اپنے چند اصحاب سے کہا جنھون نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مالدار لوگ تو ثواب لیگئے
وے نماز پڑھتے ہین جیسے ہم پڑھتے ہین اور روزہ رکھتے ہین جیسے ہم رکھتے ہین اور اپنی حاجت سے زیادہ مالون کو صدقہ دیتے خدا کی راہ مین خرچ
کرتے ہین ف یعنی صدقے اور خیرات کا تو اب صرف مال ہی پر موقوف نہین کہ ہمکو افسوس آوے بلکہ ہر ایک نیک عمل مین خیرات کا
ثواب حاصل ہی یہان تک کہ جماع مین بھی ثواب ہی جماع مین ثواب اوسی وقت ہی جب نیت بخیر کرے یعنی حکم خدا جان کے کرے نیک اولاد
کی اوس سے امید رکھے ه ابو سعيد او كلما انطلقنا غزاة في سبيل الله تخلف رجل في عيالنا ۱۴۲۷
له نبيب كنبيب التيس على ان لا اوتى برجل فعل ذلك الا نكلت به مسلم عن ابو سعید رضه سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہم جب جاوین خدا کی راہ مین غازی ہوکر تو رہ جایا کریگا کوئی مرد ہم مسلمانون کے جورو لڑکون مین
اوسکی آواز ہی جیسے بکرے کی آواز جماع کے وقت مجھپر یہ بات لازم ہوئی کہ جو مرد ایسا میرے پاس لایا جاویگا جسنے یہ کیا
تو مین اسکے سبب سے ضرور اوسپر عذاب کرونگا اور ایسی سزا دونگا کہ لوگون مین عبرت ہوجاوے ف بعضے لوگ جماع کے
شوق سے جورو کی محبت سے حضرت کے ساتھ جہاد مین شریک ہوتے تھے جسپر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور بعضی روایت مین یون آیا ہی
کہ جب اوسنے زنا کا اقرار کیا حضرت نے اوسکی سنگسار کیا کا حکم کیا پھر خطبے مین یہ حدیث فرمائی یعنی جہاد مین جانا اور گھر رہنے کا
یہی انجام ہی کہ لوگ زنا کرینگے
ف ابو ہریرہ رضه سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی آواز جیسے بکرے کی تو حقارت کے واسطے اور اسواسطے کہ بکرا اکثر
جماع مین مشغول رہتا ہی ف ابو هريرة رضه سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اب ان سائل کله عن الصلوة في ۱۴۲۷
ثوب واحد بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضه سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم لوگون مین ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے ہین
حضرت نے اوس شخص سے کہا جسنے ایک کپڑے مین نماز پڑھنے کو پوچھا فرمایا کہ کیا تم لوگون مین ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے ہین
اکثر لوگون کی نماز منہو کس واسطے کہ تم عرب لوگون مین ہر ایک کے پاس تو دو دو کپڑے کہان کپڑے مین نماز درست نہو تو عرب مین
ه وما شعرت ۱۴۲۸

والواقع فيها كمثل قوم إستهموا على سفينة فأصاب بعضهم أعلاها وبعضهم أسفلها
فكان الذين في أسفلها إذا استقوا من الماء مروا على من فوقهم فقالوا لو أنا خرقنا في
نصيبنا خرقا ولم نؤذ من فوقنا فإن تركوهم وما أرادوا هلكوا جميعا وإن أخذوا على
أيديهم نجوا ونجوا جميعا بخاری مین نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی مثل جو خدا کی حدون پر
کھڑا ہو یعنی گناہ نہین کرتا اور جو اون حدون مین گر پڑا یعنی گناہون مین ڈوبا اوس قوم کی مثل ہی جنھون نے قرعہ ڈال کے جہاز مین
اپنا اپنا مکان ٹھہرایا سو بعضون نے اوسکا اوپر کا مکان پایا اور بعضون نے تلے کا مکان پایا سو جو لوگ تلے رہے جب اونھون نے پانی
چاہا تو اپنے اوپر والون پر گذرے تو تلے والون نے کہا کہ اگر ہم اپنے حصے کے مکان کو پانی کے واسطے توڑ پھاڑ لیوین اور اپنے اوپر والون
کو آمد و رفت کی تکلیف سے بچاوین تو اچھی بات ہی سو اگر اوپر والون نے تلے والون کو اونکی خواہش پر چھوڑا یعنی توڑنے سے منع نکیا
تو اوپر اور تلے کے سب ہلاک ہوئے یعنی ڈوبے اور اگر اونکے ہاتھ پکڑ لیے تو اوپر والے خود بھی بچے اور تلے والے بھی سب بچے ف
یعنی جو لوگ کہ ایک شہر یا ایک گھر مین رہتے ہون بعضے اونمین سے گناہون سے اور خلاف شرع کامون سے بچتے ہون اور بعضے بدکامون مین مشغول
ہون اور متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگارون کو بدکامون سے نہ روکین تو آخرت کے عذاب مین وے بھی شریک ہین اور اگر دنیا مین عذاب آویگا
تو سب پر آویگا خواہ متقی لوگ بدکامون سے راضی ہون یا ناراض جیسے کہ کشتی اگرچہ اکثر مضبوط ہو لیکن ایک سوراخ سے ڈوبتی ہی اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر یعنی خلاف شرع کام سے لوگون کو روکنا واجب ہی اسواسطے کہ برے کام جب کثرت سے ہوئے تو اونمین
سبکی بربادی ہی ق ابن عمر مثل القرآن مثل الإبل المعقلة إن عقلها صاحبها أمسكها وإن تركها ذهبت بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کی مثل بندھے اونٹ کی سی مثل ہی کہ اگر اوسکے مالک نے باندھے ۱۴۴۴
رکھا تو اوسکو اپنے قابو مین رکھا اور اگر اوسکو رسی سے چھوڑا تو جاتا رہا ف یعنی حافظ قرآن کو لازم ہی کہ ہمیشہ دور کرتا رہے نہین تو بھول جاویگا
ق أبو موسى مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن مثل الأترجة ريحها طيب وطعمها طيب ومثل المؤمن ۱۴۴۵
الذي لا يقرأ القرآن مثل التمرة لا ريح لها وطعمها حلو ومثل المنافق الذي يقرأ القرآن
مثل الريحانة ريحها طيب وطعمها مر ومثل المنافق الذي لا يقرأ القرآن كمثل الحنظلة
ليس لها ريح وطعمها مر بخاری اور مسلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس ایماندار کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہی
ترنج یعنی میٹھے نیبو کی مثل ہی کہ اوسکی بو بھی اچھی اور اوسکا مزہ بھی اچھا اور اوس ایماندار کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا جھوارے کی سی
مثل ہی کہ اوسمین بو نہین اور اوسکا مزہ میٹھا ہی اور اوس منافق کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہی دو نامرے کی سی مثل ہی کہ اوسکی بو اچھی اور
اوسکا مزہ کڑوا اور اوس منافق کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا اندرائن کے پھل کی سی مثل ہی کہ اوسمین بو نہین اور مزہ اوسکا کڑوا ف
یعنی مومن قرآن خوان مین دو صفتین ہین ایک باطنی یعنی اعتقاد دلی اوسکو میٹھا مزہ فرمایا اور دوسری ظاہری جسکا اثر لوگون کو پہونچتا ہی
اوسکو خوشبو کے ساتھ مثال دی یعنی مومن قرآن خوان کا ظاہر اور باطن دونون بہتر ہی اور جو مومن کہ قرآن خوان نہین اوسکا باطن ایمان
کے سبب سے اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر نہین اور منافق قرآن خوان مین ظاہری اثر ہی مگر باطنی نہین کہ اوسکا اعتقاد درست نہین اور جو
منافق کہ قرآن خوان نہین نہ ظاہر اوسکا اچھا نہ باطن ق جالس مثل المؤمن من مثل السنبلة تخرها الريح تعفها ۱۴۴۶

فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي كَبِيرٍ لَا يَسْتَتِرُ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقبر ان دونوں پر عذاب ہوتا ہے اور ان پر کسی مشکل کام میں عذاب نہیں ہوتا ان دو سے ایک تو چغلی کے واسطے آمد رفت کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے کنارہ نہ کرتا تھا اور دوسری روایت یوں ہے کہ پیشاب سے طہارت نہ کرتا تھا ف حضرت دو قبروں پر گذرے اور ایک تھنی جڑ کی چیر کے دونوں قبروں پر گاڑ دی اور فرمایا کہ جب تک یہ تر رہیں گی تو خدا کی تسبیح کریں گی اوسکی برکت سے انکے عذاب میں تخفیف ہو گی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی چغل خوری سے بچنا اور پیشاب آڑ میں کرنا یا طہارت کرنا ایسے کام نہیں جو آدمی پر مشکل ہوں دوسری حدیث

۱۴۳۳ میں آیا ہے کہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی نجاست سے ہوتا ہے ھ ابو سعید رضی اما انی لم استحلفکم تهمة لکم ولکنه اتانی جبریل فاخبرنی ان الله یباهی بکم الملائکة ف له حین خرج علی حلقة من اصحابه فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر الله ونحمده علی ما هدانا للاسلام ومن به علینا قال الله ما اجلسکم الا ذاک قالوا والله ما اجلسنا الا ذاک

مسلم میں ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار رہو کہ میں تمسے بدگمان ہو کر تمکو قسم نہیں دلائی لیکن میرے پاس جبرئیل آیا اوسنے مجکو خبر دی کہ البتہ خدا تمہارے سبب سے فرشتوں سے فخر کرتا ہے حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ حضرت اپنے اصحاب کی محفل پر گذرے تو فرمایا کہ کس چیز نے تمکو بٹھلایا اصحاب نے کہا ہم بیٹھے خدا کی یاد کرتے ہیں اور اوسکی تعریف کرتے ہیں کہ اوسنے ہمکو اسلام کی راہ بتلائی اور اوسکے سبب سے ہمپر احسان کیا حضرت نے فرمایا تمکو خدا کی قسم ہے کہ تمکو اسکے سوا اور کسی کام نے تو نہیں بٹھلایا اصحاب نے کہا خدا کی قسم ہمکو سوا یاد الٰہی کے اور کسی کام نے نہیں بٹھلایا ف معمول ہے کہ کمال خوشی میں کبھی اپنے دوست سے یقینی بات کو قسم دلا کر پوچھتے ہیں تاکہ دوبارہ تازہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی حضرت نے اصحاب کو قسم دلائی پھر کمال شفقت سے فرمایا کہ میں نے قسم دلانا بدگمانی کے سبب سے نہیں کیا صحابہ کو رنج نہ ہو اور یہ جو فرمایا کہ ذاکروں سے فرشتوں میں خدا فخر کرتا ہے یعنی انکی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہے کہ باوجودیکہ بنی آدم شہوت اور غضب کے حال ہیں گرفتار

۱۴۳۴ ہیں پھر بھی میری یاد سے غافل نہیں ہوتے اس حدیث سے ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ق سعد بن ابی وقاص اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لا نبی بعدی ف له لعلی رضی الله عنه عند حضوره بعض غزواته تبوک بخاری اور مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس پر راضی نہیں کہ تو ہوے میرے نزدیک منزلہ ہارون کے موسی کے نزدیک مگر فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں حضرت نے علی مرتضی رضی سے فرمایا جہاد کے جاتے وقت ف منافقوں نے طعنہ دیا تھا کہ علی کو حضرت اپنے ساتھ نہیں لیجاتے دلیل جان کے اوکو گھر میں چھوڑ جاتے ہیں سلام نبی کے دلاسے کے واسطے حدیث فرمائی باقی بیان اس حدیث کا پانچویں باب میں مفصل ہو چکا م عمرو بن العاص اما علمت ان الاسلام یهدم ما کان قبله وان الهجرة تهدم ما کان قبلها وان الحج یهدم ما کان قبله فقال مالک یا عمرو قال اردت ان اشترط قال تشترط ماذا قلت ان یغفر لی قال اولم تعلم یا عمرو ان الاسلام یهدم ما کان قبله وان الهجرة تهدم ما کان قبلها وان الحج یهدم ما کان قبله وما کان احد احب الی من رسول الله ولا اجل فی عینی منه وما کنت اطیق ان املأ عینی منه اجلالا له ولو سئلت ان اصفه ما اطقت لانی لم اکن املأ عینی منه ولو مت علی تلک الحالة لرجوت ان اکون من اهل الجنة ثم ولینا اشیاء ما ادری ما حالی فیها فاذا انا مت فلا تصحبنی نائحة ولا نار فاذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ثم اقیموا حول قبری قدر ما تنحر جزور ویقسم لحمها حتی استانس بکم وانظر ماذا اراجع به رسل ربی

۱۴۳۵ مسلم میں

۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵ ۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ ۱۶۶۰ ۱۶۶۱ ۱۶۶۲ ۱۶۶۳ ۱۶۶۴ ۱۶۶۵ ۱۶۶۶ ۱۶۶۷ ۱۶۶۸ ۱۶۶۹ ۱۶۷۰ ۱۶۷۱ ۱۶۷۲ ۱۶۷۳ ۱۶۷۴ ۱۶۷۵ ۱۶۷۶ ۱۶۷۷ ۱۶۷۸ ۱۶۷۹ ۱۶۸۰ ۱۶۸۱ ۱۶۸۲ ۱۶۸۳ ۱۶۸۴ ۱۶۸۵ ۱۶۸۶ ۱۶۸۷ ۱۶۸۸ ۱۶۸۹ ۱۶۹۰ ۱۶۹۱ ۱۶۹۲ ۱۶۹۳ ۱۶۹۴ ۱۶۹۵ ۱۶۹۶ ۱۶۹۷ ۱۶۹۸ ۱۶۹۹ ۱۷۰۰ ۱۷۰۱ ۱۷۰۲ ۱۷۰۳ ۱۷۰۴ ۱۷۰۵ ۱۷۰۶ ۱۷۰۷ ۱۷۰۸ ۱۷۰۹ ۱۷۱۰ ۱۷۱۱ ۱۷۱۲ ۱۷۱۳ ۱۷۱۴ ۱۷۱۵ ۱۷۱۶ ۱۷۱۷ ۱۷۱۸ ۱۷۱۹ ۱۷۲۰ ۱۷۲۱ ۱۷۲۲ ۱۷۲۳ ۱۷۲۴ ۱۷۲۵ ۱۷۲۶ ۱۷۲۷ ۱۷۲۸ ۱۷۲۹ ۱۷۳۰ ۱۷۳۱ ۱۷۳۲ ۱۷۳۳ ۱۷۳۴ ۱۷۳۵ ۱۷۳۶ ۱۷۳۷ ۱۷۳۸ ۱۷۳۹ ۱۷۴۰ ۱۷۴۱ ۱۷۴۲ ۱۷۴۳ ۱۷۴۴ ۱۷۴۵ ۱۷۴۶ ۱۷۴۷ ۱۷۴۸ ۱۷۴۹ ۱۷۵۰ ۱۷۵۱ ۱۷۵۲ ۱۷۵۳ ۱۷۵۴ ۱۷۵۵ ۱۷۵۶ ۱۷۵۷ ۱۷۵۸ ۱۷۵۹ ۱۷۶۰ ۱۷۶۱ ۱۷۶۲ ۱۷۶۳ ۱۷۶۴ ۱۷۶۵ ۱۷۶۶ ۱۷۶۷ ۱۷۶۸ ۱۷۶۹ ۱۷۷۰ ۱۷۷۱ ۱۷۷۲ ۱۷۷۳ ۱۷۷۴ ۱۷۷۵ ۱۷۷۶ ۱۷۷۷ ۱۷۷۸ ۱۷۷۹ ۱۷۸۰ ۱۷۸۱ ۱۷۸۲ ۱۷۸۳ ۱۷۸۴ ۱۷۸۵ ۱۷۸۶ ۱۷۸۷ ۱۷۸۸ ۱۷۸۹ ۱۷۹۰ ۱۷۹۱ ۱۷۹۲ ۱۷۹۳ ۱۷۹۴ ۱۷۹۵ ۱۷۹۶ ۱۷۹۷ ۱۷۹۸ ۱۷۹۹ ۱۸۰۰ ۱۸۰۱ ۱۸۰۲ ۱۸۰۳ ۱۸۰۴ ۱۸۰۵ ۱۸۰۶ ۱۸۰۷ ۱۸۰۸ ۱۸۰۹ ۱۸۱۰ ۱۸۱۱ ۱۸۱۲ ۱۸۱۳ ۱۸۱۴ ۱۸۱۵ ۱۸۱۶ ۱۸۱۷ ۱۸۱۸ ۱۸۱۹ ۱۸۲۰ ۱۸۲۱ ۱۸۲۲ ۱۸۲۳ ۱۸۲۴ ۱۸۲۵ ۱۸۲۶ ۱۸۲۷ ۱۸۲۸ ۱۸۲۹ ۱۸۳۰ ۱۸۳۱ ۱۸۳۲ ۱۸۳۳ ۱۸۳۴ ۱۸۳۵ ۱۸۳۶ ۱۸۳۷ ۱۸۳۸ ۱۸۳۹ ۱۸۴۰ ۱۸۴۱ ۱۸۴۲ ۱۸۴۳ ۱۸۴۴ ۱۸۴۵ ۱۸۴۶ ۱۸۴۷ ۱۸۴۸ ۱۸۴۹ ۱۸۵۰ ۱۸۵۱ ۱۸۵۲ ۱۸۵۳ ۱۸۵۴ ۱۸۵۵ ۱۸۵۶ ۱۸۵۷ ۱۸۵۸ ۱۸۵۹ ۱۸۶۰ ۱۸۶۱ ۱۸۶۲ ۱۸۶۳ ۱۸۶۴ ۱۸۶۵ ۱۸۶۶ ۱۸۶۷ ۱۸۶۸ ۱۸۶۹ ۱۸۷۰ ۱۸۷۱ ۱۸۷۲ ۱۸۷۳ ۱۸۷۴ ۱۸۷۵ ۱۸۷۶ ۱۸۷۷ ۱۸۷۸ ۱۸۷۹ ۱۸۸۰ ۱۸۸۱ ۱۸۸۲ ۱۸۸۳ ۱۸۸۴ ۱۸۸۵ ۱۸۸۶ ۱۸۸۷ ۱۸۸۸ ۱۸۸۹ ۱۸۹۰ ۱۸۹۱ ۱۸۹۲ ۱۸۹۳ ۱۸۹۴ ۱۸۹۵ ۱۸۹۶ ۱۸۹۷ ۱۸۹۸ ۱۸۹۹ ۱۹۰۰ ۱۹۰۱ ۱۹۰۲ ۱۹۰۳ ۱۹۰۴ ۱۹۰۵ ۱۹۰۶ ۱۹۰۷ ۱۹۰۸ ۱۹۰۹ ۱۹۱۰ ۱۹۱۱ ۱۹۱۲ ۱۹۱۳ ۱۹۱۴ ۱۹۱۵ ۱۹۱۶ ۱۹۱۷ ۱۹۱۸ ۱۹۱۹ ۱۹۲۰ ۱۹۲۱ ۱۹۲۲ ۱۹۲۳ ۱۹۲۴ ۱۹۲۵ ۱۹۲۶ ۱۹۲۷ ۱۹۲۸ ۱۹۲۹ ۱۹۳۰ ۱۹۳۱ ۱۹۳۲ ۱۹۳۳ ۱۹۳۴ ۱۹۳۵ ۱۹۳۶ ۱۹۳۷ ۱۹۳۸ ۱۹۳۹ ۱۹۴۰ ۱۹۴۱ ۱۹۴۲ ۱۹۴۳ ۱۹۴۴ ۱۹۴۵ ۱۹۴۶ ۱۹۴۷ ۱۹۴۸ ۱۹۴۹ ۱۹۵۰ ۱۹۵۱ ۱۹۵۲ ۱۹۵۳ ۱۹۵۴ ۱۹۵۵ ۱۹۵۶ ۱۹۵۷ ۱۹۵۸ ۱۹۵۹ ۱۹۶۰ ۱۹۶۱ ۱۹۶۲ ۱۹۶۳ ۱۹۶۴ ۱۹۶۵ ۱۹۶۶ ۱۹۶۷ ۱۹۶۸ ۱۹۶۹ ۱۹۷۰ ۱۹۷۱ ۱۹۷۲ ۱۹۷۳ ۱۹۷۴ ۱۹۷۵ ۱۹۷۶ ۱۹۷۷ ۱۹۷۸ ۱۹۷۹ ۱۹۸۰ ۱۹۸۱ ۱۹۸۲ ۱۹۸۳ ۱۹۸۴ ۱۹۸۵ ۱۹۸۶ ۱۹۸۷ ۱۹۸۸ ۱۹۸۹ ۱۹۹۰ ۱۹۹۱ ۱۹۹۲ ۱۹۹۳ ۱۹۹۴ ۱۹۹۵ ۱۹۹۶ ۱۹۹۷ ۱۹۹۸ ۱۹۹۹ ۲۰۰۰ ۲۰۰۱ ۲۰۰۲ ۲۰۰۳ ۲۰۰۴ ۲۰۰۵ ۲۰۰۶ ۲۰۰۷ ۲۰۰۸ ۲۰۰۹ ۲۰۱۰ ۲۰۱۱ ۲۰۱۲ ۲۰۱۳ ۲۰۱۴ ۲۰۱۵ ۲۰۱۶ ۲۰۱۷ ۲۰۱۸ ۲۰۱۹ ۲۰۲۰ ۲۰۲۱ ۲۰۲۲ ۲۰۲۳ ۲۰۲۴ ۲۰۲۵ ۲۰۲۶ ۲۰۲۷ ۲۰۲۸ ۲۰۲۹ ۲۰۳۰ ۲۰۳۱ ۲۰۳۲ ۲۰۳۳ ۲۰۳۴ ۲۰۳۵ ۲۰۳۶ ۲۰۳۷ ۲۰۳۸ ۲۰۳۹ ۲۰۴۰ ۲۰۴۱ ۲۰۴۲ ۲۰۴۳ ۲۰۴۴ ۲۰۴۵ ۲۰۴۶ ۲۰۴۷ ۲۰۴۸ ۲۰۴۹ ۲۰۵۰ ۲۰۵۱ ۲۰۵۲ ۲۰۵۳ ۲۰۵۴ ۲۰۵۵ ۲۰۵۶ ۲۰۵۷ ۲۰۵۸ ۲۰۵۹ ۲۰۶۰ ۲۰۶۱ ۲۰۶۲ ۲۰۶۳ ۲۰۶۴ ۲۰۶۵ ۲۰۶۶ ۲۰۶۷ ۲۰۶۸ ۲۰۶۹ ۲۰۷۰ ۲۰۷۱ ۲۰۷۲ ۲۰۷۳ ۲۰۷۴ ۲۰۷۵ ۲۰۷۶ ۲۰۷۷ ۲۰۷۸ ۲۰۷۹ ۲۰۸۰ ۲۰۸۱ ۲۰۸۲ ۲۰۸۳ ۲۰۸۴ ۲۰۸۵ ۲۰۸۶ ۲۰۸۷ ۲۰۸۸ ۲۰۸۹ ۲۰۹۰ ۲۰۹۱ ۲۰۹۲ ۲۰۹۳ ۲۰۹۴ ۲۰۹۵ ۲۰۹۶ ۲۰۹۷ ۲۰۹۸ ۲۰۹۹ ۲۱۰۰ ۲۱۰۱ ۲۱۰۲ ۲۱۰۳ ۲۱۰۴ ۲۱۰۵ ۲۱۰۶ ۲۱۰۷ ۲۱۰۸ ۲۱۰۹ ۲۱۱۰ ۲۱۱۱ ۲۱۱۲ ۲۱۱۳ ۲۱۱۴ ۲۱۱۵ ۲۱۱۶ ۲۱۱۷ ۲۱۱۸ ۲۱۱۹ ۲۱۲۰ ۲۱۲۱ ۲۱۲۲ ۲۱۲۳ ۲۱۲۴ ۲۱۲۵ ۲۱۲۶ ۲۱۲۷ ۲۱۲۸ ۲۱۲۹ ۲۱۳۰ ۲۱۳۱ ۲۱۳۲ ۲۱۳۳ ۲۱۳۴ ۲۱۳۵ ۲۱۳۶ ۲۱۳۷ ۲۱۳۸ ۲۱۳۹ ۲۱۴۰ ۲۱۴۱ ۲۱۴۲ ۲۱۴۳ ۲۱۴۴ ۲۱۴۵ ۲۱۴۶ ۲۱۴۷ ۲۱۴۸ ۲۱۴۹ ۲۱۵۰ ۲۱۵۱ ۲۱۵۲ ۲۱۵۳ ۲۱۵۴ ۲۱۵۵ ۲۱۵۶ ۲۱۵۷ ۲۱۵۸ ۲۱۵۹ ۲۱۶۰ ۲۱۶۱ ۲۱۶۲ ۲۱۶۳ ۲۱۶۴ ۲۱۶۵ ۲۱۶۶ ۲۱۶۷ ۲۱۶۸ ۲۱۶۹ ۲۱۷۰ ۲۱۷۱ ۲۱۷۲ ۲۱۷۳ ۲۱۷۴ ۲۱۷۵ ۲۱۷۶ ۲۱۷۷ ۲۱۷۸ ۲۱۷۹ ۲۱۸۰ ۲۱۸۱ ۲۱۸۲ ۲۱۸۳ ۲۱۸۴ ۲۱۸۵ ۲۱۸۶ ۲۱۸۷ ۲۱۸۸ ۲۱۸۹ ۲۱۹۰ ۲۱۹۱ ۲۱۹۲ ۲۱۹۳ ۲۱۹۴ ۲۱۹۵ ۲۱۹۶ ۲۱۹۷ ۲۱۹۸ ۲۱۹۹ ۲۲۰۰ ۲۲۰۱ ۲۲۰۲ ۲۲۰۳ ۲۲۰۴ ۲۲۰۵ ۲۲۰۶ ۲۲۰۷ ۲۲۰۸ ۲۲۰۹ ۲۲۱۰ ۲۲۱۱ ۲۲۱۲ ۲۲۱۳ ۲۲۱۴ ۲۲۱۵ ۲۲۱۶ ۲۲۱۷ ۲۲۱۸ ۲۲۱۹ ۲۲۲۰ ۲۲۲۱ ۲۲۲۲ ۲۲۲۳ ۲۲۲۴ ۲۲۲۵ ۲۲۲۶ ۲۲۲۷ ۲۲۲۸ ۲۲۲۹ ۲۲۳۰ ۲۲۳۱ ۲۲۳۲ ۲۲۳۳ ۲۲۳۴ ۲۲۳۵ ۲۲۳۶ ۲۲۳۷ ۲۲۳۸ ۲۲۳۹ ۲۲۴۰ ۲۲۴۱ ۲۲۴۲ ۲۲۴۳ ۲۲۴۴ ۲۲۴۵ ۲۲۴۶ ۲۲۴۷ ۲۲۴۸ ۲۲۴۹ ۲۲۵۰ ۲۲۵۱ ۲۲۵۲ ۲۲۵۳ ۲۲۵۴ ۲۲۵۵ ۲۲۵۶ ۲۲۵۷ ۲۲۵۸ ۲۲۵۹ ۲۲۶۰ ۲۲۶۱ ۲۲۶۲ ۲۲۶۳ ۲۲۶۴ ۲۲۶۵ ۲۲۶۶ ۲۲۶۷ ۲۲۶۸ ۲۲۶۹ ۲۲۷۰ ۲۲۷۱ ۲۲۷۲ ۲۲۷۳ ۲۲۷۴ ۲۲۷۵ ۲۲۷۶ ۲۲۷۷ ۲۲۷۸ ۲۲۷۹ ۲۲۸۰ ۲۲۸۱ ۲۲۸۲ ۲۲۸۳ ۲۲۸۴ ۲۲۸۵ ۲۲۸۶ ۲۲۸۷ ۲۲۸۸ ۲۲۸۹ ۲۲۹۰ ۲۲۹۱ ۲۲۹۲ ۲۲۹۳ ۲۲۹۴ ۲۲۹۵ ۲۲۹۶ ۲۲۹۷ ۲۲۹۸ ۲۲۹۹ ۲۳۰۰ ۲۳۰۱ ۲۳۰۲ ۲۳۰۳ ۲۳۰۴ ۲۳۰۵ ۲۳۰۶ ۲۳۰۷ ۲۳۰۸ ۲۳۰۹ ۲۳۱۰ ۲۳۱۱ ۲۳۱۲ ۲۳۱۳ ۲۳۱۴ ۲۳۱۵ ۲۳۱۶ ۲۳۱۷ ۲۳۱۸ ۲۳۱۹ ۲۳۲۰ ۲۳۲۱ ۲۳۲۲ ۲۳۲۳ ۲۳۲۴ ۲۳۲۵ ۲۳۲۶ ۲۳۲۷ ۲۳۲۸ ۲۳۲۹ ۲۳۳۰ ۲۳۳۱ ۲۳۳۲ ۲۳۳۳ ۲۳۳۴ ۲۳۳۵ ۲۳۳۶ ۲۳۳۷ ۲۳۳۸ ۲۳۳۹ ۲۳۴۰ ۲۳۴۱ ۲۳۴۲ ۲۳۴۳ ۲۳۴۴ ۲۳۴۵ ۲۳۴۶ ۲۳۴۷ ۲۳۴۸ ۲۳۴۹ ۲۳۵۰ ۲۳۵۱ ۲۳۵۲ ۲۳۵۳ ۲۳۵۴ ۲۳۵۵ ۲۳۵۶ ۲۳۵۷ ۲۳۵۸ ۲۳۵۹ ۲۳۶۰ ۲۳۶۱ ۲۳۶۲ ۲۳۶۳ ۲۳۶۴ ۲۳۶۵ ۲۳۶۶ ۲۳۶۷ ۲۳۶۸ ۲۳۶۹ ۲۳۷۰ ۲۳۷۱ ۲۳۷۲ ۲۳۷۳ ۲۳۷۴ ۲۳۷۵ ۲۳۷۶ ۲۳۷۷ ۲۳۷۸ ۲۳۷۹ ۲۳۸۰ ۲۳۸۱ ۲۳۸۲ ۲۳۸۳ ۲۳۸۴ ۲۳۸۵ ۲۳۸۶ ۲۳۸۷ ۲۳۸۸ ۲۳۸۹ ۲۳۹۰ ۲۳۹۱ ۲۳۹۲ ۲۳۹۳ ۲۳۹۴ ۲۳۹۵ ۲۳۹۶ ۲۳۹۷ ۲۳۹۸ ۲۳۹۹ ۲۴۰۰ ۲۴۰۱ ۲۴۰۲ ۲۴۰۳ ۲۴۰۴ ۲۴۰۵ ۲۴۰۶ ۲۴۰۷ ۲۴۰۸ ۲۴۰۹ ۲۴۱۰ ۲۴۱۱ ۲۴۱۲ ۲۴۱۳ ۲۴۱۴ ۲۴۱۵ ۲۴۱۶ ۲۴۱۷ ۲۴۱۸ ۲۴۱۹ ۲۴۲۰ ۲۴۲۱ ۲۴۲۲ ۲۴۲۳ ۲۴۲۴ ۲۴۲۵ ۲۴۲۶ ۲۴۲۷ ۲۴۲۸ ۲۴۲۹ ۲۴۳۰ ۲۴۳۱ ۲۴۳۲ ۲۴۳۳ ۲۴۳۴ ۲۴۳۵ ۲۴۳۶ ۲۴۳۷ ۲۴۳۸ ۲۴۳۹ ۲۴۴۰ ۲۴۴۱ ۲۴۴۲ ۲۴۴۳ ۲۴۴۴ ۲۴۴۵ ۲۴۴۶ ۲۴۴۷ ۲۴۴۸ ۲۴۴۹ ۲۴۵۰ ۲۴۵۱ ۲۴۵۲ ۲۴۵۳ ۲۴۵۴ ۲۴۵۵ ۲۴۵۶ ۲۴۵۷ ۲۴۵۸ ۲۴۵۹ ۲۴۶۰ ۲۴۶۱ ۲۴۶۲ ۲۴۶۳ ۲۴۶۴ ۲۴۶۵ ۲۴۶۶ ۲۴۶۷ ۲۴۶۸ ۲۴۶۹ ۲۴۷۰ ۲۴۷۱ ۲۴۷۲ ۲۴۷۳ ۲۴۷۴ ۲۴۷۵ ۲۴۷۶ ۲۴۷۷ ۲۴۷۸ ۲۴۷۹ ۲۴۸۰ ۲۴۸۱ ۲۴۸۲ ۲۴۸۳ ۲۴۸۴ ۲۴۸۵ ۲۴۸۶ ۲۴۸۷ ۲۴۸۸ ۲۴۸۹ ۲۴۹۰ ۲۴۹۱ ۲۴۹۲ ۲۴۹۳ ۲۴۹۴ ۲۴۹۵ ۲۴۹۶ ۲۴۹۷ ۲۴۹۸ ۲۴۹۹ ۲۵۰۰ ۲۵۰۱ ۲۵۰۲ ۲۵۰۳ ۲۵۰۴ ۲۵۰۵ ۲۵۰۶ ۲۵۰۷ ۲۵۰۸ ۲۵۰۹ ۲۵۱۰ ۲۵۱۱ ۲۵۱۲ ۲۵۱۳ ۲۵۱۴ ۲۵۱۵ ۲۵۱۶ ۲۵۱۷ ۲۵۱۸ ۲۵۱۹ ۲۵۲۰ ۲۵۲۱ ۲۵۲۲ ۲۵۲۳ ۲۵۲۴ ۲۵۲۵ ۲۵۲۶ ۲۵۲۷ ۲۵۲۸ ۲۵۲۹ ۲۵۳۰ ۲۵۳۱ ۲۵۳۲ ۲۵۳۳ ۲۵۳۴ ۲۵۳۵ ۲۵۳۶ ۲۵۳۷ ۲۵۳۸ ۲۵۳۹ ۲۵۴۰ ۲۵۴۱ ۲۵۴۲ ۲۵۴۳ ۲۵۴۴ ۲۵۴۵ ۲۵۴۶ ۲۵۴۷ ۲۵۴۸ ۲۵۴۹ ۲۵۵۰ ۲۵۵۱ ۲۵۵۲ ۲۵۵۳ ۲۵۵۴ ۲۵۵۵ ۲۵۵۶ ۲۵۵۷ ۲۵۵۸ ۲۵۵۹ ۲۵۶۰ ۲۵۶۱ ۲۵۶۲ ۲۵۶۳ ۲۵۶۴ ۲۵۶۵ ۲۵۶۶ ۲۵۶۷ ۲۵۶۸ ۲۵۶۹ ۲۵۷۰ ۲۵۷۱ ۲۵۷۲ ۲۵۷۳ ۲۵۷۴ ۲۵۷۵ ۲۵۷۶ ۲۵۷۷ ۲۵۷۸ ۲۵۷۹ ۲۵۸۰ ۲۵۸۱ ۲۵۸۲ ۲۵۸۳ ۲۵۸۴ ۲۵۸۵ ۲۵۸۶ ۲۵۸۷ ۲۵۸۸ ۲۵۸۹ ۲۵۹۰ ۲۵۹۱ ۲۵۹۲ ۲۵۹۳ ۲۵۹۴ ۲۵۹۵ ۲۵۹۶ ۲۵۹۷ ۲۵۹۸ ۲۵۹۹ ۲۶۰۰ ۲۶۰۱ ۲۶۰۲ ۲۶۰۳ ۲۶۰۴ ۲۶۰۵ ۲۶۰۶ ۲۶۰۷ ۲۶۰۸ ۲۶۰۹ ۲۶۱۰ ۲۶۱۱ ۲۶۱۲ ۲۶۱۳ ۲۶۱۴ ۲۶۱۵ ۲۶۱۶ ۲۶۱۷ ۲۶۱۸ ۲۶۱۹ ۲۶۲۰ ۲۶۲۱ ۲۶۲۲ ۲۶۲۳ ۲۶۲۴ ۲۶۲۵ ۲۶۲۶ ۲۶۲۷ ۲۶۲۸ ۲۶۲۹ ۲۶۳۰ ۲۶۳۱ ۲۶۳۲ ۲۶۳۳ ۲۶۳۴ ۲۶۳۵ ۲۶۳۶ ۲۶۳۷ ۲۶۳۸ ۲۶۳۹ ۲۶۴۰ ۲۶۴۱ ۲۶۴۲ ۲۶۴۳ ۲۶۴۴ ۲۶۴۵ ۲۶۴۶ ۲۶۴۷ ۲۶۴۸ ۲۶۴۹ ۲۶۵۰ ۲۶۵۱ ۲۶۵۲ ۲۶۵۳ ۲۶۵۴ ۲۶۵۵ ۲۶۵۶ ۲۶۵۷ ۲۶۵۸ ۲۶۵۹ ۲۶۶۰ ۲۶۶۱ ۲۶۶۲ ۲۶۶۳ ۲۶۶۴ ۲۶۶۵ ۲۶۶۶ ۲۶۶۷ ۲۶۶۸ ۲۶۶۹ ۲۶۷۰ ۲۶۷۱ ۲۶۷۲ ۲۶۷۳ ۲۶۷۴ ۲۶۷۵ ۲۶۷۶ ۲۶۷۷ ۲۶۷۸ ۲۶۷۹ ۲۶۸۰ ۲۶۸۱ ۲۶۸۲ ۲۶۸۳ ۲۶۸۴ ۲۶۸۵ ۲۶۸۶ ۲۶۸۷ ۲۶۸۸ ۲۶۸۹ ۲۶۹۰ ۲۶۹۱ ۲۶۹۲ ۲۶۹۳ ۲۶۹۴ ۲۶۹۵ ۲۶۹۶ ۲۶۹۷ ۲۶۹۸ ۲۶۹۹ ۲۷۰۰ ۲۷۰۱ ۲۷۰۲ ۲۷۰۳ ۲۷۰۴ ۲۷۰۵ ۲۷۰۶ ۲۷۰۷ ۲۷۰۸ ۲۷۰۹ ۲۷۱۰ ۲۷۱۱ ۲۷۱۲ ۲۷۱۳ ۲۷۱۴ ۲۷۱۵ ۲۷۱۶ ۲۷۱۷ ۲۷۱۸ ۲۷۱۹ ۲۷۲۰ ۲۷۲۱ ۲۷۲۲ ۲۷۲۳ ۲۷۲۴ ۲۷۲۵ ۲۷۲۶ ۲۷۲۷ ۲۷۲۸ ۲۷۲۹ ۲۷۳۰ ۲۷۳۱ ۲۷۳۲ ۲۷۳۳ ۲۷۳۴ ۲۷۳۵ ۲۷۳۶ ۲۷۳۷ ۲۷۳۸ ۲۷۳۹ ۲۷۴۰ ۲۷۴۱ ۲۷۴۲ ۲۷۴۳ ۲۷۴۴ ۲۷۴۵ ۲۷۴۶ ۲۷۴۷ ۲۷۴۸ ۲۷۴۹ ۲۷۵۰ ۲۷۵۱ ۲۷۵۲ ۲۷۵۳ ۲۷۵۴ ۲۷۵۵ ۲۷۵۶ ۲۷۵۷ ۲۷۵۸ ۲۷۵۹ ۲۷۶۰ ۲۷۶۱ ۲۷۶۲ ۲۷۶۳ ۲۷۶۴ ۲۷۶۵ ۲۷۶۶ ۲۷۶۷ ۲۷۶۸ ۲۷۶۹ ۲۷۷۰ ۲۷۷۱ ۲۷۷۲ ۲۷۷۳ ۲۷۷۴ ۲۷۷۵ ۲۷۷۶ ۲۷۷

ہو حضرت پر ختم ہو گئے اسی واسطے ہمارے حضرت خاتم النبیین ہوئے کوئی کمال باقی نہیں رہا جو کوئی پیغمبر حضرت کے بعد آکر اوسکا جلوہ کرتا

۱۴۵۱ **فصل** اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سرے پر ایاکم اور اباک ہے **ق** ابو سعید ایاکم والجلوس

فی الطرقات فقالوا یا رسول اللہ مالنا من مجالسنا بد نتحدث فیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فاذا ابیتم الا المجلس فاعطوا الطریق حقہ قالوا وما حق الطریق یا رسول اللہ

قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنہی عن المنکر بخاری اور

۱۴۵۲ مسلم میں ابو سعید رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو راہوں کے بیٹھنے سے تو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہمکو تو راہوں کے بیٹھنے سے

کوئی چارہ نہیں کہ ہم وہاں آپسمیں بات چیت کرتے ہیں سو حضرت نے فرمایا تو اگر تم وہاں کی بیٹھنست کے نہیں مانتے تو راہ کا حق ادا

کرو اصحاب نے کہا راہ کا کیا حق ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ اجنبی عورت اور لوگوں کے عیبوں سے آنکھ کو نیچے جھکانا اور لوگوں کی

تکلیف دینے والی چیز کو دور کرنا یعنی اینٹ پتھر اور کانٹا ہٹانا اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات سکھلانا اور بد کام سے روکنا

۱۴۵۲ **ف** یعنی اول تو راہ میں بیٹھنا بہتر نہیں اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے **ق** عقبہ بن عامر رضؓ ایاکم

والدخول علی النساء فقال رجل من الانصار یا رسول اللہ افرایت الحمو فقال الحمو

الموت بخاری اور مسلم میں عقبہ بن عامر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو عورتون پاس جانے سے تو ایک انصاری نے پوچھا

یا رسول اللہ بھلا خاوند کے رشتے داروں کا حال تو بتلائیے کہ یہ لوگ بھی عورت پاس جاوین یا نہ جاوین حضرت نے فرمایا کہ خاوند کے

رشتے داروں کا عورت پاس جانا موت ہے یعنی ہلاکی اور فساد کا سبب ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتے داروں

۱۴۵۳ کو جیسے دیور جیٹھ کو خلوت میں عورت پاس جانا بدون شرعی پردے کے عورت کا سامنے آنا درست نہیں **خ** ابو ہریرہ رضؓ ایاکم

والظن فان الظن اکذب الحدیث بخاری میں ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بدگمانی سے اسواسطے کہ بدگمانی

۱۴۵۴ بڑی جھوٹی بات ہے **ف** یعنی بے تحقیق صرف اپنے گمان پر کسی مسلمان سے بدظن ہونا نہایت بے اصل بات ہے **ق** انس رضؓ ایاکم

ودعوۃ المظلوم وان کان کافرا بخاری اور مسلم میں انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو مظلوم کی بددعا سے اگرچہ مظلوم

۱۴۵۵ کافر ہو **ف** یعنی کسی مسلمان اور کافر کو ناحق نہ ستاؤ کہ مظلوم کی دعا تیر بہدف ہے **م** ابو قتادہ رضؓ ایاکم والکذبۃ الحلف

فی البیع فانہ ینفق ثم یمحق مسلم میں ابو قتادہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو زیادہ قسم کھانے سے بیچنے میں اسواسطے

کہ قسم بکری کو رواج دیتی ہے پھر برکت کو گھٹاتی ہے **ف** یعنی بیچنے والا بار بار جھوٹی قسم اس طرح کھاتا ہے کہ واللہ یہ چیز اتنے کی ہے

اور فلانا شخص اتنی قیمت مجکو دیتا تھا میں نے نہ مانا سو فرمایا کہ اسمیں ہر چند آدمی دھوکا کھاتا ہے اور چیز بک جاتی ہے لیکن اوس مال میں

۱۴۵۶ برکت نہیں رہتی **ق** ابو ہریرہ رضؓ ایاکم والوصال **خ** ایاکم والوصال بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو پے در پے اور وصال کے روزوں سے صرف بخاری کی روایت میں یہ لفظ مکرر ہے یعنی دو بار حضرت نے فرمایا کہ بچو وصال کے

روزوں سے بچو وصال کے روزوں سے **ف** وصال اور وصال کا روزہ اوسکو کہتے ہیں کہ دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھے اور بیچ میں کچھ

۱۴۵۷ بھی نہ کھاوے معلوم ہوا کہ وصال کا روزہ مکروہ ہے اور اگر طاقت نہ ہو تو حرام ہے **ھ** ابو ہریرہ رضؓ ایاکم والحلوب فانہ

لابی الہیثم بن التیہان مسلم میں ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچ دودھ والے جانور کے ذبح کرنے سے یہ

کہ مشرک دوزخی لوگ ہین جیسے ابی طالب کے مرتے وقت فرمایا ف ابوطالب کے مرتے وقت حضرت نے کہا کہ امی جیجا لا الہ الا اللہ کہدے
تو مین خدا سے تیری مغفرت کے واسطے حجت کرونگا ابوجہل نے کہا کہ ای ابوطالب اپنے باپ دادے کا دین مت چھوڑ نا دیر تک حضرت کلمہ کہنے کو
فرماتے رہے اور ابوجہل وغیرہ ور غلاتے رہے آخر کو ابوطالب نے کہا کہ مین عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہون تب حضرت نے پھر مت فرمائی جیسے حضرت
کو طلب مغفرت بھی منع ہوئی ابوطالب حضرت کے چچا حضرت پر نہایت فدا رہتے تھے اسواسطے حضرت کو اونکی مغفرت کی بہت آرزو تھی

۱۴۳۹ ابوھریرۃ اما یخشی احدکم اذا رفع رأسہ قبل الامام ان یحول اللہ رأسہ رأس حمار او یجعل اللہ صورتہ صورۃ حمار بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم مین کوئی ڈرتا نہین جب امام سے
پہلے اپنا سر اوٹھاتا ہی کہ خدا اوسکے سر کو گدھے کے سر سے بدل ڈالے یا خدا اوسکی صورت کو گدھے کی صورت کر ڈالے ف
یعنی جو سجدے سے اپنے امام کے قبل سر اوٹھاوے وہ نادان ہی حقیقت مین گدھا ہی اور ظاہر مین آدمی کہ اپنے امام کی اطاعت
نہین کرتا یا یہ مطلب کہ ایسے مرد کی سزا آخرت مین ایسی ہوگی خلاصہ مطلب کہ مقتدی جلدی نکرے اوسپر امام کی اطاعت واجب ہی

۱۴۴۰ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر مثل ہی ف ابوھریرۃ مثل البخیل والمتصدق
مثل رجلین علیھما جبتان او جنتان من حدید اذا ھم المتصدق بصدقۃ اتسعت
علیہ حتی تعفی اثرہ واذا ھم البخیل بصدقۃ تقلصت عنہ وانضمت یداہ الی ثدییہ
وانقبضت کل حلقۃ الی صاحبتھا فیجتھد ان یوسعھا فلا یستطیع ویروی فلا
تتسع بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنے والے کی کہاوت جیسے دو مردون کی کہاوت
جن پر دو زرہین ہون یا دو زرہین ہون تو ہی جب کہ ارادہ کرتا ہی خیرات کرنے والا خیرات کا تو اوسپر زرہ کشادہ ہوکر لمبی چوڑی ہوجاتی
ہی یہان تک کہ اوسکے نقش قدم پر گھسٹتی جاتی ہی اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اوسکی زرہ سمٹ جاتی ہی اور اوسکے دونون
ہاتھ گردن تک کھچ جاتے ہین اور ہر ایک حلقہ زرہ کا دوسرے حلقے سے بھڑ جاتا ہی تو وہ کوشش کرتا ہی کہ زرہ کشادہ ہو سو نہین کرسکتا
اور دوسری روایت یون ہی کہ زرہ نہین کشادہ ہوتی ف یعنی سخی جب خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اوسکا سینہ کشادہ ہوجاتا
ہی یا تحمل کی اطاعت کرتے ہین دینے کے وقت خوب پھیلتے ہین بخلاف بخیل کے کہ خیرات کرتے اوسکا دل تنگی کرتا ہی تو دینے کو ہاتھ
نہین پھیلتے گویا کہ سینے اوسکے ہاتھ پکڑ لیے خلاصہ مطلب کہ سخی بکمال خوشی سے خیرات کرتا ہی اور بخیل کی خیرات کرتے

۱۴۴۱ جان نکلتی ہی اور روح قبض ہوتی ہی ھ ابوموسی مثل البیت الذی یذکر اللہ فیہ والبیت الذی
لا یذکر اللہ فیہ مثل الحی والمیت مسلم مین ابوموسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس گھر کی مثل جسمین خدا کا
ذکر ہوتا ہی اور اوس گھر کی جسمین خدا کی یاد نہین ہوتی جیسے زندے اور مردے کی مثل یعنی جس گھر مین خدا کی یاد ہوتی ہی وہ بابرکت اور

۱۴۴۲ بارونق ہی اور جسمین خدا کی یاد نہین وہ بے برکت ہی ھ جابرا مثل الصلوات الخمس کمثل نھر جار غمر علی
باب احدکم یغتسل منہ کل یوم خمس مرات مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون
نمازون کی مثل جیسے جاری دریا گھر کے دروازے پر ہو اور پانچ بار ہر روز اوسمین نہاوے یعنی ایسا شخص گناہون

۱۴۴۳ سے پاک رہیگا جیسے پانچ وقت کا نہانے والا میل سے صاف رہتا ہی خ النعمان بن بشیر مثل القائم فی حدود اللہ

مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین قریب تر مسلمانون سے ہون اونکی جانون سے زیادہ سو جو کوئی مسلمانون مین سے مرے اور اپنے اوپر قرض چھوڑ جاوے تو اوسکا ادا کرنا مجھپر لازم ہی اور جو مال چھوڑے تو اوسکے وارثون کا حق ہی ف ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت کا ابتداے اسلام مین یہ معمول تھا کہ جب کوئی جنازہ آتا تو حضرت پوچھتے کہ اسنے اپنے قرض ادا ہونے کا کچھ مال چھوڑا ہی سو اگر معلوم ہوتا کہ قرض ادا ہونے کا ٹھکانا ہی تو حضرت اوسکے جنازے کی نماز پڑھتے اور اگر قرض ادا ہونے کی کوئی صورت نہوتی تو خود نماز نہ پڑھتے اور مسلمانون سے نماز پڑھنے کو فرماتے پھر جب اسلام کی فتح ہوئی اور بیت المال مین مال جمع ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی قرضدار پر حضرت شاید اسواسطے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ قرض سے ڈرین اور جو کہ قرضدار ہونے و قرض ادا کرنے مین غفلت نکرین م

۱۴۶۲ ابو ھریرۃ انا سید ولد ادم یوم القیمۃ واول من ینشق عنہ القبر واول مشفع مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آدم کی اولاد کا سردار ہون قیامت کے دن اور قبر پھٹنے والون مین پہلا مین ہون اور مقبول الشفاعۃ پہلا مین ہون ف یعنی حشر مین قبرین پھٹ کر مردے نکلے ہونگے نکلین گے سو اول میری قبر پھٹے گی اور اول میری شفاعت قبول ہوگی بعد اوسکے اور پیغمبرون کی یوحنا کی انجیل مین عیسیٰؑ نے ہمارے حضرت کی سرداری کی یون گواہی دی ہی کہ اب مین زیادہ گفتگو تمسے نہین کرتا اسواسطے کہ اس جہان کا سردار آتا ہی یعنی میرے بعد خاتم الانبیا آتا ہی وہ تمکو سب کچھ تعلیم کریگا میری تعلیم کی اب حاجت نہین اور یہ جو فرمایا کہ مین قیامت مین بنی آدم کا سردار ہون سو ہر چند حضرت دنیا اور آخرت دونون عالم مین بنی آدم کے سردار اور افضل البشر ہین لیکن دنیا مین کافرون کو اوسکا یقین نہین اور قیامت مین جب کہ تمام خلق مصیبت مین گرفتار ہوگی اور پیغمبر بھی خوف الٰہی سے شفاعت نکر سکین گے اوس وقت ہمارے حضرت کی شفاعت مقبول ہوگی تو ہر ایک مسلم اور کافر پر حضرت کی سرداری اور افضلیت صاف ظاہر ہوجاویگی

۱۴۶۳ م جابر انا شہید علی ھؤلاء یوم القیمۃ یعنی قتلی احد مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین ان پر گواہ ہونگا قیامت کے دن یعنی جنگ احد کے شہیدون پر ف جنگ احد مین ستر صحابہ شہید ہوئے حضرت دو دو اشخصون کو ایک ایک قبر مین دفن کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو زیادہ قرآن جانتا ہو اوسکو قبلے کی طرف مقدم کرو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی مین انکی خالص شہادت کا گواہ ہون

۱۴۶۴ ق جابر انا فرطکم علی الحوض بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمہارا پیشوا اور پیشرو ہون حوض کوثر پر

۱۴۶۵ م ابو موسیٰ انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبۃ ونبی الرحمۃ وفی اطراف ابی مسعود ونبی الملحمۃ والکتیبۃ ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین محمد ہون اور احمد ہون اور مقفی ہون اور حاشر ہون اور نبی التوبہ ہون اور نبی الرحمۃ ہون اور اطراف ابی مسعود مین یون روایت ہی کہ نبی الرحمۃ اور نبی الملحمہ ہون اور اوسمین نبی التوبہ کی ذکر نہین ف حضرت نے اس حدیث مین اپنے نام اور اپنے صفات ذکر کیے محمد کے معنی بہت سراہا اور احمد کے معنی سب مخلوقات سے زیادہ تر تعریف کے لائق اور مقفی کے معنی سب پیغمبرون کے بعد آنے والا اور حاشر یعنی سبکا حشر آپکے قدم پر ہوگا اور نبی التوبہ یعنی ایسا پیغمبر کہ اوسکے ہاتھ پر بیشمار لوگون نے توبہ کی اور اوسکی امت کی توبہ مقبول ہی اور نبی الرحمۃ یعنی ایسا پیغمبر جسکی شرع کے احکام مین کچھ سختی اور تنگی نہین سراسر رحمت ہی اور نبی الملحمہ یعنی جنگ کا پیغمبر کہ تلوار سے دین کو عالم مین پھیلاوے اطراف ابو مسعود ایک کتاب کا نام ہی جسکو ابراہیم بن محمد دمشقی نے کہ حدیث کے بڑے حافظ تھے تصنیف کیا نصاری ہند مین مسلمانون پر اعتراض کرتے ہین

مرّة وتقع احیانا ومثل الکافر مثل الارزة لا تزال قائمة حتی تنقعر بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مومن کی مثل بالی کی سی مثل ہی کہ اوسکو ہوا ہلاتی ہی تو کبھی دبھتی ہی اور کبھی گرتی اور کافر کی مثل صنوبر کی سی مثل ہی کہ ہمیشہ
کھڑا رہتا ہی یہان تک جڑ سے اوکھڑ جاوے ف صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہی ہوا سے کم جھکتا ہی اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے
اوکھڑ جاتا ہی جیسے تارا اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب یہ کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت مین گرفتار رہتا ہی تو اوسکے گناہون مین تخفیف
ہوجاتی ہی اور کافر کو مصیبت کم ہوتی ہی اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہی یعنی مومن کو لازم ہی کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبراوے اوسکو خدا کا
احسان سمجھے اور اپنے گناہون کا کفارہ جانے ۱۴۴۷ هم النعمان بن بشیر مثل المؤمنین فی توادهم وتراحمهم کمثل
الجسد اذا اشتکی بعضه تداعی سائره بالسهر والحمی مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ ایمانداروں کی مثل اپنی آپس کی محبت اور ترحم مین بدن کی سی مثل ہی جب بعض بدن مین بیمار اور بیکل ہوا تو باقی عضو بدن کے بیخوابی اور تپ
مین شریک ہوجاتے ہین ف یعنی اگر آنکھ مین درد ہو تو تمام بدن کو بیکلی ہوتی ہی اسی طرح ایمانداروں کی آپس کی محبت کا
حال ہی کہ اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اوسمین شریک ہین یعنی مقتضا کمال ایمان کا یہ ہی کہ ایسی محبت آپسمین حاصل کرین
اور جسکو غیر کا رنج دیکھکر رنج نہو اور باوجود قدرت کے اوسکو بلا سے نہ چھوڑاوے اوسکے ایمان مین نقصان ہی ۱۴۴۸ هم ابن عمر مثل
المنافق کمثل الشاة العائرة بین الغنمین تعیر الی هذه مرّة والی هذه مرّة مسلم مین عبداللہ
بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ منافق کی مثل اوس بکری کی سی مثل ہی جو ہاری ماری پھرتی ہو دو گلّون کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے
درمیان مین کبھی اس ریوڑ مین جھک پڑتی ہو اور کبھی اوسمین ف یعنی منافق شک اور شبہے مین گرفتار رہی کبھی ایمان کی
بات سنکر ایمان کی طرف جھکتا ہی اور کبھی کفر کی بات سنکر کفر کی طرف جھکتا ہی وہ کبخت نہ ادھر کا نہ اودھر کا ۱۴۴۹ هم جابر مثلی و
مثلکم کمثل رجل اوقد نارا فجعل الجنادب والفراش یقعن فیه وهو یذبّ عنها وانا
اخذ بحجزکم عن النار وانتم تفلتون من یدی مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل
اور تمہاری مثل اوس مرد کی سی مثل ہی جسنے آگ جلائی تو اوسمین ٹڈے اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہانکتا جاتا ہی اور مین
پکڑنے والا ہون تمہاری کمر گاہ کو دوزخ سے اور تم چھڑائے بھاگتے ہو میرے ہاتھ سے ف یعنی تم شہوات اور گناہون
مین ایسے گرتے ہو جیسے کیڑے آگ مین گرتے ہین اور مین ہزار ہزار حکمت سے تمکو گناہون سے روکتا ہون جیسے کوئی کسیکا پلّہ پکڑکے
روکتا ہو لیکن تم نہین رکتے اس حدیث سے حضرت کی کمال شفقت اپنی اس گنہگار امت پر ثابت ہوتی ہی ۱۴۵۰ ق هم جابر مثلی ومثل
الانبیاء کمثل رجل بنی دارا فاکملها واحسنها الا موضع لبنة وجعل الناس یدخلونها
ویعجبون ویقولون لو لا موضع اللبنة زاد مسلم فانا موضع اللبنة جئت فختمت الانبیاء
بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور پیغمبرون کی مثل اوس مرد کی سی مثل ہی جسنے ایک گھر بنایا تو
اوسکو پورا بنایا اور ستھرا تیار کیا مگر ایک اینٹ کا مکان رہنے دیا اور لوگ اوس گھر مین آنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے ہاں اینٹ کا مکان
کیون نہ تیار ہوا مسلم نے اتنی روایت اور زیادہ کی ہی سو مین اوس اینٹ کا مکان ہون مین اس طرح آیا کہ مینے پیغمبرون کو ختم کیا ف
یعنی نبوت کا محل بدون خاتم النبیین کے ناتمام تھا جب حضرت تشریف لائے تو محل پورا ہوگیا جتنے عمدہ کمالات بشر مین ممکن تھے

کہ حضرت نے دو انصاری مردوں سے کہا کہ جلدی نکر و ٹھہر جاؤ البتہ یہ عورت تو صفیہ بنت حیی ہی ف صحیح بخاری میں پوری روایت یوں ہی کہ حضرت صفیہ حضرت کی بی بی مسجد میں حضرت کی ملاقات کو آئیں اور حضرت رمضان میں اعتکاف بیٹھے تھے حضرت سے بات چیت کرتی رہیں بات زیادہ گئی حضرت انکو پہونچانے چلے راہ میں دو انصاری مرد ملے تب حضرت نے اون سے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ میری بی بی ہیں اور کوئی اجنبی عورت نہیں ہیں گمان مت ہونا انصاریوں نے کہا کہ سبحان اللہ یا رسول اللہ آپ کی ذات میں بدگمانی کا کیا دخل ہے حضرت نے فرمایا کہ انسان کے بدن میں شیطان اس طرح پھرتا ہی جیسے خون میں ڈرا کہ تمھارے دل میں کچھ بدگمانی ڈالے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی تہمت کے مکانوں سے بچے اور اگر ایسے مقام میں مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگوں میں ظاہر کر دیوے تاکہ لوگ بدگمانی میں گرفتار نہوں ق

۱۴۷۰ أَبُو مُوسَى عَلَى رِسْلِكُمْ أَعْلِمُوهُ وَأَبْشِرُوا إِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلَّى هٰذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ قَالَهُ حِينَ أَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ

بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکر و ٹھہرو میں تمکو سکھلاتا ہوں اور خوشخبری سناتا ہوں کہ الحمد للہ کا تمپر احسان ہی کہ تمھارے سوا کوئی ایسا آدمی نہیں جسنے اس گھڑی نماز پڑھی ہو یا یوں حضرت نے فرمایا کہ تمھارے سوا اس گھڑی میں کسیسنے نماز نہیں پڑھی یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب رات یا وہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی ف ایکبار حضرت نے آدھی رات گئے نماز پڑھی اور یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کا تمپر احسان ہی کہ اس وقت کی عبادت تمھارے ہی واسطے خاص کی اور آدمی عبادت میں

۱۴۷۱ اسوقت تمھارے شریک نہیں ع أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ

مسلم میں ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا اپنی سختی اور آسانی میں اور اپنی خوشی اور ناخوشی میں اور اپنے اوپر غیر کی تقدیم میں ف یعنی حاکم جو حکم کرے اوسکی اطاعت واجب ہی خواہ وہ کام تجھپر سخت ہو یا آسان تو خوش ہو یا ناخوش اور اوس حال میں بھی کہ حاکم تیرے اوپر غیر کو بدون

۱۴۷۲ اوسکی حقیت کے مقدم کرے غیر کو دیوے تجکو نہ دیوے لیکن گناہ میں اطاعت حاکم کی نہیں ع ثَوْبَانُ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ فَإِنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قَالَهُ

مسلم میں ثوبان رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر لازم جان سجدوں کی کثرت اس واسطے کہ کبھی تو ایسا سجدہ نکریگا کہ خدا اوسکے سبب سے تیرا درجہ بلند کرے اور اوسکے سبب سے تیرا گناہ نہ گھٹاوے یہ حضرت نے ثوبان سے فرمایا ف ثوبان حضرت کے چیلے تھے اونھوں نے

۱۴۷۳ حضرت سے پوچھا کہ حضرت مجکو وہ کام بتلائیے جو مجکو بہشت میں لیجاوے حضرت نے یہ حدیث فرمائی ع جَابِرُ عَلَيْكَ بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ يَعْنِي الْكَلْبَ

مسلم میں جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالے بھجنگ کتے کا قتل کرنا جسکی آنکھوں پر دو سفید داغ ہوں کہ وہ شیطان ہی یعنی موذی ہی ف مصابیح میں جابر رضؓ سے

۱۴۷۴ روایت ہی کہ اول حضرت نے کتوں کے قتل کا حکم کیا یہانتک کہ ایک عورت جنگل سے آئی تھی اوسکے ساتھ ایک کتا تھا وہ بھی قتل ہوا پھر حضرت نے کتوں کا مارنا منع کیا اور یہ حدیث فرمائی ق جَابِرُ عَلَيْكَ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا بخاری اور مسلم میں جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالا پھل لیلو کا کہ وہ بہتر اور خوشبودار ہی جابر نے کہا پھر میں نے حضرت سے کہا کہ کیا آپ بھی بکریاں چراتے تھے

حضرت نے ابو الہیثم بن تیہان سے فرمایا ف ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت ایک روز گھر سے نکلے تو صدیق اکبر اور فاروق اعظم کو دیکھا
فرمایا کہ تم کس واسطے گھر سے نکلے ہو انہون نے کہا کہ بھوکھ کے سبب سے حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین بھی اسی واسطے نکلا ہون پھر حضرت
اور صحاب ابو الہیثم انصاری کے گھر گئے وے گھر مین نتھے اونکی جورو نے حضرت کو کمال خوشی اور نہایت تعظیم سے لیا پھر ابو الہیثم آئے تو حضرت اور
اصحاب کو دیکھکر کہا الحمد للہ کہ آج کے دن تو سے برابر کسی کے گھر ایسے بزرگ مہمان نہین پھر وے ایک ٹوکری مین تر اور خشک اور گدر
کھجور لائے حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ پھر ابو الہیثم نے چاہا کہ دودھار بکری کو ذبح کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب حضرت اور صحاب
آسودہ ہوئے تو صدیقؓ اور فاروقؓ سے کہا کہ خدا کی قسم کہ تمسے اس نعمت کا سوال ہوگا کہ تم گھر سے بھوکے نکلے تھے سو صدہا نعمتون کھلانی
معلوم ہوا کہ گر سنگی کی حالت مین بے تکلف دوست کے گھر جانا اور وان کھانا درست ہی یہ سوال مین داخل نہین حضرت نے جو دودھار جانور کے ذبح سے
منع کیا تو دنیاوی مصلحت سے فرمایا کہ جسکا فائدہ سر دست معہود ہو اوسکا ذبح کرنا مناسب نہین اور یہ مطلب نہین کہ اوسکا ذبح کرنا شرع مین حرام ہی 69

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر انا ہی ق ۱۴۵۸ البراء بن عازب انا النبی لا کذب انا ابن
عبد المطلب اللھم نزل نصرک قالہ یوم حنین بخاری اور مسلم مین براء ابن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین
پیغمبر ہون اسمین کچھ جھوٹھ نہین مین عبد المطلب کا بیٹا ہون الٰہی اپنی مدد اوتار یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف کسی شخص نے
براء ابن عازب اس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ تم صحاب لوگ جنگ حنین مین کیا بھاگ گئے تھے تب اونھون نے کہا کہ واللہ حضرت نے تو پیٹھ گرگٹ پیٹھ
نہین پھیری البتہ لشکر کے اگلے لوگون کے قدم اوٹھ گئے تھے اور حضرت سفید خچر پر سوار تھے پھر جب کافرون نے حضرت کو نرغہ کر لیا حضرت سواری
سے نیچے اوترے اور کافرون پر حملہ کر کے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کلام مین باپ دادا کے نام سے فخر نہین کیا بلکہ اپنی نبوت کی حقیت ثابت کی
اسواسطے کہ کافرون نے اہل کتاب سے سنا تھا کہ عبد المطلب کی اولاد مین ایک پیغمبر پیدا ہوگا جو ملک گیری کریگا ۱۴۵۹ ھ انس انا اول
شفیع فی الجنۃ لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت وان من الانبیاء نبیا ما یصدقہ من امتہ
الا رجل واحد مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین اول سفارش کرنے والا مین ہون پیغمبرون مین کسی پیغمبر کی
تصدیق نہین ہوئی جتنی میری تصدیق ہوئی اور البتہ پیغمبرون مین بعضا ایسا بھی پیغمبر ہی جسکی ایک مرد کے سوا اوسکی امت مین کوئی تصدیق
نکریگا ف یعنی جتنی کثرت سے میری امت مسلمان ہی اتنی کسی پیغمبر کی نہین اسواسطے اول مین ہی سفارش کرونگا بہشت مین سفارش ترقی
درجات کی ہوگی ق ۱۴۶۰ ابو ھریرۃ انا اولی الناس بابن مریم الانبیاء اولاد علات لیس بینی
وبینہ نبی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور لوگون کی بہ نسبت قریب تر ہون عیسی بن مریم سے
پیغمبر سوتیلے بھائی ہین اور میرے اور اوسکے درمیان کوئی نبی نہین ف سب پیغمبرون کا دین ایک ہی یعنی توحید اور عبادت اور شریعتین
مختلف ہین تو گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ٹھہرے باپ سب کا ایک اور مائین کئی خلاصہ مطلب حدیث کا یہ کہ جب سب پیغمبر نبوت مین برابر ٹھہرے
تو عیسی کو خاص کر کے خدا کا بیٹا کہنا محض بیجا بات ہی اور یہ جو فرمایا کہ مین عیسی سے قریب تر ہون سو اسکے درمیان کوئی پیغمبر نہین
یعنی یہود عیسی کی پیغمبری کے منکر تھے حضرت اونکی حقیت کے گواہ ہوئے چنانچہ عیسی نے یوحنا کی انجیل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین
کہا ہی کہ میرے بعد فارقلیطا آویگا میری حقیت کا گواہ ہوگا ق ۱۴۶۱ ابو ھریرۃ انا اولی بالمؤمنین من انفسھم
فمن ترک دینا فعلی قضاءہ ومن ترک مالا فلورثتہ بخاری اور مسلم

بہت دعائین مقبول ہوتی ہین لیکن اونکے نزدیک یقینی مقبول دعا ایک ہی ہوتی ہی اور باقی مین امید ہوتی ہی یقین نہین حضرت نے
فرمایا کہ مینے اپنی یقینی مقبول دعا کو اپنی امت کے واسطے رکھہ چھوڑا کہ قیامت کے کٹھن مین انکے کام آوے اس حدیث سے حضرت کی بیحد
شفقت اپنی امت پر ظاہر ہوئی شعرائے مسلمانون کو شکر خدا بجا لانے تمنے پایا مصطفیٰ سا پیشوا دیکھو کیا تم بھی ہو ہمارے ہم مصطفا
حول محشر کا بھی سامان کر گیا ۔ تکو اب لازم ہی اوسکی پیروی ۔ دور کر دو بدعتون کی گمرہی ۔ خ معن بن یزید لک ما اخذت یا معن
صالحت یا یزید ولک ما اخذت یا معن بخاری مین معن بن یزید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تجکو ہو چکا ۱۴۸۱۲
جو تو نے نیت کی اے یزید اور تیرا ہو چکا جو تو نے پایا اے معن ف یزید نے زکوۃ کا مال اپنے وکیل کو دیا کہ کسی محتاج کو
دیوے وکیل نے نادانستہ یزید کے بیٹے معن کو تاریکی مین دیا جب یزید کو یہ حال معلوم ہوا تو اپنے بیٹے کو حضرت پاس لیگیا اور یہ حال
کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تیرے اوپر سے زکوۃ ادا ہو گئی اور اوسکو لینا درست ہوا نادانستگی کے سبب سے اور یہی مذہب ہی
امام اعظم اور امام محمد کا کہ اگر تاریکی مین باپ بیٹے کو زکوۃ دیوے نادانستگی سے تو زکوۃ ادا ہو جاتی ہی دوبارہ زکوۃ دینا ضرور نہین
خ عائشۃ لکن افضل الجہاد حج مبرور بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو افضل ۱۴۸۱۳
جہاد مقبول حج ہی ف بخاری مین روایت ہی کہ حضرت عائشہ رضہ نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ ہم جہاد کو افضل عبادت دیکھتے
ہین اگر فرمائیے تو ہم بھی جہاد کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورتون پر جہاد فرض نہین اونکے حق مین مقبول حج جہاد کے برابر ہی مقبول
حج وہ ہی جسمین گناہ نہین ق ابو ھریرۃ للعبد المملوک المصلح اجران بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی ۱۴۸۱۴
کہ حضرت نے فرمایا کہ غلام نیکوکار کو دو ثواب ہین ف یعنی ایک ثواب خدا کی عبادت کا اور دوسرا ثواب مالک کی اطاعت کا
ھ ابو ھریرۃ للمملوک طعامہ وکسوتہ ولا یکلف من العمل الا ما یطیق مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے ۱۴۸۱۵
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا غلام کا کھانا اور کپڑا احسان پر واجب ہی اور اوس سے کام نکروائے مگر جتنی اوسکو طاقت ہو ق
جبیر بن مطعم لی خمسۃ اسماء انا محمد واحمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر ۱۴۸۱۶
الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہین محمد ہون
اور احمد ہون اور مین ماحی ہون کہ خدا میرے سبب سے کفر کو مٹاتا ہی اور مین حاشر ہون کہ میرے قدم پر لوگونکا حشر ہوگا اور مین عاقب ہون یعنی پچھلا پیغمبر ہون
فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر لم یالن ہی خ ابو ھریرۃ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات ۱۴۸۱۷
قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحۃ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ باقی رہی پیغمبری سے
سوا بشارت دینے والی چیز تب کے اصحاب نے کہا کہ بشارت دینے والی چیز کون ہی حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک خواب ف نبوت کا علم
غیب سے آتا ہی سو فرمایا کہ غیب سے علم آنے کا سوا سچے خواب کے اب کوئی طریقہ نرہا سوا سکے کہ نبوت ختم ہو گئی ق ابو ھریرۃ ۱۴۸۱۸
لم یتکلم فی المہد الا ثلثۃ عیسی بن مریم وصاحب جریج وبینا صبی یرتضع بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا جھولے اور گود مین بولا سوا تین لڑکون کے ایک عیسی بن مریم دوسرے جریج والا لڑکا تیسرے
لڑکا اوس حالت مین کہ ہودھ پیتا جاتا تھا ف یعنی شیر خوارگی کی حالت مین ان تین کے سوا کوئی بچہ نہین بولا حضرت عیسی کا بولنا
تو قرآن مین مذکور ہی کہ حضرت مریم کی پاکدامنی اونکے کلام سے ثابت ہوئی اور جریج والے لڑکے کا قصہ یہ ہی کہ بنی اسرائیل مین جریج ایک

کہ تمھارے پیغمبر نے تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلایا اور آدمیوں کو قتل کیا حال انکہ خونریزی درست نہین کسی پیغمبر نے خونریزی
نہین کی اوسکا جواب یہ ہی کہ باتفاق عقلا ظلم اور کفر نہایت بد چیز ہی اور عدل اور ایمان عمدہ چیز ہی پھر جب ظالم اور کافر اپنے ظلم اور
کفر کو نہ چھوڑے اور حق بات کو کسی طرح نہ سمجھے تو اوسکا قتل کرنا عقل کے نزدیک معیوب نہین تاکہ اور لوگ اوسکی صحبت سے نہ خراب ہون
چنانچہ اگر آدمی کا ہاتھ سڑ جاوے تو اوسکا کاٹ ڈالنا بہتر ہی تاکہ باقی اعضا سڑنے سے بچین علاوہ اسکے توریت اور زبور کو نصاری
حق جانتے ہین حال انکہ توریت مین جہاد کا صاف حکم موجود ہی حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد کا جہاد عالم مین
مشہور ہی جسکو شک ہو توریت مین دیکھ لے بلکہ زبور کی ۴۵ فصل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین داؤد علیہ السلام نے یون فرمایا کہ اے
پہلوان تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار حمائل کر کے ران پر لٹکا عدالت پر سوار ہو تیرا دست راست تجھے ہیبت ناک کام دکھلائیگا اور
زبور کی ۱۱۰ فصل مین حضرت کے حق مین خدا یون فرماتا ہی کہ وہ میرے بندون مین صداقت سے حکم کریگا محتاجون کو بچاویگا ظالمون کو ٹکڑے ٹکڑے
کریگا جب تک آفتاب باقی رہیگا اوسکا دین اور مبارکی اور اوسکا نام باقی رہیگا فقط ان دونون دلیلون سے صاف معلوم ہوا کہ جہاد کرنا عمدہ کام ہی خدا کو پسند ہی اگرچہ
نصاری کو ناپسند ہوا اور یہ جو نصاری کہتے ہین کہ یہ دونون بشارتین عیسیٰ کے حق مین ہین سو صاف غلط ہی اسواسطے کہ عیسیٰ نے
کب تلوار پکڑی اور کس کافر کو مارا اور پہلوان اور مجاہد صادق نہین آتا بلکہ یہ دونون بشارتین ہمارے حضرت کی نبوت پر صاف دلیل ہین

۱۴۶۶ **م** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى مسلم عن
سہل بن سعد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور یتیم کا مہتمم کار اور پرورش کرنے والا بہشت مین ایسے ہین جیسے یہ
دونون انگلیان اور حضرت نے اشارہ کیا کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف **ف** یعنی یتیم کے پرورش کرنے والے
اور اوسکے مال کی حفاظت کرنے والے کا بہشت مین اتنا اونچا درجہ بلند ہی کہ میرے درجے سے ایسا اتصال ہی جیسے آپسمین ان دو انگلیون کا

۱۴۶۷ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر اسم فعل ہی **ق** عَائِشَةُ دُوْنَكُمْ يَا بَنِيْ اَرْفِدَةَ **قالہ**
يَوْمَ عِيْدٍ لِلسُّوْدَانِ وَكَانُوْا يَلْعَبُوْنَ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا لو اپنی ڈھال اور برچھیون کو اے ارفدہ کی اولاد یہ حضرت نے عید کے دن حبشیون سے کہا اور وے کھیل رہے تھے ڈھال اور برچھیون سے
ف ارفدہ حبش کے جد کا نام ہی جسکی وے سب اولاد ہین روایت ہی کہ عید کے دن حضرت عائشہ کے گھر مین حضرت تھے اور حبشی مسجد کے
صحن مین ڈھال اور برچھیون سے کثرت کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کھیل کو اسواسطے دیکھا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہی جیسے

۱۴۶۸ پھری گدکے کی کثرت خصوصًا ایسے مباحات کا عید کے دن کچھ مضایقہ نہین کہ مزید سرور کا سبب ہی **ق** عَائِشَةُ عَلٰى
رِسْلِكِ فَاِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ **قالہ** لِاَبِيْ بَكْرٍ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی نہ کر شاید مجھ کو بھی ہجرت کی اجازت ہو اچاہتی ہی حضرت نے ابی بکر صدیق رضی سے
کہا ہجرت سے پہلے **ف** حضرت سے پہلے سب اصحاب مدینے کی طرف ہجرت کر گئے صدیق اکبر نے بھی حضرت سے ہجرت کی اجازت مانگی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر صدیق اکبر حضرت کے ساتھ ہونے کے لیے منتظر رہے جب حضرت کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت کے ہمراہ مدینے مین
آئے اس حدیث سے نہایت فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنی رفاقت کے واسطے سوا صدیق کے کسیکو نہ ٹھہرایا **ق**

۱۴۶۹ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بخاری اور مسلم مین حضرت صفیہ بنت حیی رضی سے روایت ہی

الباب السابع

صحیح تھین اور ظاہر مین جو ہے ھ ابن عباس لم یکن لھم یوم من حج ولو کان لھم لدعا لھم فیہ یعنی لاھل مکۃ حین دعا لھم ابراھیم علیہ السلام مسلم مین ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تھا اون پاس اون دنون مین اناج اور اگر ہوتا اونکے پاس تو دعا کرتے اونکے لیے اوسمین یعنی مکے کے لوگون کے لیے جس وقت دعا کی اونکے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ف تیسیر الوصول مین لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کی بی بی سے اونکی گذران کا حال پوچھا اونھون نے کہا اچھی طرح ہم فراغت سے رہتے ہین اور اللہ کا شکر کیا پھر فرمایا تمھارا کھانا کیا ہے کہا گوشت فرمایا تمھارا پینا کیا ہے کہا پانی آپنے یہ سنکے دعا کی ای اللہ برکت دے اونکے لیے گوشت اور پانی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اون دنون مین اون پاس اناج نتھا اگر ہوتا تو اوسمین بھی دعا کرتے ف ابوھریرۃ لن یدخل احدا منکم عملہ الجنۃ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منہ بفضل ورحمۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کسیکو بہشت مین اوسکا عمل نہین داخل کریگا صحابہ نے کہا اور نہ آپکو بھی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا اور مجکو بھی بہشت مین میرا عمل نہ لیجاویگا مگر یہ کہ خدا مجکو اپنے فضل اور رحمت مین ڈھانک لیوے ف یعنی بہ دون رحمت اور فضل الٰہی کے صرف نیک عمل ہی نجات کے واسطے کافی نہین حقیقت مین نجات کا سبب خدا کا فضل ہے اور عمل اوسکا اثر اور نتیجہ ہے

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر لکھا ہے ھ انس لما صور اللہ آدم فی الجنۃ ترکہ ما شاء ان یترکہ فجعل ابلیس یطیف بہ وینظر الیہ فلما رآہ اجوف عرف انہ خلق خلقا لا یتمالک مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب پتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت مین تو اوسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اوسکا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اوسکے گرد گھومنا اور اوسکی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اوسکو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ ایسا مخلوق ہے کہ تھم نہ سکیگا یعنی بھوکھ مین بیقرار ہو جایا کریگا اپنے اختیار مین نہ رہیگا ف بعضی روایت مین آیا ہے کہ آدم کا پتلا دنیا مین بنا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بہشت مین بنا تو مطلب یہ ہے کہ تمثیر آدم کا دنیا مین تیار ہوا اور پتلا بہشت مین اور بعضے کہتے ہین کہ روح بہشت مین داخل ہوئی اور پتلا دنیا مین بنا کے اور طائف کے درمیان ایک باغ مین چالیس برس پڑا رہا اس حدیث مین جنت سے مراد وہی باغ ہے فرشتون کو معلوم نتھا کہ اسکا نام کیا ہے اور اسکے پیدا کرنے سے کیا غرض ہے سبکو ایک حیرت تھی جب شیطان نے پتلے کو خوب سا دیکھا بھالا تو خالی پیٹ ہونے سے دریافت کیا کہ بھوکھ مین اسکو اپنی جان پر قابو نہ رہیگا اور یون بولا کہ اگر خدا نے اسکو مجھپر تفضیل دی تو مین اسکی تابعداری نکرونگا اور اگر مجکو اس پر اختیار دیا تو اسکو ہلاک ہی کر ڈالونگا ف جابر لما کذبتنی قریش قمت فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرھم عن آیاتہ وانا انظر الیہ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مجکو معراج کے مقدمے مین قریش نے جھٹلایا تو مین حطیم مین کھڑا ہوا سو خدا نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر کیا تو اونکو اوسکے پتے اور نشانیون سے خبر دینا شروع کیا اور مین اوسکی طرف نظر کرتا جاتا تھا

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر لکھا ہے ق فاطمۃ بنت قیس اما ابو جھم فلا یضع عصاہ عن عاتقہ واما معاویۃ فصعلوک لا مال لہ انکحی اسامۃ قالہ لھا لما طلقھا زوجھا ابو عمرو بن حفص البتۃ فخطبھا ابو جھم ومعاویۃ بن ابی سفیان

حضرت نے فرمایا کہ ہان اور کوئی بھی ایسا پیغمبر ہی جسنے بکریان نہین چرائین **ف** جابر رضہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھہ
ایک منزل مین اوترے اور ہم وہان پیلو کے پھل چن چن کر کھاتے تھے حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکے پھل کھاؤ اور
۱۴۷۵ پیغمبرون نے بکریان اول اسواسطے چرائیان توامت کا انتظام کرسکین **ه** اَبُوْهُرَيْرَةَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ
بِمَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر ویسے عمل لازم
پکڑو جو تم کرسکو اسواسطے کہ خدا کو ملال اور ماندگی نہین ہوتی یہان تک کہ تم تھک جاؤ **ف** حضرت عایشہ رضہ سے بخاری مین
روایت ہی کہ ہمارے یہان ایک عورت آئی اوسنے ایک رسی لٹکائی تھی رات بھر نہ سوتی تھی جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اوسکو پکڑ لیتی
حضرت گھر مین آئے تو رسی کا حال پوچھا تو مینے اوس عورت کا حال بتلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی نفل عبادت جبتک
بہتر ہی کہ خوشی سے ادا ہو اوسمین جی لگے کہ خدا ثواب اور رحمت کو نہین کاٹتا جب تک تمکو مال اور ماندگی عبادت مین نہو
۱۴۷۶ **خ** عَايِشَةُ مَهْلًا يَا عَايِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالتَّفَحُّشَ بخاری مین
حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے عایشہ اپنے اوپر نرمی اختیار کر اور بیجا سختی اور بدگوئی سے
ف اس حدیث کا قصہ دوسرے باب مین گذرا کہ یہودیون نے حضرت کو ساتھا حضرت عایشہ رضہ نے بھی عوض مین سخت کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جن کے سر پر لام ہی **ق** جَابِرٌ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ لَكَ الثَّمَنُ وَ
۱۴۷۷ لَكَ الْجَمَلُ **ق** لَهٗ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی
تیری ہی قیمت ہی اور تیرا ہی اونٹ ہی یہ حضرت نے جابر سے کہا **ف** حضرت نے جابر سے اونٹ مول لیا تھا پھر اونکو قیمت اور
۱۴۷۸ اونٹ دونون بخشے پھر یہ حدیث فرمائی **م** اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ **ق** لِرَجُلٍ جَاءَ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
مسلم مین ابو مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو اس اونٹنی کے عوض سات سو اونٹنی نکیل والیان قیامت مین ملینگی یہ حضرت نے
۱۴۷۹ اوس مرد سے کہا جو ایک نکیل والی اونٹنی لایا پھر اوسنے کہا کہ یہ راہ خدا مین نذر ہی **ه** جَابِرٌ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِيْبَ
دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر بیماری کی ایک دوا ہی پھر جب وہ دوا بیماری کو
پونہچے تو خدا کے حکم سے صحت حاصل ہوتی ہی **ف** یعنی حقیقت مین ہر ایک بیماری کی دوا علم الٰہی مین تجھہ چکی ہی گو اطبا کو
نہ معلوم ہو پھر فرمایا کہ باوجودیکہ ہر بیماری کی دوا ہی لیکن وہ دوا اپنی تاثیر مین مستقل نہین حکیم مطلق کے حکم کی محتاج ہی یہی سبب ہی کہ
۱۴۸۰ سو بار آزمائی دوا بعضی جگہہ مطلق نہین اثر کرتی **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٌ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود اور انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہر ایک عہد شکن کو قیامت کے دن
والیکا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن بقدر اوسکی عہد شکنی کے **ف** جھنڈے سے مطلب کہ فضیحت ہو قیامت مین **ق**
۱۴۸۱ اَبُوْهُرَيْرَةَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوْهَا فَاُرِيْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ اَخْتَبِئَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر کی ایک مقبول دعا ہوتی ہی کہ اوسکو وہ مانگتا ہی
اور مین نے انشاء اللہ کہ ذخیرہ کر رکھون اپنی مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن **ف** ہر چند پیغمبرون کی

اُمّ سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خوشبو تیرے لگی ہی اوسکو تو دھو ڈال تین بار اور جبتے کو تو نکال ڈال پھر کر اپنے عمرے مین جو تو اپنے
حج مین کرتا ہی حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو حضرت پاس جعرانہ کے مقام مین آیا اور اوسنے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی اور اوسکی ڈاڑھی
اور سر کے بال خوشبو سے زرد تھے اور اوسپر جبہ تھا سو اوسنے کہا کہ مینے عمرے کا احرام باندھا ہی تو ایسا ہون جیسا آپ دیکھتے ہین یعنی اس
حالت سے عمرہ کرنا درست ہی یا نہین ف راوی سے روایت ہی کہ مینے عمر فاروق رضہ سے کہا کہ مجکو کمال آرزو ہی کہ مین حضرت کی صورت
وحی اوترنے کے وقت دیکھون جب حضرت جعرانہ کی منزل مین جو مکے کے پاس ہی اوترے تو ایک شخص خوشبو لگائے جبہ پہنے حضرت پاس آیا اوسنے
پوچھا کہ یا حضرت اوس شخص کے حق مین آپ کیا فرماتے ہین جسنے عمرے کی نیت کی ہو اور خوشبو لگائے جبہ پہنے ہو تو حضرت نے ایک ساعت اوسکو
دیکھا پھر حضرت پر وحی اوترنا شروع ہوا عمر فاروق رضہ نے میری طرف اشارہ کیا یعنی اب دیکھ حضرت کی صورت کو سو مینے حضرت کو دیکھا تو وحی
کی شدت سے حضرت کا چہرہ نہایت سرخ ہو گیا تھا جب وحی اوتر چکی تب حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص کہان ہی جسنے مجھسے عمرے کا حال پوچھا تھا
تو لوگ اوسکو بلا لائے حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب عمرے اور حج کی نیت کرے تو خوشبو لگانا اور سیا کپڑا پہننا درست نہین

۱۴۹۷ ق حُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَمَّا اَنَا فَاَفِیْضُ عَلٰی رَاْسِیْ ثَلٰثَ اَکُفٍّ وَقَالَ الْبُخَارِیُّ ثَلٰثًا وَاَشَارَ بِیَدَیْهِ کِلْتَیْهِمَا
قالہ مَکَانَ یَمِیْنٍ وَّاِلٰی الْغُسْلِ عِنْدَهٗ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَمَّا اَنَا فَاِنِّیْ اَغْسِلُ رَاْسِیْ بِکَذَا وَکَذَا بخاری

اور مسلم مین جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تو پانی ڈالتا ہون اپنے سر پر تین انجل اور بخاری نے کہا تین بار اور حضرت نے اپنے
دونون ہاتھون سے اشارہ کیا یعنی سر پر پانی ڈالنے کا پھر حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ اصحاب نے حضرت کے پاس غسل مین شک اور تردد کیا
سو بعض قوم نے کہا مین تو اپنے سر کو فلانی فلانی چیز سے دھوتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل مین تین بار پانی ڈالنا سنت

۱۴۹۸ ہی عرب مین اکثر تنگی سے غسل کرتے تھے اسواسطے حضرت نے انجل کو ذکر کیا ق عَائِشَةُ اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِیَ اللّٰهُ وَکَرِهْتُ
اَنْ اُثَوِّرَ عَلَی النَّاسِ شَرًّا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تو خدا نے چنگا کر دیا اور مجکو برا لگا
کہ لوگون پر فساد اوٹھاؤن ف لبید بن اعصم یہودی نے حضرت پر جادو کیا تھا چنانچہ اوسکا قصہ پانچوین باب مین مفصل
ہو چکا جب اوسکا جادو کرنا ثابت ہوا تو حضرت عایشہ رضہ سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ اوس جادوگر کو سزا دیجیے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی ہر چند جادوگر کی سزا قتل ہی لیکن حضرت خود صاحب حق تھے کہ حضرت کا قصور اوسنے کیا تھا سو حضرت نے دفع شر کی مصلحت سے

۱۴۹۹ اور اپنے مرید کرم سے بدلا نلیا ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ
الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ یَّاْکُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِیَادَةُ کَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ
الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ اَجَابَهٗ بِهِنَّ حِیْنَ سَاَلَهٗ عَنْهُنَّ قَبْلَ
اَنْ یَّاْتِیَهٗ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی تو یہ ہی کہ آگ لوگون کو
پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور پہلا کھانا جسکو بہشتی کھاوینگے سو مچھلی کی کلیجی کی بڑھی نوک ہوگی اور جب کہ مرد کی منی نے
عورت کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو مرد نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا اور جب عورت کی منی نے مرد کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا
تو عورت نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا ان باتون کا حضرت نے عبد اللہ بن سلام رضہ کو اوسوقت جواب دیا جب اونھون نے مسلمان ہونے سے
پہلے ان تینون باتون کو پوچھا ف عبد اللہ بن سلام مدینے مین یہودیون کے بڑے عالم تھے جب حضرت مدینے تشریف لائے تو عبد اللہ بن

عابد مرد تھا عبادت خانے مین نماز پڑھتا تھا کہ اوسکی ماں وہان آئی اوسنے جریج کو پکارا جریج نماز کے سبب سے نہ بولا نماز مین مشغول رہا اوسکی ماں لپٹ گئی دوسرے دن پھر اوسکی ماں اوسکے پاس آئی تو بھی وہ نماز مین تھا اوسکے پکارنے سے نہ بولا تو اوسکی ماں نے یون دعا دی کہ الٰہی یہ مرے جب تک حرام کار کسبیون کا مونہہ نہ دیکھ لیوے بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا بہت چرچا ہوا ایک حرام کار رنڈی تھی جسکا حسن مشہور تھا اوسنے کہا کہ دیکھو مین جریج کو ڈگاتی ہون اور اوسکا تقوی طہارت سب کھوتی ہون سو وہ عورت بدکار اوسکے روبرو گئی اوسنے اوسکی طرف کچھ دھیان بھی نکیا تو وہ ایک چرانے والے پاس گئی جو جریج کے عبادتخانے پاس چرایا کرتا تھا سو اوسنے اوس سے بدکاری کی جب لڑکا پیدا ہوا تو اوس بدکار عورت نے کہا کہ یہ جریج کا لڑکا ہی پھر تو سب بنی اسرائیل جریج سے بد اعتقاد ہو گئے اوسکو عبادتخانے سے نکال لائے اور عبادتخانہ گرا دیا اور اوسپر مارنے لگی جریج نے کہا تمکو کیا ہوا جو مجھکو مارتے ہو لوگون نے کہا تو نے اس کسبی سے بدکاری کی ہے تیرا لڑکا جنی ہے جریج نے کہا وہ لڑکا کہان ہے تو لوگ اوسکو سامنے لائے جریج نے کہا اب مجھکو چھوڑو نماز پڑھنے دو پھر وہ نماز پڑھ لڑکے کے پاس آیا اور اوسکے پیٹ مین انگلی گڑا کر کہا کہ اے لڑکے بول کہ تیرا باپ کون ہے لڑکا بولا کہ میرا باپ فلانا چرانے والا ہی پھر تو سب لوگ جریج کو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادتخانہ سونے کا بنا دین جریج نے کہا کہ مجھے اسکی حاجت نہین جیسا مٹی کا تھا ویسا ہی بنا دو سو اوسی طرح بنا دیا اور شیر خوار لڑکے کا قصہ مجمل یہ ہے کہ اوسکی ماں نے گھوڑے پر سوار ایک مرد کو دیکھا تو کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا کرنا اوس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور کہا الٰہی مجھکو ایسا نکرنا پھر اوسکی ماں نے ایک عورت کو دیکھا کہ اوسکو چوری اور حرام کاری کی علت مین مارتے تھے اوسنے کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا نکرنا لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ کے کہا کہ الٰہی مجھکو ایسا ہی کرنا پھر لڑکے نے کہا کہ وہ سوار ظالم تھا اور یہ عورت محض بے قصور ہی اسواسطے مینے تیرے خلاف دعا کی ف ابو ہریرہؓ ۹۸۹
لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ قَطُّ اِلَّا ثَلٰثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِي ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ اِنِّي سَقِيْمٌ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَوَاحِدَةٌ فِي شَأْنِ سَارَةَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم پیغمبر کبھی ایسی بات نہین بولے جو حقیقت مین سچی ہو اور ظاہر مین جھوٹی ہو سوائے تین بار کے دو باتین خدا کے مقدمے مین ایک اونکا یہ قول کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہ قول بلکہ انکے اس بڑے نے کیا اور ایک بات سارہؓ کے حق مین ف حضرت ابراہیمؑ کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی سو اونکی عید کا جب دن آیا تو اونھون نے چاہا کہ حضرت ابراہیم کو لیجاوین حضرت ابراہیمؑ نے بموجب اونکے اعتقاد کے اپنے رنجانے کا حیلہ اوٹھایا ستارون کو دیکھکر فرمایا کہ مین بیمار ہون یعنی بموجب تمھارے اعتقاد کے گردش آسمانی اسکو چاہتی ہی کہ مین بیمار ہونگا یا دلی رنج کو بیماری کہا اور جب اونکا قوم عید مین شہر کے باہر گیا تو بتخانے مین جاکر سب بتونکو توڑا اور بڑے بت کے کندھے پر کلہاڑا رکھدیا جب قوم نے پوچھا کہ بتون کو کسنے توڑا تو حضرت ابراہیمؑ نے کہا اس بڑے بت نے توڑا جو کندھے پر کلہاڑا رکھے ہی تو وہ شرمندہ ہوئے اپنی بت پرستی کی حماقت پر پر لوگ بڑے بت کی نہایت تعظیم اور عبادت کرتے تھے اسی سبب سے حضرت ابراہیمؑ نے بت شکنی کی تو گویا وہی بت توڑنے کا سبب ہوا اسواسطے حضرت ابراہیمؑ نے اوسکی طرف توڑنے کی نسبت کی اور جب حضرت ابراہیمؑ ملک عراق سے ہجرت کرکے شام کے ملک مین گئے تو وہان کے بادشاہ کا معمول تھا کہ خوبصورت عورت کو چھین لیتا اور اوسکے خاوند کو مار ڈالتا اور اگر بھائی ہوتا تو اوسکو نمارتا تو حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بی بی سارہؓ کو جو نہایت خوبصورت تھین فرمایا کہ اگر بادشاہ تجکو بلاوے اور مجکو پوچھے تو یون کہیو کہ یہ شخص میرا بھائی ہی یعنی دینی بھائی ہی تو یہ دو باتین حقیقت مین

حضرت کے ساتھ آئے یہان سے ہر ایک کی راہین بھیجین یہان حضرت نے سب عرب کو قرآن اور اہل بیت کی تعظیم بتادی اسواسطے کہ
حضرت کو معلوم تھا کہ امت مین اختلاف پڑیگا قرآن کے مضمون سے لوگ غفلت کرینگے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت مین بعضے لوگ
قصور کرینگے بلکہ محبت کہان عداوت پر کمر باندھینگے جیسے خارجی اور ناصبی ہوئے فرمایا کہ میری موت قریب ہے مین ہمیشہ زندہ نہین رہسکتا
کہ تمسے ہر چیز دریافت کرتے رہو میرے بعد ہدایت کی صورت یہی ہے کہ قرآن پر عمل کیجیو کہ اوسمین میرا سارا نور اور ہدایت ہے ہر ایک چیز
مجمل اور مفصل اوسمین موجود ہے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت کرنا کہ وے قرآن کی تفسیر ہین اہل بیت کہتے ہین گھر والون کو سو حضرت کی
بیبیان اور حضرت کی اولاد سب اہل بیت مین داخل ہین ہندوستان مین بھی بی بی کو گھر کے لوگ بولتے ہین بی بی کو اہل بیت مین
نہ داخل کرنا یا تو جہالت ہے یا تعصب بارے الحمد للہ کہ اس حدیث پر پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اسواسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل
قرآن کے موافق ہے قرآن کے ہوتے کسی چیز پر عمل نہین کرتے اور تمام اہل بیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہین بخلاف خارجیون
اور ناصبیون کے کہ اکثر اہل بیت سے عداوت رکھتے ہین اور شیعہ کا تو عجب حال ہے کہ ہر چند آپ کو اہل بیت کا دوست کہتے ہین لیکن
حضرت کی بیبیون کو اہل بیت مین نہین داخل کرتے صرف حضرت فاطمہ کی اولاد کو اہل بیت مین گنتے ہین سو اونمین بھی بہت امامزادون
کو بد کہتے ہین تو حقیقت مین وے سب اہل بیت کے دوست نہ ٹھہرے ایسی واہی محبت کا دین مین کچھ اعتبار نہین جیسے قرآن کی بعضی
سورت کو ماننا اور بعضی سورت کا انکار کرنا درست نہین اور قرآن کو تو شیعہ منصاف جواب دیا ہی کہتے ہین کہ سوا ے اماموں کے
قرآن کا مطلب کوئی نہین بوجھتا گویا انکے نزدیک قرآن مجید توریت اور انجیل کی طرح منسوخ العمل ہے تو صاف ظاہر ہوا کہ
اہل سنت کے سوا اس حدیث پر عمل کسیکو نصیب نہین ق المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم انما بعد فان ۱۵۰۲
اخا كم قد جاءكم تائبين وانى قد رأيت ان ارد اليهم سبيهم فمن احب منكم ان
يطيب ذلك فليفعل ومن احب منكم ان يكون على حظه حتى نعطيه اياه من اول ما يفيء
الله علينا فليفعل يعني وقد هوازن بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ بعد حمد اور صلوٰۃ کے بات تو یہ ہے کہ تمھارے بھائی آئے توبہ کرکے یعنی مسلمان ہوئے مین اور البتہ مینے یہ ٹھہرایا ہے کہ انکے جو قیدی
جو قیدی ہین انکو پھیر دون سو جس شخص کو تم مین یہ بات اچھی لگے تو چاہیے کہ اوسپر عمل کرے یعنی اپنے حصے کے قیدی کو عوض پھیر دیوے
اور جو شخص تم مین چاہے کہ اپنے حصے پر برابر رہے تو اوسکو ہم بدلا دیوین اوس مال سے جو ہمکو اول خدا عنایت کرے تو چاہیے کہ اسپر عمل کرے
یعنی بطور قرض کے پھر حضرت کو مراد ہوازن کا گروہ ہے ق جنگ حنین مین ہوازن کی قوم حضرت سے لڑی اونکی شکست ہوئی اونکے
جورو لڑکے اور مال اصحاب مین تقسیم ہو گیا جب وے لوگ مسلمان ہوئے اور اپنے جورو لڑکے حضرت سے مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی جو اپنا حصہ خوشی سے دیوے تو بہتر ہے اور اگر کسیکو نہ دینا منظور ہو تو ہمکو بطور قرض دیوے ہم اوسکو اور جگہ سے بدلا دیوینگے آخر
سب اصحاب نے اپنے حصے خوشی سے بلا عوض دیے معلوم ہوا کہ امام کو غنیمت کے مال سے قرض لینا درست ہے ص جرير انما بعد فان ۱۵۰۳
الله انزل في كتابه يا ايها الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم من نفس واحدة وخلق منها
زوجها وبث منهما رجالا كثيرا ونساء واتقوا الله الذي تساءلون به والارحام ان الله
كان عليكم رقيبا يا ايها الذين امنوا اتقوا الله ولتنظر نفس ما قدمت لغد واتقوا الله ان

بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے نہین اوتارتا یعنی بہت مارا کرتا ہی اور معاویہ تو مفلس قلاش ہی کہ اوسکے پاس کچھ مال نہین تو اسامہ سے نکاح کر یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے کہا جب اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تو ابو جہم اور معاویہ بن سفیان نے اوسکو نکاح کا پیغام دیا ف فاطمہ بنت قیس نے حضرت سے صلاح پوچھی کہ مین ابو جہم سے نکاح کرون یا معاویہ سے حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلاح دینے مین کسیکا عیب بیان کرنا درست ہی کہ صلاح پوچھنے والا دھوکھا کھاوے یہ غیبت مین داخل نہین ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا الْاِسْلَامُ فَاَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ ق اَلْ لِلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حِيْنَ اَسْلَمَ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام تو مین قبول کرتا ہون اور مال کا حال تو یہ ہی کہ مجکو اوس سے کچھ مطلب نہین یہ حضرت نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا جب وے مسلمان ہوئے ف کفر کی حالت مین مغیرہ کافرون کے قافلے کے رفیق ہوئے پھر اونکو دھوکھا دیکر مار ڈالا اور اوسکا مال لیکر حضرت پاس مسلمان ہونے کو آئے حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ کافر سے بھی دغا کرنا درست نہین ہر چند کہ کافرون کا مال مباح ہی مگر اوسی شرط سے کہ غلبہ ہو اور عہد شکنی نہو اور جب کافر کی رفاقت اور نوکری اختیار کی یا اوسکی امان مین رہے تو اوسکا مال چورانا اور دغا دینا ہرگز درست نہین ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَمِيْنِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَاَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهُ وَاَمَّا الْعَمُوْدُ فَهُوَ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهُوَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُسْتَمْسِكًا بِهٖ حَتّٰى تَمُوْتَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلام رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ راہین جو تو نے اپنے بائین دیکھین سو وے کافرون کی راہین تھین جنکے نامہ اعمال بائین ہاتھ ہونگے اور وے راہین جو تو نے اپنے داہنے دیکھین سو وے نیکون کی راہین تھین جنکے داہنے ہاتھ مین نامہ اعمال ہونگے اور پہاڑ کا تو یہ حال ہی کہ وہ شہیدون کا مقام ہی اور تجکو نہین ملنے کا یعنی تیری قسمت مین شہادت نہین اور ستون تو وہ اسلام کا ستون ہی اور وہ رسی تو اسلام کی رسی ہی تو اوسکو ہمیشہ پکڑے رہیگا مرتے دم تک ف عبد اللہ بن سلام رضی سے روایت ہی کہ مینے خواب مین دیکھا کہ ایک مرد نے مجھسے کہا اوٹھ سو اوسنے میرا ہاتھ پکڑ لیا مین اوسکے ساتھ چلا تو مینے اپنے بائین طرف کئی راہین دیکھین مینے اونمین چلنے کا ارادہ کیا اوسنے کہا انمین مت چل یہ کافرونکی راہین ہین پھر مینے داہنی طرف راہین دیکھین تو اوس مرد نے کہا کہ ادھر چل مین اودھر چلا تو ایک پہاڑ مینے دیکھا اوسنے کہا اسپر چڑھ سو مینے کئی بار اوسپر چڑھنے کا ارادہ کیا ہر بار مین کھسک پڑتا تھا پھر مین اوسکے ساتھ آگے چلا تو مینے ایک ستون دیکھا جسکا سر آسمان سے لگا تھا اور اوسکے سر پر ایک رسی تھی بطور درستگی کے اوس مرد نے کہا اس ستون پر چڑھ مینے کہا کیونکر مین اسپر چڑھ سکونگا کہ اسکا سر تو آسمان سے لگا ہی تو اوسنے مجکو چڑھا دیا مینے سر کی رسی پکڑ لی صبح تک وہ رسی میرے ہاتھ مین بنی رہی پھر مینے یہ خواب حضرت سے کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ قَالَهُ لِرَجُلٍ جَاءَهُ بِالْجِعِرَّانَةِ قَدْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَاْسَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَاَنَا كَمَا تَرٰى بخاری اور مسلم مین یعلی بن

ف فاطمہ بنت قیس کی حدیث سے معلوم ہوا کہ غیبت کا بیان کرنا درست ہی ۱۴۹۴

ف کافرون کے ساتھ دغا کرنا درست نہین ۱۴۹۵

ف عبد اللہ بن سلام کی حدیث سے معلوم ہوا کہ خواب مین جو کچھ دیکھا جاوے اوسکی تعبیر ۱۴۹۶

۱۵۰۶ ح عمر بن تغلب اما بعد فوالله انی لاعطی الرجل وادع الرجل والذی ادع احب الی من الذی اعطی ولکنی اعطی اقواما لما ارای فی قلوبهم من الجزع والهلع واکل اقواما الی ما جعل الله فی قلوبهم من الغنی والخیر منهم عمر بن تغلب بخاری مین عمر بن تغلب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ خدا کی قسم کہ مین دیتا ہون ایک کو اور چھوڑتا ہون دوسرے مرد کو سو جسکو مین چھوڑتا ہون وہ میرے نزدیک زیادہ پیارا ہی اوس سے جسکو مین دیتا ہون لیکن مین تو چند قومون کو دیتا ہون اسواسطے کہ مین اونکے دلون مین بے صبری اور حرص دیکھتا ہون اور بعضی قومون کو اسپر چھوڑتا ہون کہ خدا نے اونکے دلون مین بے پرواہی اور خیر ڈالی ہی اونمین عمر بن تغلب بھی ہی ف حضرت کے پاس کچھ مال آیا حضرت نے بعضون کو دیا اور بعضون کو نہ دیا پھر حضرت کو معلوم ہوا کہ جنکو مال نہین دیا وے رنجیدہ ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سیر کے دینے کو محبت اور نہ دینے کو رنج کا سبب نہ سمجھو

۱۵۰۷ بلکہ بالعکس معاملہ ہی کہ مین صبر کے لالچی لوگونکو دیتا ہون اور قناعت والون کو قناعت پر چھوڑتا ہون ق عائشة امّا بعد یا عائشة فانه بلغنی عنك کذا وکذا فان کنت بریئة فسیبرئك الله وان کنت المممت بذنب فاستغفری الله وتوبی الیه فان العبد اذا اعترف بذنبه ثم تاب تاب الله علیه بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ اے عائشہ مجکو تیری ایسی ایسی بات پہونچی ہی سو اگر تو گناہ سے پاک ہوگی تو خدا تیری پاکی بیان کریگا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی ہو تو مغفرت مانگ خدا سے اور اوسکی طرف توبہ کر اسواسطے کہ بندے نے جب اپنے گناہ کا اقرار کیا پھر توبہ کی تو خدا اوسکی توبہ قبول کرتا ہی اوسپر برحمت متوجہ ہوتا ہی ف

۱۵۰۸ جب حضرت عائشہ پر تہمت ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا پورا قصہ پانچوین باب مین ہو چکا ح ابو الدرداء امّا صاحبکم فقد غامر یعنی ابا بکر رضی الله عنه بخاری مین ابو درداء رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے صاحب نے تو مقرر اپنی جان کو شدت مین ڈالا ہی صاحب سے مراد صدیق اکبر ہین ف اسکا پورا قصہ ہو چکا کہ صدیق اور فاروق سے کسی بات مین رنج ہو گیا تھا صدیق دامن اوٹھائے رنج مین حضرت پاس آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر فاروق بھی آئے اور صفائی ہو گئی

۱۵۰۹ ق کعب بن مالك امّا هذا فقد صدق فقم حتی یقضی الله فیك قاله له بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے تو البتہ سچ کہا سو تو اوٹھ یہان تک کہ خدا تیرے حق مین کچھ حکم کرے یہ حضرت نے کعب بن مالک سے فرمایا ف روایت ہی کہ کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتھ نگئے تھے جب حضرت وہان سے پلٹ آئے تو نجانے والون سے سبب پوچھا منافقون نے جھوٹھی قسمین کھاکر حضرت کو راضی کر لیا جب کعب سے پوچھا تو نے سچے مسلمان تھے انھون نے کہا کہ یا حضرت مینے سواری خریدی تھی اور سامان سفر کا درست کیا تھا آج چلتا ہون کل چلتا ہون یہی کہتے کہتے مین رہ گیا مجکو حقیقت مین کوئی مانع نہ تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور کعب کے مقدمے کو خدا پر سپرد کیا اور فرمایا کہ کوئی کعب سے بات چیت نکرے حق تعالی نے اونکی راستی کی برکت سے پچاس دن کے بعد اونکی توبہ قبول کی اور آیت اوتاری اور جھوٹھے منافقون کی فضیحتی مین اور آسمانون پر سب معلوم ہوا کہ راستی کا انجام نیک ہی اگرچہ اول بظاہر شیخی مین خلل پڑے

الباب الثامن

آٹھوین باب مین کئی فصلین ہین **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر عدد ہی یعنی شمار کی لفظین ہین

سلام نے کہا کہ مین حضرت سے وے سوال کرتا ہون جنکا جواب سوائے پیغمبر کے اور کوئی نہین دے سکتا سو فرمائیے تو کہ قیامت کی پہلی نشانی کون ہی اور بہشتی لوگ پہلا کھانا کیا کھاوینگے اور لڑکا جو باپ سے مشابہ ہوتا ہی اسکا کیا سبب ہی حضرت نے حدیث فرمائی پھر عبداللہ بن سلام مسلمان ہوے ۱۵۰۰ م ابو سعید امّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُهَا فَاِنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَحْيَوْنَ وَلٰكِنْ نَاسٌ اَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ اَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ فَاَمَاتَهُمْ اِمَاتَةً حَتّٰى اِذَا كَانُوْا فَحْمًا اُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِيْءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰى اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيْلَ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اَفِيْضُوْا عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْنُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دوزخی لوگ جو حقیقت مین دوزخ کے لائق ہین سو وے تو اوسمین نہ مرینگے نہ جینگے ولیکن کچھ لوگ ہونگے کہ اونکو دوزخ کی آگ لگے گی اونکے گناہون کے سبب سے یا یون فرمایا کہ اونکی خطاؤن کے سبب سے سو آگ نے اونکو نے دم کر دیا یہان تک کہ جب وے جل کے کوئلا ہو جاوینگے تو شفاعت کا حکم ہوگا سو وے لائے جاوینگے جھنڈ کے جھنڈ تو بہشت کی نہرون پر یکمشت بھیجے جاوینگے پھر حکم ہوگا اے بہشتیو انپر پانی ڈالو تو وے جم اوٹھینگے جیسے جنگلی خودرو دانہ جمتا ہی بہاؤ کے کوڑے کرکٹ مین ف یعنی کافر جو دوزخ کے لیے بنے ہین اونکو موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پاوین نہ زندگی ایسی ہی جسمین جین ہو مگر گنہگار مسلمان دوزخ مین پڑکے چند مدت مردہ ہو جاوینگے یعنی شدت عذاب سے بیہوش ہو جاوینگے گویا مر گئے پھر سزا کے بعد بہشت مین داخل ہونگے

۱۵۰۱ م زید بن ارقم اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهٖ وَاَخَذَ بِهٖ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهُ ضَلَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلٰى ضَلَالَةٍ مسلم مین زید بن ارقم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہی کہ خبردار ہو جاؤ اے لوگو کہ مین آدمی ہون عنقریب ہی کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانے والا آوے تو مین اوسکا کہنا مانون یعنی ملک الموت آوے اور میرا انتقال ہو اور مین تم مین دو بڑی بھاری عمدہ چیزین چھوڑے جاتا ہون اون دو مین اول تو خدا کی کتاب ہی جسمین نور اور ہدایت ہی سو خدا کی کتاب کو لو اور خوب سا اوسکو چمٹ جاؤ یعنی اوسپر عمل کرو اور دوسری بزرگ چیز میرے اہل بیت یعنی گھر والے ہین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے معاملے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے معاملے مین اور ایک یون روایت ہی کہ خدا کی کتاب مین ہدایت اور نور ہی جو اوسکو چمٹ گیا اور جسنے اوسکو لیا وہ ہدایت پر ہوا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور دوسری روایت مین یون ہی کہ قرآن خدا کی رسی ہی یعنی اوسکے ملنے کا وسیلہ ہی جسنے اوسکی پیروی کی وہ راہ پر ہوا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ راہ کو بھولا ف روایت ہی کہ ہجری نو سال جب حضرت حجۃ الوداع کرکے پھرے اور مکے مدینے کے درمیان اوس مقام پر پونہچے جسکا غدیر خم نام ہی تو حضرت نے خطبہ پڑھا خدا کا حمد کیا اور نصیحت کی اور یہ حدیث فرمائی تمام عرب کے گروہ حجۃ الوداع مین حضرت کے ساتھ تھے اور غدیر خم تک

لوگون کو زیان اور نقصان ہوتا ہی ایک تو تندرستی دوسرے روزی سے خاطر جمعی ف یعنی صحت اور فراغت ایسی عمدہ نعمت ہی کہ
آدمی جو عبادت اور دینی کام کرے سو کر سکتا ہی لیکن اکثر لوگ اس نعمت کی قدر نہین جانتے دنیاوی نکے کامون مین غفلت اور ریاسیات مین
۱۵۱۶ اس نعمت کو برباد کرکے دین سے مفلس رہ جاتے ہین ۵ ابوھریرہ ثلث اذا خرج لا ینفع نفسا ایمانھا لم تکن
امنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیرا طلوع الشمس من مغربھا والدجال ودابۃ الارض
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین نشانیان ہین کہ جب وے کھلین تو اوس جان کو ایمان لانا فائدہ کریگا جو اون
نشانیون سے پہلے نہ ایمان لایا ہو یا اپنے ایمان مین کچھ بہتری کی ہو یعنی ایمان کو نفاق سے خالص کیا ہو ایک نشانی تو سورج کا پچھم سے
نکلنا دوسری نشانی دجال تیسری نشانی زمین کا جانور ف یعنی جب یہ نشانیان ظاہر ہوئین تو قیامت نمود ہوگئی ایمان
۱۵۱۷ بالغیب باقی نرہا سو اسطے اوس وقت کا ایمان لانا کچھ فائدہ نکریگا ق ابوھریرہ ثلثۃ لا یکلمھم اللہ یوم
القیمۃ ولا ینظر الیھم ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم رجل علی فضل ماء بالفلاۃ یمنعہ
من ابن السبیل ورجل بایع رجلا بسلعۃ بعد العصر فحلف لہ باللہ لاخذھا بکذا فاخذھا بذلک وانا
فصدقہ وھو علی غیر ذلک ورجل بایع اماما لا یبایعہ الا لدنیا فان اعطاہ منھا وفی
وان لم یعط منھا لم یف بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا قیامت مین نہ بولیگا
اور اونکو نہ دیکھیگا اور نہ اونکو گناہ سے پاک کریگا اور اونکے لیے عذاب دردناک ہی ایک تو وہ مرد جو بیابان مین حاجت سے زیادہ پانی پر ہو
اور مسافر کو اوس پانی سے روکے اور دوسرا مرد وہ ہی جسنے کسی مرد سے ایک جنس کو بیچا عصر کے بعد پھر اوس سے خدا کی قسم کھائی کہ مینے اوس
جنس کو اتنی اور اتنی قیمت کو مول لیا سو اوسنے اوسکو سچا جانا اور حال انکہ اوسنے اتنی قیمت کو نلیا تھا یعنی اوسنے جھوٹی
قسم کھائی اور تیسرا مرد وہ ہی جسنے ایک امام سے بیعت کی اور اوسنے بیعت نہین کی مگر دنیا ہی کے واسطے سو اگر امام نے دنیا سے
اوسکو کچھ دیا تو اوسنے عہد پورا کیا اور اگر اوسنے دنیا سے کچھ نہ دیا تو اوسنے عہد پورا کیا ف بائع کو جھوٹی قسم کھانا ہر وقت
۱۵۱۸ گناہ ہی لیکن عصر کے بعد زیادہ تر گناہ ہی کہ اوس وقت مین فرشتے حاضر ہوتے ہین ۵ ابوھریرہ ثلثۃ لا یکلمھم
اللہ یوم القیمۃ ولا یزکیھم ولا ینظر الیھم ولھم عذاب الیم شیخ زان وملک کذاب
وعائل مستکبر مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن
اور نہ اونکو گناہون سے پاک کریگا اور نہ اونکی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور اونکو سخت مار ہوگی ایک بڈھا حرام کار
دوسرا جھوٹا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج جو رولڑکے والا یعنی غرور سے نہ بیت المال سے اپنا حق لیوے نہ نوکری اور کسب سے اپنے لوگون
کی خبر گیری کرے ف ہر چند حرام کاری اور جھوٹ اور غرور سب کے حق مین بری ہی لیکن ان تین شخص کے حق مین نہایت بیموقع ہی
کہ باوجود پیری کے حرام کاری سراسر شقاوت ہی اور باوجود بادشاہی اور سرداری کے جھوٹ بولنا بیفائدہ ہی اور باوجود محتاجی کے
۱۵۱۹ گھمنڈ کرنا نہایت نامناسب ہی ۵ ابوذر ثلثۃ لا یکلمھم اللہ یوم القیمۃ ولا ینظر الیھم ولا یزکیھم
ولھم عذاب الیم قال فقرأھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث مرات قال ابوذر خابوا
وخسروا من ھم یا رسول اللہ قال المسبل والمنان والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب مسلم مین

اللہ خبیر بما تعملون ۞ تصدق رجل من دینارہ من درہمہ من ثوبہ من صاع برہ
من صاع تمرہ حتی قال ولو بشق تمرۃ مسلم مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو
یہ ہی کہ مقرر خدا نے اپنی کتاب مین یہ آیتین اتاری ہین کہ ای لوگو ڈرو اپنے رب سے جسنے تمکو ایک ذات سے بنایا اور اوسی سے اوسکی جورو
پیدا کی یعنی آدم کی پسلی سے حوا بنائی اور اون دونون سے بہت مرد اور عورتین بکھیرین اور ڈرو خدا سے جسکے نام وسیلے سے آپسمین
سوال کرتے ہو اور ڈرو قرابت کی بدلو کی سے البتہ خدا تمپر نگہبان ہی یعنی تمہارا حال جانتا ہی آئی ایماندارو ڈرو خدا سے اور چاہیے کہ ہر ایک حال
غور کرے کہ اوسنے اپنے واسطے کل کا یعنی قیامت کا کیا سامان کیا اور ڈرو خدا سے مقرر البتہ خدا خبردار ہی جو تم کرتے ہو حضرت نے فرمایا
چاہیے کہ خیرات کرے ہر ایک مرد اپنے دینار سے اور اپنے درم سے اور اپنے کپڑے سے گیہون کے صاع سے چھوہارے کے صاع سے یہان تک حضرت نے
فرمایا کہ آدھی کھجور ہی سہی ف جریر رض سے روایت ہی کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ مضر کا قوم ننگا نہایت محتاج آیا حضرت کو
اوسکا حال دیکھکر نہایت درد آیا بلال رض سے فرمایا کہ اذان دے جب لوگ جمع ہوئے تب حضرت نے خطبہ پڑھکے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سب آدم
کی اولاد ہو تو بے لوگ بھی تمہارے بھائی ٹھہرے تو ان پر احسان کرنا واجب ہوا کہ قیامت مین خیرات تمہاری نجات کا سامان ہوگی
ہر شخص اپنے مقدور کے موافق خیرات کرے اول ایک انصاری مرد اشرفیون کا ایک توڑا لایا اور دوسری روایت یون ہی کہ عمر فاروق
مٹھی بھر اون زمین سے لائے پھر تو تار لگا سب لوگ ہر ایک چیز لائے حضرت نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جو شخص نیک راہ نکالیگا تو
اوس راہ پر چلنے والون کا سب کا ثواب اوسکو ملیگا اور جو بد راہ نکالیگا تو سب کا عذاب اوسپر پڑیگا ۵ جابر رض اما بعد ۱۵۰۴
فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد وشر الامور محدثاتھا وکل
بدعۃ ضلالۃ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ بہتر کلام خدا کی کتاب ہی
اور بہتر طریقہ محمد کا طریقہ ہی اور نہایت برے کام جو دین مین نئے نکالے گئے اور ہر بدعت گمراہی ہی ف یعنی میرے بعد قرآن
اور میری سنت پر چلیو اسواسطے کہ قرآن سے بہتر کوئی کلام نہین اور میرے طریق سے بہتر کسیکا طریق نہین کہ تم میری راہ چھوڑکے اور
کوئی راہ اختیار کرو پھر دین مین نئے کامون سے روکا اور ہر ایک بدعت کی گمراہی بیان کی بدعت اوسکا نام ہی جسکی شرع مین کچھ اصل نہو
ومنہ ابن عباس اما بعد فان ھذا الحی من الانصار یقللون ویکاثر الناس فمن ولی شیئا من امۃ ۱۵۰۵
محمد فاستطاع ان یضر فیہ احدا او ینفع فیہ احدا فلیقبل من محسنھم ویتجاوز عن مسیئھم
بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بعد حمد اور صلوۃ کے بات تو یہ ہی کہ البتہ یہ انصار کا قبیلہ روز
بروز گھٹتا جاویگا انصار کے سوائے اور لوگ بڑھتے جاوینگے سو جو شخص کہ حاکم ہوئے محمد کی امت سے کسی چیز کا پھر اوسکو اپنی حکومت مین
اتنی طاقت ہو کہ کسیکا ضرر کرسکے یا کسیکو فائدہ پونہچا سکے تو چاہیے کہ انصار کے نیکون کی نیکی قبول کرے اور انکے بدکارون سے درگذر
ف حضرت کو معلوم ہوا تھا کہ بنی امیہ کی سلطنت مین انصاریون پر زیادتی ہوگی اسواسطے یہ حدیث انصار کی سفارش
مین فرمائی یعنی امت محمدی کے حاکم کو لازم ہی کہ انکے نیکون کی تعظیم اور توقیر کرے اور انکے بدکارون سے چشم پوشی کرے یعنی اگر کوئی
حرکت تعزیر کے لائق کریں تو حاکم اوسکو ٹال جاوے اور یہ مطلب نہین کہ اگر انصار حد مارنے کا گناہ کرین تو اونپر حد نہ مارے اسواسطے کہ
حدود مین سفارش نہین اور اوسمین حاکم کو کچھ اختیار نہین حضرت نے خود فرمایا ہی کہ اگر فاطمہ بنت محمد چوری کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹون

آگر سے ڈرتا ہی ف تمام عالم سے خدا اور رسول کو زیادہ چاہنے کا یہ بتا ہی کہ خدا اور رسول کی رضامندی کو سبکی رضامندی پر مقدم رکھے خلاف شرع کام مین کسیکی رعایت نکرے خواہ پیر ہو خواہ آقا ۱۵۲۴ ه ابو مالك الاشعري اربع في امتي من امر الجاهلية لا يتركونهن الفخر بالاحساب والطعن في الانساب والاستسقاء بالنجوم والنياحة مسلم مین ابو مالک سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چار خصلتین میری امت مین مانہ کفر کی رسمین ہین جنکو نہ چھوڑینگے ایک تو بڑائی مارنا اپنے خاندانون پر دوسرے پر عیب لگانا لوگون کی نسب مین تیسرے ستارون سے یعنی بخت کی تاثیر سے مینہہ کو سمجھنا چوتھے نوحہ کرنا ف في الحقيقة یہ کفر کی رسمین اس امت مین جاری ہین تمام عوام اعتقاد نجوم اور نوحہ گری مین گرفتار ہین اور خاندان پر فخر کرنا اور غیرون کی نسب مین طعنہ کرنا اکثر خواص مین بھی موجود ہی اللہ پناہ مین رکھے ف عبد الله بن عمرو ۱۵۲۵ اربع من كن فيه كان منافقا خالصا ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها اذا اؤتمن خان واذا حدث كذب واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا چار چیزین ہین کہ جسمین یہ چارون ہونگی وہ خالص منافق ہی اور جسمین ایک خصلت ہوگی اون چارون سے تو اوس مین ایک ہی نفاق کی خو ہی یہان تک کہ اوسکو چھوڑ دیوے ایک تو یہ کہ جب اوسکے پاس امانت رکھے تو اوسمین خیانت کرے دوسرے یہ کہ جب بات کہے تو جھوٹ بولے تیسرے یہ کہ جب قول اور قرار کرے تو اوسکے خلاف کرے چوتھے یہ کہ جب لڑے تو اور جھگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندھے ف منافق دو قسم ہین ایک کہ دل مین کفر ہو صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرے حضرت کے وقت مین جو منافق تھے اسی طرح کے تھے دوسرے یہ کہ دل مین کفر نہین بلکہ اسلام ہی لیکن بسبب اعتقاد اور فسق و فجور مین گرفتار سو اس حدیث مین دوسری قسم کا نفاق مراد ہی یعنی ایمان کے لائق تو یہ تھا کہ آدمی ان بدکامون سے بچتا پھر جب ان کامون مین گرفتار رہا تو اسلام کا لطف اسمین کچھ ظاہر نہوا اسواسطے اوسکو منافق فرمایا ف طلحة بن عبيد الله ۱۵۲۶ خمس صلوات في اليوم والليلة قال هل علي غيرهن فقال لا الا ان تطوع قال وصيام شهر رمضان فقال هل علي غيره فقال لا الا ان تطوع وذكر له رسول الله صلى الله عليه وسلم الزكوة فقال هل علي غيرها فقال لا الا ان تطوع فادبر الرجل وهو يقول والله لا ازيد على هذا ولا انقص منه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افلح ان صدق او دخل الجنة ان صدق بخاری اور مسلم مین طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ نمازین ہین ایک رات اور دن مین یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت سے اسلام کے ارکان پوچھے پھر اوس مرد نے کہا کیا میرے اوپر ان پانچ کے سوا اور بھی نماز ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہین مگر اس طرح کہ تو نفل نماز پڑھے تو درست ہی حضرت نے فرمایا اور رمضان کے مہینے کے روزے پھر اوسنے کہا کیا میرے اوپر اسکے سوا بھی روزہ ہی تو حضرت نے فرمایا کہ نہین مگر یہ کہ تو نفل روزہ رکھے اور حضرت نے اوس سے زکوة کا ذکر کیا تو اوسنے کہا کیا مجھپر زکوة کے سوا بھی دینا فرض ہی حضرت نے فرمایا کہ نہین مگر یون کہ تو بطور نفل دیوے پھر پلٹ چلا وہ مرد اور وہ کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی کہ اسپر نہ بڑھاؤنگا اور نہ اسمین سے کچھ گھٹاؤنگا تو حضرت نے فرمایا کہ مراد کو پہنچا اگر یہ سچا ہی اور دوسری روایتون مین ہی کہ مراد کو

۱۵۱۰ م المقداد احدی سوانحہ یا مقداد قالہ لما ضحک المقداد الی ان وقع الی الارض
یشیر بہ حصۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اللبن وحلبہ الا عنز الثلث مرۃ ثانیۃ مسلم
مقداد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مقداد تیری بدخوئیوں سے ایک بدخو یہ بھی ہی حضرت نے اوسوقت فرمایا کہ جب مقداد یہانتک
ہنسے کہ زمین پر گر پڑے حضرت کے دودھ کا حصہ پی جانے کے سبب سے اور دوسری بار تینوں بکریوں کے دوہنے کی جہت سے ف

۱۵۱۱ اس حدیث کا قصہ پانچویں باب میں مفصل گذرا ماہذہ الا رحمۃ کے بیان میں م ابوھریرۃ اثنتان فی الناس
ھما بھم کفر الطعن فی النسب والنیاحۃ علی المیت مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو خصلتیں لوگون
میں ایسی ہیں جو اُنکے حق میں کفر ہیں ایک تو نسب میں عیب لگانا دوسرے مُردے پر نوحہ کرنا ف یعنی یہ کفر کی رسمیں ہیں اور اگر انکو

۱۵۱۲ حلال جانکر کرے تو صاف کفر ہی ق ابوموسی جنتان من فضۃ انیتھما وما فیھما وجنتان
من ذھب انیتھما وما فیھما وما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربھم الا رداء الکبریاء
علی وجھہ فی جنۃ عدن بخاری اور مسلم میں ابوموسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چاندی کی دو بہشتیں ہیں اونکے برتن اور
جو چیز اونمیں ہی سب چاندی کی ہی اور سونے کی دو بہشتیں ہیں اونکے برتن اور جو چیز اونمیں ہی سب سونے کی ہی اور اوس قوم کے
درمیان اور اپنے رب کے دیکھنے کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں سوائے ایک جلال کی چادر کے کہ اوسکی ذات پاک پر ہی عدن کی بہشت میں

۱۵۱۳ ف اس حدیث میں فرمایا کہ لمن خاف مقام ربہ جنتان اور من دونھما جنتان کا بیان ہی م ابوھریرۃ صنفان
من اھل النار لم ارھما قوم معھم سیاط کاذناب البقر یضربون بھا الناس ونساء کاسیات
عاریات ممیلات مائلات رؤسھن کاسنمۃ البخت المائلۃ لا یدخلن الجنۃ ولا یجدن
ریحھا وان ریحھا لتوجد من مسیرۃ کذا وکذا مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی
لوگ ہیں کہ اونکو میں نہیں دیکھا ایک قوم تو وے ہیں کہ اونکے ساتھ کوڑے رہینگے جیسے بیلوں کی دمیں کہ اونسے لوگون کو
مارینگے اور دوسری قسم وے عورتیں ہیں جو کپڑے پہنے ہیں اور ننگی ہیں مردون کو اپنی طرف جھکاتی ہیں آپ مردون کی طرف جھکتی
ہیں سر اونکے جیسے اونٹون کے جھکے کو ہان وے عورتیں بہشت میں نجاوینگی اور اوسکی خوشبو پاوینگی اور البتہ اوسکی خوشبو
اتنی ہی اتنی اور اتنی دور سے یعنی بہت دور سے ف یعنی حضرت کے وقت میں ایسے لوگ نتھے اول قسم سے چوبدار اور کوڑے والے مراد ہیں
جو مظلوم کو بادشاہ اور حاکم پاس نہیں جانے دیتے بلکہ مارتے ہیں اور دوسری قسم سے مراد بدکار عورتیں ہیں اور یہ جو فرمایا کہ کپڑے پہنے ہیں
اور ننگی ہیں یعنی اونکا ایسا لباس ہی جس سے بدن نظر آتا ہی جیسے مہین دوپٹے اور جالی کی کرتیاں ہیں حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا
لباس حرام ہی اسواسطے کہ لباس سے غرض ہی کہ بدن چھپے پھر جب بدن ہی کھلا رہا تو لباس سے کیا فائدہ ہوا ق ابوھریرۃ

۱۵۱۴ کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان اللہ وبحمدہ
سبحان اللہ العظیم بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو بول ہیں زبان پر ہلکے تول میں بھاری خدا کے
نزدیک پیارے ایک تو سبحان اللہ وبحمدہ دوسرے سبحان اللہ العظیم ۱۵۱۵ خ ابن عباس نعمتان مغبون فیھما کثیر
من الناس الصحۃ والفراغ بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو نعمتیں ہیں جن میں اکثر

نہین کوئی ایسا عامل جو عمل کرے ایک خصلت پر اون چالیس خصلتون سے ثواب کی امید پر اور اوسکے وعدے کو سچا جان کر مگر کہ خدا اوسکو بہشت مین داخل کریگا ف اس حدیث مین اون چالیس خصلتون کو مفصل نہین ذکر فرمایا شاید کہ احسان کے اقسام اربعین یعنی خلق کو طرح طرح کی فائدہ رسانی

۱۵۳۱ **فصل** اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سر پر قسم ہی بلفظ والذي ھ ابو ھریرہ رض والذي نفس محمد بيده لا يسمع بي احد من هذه الامة يهودي ولا نصراني ثم لا يؤمن بالذي ارسلت به الا كان من اصحاب النار مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ نہ سنے گا مجکو کوئی اہل امت سے یہودی ہو خواہ نصرانی اور ایمان نہ لاوے اوسکا جسکے واسطے مین بھیجا گیا یعنی شریعت کا مگر کہ وہ ایمان نلانے والا دوزخیون سے ہوگا ف امت دو قسم ہی ایک امت دعوت یعنی جنکو اسلام کی طرف بلایا اسمین کافر اور مسلمان سب داخل ہین دوسری امت اجابت یعنی جو لوگ ایمان لائے اسمین صرف مسلمان داخل ہین امت سے مراد اس حدیث مین امت دعوت ہی ف یہودی اور نصرانی کو اسواسطے خاص کر کے ذکر کیا کہ باوجود اہل کتاب ہونے کے جب انپر بھی حضرت کا ایمان لانا فرض ہو تو اوروں غیر اہل کتاب کو بطریق اولی ایمان لانا فرض ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہان حضرت کی اور اسلام اور دین کی خبر نہ پہنچی ہو تو وے لوگ معذور ہین

۱۵۳۲ اون سے صرف خدا کی توحید کا سوال ہوگا رسالت کا سوال نہوگا ھ ابو ھریرہ رض والذي نفس محمد بيده لا يسمع بي احد من هذه الامة يهودي ولا نصراني ثم يموت ولم يؤمن الذي ارسلت به الا دخل النار مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین محمد کی جان ہی کہ تم مین سے کسی پر البتہ ایک دن آویگا اور مجکو نہ دیکھیگا پھر تو مقرر میرا دیکھنا اوسکے نزدیک دوست تر ہوگا اوسکے گھر والون اور مال سے باوجود مال اور گھر والون کے ف اس حدیث مین حضرت نے اپنی موت کا اشارہ فرمایا کہ اصحاب حضرت کی صحبت کو غنیمت جانین حضرت کے صرف دیدار کی یہ تاثیر تھی کہ دسمبر مرتبین کامل ہوتا تھا آداب اور نیک اخلاق حاصل ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو اپنے اہل و عیال اور مال سے حضرت کی صحبت زیادہ تر محبوب تھی بلکہ اب بھی عشاق

۱۵۳۳ محبون کا یہ حال ہی کہ خواب مین حضرت کے دیدار سے آنے پر تمام عالم کو قربان کرتے ہین ھ حنظلة الاسيدي والذي نفسي بيده ان لو تدومون على ما تكونون عندي وفي الذكر لصافحتكم الملائكة على فرشكم وفي طرقكم ولكن يا حنظلة ساعة وساعة ثلث مرات مسلم مین حنظلہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اگر تم سدا بنے ہوا اوسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی مین رہو تو البتہ تم سے فرشتے مصافحہ کرین تمھارے فرشون پر اور تمھاری راہون مین ولیکن اے حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت یاد پروردگار ف اصابہ مین حنظلہ سے روایت ہی کہ مین اور صدیق اکبر رض حضرت کے پاس گئے مینے کہا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہوگیا ہی حضرت نے فرمایا کیونکر ہی مینے کہا کہ ہم لوگ حضرت کی خدمت مین رہتے ہین آپ ہمکو دوزخ اور بہشت کو یاد دلاتے ہین گویا ہم آنکھ سے دیکھتے ہین پھر جب ہم حضرت کے پاس سے جاتے ہین اور جورو لڑکون اور کسب و کار مین مشغول ہوتے ہین تو اکثر باتین بھول جاتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حضور ہر دم بنا رہے تو آدمی سے بالکل اس عالم کا کاروبار معطل ہوجاوے فرشتون کا عالم نظر پڑے اسواسطے وہ حال ہر دم نہین رہتا اسکو نفاق نجانا چاہیے کہ غفلت کا آنا حکمت سے خالی نہین شعر غفلت ہمان اگر بود اے عمر دے

۱۵۳۴ بسر بود ف انس والذي نفسي بيده انكم لتحبون الناس لدنياكم يعني الانصار بخاري

ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور اونکی طرف بنظر رحمت نہ دیکھیگا اور
اونکو گناہون سے پاک نکریگا اور اونکو عذاب دردناک ہی ابوذر نے کہا پھر حضرت نے اسکو تین بار پڑھا ابوذر نے کہا کہ برباد ہوگئے وے لوگ
اور اونکو ٹوٹا پڑا کون ہین وے لوگ یارسول اللہ حضرت نے فرمایا ایک ازار کا لٹکانے والا یعنی جسکا پایجامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے رہے
۱۵۲۰ دوسرا خیرات کرنے والا جو احسان جتاوے تیسرا بیچنے والا جو اپنی چیز کی گرم بازاری کرے جھوٹی قسم کھاکر وَاَبُوْ مُوْسٰی ثَلٰثَةٌ
لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ
اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَطَؤُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ
تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین
جنکو دوہرا ثواب ہی ایک مرد اہل کتاب سے یعنی یہودی اور نصرانی جو ایمان لایا اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمد کا دوسرا وہ مملوک
جسنے خدا کا حق اور اپنے مالکون کا حق ادا کیا تیسرا وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اوسنے اوسکو
ادب سکھلایا سو بہت اچھی طرح اوسکو ادب سکھلایا اور اوسکو شرع کے حکم بتلائے سو اوسکی اچھی طرح تعلیم کی پھر اوسکو آزاد کیا بعد اوسکے
۱۵۲۱ اوس سے نکاح کرلیا تو اوسکے واسطے دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب تعلیم اور آزادی کا دوسرا ثواب نکاح کرلینے کا ۞ اَبُوْ قَتَادَةَ
ثَلٰثَةٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ
اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ
عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ مسلم مین ابوقتادہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین روزے ہر ایک مہینے سے
اور رمضان کا روزہ دوسرے رمضان تک سو یہ تمام سال کا روزہ ہی عرفے کے دن کا روزہ مین امید رکھتا ہون خدا سے یہ کہ گناہ مٹا دیگا
ایک برس پہلے کا اور ایک برس پچھلے کا اور محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ پہلے برس کا
گناہ مٹا دیگا ۞ مصابیح مین ابوقتادہ رضہ سے روایت ہی کہ عمر فاروق رضہ نے کہا یارسول اللہ سال بھر کا روزہ رکھنا کیسا
ہی حضرت نے فرمایا کہ سال بھر کا روزہ رکھنے والا نہ روزہ دار ہی نہ بے روزہ یعنی درست نہین پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو سال بھر
۱۵۲۲ روزہ رکھنے کا شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینے مین تین دن روزہ رکھے اوسکو سال بھر کے روزے کا ثواب ملیگا ۞ اُمُّ سَلَمَةَ
ثَلٰثٌ لِلثَّيِّبِ وَسَبْعٌ لِلْبِكْرِ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین رات تین بیوہ عورت کو اور سات رات تین
کواری عورت کو ۞ یعنی اگر بیوہ عورت سے نکاح کرے تو تین رات تین برابر اوسکے پاس رہے اور کواری پاس سات رات تین رہے اور یہی
۱۵۲۳ مذہب ہی امام شافعی کا ۞ اَنَسٌ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ
اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ
مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تین خصلتین ہین کہ
جسمین یہ ہونگی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پاویگا ایک وہ شخص جسکے نزدیک اللہ اور اوسکا رسول تمام عالم سے زیادہ محبوب ہو
دوسرے یہ کہ محبت کرے مرد سے اس طرح کہ نچاہتا ہو اوسکو مگر خدا ہی کے واسطے یعنی محبت مین دنیا کا کچھ لگاؤ نہین تیسرے یہ کہ برا جانے
کفر مین پھر پلٹ جانے کو بعد اسکے کہ خدا نے اوسکو کفر سے نکالا جیسے اوسکو برا لگتا ہی آگ مین ڈالا جانا یعنی کفر سے ایسا ڈرے جیسے

فضائل اعمال حصہ دوم مترجم اردو

من والده ووالده بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم مین سے کوئی پورا
ایمان دار نہین ہوسکتا جب تک مین اوسکے نزدیک اوسکے بیٹے اور اوسکے باپ سے زیادہ تر پیارا نہو جاؤن ف یعنی جب میری
رضامندی کو باپ اور بیٹے کی رضامندی پر مقدم سمجھے تب پورا ایماندار ہے ۱۵۴۰ م انس والذي نفسي بيده لا يؤمن
عبد حتى أكون أحب إليه من والده وولده أو كما قال وفي رواية لمسلم عن انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اوسکی قسم
جسکے قابو مین میری جان ہی کہ پورا ایماندار بندہ نہوگا یہان تک کہ محبت کرے اپنے ہمسائے سے یا یون فرمایا کہ اپنے بھائی مسلمان
سے دوستی رکھے جیسے اپنی جان سے دوستی رکھتا ہی ۱۵۴۱ م ابو هريرة والذي نفسي بيده لتسئلن عن هذا النعيم
يوم القيامة ثم لتسئلن يومئذ عن النعيم ثم لتسئلن يومئذ عن النعيم ف له لابي بكر
وعمر رضي الله عنهما مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی
کہ مقرر تم پوچھے جاؤگے اس نعمت سے قیامت کے دن نکالا تھا تمکو تمہارے گھرون سے بھوکھ نے پھر تم نہ پھرے یہان تک کہ تمکو یہ نعمت ملی
یہ حضرتؐ نے ابی بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ سے فرمایا ف اسکا پورا قصہ ساتوین باب مین گذرا کہ حضرتؐ اور صدیق اور فاروقؓ
بھوکھ کے سبب سے ایک انصاری کے گھر گئے دعوت کے کھانے سے جب خوب آسودہ ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی یون سوال ہوگا کہ نعمت کو ملاعت
الٰہی مین صرف کیا یا معصیت مین ۱۵۴۲ م انس والذي نفسي بيده لتضربونه إذا اصدقكم ولتتركونه إذا
كذبكم يعني عمرو ما أسوء ما لقيني الحجاج كان على رواياقوم يوم بدر مسلم مین انسؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم اوسکو مارتے ہو جب وہ تمسے سچ کہتا ہی اور اوسکو چھوڑتے ہو جب تمسے
جھوٹھ بولتا ہی مراد بنی حجاج کا وہ سیاہ لڑکا ہی جو جنگ بدر کے دن قریش کے آبکش اونٹون پر تھا ف جنگ بدر مین جب حضرتؐ کا
لشکر اور انکا حضرتؐ کے اصحاب ایک سیاہ رنگ لڑکے کو جو قریش کے آبکش اونٹون مین تھا پکڑ لائے اور پوچھا کہ ابوسفیان اور اوسکے
لوگ کہان ہین اوسنے کہا کہ مین اونکو نہین جانتا لیکن ابوجہل وغیرہ تو فلانے مقام پر ہین تب اصحاب اوسکو مارنے لگے اوسنے مار کے ڈر سے
کہا کہ ابوسفیان وغیرہ بھی ہین تب اصحابؓ نے اوسکا مارنا چھوڑا پھر دوسری بار اوس سے پوچھا اوسنے کہا کہ مجکو ابوسفیان کی خبر نہین لیکن
ابوجہل وغیرہ تو موجود ہین اصحابؓ نے اوسکو پھر مارا اور حضرتؐ نماز پڑھتے تھے جب حضرتؐ نے یہ حال دیکھا تب یہ حدیث فرمائی
ف ۱۵۴۳ م ابو هريرة والذي نفسي بيده ليوشكن أن ينزل فيكم ابن مريم حكما مقسطا فيكسر
الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتى لا يقبله أحد بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ عنقریب ہی کہ اوترینگا تم مین ابن مریم کا
بیٹا حاکم عادل ہوکر سو توڑیگا چلیپا کو اور قتل کریگا خوک کو اور گراویگا جزیہ کو اور کثرت سے پھیل پڑیگا مال یہان تک کہ کوئی اوسکو
قبول نکریگا ف قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت مین حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے نزول کرینگے اور نصرانی دین
مٹاوینگے محمدی دین پر عمل کرینگے چلیپا سولی کی صورت کو کہتے ہین جیسے یہ شکل ہی + نصاری اس شکل کی بڑی تعظیم کرتے
ہین اسواسطے کہ اونکے گمان مین حضرت عیسیؑ سولی پر مارے گئے اور ہر چند ابھی نصاری سے جزیہ لینا درست ہی لیکن حضرت عیسیؑ
اپنے وقت مین نصاری سے جزیہ نہ قبول کرینگے اگر وے ایمان نہ لاوینگے تو اونکو قتل کرینگے ف سعد بن ابي وقاص ۱۵۴۴ م ابو هريرة

ان سے پہلے وقتل خوک ووضع جزیہ ونزول عیسیٰ وقت نزول ابن مریم تو نہ بود

پونہچا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی یا یون فرمایا کہ بہشت مین داخل ہوا اوسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہی ف حضرت نے حج کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ اوسکا سوال سب اسلام کے ارکان سے نتھا اور یہ جواوسنے کہا کہ مین نہ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا یعنی ان فرض چیزون مین اپنی طرف سے زیادتی کمی نکرونگا اور یہ مطلب نہین کہ فرض کے سوا سنت نفل نہ ادا کرونگا اور حضرت نے جواوسکے باپ کی قسم کھائی تو عرب کی عادت کے موافق حضرت کی زبان سے نکل گئی تعظیم منظور نتھی یا غیر خدا کی قسم اسکے بعد منع ہوئی ق

۱۵۲۷ عَائِشَةُ خَمْسٌ مِّنَ اللَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ جانور ہین وے سب موذی اور بدذات ہین مارڈالے جاوین حرم مین ایک تو کوا دوسرے چیل تیسرے بچھو چوتھے چوہا پانچوین کتا کاٹنے والا ف جب کہ مین اونکا مارڈالنا درست ہوا تو اور جگہ بطریق اولی اونکو قتل کرنا درست ہی ق

۱۵۲۸ أَبُو هُرَيْرَةَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سات شخص ہین جنکو خدا اپنے سایے مین کھیگا جس دن اوسکے سایے کے سوا کہین سایہ نہوگا یعنی قیامت مین ایک تو منصف سردار دوسرا وہ جوان جوانمرد جوانی سے خدا کی بندگی مین مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا دل مسجدون مین لگا رہتا ہی یعنی بار بار جماعت کے واسطے مسجد مین جاتا ہی اور مسجد کے بناؤ چناؤ مین لگا رہتا ہی چوتھے وے دو مرد جو خدا ہی کے واسطے آپس مین محبت رکھتے ہین ملتے ہین تو اسی پر اور جدا ہوتے ہین تو اسی پر پانچوان وہ مرد جسکو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے بلایا یعنی بدکاری کے واسطے سو اسنے کہا کہ مین خدا سے ڈرتا ہون چھٹا وہ مرد جسنے خیرات کی تو اوسکو چھپایا یہان تک کہ نہین جانتا اوسکا بایان ہاتھ کہ کیا خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتھ نے ساتوان وہ مرد جسنے خدا کو یاد کیا خالی مکان مین سو جاری ہوگئین اوسکی دونون آنکھین یعنی خوف الٰہی سے

۱۵۲۹ عَائِشَةُ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ الرَّاوِي وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ مسلم مین حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دس چیزین پیدایشی سنت ہین ایک تو خوب مونچھ کترانا دوسری داڑھی چھوڑنا بقدر قبضہ تیسری مسواک کرنا چوتھی پانی سے ناک صاف کرنا پانچوین ناخن کاٹنا چھٹی انگلیون کے جوڑون کو دھونا تاکہ میل نہ جم رہے ساتوین بغل کے بال اکھاڑنا آٹھوین زیر ناف کے بال مونڈنا نوین پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا راوی نے کہا کہ مین دسوین چیز بھول گیا مگر یہ کہ کلی ہو یعنی خوب یاد نہین لیکن قرینہ سے معلوم ہوتا ہی کہ دسوین چیز شاید کلی کرنا مراد ہو ف

۱۵۳۰ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهَا مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ بخاری مین عبد اللہ بن عمرو رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چالیس خصلتین ہین اون سب سے اعلی اور عمدہ خیر کو بکری عاریت دینا ہی کہ اوسکا دودھ پیوے

لکھا اگر ہم تمکو رسول اللہ بتاتے تو تمسے کیون لڑتے اور مکے جانے سے تمکو کیون روکتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور محمد رسول اللہ کی جگہ
۱۵۴۸ کاٹ کر محمد بن عبد اللہ لکھا ف ابو ھریرۃ واللہ لان یلج احدکم یمینہ فی اھلہ اثم لہ عند اللہ من
ان یعطی کفارتہ التی فرض اللہ علیکم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مقرر
تم مین سے کسیکا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والون کے حق مین کھائی ہو زیادہ تر گناہ ہی اوسکے لیئے خدا کے نزدیک قسم کے کفارہ
دینے سے جو خدا نے اوسپر فرض کیا ہی ف یعنی ہر چند قسم کا نباہ کرنا بہتر ہی لیکن جسمین اپنے گھر والون کو ضرر پہنچے تو قسم کا
توڑنا اور کفارہ دینا افضل ہی کہ آزردن دل دوستان جہل ست و کفارت یمین سہل ف ابو ھریرۃ وابو شریح
۱۵۴۹ الخزاعی واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن قیل من یا رسول اللہ قال الذی لا یأمن جارہ بوائقہ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض اور ابو شریح رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا
قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا لوگون نے کہا کون شخص ہی یا رسول اللہ جو ایمان نہین رکھتا حضرت نے فرمایا وہ شخص مراد ہی جسکے ہمسایہ لوگ
رنج رسانی اور تکلیفات سے نہ بچ نہین ف معلوم ہوا کہ سلوک کرنا ہمسایے سے فرض ہی اور اوسکو رنج دینا حرام ہی ف
۱۵۵۰ البراء بن عازب واللہ لولا اللہ ما اھتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا فانزلن سکینۃ علینا
وثبت الاقدام ان لاقینا والمشرکون قد بغوا علینا اذا ارادوا فتنۃ ابینا بخاری اور مسلم
مین براء بن عازب رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی اگر نہوتی خدا کی رحمت تو ہم دین کی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے
سو اوتارو ہمپر تسکین کو ہمپر اور قدمون کو جما دے اگر کفار سے ہم ملین یعنی لڑائی کے وقت قدم نہ ہٹے اور مشرکون نے البتہ ہمپر زیادتی
کی ہی جب وے فتنے فساد کا ارادہ کرتے ہین ہم اونکی بات کو نہین مانتے ف سال چہارم مین کافرون نے حضرت پر ہجوم کیا
حضرت نے پناہ کے واسطے مدینے کے گرد خندق کھدائی حضرت خندق سے مٹی نکالتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے

۱۵۵۱ **فصل** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر سین ہی م عقبۃ بن عامر استقیء علیکم ارضون فان
یکفیکم اللہ فلا یعجز احدکم ان یلھو باسھم مسلم مین عقبہ بن عامر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب
تمپر فتح ہونگے ملک اور خدا تمھاری کفایت کریگا سو نہ تھکا دے تمکو مال کے حصون کی غفلت ف یعنی روم اور ایران اور تورن
فتح ہوگا اور مجاہدون کے حصے مین بہت مال آویگا سو فرمایا کہ کہین ایسا نہو کہ تم مال کی کثرت مین جہاد کرنے سے غافل ہو جاؤ اس
۱۵۵۲ حدیث مین خبر ہی اون فتحون کی جو حضرت کے بعد ہوئین اور اشارہ ہی جہاد کی ترغیب کی ف ابو ھریرۃ ستکفون
فتنۃ القاعد فیھا خیر من القائم والقائم فیھا خیر من الماشی والماشی فیھا خیر من الساعی
من تشرف لھا تستشرفہ ومن وجد ملجأ او معاذا فلیعذ بہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ عنقریب فساد ہوگا جسمین بیٹھا شخص بہتر ہوگا کھڑے سے اور اوسمین کھڑا بہتر ہی چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر
دوڑنے والے سے جو اوسکو جھانکے گا تو اوسکو وہ کھینچ لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہ پاوے تو چاہیئے کہ اوسمین پناہ مین
آجاوے ف اس حدیث مین اشارہ ہی اون فسادون کا جو حضرت کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت یعنی اون فساد
عالمگیر کی اصلاح مقدر نہین تو کم کوشش کرنے والا اوسمین بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسی واسطے اکثر اصحاب نے فتنے اور

اور مسلم میں انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ تم لوگ یعنی انصار میرے نزدیک
۱۵۳۵ سب لوگون سے زیادہ تر پیارے ہو حضرت نے دوبار اسکو فرمایا ✦ ابو سعید و قتادۃ بن النعمان والذی نفسی بیدہ
انہا لتعدل ثلث القرآن یعنی سورۃ الاخلاص بخاری مین ابو سعید اور قتادہ بن نعمان رضہ سے روایت ہی
۱۵۳۶ کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم ہی اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ قل ہو اللہ احد برابر ہی قرآن کی تہائی کے ✦ ابو ذر رضہ
والذی نفسی بیدہ لانیۃ الکوثر من عدد نجوم السماء وکواکبہا الا فی اللیلۃ المظلمۃ
المصحیۃ انیۃ الجنۃ من شرب منہا لم یظمأ آخر ما علیہ یشخب فیہ میزابان من الجنۃ
من شرب منہ لم یظمأ عرضہ مثل طولہ ما بین عمان الی ایلۃ ماؤہ اشد بیاضا من
اللبن واحلی من العسل **قالہ** لہ حین قال یا رسول اللہ ما انیۃ الحوض مسلم مین ابو ذر رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ تر ہین آسمان کے چمکتے ہوئے
ستارون کی گنتی سے برتنون کی کثرت جان کہ جیسے ستارون کی کثرت ہوتی ہی اندھیری بدلی والی رات مین بہشت کے
۱۵۳۷ برتن جو اون سے پیے پیاسا نہ رہے آخر زمانے تک یعنی ہمیشہ چھکا رہے اوس حوض مین بہشت کے دو پرنالے بہتے ہین جو اوس سے
پیے پیاسا نہ رہے اوسکا چوڑاؤ لمبائو کے برابر ہی جتنا فرق ہی عمان سے ایلہ تک پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور شیرین تر شہد سے
حضرت نے ابو ذر سے فرمایا جب ابو ذر نے کہا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہین ✦ عمان اور ایلہ شہر ہین شام مین
✦ ابو ہریرۃ والذی نفسی بیدہ لاذودن رجالا عن حوضی کما تذاد الغریبۃ من الابل
۱۵۳۸ عن الحوض بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین ہانکونگا
کچھ مردون کو اپنے حوض کوثر سے جیسے حوض پر سے غیر کے اونٹ ہانکے جاتے ہین ✦ یعنی کنارا اور منافقین اور مرتد حوض کوثر سے
ہٹائے جاوینگے ✦ ابو ہریرۃ والذی نفسی بیدہ لا تدخلون الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا
۱۵۳۹ حتی تحابوا او لا ادلکم علی شیء اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ بہشت مین نجاؤگے جبتک ایمان نلاؤگے اور پورے ایماندار نہ ہوگے جبتک
آپسمین محبت نہ پیدا کروگے کیا مین تمکو نہ بتلاؤن وہ چیز کہ جب اوسکو کروتو آپسمین دوستدار بن جاؤ سلام علیک کرنا رائج کرو
اپنے مسلمان لوگون مین ✦ یعنی بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف ہوا اور ایمان محبت پر موقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر
موقوف ہی پھر حضرت نے محبت حاصل کرنیکا آسان طریقہ بتلایا یعنی السلام علیک کرنا سلام اسواسطے محبت حاصل ہوتی ہی کہ دعاے
خیر ہی یعنی خدا تجکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہی کہ آدمی اپنے خیر خواہ دعا مانگنے والے کو اپنا دوست جانتا ہی تو آپ بھی اوس سے محبت
کرتا ہی ہر چند سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہی لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانون سے نہین ہوسکتی اور سلام آسان
بات ہی کہ ہر ایک کو ہوسکتا ہی اسواسطے حضرت نے اسی کو خاص کرکے بتلایا لیکن افسوس عجب اوٹ زمانہ ہوگیا ہی کہ جہالت اور غرور کے
سبب سے اب بعضے لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہین اور عداوت پر کمر باندھتے ہین محبت اور خیر خواہی کی چیزون اور لوگون کے
نزدیک عداوت کا سبب ہوگئی ✦ ابو ہریرۃ والذی نفسی بیدہ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ
۱۵۳۹

زکوٰۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ پانچوان حصہ اوسکا ادا کرو اور منع کرتا ہون تمکو کدو سے اور سبز گھڑے سے
اور نقیر اور مقیر سے یہ حضرت نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا ف اوس وقت مین شراب کے چار طرح کے برتن رائج تھے ایک تو
کدو اور تونبا اور دوسرے سبز مرتبان تیسرے نقیر یعنی کھجور کی لکڑی کا کریدا ہوا برتن چوتھے مقیر یعنی روغن دار برتن
جسمین روغن قیر ملا ہو جب شراب حرام ہوئی تو حضرت نے اوسکے برتنون کا بھی استعمال کرنا منع کیا تاکہ شراب نوشی یاد پڑے جب کہ
۱۵۵۸ شراب کی عادت چھٹ گئی تو آخر کو ان برتنون کے استعمال کی اجازت دی چنانچہ اور حدیث مین یہ آیا ہی م ابن عباس
اَبْكِي الَّذِي عُرِضَ عَلَى اَصْحَابِكَ مِنْ اَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ
قَالَهُ لِعُمَرَ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین روتا ہون اوس سبب سے
جو میرے آگے لائے تیرے ساتھی اپنے فدیہ لینے سے میرے سامنے ہوا تھا اونکا عذاب اس درخت سے قریب تر پہ حضرت نے عمر فاروق رض سے جنگ
بدر کے بعد فرمایا ف جنگ بدر مین ستر کافر قریش کے گرفتار ہوئے حضرت نے اصحاب سے اون کے مقدمے مین صلاح پوچھی صدیق اکبر نے کہا
یا رسول اللہ یہ لوگ تیری قوم ہین انکو چھوڑ دیجیے شاید کہ مسلمان ہون یا ان سے مسلمان اولاد پیدا ہو اور انسے فدیہ لیجیے چھوٹنے
کے عوض یہ لوگ دیوین تاکہ حضرت کے اصحاب سامان کرکے قوت پکڑین اور فاروق رض اعظم نے کہا کہ یا حضرت ان لوگون نے آپ کو جھٹلایا اور
آپ کو وطن سے نکالا آپ ان سب کی گردن ماریے جب اکثر اصحاب کی صلاح حضرت نے فدیہ لینے پر دیکھی تو حضرت نے فدیہ لیکر اونکو چھوڑ دیا
پھر اس مضمون کی آیت اوتری کہ پیغمبر کو فدیہ لینا لائق نتھا تو حضرت اور ابی بکر صدیق رض ایک درخت کے قریب روتے گئے فاروق اعظم نے
کہا کہ یا حضرت آپ کیون روتے ہین مجکو بھی بتلایئے تاکہ مین بھی روؤن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ اگر عذاب
آتا تو سوا عمر کے کوئی سلامت نہ رہتا اسواسطے کہ مال لینے کی اونکی مرضی نتھی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جس مقدمے مین
وحی نہوتی تھی تو حضرت اوسمین اجتہاد کرتے تھے اگر اوسمین کچھ چوک ہوجاتی تھی تو حق تعالیٰ جلد خبردار کردیتا تھا ق
۱۵۵۹ اِبْنُ عُمَرَ اَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّاهَا
فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمہارے
خوابون کو کہ موافق پڑ گئے پچھلی سات راتون مین سو جو شب قدر کا تلاش کرنے والا ہو سو پچھلی سات راتون مین تلاش کرے
ف شب قدر کو حضرت کے اصحاب نے خواب مین دیکھا کسیںنے تیئیسوین کسیںنے پچیسوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی رمضان
کی پچھلی طاق راتون مین شب قدر ضرور ہی جسکو شوق ہو تلاش کرے یعنی سب طاق راتون مین بیدار رہے اور عبادت کرے
۱۵۶۰ انمین آخر کوئی تو ہوگی خ ابو ہریرہ اَرَاكُمْ يَا بَنِيْ حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ
بَلْ اَنْتُمْ فِيْهِ وَخ مسلم عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ اثْنَا عَشَرَ
مِيْلًا حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ حِمًى بخاری مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتا ہون تمکو اے حارثہ کی اولاد کہ تم نکل گئے
حرم سے یعنی مدینے کی حرم سے پھر حضرت نے اونکی طرف التفات کیا اور فرمایا بلکہ تم اوسی حرم مین ہو اور مسلم نے ابو ہریرہ رض سے
۱۵۶۱ روایت کی کہ البتہ حضرت نے ٹھہرایا بارہ کوس کا رقبہ مدینے کے گرد م ابو ہریرۃ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيْهِمَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ هٰذَا رواية سعد وفي رواية أبي هريرة قط سالكا فجا قال لعمر بن الخطاب رضي الله عنه بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ نہین ملتا تجسے شیطان کسی راہ مین چلتا ہوا ہرگز مگر چل کھڑا ہوتا ہی اوس راہ مین جو تیری راہ کے سوائے ہی یہ روایت سعد کی ہی اور ابو ہریرہ رضہ کی روایت مین کی لفظ سالکا فجا کی لفظ پر مقدم ہی لیکن مطلب مین کچھ فرق نہین یہ حدیث حضرت نے عمر فاروق رضہ کے حق مین فرمائی ف مصابیح مین روایت ہی کہ عمر فاروق رضہ نے حضرت کی خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور حضرت کے پاس قریش کی عورتین جمع ہوکر باتین کر رہی تھین جب عمر فاروق رضہ کے آنے کی خبر ہوئی تو سب پردے مین ہوگئین جب عمر فاروق رضہ اندر آئے تو حضرت کو ہنستا پایا سو کہا کہ خدا آپ کو خوش رکھے یا رسول اللہ کیا سبب ہی آپ کی ہنسی کا حضرت نے فرمایا کہ مجکو عورتون سے تعجب آیا کہ میرے پاس باتین کرتی تھین جب تمھاری آواز سنی تو سب دے مین ہوگئین عمر فاروق رضہ نے عورتون سے کہا ای دشمن اپنی جانون کی تم مجھسے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے نہین ڈرتی تو عورتون نے کہا کہ ہان تم تمسے ڈرتے ہین کہ تم کڑے مزاج کے ہو تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی تیرے کڑے اور مضبوط طبع سے شیطانی کام تیرے گرد پھٹک نہین سکتے حرام کام کا مونکا کیا ذکر ہی کہ تیرے روبرو مباح کام کرنے سے بھی لوگ ڈرتے ہین عمر فاروق رضہ حضرت کے وقت مین محتسبی کی خدمت بھی اسواسطے اون سے لوگ ڈرتے تھے دستور ہی کہ چور جیسے کوتوال سے ڈرتے ہین ویسے بادشاہ سے نہین ڈرتے اتنی بات سے کوئی شخص کوتوال کو بادشاہ سے افضل نہین جانتا اسی طرح اس حدیث سے عمر فاروق رضہ کی فضیلت حضرت پر ثابت نہین ہوسکتی ف ابو هريرة والذي نفسي بيده ما من رجل يدعو امرأته إلى فراشه فتأبى عليه إلا كان الذي في السماء ساخطا عليها حتى يرضى عنها بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ کوئی مرد ایسا نہین جو بلاوے اپنی جورو کو لیٹنے کے واسطے پھر وہ انکار کرے مگر کہ وہ سر غصے رہیگا آسمان والا یہان تک کہ وہ مرد اوس سے راضی ہو ف یعنی عورت کو خاوند سے اس کام مین انکار کرنا درست نہین کیونکہ اس سے خدا ناخوش ہوتا ہی ۱۵۴۵

فصل اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر قسم ہی بلفظ واللہ خ ابو هريرة والله إني لأستغفر الله وأتوب إليه في اليوم أكثر من سبعين مرة بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ مین مقرر استغفار کیا کرتا ہون خدا سے اور توبہ کرتا ہون دن بھر مین ستر بار سے زیادہ ف دوسری روایت مین استغفار کو سو بار فرمایا ہی اس حدیث مین استغفار اور توبہ کرنے کی ترغیب فرمائی یعنی جب پیغمبر معصوم ستر بار یا زیادہ استغفار کرے تو اور گنہگار لوگون کو بطریق اولی استغفار اور توبہ کرنا لازم ہی ۱۵۴۶

ف المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم والله إني لرسول الله وإن لم تستموني اكتب محمد بن عبد الله فقاله ذمن الحديبية بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین تمھارے خدا کا رسول ہون اگرچہ تم مجکو جھٹلاتے ہو لکھدو محمد بن عبد اللہ حضرت نے صلح حدیبیہ کے وقت فرمایا ف چھٹے سال ہجری حضرت عمرہ کرنے کو چلے جب مکے کے قریب حدیبیہ کی منزل پر پہونچے تو کفار قریش نے حضرت کو روکا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ اب کے سال نہ عمرہ کیے حضرت پلٹ جاوین اگلے برس عمرہ کرنے کو تشریف لاوین حضرت نے صلح نامہ لکھوایا کہ یہ صلح نامہ ہی جسپر محمد رسول اللہ نے صلح کی کافرون نے کہا کہ ہم محمد رسول اللہ نہ لکھنے دینگے بلکہ محمد بن عبد اللہ ۱۵۴۷

سُنی ہے اور اسی طرح جو شخص بھی جو دو دشمنوں سے ملے اسکے آگے اسکی سی کہے اوسکے آگے اوسکی سی ق فاطمۃ بنت قیس ۱۵۶۹
تَرْدُدُونَ لِغَيْرِ جَمْعَتِكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ
وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا
وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ
رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَئُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتّٰى
مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعْرِ
لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ
قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتِ ائْتُوا هٰذَا الْقَوْمَ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالُوا لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا
حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وَثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ
إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي
فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ
اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هٰذِهِ فَجَلَسْنَا فِي أَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا
الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعْرِ لَا نَدْرِي مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ
فَقُلْنَا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتِ اعْمِدُوا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي
الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ
شَيْطَانَةً فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا
هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهَا تُوشِكُ أَلَّا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ قُلْنَا عَنْ
أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ
قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ
أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي
عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قَالُوا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَتْهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ
قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ فَأَطَاعُوهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ
كَانَ ذَاكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي أَنَا الْمَسِيحُ
وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا
فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ
وَاحِدَةً مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ

۱۵۵۳ فسادمین گوشہ گیری اختیار کی تھی **ق** ابو حمید الساعدیؓ ستھب اللیلۃ ریح شدید فلا یقم فیھا احد فمن کان لہ بعیر فلیشد عقالہ **قالہ** بتبوک بخاری اور مسلم مین ابو حمید ساعدی رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آج کی رات عنقریب ہی کہ ایک سخت آندھی چلے گی تو اوسمین کوئی کھڑا رہے سو جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے کہ اوسکا زانو بند مضبوط باندھے یہ حضرت نے تبوک مین فرمایا **ف** نوین سال ہجری ملک شام مین حضرت جنگ تبوک مین گئے سو وہان ایک رات یہ حدیث فرمائی چنانچہ نہایت سخت آندھی اوسی رات چلی ایک شخص کھڑا تھا اوسکو آندھی نے اوڑا کر طی کے پہاڑ پر ڈالا الاطلاب

۱۵۵۴ طی اور تبوک سے کئی دنون کی راہ ہی **ق** علی سیخرج قوم فی اخر الزمان حدثاء الاسنان سفھاء الاحلام یقولون من خیر قول البریۃ یقرؤن القران لا یجاوز ایمانھم حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ فاینما لقیتموھم فاقتلوھم فان فی قتلھم اجرا لمن قتلھم عند اللہ یوم القیمۃ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمانے مین کم عمر ناقص عقل کلام کرینگے بہتر لوگون کا سا کلام پڑھینگے قرآن کو ایمان نہ اوترےگا اونکے نرخرون کے نیچے یعنی ایمان کا کچھ اثر نہوگا نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہی شکاری جانور سے سو جہان کہین تم اون سے ملو تو اونکو قتل کرو سو البتہ اونکے قتل کرنے مین قتل کرنے والون کو ثواب ہی قیامت مین خدا کے نزدیک **ف** اس قوم سے خارجی

۱۵۵۵ لوگ مراد ہین جنکو علی مرتضی نے قتل کیا **ھ** ابو ھریرۃ سیکون فی اخر امتی اناس یحدثونکم بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاھم مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عنقریب میری پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو حدیثین ظاہر کرینگے اور وے باتین تمسے کہینگے جو تمنے اور تمہارے باپ دادون نے نہین سنین سو دور بھاگو تم اون سے

ف اس حدیث مین اہل بدعت کا ذکر ہی جو اسلام کے مخالف نئے کامون کو رائج کرتے ہین برخلاف اجماع مسلمین کے خواہ جھوٹی حدیث بناکر خواہ اولیاء اللہ کی طرف نسبت کرکے خواہ اماموں کی طرف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ نئے تحقیق کسی بات کو نمانا چاہیے کہ اسمین دین بگڑتا ہی اور اسی سبب سے ہزارون بدعتین عالم گیر ہوگئین

۱۵۵۶ **فصل فی المضارع** اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر مضارع کا صیغہ ہی **م** انس ائتی باب الجنۃ یوم القیمۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت لا افتح لاحد قبلک مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آؤنگا بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن سو مین دروازہ کھلواؤنگا تو کہیگا چوکیدار تو کون ہی سو مین کہونگا مین محمد ہون تو چوکیدار کہیگا تجھی کا تجھکو حکم ہی کہ کسیکے واسطے تجھسے پہلے

۱۵۵۷ **ق** ابن عباس امرکم باربع وانھاکم عن اربع الایمان باللہ شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وان تؤدوا خمس ما غنمتم وانھاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر **ق** لوفد عبد القیس بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو حکم کرتا ہون چار چیز کا اور منع کرتا ہون چار چیز سے پہلا حکم اللہ کا ایمان لانا یعنی اس طرح گواہی دینا کہ کوئی لائق بندگی کے نہین خدا کے سوا اور محمد رسول ہی اللہ کا اور دوسرا حکم نماز کا قائم کرنا اور تیسرا حکم

سواو نحون نے اوسکی اطاعت کی اوسنے اون سے کہا کہ مقرر یہ بات کیا ہو چکی ہمنے کہا ہان اوسنے کہا خبردار ہو کہ البتہ یہ بات ہو چکی
تب مین بہتر ہی کہ اوسکے تابعدار ہون اور البتہ مین تمکو اپنی خبر بتلاتا ہون کہ مین مسیح ہون یعنی دجال تمام زمین کا پھرنے والا اور البتہ عنقریب
ہی کہ مجکو اجازت ہونیکے کسی سو مین نکلونگا تو سیر کرونگا سو نہ چھوڑونگا کسی گانون کو مگر کہ مین اوسمین اوترونگا جالیس رات کے اندر سوائے
اوسکے کہ اوسمین جانا مجھپر حرام ہی یعنی منع ہی جب کہ مین چاہونگا کہ اون دو بستیون سے کسی مین داخل ہون تو میرے آگے بڑھ آویگا ایک فرشتہ
اور اوسکے ہاتھ مین ننگی تلوار ہوگی کہ مجکو اوسکے جانے سے روکیگا اور البتہ اوسکے ہر ایک ناکے پر فرشتے ہونگے کہ اوسکی چوکیداری کرینگے
پھر حضرت نے اپنے نیشت خارسے منبر پر مکو دیا اور فرمایا کیا مین نے تمکو خبر دار ہو بھلا مین تمکو اس دجال کی خبر دے چکا ہون تو اصحاب نے
کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا کہ مجکو اچھی لگی تمیم کی بات کہ موافق پڑی اوس چیز کے جو مین تمکو دجال اور اوسکے حال سے خبر دیا کرتا تھا
خبردار ہو کہ البتہ دجال دریاے شام یا دریاے یمن مین ہی نہین بلکہ وہ پورب کی طرف ہی وہ پورب کی طرف ہی اور حضرت نے
اشارہ کیا پورب کی طرف ف اول حضرت نے دجال کا مقام دریاے شام یا دریاے یمن مین فرمایا پھر شاید اوسی وقت وحی سے معلوم ہوا
کہ مشرق کی طرف ہی اسی واسطے تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اسکے آگے گیارہوین حدیث مین صاف حضرت نے فرمایا ہی کہ دجال
مشرق سے آویگا بیسان اور زغر و شہر مین شام کے ملک مین اور طبرستان شام کے پاس ہی معلوم ہوا کہ دجال موجود ہی بالفعل اور قریبی ہی
قیامت کے قریب یاجوج خدا کلیگا اور عیسی مسیح کے ہاتھ سے مارا جاویگا ھ اَنَسٌ تَدْمَعُ الْعَیْنُ وَیَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ ۱۵۶۹
اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَاللّٰہِ یَا اِبْرَاھِیْمُ اِنَّا بِکَ لَمَحْزُوْنُوْنَ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا آنسو رہتا ہی
آنکھ اور غم کرتا ہی دل اور نہین کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب کو پسند آوے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہین قسم خدا کی اے ابراہیم ہم تیری
جدائی سے غمناک ہین ف مشکوۃ مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت ابراہیم یعنی حضرت کے فرزند کا جب دم نکلنے لگا تو حضرت
کی دونون آنکھون سے آنسو نکلے تو عبدالرحمن بن عوف نے حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت آپ اور روتے ہین حضرت نے فرمایا کہ ای عبدالرحمن جو انکی دوں قلبز
یہ رونا رحمت کی نشانی ہی پھر حضرت دوسری بار آنسو بھر لائے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا اسپر مخالف
نہین بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہی نوحہ گری اور شکوہ کرنا البتہ صبر کے خلاف ہی اور حرام ہی ف اِبْنُ عُمَرَ تُطْعِمُ ۱۵۷۰
الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ قَالَہٗ لِرَجُلٍ قَالَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کھانا کھلاوے اور سلام کرے اوسکو جسکو تو پہچانے اور جسکو نہ پہچانے حضرت نے
اوس مرد سے کہا جسنے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اسلام کی کون عمدہ خصلت ہی ف معلوم ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سے خواہ
زبان سے خلاصہ اسلام ہی اور معلوم ہوا کہ مسلمان سے سلام کرنے مین آشنائی ضرور نہین مسلمان سے خواہ آشنا ہو خواہ اجنبی سلام کرنا افضل ہی
کہ حق ہی اسلام کا اور محبت کا سبب ہی ھ نَافِعُ بْنُ عُتْبَۃَ تَغْزُوْنَ جَزِیْرَۃَ الْعَرَبِ فَیَفْتَحُھَا اللّٰہُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ ۱۵۷۱
فَارِسَ فَیَفْتَحُھَا اللّٰہُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَیَفْتَحُھَا اللّٰہُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَیَفْتَحُہُ اللّٰہُ مسلم مین نافع بن عتبہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لڑوگے عرب کے ٹاپو سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے ایران والون سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑو فتح کرنا جزیرہ عرب
روم سے سو خدا اوسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے دجال سے سو خدا اوسپر فتح دیگا ف جیسی حضرت نے خبر دی ویسا ہی ہوا اول عرب ایران و فارس
فتح ہوا اوسکے بعد ایران اوسکے بعد روم اور دجال پر فتح امام مہدی کے وقت مین ہوگی یہ عمدہ معجزہ ہی کہ آیندہ خبر مطابق پڑی روم

فرمایا کہ گواہی دیتا ہون کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور مقرر مین خدا کا رسول ہون نہ ملیگا خدا کو کوئی بندہ اس کلمے
کے ساتھ نہ شک لانے والا ان دونون مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین ف یعنی جو کلمہ شہادت پڑھے اور توحید اور رسالت
۱۵۶۲ مین اوسکو کچھ شک نہ ہو سو وہ بہشت مین داخل ہوگا اگرچہ بقدر گناہ کے سزا پاوے خ اَنَسٌ اُوصِیکُمْ بِالْاَنْصَارِ
فَاِنَّهُمْ کَرِشِی وَعَیْبَتِی وَقَدْ قَضَوا الَّذِی عَلَیْهِمْ وَبَقِیَ الَّذِی لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ
وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِیئِهِمْ ح بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون انصار کے
متعلق مین اسواسطے کہ وے میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہین اور البتہ وے ادا کر چکے جو اونپر فرض تھا یعنی دین کی مدد اور باقی
ہی اونکا حق یعنی ثواب اور احسان سو قبول کرو اونکے نیکو کار سے اور ٹال جاؤ اونکے بدکار سے ف یعنی سوائے حدود کے اونکی
۱۵۶۳ خطاؤن کو نہ پکڑو م عَائِشَةُ تَأْخُذُ اِحْدَانَا کُنَّ مَاءَهَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ
تَصُبُّ عَلَی رَأْسِهَا فَتَدْلُکُهُ دَلْکًا شَدِیدًا حَتّٰی تَبْلُغَ سُوَیْدَاءَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَیْهَا الْمَاءَ ثُمَّ
تَأْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّکَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا ق لَهٗ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ شَکْلٍ حِیْنَ سَاَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْمَحِیْضِ
مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لیوے تم مین سے کوئی عورت اپنے پانی اور بیر کی پتی کو یعنی بیر کی پتی پانی مین
جوش کر کے طہارت کرے سو اچھی طرح سے طہارت کرے پھر پانی ڈالے اپنے سر پر پھر خوب ملے یہان تک کہ اپنے سر کی چوٹی پر پہونچے یعنی
سر کو نیچے سے اوپر تک خوب ملے پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے پھر ایک چیتھڑا مشک آلودہ لیوے سو اوس سے پاکی حاصل کرے یعنی اندر رکھے تاکہ بدبو
دفع ہو اور رحم لطفہ قبول کرے یہ حضرت نے اسماء بنت شکل سے فرمایا جب کہ اوسنے حیض کے غسل کی کیفیت پوچھی ف یعنی بیر کی
۱۵۶۴ پتی کو پانی مین جوش کرنے سے یہ فائدہ کہ میل خوب چھوٹ جاوے ق جَابِرٌ تَسْکِیَهٗ اَوْ لَا تَسْکِیَهٖ مَازَالَتِ الْمَلَائِکَةُ تُظِلُّهٗ
بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰی رَفَعْتُمُوْهُ یَعْنِی عَبْدَ اللّٰهِ اَبَا جَابِرٍ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تو اوسکو رو
یا مت رو ہمیشہ اوسپر فرشتے اپنے پرون کا سایہ کیے رہے یہان تک کہ تمنے اوسکی لاش کو اوٹھایا مراد عبد اللہ مین جابر کے باپ
ف جابر کے باپ عبد اللہ جنگ احد مین شہید ہوئے کافرون نے اونکے ناک اور کان اور ہاتھ کاٹ ڈالے تھے اونکی لاش حضرت کے
سامنے کپڑے سے چھپی رکھی تھی جابر نے کپڑا اوٹھا کر دیکھنے کا ارادہ کیا اونکو لوگون نے منع کیا اتنے مین عبد اللہ کی بہن رونی چلاتی آئی تب
حضرت نے اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ شہید پر جتنی مصیبت اوظاہر کی ذلت گذرے اوتنی ہی اوسکی حد کے نزدیک عزت بڑھتی ہی
۱۵۶۵ م اَبُوْ هُرَیْرَةَ تَبْلُغُ الْحِلْیَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوَضُوْءُ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا پہونچیگا
مومن کا زیور جہان تک پہونچتا ہی وضو کا پانی ف یعنی جہان تک وضو کا پانی لگتا ہی وہان تک قیامت مین آفتاب کی گرمی نہ ہوگی
۱۵۶۶ م اَبُوْ هُرَیْرَةَ تَبْلُغُ الْمَسَاکِنُ اَهَابَ اَوْ یَهَابَ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پہونچ جاوینگے گھر اہل تک
۱۵۶۷ یا یون فرمایا کہ یہان تک ف اہاب ایک مقام کا نام ہی مدینے کے پاس یعنی مدینے کی آبادی وہان تک ہو جاوے گی ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّکُمْ
تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
تم پاؤگے بدترین مردم دو رخی آدمی کو جو آوے ان لوگون پاس ایک مونہہ لیکر اور جاوے اون لوگون پاس دوسرا مونہہ لیکر ف
مراد منافق ہی جو مسلمانون مین مسلمان بنے اور کافرون مین کافر اسی طرح وہ شخص بھی جو شیعون مین شیعہ بنے اور سنیون مین تقیہ کرکے

بنی کنانہ کے ٹیلے پر جہان کفار قریش وغیرہ آپسمین مقسم ہوئے تھے کفر پر یعنی اوس مکان مین جسکا محصب نام ہی ف قبل ہجرت کے جب حضرت مکہ مین تھے تو قریش اور بنی کنانہ نے محصب مین اس بات پر باہم قسم کی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے شادی بیاہ نکرین اور انسے کسی چیز کی خرید فروخت نکرین یہان تک کہ وے تنگ ہوکر حضرت کو اونکے حوالے کردینگے چنانچہ تین برس حضرت اور حضرت کی برادری کے لوگ خواہ مسلمان خواہ کافر ایک مکان مین گھرے رہے آگ اور پانی تک وے لوگ نہ دیتے تھے کھانے کا تو کیا ذکر ہی آخر کو خدا نے اون مین پھوٹ ڈالی اور کفار اپنے عہد اور پیمان سے باز آئے بعد اوسکے حضرت نے ہجرت کی مدینے کی طرف آٹھوین سال مکہ فتح ہوا نوین سال حضرت حجۃ الوداع کے واسطے تشریف لائے جب مکے کے قریب پہنچے تو اسامہ نے پوچھا کہ حضرت کل کہان کے مین اتریگا تب حضرت نے حدیث فرمائی اوس مکان مین اترنے کا یہ فائدہ کہ تا خدا کا احسان یاد پڑے کہ جہان کفر پر کافرون نے کمر باندھی تھی ہین مسلمانون

۱۵۶۸ کو خدا نے کیسا غالب کیا اور تاکہ کافر شرمندہ ہون ق ابوھریرۃ یاتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتی یقول من خلق ربک فاذا بلغہ فلیستعذ باللہ ولینتہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آتا ہی شیطان تم مین سے کسی پاس تو کہتا ہی کسنے ایسا پیدا کیا کسنے ویسا بنایا یہان تک کہتا ہی کہ کسنے پیدا کیا تیرے رب کو پھر جب شیطان یہان تک اوسکو پہنچاوے تو اوسکو چاہیے کہ خدا سے پناہ مانگے اور رک رہے ف یعنی جب اوسکو ایسا خیال فاسد آوے تو خدا کی طرف رجوع کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اس خیال سے دل کو ہٹادے اسواسطے

۱۵۶۹ کہ ذکر خدا شیطان کے وسواس کو دفع کردیتا ہی جیسے آفتاب کی روشنی سے ظلمت اور تاریکی دور ہوجاتی ہی م ابوھریرۃ یاتی المسیح من قبل المشرق وھمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملائکۃ وجھہ قبل الشام وھناک یھلک مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا دجال پورب کی طرف سے اور قصد اوسکا ہوگا مدینے کا یہان تک کہ کوہ احد کے پیچھے اوتریگا پھر فرشتے اوسکا مونہہ پھیر دینگے شام کی طرف اور وہین جاکر

۱۵۸۰ ہلاک ہوجاویگا م ابوھریرۃ یاتی علی الناس زمان یدعو الرجل ابن عمہ وقریبہ ھلم الی الرخاء ھلم الی الرخاء والمدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون والذی نفسی بیدہ لا یخرج منھم احد رغبۃ عنھا الا اخلف اللہ فیھا خیرا منہ الا ان المدینۃ کالکیر تخرج الخبیث لا تقوم الساعۃ حتی تنفی المدینۃ شرارھا کما ینفی الکیر خبث الحدید مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ بلاویگا مرد اپنے چچا کے بیٹے کو اور اپنے رشتہ دار کو کہ آؤ عیش و آرام کی طرف آؤ کشایش

روزی کی طرف اور حال انکہ مدینے کا رہنا بہتر ہی اونکے واسطے اگر وے ہون بوجھ والے اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ نہ نکلیگا مدینے والا کوئی مدینے سے بیزار ہوکر مگر کہ خدا اوسکے عوض اوس سے بہتر کو مدینے مین بدل لاویگا خبردار ہو کہ مقرر مدینہ لوہار کی بھٹی کی طرح ہی کہ نکال ڈالتا ہی پلید کو نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ دور کرڈالیگا مدینہ اپنے بدلوگون کو جیسے دور کرڈالتی ہی بھٹی لوہے کی میل کو ف یعنی شام اور عراق کے ملک مین کشایش رزق کے واسطے مدینے کے بعضے لوگ اپنے گھر بار کو لیجاوینگے حال انکہ اونکے

۱۵۸۱ حق مین یہ بہتر نہین کہ حضرت کی ہمسائگی چھوڑین دنیا کے واسطے ق ابوسعید یاتی علی الناس زمان یغزو فئام من الناس فیقال لھم ھل فیکم من رای رسول اللہ فیقولون نعم فیفتح لھم ثم یغزو فئام

مِنْهَا مَا لَا تَأْتِيهِ تَجْرَسُونَهَا فَطَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ بخاری اور مسلم میں فاطمہ بنت قیس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ میںنے تمکو سواسطے جمع کیا ہی اصحاب نے کہا اللہ اور اوسکا رسول زیادہ تر داناہی حضرت نے فرمایا البتہ قسم خدا کی نہین میںنے جمع کیا خوشی سنانے کو نہ ڈر سنانے کو ولیکن میںنے جمع کیا تمکو سواسطے کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا سو آیا پھر اوسنے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھسے ایسی بات کہی جو موافق بڑی اوس بات کے جو مین تمسے کہا کرتا تھا مسیح دجال کی خبر سے اوسنے مجھسے یون بات کہی کہ وہ شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز مین تیس آدمیون کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے سو اونسے ایک مہینا بھر اہر کھیلا کی سمندر مین یعنی شدت موج سے جہاز تباہ رہا پھر وے لوگ جا لگے سمندر مین ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پھر وے جہاز سے پلوار یعنی چھوٹی کشتی مین بیٹھے سو ٹاپو مین داخل ہوئے تو ملا اونکو ایک جانور بھاری دم بہت بالون والا کہ اوسکا آگا پیچھا دریافت نہوتا تھا بالون کے ہجوم سے تو لوگون نے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی اوسنے کہا مین جاسوس ہون لوگون نے کہا جاسوس کیا اوسنے کہا ای لوگو اس مرد پاس چلو جو دیر مین ہی اسواسطے کہ وہ تمھاری خبر کا بہت مشتاق ہی تمیم نے کہا جب اوسنے مرد کا نام لیا تو ہم اوس جانور سے ڈرے کہ کہین شیطان نہو تمیم نے کہا پھر ہم چلے دوڑتے یہان تک کہ دیر مین داخل ہوئے تو دیکھا کہ اوسمین بڑا قد اور آدمی نمود ہوا کہ ہمنے ویسا مخلوق اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہین دیکھا جکڑے ہوئے ہین اوسکے دونون ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونون زانو کے دونون ٹخنون تک لوہے سے ہمنے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی اوسنے کہا تم تو قابو پا گئے میری خبر پر یعنی میرا حال معلوم ہوجاویگا اب تم مجکو بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگون نے کہا کہ ہم لوگ عرب ہین سوار ہوئے تھے سمندر کے جہاز مین تو ہمنے پایا سمندر کو جب کہ وہ جوش مین تھا سو کھیلا کی اہر ہمسے ایک مہینا بھر پھر ہم آ لگے تیرے اس ٹاپو سے پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی مین پھر داخل ہوئے ٹاپو مین سو ملا ہمکو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالون والا ہم نہ جانتے تھے اوسکا آگا پیچھا بالون کی کثرت سے ہمنے اوس سے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہی سو اوسنے کہا مین جاسوس ہون ہمنے کہا جاسوس کیا اوسنے کہا چلو اوس مرد پاس جو دیر مین ہی کہ البتہ وہ تمھاری خبر کا مشتاق ہی سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اوس سے ڈرے کہ کہین شیطان ہو پھر اوس مرد نے کہا کہ مجکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے ہمنے کہا کہ کون سا اوسکا حال تو پوچھتا ہی اوسنے کہا کہ مین اوسکے نخلستان سے پوچھتا ہون کہ پھلتا ہی ہمنے اوس سے کہا کہ ہان پھلتا ہی اوسنے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہی کہ وہ نہ پھلیگا اوسنے کہا کہ بتلاؤ مجکو طبرستان کے دریا سے ہمنے کہا کون سا حال اوس دریا کا تو پوچھتا ہی اوسنے کہا کہ کیا اوسمین پانی ہی لوگون نے کہا اوسمین بہت پانی ہی اوسنے کہا البتہ اوسکا پانی عنقریب جاتا رہیگا اوسنے کہا خبر دو مجکو زغر کے چشمے سے لوگون نے کہا کون سا حال اوس چشمے کا پوچھتا ہی اوسنے کہا اوس چشمے مین کیا پانی ہی اور وہان کے لوگ اوس چشمے کے پانی سے کیا کھیتی کرتے ہین ہمنے اوس سے کہا ہان اوسمین بہت پانی ہی اور وہان کے لوگ کھیتی کرتے ہین اوسکے پانی سے اوسنے کہا مجکو خبر دو عرب کے پیغمبر سے کہ اوسنے کیا کیا لوگون نے کہا وہ مقرر نکلا مکے سے اور اترا مدینے مین اوسنے کہا کیا اوس سے عرب لڑے ہمنے کہا کہ ہان اوسنے کہا کیونکر اوسنے اونکے ساتھ کیا ہمنے اوسکو خبر دی کہ وہ غالب ہو گیا اپنے گرد و پیش کے عرب پر

ہو مین تمیم داری نہیان فضائل کے بیچ فرماوے

ف اس حدیث سے اویس قرنی کی عمر فاروق اور علی مرتضیٰ پر فضیلت نہین ثابت ہوسکتی سواسطے کہ تابعی اصحاب سے افضل نہین ہوسکتا اور صرف دعا کروانے سے فضیلت ثابت نہین ہوتی سواسطے کہ خود حضرت نے اپنے واسطے بعضے لوگون سے دعا کروائی ہی

۱۵۸۳ بلکہ پانچون وقت کی اذان مین تمام امت سے اپنے مقام محمود کے حاصل ہونے کے واسطے دعا کرنے کو فرمایا ہی م جَابِرٌ يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَكِنْ طَعَامُهُمْ ذَلِكَ جُشَاءٌ كَرَشْحٍ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالْحَمْدَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کہا یا کرینگے بہشتی لوگ بہشت مین اور پیا کرینگے نہ جاکھ ورجاوینگے نہ رینٹ جھاڑینگے اور نہ پیشاب کرینگے لیکن اونکا کھانا ڈکار ہوجاویگا جیسے مشک کی تراوت اونکو الہام ہوا کریگی تسبیح اور خدا کی ستایش جیسا اونکو سانس کا الہام ہوتا ہی ف یعنی بہشت عالم پاک ہی وہان کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح پر نہین بلکہ وہان کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینا ہوکر نکل جایا کریگا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہی اسی طرح اوس عالم پاک مین سبحان اللہ

۱۵۸۴ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہوکر روح کا راحت افزا ہوگا م أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مسلم مین ابو مسعود انصاری سے جنکا عقبہ بن عمرو نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امامت کرے قوم کی جو اونمین قرآن کا بڑا قاری ہو سو اگر وے لوگ قرات مین برابر ہون تو جو بڑا عالم حدیث اور فقہ کا ہو سو امامت کرے اور اگر حدیث اور فقہ مین بھی سب برابر ہون تو امامت کرے جسنے اونمین سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت مین سب برابر ہون تو اونمین بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کرے ایک مرد دوسرے مرد کی حکومت کے مقام مین اور نہ بیٹھے اوسکے گھر مین اوسکی مسند پر بدون اوسکی اجازت کے ف فقہ مین لکھا ہی کہ امامت مین افضل عالم ہی اوسکے بعد قاری اوسکے بعد متقی اوسکے بعد بڑی عمر والا اور اس حدیث مین قاری کو عالم پر فضل فرمایا سواسطے کہ حضرت کے وقت مین جو قاری ہوتا تھا سو عالم بھی ہوتا تھا اور پچھلے زمانے مین اکثر لوگ قاری ہوتے ہین اور عالم نہین ہوتے سواسطے فقہ مین عالم کو قاری پر مقدم رکھا اور ہجرت کا ثواب اصحاب پر ختم ہوا

۱۵۸۵ سواسطے فقہ مین پرہیزگاری کو ہجرت کے قائم مقام کیا م أَنَسٌ يَبْقَى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَبْقَى ثُمَّ يُنْشِئُ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ باقی رہیگا بعضا مکان بہشت کا جس مدت تک کہ خدا اوسکے باقی رہنے کو چاہیگا پھر خدا اوسکے واسطے ایک خلق کو پیدا کریگا جس قسم سے کہ چاہیگا ف یعنی بہشت ایسا وسیع مقام ہی کہ باوجود بہشتیون کے داخل ہونے کے کچھ مکان خالی رہجاویگا پھر چند مدت کے بعد خدا اوسکو بھی کسی

۱۵۸۶ مخلوق سے آباد کریگا م أَنَسٌ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْبَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دجال کے تابع ہونگے اصفہان کے ستر ہزار یہودی اونپر سیاہ چادرین ہونگی ق

۱۵۸۷ أَنَسٌ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیچھے لگی جاتی ہین مردے کے تین چیزین اوسکے قرابتی لوگ اور مال اور عمل

۱۵۷۲ ف ام سلمہ تقتل عمارا الفئۃ الباغیۃ بخاری میں حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمار کو باغی گروہ قتل کریگا ف جنگ خندق میں حضرت نے عمار بن یاسر کا سر سہلا کر یہ حدیث فرمائی جب کہ علی مرتضی اور معاویہ بن ابی سفیان میں جنگ صفین ہوئے تب عمار شہید ہوئے عمار علی مرتضی کے لشکر میں تھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ معاویہ کا لشکر باغی تھا اور اوس وقت

۱۵۷۳ میں امامت کا حق علی مرتضی کی ذات پاک پر منحصر تھا م ابوھریرۃ تقوم الساعۃ والرجل یحلب اللقحۃ فما یصل الاناء الی فیہ حتی تقوم والرجلان یتبایعان الثوب فما یتبایعانہ حتی تقوم والرجل یلوط حوضہ فما یصدر حتی تقوم مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوجاویگی اور حال انکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پونہچا ہوگا برتن اوسکے مونہہ تک کہ قیامت آجاویگی اور دو مرد خرید فروخت کرتے ہونگے کپڑے کی سو وے خرید فروخت کرچکے ہونگے کہ قیامت آجاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کررہا ہوگا سو اوسکو درست کرنے نہ پایا ہوگا کہ قیامت آجاویگی ف اس حدیث میں امت کو قیامت سے آگاہ کردیا کہ اوس سے غافل نہ رہیں اسواسطے کہ قیامت ہونے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں لوگ اپنے دنیا کے کاموں میں مشغول ہونگے کہ اچانک قیامت آجاویگی انجیل میں عیسی

۱۵۷۴ علیہ السلام نے بھی اسی حدیث کے مطابق فرمایا ہے کہ قیامت ناگہان آجاویگی جب کہ لوگ اپنے کاروبار میں مشغول ہونگے م المستورد القرشی تقوم الساعۃ والروم اکثر الناس مسلم میں مستورد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی اوس حال میں کہ رومی لوگ یعنی نصاری سب لوگوں سے بہت ہونگے ف اس حدیث میں اشارہ ہے کہ قیامت کے قریب نصاری اکثر زمین کے

۱۵۷۵ حاکم ہوجاوینگے م ابوھریرۃ تقیء الارض افلاذ کبدھا امثال الاسطوان من الذھب والفضۃ فیجیء القاتل فیقول فی ھذا قتلت ویجیء القاطع فیقول فی ھذا قطعت رحمی ویجیء السارق فیقول فی ھذا قطعت یدی ثم یدعونہ فلا یاخذون منہ شیئا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگل دیویگی زمین اپنے جگر کے ٹکڑے ستونوں کے برابر سونے اور چاندی کے یعنی زمین کے اندر کے خزانے اور چاندی سونے کی کھانیں قیامت میں زمین پر ظاہر ہوجاوینگی تو آویگا قاتل سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں میں نے فلانے کو قتل کیا اور آویگا برادری کا حق کاٹنے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت میں میں نے برادری کا حق کاٹا اور آویگا چور تو اوسکا ہاتھ کاٹا گیا پھر اوس مال کو چھوڑ دینگے سونہ لیوینگے اوسمیں سے کچھ بھی ف یہ قیامت کے قریب ہونے کا خوف قیامت سے فرصت کہاں

۱۵۷۶ جو آدمی مال کو لیوے ق ابوسعید تکون الارض یوم القیمۃ خبزۃ واحدۃ یکفوھا الجبار بیدہ کما یکفا احدکم خبزتہ فی السفر نزلا لاھل الجنۃ بخاری اور مسلم میں ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوجاویگی زمین قیامت کے دن ایک روٹی اوسکو اولٹے پلٹے گا خدا اپنے دست قدرت سے بہشتیوں کی مہمانی کے واسطے جیسے ہر ایک آدمی اولٹتا پلٹتا ہے اپنی روٹی کو سفر کی حالت میں ف یعنی زمین کی صورت ارضی منقلب ہوکر غذائی صورت ہوجاویگی بہشتیوں کے واسطے اور یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہیں اسواسطے کہ اب بھی زمین سے عجیب اور غریب مزے دار میوے نکلتے ہیں اگر تمام زمین کو شیرین میٹھا کردے تو کون تعجب ہے ق ابوھریرۃ ینزل غدرا ان شاء اللہ بحیث بنی کنانۃ حیث تقاسموا علی الکفر یعنی المحصب بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اترینگے گل لشکر اللہ

یارسول اللہ ایہما اھو قال القتل القتل بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قریب ہو جاویگا زمانہ اور کم ہو جاویگا علم اور لوگوں پر بخیلی ڈالی جاویگی یعنی زکوٰۃ اور خیرات کی رسم جاتی رہیگی اور عالم میں فساد ظاہر ہونگے اور کثرت سے ہرج ہوگا آپ سے کہا کہ یارسول اللہ ہرج کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ قتل قتل یعنی خونریزی کثرت سے ہوگی **ف** قیامت کی نشانیاں اس حدیث میں ارشاد فرمائیں اور یہ بھی فرمایا کہ زمانہ قریب ہو جاویگا یعنی قیامت کا زمانہ متصل ہو جاویگا یہ طلب کہ رات اور دن جیسے چھوٹے معلوم ہونگے **ق** التس ۱۵۹۱
یجمع اللہ الناس یوم القیمۃ فیھتمون لذلک فیقولون لو استشفعنا علی ربنا حتی یریحنا من مکاننا ھذا
فیاتون ادم فیقولون انت ادم ابو الخلق خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ وامر الملئکۃ
فسجدوا لک اشفع لنا عند ربک حتی یریحنا من مکاننا فیقول لست ھناکم فیذکر خطیئتہ التی اصاب
فیستحیی ربہ منھا ولکن ائتوا نوحا اول رسول بعثہ اللہ فیاتون نوحا فیقول لست ھناکم فیذکر
خطیئتہ التی اصاب فیستحیی ربہ منھا ولکن ائتوا ابراھیم الذی اتخذہ اللہ خلیلا فیاتون
ابراھیم فیقول لست ھناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب فیستحیی ربہ منھا ولکن ائتوا موسی الذی
کلمہ اللہ واعطاہ التوراۃ فیاتون موسی فیقول لست ھناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب فیستحیی
ربہ منھا ولکن ائتوا عیسی روح اللہ وکلمتہ فیاتون عیسی روح اللہ وکلمتہ فیقول لست ھناکم
ولکن ائتوا محمدا عبدا قد غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر فیاتونی فاستاذن علی ربی فیوذن
لی فاذا انا رایتہ وقعت ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی فیقال یا محمد ارفع راسک قل
یسمع سل تعط اشفع تشفع فارفع راسی فاحمد ربی بتحمید یعلمنیہ ربی ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرجھم
من النار وادخلھم الجنۃ ثم اعود فاقع ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی ثم یقال لی ارفع
راسک یا محمد وقل یسمع وسل تعط واشفع تشفع فارفع راسی فاحمد ربی بتحمید یعلمنیہ ربی ثم اشفع
فیحد لی حدا فاخرجھم من النار وادخلھم الجنۃ قال فلا ادری فی الثالثۃ او فی الرابعۃ قال فاقول
یا رب ما بقی فی النار الا من حبسہ القرآن وفی روایۃ ثم اتیہ الرابعۃ او اعود الرابعۃ وذکر
موسی الذی تقدم ھو فی بعض روایات البخاری بخاری اور مسلم میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا جمع کریگا
لوگوں کو قیامت کے دن ہو غمناک ہونگے اس حشر کی مصیبت سے تو کہینگے کہ اگر ہم سفارش کرواویں اپنے رب کے پاس تاکہ ہم اس مکان سے
راحت پاویں تو خوب بات ہو سو آدم کے پاس آوینگے تو یوں کہینگے کہ تم آدم ہو سب آدمیوں کے باپ تجکو بنایا خدا نے اپنے دست قدرت سے
اور تجھمیں اپنی روح پھونکی اور حکم کیا فرشتوں کو سو اوہنوں نے تجکو سجدہ کیا ہماری سفارش کیجیے اپنے رب کے پاس تاکہ ہمکو راحت دیوے اس
مکان کی تکلیف سے تو آدم کہیگا کہ میں اس مقام کے لائق نہیں ہوں یاد کریگا اپنی اوس خطا کو جو اوس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اوس خطا کے
سبب سے ولیکن تم جاؤ نوح کے پاس کہ وہ پہلا رسول ہے کہ جسے اوسکو بھیجا ہے لوگوں کو نوح علیہ السلام پاس آوینگے تو وہ کہیگا کہ میں اس مقام کے
لائق نہیں ہوں یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی تو شرماویگا اپنے رب سے اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ ابراہیم پاس جسکو خدا نے اپنا دوست بنایا
سو لوگ ابراہیم پاس آوینگے تو ابراہیم کہینگے کہ میں اس مقام کے لائق نہیں اور یاد کرینگے اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی تو شرماوینگے اپنے رب سے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شفاعت کا انکار

مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُغْزَى فِئَامٌ
مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بخاری
اور مسلم مین ابو سعید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ جہاد کرینگے آدمیون کے جھنڈ تو اونسے پوچھینگے کہ کوئی تم مین وہ شخص ہی جسنے رسول اللہ کو دیکھا ہو تو لوگ کہینگے کہ ہان تو فتح ہوجاویگی اونکی پھر جہاد کرینگے لوگون کے گروہ تو اونسے پوچھینگے کہ کوئی ہی تم مین جسنے دیکھا ہو رسول اللہ کے صحبت والے کو یعنی تابعین تو لوگ کہینگے ہان تو اونکی فتح ہوجاویگی پھر جہاد کرینگے آدمیون کے لشکر تو اونسے پوچھا جاویگا کہ ہی کوئی تم مین وہ شخص جسنے اصحاب کے اصحاب کی صحبت کی ہو یعنی تبع تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہان تو اونکی فتح ہوجاویگی ف اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ اونکی برکت سے فتح نصیب ہوتی ہی ۱۵۶۲
هـ عُمَرُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ
بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ
يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ مسلم مین عمر فاروق رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا تمھارے پاس اویس بن عامر مین ساتھ مدد کی فوج کے اور مراد کی قوم سے اور قرن کے گروہ سے اوسکو سفید داغ کی بیماری تھی سو وہ اوس بیماری سے چنگا ہوگیا مگر درم کے برابر ایک داغ باقی ہی اوسکی ایک ماں ہی کہ اوسکا وہ بڑا فرمانبردار اور نیکوکار ہی اگر وہ کسی چیز کی خدا کے بھروسے پر قسم کھاوے تو خدا اوسکو سچا کریگا سو اگر تجھسے ہوسکے کہ وہ تیرے واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو ف اس حدیث مین اویس قرنی کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی اویس قرنی تابعین مین ہین صحابی نہین ہر چند حضرت کے وقت مین موجود تھے لیکن ماں کی خدمت سے فرصت نہ پائی کہ حضرت کے حضور مین حاضر ہوتے اپنے سال وفات مین عمر فاروق رضؓ حج کو گئے وہان ہین کے لوگون سے پوچھا کہ اویس قرنی بھی تمھارے ساتھ ہین ایک پیر مرد نے کہا کہ اویس قرنی تو کوئی نامی باعزت آدمی ہم لوگون مین نہین ہی لیکن میرا ایک بھائی ہی اوسکا نام بھی اویس ہی مگر وہ شخص نہایت ذلیل اور خستہ خراب ہی ہمارے اونٹ چرایا کرتا ہی عمر فاروق رضؓ نے کہا کہ تو ہمکو اونسے ملا دیگا اونسے کہا ہان چلو کہ عرفات کے پیلو کے جنگل مین اونٹ چراتا ہوگا چنانچہ عمر فاروق رضؓ اور علی مرتضیٰ رضؓ اوسکے ساتھ روانہ ہوئے دیکھا کہ اویس قرنی جنگل مین نماز مین مشغول ہین اور گرد اونٹ چرتے ہین عمر فاروق رضؓ نے اونکو سلام کیا اونھون نے جواب دیا عمر فاروق رضؓ نے نام پوچھا اویس قرنی نے کہا کہ میرا نام عبد اللہ ہی عمر فاروق رضؓ نے کہا کہ جو لوگ آسمان اور زمین مین ہین سب تو عبد اللہ ہین اپنا وہ نام بتلاؤ جو تمھاری ماں نے رکھا ہی اویس قرنی نے کہا کہ نام پوچھنے سے تمکو کیا غرض ہی عمر فاروق رضؓ نے کہا کہ حضرت نے ہمکو تمھارا پتا بتلایا ہی سو ہمنے تمکو پہچانا تب کہا کہ ہان اویس قرنی میرا نام ہی پھر عمر فاروق رضؓ نے اپنی مغفرت کی دعا کے واسطے کہا اویس قرنی نے جواب دیا کہ کبھی میںنے اپنی جان کی یا خاص کر کے کسی اور شخص کے واسطے دعا نہین کی لیکن علی العموم تمام مومنین اور مومنات کے واسطے دعا کیا کرتا ہون اب تم نے میرے روبرو مجکو مشہور کر دیا اور مجھنو ادیا بھلا اب تم بتلاؤ کہ تم دونون آدمیون مین کیا نام ہی علی مرتضیٰ رضؓ نے کہا کہ یہ امیر المومنین عمر رضؓ ہی اور مین علی بن ابی طالب ہون تب اویس قرنی تعظیم کے واسطے سنبھل بیٹھے پھر یون کہا کہ اے امیر المومنین اے علی بن ابی طالب السلام علیکم ورحمۃ اللہ خدا اس امت کی طرف سے تمکو نیک بدلا دیوے پھر عمر فاروق رضؓ نے کمبل اور عبا اوسکو اوڑھانے کا ارادہ کیا اویس قرنی نے نہ قبول کیا اور کہا میںنے سنا ہی کہ دوزخ مین بہت سے خار ہین اونکو سوا دوڑنے اور بھوکے لوگون کے نہ کوئی پھاند سکیگا سو مین نہین چاہتا کہ میرا پیٹ آسودہ رہے بعد اوسکے عمر فاروق رضؓ اور علی مرتضیٰ رضؓ اونسے رخصت ہوئے

اویس قرنی رضؓ کی قبر مبارک

۱۵۹۳ ق ابن عباس یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح حرام ہوجاتا ہی دودھ پینے سے جو نکاح کہ حرام ہی رشتہ داری سے ف یعنی جیسے بیٹی ماں اور بہن اور خالہ

۱۵۹۴ اور عمہ سے نکاح نہین درست ویسے ہی دودھ کے رشتے سے نکاح نہین درست باقی تفصیل فقہ مین دیکھنا چاہیے ق ابو ھریرۃ یبعث من الکعبۃ ذو السویقتین من الحبشۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھا دیگا کعبے کو ایک حبشی چھوٹی پتلی پنڈلیون والا ف قیامت کے قریب جب کہ عابد بند کے نہ رہینگے تو ایسے ناپاک ضعیف الخلقۃ کے ہاتھ سے

۱۵۹۵ کعبہ شریف خراب ہوگا اسکی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہی کہ کیا ہی خ جابر یخرج قوم من النار بالشفاعۃ بخاری مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلے گی ایک قوم دوزخ سے شفاعت کے سبب سے ف مراد اس قوم سے گنہگار مسلمان ہین جن گناہون کے سبب سے دوزخ مین پڑینگے پھر ایمان کے سبب سے بواسطے انبیا اور شہدا اور علما کی شفاعت کے آخر کو بہشت مین داخل ہونگے

۱۵۹۶ ق انس یخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وکان فی قلبہ من الخیر ما یزن شعیرۃ ثم یخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وکان فی قلبہ من الخیر ما یزن برۃ ثم یخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وکان فی قلبہ من الخیر ما یزن ذرۃ زاد البخاری فی روایۃ قتادۃ عن انس من ایمان مکان خیر بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اوسکے دل مین ایک جو کے برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اوسکے دل مین ایک گیہون کے برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور ہوگی اوسکے دل مین ایک ذرہ برابر نیکی بخاری نے قتادہ کی روایت مین انس سے بجائے نیکی کے ایمان کی لفظ روایت کی ہی یعنی جسنے لا الہ الا اللہ کہا اور اوسکے دل مین ایک جو کے برابر یا گیہون کے برابر یا ذرہ بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے آخر کو نجات پاویگا ف نیکی سے مراد صفات حمیدہ ہین جیسے بعد محبت اور بغض اور ذکر الٰہی کی محبت اور علم کی محبت اور شہید ہونے کی

۱۵۹۷ اور برادر پروری اور ترک حسد اور ترک غرور وغیر ذلک خ ابو سعید یخلص المؤمنون من النار فیحبسون علی قنطرۃ بین الجنۃ والنار فیقتص لبعضھم من بعض مظالم کانت بینھم فی الدنیا حتی اذا ھذبوا ونقوا اذن لھم فی دخول الجنۃ فوالذی نفس محمد بیدہ لاحدھم اھدی بمنزلہ فی الجنۃ منہ بمنزلہ کان فی الدنیا بخاری مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خلاصی پاوینگے ایماندار دوزخ سے تو پھر روک جاوینگے اوس پل پر جو دوزخ اور بہشت کے درمیان ہی تو وہان بدلا لیا جاویگا بعضون کا بعض سے اون حق تلفی اور ظلمون کا جو اونکے درمیان دنیا مین ہوئی تھی یہان تک کہ جب بالکل صاف ہوجاوینگے تو اونکو حکم ہوگا بہشت مین داخل ہونے کا سو اوسکی قسم جسکے قبضہ مین محمد کی جان ہی کہ اونمین سے ہر ایک شخص اپنے بہشت کے مکان کو اپنے دنیا کے مقام سے زیادہ تر واقف اور شناسا ہوگا ف اس حدیث

۱۵۹۸ مین وے ایماندار مراد ہین جو دوزخ پر ہو کر نکلے اگر دوزخ مین نہین پڑے اور حق العباد کے سبب سے درمیان مین روکے گئے پھر جب عذاب اور عتاب سے حق تلفی اور ظلمون کا بدلا پاوینگے اور حقدار راضی ہونگے تب وے بہشت مین داخل ہونگے م ابعثھم برۃ یدخل الجنۃ اقوام افئدتھم مثل افئدۃ الطیر مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین وے لوگ جنکے دل چڑیون کے سے دل ہین ف مراد خوفناک نرم دل لوگ ہین جو خدا سے ڈرتے ہین جیسے چڑیان آدمیون سے ڈرتی رہتی ہین کسی طرف آواز

سو دو تو پلٹ آتی ہین اور ایک رہجاتی ہی قرابتی لوگ اور مال تو پلٹ آتے ہین اور اوسکا عمل اوسکے ساتھہ رہجاتا ہی ف
اس حدیث کا مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہی کہ مثلاً ایک شخص کے تین دوست ہین اونمین سے ایک تو سب سے زیادہ پیارا معتمد
دوست جسکے واسطے یہ شخص شب و روز جان نثار رہا کرتا تھا اور دوسرا دوست اوس سے کمکر تیسرے سے زیادہ تر محبوب اور تیسرا دوست
دونون سے کمتر سو جب اس شخص کی حاکم نے بنظر قہر طلبی کی تو یہ اول اپنے بڑے معتمد دوست پاس گیا کہ میری اس مصیبت مین ساتھہ دیو
سو وہ اپنے گھر سے بھی باہر نہ نکلا اور اوسنے صاف جواب دیا تب یہ لاچار ہوکر دوسرے متوسط دوست پاس گیا اوسنے کہا کہ چل مین
تیرے ساتھہ حاکم کے دروازے تک چلتا ہون مگر اندر نہ جاؤنگا پھر یہ تیسرے دوست پاس گیا جس سے گاہ گاہ ملاقات ہوتی تھی اوسنے کہا
خاطر جمع رکھہ مین تیرے ساتھہ چلونگا اور تجکو آفت سے بچاؤنگا سو آدمی کا سب سے بڑا محبوب مال ہی کہ مرنے کے بعد گھر مین رہجاتا ہی اور متوسط
دوست قرابتی لوگ ہین جو قبر تک مردے کو پہنچا دیتے ہین اور کمتر دوست اعمال ہین جو میت کے ساتھہ قبر مین جاتے ہین اور اوسکو عذاب الٰہی سے
بچاتے ہین سبحان اللہ عجب حیرت کا مقام ہی کہ جانی دوست تو وقت پڑے پر آنکھہ چراوین اور صورت آشنا مصیبت مین کام آوین آدمی
کیسا نادان ہی کہ دوست اور دشمن کو نہین پہچانتا اور انجام کار سے غافل ہوکر نے وفا اور بیمروتون کے پیچھے اپنی عمر عزیز کو تباہ کرتا ہی
شعر مال و اولاد تیری قبر مین جانے کے نہین ۔ تجکو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانے کے نہین ۔ جز عمل گور مین کوئی بھی ترا یار نہین ۔
کیا قیامت ہی کہ تو اوس سے خبردار نہین ۔ ۱۵۸۸ ق ابو ھریرۃ یبس المدینۃ علی خیر ما کانت لا ینشاھا
الا العوافی و آخر من یحشر راعیان من مزینۃ یریدان المدینۃ ینعقان بغنمھما فیجدانھا وحوشا
حتی اذا بلغا ثنیۃ الوداع خرا علی وجوھھما بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوٹے
مدینے کو اچھی حالت پر زمین کے درمان گرد وحشی جانور اور چرندیان اور چھلے مجتمع ہونے والون مین دو بکریان چرانے والے ہونگے مزینہ کی قوم سے
وے ارادہ کرینگے مدینے کا کہ آواز دیکر وہانکی بکریان ہانک لیجاوین سو وے مدینے مین وحشی جانورون کو پاوینگے یہان تک کہ جب وے ثنیۃ الوداع
پاس پہنچینگے تو وے دونون منہ کے بھل گر پڑینگے یعنی مرجاوینگے ف اس حدیث مین خبر ہی کہ قیامت کے قریب مدینہ اوجاڑ ہوجاویگا
۱۵۸۹ ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام ہی مدینے کے پاس ق ابو ھریرۃ یتعاقبون فیکم ملائکۃ باللیل وملائکۃ بالنھار
ویجتمعون فی صلوۃ العصر وصلوۃ الفجر ثم یعرج الذین باتوا فیکم فیسئلھم وھو اعلم بکم کیف
ترکتم عبادی فیقولون ترکناھم وھم یصلون واتیناھم وھم یصلون بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین آگے پیچھے آیا جایا کرتے ہین فرشتے ہر ایک رات اور دن مین اور مجتمع ہوتے ہین عصر کی نماز اور فجر کی
نماز مین پھر آسمان پر چڑھجاتے ہین وے فرشتے جو رات کو تمھارے درمیان رہے تو خدا اونسے پوچھتا ہی حالانکہ وہ تمھارا حال اون سے زیادہ تر جانتا ہی
کہ کس حال مین تمنے میرے بندون کو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہین کہ ہم اونکو چھوڑ آئے نماز پڑھتے اور جاتے وقت پایا اونکو ہمنے نماز پڑھتے ف
معلوم ہوا کہ ہر شب و روز اخبار نویس فرشتون کی دو بار بدلی ہوتی ہی اور بندونکا حال دو وقت دربار الٰہی مین عرض ہوتا ہی سبحان اللہ اگر حاکم کا
ہر کارہ کسی شخص پر متعین ہو تو اوسکے خوف سے کوئی کام خلاف مرضی حاکم کے نہین کرسکتا اور یہان احکم الحاکمین کے ہر کارون کا آدمی کو
کچھہ خیال نہین آتا ضعف ایمان کا سبب ہی جو غفلت اور چین مین عمر گذرتی ہی شعر گروز یراز خدا بترسید ۔ ہمچنان کز ملک ملک بود
۱۵۹۰ ق ابو ھریرۃ یتقارب الزمان وینقص العلم ویلقی الشح وتظھر الفتن ویکثر الھرج قالوا

۱۴۰۵ تہمت سے چھوڑتے ہین نہ اوسکے آل اور اصحاب کو ق عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اوسپر رحمت کرے البتہ اوسنے تو
وَمِنْ وَحْیِ اَسْقَطْتُھَا مِنْ سُوْرَۃِ کَذَا وَکَذَا اَوْ کَذَا اٰیَۃً کُنْتُ اُنْسَیْتُھَا یَقْرَأُ مِنَ اللَّیْلِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اوسپر رحمت کرے البتہ اوسنے تو
مجکو فلانی اور فلانی آیت یاد دلادی جو مجھسے بھلائی گئی تھی اور دوسری روایت مین ہی کہ جس آیت کو میںنے فلانی اور فلانی سورت سے
نسیان کے سبب ساقط کردالا تھا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ عبداللہ بن یزید انصاری کو سنا کہ وہ رات کو قرآن پڑھتا تھا

۱۴۰۶ ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادے کو اور چلنے والا بیٹھے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو

۱۴۰۷ م اَبُوْذَرٍّ یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ
وَکُلُّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ
وَیُجْزِءُ مِنْ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُھُمَا مِنَ الضُّحٰی مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی
ہڈی ہڈی پر ہر صبح کو صدقہ اور خیرات واجب ہی سو ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر بار لا الٰہ الا اللہ کہنا

فضیلت نماز و تسبیح صدقہ ہی اور لوگون کو نیک بات بتلانا صدقہ ہی اور خلاف شرع کام سے روکنا صدقہ ہی اور ان سب کے عوض دو رکعتین چاشت کی پڑھنی
کفایت کرتی ہین ف یعنی صحیح سالم رکھنا ہر روز خدا کی تازہ نعمت ہی تو آدمی پر اوسکی شکرگزاری بھی ضرور ہی پھر فرمایا کہ خیرات کرنا
صرف مال ہی خرچ کرنے مین منحصر نہین بلکہ ذکر الٰہی کا بھی ثواب خیرات کے برابر ہی اور چاشت کی دو رکعتین اس شکرگزاری مین کفایت کرتی ہین

۱۴۰۸ خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ یُصَلُّوْنَ لَکُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَکُمْ وَاِنْ اَخْطَئُوْا فَلَکُمْ وَعَلَیْھِمْ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھارے امام تمھارے واسطے نماز پڑھتے ہین سو اگر اونھون نے ٹھیک نماز پڑھی تو تمکو نماز کا پورا ثواب ملا
اور اگر اونھون نے کچھ خطا کی تو تمکو اقتدا کا ثواب ہی اور اونپر ہی التقاتی کا عذاب ف یعنی جماعت کا ترک کرنا کسی طرح نہین
درست ہی واسطے کہ اگر امام نے نماز کے سب شرائط اور ارکان ادا کیے تو تمھاری نماز پوری ہوگئی اور اگر اونھون نے نماز کی کسی شرط اور رکن کو

۱۴۰۹ ترک کیا تو تمکو ثواب ہی واسطے کہ تمکو اوسکی خبر نہین مگر اونپر عذاب ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام ناپاک یا بے وضو نماز پڑھاوے
اور مقتدیون کو اسکی خبر نہو تو اونکی نماز ہوگئی لیکن امام پر اوسکا وبال پڑیگا ق اِبْنُ عُمَرَ یَطْوِی اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
ثُمَّ یَاْخُذُھُنَّ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرَضِیْنَ
بِشِمَالِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ خدا لپیٹ ڈالیگا آسمانون کو قیامت کے دن پھر اونکو داہنے ہاتھ مین لیویگا پھر فرماویگا مین ہون بادشاہ حقیقی کدھر گئے
بادشاہان گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے پھر زمینون کو لپیٹ کر اپنے بائین ہاتھ مین لیویگا پھر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کدھر گئے
بادشاہان گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے ف حق تعالیٰ داہنے اور بائین ہاتھ سے پاک ہی یہ اوسکی قدرت کی تمثیل ہی
اس حدیث مین اشارہ ہی کہ سردار اور بادشاہون کو غرور کرنا لازم نہین کیا گھمنڈ کرے وہ بیچارہ جسکو اپنے مرنے جینے مین اختیار نہین تکبر

۱۴۱۰ اور گھمنڈ خدا ہی کی شان ہی ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَعْرَقُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یَذْھَبَ عَرَقُھُمْ فِی الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ

اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ موسی پاس جس سے خدا نے بلا واسطہ کلام کیا اور اوسکو توریت دی سو وے لوگ موسی پاس آوینگے تو موسی کہیگا
مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کریگا اپنی خطا کو جو اوس سے ہوئی سو شرماویگا اپنے رب سے اوسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ عیسی روح اللہ پاس
جو خدا کے کلام سے پیدا ہوا یعنی صرف بلفظ کن موجود ہوا کوئی اوسکا باپ نتھا سو وے لوگ عیسی روح اللہ پاس آوینگے تو عیسی کہیگا
کہ مین اس مقام کے لائق نہین ولیکن تم جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو خدا کا خاص چیلہ ہی مقرر اوسکی اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہوگئی سو وے
سب لوگ میرے پاس آوینگے سو مین اپنے رب سے اجازت مانگونگا تو مجکو اجازت ملیگی سو مین جب کہ اوسکو دیکھونگا تو سجدے مین پڑونگا
سو مجکو خدا سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ وہ چاہیگا پھر حکم ہوگا ای محمد اپنا سر اوٹھا کہہ سنا جاویگا مانگ تجکو دیا جاویگا سفارش
کر تیری سفارش قبول ہوگی تو مین اپنا سر اوٹھاؤنگا تو مین تعریف کرونگا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب مجکو سکھلاویگا پھر مین
سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک اندازا اور مقدار ٹھہرائی جاویگی یعنی اتنے لوگون کی مغفرت ہوئی تو مین اوسے لوگون کو دوزخ سے نکالونگا
اور بہشت مین داخل کرونگا پھر مین پلٹ آونگا اور سجدے مین گرونگا سو مجکو خدا سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ چاہیگا پھر حکم ہوگا مجکو کہ
اپنا سر اوٹھا ای محمد اور بول تیرا کہا سنا جاویگا اور مانگ تجکو دیا جاویگا اور سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی تو مین اپنا سر اوٹھاؤنگا
سو تعریف شروع کرونگا جیسی تعریف کہ مجکو میرا رب سکھلاویگا پھر مین سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک حد مقرر کی جاویگی تو مین اوسے
لوگون کو دوزخ سے نکالونگا اور بہشت مین داخل کرونگا راوی کہتا ہی کہ مین نہین جانتا کہ تیسری بار یا چوتھی بار مین حضرت نے فرمایا کہ پھر
مین کہونگا ای میرے رب اب تو دوزخ مین کوئی باقی نہین رہا مگر وہی شخص جسکو قرآن نے بند کیا یعنی جسکی مغفرت کا قرآن مین حکم نہین یعنی
مشرکین اور کافرین اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نے فرمایا پھر مین چوتھی بار اپنے رب پاس آونگا یا یون فرمایا کہ چوتھی بار پھرونگا
اور موسی کا ذکر جو آگے ہوچکا سو بخاری کی بعضی روایات مین ہی ف معلوم ہوا کہ حشر مین سب پیغمبر جواب دینگے اور اپنی اپنی بھول
چوک یاد کر کے شرماوینگے آخر کو ہمارے حضرت دستگیر خلائق ہونگے اور ہم گنہگارون کو اوس قہر کے مقام سے بچاوینگے اوس وقت شفاعت
محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبری کہتے ہین ہمارے حضرت کو خاص ہی دوسرے پیغمبر کو اسمین کچھ دخل نہین
پہلے حضرت سے اسواسطے شفاعت نہ شروع ہوئی تاکہ تمام خلق کو پیغمبرون کی زبان سے ثابت ہوجاوے کہ سوا حضرت کسیکو ایسا مرتبہ
ہرچند انبیا اور اولیا اور علما کی بھی شفاعت ثابت ہی لیکن وہ شفاعت جزئی ہی شفاعت کلی نہین اول اس میدان مین سوا ہمارے
حضرت کے کوئی قدم نہ رکھ سکیگا پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قہر ایزدی بسبب بلاحظہ محمدی کے فرو ہوا تو اور پیغمبر اور امام بھی بقدر اپنے
مراتب کے شفاعت پر مستعد ہونگے **شعر** اوس ماہ رو کا سب سے نرالا ہی طور ہی ۔ دلبر سبھی ہین پر مرا دلبر کچھ اور ہی ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی عَبْدِکَ وَحَبِیْبِکَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ ۵ اَبُوْ مُوْسٰی یَحْیٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ۱۵۹۲
النَّاسُ مِنْ الْمُسْلِمِیْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ یَغْفِرُھَا اللّٰہُ لَھُمْ وَیَضَعُھَا عَلَی الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی فِیْمَا اَحْسِبُ
قَالَ اَبُوْ بُرْدَۃَ رَاوِیْ الْحَدِیْثِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رض فِیْ رِوَایَتِہٖ مِنَ الشَّکِّ سلم مین ابو موسی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لاوینگے کچھ مسلمان لوگ
اپنے گناہ پہاڑون کے برابر خدا اون گناہون کو اون سے معاف کردیگا اور اون گناہون کو یہود اور نصاری پر رکھ دیویگا راوی کہتا ہی کہ
میری دانست مین یون ہی ابو بردہ نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ یہ شک کسکی طرف سے ہی یعنی ابو موسی کو شک ہوا اس حدیث کی یا مین کسی راوی کو
ف اس حدیث مین وے مسلمان مراد ہین جنکو یہود اور نصاری سے سخت تکلیفات پونہچے اور اونھون نے صبر کیا واللہ اعلم

اسواسطے کہ اور حدیث مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نماز پڑھتے تھے اور مین حضرت کے آگے چارپائی پر لیٹی رہتی تھی تو معلوم
۱۶۱۴ ہوا کہ عورت کے آگے ہونے سے نماز نہین جاتی ۵ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الشِّخِّيرِ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ
اِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ مسلم مین عبداللہ بن شخیر رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ آدمی کہتا ہی یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور تجکو اپنے مال سے کیا فایدہ مگر جتنا کہ تونے کھایا سو مٹایا یا کہ تونے
پہنا سو گلایا یا کہ تونے راہ خدا مین خیرات کیا سو بچایا یعنی آخرت کا ذخیرہ کیا وہی کام آویگا ف یعنی تیرا مال حقیقت
مین وہی ہی جو تیرے کام آوے خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مگر جو مال دنیا کے کھانے پہننے مین خرچ ہوا وہ تو فنا ہوا صرف
خیرات کو بقا ہی جو آخرت مین کام آویگا تو عاقل کو لازم ہی کہ خیرات کو مقدم جانے دنیا مین مال جمع کرنے کی نیت نرکھے کہ اوسکو
۱۶۱۷ غیر اوڑاتے ہین ۵ اَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي وَإِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلَ فَأَفْنَى أَوْ لَبِسَ
فَأَبْلَى أَوْ أَعْطَى فَاقْتَنَى وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہی کہ یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور اوسکو تو اپنے مال مین تین ہی فائدے ہین جو کھایا سو مٹایا یا کہ
پہنا سو گلایا یا کہ راہ خدا مین دیا سو آخرت کا ذخیرہ کیا اور اوسکے سوے تو وہ جانے والا ہی اور لوگون کے واسطے چھوڑنے والا ہی یعنی
۱۶۱۸ باقی رہے مال سے اوسکو کچھ فائدہ نہین ۵ اَبُو ذَرٍّ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ
أَمْثَالِهَا أَوْ أَزِيدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ
مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي
يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا
مَغْفِرَةً مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہی کہ جو ایک نیکی لاویگا تو اوسکو اوسکا دس گنا
ثواب ہی یا چاہون تو اس سے بھی بڑھاؤن اور جو ایک بدی لاویگا تو بدی کا بدلا ایک ہی بدی ہی اوسی کے برابر یا چاہون تو
اسنے بدلا لیئے بخش دون اور جو مجھسے نزدیکی چاہیگا ایک بہشت برابر تو مین اوسکا قرب ہاتھ بھر چاہونگا اور جو میرا قرب ہاتھ برابر
چاہیگا تو مین اوس سے دو ہاتھ کے لنبا ؤ برابر قریب ہوجاؤنگا اور جو میرے پاس قدم چلتا آویگا تو اوسکی طرف مین جھپٹتا آؤنگا
اور جو مجھسے ملیگا تمام زمین کے برابر گناہ لیکر بشرطیکہ اوسنے میرے ساتھ کسی چیز کا شرک نکیا ہو تو مین اوس سے ملونگا اوسکے گناہ کے
۱۶۱۹ برابر مغفرت اور بخشش لیکر ف اس حدیث مین کمال رحمت کا بیان ہی جسکا کچھ بیان نہین ہوسکتا ف اَبُو سَعِيدٍ
يَقُولُ اللّٰهُ يَا آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ
قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ فَذَلِكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ
وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ
قَالَ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوجَ
وَمَأْجُوجَ أَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ
قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ

۱۵۹۹ اور ہاتھ کے اشارے سے بھاگ جاتی ہین ف ابو ھریرۃ یدخل الجنۃ من امتی زمرۃ ھم سبعون الفا تضیئ وجوھھم اضاءۃ القمر لیلۃ البدر بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہوگا بہشت مین میری امت سے ایک گروہ کہ وے ستر ہزار ہونگے روشن ہونگے لونکے مونہہ جیسے چاندر روشن ہوتا ہی جو دھوین رات کو پھر

۱۶۰۰ ابو ھریرۃ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا زمرۃ واحدۃ منھم علی صورۃ القمر مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین میری امت سے ستر ہزار اور ایک ہی گروہ ہین میری امت سے چاند کی صورت پر ف متقی اور متوکل لوگ مراد ہین جو ہر حال مین خدا پر نظر رکھتے ہین اسباب ظاہری کے گرفتار نہین چنانچہ اور حدیث

۱۶۰۱ مین یہ مضمون بیان آیا ہی ق ابن عمر یدخل اللہ اھل الجنۃ الجنۃ واھل النار النار ثم یقوم مؤذن بینھم فیقول یا اھل الجنۃ لا موت ویا اھل النار لا موت کل خالد فیما ھو فیہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل کریگا خدا بہشتیون کو بہشت مین اور دوزخیون کو دوزخ مین پھر اوٹھیگا ایک پکارنے والا انکے درمیان مین پھر پکاریگا

ای بہشتیو اب تمکو موت نہین اور ای دوزخیو اب تمکو موت نہین ہر ایک شخص ہمیشہ رہنے والا ہی جس مکان مین کہ ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیون اور دوزخیون کی کبھی فنا نہین جو جہان ہاسو رہا لیکن یہ آواز بعد مسلمان گنہگارون کی دوزخ سے نکلنے کے ہوگی تاکہ

۱۶۰۲ بہشتی بہ دیکھکے چین مین رہین اور دوزخی اپنی آنکھ تر ین الٰہی تیز کے غضب سے پناہ ھ ابو ھریرۃ یدخل من امتی الجنۃ سبعون الفا بغیر حساب مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین میری امت سے ستر ہزار اردون

۱۶۰۳ حساب کے ف یعنی انکے نامہ اعمال صرف انکو دکھلا دیے جاوینگے زیادہ گفت و شنید نہو گی خ ابن عباس رضی اللہ عنہ ام اسمعیل لو ترکت زمزم او قال لو لم تغرف من زمزم لکانت زمزم عینا معینا بخاری مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحم کرے اسمعیل کی ماپر یعنی ہاجر پر اگر چھوڑتی زمزم کو یا یون فرمایا کہ اگر

۱۶۰۴ نہ چلو بھر تی زمزم سے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہو جاتا ف حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجر اور حضرت اسمعیل کو خدا کی مرضی سے کعبے پاس چھوڑ گئے وہان کچھ آبادی تھی نہ پانی حضرت جبرئیل نے وہان زمین پر اپنا پر مارا زمزم کا پانی زمین سے پھوٹ نکلا حضرت ہاجر نے اوس پانی کے گرد پتھرون کی مینڈ بنائی تاکہ پانی نہ بہ جاوے اور چلو بھر بھر لینا شروع کیا سو حضرت نے فرمایا کہ اگر اسمعیل کی

۱۶۰۵ ماا وسکو نہ روکتین تو زمزم ایک دریا ہو جاتا اسواسطے کہ خزانۂ غیبی جاری ہوا تھا ق ابن مسعود رضی رحم اللہ موسی لقد اوذی باکثر من ھذا فصبر ف یوم حنین رجلا قال یوم حنین ھذا ما عدل فیھا وما اراد بھا وجہ اللہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے

موسی پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ تر ایذا دیا گیا تھا پر اوسنے صبر کیا یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ایک مرد کو سنا کہ جنگ حنین کے دن کہتا تھا کہ قسم خدا کی اس تقسیم مین کچھ انصاف نہوا اور نہ اس سے کچھ خدا کی رضامندی مقصود ہوئی ف جنگ حنین مین بہت مال غنیمت آیا تھا حضرت نے مکے کے نومسلمون کو بہت سا مال دیا تاکہ دنیا لیکر ایمان کی قدر سمجھین تو ایک مرد نے دین سے جسکا ذی الخویصرہ لقب تھا حضرت پر طعن کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت موسی پر تہمت ہوئی تھی کہ اونھون نے اپنے بھائی ہارون کو مار ڈالا زمی کرکے سو خدا نے فرشتون کو حکم کیا کہ ہارون کی لاش کو اونکو دکھلا دیوین آخر کو بے زخم لاش دیکھکر وے ناپاک شرمندہ ہوئے خدا نعمت کرے ہمانون پر پیغمبر کو

انبیاء اولیا

مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنجا اژدہا ہو جاویگا ف
وہ مال مراد ہی جسکی زکوۃ نہین ادا ہوئی ۱۶۲۳ ه جابرؓ یکون فی امتی خلیفة یحثی المال حثیا لا یعده عدا
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوگا میری امت مین ایک خلیفہ جو مال کو لپ لپ بھر کے دیویگا اور سکو گنے گا شمار کرکے
ف اس حدیث مین فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر ہی یا کہ عمر فاروقؓ مراد ہین کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو انھون نے ہاتھون سے لپ
بھر بھر بیشمار بانٹا یا کہ امام مہدیؓ مراد ہون واللہ اعلم ف عبداللہ بن سلام یموت عبداللہ بن سلام وهو آخذ ۱۶۲۴
بالعروة الوثقی بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن سلام سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مریگا عبداللہ بن سلام اس حالت پر کہ اسلام
کی مضبوط رسی پکڑے ہوگا ف یعنی مسلمان مریگا یہ حضرت نے عبداللہ بن سلام کو خواب کی تعبیر کہی باقی خواب کا قصہ آگے ہو چکا
ه ابوهریرة ینادی منادان لکم ان تضحکوا فلا تبکوا ابدا وان لکم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لکم ان تحیوا فلا تموتوا ۱۶۲۵
ابدا وان لکم ان تنعموا فلا تبأسوا ابدا فذلك قوله ونودوا ان تلكم الجنة اورثتموها بما كنتم تعملون مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پکاریگا
پکارنے والا کہ مقرر تمھارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم چنگے رہوگے سو کبھی نہ بیمار پڑوگے اور مقرر تم زندہ رہوگے سو کبھی نہ مروگے اور مقرر تم جوان
بنے رہوگے سو کبھی بڈھے نہ ہوگے اور مقرر تم عیش اور چین مین رہوگے سو کبھی تم کو غم اور محتاجی نہ ہوگی سو یہی مطلب ہی اس خدا کے قول کا کہ اہل
بہشت پکارے جاوینگے کہ یہ تمھاری بہشت ہی جسکے تم وارث ہوئے اس سبب سے کہ تم نیک کام کیا کیے ف فرشتہ بہشت مین
یہ پکار کے بہشتیون کو سنا دیویگا کہ بے دغدغہ ہو جاوین ۱۶۲۶ ق حذیفة ینام الرجل النومة فتقبض الامانة من قلبه فیظل اثرها
مثل الوکت ثم ینام النومة فتقبض الامانة من قلبه فیظل اثرها مثل المجل کجمر دحرجته علی رجلك فنفط فتراه منتبرا ولیس فیه شیء فیصبح الناس یتبایعون لا یکاد
احد یؤدی الامانة حتی یقال ان فی بنی فلان رجلا امینا حتی یقال للرجل ما اجلده ما
اظرفه ما اعقله وما فی قلبه مثقال حبة من خردل من ایمان بخاری اور مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ سوویگا مرد ایک نیند سو اوٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اوسکے دل سے تو ہو جاویگا اوسکا نشان جیسے آنکھ کا آبلہ یعنی
ذرا سا داغ پھر سوویگا ایک نیند تو اوٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اوسکے دل سے تو ہو جاویگا اوسکا نشان آبلے کی طرح جیسے تو
چنگاری کو اپنے پیر پر ڈھلکائے سو اوسپر آبلہ پڑ جاوے سو وہ تجکو پھولا دیکھ پڑیگا حال انکہ اوسمین کچھ نہین پھر لوگ خرید فروخت کرینگے
یہ نہین لگتا کہ کوئی بھی امانت کو ادا کرے یہان تک کہ کہا جاویگا کہ فلانے کی اولاد مین ایک امانت دار مرد ہی یہان تک نوبت پہونچیگی
کہ کہا جاویگا آدمی کے حق مین کہ فلانا شخص کیا خوب دلاور ہی کیا لطیف و ظریف ہی کیا خوب عقلمند ہی اور حال انکہ اوسکے دل مین ایک
رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہین یعنی امانت داری نہین ف خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہی کہ امانت داری و مبدم کم ہوتی جاویگی آخر کو یہ حال ہو جاویگا
کہ نامی اور مشہور لوگ جنکی لوگ تعریفین کرینگے اونکی بھی نیت بدل جاویگی کچھ امانت داری اونکے دل مین نرہیگی حذیفہؓ سے روایت
ہی کہ حضرت سے مینے دو باتین سنین سو ایک تو مین دیکھ چکا اور دوسری بات کا منتظر ہون پہلی بات تو یہ ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امانت داری
مردون کے دلون کے اندر اوتری سو اونھون نے قرآن اور حدیث سے علم سیکھا یعنی ظاہر اور باطن سے امانت دار اور دیندار ہو گئے اور دوسری

ذِرَاعًا فَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اَذَانَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پسینا نکلیگا لوگون کی قیامت کے
دن یہان تک کہ اونکا پسینا زمین سے ستر گز گھس جاویگا اور لوگون کے مونہہ مین داخل ہوگا یہان تک کہ اونکے کانون تک پہونچیگا ف
آفتاب قیامت مین بہت پاس آجاویگا کوس بھر اوسکی گرمی کی شدت ہوگی بقدر اعمال کے بعضون کے ٹخنے تک اور بعضون کے گھٹنون تک
اور بعضون کے مونہہ تک پسینا پہونچیگا ف عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ يَعُضُّ اَحَدُكُمْ يَدَ اَخِيْهِ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ ۱۶۱۱
لك بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چبالیتا ہی اپنے بھائی کا ہاتھ جیسے اونٹ چبالیتا ہی تکو خون بہا نہ ملیگا
ف ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ کھایا اوسنے اپنا ہاتھ اوسکے مونہہ سے کھینچ لیا تو کاٹنے والے کا دانت گر پڑا اوسنے اپنے دانت گرانے کی حضرت سے
فریاد کی اور خون بہا چاہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اوسکو الزام دیا کہ ایک تو اوسکا ہاتھ چبا ڈالا اونٹ کی طرح پھر اوس سے خون بہا
چاہتا ہی اوسنے اپنے بچاؤ کے واسطے اپنا ہاتھ کھینچا اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا کہ ایسی صورت
مین کچھ بدلا نہین ف اَبُوْهُرَيْرَةَ يَحْمِلُ اَحَدُكُمُ الْجَمْرَةَ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ ۱۶۱۲
ثُمَّ حِيْنَ رَاٰى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ فَقِيْلَ لِلرَّاجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهٖ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا آخُذُهٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے کوئی ارادہ کرتا ہی آگ کی چنگاری کا
پھر اوسکو اپنے ہاتھ مین رکھتا ہی حضرت نے اوس وقت فرمایا جب سونے کی انگوٹھی ایک مرد کے ہاتھ مین دیکھی پھر حضرت نے اوسکو اوتار لیا
اور اوسکو پھینک دیا جب حضرت تشریف لیگئے تو لوگون نے کہا کہ اپنی انگوٹھی لے اور اوسکو بیچ کے اپنا کام چلا تو اوسنے کہا خدا کی قسم
مین اوسکو کبھی نہ لونگا اور حال انکہ حضرت نے اوسکو پھینک دیا ہی ف معلوم ہوا کہ سونا پہننا مردکو حرام ہی اور ثابت ہوا کہ حاکم
اور محتسب کو جو وہ خلاف شرع کام کو اپنے ہاتھ سے مٹا دے ف عَائِشَةُ يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا ۱۶۱۳
بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَيَبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑنے آویگا ایک لشکر کعبے سے سو جب کہ زمین کے میدان مین ہونگے تو خدا اونکے اگلے پچھلون کو
زمین مین دھسا دیگا اور قیامت مین اوٹھینگے اپنی اپنی نیت پر ف حضرت نے خبر دی کہ آخر زمانے مین ایک لشکر کا
یہ حال ہوگا حضرت عایشہؓ نے پوچھا کہ یا حضرت لشکر مین تو بازاری لوگ بھی ہونگے اونکا کیا قصور جو وے بھی عذاب مین شریک ہونگے
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون کے ساتھ مین نیکون پر بھی دنیاوی عذاب ہوتا ہی لیکن آخرت مین جیسی نیت ہوگی ویسا
عوض ملیگا ف اَبُوْهُرَيْرَةَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِى السَّمَآءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ ۱۶۱۴
اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قبضے مین کریگا خدا زمین کو قیامت کے دن اور لپیٹ لیگا
آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ مین پھر کہیگا مین بادشاہ ہون کہان ہین زمین کے بادشاہ ف اَبُوْهُرَيْرَةَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ ۱۶۱۵
وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَيَقِيْ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤَخَّرَةِ الرَّاحِلِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قطع کرتے ہین
نماز کو کتا اور عورت اور گدھا اور بچاتی ہی اوس سے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر ف یعنی اگر نماز کے سامنے کتا اور عورت اور گدھا
آجاوے تو نماز جاتی رہتی ہی اور اگر ہاتھ بھر لکڑی آگے کھڑی ہو تو اونکے آگے سے نماز مین کچھ خلل نہین پڑتا علما کہتے ہین کہ یہ حدیث منسوخ ہی

الشام من الجحفة ويهل اهل نجد من قرن بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ احرام باندھین مسجد والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے ف یعنی جب حج اور عمرہ کی نیت سے ان تینون مقام پر پونہچے تو وہان سے احرام باندھے

۱۶۳۴ فصل فيما لم يسم فاعله اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر سے پر مضارع مجہول ہی ق ابن عمر رضہ

اراني في المنام اتسوك بسواك فجاءني رجلان احدهما اكبر من الآخر فناولت السواك الاصغر منهما فقيل لي كبر فدفعته الى الاكبر منهما بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجکو خواب مین معلوم ہوا کہ مین ایک مسواک کرتا ہون پھر دو شخص آئے ایک اون مین دوسرے سے بڑا ہی سو مینے وہ مسواک چھوٹے کو دی تو مجسے کہا گیا کہ بڑے کو دے دو مینے وہ مسواک بڑے کو دی ف اس حدیث سے بڑی عمر والے کی تعظیم اور تقدیم ثابت ہوئی ق

۱۶۳۵ ابن عمر اراني ليلة عند الكعبة فرايت رجلا ادم كاحسن ما انت راء من ادم الرجال لمة كاحسن ما انت راء من اللمم قد رجلها فهي تقطر ماء متكئا على رجلين او على عواتق رجلين يطوف بالبيت فسالت من هذا فقيل هذا المسيح بن مريم ثم اذا انا برجل جعد قطط اعور العين اليمنى كانها عنبة طافية فسالت من هذا فقيل هذا المسيح الدجال بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو خواب مین ایک رات معلوم ہوا کہ کعبہ کے پاس سو مینے ایک مرد دیکھا گیہوان رنگ جیسے کہ تو نے بہت اچھے گیہوان رنگ مرد دیکھے ہون اوسکے کندھون تک بال ہین جیسے کہ تو نے بہت اچھے کندھون تک بال دیکھے ہون سو اوس مرد نے اون بالون مین کنگھی کی ہی تو اون سے پانی ٹپکتا ہی دو مردون پر تکیہ دیے یا یون فرمایا کہ دو مردونکے کندھون پر تکیہ دیے وہی شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہی سو مینے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی تو کسینے کہا کہ یہ مسیح ہی مریم کا بیٹا پھر مینے یکایک ایک اور مرد دیکھا نہایت گھنگرالے بال الا داہنی آنکھ کانا اوسکی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور سو مینے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی کسینے کہا یہ مسیح دجال ہی ف حضرت عیسیٰؑ کا لقب اس واسطے مسیح ہوا کہ اونھون نے گھر نہین بنایا اکثر جنگل مین پھرا کرتے تھے اور اون کے ہاتھ لگانے سے بیمار چنگے ہوتے تھے اور دجال کا لقب اسواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن مین تمام عالم کو پھر ڈالیگا عیسی علیہ السلام اور دجال قیامت کے قریب آوینگے حضرت نے اون دونون مسیحون کی نشانیان بتلادین کہ مسلمان پہچان لیوین دھوکھا نکھاوین

۱۶۳۶ هر المقداد تدنى الشمس يوم القيمة من الخلق حتى تكون منهم كمقدار ميل فيكون الناس على قدر اعمالهم في العرق فمنهم من يكون الى كعبيه ومنهم من يكون الى ركبتيه ومنهم من يكون الى حقويه ومنهم من يلجمه العرق الجاما مسلم مین مقداد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ متصل کیا جاویگا آفتاب قیامت کے دن خلق سے یہان تک کہ اونسے میل برابر ہو جاویگا تو لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے مین ہونگے سو اون مین سے بعضا شخص ایسا ہوگا کہ اوسکے دونون ٹخنون تک پسینا ہوگا اور اون مین سے بعضے کے دونون گھٹنون تک ہوگا اور اون مین سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور اون مین سے بعضے لوگون کو پسینا لگام دیویگا یعنی مونہہ

۱۶۳۷ مین گھس جاویگا ف میل سے مراد یا کوس ہی یا سرمہ لگانے کی سلائی ه حذيفة تعرض الفتن على القلوب كالحصير عودا عودا فاي قلب اشربها نكت فيه نكتة سوداء واي قلب انكرها نكت فيه

فحمدنا الله وكبرنا ثم قال والذي نفسي بيده إني لأرجو أن تكونوا شطر أهل الجنة إن
مثلكم في الأمم كمثل الشعرة البيضاء في جلد الثور الأسود أو كالرقمة في ذراع الحمار
بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماویگا اے آدم تو وہ کہیگا حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین اور سب
بہتری تیرے ہی ہاتھون مین ہی سو خدا فرماویگا کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنی جو دوزخ مین ڈالے جاوینگے اونکو جدا کر آدم کہینگے الٰہی
کس قدر ہی دوزخ کا حصہ خدا فرماویگا کہ ہر ایک ہزار سے نو سو اور ننانوے یعنی ۹۹۹ ہزار آدمی مین ایک بہشتی اور باقی
دوزخی حضرت نے فرمایا سو یہ اوس وقت ہوگا جب کہ بڈھا ہو جاویگا لڑکا اور ہر ایک پیٹ والی اپنے پیٹ کا بچہ گرا دیویگی اور تو
دیکھے گا لوگون کو بیہوش اور دیوانے اور حال انکہ وہ دیوانے نہین لیکن خدا کا عذاب سخت ہوگا راوی نے کہا سو یہ بات صحابہ پر نہایت
سخت گذری تو صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم مین سے ایسا بہشتی مرد کون ہوگا یعنی جب ہزار مین ایک ہی شخص بہشتی ٹھہرا تو ہم کو نجات
پانے کی کیا امید باقی رہی حضرت نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش ہو اس واسطے کہ یاجوج اور ماجوج سے ہزار دوزخی ہونگے اور تم مین سے
ایک مرد بہشتی ہوگا یعنی دوزخ کے بھرنے کے واسطے یاجوج ماجوج کیا کم ہین جو تم گھبراتے ہو پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری
جان ہی کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم لوگ بہشتیون کے چوتھائی ہوگے راوی نے کہا تو ہم صحابہ نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر
حضرت نے فرمایا اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون کے تہائی ہوگے راوی نے کہا
تو ہمنے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرت نے فرمایا کہ اوسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ تم آدھے ہوگے تمام اہل بہشت کے البتہ تمہاری
مثل اور امتون مین جیسے سفید بال کی مثل سیاہ بیل کی کھال مین یا کہ جیسے داغ کی مثل گدھے کے ہاتھ مین ف یعنی امت محمدی
بہ نسبت اگلی امتون کے نہایت کم ہی دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتون کے کافر کچھ کم نہین معلوم ہوا کہ آدھی بہشت مین امت
مرحومہ ہوگی اور آدھی مین اور پیغمبرون کی امتین ہونگی اتنا کرم اس امت پر محض اس نبی کریم کی بدولت ہی اللہم صل وسلم علیہ اس
حدیث کا اول مضمون جگر ٹکڑے کرتا ہی اور پچھلا مضمون بتلاتا ہی کہ ایمان کے دو پر مین خوف اور رجا نہ ذرا خوف ہی بہتر کہ رحمت سے نا امید ڈالے
۱۶۲۰ بے دغدغہ امید ہی کھنا چاہیے کہ خلاف شرع اور بے فائدہ بنا ڈالے ف ابن عمر يقوم الناس لرب العالمين حتى
يغيب أحدهم في رشحه إلى أنصاف أذنيه بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھڑے
۱۶۲۱ ہونگے لوگ رب العالمین کے واسطے یہان تک کہ ڈوب جاویگا بعضہ آدمی اپنے پسینے مین اپنے آدھے کانون تک ق جابر بن
سمرة يكون بعدي اثنا عشر أميرا قال جابرا فقال كلمة لم أسمعها فقال أبي إنه قال
كلهم من قريش بخاری اور مسلم مین جابر بن سمرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہونگے میرے بعد بارہ سردار پھر حضرت نے
کوئی لفظ کہی کہ مینے نہ سنی تو میرے باپ یعنی سمرہ نے کہا کہ حضرت نے یہ لفظ فرمائی کہ وے سب سردار قریش کی قوم سے ہونگے ف
ہر چند حضرت کے بعد بہت سردار ہوئے لیکن مراد یہ ہی کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے سنت محمدی پر چلینگے چنانچہ حضرت کے چاروں خلیفے
اور امام حسن اور عمر بن عبد العزیز اور امام مہدی باقی تفصیل خدا ہی کو خوب معلوم ہی اور یہ جو شیعہ کہتے ہین کہ بارہ امام مراد ہین
سو نے دلیل بات ہی اسواسطے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہین سو سوائے علی مرتضی اور امام حسن کے کسی امام کو ملک کی حکومت حاصل نہوئی
کمال اور بزرگی اور چیز ہی لیکن یہان حکومت کا بیان ہی ف ابن عمر يكون لكن أحدكم يقوم القيمة شجاعا أقرع

وجمالہا ولدینہا فاظفر بذات الدین تربت یداک بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ نکاح کیا جاتا ہے عورت کا چار سبب سے اوسکے مال کے سبب سے اور اوسکے حسب نسب کے سبب سے اور اوسکی خوبصورتی کے سبب سے
اور اوسکی دینداری کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھوں میں خاک اگر تو نے دیندار کو چھوڑا ف یعنی
دستور ہے کہ عورت کے نکاح کی رغبت انھیں چار چیزوں کے سبب سے ہوتی ہے سو فرمایا کہ تو دیندار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم
رکھ کہ زندگی آرام سے بسر ہوگی اور مال اور حسب نسب اور خوبصورتی پر نظر نکر کہ اکثر دھوکھا ہوتا ہے اور اوسکی بدخوئی کے
سبب سے زندگی تلخ ہوجاتی ہے اور اگر دیندار کے ساتھ مال اور نسب اور جمال بھی ہو تو سبحان اللہ نور علی نور ف اسامۃ ۱۶۴۱
بن زید یؤتی بالرجل یوم القیمۃ فیلقی فی النار فتندلق اقتاب بطنہ فیدور بہا کما
یدور الحمار بالرحی فیجتمع الیہ اہل النار فیقولون یا فلان مالک الم تکن تأمر بالمعروف
وتنہی عن المنکر فیقول بلی کنت آمر بالمعروف ولا آتیہ وانہی عن المنکر وآتیہ بخاری اور مسلم میں
اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا مرد قیامت کے دن سو ڈالا جاویگا دوزخ میں سو اوسکے پیٹ سے آنتیں نکل پڑینگی
سو اونکو لیے گھومتا پھریگا جیسے گدھا پن چکی کے گرد گھومتا ہے تو جمع ہونگے اوسکی طرف دوزخی لوگ سو کہینگے ای فلانے تجکو
کیا ہوا کیا تو نیک باتین نہ بتلاتا تھا اور بدکاموں سے نہ منع کرتا تھا تو وہ کہیگا کہ کیون نہین میں نیک کام لوگون کو بتلاتا تھا
اور خود اوسکو نکرتا تھا اور بدکام سے منع کرتا تھا لیکن خود کرتا تھا ف اس حدیث میں واعظ بیعمل کی سزا مذکور ہے
مر انس یؤتی بانعم اہل الدنیا من اہل النار یوم القیمۃ فیصبغ فی النار صبغۃ ثم یقال ۱۶۴۲
یا ابن آدم ہل رأیت خیرا قط ہل مر بک نعیم قط فیقول لا واللہ یا رب ویؤتی بأشد
الناس بؤسا فی الدنیا من اہل الجنۃ فیقال لہ یا ابن آدم ہل رأیت بؤسا قط ہل مر بک
شدۃ قط فیقول لا واللہ ما مر بی بؤس قط ولا رأیت شدۃ قط مسلم میں انس سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیا داروں میں آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ میں ایکبار
غوطہ دیا جاویگا پھر اوس سے پوچھا جاویگا کہ ای آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا میں دیکھا تھا کیا تجھپر کبھی چین بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا
قسم خدا کی کبھی نہین ای میرے رب اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا میں سب لوگوں سے سخت تر تکلیف میں تھا تو اوس سے پوچھا جاویگا ای
آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہے کیا تجھپر کبھی شدت اور رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا خدا کی قسم مجھپر تو کبھی تکلیف نہین گذری
اور میں نے تو کبھی شدت اور سختی نہین دیکھی ف یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کی آرام بالکل بھول جاویگی اگرچہ دنیا میں
اوسنے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین و آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز نہ یاد پڑیگی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی میں گذری تھی
مر ابن مسعود یؤتی بجہنم یومئذ لہا سبعون الف زمام مع کل زمام سبعون الف ملک ۱۶۴۳
یجرونہا مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لائی جاویگی دوزخ اوسدن یعنی قیامت کو اوسکی ستر ہزار
باگیں ہونگی ہر باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اوسکو کھینچینگے ف اس حساب سے سب فرشتے دوزخ کے کھینچنے والے کروڑ اور
چار ارب ہونگے باقی کارخانجات کے فرشتوں کا شمار بشر کے شمار سے باہر ہے وما یعلم جنود ربک الا ہو مر جابر بعد

فضیلت زن دیندار و مال پرہیزگار مقوم بہشت

فضیلت کشتہ شدن در راہ دین ۱۶۴۴

۱۶۲۷ ہیں حضرت نے ہم سے امانت کے جاتے رہنے کی کہی پھر یہ حدیث فرمائی ف ابوھریرۃ یَنْزِلُ رَبُّنَا کُلَّ لَیْلَۃٍ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ یَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَہٗ مَنْ یَّسْئَلُنِیْ فَاُعْطِیَہٗ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَہٗ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اور تمام ہی ہمارا رب ہر رات کو پہلے آسمان تک جب کہ پچھلی تہائی رات باقی رہتی ہی تو فرماتا ہی کہ کون مجھسے دعا مانگتا ہی تاکہ میں اوسکی دعا قبول کروں کون مجھسے سوال کرتا ہی تاکہ میں اوسکو دوں کون مجھسے گناہ بخشوانا ہی کہ میں اوسکے گناہ بخشوں ف خدا کے نزول سے مراد اوسکی رحمت کا نزول ہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ وقت نہایت مقبول ہی اوس وقت کی دعا مستجاب ہی پر افسوس کہ ایسا عمدہ وقت خواب غفلت میں کٹتا ہی شعر ہر شبی از بہر تو ای بوالفضول ۔ میکند از اوج جباری نزول ۔ تو زجای خود چو مرد بی ادب ۔ برنگیری گام نی روز و نہ شب

۱۶۲۸ ف ابوھریرۃ یُوْشِکُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ عَنْ کَنْزٍ مِّنْ ذَھَبٍ فَمَنْ حَضَرَہٗ فَلَا یَاْخُذْ مِنْہُ شَیْئًا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب دریائے فرات سونے کے گنج سے کھل جاویگا سو جو کہ وہاں حاضر ہو سو اوسمیں سے کچھ نہ لیوے ف یعنی قیامت کے قریب سونے کا خزانہ دریائے فرات سے ظاہر ہوگا اوسکے لینے سے اسواسطے منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہی اوسوقت ہر مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہی دنیا لیکر کیا کریگا

۱۶۲۹ م ابوھریرۃ یُوْشِکُ اِنْ طَالَتْ بِکَ مُدَّۃٌ اَنْ تَرٰی قَوْمًا فِیْ اَیْدِیْھِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ یَغْدُوْنَ فِیْ غَضَبِ اللّٰہِ وَیَرُوْحُوْنَ فِیْ سَخَطِ اللّٰہِ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہی اگر تیری عمر کی مدت نے طول کی تو دیکھیگا ایک قوم کو کہ اوسکے ہاتھوں میں کوڑے ہونگے جیسے بیلوں کی دم صبح کرینگے خدا کے غضب میں اور شام کرینگے خدا کے قہر میں

۱۶۳۰ ف مراد کوڑے والے اور چوبدار ہیں جو حاکم پاس مظلوم کو نہیں جانے دیتے اور مارتے ہیں ف ابوسعید یُوْشِکُ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَّتْبَعُ بِھَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِہٖ مِنَ الْفِتَنِ بخاری میں ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہی کہ مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہونگی جنکے پیچھے پھریگا چرانے کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور پانی برسنے کے مقاموں پر اپنا دین لیکر بھاگے گا فسادوں کے سبب سے ف یعنی فساد کے وقت میں گوشہ گیری بہتر ہی کہ لوگوں کے ملنے سے ایسے وقت میں ایمان سلامت نہیں رہتا تو بکریاں چرا کھانا بہتر ہی

۱۶۳۱ ف یَھْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَتَشِبُّ مِنْہُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَی الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَی الْعُمُرِ بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڈھا ہوتا ہی آدمی اور جوان ہوتی ہیں اوسمیں دو خصلتیں ایک تو مال پر حرص دوسرے عمر پر حرص

۱۶۳۲ ف یعنی پیری کی حالت میں مال اور زندگی کی نہایت حرص بڑھجاتی ہی ف ابوھریرۃ یَھْلِکُ النَّاسُ ھٰذَا الْحَیَّ مِنْ قُرَیْشٍ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْھُمْ قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اُسَمِّیَ بَنِیْ فُلَانٍ بَنِیْ فُلَانٍ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلاک کریگا لوگوں کو یہ قریش کا قوم اصحاب نے کہا پھر ہمکو کیا ارشاد ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ اوسے گوشہ گیری کریں تو بہتر ہی ابوہریرہؓ نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو اونکے نام لے دوں کہ وے لوگ فلانے کی اولاد اور فلانے کی اولاد ہیں ف اس حدیث میں حکومت بنی امیہ کے فسادوں کی خبر ہی چنانچہ امام حسینؓ کی شہادت کے بعد سیکڑوں اصحاب نے یزید کے لشکر نے شہید کیے

۱۶۳۳ ق ابن عمر یُھِلُّ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَۃِ وَیُھِلُّ اَھْلُ

اے میرے رب میں حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین تو خدا فرماویگا کہ کیا تو نے اپنی امت کو پیغام پونہچایا تھا یعنی عذاب سے
ڈرایا تھا تو نوح کہیگا کہ ہان میںنے پیغام سنا دیا ہی تو اوسکی امت سے کہا جاویگا کیا نوح نے تمکو پیغام پونہچایا تھا تو اوسکی امت کے
لوگ کہینگے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہین آیا تو خدا نوح سے فرماویگا کہ تیرے دعوے کا کون گواہ ہی جو تیری گواہی دے تو نوح کہیگا
کہ محمد اور اوسکی اُمت میرے گواہ ہین سو تم لوگ گواہی دوگے کہ مقرر نوح نے انکو پیغام پونہچایا تھا سو یہی مطلب ہی خدا کے اس قول کا
اور اسی طرح ہمنے بنایا تمکو عادل اور افضل امت تاکہ تم گواہ ہو لوگون پر اور رسول تمپر گواہ ہووے ف اس حدیث اور اس آیت سے
امت محمدی کی فضیلت سب امتون پر خوب ثابت ہوئی اسواسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک شخص کو نہین ہوتی گواہی کے واسطے عدالت
اور صداقت شرط ہی بعضی روایت مین آیا ہی کہ نوح کی اُمت کہیگی کہ امت محمدی ہمارے وقت مین کہان موجود تھی ہمنے دیکھے انکی گواہی
کیونکر سنہ ہوگی تو امت محمدی جواب دیگی کہ ہر چند ہم تمھارے وقت مین نتھے لیکن ہمکو یہ حال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہی خدا کے کلام سے
زیادہ تر کسیکے کلام کی سند نہین ف ابوھریرۃ یستجاب لاحدکم مالم یعجل یقول قد دعوت ربی ۱۶۵۰
فلم یستجب لی بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی دعا اوس وقت تک مقبول ہوگی
جب تک کہ وہ اسطرح سے جلدی نکرے کہ میںنے اپنے رب سے دعا کی تھی سو اوسنے میری دعا نہ قبول کی ف دعا مین اسطرح
شتابی کرنا ایسی بے ادبی ہی کہ اوسکا ثمرہ محرومی ہی آدمی کو خدائی کارخانے کا بھید کیا معلوم ہی جو جلدی کرتا ہی خدا ہی خوب جانتا ہی
کہ جلد نہ دعا قبول ہونے مین کیا حکمت ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ مسلمان کی دعا نا مقبول نہین ہوتی خواہ دنیا مین اوسکا اظہار ہووے یا ہی
خواہ آخرت مین بہت چیزون کی تمنا آدمی دنیا مین کرتا ہی حالانکہ اوسکے حق مین بہتر نہین اسواسطے حق تعالی اوسکے عوض آخرت مین ثواب دیگا
اسواسطے کہ اپنے دروازے سے کریم کسی کو محروم نہین پھیرتا ف عبداللہ بن عمرو یغفر للشہید کل ذنب الا الدین ۱۶۵۱
مسلم
مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہین سوائے قرض کے ف یعنی قرض کا مواخذہ شہید سے
بھی باقی رہتا ہی اس حدیث مین اشارہ ہی کہ قرض ادا کرنے مین سستی نکرے علمانے کہا ہی کہ قرض سے مراد جمیع حقوق العباد ہین یعنی
شہید سے خدا کے گناہ سب معاف ہوجاتے ہین مگر بندون کے گناہ کا مواخذہ رہتا ہی خ ابوھریرۃ یقال لاھل الجنۃ خلود ولا موت ۱۶۵۲
ولاھل النار یا اھل النار خلود ولا موت بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت والون سے کہا جاویگا کہ تمکو ہمیشگی ہی
اور کبھی موت نہین اور دوزخ والون سے کہا جاویگا کہ ای دوزخیو تمکو ہمیشگی ہی اور کبھی تمکو موت نہین ف معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کو فنا نہین

الباب الثامن

نوین باب مین پانچ فصلین ہین پہلی فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سر پر فعل ماضی ہی خ عمر اتانی اللیلۃ آت من ربی ۱۶۵۳
فقال صل فی ھذا الوادی المبارک وقل عمرۃ فی حجۃ بخاری مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آج میرے پاس میرے
ایک آنے والا میرے رب کی طرف سے سواوسنے کہا کہ نماز پڑھ اس مبارک نالے مین اور کہہ عمرہ داخل ہوا حج مین ف نوین سال حضرت
حج کو چلے مدینے سے جب اوس نالے مین پونہچے جسکا عقیق نام ہی تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی حج اور عمرہ ساتھی ایک احرام سے ادا کر
اسکو قران کہتے ہین یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہی کہ قران افضل ہی حج اور تمتع سے یہ تمتع یہ کہ عمرہ کے احرام اوتارے پھر حج کے موسم مین
دوسرا احرام باندھ کے حج ادا کرے ف ابوذر اتانی جبریل فبشرنی انہ من مات من امتک لا یشرک باللہ ۱۶۵۴

نكتة بيضاء حتى يصير على قلبين أبيض مثل الصفا فلا تضره فتنة ما دامت السموات والأرض والآخر أسود مربدا كالكوز مجخيا لا يعرف معروفا ولا ينكر منكرا إلا ما أشرب من هواه الحديث متفق عليه والسياق لمسلم مسلم مین حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سامنے آتی ہین فتنے دلون پر جیسے چٹائی بنانے کے وقت ایک ایک لکڑی پے در پے سامنے آتی ہی سو جو دل کہ اون فتنون کو پلایا گیا تو اوسمین ایک سیاہ نکتہ ڈالا گیا اور جس دل نے اون فتنون کی انکار کی تو اوسمین ایک سفید نکتہ ڈالا جاتا ہی تو دو قسم کے دل ہوگئے ایک دل سفید ہو گیا جیسے سنگ مرمر سو اوسکو کسی طرح کا فتنہ ضرر نہین کرتا جب تک آسمان اور زمین کی قیام ہی اور دوسرا دل کالا خاکستری رنگ ہی جیسے اوندھا کوزہ نہ نیکی کو پہچانے نہ بدی سے انکار کرے سوا اپنی خواہش نفسانی کے وہ کچھ نہین جانتا یہ حدیث متفق علیہ ہی یعنی بخاری اور مسلم دونون مین موجود ہی لیکن یہ خاص روایت مسلم کی ہی ف یعنی فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا دلون پر ہجوم رہتا ہی سو جس دل مین واہیات جم گیا سو سیاہ ہو گیا اوسکو نیک بد کی تمیز نہین رہتی جیسے اوندھے برتن مین پانی نہین ٹھہرتا اور جس دل نے اونکا کچھ دھیان نکیا اور آپ کو خطرات واہیہ سے بچایا وہ دل روشن ہو جاتا ہی اوسکو نیک کی تمیز ہوتی ہی وہ گناہ سے بچتا رہتا ہی

م ابو ہریرہ رضہ کہ تفتح أبواب الجنة يوم الاثنين ويوم الخميس فيغفر لكل عبد لا يشرك بالله شيئا إلا رجل كانت بينه وبين أخيه شحناء فيقال انظروا هذين حتى يصطلحا ۱۲ ۱۶۳۸

مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھولے جاتے ہین بہشت کے دروازے دوشنبے اور پنجشنبے کے دن تو گناہ معاف ہوتے ہین ہر ایک بندے کے جو خدا کے ساتھ شرک نہین کرتا مگر اوسکے گناہ نہین معاف ہوتے جسکے درمیان اور اوسکے مسلمان بھائی کے درمیان عداوت اور کینہ ہوتا ہی سو حکم ہوتا ہی کہ مہلت دو ان دونون کو یہان تک کہ آپسمین صلح کر لیوین ف معلوم ہوا کہ بغض اور کینہ مسلمان سے رکھنا ایسا سخت گناہ ہی کہ مغفرت کو روکتا ہی تین دن سے زیادہ مسلمان سے رنج رکھنا ہرگز درست نہین

ق سفيان بن أبي زهير الأزدي تفتح اليمن فيأتي قوم يبسون فيحملون بأهليهم ومن أطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون وتفتح الشام فيأتي قوم يبسون فيحملون بأهليهم ومن أطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون وتفتح العراق فيأتي قوم يبسون فيحملون بأهليهم ومن أطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون ۱۶۳۹

بخاری اور مسلم مین سفیان بن ابی زہیر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتح ہوگا یمن کا ملک تو آوینگے ایک قوم جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حال انکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا شام کا ملک تو آوینگے قوم جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حال انکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا عراق کا ملک تو آوینگے لوگ جلدی کرتے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکی اطاعت کریگا اور حال انکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہی اگر اونکو کچھ دانست ہوتی ف یعنی بعد فتح اسلام کے لوگ مدینے کا رہنا چھوڑ کے یمن اور شام اور عراق مین اپنے گھر بار کے جا بسینگے حال انکہ حضرت کا جوار چھوڑنا اور مدینے کی برکات سے محروم رہنا اونکے حق مین بہتر نہین ف ابو ہریرہ رضہ تنكح المرأة لأربع لمالها ولحسبها ۱۶۴۰

النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالقدوم دونوں بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنا ختنہ کیا ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدوم میں ف قدوم ایک مکان کا نام ہے شام کے ملک میں اور یہ جو مشہور ہے کہ حضرت ابراہیم نے اپنا ختنہ بسوئے کیا سو غلط ہے قدوم سے مراد بسولا نہیں بلکہ مکان مراد ہے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے نناوے برس کی عمر میں اپنا ختنہ کیا تھا اور یہ سنت اول الوقتین سے جاری ہوئی توریت کی کتاب الخلقہ میں باب فصل کے اندر مرقوم ہے کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکھ اور تیری نسل یاد رکھے ہمیشہ قیامت تک یعنی ہر مرد کا ختنہ ہوا کرے یہی نشان ہے میرے عہد کا تمہارے بدنوں میں عہد دائمی ابدی جو ختنہ نہ کریگا وہ قوم ابراہیمی سے جدا ہو گیا اوسنے خدا کا عہد توڑا الحمد للہ کہ اہل اسلام اس عہد پر قائم ہیں اور نصاریٰ نے ختنہ کرنا بالکل موقوف کر دیا حالانکہ توریت کو حق جانتے ہیں اور منسوخ ہونے کے قائل نہیں جناب مسیح کی انجیل میں عیسی علیہ السلام نے صاف فرمایا ہے کہ میں توریت کے احکام منسوخ کرنے نہیں آیا بلکہ خود عیسی علیہ السلام کا بھی ختنہ ہوا تھا تو بموجب حکم توریت کے صاف ثابت ہوا کہ نصاریٰ قوم ابراہیمی سے بالکل جدا ہو گئے اونھوں نے دائمی عہد خدا کا توڑ ڈالا

بیان اقوام نصاریٰ مسیح ترک ختنہ

۱۶۵۸ ف انس اخذ الرایۃ زید فاصیب ثم اخذھا جعفر فاصیب ثم اخذھا عبداللہ بن رواحۃ فاصیب ثم اخذھا خالد بن الولید من غیر امرۃ ففتح لہ بخاری میں انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لیا علم کو زید نے سو وہ شہید ہو گیا پھر علم لیا جعفر نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا عبداللہ بن رواحہ نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا خالد بن ولید نے بدون سرداری کے سو خدا نے اوسکو فتح نصیب کی ف حضرت نے جنگ موتہ میں لشکر بھیجا اوسکے تین سردار مقرر کیے اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہے اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہے چنانچہ جب جنگ ہوئی تو یہ تینوں سردار شہید ہو گئے پھر اصحاب نے صلاح مشورہ کر کے خالد بن ولید کو اپنا سردار بنایا تو فتح ہوئی حضرت کو وہاں کی خبر اوسی دن بطریق وحی کے معلوم ہوئی مدینے میں لوگوں سے فرمائی پھر اوسکی موافق خبر بھی آئی اور یہ جو فرمایا کہ خالد نے بے سرداری فتح کی یعنی حضرت نے اوسکو سردار نہیں بنایا تھا بلکہ اصحاب نے اونکو بنایا تھا معلوم ہوا کہ اجماع اصحاب حجت ہے صدیق اکبر کی بھی خلافت اصحاب کے اجماع سے ہوئی تو بیشک درست ہوئی

معجزہ انشقاق شہادت زید و جعفر و عبداللہ والطبقات آن

۱۶۵۹ ف ابوھریرۃ اذنب عبد ذنبا فقال اللھم اغفر لی ذنبی فقال تبارک وتعالی اذنب عبدی ذنبا علم ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال ای رب اغفر لی ذنبی فقال تبارک وتعالی عبدی اذنب ذنبا فعلم ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال ای رب اغفر لی ذنبی فقال تبارک وتعالی اذنب عبدی ذنبا فعلم ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بالذنب اعمل ما شئت فقد غفرت لک قال عبدہ الا علی احد روایۃ ھذا الی لا ادری اقال فی الثالثۃ او الرابعۃ اعمل ما شئت بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گناہ کیا کسی بندے نے کوئی گناہ کیون نہ پھر اوسنے کہا کہ الٰہی میرے گناہ کو معاف کر دے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اوسنے جانا کہ اوسکا ایسا رب ہے کہ گناہ کو معاف کرتا ہے اور گناہ کو پکڑتا ہے پھر اوسنے توبہ توڑی سو گناہ کیا تو اوسنے کہا ای میرے رب میرے گناہ معاف کر تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا سو اوسنے جانا کہ اوسکا رب ہے کہ گناہ کو معاف کرتا ہے اور گناہ کو پکڑتا ہے پھر اوسنے توبہ توڑی سو اوسنے گناہ کیا تو اوسنے کہا کہ ای میرے رب میرا گناہ بخش دے سو حق تعالیٰ فرماتا ہے گناہ کیا میرے بندے نے تو اوسنے جانا کہ اوسکا

کُلُّ عَبْدٍ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْہِ مسلم میں جابر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا حشر میں اوٹھایا جاویگا ہر ایک بندہ جس حالت ۱۶۴۵
کہ مرگیا ف یعنی کفر یا ایمان پر اخلاص یا نفاق پر ق اَنَسٌ یُجَآءُ بِالْکَافِرِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ لَہٗ
اَرَاَیْتَ لَوْ کَانَ لَکَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَھَبًا اَکُنْتَ تَفْتَدِیْ بِہٖ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُقَالُ لَہٗ اِنَّکَ کُنْتَ
سُئِلْتَ مَا ھُوَ اَیْسَرُ مِنْ ذٰلِکَ بخاری اور مسلم میں انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لایا جاویگا کافر قیامت کے دن تو
اوس سے کہا جاویگا بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ملکیت میں زمین کے برابر سونا ہوتا کیا تو عذاب کے عوض دیتا تو وہ کہیگا کہ ہاں تو اوس سے کہا جائیگا
تجھسے تو اس سے بھی آسان تر مانگا گیا تھا ف یعنی دنیا میں تجھسے تو صرف ایمان کی خواہش اور شرک نکرنے کی فرمایش تھی
تجھسے تو اتنا بھی نہو سکا آج دنیا بھر سونا دینے کو طیار ہی ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی ثَلٰثِ طَرَآئِقَ رَاغِبِیْنَ ۱۶۴۶
وَرَاھِبِیْنَ وَاثْنَانِ عَلٰی بَعِیْرٍ وَثَلٰثَۃٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَاَرْبَعَۃٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَعَشَرَۃٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِیَّتَھُمُ
النَّارُ تَقِیْلُ مَعَھُمْ حَیْثُ قَالُوْا وَبَیْتُ مَعَھُمْ حَیْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَھُمْ حَیْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِیْ
مَعَھُمْ حَیْثُ اَمْسَوْا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگوں کا تین طریق پر ایک قسم امیدوار
لوگ ہونگے یعنی حساب اور ثواب کے امیدوار اپنے نیک اعمال کے سبب سے دوسری قسم خوفناک لوگ یعنی مسلمان تقصیروار دو شخص ایک اونٹ پر
اور تین اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقی ماندوں کو آگ ہانک لیچلیگی یعنی یہ تیسری قسم کے لوگ ہیں دوپہر کو آگ اونکے
ساتھ ٹھہر جاویگی جہاں وے ٹھہرینگے اور رات بسر کریگی اونکے ساتھ جہاں وے رات بسر کرینگے اور صبح کریگی اونکے ساتھ جہاں وے صبح کرینگے
اور شام کریگی اونکے ساتھ جہاں وے شام کرینگے ف یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا کہ تمام ملکوں کے زندے لوگوں کو شام کے ملک میں
آگ ہانکلاویگی لیکن مسلمان سوار ہونگے اور کافر پیادہ پا اور قیامت کا حشر قبروں سے ہوگا ق سَھْلُ بْنُ سَعْدٍ یُحْشَرُ ۱۶۴۷
النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی اَرْضٍ بَیْضَآءَ عَفْرَآءَ کَقُرْصَۃِ النَّقِیِّ لَیْسَ فِیْھَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ وَقِیْلَ لَیْسَ
فِیْھَا عَلَمٌ مِّنْ حَدِیْثِ سَھْلٍ اَوْ غَیْرِہٖ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگوں
کا قیامت کے دن سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدہ کی روٹی اوسمیں کسیکا نشان نہ باقی رہیگا یعنی کوئی مکان اور مینار
نرہیگا چٹیل میدان ہوجاویگا اور بعضوں نے کہا ہی کہ نشان نرہنے کا مضمون حضرتؐ کی حدیث میں نہیں بلکہ سہل بن سعد کا قول ہے
اونکے سوائے یا کسی اور شخص کا م اَنَسٌ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَۃٌ فَیُعْرَضُوْنَ عَلَی اللّٰہِ فَیَلْتَفِتُ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ ۱۶۴۸
اَیْ رَبِّ اِذْ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْھَا فَلَا تُعِیْدُنِیْ فِیْھَا فَیُنَجِّیْہِ اللّٰہُ مِنْھَا مسلم میں انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ نکالے جاوینگے دوزخ سے چار شخص تو سامنے لائے جاوینگے خدا کے سو اونمیں سے ایک شخص منہ پھیر کے کہیگا اے میرے رب جب کہ تو نے
مجھکو دوزخ سے نکالا تو اب مجھکو اوسمیں پھر نہ ڈالیو تو خدا اوسکو نجات دیگا ف اَبُوْ سَعِیْدٍ یُدْعٰی نُوْحٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ۱۶۴۹
فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ ھَلْ بَلَّغْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُقَالُ لِاُمَّتِہٖ ھَلْ بَلَّغَکُمْ
فَیَقُوْلُوْنَ مَآ اَتَانَا مِنْ نَّذِیْرٍ فَیَقُوْلُ مَنْ یَّشْھَدُ لَکَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُہٗ فَتَشْھَدُوْنَ
اَنَّہٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ
الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا بخاری میں ابوسعید رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بلایا جاویگا نوح قیامت کے دن تو کہیگا

اِشْتَرَی رَجُلٌ مِّنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَّهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِیْ اشْتَرَی الْعَقَارَ فِیْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِیْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِیْ اشْتَرَی الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّیْ اِنَّمَا اشْتَرَیْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ لَهُ الَّذِیْ اشْتَرَی الْاَرْضَ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِیْهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰی رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِیْ تَحَاكَمَا اِلَیْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِیْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِیْ جَارِیَةٌ فَقَالَ اَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِیَةَ وَاَنْفِقَا عَلٰی اَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مول لی ایک مرد نے دوسرے مرد کی زمین سو زمین کے مول لینے والے نے اوسکی زمین مین ایک گھڑا پایا جسمین سونا تھا تو بیچنے والے سے زمین کے مول لینے والے نے کہا کہ اپنا سونا مجھسے لے لے میں نے تجھسے زمین مول لی تھی اور تجھسے میں نے سونا نہین مول لیا تو بیچنے والے نے زمین کے مول لینے والے سے کہا کہ میں نے تو تجھسے زمین اور جو اوسکے اندر تھا سب بیچ ڈالا یعنی وہ تیرا حق ہی میرا حق نہین سو وے دونون اپنا جھگڑا فیصل کروانے گئے ایک اور مرد کے پاس تو جسکے پاس فیصلہ کروانے گئے اوسنے کہا کہ تم دونون کے اولاد بھی ہی تو ایک نے کہا کہ میرے ایک لڑکا ہی دوسرے نے کہا کہ میرے ایک لڑکی ہی تو اوسنے کہا تم دونون اوس لڑکے کا لڑکی کے ساتھ نکاح کردو اور اوس مال کو اون دونون پر خرچ کرو اور اون پر خیرات کرو

ف اس حدیث مین خوش نیتی اور دیانت داری کا بیان ہی اور حاکم نے جب کہ اونکو خوش نیت دیکھا تو اونمین شرکت داری منا جانی اور اوس مال کے خرچ کرنے کا یہ خط لیکھا

ق ابن عباسؓ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا **ق** لِاَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے بعضی جگہہ ٹھیک تعبیر کہی اور بعضے مقام پر تیر چوک گیا یہ حضرت نے ابی بکرؓ سے فرمایا **ف** ایک شخص حضرت کے پاس آیا اوسنے کہا یا رسول اللہ مینے خواب مین دیکھا کہ بدلی سے گھی اور شہد ٹپکتا ہی تو لوگ اوسکو اپنے اونجلون مین بھرتے ہین بعضا زیادہ لیتا ہی اور بعضا کم اور مینے آسمان سے ایک رسی لٹکی دیکھی سو حضرت اوسکو پکڑکے چڑھ گئے پھر حضرت کے بعد ایک اور مرد اوسکو پکڑکے چڑھ گیا پھر ایک اور مرد چڑھ گیا پھر ایک اور مرد نے اوسکو پکڑا سو وہ رسی ٹوٹ گئی پھر جوڑی گئی سو وہ بھی چڑھ گیا تو صدیق اکبرؓ نے کہا کہ میرے ماباپ حضرت پر قربان اگر اجازت ہو تو مین اس خواب کی تعبیر کہون حضرت نے فرمایا تو ہی اسکی تعبیر کہ صدیق اکبرؓ نے کہا وہ بدلی تو اسلام کی بدلی ہی اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہی سو قرآن ہی اور اوسکی شیرینی اور جو لوگ اونجلون مین لیتے ہین سو قرآن خوان ہین کسیکو بہت قرآن یاد ہی اور کسیکو کم اور وہ رسی جو آسمان سے لٹکتی ہی سو وہ دین حق ہی جسپر تو قائم ہی سو خدا تجکو اوسی سبب سے اپنی طرف چڑھالیگا پھر آپکے بعد آپکا خلیفہ اوسی طرح چڑھ جاویگا پھر دوسرا خلیفہ چڑھ جاویگا پھر تیسرا خلیفہ چڑھنے کا ارادہ کریگا تو کچھ خلل پڑجاویگا آخر وہ خلل مٹ جاویگا سو وہ بھی چڑھ جاویگا حضرت اب فرمایئے کہ مینے ٹھیک تعبیر کہی یا کہین مین چوک گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** بعضے علماء نے کہا کہ ہر چند تعبیر سب ٹھیک تھی لیکن خطا یہ ہوئی کہ حضرت سے تعبیر کی اجازت مانگی اگر صدیق اکبر صبر کرتے اور حضرت خود تعبیر کہتے تو خوب ہوتا اور بعضے عالم یون کہتے ہین کہ بعضی عبارت کی تعبیر مین خطا ہوئی شہد کی تعبیر تو قرآن کی خوب ہوئی لیکن گھی کی تعبیر حدیث کو کہنا تھا واللہ اعلم

۱۶۴۶ **ع** اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْیَهُوْدِ یَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰی یَوْمُ الْاَحَدِ فَجَآءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِیَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْیَا وَالْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الْمَقْضِیُّ لَهُمْ وَبَیْنَ یَدَیْ بَیْنِهِمْ

شیئاً دخل الجنة قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق بخاری اور مسلم میں ابوذر سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل ع آیا سو اوسنے مجکو بشارت دی کہ جو مریگا تیری امت سے اس حالت پر کہ شرک نکرتا ہو اللہ سے کسی چیز کا تو
وہ بہشت میں داخل ہوگا ابوذر نے کہا میںنے کہا اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے تو بھی بہشت میں داخل ہوگا حضرت نے فرمایا کہ ہاں
اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے ف یعنی ایمان بہشت میں انجام کو لیجاویگا اگرچہ گناہوں کے سبب سے سزا پاوے یا بدون سزا حضرت
ہو جاوے ف ابوھریرۃ احتج ادم وموسی فقال موسی یا آدم انت ابونا خیبتنا واخرجتنا من ۱۶۵۵
الجنة فقال له آدم انت موسی اصطفاك الله بكلامه وخط لك التوراة بيده تلومني على امر
قدره الله علي قبل ان يخلقني باربعين سنة فحج آدم موسی بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ بحث کی آدم اور موسی نے سو کہا موسی نے ای آدم تو ہمارا باپ ہی تونے ہمکو نے نصیب کیا اور ہمکو تو نے بہشت سے نکالا یعنی اگر تم گیہوں
نہ کھاتے تو بہشت سے تم اور تمہارے فرزند نہ نکالے جاتے تو آدم نے موسی ع سے کہا کہ تو موسی ہی کہ تجکو خدا نے اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت
اپنے دست قدرت سے لکھدی کیا مجکو ملامت کرتا ہی اور الزام دیتا ہی اوس کام پر جو خدا نے میری تقدیر میں لکھا تھا چالیس برس میرے
پیدا کرنے سے پہلے تو حجت کیگئے آدم موسی ع سے ف پوری روایت مصابیح میں یون ہی کہ گفتگو کی آدم اور موسی نے اپنے رب کے
پاس تو غالب ہوئے آدم موسی پر کہا موسی نے تو ہی آدم ہی کہ تجکو خدا نے اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح تجھمیں پھونکی تھی اور فرشتوں سے
تجکو سجدہ کرایا اور تجکو اپنی بہشت میں رکھا پھر تو نے اپنے گناہ سے لوگوں کو زمین پر گرایا تو آدم نے کہا تو ہی موسی ہی کہ تجکو خدا نے اپنی پیغمبری اور
اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت دی جسمیں ہر چیز کا مفصل بیان ہی اور تجکو مناجات کے واسطے اپنے نزدیک کر لیا سو تو ملامت کرتا ہی مجکو
خدا نے توریت کو میرے پیدا کرنے سے پہلے کی برس آگے لکھا تھا موسی نے کہا چالیس برس آدم نے کہا کیا تو یہ مطلب بھی دیکھا کہ آدم نے
نافرمانی کی موسی نے کہا کہ ہاں آدم نے کہا پھر کیون مجکو تو ملامت کرتا ہی اوس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر میں چالیس برس میری پیدائش
سے آگے ٹھہر چکا تھا حضرت نے فرمایا سو حجت کیا آدم موسی ع سے ف یہ گفتگو حضرت موسی کے انتقال کے بعد عالم ارواح میں ہوئی اور
جب تک حضرت آدم اس عالم میں زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے اس حدیث سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ آدمی اپنے گناہوں کو
تقدیر کی طرف حوالہ کرے آپ کو بیقصور سمجھے اسواسطے کہ عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہیں شیطان نے اپنا گناہ اس عالم
میں تقدیر کی طرف نسبت کیا اور آپ کو بیقصور جانا اسی سبب سے ملعون اور مردود ہوا اور حضرت آدم نے قصور کو اپنی طرف
نسبت کیا اسی سبب سے مقبول اور محبوب ہوئے آدمیت اور بندگی ادب کا نام ہی اور نے ادبی شیطانی کام ہی شعر بندگی چو تو ادب جز عجز
واد ادب پروے ادب محروم شد از فضل رب ۞ ابن عباس احسنتم واجملتم كذا فاصنعوا قال كذلك لبني ۱۶۵۶
عبد المطلب حين سقوه النبيذ على زمزم مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمنے یہ بہت اچھا
کیا اور نہایت خوب کیا سو کیا کرو حضرت نے عبدالمطلب کی اولاد سے یہ فرمایا جب کہ اونھوں نے حضرت کو زمزم پر کھجور کو پانی میں گھول کے پلایا
ف روایت ہی عبداللہ بن عباس سے کہ حضرت حجۃ الوداع میں زمزم پاس اونٹ پر سوار آئے اور حضرت کے پیچھے اسامہ بن زید
سوار تھے ہمسے حضرت نے پانی مانگا ہمنے حضرت کو کھجور کا بھیگا ہوا پانی پلایا حضرت نے خود پیا اور باقی اسامہ کو دیا پھر حضرت نے یہ حدیث ۱۶۵۷
فرمائی معلوم ہوا کہ نیک کام کی تعریف کرنا اور اوسپر ترغیب دلانا مستحب ہی ف ابوھریرۃ احتج ابراهيم

نافرمانون کو وہی سزا دیگا اور بہشت نے آپ کو افضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے مطیع اور تابعدارون کو وہی ثواب اور جزا دیگا جو تعالی
نے فیصلہ کر دیا کہ تم دونون برابر ہو دوزخ مظہر قہر الہی ہی اور بہشت مظہر رحمت الہی ہو ۱۶۷۰ م ابن مسعود رضی ت یدا ك
اتشهد اني رسول الله قاله لابن صياد مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا کہ تیرے ہاتھ
خاک مین ملین کیا تو اسکی گواہی دیتا ہی کہ مین خدا کا رسول ہون جسپر حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا ف اسکا قصہ ہو چکا کہ ابن صیاد
بچپنے مین یہودی کا لڑکا تھا جنون سے اوسکو کچھ حال معلوم ہو جاتا تھا جب حضرت نے اوس سے یہ حدیث فرمائی اوسنے کہا کہ ہان مین جانتا ہون
کہ تم عرب کے رسول ہو ۱۶۷۱ ن ف ۳ ۲ ۱ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵ ۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ ۱۶۶۰ ۱۶۶۱ ۱۶۶۲ ۱۶۶۳ ۱۶۶۴ ۱۶۶۵ ۱۶۶۶ ۱۶۶۷ ۱۶۶۸ ۱۶۶۹ ۱۶۷۰ ۱۶۷۱ ۱۶۷۲ ۱۶۷۳ ۱۶۷۴ ۱۶۷۵ ۱۶۷۶ ۱۶۷۷ ۱۶۷۸ ۱۶۷۹ ۱۶۸۰ ۱۶۸۱ ۱۶۸۲ ۱۶۸۳ ۱۶۸۴ ۱۶۸۵ ۱۶۸۶ ۱۶۸۷ ۱۶۸۸ ۱۶۸۹ ۱۶۹۰ ۱۶۹۱ ۱۶۹۲ ۱۶۹۳ ۱۶۹۴ ۱۶۹۵ ۱۶۹۶ ۱۶۹۷ ۱۶۹۸ ۱۶۹۹ ۱۷۰۰ ۱۷۰۱ ۱۷۰۲ ۱۷۰۳ ۱۷۰۴ ۱۷۰۵ ۱۷۰۶ ۱۷۰۷ ۱۷۰۸ ۱۷۰۹ ۱۷۱۰ ۱۷۱۱ ۱۷۱۲ ۱۷۱۳ ۱۷۱۴ ۱۷۱۵ ۱۷۱۶ ۱۷۱۷ ۱۷۱۸ ۱۷۱۹ ۱۷۲۰ ۱۷۲۱ ۱۷۲۲ ۱۷۲۳ ۱۷۲۴ ۱۷۲۵ ۱۷۲۶ ۱۷۲۷ ۱۷۲۸ ۱۷۲۹ ۱۷۳۰ ۱۷۳۱ ۱۷۳۲ ۱۷۳۳ ۱۷۳۴ ۱۷۳۵ ۱۷۳۶ ۱۷۳۷ ۱۷۳۸ ۱۷۳۹ ۱۷۴۰ ۱۷۴۱ ۱۷۴۲ ۱۷۴۳ ۱۷۴۴ ۱۷۴۵ ۱۷۴۶ ۱۷۴۷ ۱۷۴۸ ۱۷۴۹ ۱۷۵۰ ۱۷۵۱ ۱۷۵۲ ۱۷۵۳ ۱۷۵۴ ۱۷۵۵ ۱۷۵۶ ۱۷۵۷ ۱۷۵۸ ۱۷۵۹ ۱۷۶۰ ۱۷۶۱ ۱۷۶۲ ۱۷۶۳ ۱۷۶۴ ۱۷۶۵ ۱۷

ایک رب ہی کہ گناہ بخشتا ہی اور گناہ کو پکڑتا ہی کر جو تیرا جی چاہے سو کر یہ سنے تجکو بخشا عبد الاعلیٰ اس حدیث کے ایک راوی نے کہا کہ
مین نہین جانتا کہ حضرت نے تیسری بار یا چوتھی بار فرمایا کہ کر جو تیرا جی چاہے ف یعنی جی بار گناہ کرکے آدمی توبہ کرے گا اوسکی توبہ
مقبول ہوگی آدمی کا قصور اگر کیجیے تو دو تین بار مین تنگ ہو جاتا ہی یہان کریمی کی شان ہی تنگی کا کیا امکان ہی نظم

بازا بازا ہر انچہ ہستی بازا گر کافر و گبر و بت پرستی بازا این درگہ ما درگہ نومیدی نیست صد بار اگر توبہ شکستی بازا

لیکن شرط یہ ہی کہ توبہ کے وقت ندامت ہو اور اوس گناہ کے کرنے کا قصد نہ ہو اور اگر اوس گناہ کرنے کا قصد دل مین موجود ہو تو صرف زبان سے
توبہ کرنا گویا سخر اپن کرنا ہی اور یہ جو فرمایا کہ تو کر جو تیرا جی چاہے یعنی جس گناہ کے بعد تو بہ بھی ہو تو ایسا گناہ مغفرت کو نہین روکتا اور مطلب
نہین کہ توبہ کے بعد آدمی بیقید ہو جاوے و جو جی چاہے سو کرے ۱۶۶۰ م عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اَرْسَلَنِیْ بِصِلَةِ الْاَرْحَامِ وَکَسْرِ الْاَوْثَانِ
وَاَنْ تُوَحِّدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِکَ بِهٖ شَیْئًا ف قَالَهٗ لَهٗ حِیْنَ سَاَلَهٗ بِاَیِّ شَیْءٍ اَرْسَلَکَ یَعْنِی اللّٰهُ مسلم مین عمرو بن
عبسہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو بھیجا ہی برادر پروری بتلانے کو اور بتون کے توڑنے کو اور اسواسطے کہ ہم سب لوگ خدا کو
اکیلا مالک جانین اور اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ سمجھین حضرت نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا جب کہ اوسنے پوچھا حضرت سے کہ خدا نے تمکو
کس کام کے واسطے بھیجا ہی ف ابتدائے اسلام مین جب کہ اسلام بہت ضعیف تھا یہ شخص یعنی عمرو بن عبسہ مکے مین آیا حضرت
سے اوسنے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا مین پیغمبر ہون اوسنے کہا پیغمبر کیا حضرت نے فرمایا خدا نے مجکو بھیجا ہی اوسنے کہا کس کو
بھیجا ہی حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اوسنے کہا کسنے کسنے تمھارا ساتھ دیا ہی حضرت نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام یعنی ابو بکر صدیق
اور بلال نے پھر اوسنے کہا مین بھی تمھارا ساتھ دیتا ہون حضرت نے فرمایا ابھی تو میرا ساتھ نہ دے سکیگا تو نہین دیکھتا میری ناتوانی
اور کافرون کا غلبہ اب تو اپنے گھر پلٹ جا جب تو ہماری فتح سنیو تو آئیو ۱۶۶۱ ق حَکِیْمُ بْنُ حِزَامٍ اَسْلَمْتَ عَلٰی مَا سَلَفَ
لَکَ مِنْ خَیْرٍ ف قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزام رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو مسلمان ہوا اوس نیکی پر جو تجھسے
آگے ہوئی ف حکیم بن حزام رضہ سے روایت ہی کہ مینے مسلمان ہونے کے وقت عرض کی کہ یا رسول اللہ حالت کفر مین جو مینے نیکیان
کی ہین جیسے برادر پروری اور گردن آزاد کرنا سو اوسکا بھی ثواب مجکو ملیگا تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی اسلام کی برکت سے اگلی نیکی کا
ثواب ضائع نہوگا ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ ۱۶۶۲ ق قَالَهٗ لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ بخاری اور مسلم
مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو میری صورت اور سیرت مین مشابہ ہی پس حضرت نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا
ف اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفر طیار رضہ کی ثابت ہوئی حضرت کے ظاہر اور باطن کے ساتھ مشابہت ہونا نہایت عمدہ
کمال ہی ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِیِّهٖ یُشِیْرُ اِلٰی رَبَاعِیَتِهٖ ۱۶۶۳ اِشْتَدَّ غَضَبُ
اللّٰهِ عَلٰی رَجُلٍ یَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سخت غضب ہوا
خدا کا اوس قوم پر جنھون نے خدا کے پیغمبر سے ایسا کیا حضرت اشارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک کے شہید ہونے پر نہایت غضب ہی
خدا کا اوس مرد پر جسکو رسول اللہ قتل کرے راہ خدا مین ف جنگ اُحد مین کافرون نے پتھر مارے حضرت کا دانت شہید ہوا
اور چہرہ شریف پر کھرونچا لگا اور اوٹھ پر زخم آیا علی مرتضیٰ پانی سے حضرت کا خون دھوتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوسی
لڑائی مین حضرت نے اُبَی بن خلف کو برچھی سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون مکے مین جاکر اوسی زخم کے صدمے سے مرگیا ۱۶۶۴ ف اَبُوْ هُرَیْرَةَ

ابو قتادہ نے تیسری بار حضرت کو ٹیک دیکر سنبھالا ف حضرت نے خیبر کو فتح کرکے رات کو کوچ کیا صبح کے قریب حضرت کی
نیند کا غلبہ ہوا حضرت سوار تھے غنیند کے سبب سے جھک جھک جاتے تھے اور ابو قتادہ انصاری حضرت کو تھام لیتے تھے تیسری بار حضرت جھکے
معلوم ہوا کہ ابو قتادہ تھامتے آتے ہین ق حضرت نے انکے حق مین دعا کی ق ابو ھریرۃ خلق اللہ آدم وطولہ ستون ۱۶۷۷
ذراعا ثم قال اذھب فسلم علی اولئک من الملائکۃ فاستمع ما یحیونک فانھا تحیتک وتحیۃ
ذریتک فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیک ورحمۃ اللہ وزادوہ ورحمۃ اللہ وکل من
یدخل الجنۃ علی صورۃ آدم فلم یزل الخلق ینقص حتی الآن بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ پیدا کیا خدا نے آدم کو اور اوسکا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا پھر خدا نے کہا آدم سے کہ جا سو ان فرشتون کو سلام کر پھر سن کہ تجکو سلام
کیا جواب دیتے ہین سو وہی سلام اور جواب تیرا اور تیری اولاد کا ہی تو آدم نے فرشتون سے کہا کہ السلام علیکم سو فرشتون نے کہا السلام
علیک ورحمۃ اللہ اور فرشتون نے آدم کے سلام کے جواب مین رحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی سو جو بہشت مین داخل ہوگا آدم کی صورت پر ہوگا
یعنی ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا حضرت نے فرمایا سو ہمیشہ لوگون کے قد گھٹتے گئے اب تک ف حضرت آدم سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا
آدمیون کے قد بھی گھٹتے گئے بہشت مین سب برابر ہوجاوینگے ہر چند ساٹھ ہاتھ کا قد اس وقت مین خوش نما نہین معلوم ہوتا سو اسواسطے کہ
ہمارے قد چھوٹے ہین لیکن بہشت مین خوش نما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہوجاوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیک کرنا
اور جواب مین وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم کی سنت ہی جو سلام علیک چھوڑکے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے وہ حقیقت مین ۱۶۷۸
نا مختلف ہی کہ اوسنے اپنے قدیمی جد ان کی راہ چھوڑی بلکہ جسنے آدم کا طریقہ چھوڑا سو آدمی نہین ق ابو ھریرۃ خلق اللہ التربۃ
یوم السبت وخلق فیھا الجبال یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ یوم الثلثاء وخلق
النور یوم الاربعاء وبث فیھا الدواب یوم الخمیس وخلق آدم بعد العصر من یوم الجمعۃ فی آخر
الخلق فی آخر ساعۃ من النھار فیما بین العصر الی اللیل مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے
پیدا کیا زمین کو ہفتے کے دن اور پیدا کیا اوسمین پہاڑون کو یکشنبے کے دن اور پیدا کیا درختون کو دوشنبے کے دن اور پیدا کیا
رنج اور مصیبت کو سہ شنبے کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چہارشنبے کے دن اور زمین پر جانور پھیلائے پنجشنبے کے دن اور آدم کو پیدا کیا
عصر کے بعد جمعے کے دن پچھلی پیدائش مین دن کی پچھلی ساعت مین مابین عصر کے رات تک ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
الانسان اشرف المخلوقات ہی اسواسطے کہ سب مخلوقات کے بعد پیدا ہوا دستور ہی کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر چاکر حاضر ہوتے ہین پیچھے
بادشاہ کی سواری آتی ہی اور جمعے کی پچھلی ساعت جسمین حضرت آدم پیدا ہوئے خدا کو ایسی محبوب ہی کہ اوسوقت جو دعا کرے سو مقبول ہوتی ہی
چنانچہ یہ مضمون اور احادیث مین ثابت ہی ص العباس بن عبد المطلب ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا وبالاسلام ۱۶۷۹
دینا وبمحمد رسولا مسلم مین عباس بن عبد المطلب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسنے ایمان کا مزہ چکھا جو راضی ہوا
خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر ف خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی یہ نشانی ہی کہ اوسکی قضا
اور قدر پر راضی رہے رنج اور تکلیف اور مصیبت مین اوسکا گلہ شکوہ نکرے اور دین اسلام پر راضی ہونے کی یہ علامت ہی کہ اسلام کے احکام
پر مضبوط ہوجاوے کفر کی رسومات کے گردنہ پھٹکے اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہونے کی یہ پہچان ہی کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے

قبل الخلائق وفی مسلم عن ابوہریرہؓ روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہکا دیا خدا نے جمعے سے اونکو جو ہمسے پہلے تھے یہودیون کے واسطے ہفتے کا دن ہوا اور نصاریٰ کے واسطے یکشنبے کا دن پھر خدا نے ہمارے واسطے جمعے کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ بنایا یعنی جمعے کو مقدم کیا ہفتے اور یکشنبہ پر اور اسی طرح وے لوگ ہمارے پیرو ہونگے قیامت کے دن ہم دنیا مین تو پچھلے ہین اور قیامت مین پہلے ہونگے اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے اور ایک روایت یون ہی کہ ہم اون لوگون مین مقدم ہین جنکا فیصلہ سب خلق سے اول ہوگا ف انسان کے واسطے خدا کے نزدیک جمعے کا دن تعظیم اور عبادت کے لائق نہایت مناسب تھا اسواسطے کہ حضرت آدم اسی دن پیدا ہوئے اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان سے اسی دن کو خوب مناسبت ٹھہری لیکن یہود اور نصاریٰ کی فہم مین یہ بات نہ آئی یہود نے ہفتے کی تعظیم کی اس خیال سے کہ خدا نے اسی دن پیدائش سے فراغت کی اور نصاریٰ نے یکشنبے کی تعظیم کی اس تصور سے کہ عیسیٰ علیہ السلام اونکے گمان مین سولی پانے کے بعد قبر سے اسی دن نکلے اور آسمان پر گئے حضرتؐ نے فرمایا کہ جیسے ہمارا دن اونکے دن پر دنیا مین مقدم ہی اسی طرح قیامت مین امت محمدی اونپر مقدم ہوگی کہ اول یہی امت حساب کتاب سے فراغت پاجاویگی چنانچہ اسکے مطابق متی کی انجیل باب ۱۹ مین امت محمدی کی صفت موجود ہی کہ پچھلی امت اگلی ہوجاویگی اور اگلی امتین پچھلی ہوجاوینگی ف جابرؓ انسؓ ۱۶۶۷

اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جنبش کی خدا کے عرش نے سعد بن معاذ کی موت سے ف سعد بن معاذ مدینے کے سردار تھے جنگ احد مین شہید ہوئے اونکی فضیلت مین حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی عرش کو جنبش سعد کی روح کے سبب سے ہوئی اسواسطے کہ کاملین کی روحین موت کے بعد عرش کے نیچے جاکر ٹھہرتی ہین ف انسؓ ۱۶۶۸

بَارَكَ اللّٰهُ فِي لَيْلَتِكُمَا دعا بہ کابی طلحہ وام سلیم بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا برکت دے تم دونون کی رات مین یہ دعا حضرتؐ نے ابو طلحہ اور ام سلیم کے حق مین کی ف ام سلیم ابو طلحہ کی بی بی کا نام تھا اسوا بو طلحہ کا لڑکا مر گیا تھا ابو طلحہ گھر مین نہ تھے جب ابو طلحہ گھر مین آئے تو ام سلیم نے لڑکے کے مرنے کی خبر نکی ابو طلحہ کے آگے کھانا رکھا اونھون نے بخوبی کھانا کھایا اور پانی پیا پھر صحبت کی فجر کے قریب ام سلیم نے کہا ای ابو طلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سے کوئی چیز عاریت مانگین پھر وے لوگ اگر اپنی چیز طلب کرین تو دیوین یا نہ دیوین ابو طلحہ نے کہا کہ بیگانی چیز دینے مین کچھ عذر نہیں ہے تب ام سلیم نے کہا تمہارا بیٹا مر گیا صبر کرو تاکہ ثواب پاؤ ابو طلحہ نے یہ قصہ حضرتؐ سے کہا آپ حضرتؐ نے اونکے حق مین یہ دعا کی یعنی خدا تمکو اولاد دے بعضی روایت مین آیا ہی کہ اوسی رات ام سلیم کو حمل رہا پھر لڑکا پیدا ہوا حضرتؐ نے اوسکا عبد اللہ نام رکھا حضرتؐ کو ام سلیم کی منصوبہ طی اور ایسے غم مین خاوند کی آرام رسانی پسند آئی ف ابو ہریرہؓ ۱۶۶۹

تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهِ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ وَقَالَتْ هٰذِهِ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ فَقَالَ اللّٰهُ لِهٰذِهِ أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَقَالَ لِهٰذِهِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا آپس مین حجت کی دوزخ اور بہشت نے تو دوزخ نے کہا کہ مجھمین گردن کش اور مغرور لوگ داخل ہونگے اور بہشت نے کہا کہ مجھمین غریب اور مسکین لوگ داخل ہونگے تو حق تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہی تیرے سبب سے عذاب دونگا جسکو چاہونگا اور بہشت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہی رحم کرونگا تیرے سبب سے جسپر کہ چاہونگا اور تم دونون مین ہر ایک کے واسطے بھرتی ہی ف دوزخ اور بہشت مین افضلیت کی بحث ہوئی دوزخ نے آپ کو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ خدا کے

فعل مضارع مثبت معنوی از امت موجود و عیسوی از عہد عتیق و انجیل

ایسا شہر جسکے ایک جانب خشکی ہی اور ایک جانب سمندر ہی اصحاب نے کہا ہان یارسول اللہ ہمنے سنا ہی یعنی قسطنطنیہ ہی حضرت نے فرمایا
کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک کہ لڑینگے اوس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحٰق ع کی اولاد سو جب اوس شہر کے پاس آوینگے تو اوترینگے سو
ہتھیار سے نہ لڑینگے اور نہ تیر مارینگے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اوسکی ایک طرف جو دریا مین ہی گر پڑیگی پھر دوسری بار لا الٰہ الا اللہ
واللہ اکبر کہینگے تو اوسکی دوسری طرف گر پڑیگی پھر تیسری بار لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو ہر طرف سے کھل جاویگا سو اوس شہر مین
گھس پڑینگے تو لوٹینگے سو جب کہ غنیمت کے مالون کو بانٹ رہے ہونگے کہ اچانک ایک چیخنے والا آویگا سو کہیگا کہ البتہ دجال تو نکلا اسو سے
لوگ ہر چیز کو چھوڑ دیونگے اور دجال کی طرف پلٹ کھڑے ہونگے ف اس حدیث مین قسطنطنیہ کے فتح کی خبر ہی کہ قیامت کے قریب
امام مہدی ع کے وقت مین ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بدون ہتھیار چلے صرف کلمے کی برکت سے فتح ہوگی اور تیسرے باب مین حدیث گذری

۱۴۸۵ کہ ہتھیار رکھی وہان چلیگا تو مطلب یہ کہ اول کچھ ہتھیار چلیگا لیکن آخر کو فتح کلمے کی برکت سے ہوگی ف عَلِیٌّ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلٰوۃِ
الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰہُ بُیُوتَہُمْ وَقُبُورَہُمْ نَارًا فَقَالَہ یوم الخندق بخاری اور مسلم مین
علی مرتضی رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو باز رکھا بیچ والی نماز سے یعنی عصر کی نماز سے خدا اونکی قبرون اور گھرون کو آگ سے بھرے
یہ حضرت نے جنگ خندق کے دن فرمایا ف جنگ خندق مین کافرون نے نہایت ہجوم کیا بڑی دھوم کی لڑائی ہوئی حضرت نے
فرصت پائی عصر کی نماز قضا ہوگئی تب حضرت نے یہ بیٹ فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ وسطی جسکی محافظت کی قرآن شریف

۱۴۸۶ مین بڑی تاکید ہی عصر کی نماز ہی اسواسطے کہ وہ فجر اور ظہر اور مغرب اور عشا کے بیچ مین پڑتی ہی خ اَبُو سَعِیْدٍ صَدَقَ ابْنُ
مَسْعُوْدٍ زَوْجُکِ وَوَلَدُکِ اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِہٖ عَلَیْہِمْ بخاری مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سچا ہی عبد اللہ
بن مسعود تیرا خاوند اور تیرا بیٹا زیادہ تر حقدار ہی اور محتاجون سے جن پر تو خیرات کرے ف زینب عبد اللہ بن مسعود کی بی بی
حضرت سے کہا کہ یا حضرت آج آپنے خیرات کرنے کو فرمایا سو مینے چاہا کہ اپنا زیور محتاجون کو خیرات کرون سو عبد اللہ بن مسعود یون کہتا ہی
کہ مین اور میرا بیٹا اور محتاجون سے زیادہ تر حقدار ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جورو مالدار ہو اور خاوند محتاج

۱۴۸۷ ہو تو خاوند ہی کو خیرات دینا افضل ہی ق اَبُو سَعِیْدٍ صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْکَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے سچ فرمایا ہی تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹھا ہی ف ایک شخص حضرت کے پاس آیا اوسنے کہا کہ میرے
بھائی کا پیٹ چلتا ہی حضرت نے فرمایا اوسکو شہد پلاؤ اوسنے شہد پلایا پیٹ نہ بند ہوا پھر اوسنے اسہال کا شکوہ کیا حضرت نے پھر شہد
پلانے کو فرمایا اسی طرح تین بار فرمایا چوتھی بار اوسنے کہا کہ یا حضرت شہد سے تو اور زیادہ دست آتے ہین تب حضرت نے حدیث فرمائی اور
چوتھی بار بھی شہد پلانے کو فرمایا چنانچہ چوتھی بار پیٹ بند ہوگیا یہ جو فرمایا کہ خدا سچا ہی یعنی خدا نے جو قرآن مین خبر دی ہی کہ شہد مین صحت
اور شفا ہی سو سچ ہی یا اوس شخص کی شفا شہد سے حضرت کو وحی سے معلوم ہوئی ہوگی اس شخص کا اسہال مواد کی کثرت سے ہوگا اسواسطے
حضرت نے شہد تجویز کیا تاکہ مواد کو نکال دیوے جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہوگیا اس حکمت کو اوسکا بھائی نہ جانتا تھا دست آنے سے

۱۴۸۸ گھبراتا تھا ق عَائِشَۃُ صَدَقْتَ اَنَّہُمْ لَیُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُہُ الْبَہَائِمُ کُلُّہَا یَعْنِی عَجُوْزَیْنِ مِنْ عُجُزِ
یَہُوْدِ الْمَدِیْنَۃِ دَخَلَتَا عَلٰی عَائِشَۃَ فَقَالَتَا اِنَّ اَہْلَ الْقُبُوْرِ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِہِمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دونون عجوزون نے سچ کہا کہ مقرر مردون پر ایسی مار پڑتی ہی کہ اوسکو سب جانور سنتے ہین یہودی دینے والون کی

الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ أَنِّي عِنْدَهُ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ
إِلَى جَنْبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ملک الموت موسیٰ پاس آیا
تو اوسنے کہا اپنے رب کا حکم مان یعنی موت قبول کر تو موسیٰ نے ملک الموت کی آنکھہ پر طمانچہ مارا تو اوس آنکھہ کو پھوڑ ڈالا تو فرشتہ خدا
کی طرف پلٹ گیا سو اوسنے کہا الٰہی تو نے مجکو اپنے ایسے بندے پاس بھیجا جو موت کو نہین چاہتا اور اوسنے تو میری آنکھہ پھوڑ ڈالی سو
خدا نے اوسکی آنکھہ بنادی اور فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے پاس اور یہ کہہ کہ تو زندگی چاہتا ہی سو اگر تو زندگی چاہتا ہو تو اپنا ہاتھہ بیل کی
پیٹھہ پر رکھہ سو جس قدر تیرا ہاتھہ بالون کو ڈھک لیگا تو جی بال ہونگے اوتنے برس تو زندہ رہیگا موسیٰ نے کہا پھر کیا ہوگا فرشتے نے کہا پھر
آخر کو موت ہی موسیٰ نے کہا اگر یہی حال ہی تو ابھی سہی اے میرے رب مجکو قریب کردے پاک زمین سے یعنی بیت المقدس سے پتھر پھینک مارنے کی مسافت
کے برابر پیغمبر خدا نے فرمایا خدا کی قسم اگر مین اوسکے پاس ہوتا تو تمکو دکھلا دیتا موسیٰ کی قبر جو راہ کے کنارے کی طرف ہی سرخ ٹیلے کے پاس

ف اس حدیث مین نے دین لوگ طعنہ کرتے ہین کہ فرشتے کی آنکھہ پھوڑنا آدمی سے نہین ہوسکتا اور ملک الموت تو بموجب حکم الٰہی
کے آیا تھا موسیٰ کیون نہ اوسکا اطاعت کیون کی تو معلوم ہوا کہ موسیٰ کو دنیا کی زیست بہت پیاری تھی اوسکا جواب ہی کہ فرشتہ
آدمی کی صورت پر آیا تھا تو آدمی کے خواص اوسپر ظاہر ہوا چاہین تو اس صورت سے آنکھہ کا صدمے سے پھوٹنا کچھہ تعجب نہین اور حضرت موسیٰ نے
ملک الموت کو نہ پہچانا تھا بلکہ جانا تھا کہ یہ کوئی آدمی ہی روح نکالنے کا جھوٹھا دعوی کرتا ہی کیونکہ روح نکالنا سوائے فرشتے کے آدمی
کا کام نہین اسواسطے اوسکو اپنے پاس سے ڈھکیلا اتفاقاً آنکھہ پر ہاتھہ پڑگیا آنکھہ پھوٹ گئی اور یہ گمان غلط ہی کہ حضرت موسیٰ کو
زندگی بہت پیاری تھی اسواسطے کہ دوسری بار زیادتی عمر کا خدا نے پیغام دیا اور حضرت موسیٰ نے نہ قبول کیا **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ ۱۶۷۴
جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ
ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے رحمت کے سو حصے کیے سو اپنے پاس ننانوے ۹۹ حصے رکھے اور ایک حصہ مین مین اوتارا
سو اوسی ایک حصے کے سبب سے مخلوقات آپس مین رحمت کرتے ہین اور ایک دوسرے پر ترس کھاتے ہین یہان تک کہ جانور اپنا کھر اوٹھالیتا ہی
اپنے بچے پر سے اس خوف سے کہ کہین اوسکے نہ لگ جاوے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رحمت الٰہی بندون پر بیحساب ہی اسی سبب سے
کافرون کو جلد نہین پکڑتا اور آخرت مین ہمارے حضرت کی شفاعت سے ہم گنہگارون کی مغفرت ہوگی بلکہ حضرت کو جو اپنی امت پر بیحد رحمت
ہی سو یہی حقیقت مین ارحم الراحمین کی رحمت کا اثر ہی **خ** اَبُوهُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ وَتَمَامُهُ فَاخْتَصِ ۱۶۷۵
عَلٰى ذٰلِكَ أَوْ ذَرْ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خشک ہوچکا قلم اوسپر جسکا تو ملنے والا ہی اور اس
حدیث کی تمامی یہ ہی سو خصی بن اس بات پر رہا چھوڑ دے خصی ہونے کو **ف** ابو ہریرہؓ نے کہا کہ یا حضرت مین جوان ہون اور مجرد اگر
اجازت ہو تو فوطے کاٹ کر خصی ہوجاون تاکہ زنا اور حرام سے بچون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو تیری قسمت مین ہوتا ہی سو قلم قدرت
اوسکو لکھہ چکا یہ تیرا خیال بیفائدہ ہی تقدیر کے آگے کچھہ تدبیر نہین چلتی **م** اَبُوقَتَادَةَ حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ ۱۶۷۶
نَبِيَّهُ **قالہ** لَهُ سَحَرَ لَيْلَةَ التَّعْرِيسِ حِينَ دَعَمَهُ ثَالِثَةً مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ خدا تیری محافظت کرے اوسکے بدلے کہ تو نے خدا کے پیغمبر کی محافظت کی حضرت نے ابو قتادہؓ سے فرمایا لیلۃ التعریس کی صبح کو جب

کوئی نہ جنی مگر ایک عورت آدھا آدمی جنی اگر سلیمان انشاءاللہ کہتا تو اوسکی بات پوری ہوتی اور اپنے مطلب کا امید وار برآتا اور ایک روایت میں عورت کے بدلے نطفہ ہے اور دوسری روایت میں ستر ف جب لوگوں نے جہاد میں سستی کی حضرت سلیمان نے کثرت بیاہ کی آرزو کی کہ جہاد میں غیروں کی حاجت نہ رہے مگر انشاءاللہ کہنا بھول گئے مراد پوری ہوئی معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا ارادہ کرے ۱۶۹۸ تو انشاءاللہ ضرور کہہ لیوے اسواسطے کہ بدون خدا کی مدد کے آدمی سے کوئی کام نہیں ہوسکتا پیغمبر ہو یا ولی حکیم ہو یا بادشاہ ف ابوہریرہؓ قَتَلَ سَبْعَةً وَقُتِلَ هٰذَا اِبْنِیْ وَاَنَا اَبُوْهُ هٰذَا اِبْنِیْ وَاَنَا اَبُوْهُ یعنی جلیبیبا بخاری اور مسلم میں ابوبرزہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جلیبیب نے قتل کیا سات کافروں کو پھر کافروں نے اوسکو قتل کیا یہ میرا ہے میں اوسکا یہ میرا ہے میں اوسکا ف جلیبیب ایک صحابی کا نام تھا حضرت نے کسی لڑائی میں دیکھا کہ کافروں کی سات لاشوں کے پاس اونکی لاش پڑی ہے حضرت نے اونکی فضیلت میں حدیث فرمائی پھر حضرت نے کمال مہربانی سے اونکے سر کو اپنی گود میں رکھا بعد اوسکے قبر میں دفن کیا ف ابوھریرۃ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِیًّا ۱۶۹۹ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْیَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا تو اوسنے حکم کیا سو چیونٹیوں کا مکان جلا دیا گیا تو خدا نے اوس پیغمبر سے فرمایا کہ تجکو ایک چیونٹی نے کاٹا تو نے مخلوقات کے ایک گروہ کو جلا دیا جو تسبیح کرتا تھا ف حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ الٰہی تو گنہگاروں کی بستیوں کو ہلاک کرتا ہے حال انکہ اونمیں نیک لوگ بھی ہوتے ہیں خدا نے حضرت موسیٰ کی تفہیم چاہی حضرت موسیٰ کو گرمی بہت معلوم ہوئی ایک درخت کے سایہ میں جاکر لیٹے وہاں ایک چیونٹی نے اونکو کاٹا حضرت موسیٰ نے چیونٹیوں کا مکان جلوا دیا تب خدا نے فرمایا کہ تو نے ایک چیونٹی کے قصور میں سب چیونٹیوں کو جلوا دیا خ عمران بن حصین کان اللّٰه ولم یکن ۱۷۰۰ شیء غیرہ وکان عرشہ علی الماء وکتب فی الذکر کل شیء ثم خلق السموٰت والارض بخاری میں عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ہی تھا اور اوسکے سوا کوئی چیز نہ تھی اور اوسکا عرش پانی پر تھا اور خدا نے لوح محفوظ میں ہر چیز کو بعد اوسکے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ف عمران بن حصین سے روایت ہے کہ میں حضرت کے پاس تھا اتنے میں بنی تمیم کے لوگ آئے سو اونھوں نے کہا کہ یا حضرت ہم دین کو بوجھنے آئے ہیں اور ہم یہ بات پوچھتے ہیں کہ اس عالم سے پہلے کیا تھا حضرت نے حدیث فرمائی اتنے میں کسیںنے مجھسے کہا کہ تیرا اونٹ چھوٹ گیا میں اوسکے پیچھے گیا وہ مجلس ہو گئی اگر میں وہیں رہتا تو اس سے زیادہ حال معلوم ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا کہ سوائے ذات پاک کے کوئی چیز نہ تھی عرش پانی لوح محفوظ آسمان زمین بعد اوسکے خدا نے عرش کو پانی پر رکھا اور لوح محفوظ میں جو جو کہ اس عالم میں کرنا منظور تھا سو لکھا اوسکے بعد آسمان اور زمین کو بنایا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو یونانی حکیم کہتے ہیں کہ آسمان اور زمین قدیم ہیں سو غلط بات ہے آدمی کی عقل ناقص اسکو نہیں سمجھ سکتی نبی معصوم ۱۷۰۱ کے فرمانے پر اعتقاد کرنا چاہیے ف ابوھریرۃ کَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰی اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰی دَاوٗدَ فَقَضٰی بِهِ لِلْكُبْرٰی فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّكِّیْنِ اَشُقُّهُ بَیْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ رَحِمَكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰی بِهِ لِلصُّغْرٰی بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو عورتیں تھیں اونکے ساتھ اونکے دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا سو ایک عورت کے بیٹے کو لیگیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت سے

۱۶۸۰ اور جسکو یہ بات حاصل نہین اوسکو ایمان کے مزے سے خبر نہین خ انس ذھب المفطرون الیوم باکا جرا بخاری مین انس سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آج روزہ کھولنے والے ثواب کو لیگئے ف مصابیح مین انس سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ سفر
مین تھے سو بعضے اصحاب روزہ دار تھے اور بعضے نے روزہ تھے موسم تھا گرمی کا جب منزل پر پونہچے تو روزہ دار لوگ گر پڑے اور بے روزہ
لوگون نے خیمے قائم کیے اور اونٹون کو پانی پلایا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدمت کا ثواب آج صرف بے روزہ دارون کو نصیب ہوا

۱۶۸۱ ف ابوھریرۃ رای عیسی بن مریم رجلا یسرق فقال لہ اسرقت فقال کلا واللذی لا الہ الا ھو
فقال عیسی امنت باللہ وکذبت عینی بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھا عیسی بن مریم نے ایک مرد کو
چوری کرتے تو اوس سے کہا کیا تو نے چوری کی سو اوسنے کہا نہین صاحب مین قسم کھاتا ہون اوسکی جسکے سوائے کوئی معبود نہین تب عیسی نے کہا کہ مین
اللہ کا ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو سچے جھوٹھا جانا ف یعنی واقعی ایماندار چوری نہین کرتا میری آنکھ نے خطا کی سبحان اللہ حسن ظن
کے یہ معنی ہین ایک وے لوگ ہین جو بدون دیکھے تہمت لگاتے ہین اور عمل مچاتے ہین اور ایک یہ پاک لوگ ہین کہ آنکھ سے دیکھکر بھی بدگمان
نہین ہوتے جب اوسنے خدا کی قسم کھاکر چوری کی انکار کی تو حضرت عیسی علیہ السلام یہ سمجھے ہونگے کہ شاید اس مال مین اوسکا کچھ حق ہوگا
یا کہ بطور خوش طبعی کے اوسنے لیا ہے آخر کو یہ مال مالک کو دیدیگا یا بہ نیت قرض لیا ہوگا قرض کو ادا کریگا غرض کہ حسن ظن کے واسطے بہت

۱۶۸۲ احتمالات ممکن ہین اور اسی طرح بدگمانی کے واسطے بھی مسلمان کو یہی مناسب ہی کہ حسن ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے ھ ابوھریرۃ
رغم انف ثم رغم انف ثم رغم انف من ادرک ابویہ عند الکبر احدھما او کلیھما فلم
یدخل الجنۃ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خاک مین ملا پھر خاک مین ملا پھر خاک مین ملا جسنے اپنے ماباپ کو ضعیفی اور
بڑھاپے مین پایا ایک کو یا دونون کو سو بہشت مین نہ داخل ہوا ف یعنی وہ شخص بڑا بے نصیب ہی جو ضعیف ماباپ کی خدمت کرکے
بہشت نہ حاصل کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماباپ کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہی اور اونکو تکلیف رسانی اور بے خدمتی دوزخ کا

۱۶۸۳ سبب ہی خ ابوبکرۃ زادک اللہ حرصا ولا تعد قال لہ بخاری مین ابوبکرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
تیری حرص کو زیادہ کرے اور یہ کام پھر نکر یہ حضرت نے ابوبکرہ سے فرمایا ف حضرت رکوع مین تھے ابوبکرہ اس حال سے کہ رکوع کا
ثواب نہ جاتا رہے جلدی سے صف کے پیچھے نیت کرکے رکوع مین شریک ہوگئے جب حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عبادت کی

۱۶۸۴ حرص عمدہ بات ہی خدا زیادہ کرے لیکن پھر ایسی جلدی نکرنا کہ صف مین ملنا افضل ہی اور صف کے پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہی اور یہی مذہب ہے
امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک کا کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہی لیکن نماز نہین باطل ہوتی اور اگر نماز باطل ہوتی تو حضرت پھر
پڑھنے کو فرماتے م ابوھریرۃ سمعتم بمدینۃ جانب منھا فی البر وجانب منھا فی البحر قالوا نعم یا رسول
اللہ قال لا تقوم الساعۃ حتی یغزوھا سبعون الفا من بنی اسحق فاذا جاءوھا نزلوا فلم یقاتلوا
بسلاح ولم یرموا بسھم قالوا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیسقط احد جانبیھا الذی فی البحر ثم
یقولون الثانیۃ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیسقط جانبھا الاخر ثم یقولون الثالثۃ لا الہ
الا اللہ واللہ اکبر فیفرج لھم فیدخلونھا فیغنمون فبینما ھم یقتسمون المغانم اذ جاءھم الصریخ
فقال ان الدجال قد خرج فیترکون کل شی ویرجعون مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تمنے سنا ہی

پیچھے دوڑے کہتے ہوئے میرے کپڑے چھوڑ دے پتھر میرے کپڑے چھوڑتا پتھر یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ کی شرمگاہ کو دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ موسیٰ کو تو کوئی عیب اور بیماری نہیں پھر پتھر کھڑا ہو گیا یہاں تک موسیٰ کی طرف خوب نظر کر چکے حضرت نے فرمایا پھر موسیٰ نے اپنا کپڑا لیا پھر پتھر کو مارنے لگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اہل حق پر تہمت باندھتا ہے خدا اوسکو شرمندہ کرتا ہے اور معلوم ہوا کہ ننگے نہانا علیحدہ درست ہے ق ابوہریرہؓ کان جریج رجلا عابدا فاتخذ صومعۃ وکان فیھا فاتتہ امہ وھو یصلی فقالت یا جریج فقال یارب امی وصلوتی فاقبل علی صلوتہ فانصرفت فلما کان من الغد اتتہ وھو یصلی فقالت یا جریج فقال یارب امی وصلوتی فاقبل علی صلوتہ فانصرفت فلما کان من الغد اتتہ فقالت یا جریج فقال یارب امی وصلوتی فاقبل علی صلوتہ فقالت اللھم لا تمتہ حتی ینظر الی وجوہ المومسات فتذاکر بنو اسرائیل جریجا وعبادتہ وکانت امرأۃ بغی یتمثل بحسنھا فقالت ان شئتم لافتنن لکم جریجا فتعرضت لہ فلم یلتفت الیھا فاتت راعیا کان یاوی الی صومعتہ فامکنتہ من نفسھا فوقع علیھا فحملت فلما ولدت قالت ھو من جریج فاتوہ فاستنزلوہ وھدموا صومعتہ وجعلوا یضربونہ فقال ما شانکم قالوا زنیت بھذہ البغی فولدت منک فقال این الصبی فجاؤا بہ فقال دعونی حتی اصلی فصلی فلما انصرف اتی الصبی فطعن فی بطنہ وقال یا غلام من ابوک قال فلان الراعی قال فاقبلوا علی جریج یقبلونہ ویتمسحون بہ وقالوا نبنی لک صومعتک من ذھب قال لا اعیدوھا من طین کما کانت ففعلوا وبینا صبی یرضع من امہ فمر رجل راکب علی دابۃ فارھۃ وشارۃ حسنۃ فقالت امہ اللھم اجعل ابنی مثل ھذا فترک الثدی واقبل الیہ فنظر الیہ فقال اللھم لا تجعلنی مثلہ ثم اقبل علی ثدیہ فجعل یرتضع قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یحکی ارتضاعہ باصبعہ السبابۃ فی فمہ فجعل یمصھا قال ومروا بجاریۃ وھم یضربونھا ویقولون زنیت سرقت وھی تقول حسبی اللہ ونعم الوکیل فقالت امہ اللھم لا تجعل ابنی مثلھا فترک الرضاع ونظر الیھا فقال اللھم اجعلنی مثلھا فھناک تراجعا الحدیث فقالت امہ حلقی مر رجل حسن الھیئۃ فقلت اللھم اجعل ابنی مثلہ فقلت اللھم لا تجعلنی مثلہ ومروا بھذہ الامۃ وھم یضربونھا ویقولون زنیت سرقت فقلت اللھم لا تجعل ابنی مثلھا فقلت اللھم اجعلنی مثلھا قال ان ذاک الرجل کان جبارا فقلت اللھم لا تجعلنی مثلہ وان ھذہ یقولون لھا زنیت ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللھم اجعلنی مثلھا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جریج ایک عابد مرد تھا سو اوسنے ایک عبادت خانہ بنایا اوسی میں رہتا تھا سو اوسکے پاس اوسکی ماں آئی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا سو اوسکی ماں نے پکارا کہ ای جریج تو اوسنے کہا کہ ای رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں سو وہ اپنی نماز ہی میں متوجہ رہا تو اوسکی ماں پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اوسکی ماں پاس اوسکے آئی اور وہ نماز میں تھا سو اوسنے پکارا کہ ای جریج تو اوسنے کہا

۱۶۰۵

دوبدہ یہاں مراد ہیں جو حضرت عائشہ پاس آئیں سواد نہوں نے کہا کہ قبر والوں کو اونکی قبروں میں عذاب ہوتا ہی ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہی کہ میرے پاس دو بدہ یہاں آئیں اونہوں نے مجکو معذاب قبر کی خبر دی میںنے اونکی بات نمانی جب وے چلی گئین تب میںنے یہ حال
حضرت سے کہا تب حضرت نے حدیث فرمائی اور حضرت ایسی کوئی نماز نہ پڑھتے تھے کہ جسمین عذاب قبر سے پناہ نمانگتے ہون ۱۶۸۹ عن ابی ھریرۃ
عَجِبَ اللّٰہُ مِنْ قَوْمٍ یُدْخَلُوْنَ الْجَنَّۃَ فِی السَّلَاسِلِ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عجب معاملہ کیا ہوگا
اون لوگون سے جو بہشت کو جاوینگے زنجیرون مین ف یعنی اکثر کافر بندی مین گرفتار ہوتے ہین پھر اسلام کی ہدایت پاکر
بہشت مین داخل ہونگے اور بعضے کہتے ہین کشش الٰہی کی زنجیر مراد ہی یعنی جسکو خدا اپنی طرف کھینچ لیا بہشت مین داخل ہوا ف
اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عَمِلَ ھٰذَا الْبَیْتَ اَوْ یُرْوٰی قَلِیْلًا وَاُجِرَ کَثِیْرًا ۱۶۹۰ قَالَ لَہٗ فِیْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِی التَّیْمِ
قَالَ اَتَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ بخاری اور مسلم مین براء بن
عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسنے آسان عمل کیا اور دوسری روایت یون ہی کہ اسنے تھوڑا عمل کیا اور بہت ثواب پایا یہ حضرت نے
اوس مرد کے حق مین فرمایا جو بنی تیم کی قوم سے تھا اوسنے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی لائق عبادت کے نہین پھر آگے
بڑھ گیا اور لڑنے لگا یہان تک کہ مارا گیا ف بنی تیم نصاری کی ایک قوم ہی اوس قوم کا ایک آدمی حضرت پاس آیا اوسنے کہا
کہ مین اول کافرون سے لڑون پھر مسلمان ہون یا جو حکم ہو حضرت نے فرمایا بلکہ اول مسلمان ہو لے پھر قتال کر سو وہ شخص مسلمان ہوکر لڑنے لگا
آخر کو شہید ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بعد اسلام کے نماز روزہ حج زکوۃ کچھ نہین کیا صرف گھڑی بھر کے جہاد سے بہشت مین داخل ہوا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام سب عبادتون پر مقدم ہی بدون اسلام کے کوئی عبادت اور نیکی قبول نہین ۱۶۹۱ عن انس اَنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ
بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رشک کیا یعنی جہل کی تمہاری باتین ف حضرت اپنی کسی بی بی کے گھر مین
تھے دوسری بی بی نے ایک پیالے مین کھانا بھیجا گھر والی بی بی نے اپنا ہاتھ مارا پیالہ گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرت اوس کھانے کو پیالے مین سمیٹ
کر رکھتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے پھر حضرت نے اوسکے عوض مین دوسرا تازہ پیالہ دیا بعضی روایت مین آیا ہی کہ حضرت عائشہ کے
گھر جس حضرت تھے اور حضرت زینب نے حضرت کو کھانا بھیجا رشک کرنا عورتون مین بیدا ایسی چیز ہی خصوصا سوتنون مین شرع مین اسپر گرفت نہین
اسی واسطے حضرت نے بھی اوپر کچھ منہ نکیا ف اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ غَزَا نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِہٖ لَا یَتْبَعْنِیْ رَجُلٌ ۱۶۹۲
قَدْ مَلَکَ بُضْعَ امْرَاَۃٍ وَھُوَ یُرِیْدُ اَنْ یَّبْنِیَ بِھَا وَلَمَّا یَبْنِ بِھَا وَلَا اٰخَرُ قَدْ بَنٰی بُیُوْتًا وَلَمَّا یَرْفَعْ سُقُفَھَا
وَلَا اٰخَرُ قَدِ اشْتَرَی غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَھُوَ یَنْتَظِرُ وِلَادَھَا فَغَزَا فَاَدْنٰی لِلْقَرْیَۃِ حِیْنَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ
اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ ذٰلِکَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اَنْتِ مَاْمُوْرَۃٌ وَاَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰھُمَّ احْبِسْھَا عَلَیَّ شَیْئًا فَحُبِسَتْ
عَلَیْہِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ قَالَ فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا فَاَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَاْکُلَہٗ فَاَبَتْ اَنْ تَطْعَمَہٗ فَقَالَ فِیْکُمْ
غُلُوْلٌ فَلْیُبَایِعْنِیْ مِنْ کُلِّ قَبِیْلَۃٍ رَجُلٌ فَبَایَعُوْہُ فَلَصِقَتْ یَدُ رَجُلٍ بِیَدِہٖ فَقَالَ فِیْکُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَایِعْنِیْ ۱۶۹۳ الاحمر
قَبِیْلَتُکَ فَبَایَعَتْہُ فَلَصِقَتْ یَدُ رَجُلَیْنِ اَوْ ثَلٰثَۃٍ فَقَالَ فِیْکُمُ الْغُلُوْلُ اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ فَاَخْرَجُوْا لَہٗ
مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ فَوَضَعُوْھَا فِی الْمَالِ وَھُوَ بِالصَّعِیْدِ فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَکَلَتْہُ فَلَمْ تَحِلَّ
الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ رَاٰی ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَیَّبَھَا لَنَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے

ذی قار ایک چشمہ ہے یا کانون کا نام ہے ابو قتادہ اور سلمہ انصاری صحابی ہیں حضرت نے اونکی سپہ گری اور اونٹ سواری کی تعریف فرمائی

۱۶۰۷ ق ابو ہریرہؓ کان رجل یداین الناس فکان یقول لفتاہ اذا اتیت معسرا تجاوز عنہ لعل اللہ یتجاوز عنا قال فلقی اللہ فتجاوز عنہ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص تھا کہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے یوں کہا کرتا تھا کہ جب تو محتاج پاس جانا تو اوس سے درگذر کرنا یعنی سختی سے تقاضا نکرنا شاید کہ خدا اسسے بھی درگذر کرے حضرت نے فرمایا پھر وہ مرد خدا سے جا ملا تو خدا نے اوس سے درگذر کی ف یعنی بعد موت کے اوسپر عذاب نکیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہین کرتا خدا اوسکو نہین تنگ کرتا

۱۶۰۸ م ابو ہریرہؓ کان زکریا نجارا مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ زکریا بڑھئی کا کام کرتے تھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسب اور پیشہ کرنا کچھ عیب کی بات نہین بلکہ پیشہ وری مرد کے حق مین ہنر ہے تاکہ اپنے اہل و عیال کی خبر گیری کرے اور سوال کی ذلت سے بچے

۱۶۰۹ ق عائشہؓ کان عذابا یبعثہ اللہ علی من یشاء من عباد فجعلہ اللہ رحمۃ للمؤمنین لیس من عبد یکون فی بلد یکون فیہ ویمکث فیہ لا یخرج من البلد صابرا محتسبا یعلم انہ لا یصیبہ الا ما کتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر شہید ف قالہ لعائشہ حین سالتہ عن الطاعون بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ خدا اوسکو بھیجتا تھا جسپر کہ چاہتا تھا اپنے بندون سے سو خدا نے اوس وبا کو ایمان داروں کے واسطے رحمت کر ڈالا جو بندہ کہ کسی شہر مین ہو اور اوسمین وبا پڑی ہو اور وہ وہین صبر کرتا رہے نہ نکلے شہر سے مضبوط رہے ثواب کی امید رکھے جانتا ہو کہ وبا کا صدمہ وہی پہونچیگا جو تقدیر الہی کے اوسکو پہونچیگا تو اوسکو شہید کے برابر ثواب ملیگا حضرت نے یہ حدیث حضرت عائشہ رضؓ سے فرمائی جب کہ اونھون نے حضرت سے وبا کا حال پوچھا ف یعنی اگلی امت پر وبا عذاب تھی اور امت محمدیؐ پر رحمت ہے جو کوئی وبا مین صبر کرے شہر سے نہ نکلے تقدیر کا اعتقاد رکھے اور وبا کے صدمے سے وہ مرجاوے تو وہ شخص شہیدون مین لکھا جاویگا جس شہر مین وبا پڑے وہان کے لوگون کو وہان سے نکلنا درست نہین اور غیر شہر والون کو اوس شہر مین آنا درست ہے

۱۶۱۰ ق جندب بن عبد اللہ کان فیمن کان قبلکم رجل بہ جرح فجزع فاخذ سکینا فحز بہا یدہ فما رقا الدم حتی مات قال اللہ تعالی بادرنی عبدی بنفسہ فحرمت علیہ الجنۃ بخاری اور مسلم مین جندب بن عبد اللہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین ایک مرد تھا اوسکے ایک زخم تھا سو وہ نہ سہ سکا تو اوسنے چھری کو لیا اور اوس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون نہ بند ہوا یہان تک کہ مرگیا حق تعالی نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنی جان دینے مین مجھپر جلدی کی سو مینے اوسپر بہشت حرام کی

۱۶۱۱ ق ابو سعید کان فیمن کان قبلکم رجل قتل تسعۃ وتسعین نفسا فسال عن اعلم اہل الارض فدل علی راہب فاتاہ فقال انہ قتل تسعۃ وتسعین نفسا فہل لہ من توبۃ فقال لا فقتلہ فکمل بہ مائۃ ثم سال عن اعلم اہل الارض فدل علی رجل عالم فقال انہ قتل مائۃ نفس فہل لہ من توبۃ فقال نعم ومن یحول بینہ وبین التوبۃ انطلق الی ارض کذا وکذا فان بہا اناسا یعبدون اللہ فاعبد اللہ معہم ولا ترجع الی ارضک فانہا ارض سوء فانطلق حتی اذا نصف الطریق اتاہ الموت فاختصمت فیہ

کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا سو وے دونوں داؤد کے پاس فیصل کروانے
کو آئین سو اونھوں نے وہ لڑکا بڑی عورت کو دلوایا سو وے دونوں نکلکین سلیمان بن داؤد پاس آئین اور اونسے یہ حال کہا تو سلیمان نے کہا کہ چھری
مجکو دو تاکہ مین اس لڑکے کو آدھا آدھا کاٹ کر ان دونوں عورتوں کو دون تو چھوٹی عورت نے کہا خدا تجھپر رحم کرے یہ کرو وہ لڑکا اوس بڑی
عورت کا ہی یعنی اب مین دعوی نہین کرتی ہون تو سلیمان نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا ف حضرت سلیمان نے چھوٹی عورت کو
اسواسطے دلایا کہ اوسکو درد آیا اوسنے لڑکے کا کاٹنا گوارا نکیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اوسکی تھا اور اگر بڑی عورت کا لڑکا ہوتا تو وہ
اوسکے کاٹنے پر راضی ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہون تو حاکم کو لازم ہی کہ قرائن اور قیاس پر عمل کرے ۱۶۰۲ ف ابو سعید رضی اللہ عنہ کانت
امرأۃ من بنی اسرائیل قصیرۃ تمشی مع امرأتین طویلتین فاتخذت رجلین من خشب وخاتما
من ذھب مطبقا ثم حشتہ مسکا وھو اطیب الطیب فمرت بین المرأتین فلم یعرفوھا فقالت
بیدھا ھکذا ونفض شعبۃ یدہ مسلم مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم مین ایک چھوٹی عورت تھی
چلا کرتی تھی دو لنبی عورتون کے ساتھ سو اوسنے لکڑی کی دو کھڑاؤن بناکر پہنی اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنائی پھر اوسکو مشک سے بھرا اور وہ تو
بڑی عمدہ خوشبو ہی سو چلی دو عورتون کے درمیان تو لوگون نے اوسکو نہ پہچانا سو اوسنے اپنے ہاتھ سے یون اشارہ کیا اس حدیث کے ایک راوی نے جسکا
شعبہ نام ہی اوسنے اپنا ہاتھ جھاڑا یعنی اوس عورت کے اشارہ کرنے کی مثال دی ف عورت نے کھڑاؤن اسواسطے پہنی تاکہ لنبی معلوم ہو اور
مشک کو اسواسطے لوگون کی طرف جھاڑا تاکہ خوشبو سے لوگ اوسکی طرف متوجہ ہون اس حدیث مین اشارہ ہی کہ جب باطن خراب ہو تو ظاہر کی بناوٹ کچھ
حقیقت نہین خ ابو ھریرۃ کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی ۱۶۰۳
بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون قالوا فما تامرنا قال فوا ببیعۃ الاول فالاول اعطوھم حقھم
فان اللہ سائلھم عما استرعاھم بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی اون مین حکومت اور ریاست
کرتے تھے پیغمبر جب ایک پیغمبر وفات پاتا تھا دوسرا پیغمبر اوسکے مقام پر قائم ہوتا تھا اور میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہین اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہونگے تو بہت
ہونگے اصحابؓ نے کہا سو ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ قول پورا کرو اول حاکم سے پھر دوسرے سے اونکا حق ادا کرو سو مقرر خدا اوسسے پوچھنے والا
ہی اونکی رعیت کے حال سے ف یعنی انتظام اور اصلاح عالم بدون حاکم کے نہین ہو سکتی اگلی امتون مین تو پیغمبرون سے انتظام ہوتا تھا اس امت
مین خلیفون سے ہوگا اسواسطے اونکی اطاعت سب مسلمانون پر واجب ہوئی اگر حاکم کچھ رعیت کے حق مین قصور کریگا تو اوسسے خدا سمجھ لیگا ف
ابو ھریرۃ کانت بنو اسرائیل یغتسلون عراۃ ینظر بعضھم الی سوأۃ بعض وکان موسی ۱۶۰۴
یغتسل وحدہ فقالوا واللہ ما یمنع موسی ان یغتسل معنا الا انہ ادر قال فذھب مرۃ یغتسل
فوضع ثوبہ علی حجر ففر الحجر بثوبہ قال فجمح موسی علیہ السلام باثرہ یقول ثوبی حجر ثوبی
حجر حتی نظرت بنو اسرائیل الی سوأۃ موسی فقالوا واللہ ما بموسی من بأس فقام الحجر حتی
نظر الیہ قال فاخذ ثوبہ فطفق بالحجر ضربا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل
کہ ننگے نہاتے تھے ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتا تھا اور موسی تنہا نہاتے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسی ہمارے ساتھ اسواسطے نہین نہاتا ہی کہ اوسکو
باد خا کی بیماری ہی حضرت نے فرمایا تو موسی ایکبار نہانے کو گئے تو اپنے کپڑے پتھر پر رکھے تو لے بھاگا پتھر اونکے کپڑے کو تو موسی علیہ السلام اوسکے

افضل فاخذ حجرا وقال اللهم ان كان امر الراهب احب اليك من امر الساحر فاقتل هذه الدابة
حتى يمضي الناس فرماها فقتلها ومضى الناس فاتى الراهب فاخبره فقال له الراهب اي بني
انت اليوم افضل مني قد بلغ من امرك ما ارى وانك ستبتلى فان ابتليت فلا تدل علي وكان
الغلام يبرئ الاكمه والابرص ويداوي الناس سائر الادواء فسمع جليس للملك كان قد عمي فاتاه
بهدايا كثيرة فقال ما ههنا لك اجمع ان انت شفيتني قال اني لا اشفي احدا انما يشفي الله فان انت
بالله دعوت الله فشفاك فامن بالله فشفاه الله فاتى الملك فجلس اليه كما كان يجلس فقال له
الملك من رد عليك بصرك قال ربي قال ولك رب غيري قال ربي وربك الله فاخذه فلم يزل
يعذبه حتى دل على الغلام فجيء بالغلام فقال له الملك اي بني قد بلغ من سحرك ما تبرئ الاكمه
والابرص وتفعل وتفعل قال انا لا اشفي احدا انما يشفي الله فاخذه فلم يزل يعذبه حتى
دل على الراهب فجيء بالراهب فقيل له ارجع عن دينك فابى فدعا بالمنشار فوضع المنشار في مفرق رأسه
فشقه به حتى وقع شقاه ثم جيء بالغلام فقيل ارجع عن دينك فابى فدفعه الى نفر من اصحابه
فقال اذهبوا به الى جبل كذا وكذا فاصعدوا به الجبل فاذا بلغتم ذروته فان رجع عن دينه
والا فاطرحوه فذهبوا به فصعدوا به الجبل فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فرجف بهم الجبل
فسقطوا وجاء يمشي الى الملك فقال له الملك ما فعل اصحابك قال كفانيهم الله فدفعه الى
نفر من اصحابه فقال اذهبوا به فاحملوه في قرقور فتوسطوا به البحر فان رجع عن دينه والا
فاقذفوه فذهبوا به فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فانكفأت بهم السفينة ففرقوا وجاء يمشي الى
الملك فقال له الملك ما فعل اصحابك قال كفانيهم الله فقال للملك انك لست بقاتلي حتى تفعل
ما آمرك به قال وما هو قال تجمع الناس في صعيد واحد وتصلبني على جذع ثم خذ سهما من
كنانتي ثم ضع السهم في كبد القوس ثم قل بسم الله رب الغلام ثم ارمني فانك ان فعلت
ذلك قتلتني فجمع الناس في صعيد واحد وصلبه على جذع ثم اخذ سهما من كنانته ثم وضع
السهم في كبد القوس ثم قال بسم الله رب الغلام ثم رماه فوضع السهم في صدغه فوضع
يده في صدغه في موضع السهم فمات فقال الناس امنا برب الغلام امنا برب الغلام امنا برب
الغلام فاتي الملك فقيل له ارايت ما كنت تحذر قد والله نزل بك حذرك قد امن الناس فامر
بالاخدود بافواه السكك فخدت واضرم النيران وقال من لم يرجع عن دينه فاحموه فيها او
قيل له اقتحم ففعلوا حتى جاءت امرأة ومعها صبي لها فتقاعست ان تقع فيها فقال لها الغلام

يا امه اصبري فانك على الحق

مسلم میں صہیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اوسکا
ایک جادوگر تھا سو جب وہ بڈھا ہو گیا اوسنے بادشاہ سے کہا کہ میں بڈھا ہو گیا ہوں سو میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ اوسکو میں جادو سکھلاؤں

اے رب میری ماپکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ نماز ہی مین متوجہ رہا تو اوسکی ماپلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس آئی
سو اوسنے پکارا کہ اے جریج تو اوسنے کہا کہ اے رب میری ماپکارتی ہی اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اوسکی
ماننے یون کہا کہ الٰہی اوسکو مت مار یو جب تک کہ یہ بدکار عورتون کا مونہہ نہ دیکھ لیوے سو بنی اسرائیل جریج کے اور اوسکی
عبادت کے آپسمین ذکر کرنے لگے اور ایک بدکار عورت تھی جسکی خوبصورتی ضرب المثل تھی سو اوسنے بنی اسرائیل سے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین
جریج کو بلا مین تمھاری خاطر سے گرفتار کردون سو وہ عورت اوسکے سامنے آئی تو جریج نے اوسکی طرف کچھ التفات نکیا تو وہ پھرانے
والے پاس آئی اور وہ اوسکے عبادت خانے پاس ٹھہرا تھا سو اوس عورت نے اوسکو اپنی ذات پر قادر کیا سو اوسنے اوس سے صحبت کی
تو اوسکے پیٹ رہ گیا سو وہ جب جنی تو اوس عورت نے کہا کہ یہ لڑکا جریج کا ہی تو لوگ اوسکے پاس آئے اور اوسکو اوسکے عبادتخانے
سے اوتارا اور اوسکا عبادتخانہ ڈھادیا اور اوسکو مارنے لگے سو جریج نے کہا کہ کیا حال ہی تمھارا یعنی کیون مجھے مارتے ہو سو اونھون نے
کہا کہ تو نے اس بدکار سے زنا کیا سو وہ تیرے نطفے سے لڑکا جنی ہی تو اوسنے کہا وہ لڑکا کہان ہی سو اوسکو لے آئے تو جریج نے
کہا مجھے چھوڑو تاکہ مین نماز پڑھلون پھر جب وہ نماز پڑھ چکا وہی لڑکا سامنے لایا گیا سو جریج نے اوسکے پیٹ مین ٹھوکا دیا
اور کہا اے لڑکے تیرا کون باپ ہی لڑکے نے کہا کہ فلانا چرانے والا میرا باپ ہی حضرت نے فرمایا پھر تو لوگ جریج پر جھکے تو اوسکو چومنے
چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے تیرا عبادت خانہ سونے سے بنا دینگے جریج نے کہا کہ نہین اوسی طرح کا مٹی سے بنا دو جیسے آگے
تھا سو اونھون نے بنا دیا اور کسی زمانے مین ایک لڑکا اپنی ماکا دودھ پیتا تھا تو ایک مرد نکلا عمدہ سواری پر سنہری پوشاک والا
سو اوسکی ماںنے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کردیجیو تو لڑکے نے چھاتی چھوڑدی اور اوس مرد کی طرف متوجہ ہوا سو اوسکو دیکھا
تو یون کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نہ کیجیو پھر اپنی ماکی چھاتی پر جھکا سو دودھ پینے لگا ابوہریرہؓ نے کہا کہ گویا مین حضرت کو دیکھ رہا ہون اور حضرت
اوس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلے کی انگلی اپنے مونہہ مین ڈال کے چوستے تھے حضرت نے فرمایا اور لوگ ایک
لونڈی کو لیکر نکلے اور اوسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تو نے حرام کیا تو نے چوری کی اور وہ کہتی تھی کہ مجکو اللہ کفایت کرتا ہی اور وہی اچھا
وکیل ہی تو اوس لڑکے کی ماںنے کہا الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر نکیجیو سو اوس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑا اور اوس لونڈی کی طرف
دیکھا تو کہا الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو تو اوسی جگہہ ماور بیٹے مین گفتگو ہوئی تو اوسکی سرمونڈی ماںنے کہا کہ اچھی صورت کا ایک مرد نکلا
سو مینے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا کر دے سو تو نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نکرنا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور وے اوسکو مارتے تھے
اور کہتے تھے تو نے حرام کیا چوری کی تو مینے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا نکیجیو سو تو نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو لڑکے نے کہا کہ معتبر وہ
مرد ظالم تھا سو مینے کہا کہ الٰہی مجکو ویسا نکرنا اور البتہ اس لونڈی کو کہتے ہین کہ تو نے حرام کیا اور حال انکہ اوسنے حرام نہین کیا
اور کہتے ہین کہ تو نے چوری کی اور حال انکہ اوسنے چوری نہین کی تو اوسواسطے مینے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا ف ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوائے تین لڑکون کے کوئی لڑکا گود مین نہین بولا ایک عیسیٰ بن مریم پھر حدیث فرمائی اور دو لڑکون کا
ذکر فرمایا تو تینون لڑکون کا بولنا ثابت ہوا ق سلمۃ بن الاکوع کان خیر فرساننا الیوم ابو قتادۃ وخیر رجالتنا سلمۃ ف 17081
ومالہ منصرفہ من ذی قرد بخاری اور مسلم مین سلمہ بن الاکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
ہمارے سوارون مین بہتر سوار آج ابوقتادہ ہی اور ہمارے پیادون مین بہتر پیادہ سلمہ ہی حضرت نے ذی قرد سے پلٹتے ہوئے فرمایا ف

افضل فاخذ حجرا وقال اللهم ان كان امر الراهب احب اليك من امر الساحر فاقتل هذه الدابة
حتى يمضي الناس فرماها فقتلها ومضى الناس فاتى الراهب فاخبره فقال له الراهب اي بني
انت اليوم افضل مني قد بلغ من امرك ما ارى وانك ستبتلى فان ابتليت فلا تدل علي وكان
الغلام يبرئ الاكمه والابرص ويداوي الناس سائر الادواء فسمع جليس للملك كان قد عمي فاتاه
بهدايا كثيرة فقال ما ههنا لك اجمع ان انت شفيتني قال اني لا اشفي احدا انما يشفي الله فان انت
بالله دعوت الله فشفاك فامن بالله فشفاه الله فاتى الملك فجلس اليه كما كان يجلس فقال له
الملك من رد عليك بصرك قال ربي قال ولك رب غيري قال ربي وربك الله فاخذه فلم يزل
يعذبه حتى دل على الغلام فجيء بالغلام فقال له الملك اي بني قد بلغ من سحرك ما تبرئ الاكمه
والابرص وتفعل وتفعل قال فقال اني لا اشفي احدا انما يشفي الله فاخذه فلم يزل يعذبه حتى
دل على الراهب فجيء بالراهب فقيل له ارجع عن دينك فابى فدعا بالمنشار فوضع المنشار في مفرق رأسه
فشقه به حتى وقع شقاه ثم جيء بالغلام فقيل ارجع عن دينك فابى فدفعه الى نفر من اصحابه
فقال اذهبوا به الى جبل كذا وكذا فاصعدوا به الجبل فاذا بلغتم ذروته فان رجع عن دينه
والا فاطرحوه فذهبوا به فصعدوا به الجبل فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فرجف بهم الجبل
فسقطوا وجاء يمشي الى الملك فقال له الملك ما فعل اصحابك قال كفانيهم الله فدفعه الى
نفر من اصحابه فقال اذهبوا به فاحملوه في قرقور فتوسطوا به البحر فان رجع عن دينه والا
فاقذفوه فذهبوا به فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فانكفأت بهم السفينة ففرقوا وجاء يمشي الى
الملك فقال له الملك ما فعل اصحابك قال كفانيهم الله فقال للملك انك لست بقاتلي حتى تفعل
ما آمرك به قال وما هو قال تجمع الناس في صعيد واحد وتصلبني على جذع ثم خذ سهما من
كنانتي ثم ضع السهم في كبد القوس ثم قل بسم الله رب الغلام ثم ارمني فانك ان فعلت
ذلك قتلتني فجمع الناس في صعيد واحد وصلبه على جذع ثم اخذ سهما من كنانته ثم وضع
السهم في كبد القوس ثم قال بسم الله رب الغلام ثم رماه فوضع السهم في صدغه فوضع
يده في صدغه في موضع السهم فمات فقال الناس امنا برب الغلام امنا برب
الغلام امنا برب الغلام فاتي الملك فقيل له ارايت ما كنت تحذر قد والله نزل بك حذرك قد امن الناس فامر
بالاخاديد فاضرمت النيران وقال من لم يرجع عن دينه فاقحموه فيها او
قيل له اقتحم ففعلوا حتى جاءت امرأة ومعها صبي لها فتقاعست ان تقع فيها فقال له الغلام
يا امه اصبري فانك على الحق

مسلم میں صہیب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اوسکا
ایک جادوگر تھا سو جب وہ بڈھا ہو گیا اوسنے بادشاہ سے کہا کہ میں بڈھا ہو گیا ہوں سو میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ اوسکو میں جادو سکھلاؤں

مَلَكُ الرَّحْمَةِ وَمَلَكُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَكُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللهِ
وَقَالَتْ مَلَكُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ
فَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوا فَوَجَدُوهُ أَدْنَى إِلَى الْأَرْضِ
الَّتِي أَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَكُ الرَّحْمَةِ وَفِي رِوَايَةٍ فَأَوْحَى اللهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَإِلَى هَذِهِ
أَنْ تَقَرَّبِي وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فَنَأَى بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین ایک مرد تھا کہ اوسنے ننانوے جان کو قتل کیا تھا تو اوسنے لوگون سے پوچھا کہ
روے زمین پر بہت بڑا عالم کون ہی سو اوسکو درویش بتلایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا درویش بڑا عالم ہی تو اوسکے پاس گیا سو اوسنے
کہا کہ اوس شخص نے ننانوے جان کو قتل کیا ہی کیا اوسکی توبہ قبول ہوگی تو اوس درویش نے کہا کہ تیری توبہ مقبول نہین تو اوسنے اوس
درویش کو قتل کیا سو اوسنے اوسکو قتل کرکے سو کو پورا کیا پھر اوس شخص نے لوگون سے پوچھا کہ جہان مین بڑا عالم کون ہی تو اوسکو ایک عالم
مرد بتایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا مرد بڑا عالم ہی سو اوسنے کہا کہ اوس شخص نے سو جان کو مارا ہی سو کیا اوسکی توبہ مقبول ہو سکتی
ہی تو اوس عالم نے کہا کہ ہان اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے درمیان حائل ہو سکتا ہی یعنی توبہ کا کوئی مانع نہین تو فلانی فلانی زمین کی طرف
جا مقرر وہان چند لوگ ہین کہ خدا کی عبادت کرتے ہین سو تو بھی خدا کی عبادت کر اونکے ساتھ اور نہ پلٹیو اپنی زمین کی طرف اسواسطے
کہ وہ بُری زمین ہی سو وہ شخص اوس طرف کو چلا یہان تک کہ جب آدھی راہ چل گیا تو اوسکو موت نے لیا تو جھگڑنے لگے اوسمین رحمت کے فرشتے
اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کرکے آیا ہی اپنے دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوکر اور عذاب کے فرشتون نے کہا کہ
اسنے کبھی ایک نیک کام بھی نہین کیا تو اونکے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتون نے اوسکو اپنے درمیان پنچ مقرر کیا تو اوسنے کہا
کہ دونون زمینون کی مسافت کو ناپو سو یہ شخص جس زمین کی طرف زیادہ تر نزدیک ہو سو اوسی کے لائق ہی تو فرشتون نے ناپا تو اوسکو اوسی زمین کی طرف
نزدیک تر پایا جدھر کا اوسنے ارادہ کیا تھا تو اوسکو رحمت کے فرشتون نے لیا اور دوسری روایت یون ہی کہ خدا نے گناہ کی زمین کو حکم بھیجا کہ تو دور ہو جا
اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہو جا اور بخاری نے روایت کی ہی کہ وہ شخص اپنی چھاتی کے بھل توبہ کی زمین کی طرف جھکا یعنی مرنے کے وقت
دونون زمین کے بیچ مین برابر تھا چھاتی سے جھک کر اودھر قریب ہو گیا ف اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول
ہی دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو اوس سے ہجرت کرنا مستحب ہی تاکہ بدیاروں کی صحبت پھر اوسکو بلا مین نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتون کو علم غیب نہین
اگر اونکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے نہ بحث کرتے چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہی پانچوین یہ کہ رحمت الٰہی کی کچھ
حد نہین ادھر بندے نے خالص دل سے توبہ کی اودھر دریاے رحمت اور مغفرت جوش مین آیا ۵ صُهَيْبٌ كَانَ مَلَكٌ فِيمَنْ ۱۷۱۲
كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أُعَلِّمْهُ السِّحْرَ
فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ
فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ فَقَعَدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَى ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ
فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ
كَذَلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرُ أَفْضَلُ أَمِ الرَّاهِبُ

تو مجکو تمار سکیگا یہان تک کہ تو وہ کام کرے جو مین تجکو بتاؤن پادشاہ نے کہا وہ کیا چیز ہی اوسنے کہا کہ تو سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کرا در ایک کھنبے پر مجکو سولی دے پھر میری ترکش سے ایک تیر لے پھر تیر کو کمان کے اندر رکھہ پھر کہہ کہ خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہی مارتا ہون پھر مجکو تیر مار سو اگر تو یہ کام کریگا تو مجکو قتل کر سکیگا سو پادشاہ نے سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کیا اور اوس لڑکے کو ایک کھنبے پر سولی دیا پھر اوسنے اوسکی ترکش سے تیر لیا پھر تیر کو کمان کے اندر رکھا پھر کہا خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہی مین مارتا ہون پھر اوسکو تیر مارا سو اوسکی کنپٹی پر تیر لگا سو لڑکے نے اپنا ہاتھہ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا سو مر گیا تو لوگون نے کہا کہ ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے ہم لڑکے کے رب کا ایمان لائے ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے پھر خواب مین پادشاہ سے کسینے کہا کہ تو نے دیکھا جسکا تجکو ڈر تھا سو اسکی قسم مقرر تجھہ پر آپہنچا اور تو ڈر کر پڑا البتہ لوگ تو ایمان لا چکے سو پادشاہ نے خندق کھودنے کا راہون کے ناکون پر حکم دیا سو خندق کھودی گئی اور اوسنے اونکے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پھرے سو اوسکو خندق مین ڈھکیل دو یا کہا جاؤ کہ اسمین گر پڑو سو لوگون نے ویسا ہی کیا یہان تک کہ ایک عورت آئی اور اوسکے ساتھہ اوسکا ایک لڑکا تھا سو وہ عورت پیچھے ہٹی تاکہ خندق مین گرے تو لڑکے نے اوسسے کہا ای ماں تو صبر کر سو اسطے کہ تو حق پر ہی ف اس حدیث مین اہل حق اور اہل باطل اور صبر کی فضیلت اور ہدایت الٰہی کا بیان ہی چنانچہ اس قصے کو حق تعالی نے سورۂ والسماء ذات البروج مین مجمل بیان فرمایا ہی حضرت نے اوسکو مفصل بیان کیا ۱۶۱۳ ھ معاویہ بن الحکم السلمی کان نبی یخط فمن وافق خطہ فذاک مسلم مین معاویہ بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک پیغمبر تھے کہ لکیرین بناتے تھے سو جسکی لکیر اونکی لکیر سے موافق پڑی تو ہی ٹھیک ہی ف معاویہ بن حکم سے روایت ہی کہ مینے حضرت سے پوچھا کہ ہم کفر کی حالت مین علم غیب بتانے والون پاس جاتے تھے حضرت نے فرمایا کہ اونکے پاس مت جایا کرو پھر مینے کہا کہ بعضے لوگ لکیرین کھینچکے کچھہ حال بتلاتے ہین حضرت نے حدیث فرمائی عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ کفار عرب کا معتقد تھا کہ جب کچھہ کام کرنا منظور ہوتا تو جلد جلد بہت لکیرین بیشمار کھینچتے پھر دو دو لکیرین ملا کر کاٹتے جاتے آخر کو اگر دو لکیرین رہ جاتین تو اوس کام کو نیک جانتے اور اگر ایک لکیر رہتی تو اوسکو بد جانتے علماے حدیث نے کہا ہی کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خط کشی اور رمل مین سو اسطے کہ خط کشی اور مین پیغمبر کا معجزہ تھا تو اوسکے موافق اور لوگون کے ہونا محال ہی بعضے نادان اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہین سو غلط بات ہی اسواسطے کہ اوس پیغمبر کی خط کشی یا یقین معلوم نہین ہو سکتی تاکہ اس خط اور اوس خط کی موافقت اور عدم موافقت معلوم ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہی کہ آیندہ کی بات یا یقین کوئی نہین جان سکتا اور اوسکے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہین فرمایا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل اور جفر اور نجوم شرع مین ہرگز درست نہین ۱۶۱۴ ھ عبداللہ بن عمرو کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنۃ قال وعرشہ علی الماء مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی نے مخلوقات کی تقدیرین اور اندازے لکھے آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے فرمایا کہ عرش خدا کا پانی پر تھا ف جو کچھہ خدا کو کرنا منظور تھا اوسکو اول لوح محفوظ مین لکھا پھر اوسکے موافق عالم کو بنایا اور معلوم ہوا کہ پانی کا وجود آسمان زمین سے مقدم ہی ۱۶۱۵ ھ جابر لقد بت لا یدخلہا فانہ قد شہد بدرا والحدیبیۃ قالہ لعبد لحاطب بن ابی بلتعۃ جاء یشکو حاطبا فقال یا رسول اللہ لیدخلن حاطب النار مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو جھوٹا ہی حاطب دوزخ مین نجاویگا اسواسطے کہ وہ جنگ بدر اور حدیبیہ مین حاضر تھا حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام سے فرمایا وہ غلام حضرت کے پاس حاطب کا شکوہ کرنا آیا سو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مقرر حاطب تو دوزخ مین جاویگا ف اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ جو حضرت کے اصحاب جنگ بدر اور جنگ حدیبیہ مین موجود تھے اونپر دوزخ حرام ہی وے مقرر بہشتی ہین جنگ بدر مین تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب تھے اور جنگ حدیبیہ مین

توبادشاہ نے اوسکے پاس ایک لڑکا بھیجا کہ اوسکو وہ جادو سکھلاتا تھا تو اوس لڑکے کی آمدورفت کی راہ میں حضرت عیسیٰ کے دین کا ایک درویش تھا تو وہ لڑکا اوسکے پاس بیٹھتا اور اوسکا کلام سنتا سو اوسکو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر پاس جاتا تو درویش کی طرف ہوکر نکلتا اور اوسکے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اوسکو مارتا سو لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا درویش سے گلہ کیا تو درویش نے کہا کہ جب تو جادوگر سے خوف کھاوے تو کہا کر کہ میرے گھر والوں نے مجکو روکا تھا اور جب تو اپنے گھر والوں سے ڈرے تو کہا کر کہ جادوگر نے مجکو روکا سو اسی حال میں وہ رہا کرتا تھا کہ ناگاہ وہ ایک بڑے قادر جانور پر گذرا کہ اوسنے لوگوں کو آمدورفت سے روکا تھا سو لڑکے نے کہا کہ آج میں دریافت کرتا ہوں کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے سو اوسنے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک پسندیدہ ہو جادوگر کے طریقے سے تو اس جانور کو قتل کر تاکہ لوگ چلنے پھرنے لگیں پھر اوسکو مارا سو اوسکو قتل کیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے پھر وہ لڑکا درویش پاس آیا اور اوسکو یہ حال سنایا تو درویش نے اوس سے کہا ای بیٹا تو مجھسے افضل ہے مقرر تیرا مرتبہ یہاں تک پہنچا کہ مجکو نظر پڑا اور مقرر عنقریب تو آزمایا جاویگا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجکو نہ بتلائیو اور اوس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور لوگوں کے علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا اور وہ اندھا ہوگیا تھا تو اوسکے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ جو مال کہ یہاں ہے وہ سب تیرے واسطے ہے اگر تو مجکو چنگا کردیوے لڑکے نے کہا کہ میں کسیکو چنگا نہیں کرتا چنگا کرنا تو خدا ہی کا کام ہے سو اگر تو خدا کا ایمان لاوے تو میں خدا سے دعا کروں تو وہ تجکو چنگا کردیویگا سو وہ مصاحب خدا کا ایمان لایا تو خدا نے اوسکو چنگا کردیا پھر وہ مصاحب بادشاہ کے پاس گیا اور اوسکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو اوس سے بادشاہ نے کہا کہ کسنے تیری آنکھ روشن کردی مصاحب نے کہا کہ میرے مالک نے بادشاہ نے کہا میرے سوائے بھی کوئی تیرا مالک ہے مصاحب نے کہا میرا مالک اور تیرا مالک خدا ہی ہے سو بادشاہ نے اوسکو پکڑا اسوہ ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا یہاں تک کہ اوسنے لڑکے کو بتلا دیا سو وہ لڑکا بلایا گیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا ای بیٹا تیرے جادو کا یہ مرتبہ ہو پہنچا کہ تو اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرنے لگا اور تو ایسا کرتا ہے اور ویسا کرتا ہے حضرت نے فرمایا سو اوس لڑکے نے کہا کہ میں کسیکو چنگا نہیں کرتا چنگا تو خدا ہی کرتا ہے سو بادشاہ نے اوس لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا یہاں تک کہ اوسنے درویش کو بتلا دیا سو وہ درویش پکڑا آیا اور اوس سے کہا گیا کہ تو پلٹ جا اپنے دین سے سو اوسنے انکار کی سو بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور درویش کی چاند پر رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہوکر گر پڑا پھر بادشاہ کا مصاحب بلایا گیا اور اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جا سو اوسنے نہ مانا سو اوسکی چاند پر آرہ رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہوکر گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پلٹ جا سو اوسنے نہ مانا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے چند مصاحبوں کو دیا اور کہا کہ اسکو فلانے فلانے پہاڑ کی طرف لیجاؤ اور اسکو پہاڑ پر چڑھاؤ پھر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہونچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جاوے تو بہتر ہے اور نہیں تو اوسکو ڈھکیل دو سو وے اوسکو لیگئے اور پہاڑ پر اوسکو چڑھایا تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجکو ان کے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو پہاڑ نے اونکو خوب ہلایا اور وے لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا سو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ کیا حال ہوا تیرے ساتھیوں کا اوسنے کہا خدا نے مجکو اونکے شر سے بچایا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے اور چند مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا اسکو لیجاؤ اور اوسکو ناؤ پر چڑھاؤ اور اوسکو دریا کے اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو خوب ہے اور نہیں تو اوسکو دریا میں ڈال دو سو وے لوگ اوسکو لیگئے سو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجکو انکے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو اونکو لیکر ناؤ اوندھی ہوگئی تو وے لوگ ڈوب گئے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا حال ہوا اوسنے کہا خدا نے مجکو اونکے شر سے بچایا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا

فعل ماضی کی تصریف اور درویش کی ہدایت سے لڑکے کا جادوگر کو مارنا

اور عورتوں سے مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی جورو کے سوا کوئی عورت باکمال نہیں ہوئی ف یعنی اگلی امتوں میں بھی دو عورتیں
۱۷۲۰ باکمال ہوئیں اسواسطے کہ امت محمدی میں حضرت خدیجہ رض اور حضرت فاطمہ رض اور حضرت عایشہ رض کا کمال بہت احادیث سے ثابت ہے م ابوھریرۃ
مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعْتُمْ مِصْرُ اِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا
وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ شَهِدَ عَلَى ذَلِكَ لَحْمِي أَبِي هُرَيْرَةَ
وَدَمُهُ مسلم میں ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عراق کا ملک اپنے درم اور قفیز کو روکیگا اور شام کا ملک اپنے مدی اور دینار کو
روکیگا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو روکے گا اور ہوجاؤگے تم جیسے آگے تھے اور ہوجاؤگے تم جیسے آگے تھے اور ہوجاؤگے تم جیسے آگے تھے پھر ابوہریرہ رض کہا
کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہی ابوہریرہ کا گوشت اور خون یعنی اسمیں کچھ شک نہیں ف قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہی جسمیں اناج کو ناپتے ہیں
۱۷۲۱ جیسے اسلام سے پہلے بے سردار ملک تھا ویسا ہی ہوجاویگا م انس رض انزلت علیّ انفا سورۃ فقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم انا
اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر ثم قال تدرون ما الکوثر فقلنا
اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ نھر وعدنیہ ربی علیہ خیر کثیر ھو حوض ترد علیہ امتی یوم القیمۃ
انیتہ عدد النجوم فیختلج العبد منھم فاقول رب انہ من امتی فیقال ما تدری ما احدثت بعدک
مسلم میں انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابھی مجھپر ایک سورت اتری پھر حضرت نے انا اعطینا کی سورت پڑھی یعنی اے محمد ہمنے تجکو کوثر دیا تو
نماز پڑھ اپنے رب کی اور قربانی کر بیشک تیرا دشمن بے نام ونشان ہی پھر حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کوثر کیا چیز ہی ہمنے کہا کہ خدا
اور اوسکا رسول ہی خوب جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ کوثر نہر ہی کہ میرے رب نے اوسکا مجھسے وعدہ کیا ہی اوسپر بہت خیر ہی کوثر حوض ہی جسپر میری امت
گذریگی اوسکے برتن جتنے آسمان کے تارے تو ایک بندہ میری امت کا حوض سے روکا جاویگا تو میں کہونگا اے میرے رب یہ تو میری امت سے ہی تو حکم ہوگا کہ تو نہیں جانتا
کہ تیرے بعد اسنے کیا نئی راہ نکالی یعنی مرتد ہوگیا ف عرب کے چند گروہ حضرت کے بعد مرتد ہوگئے صدیق اکبر نے تو تلوار سے لوگ حوض کوثر سے بے نصیب ان
۱۷۲۲ ف ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری نزل جبریل فامنی فصلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ
ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ بخاری اور مسلم میں ابو مسعود رض سے جنکا عقبہ بن عامر انصاری نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل آئے
سو اوسنے میری امامت کی تو میںنے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میںنے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میںنے اوسکے ساتھ نماز پڑھی پھر میںنے اوسکے ساتھ نماز پڑھی
پھر میںنے اوسکے ساتھ نماز پڑھی ف یعنی پانچ وقت کی فرض نماز تعلیم کے واسطے جبرئیل نے حضرت کو پڑھائی تاکہ امت کو اسی طرح تعلیم کریں
۱۷۲۳ م بریدۃ بن الحصیب فی جب اجرک وردھا علیک المیراث فقالہ امرأۃ قالت انی تصدقت علی
امی بجاریتک وانہا ماتت مسلم میں بریدہ بن حصیب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا ثواب ثابت ہوگیا اور وراثت سے وہ لونڈی تجکو
پھر ملی پھر حضرت نے اوس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ میںنے اپنی ماکو لونڈی بخشدی تھی اور میری ماں مرگئی ف یعنی تجکو دو فائدے ہوئے ایک تو
۱۷۲۴ دینے کا ثواب دوسرے لونڈی کی ملکیت وراثت کے سبب سے ف ابن مسعود وقاھا اللہ شر کرھا وقاکو شرھا یعنی حیۃ حرجت
علیکم یعنی بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اوسکو تمھارے شر سے بچایا جیسا کہ تمکو اوسکے شر سے بچایا یعنی وہ سانپ جو اصحاب
رس کے مقام میں نکلا تھا ف عبداللہ بن مسعود رض روایت ہی کہ ہم مکہ کے غار میں تھے حضرت پر وہاں سورہ مرسلات اوتر رہی ہم اوسکو یاد کرتے تھے اتنے میں وہاں ایک سانپ نکلا حضرت نے

تو پادشاہ نے اوسکے پاس ایک لڑکا بھیجا کہ اوسکو وہ جادو سکھلاتا تھا تو اوس لڑکے کی آمد رفت کی راہ میں حضرت عیسیٰ کے دین کا ایک درویش تھا تو وہ لڑکا اوسکے پاس بیٹھتا اور اوسکا کلام سنتا سو اوسکو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر پاس جاتا تو درویش کی طرف ہو کر نکلتا اور اوسکے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اوسکو مارتا سو لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا درویش سے ذکر کیا تو درویش نے کہا کہ جب تو جادوگر سے خوف کھاوے تو کہا کر کہ میرے گھر والوں نے مجکو روکا تھا اور جب تو اپنے گھر والوں سے ڈرے تو کہا کر کہ جادوگر نے مجکو روکا سو اسی حال میں وہ رہا کرتا تھا کہ ناگاہ وہ ایک بڑے قادر جانور پر گذرا کہ اوسنے لوگوں کو آمد رفت سے روکا تھا سو لڑکے نے کہا کہ آج میں دریافت کرتا ہوں کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے سو اوسنے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک پسندیدہ ہو جادوگر کے طریقے سے تو اس جانور کو قتل کر تا کہ لوگ چلیں پھریں پھر اوسکو مارا سو اوسکو قتل کیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے پھر وہ لڑکا درویش پاس آیا اور اوسکو یہ حال بتلایا تو درویش نے اوس سے کہا ای بیٹا تو مجھسے افضل ہے مقرر تیرا مرتبہ یہاں تک پہنچا کہ مجکو نظر پڑا اور مقرر عنقریب تو آزمایا جاویگا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجکو نہ بتلائیو اور اوس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور لوگوں کے علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال پادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا اور وہ اندھا ہو گیا تھا تو اوسکے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ جو مال کہ یہاں ہے وہ سب تیرے واسطے ہے اگر تو مجکو چنگا کر دیوے لڑکے نے کہا کہ میں کسیکو چنگا نہیں کرتا چنگا کرنا تو خدا ہی کا کام ہے سو اگر تو خدا کا ایمان لاوے تو میں خدا سے دعا کروں تو وہ تجکو چنگا کر دیویگا سو وہ مصاحب خدا کا ایمان لایا تو خدا نے اوسکو چنگا کر دیا پھر وہ مصاحب بادشاہ کے پاس گیا اور اوسکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو اوس سے بادشاہ نے کہا کہ کسنے تیری آنکھ روشن کر دی مصاحب نے کہا کہ میرے مالک نے بادشاہ نے کہا میرے سوائے بھی کوئی تیرا مالک ہے مصاحب نے کہا میرا مالک اور تیرا مالک خدا ہی ہے سو بادشاہ نے اوسکو پکڑا سو ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا یہاں تک کہ اوسنے لڑکے کو بتلا دیا سو وہ لڑکا بلایا گیا تو بادشاہ نے اوس سے کہا ای بیٹا تیرے جادو کا یہ مرتبہ پونہچا کہ تو اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرنے لگا اور تو ایسا کرتا ہے اور ویسا کرتا ہے حضرت نے فرمایا سو اوس لڑکے نے کہا کہ میں کسیکو چنگا نہیں کرتا چنگا تو خدا ہی کرتا ہے سو بادشاہ نے اوس لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ اوسکو مارا کرتا تھا یہاں تک کہ اوسنے درویش کو بتلا دیا سو وہ درویش پکڑا آیا اور اوس سے کہا گیا کہ تو پلٹ جا اپنے دین سے سو اوسنے انکار کی سو بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور درویش کی چاند پر رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر بادشاہ کا مصاحب بلایا گیا اور اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جا سو اوسنے نہ مانا سو اوسکی چاند پر آرہ رکھا اور اوسکو چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو اوس سے کہا کہ اپنے دین سے پلٹ جا سو اوسنے نہ مانا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے چند مصاحبوں کو دیا اور کہا کہ اسکو فلانے پہاڑ کی طرف لیجاؤ اور اسکو پہاڑ پر چڑھاؤ پھر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پونہچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جاوے تو بہتر ہے اور نہیں تو اوسکو ڈھکیل دو سو وے اوسکو لیگئے اور پہاڑ پر اوسکو چڑھایا تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی تجکو ان کے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو پہاڑ نے انکو خوب ہلایا اور وے لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا سو بادشاہ نے اوس سے کہا کہ کیا حال ہوا تیرے ساتھیوں کا اوسنے کہا خدا نے مجکو انکے شر سے بچایا سو بادشاہ نے اوسکو اپنے اور چند مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا اسکو لیجاؤ اور اسکو ناؤ پر چڑھاؤ اور اسکو دریا کے اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو خوب ہے اور نہیں تو اسکو دریا میں ڈال دو سو وے لوگ اوسکو لیگئے سو لڑکے نے کہا الٰہی تجکو انکے شر سے بچا جس طرح سے کہ تو چاہے سو انکو لیکر ناؤ اوندھی ہو گئی تو وے لوگ ڈوب گئے اور وہ لڑکا پادشاہ پاس چلا آیا تو پادشاہ نے اوس سے کہا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا حال ہوا اوسنے کہا خدا نے مجکو انکے شر سے بچایا پھر لڑکے نے پادشاہ سے کہا

فعل ماضی مفرد مؤنث غائب صیغہ واحد مؤنث غائب ہائیت آلہی

خدا کے ذمے پر ہی ف یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اوسکا جان اور مال لینا حرام ہی لیکن اگر ناحق خون کریگا تو اوسکا قصاص دینا ہوگا یا مال ضمان ہوگا تو اوس سے مال دلایا جاویگا اور اگر وہ خوف سے ظاہر میں مسلمان ہوا اور دل میں کافر رہا تو اوس سے خدا حساب کریگا دلوں کے حال دریافت کرنے کا حاکم اور قاضی کو حکم نہیں ق ابوھریرۃ ۱۷۳۰ اُمِرْتُ بِقَرْیَۃٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَھِیَ الْمَدِیْنَۃُ تَنْفِی النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجکو اوس بستی میں رہنے کا حکم ہوا جو سب بستیوں کو کھاویگی یعنی فتح اسلام ہوگی سب شہر مدینے کے تابع ہونگے لوگ اوسکو یثرب کہتے ہیں اور اوسکا عمدہ نام مدینہ ہی برے لوگوں کو مدینہ نکال دیتا ہی جیسے بھٹی لوہے کا میل نکال ڈالتی ہی ف مدینے کا نام اول یثرب تھا حضرت نے نام بدل ڈالا ف

انس و سہل بن سعد الساعدی ۱۷۳۱ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ کَھَاتَیْنِ یَعْنِیْ اِصْبَعَیِ السَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی بخاری اور مسلم میں انس اور سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں اور قیامت متصل ہوا جیسے یہ دونوں حضرت نے اپنی دونوں انگلیوں کی طرف اشارہ کیا یعنی بیچ کی انگلی اور بیچ کی انگلی ف حضرت خاتم النبیین ہیں حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہیں قیامت تک حضرت کا دین قائم رہیگا تو حضرت میں اور قیامت میں کوئی حائل نہ ٹھہرا ق ابوھریرۃ ۱۷۳۲ بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ مِنْہُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں پیدا ہوا بنی آدم کے عمدہ زمانے والوں سے ایک زمانے والوں کے بعد دوسرے زمانے والوں سے یہاں تک کہ میں اون زمانے والوں سے ہوا جن سے ہوا ف

یعنی حضرت آدم کے زمانے سے حضرت کے زمانے تک حضرت کے باپ دادا شریف اور عمدہ خاندان تھے اور یہ مطلب نہیں کہ سب مسلمان تھے م جابر ۱۷۳۳ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ ھٰذِہٖ اِلَّا یَسْبِقُنِیْ مُنَافِقٌ مسلم میں جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آندھی چلائی گئی منافق کے مرنے کے لیے ف صحابہ میں جابر سے روایت ہی کہ حضرت سفر گئے تھے جب مدینے کے قریب پہنچے تو آندھی چلی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب مدینے میں آئے تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا منافق مرگیا یہ حدیث معجزہ ہی کہ آیندہ کی خبر دی ق ابن عمر ۱۷۳۴ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ عَلٰی اَنْ یُّوَحَّدَ اللّٰہُ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَصِیَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عُمَرَ اَلْحَجِّ وَصِیَامِ رَمَضَانَ قَالَ لَا صِیَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ ھٰکَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَیُرْوٰی شَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَحَجِّ الْبَیْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہی خدا کو ایک جاننے پر اور نماز قائم کرنے پر اور زکوۃ دینے پر اور رمضان کے روزے پر اور حج پر سو ایک مرد نے عبداللہ بن عمر سے کہا حج اور رمضان کے روزے پر عبداللہ نے کہا نہیں رمضان کے روزے اور حج پر یوں ہی میں نے حضرت سے سنا ہی یعنی اول روزہ بعد اوسکے حج اور دوسری روایت یوں ہی کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہی اسکی گواہی کہ سوا خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اوسکا بندہ اور اوسکا رسول ہی اور نماز کا قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا ق ابوھریرۃ ۱۷۳۵ حُجِبَتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ وَحُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّھَوَاتِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَلْقَضَاءِ عِنْدَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روکی گئی اور ڈھکی گئی بہشت مشقت اور تکلیفات سے اور دوزخ خواہش نفسانی اور لذات سے ف یعنی بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہیں اور عبادت اور تقوی مشقت اور تکلیف سے خالی نہیں اور معصیت اور دنیا کے چین کا دوزخ انجام ہی ق عائشہ ۱۷۳۶ حُرِّمَتِ التِّجَارَۃُ فِی الْحَرَمِ

۱۷۱۶ پندرہ سو تیرہ حدیث عروۃ بن الزبیر کذب سعد ولکن ھذا یوم یعظم اللہ فیہ الکعبۃ ویوم تکسی فیہ الکعبۃ یعنی سعد بن عبادۃ لما قال لابی سفیان الیوم یوم الملحمۃ الیوم تستحل الکعبۃ فاخبر ابو سفیان بذالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذا وقع مرسلا وھو من حدیث عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخاری مین عروہ بن زبیر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا سعد نے لیکن آج تو وہ ہی جسمین خدا کعبے کی تعظیم کراویگا اور اس دن مین کعبے پر غلاف چڑھایا جاویگا یعنی سعد بن عبادہ نے ابو سفیان سے کہا کہ آج قتل کا دن ہی آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا سو ابو سفیان نے یہ خبر حضرت سے کی یہ حدیث مرسل ہی یعنی تابعی نے صحابی کا نام روایت مین نہین ذکر کیا اور اس حدیث کی سند حضرت عائشہ رضی سے ہی وہ حضرت سے روایت کرتین ہین ف بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ جب حضرت نے فتح مکے کے واسطے مدینے سے کوچ کیا تو یہ خبر قریش کو پونہچی تو ابو سفیان اور حکیم اور بدیل حضرت کی خبر دریافت کرنے کو نکلے حضرت کے جاسوس انکو پکڑ لیگئے ابو سفیان مسلمان ہوا جب حضرت نے کوچ کیا تو عباس سے فرمایا کہ تم ابو سفیان کو ایک جگہ لیکر کھڑے ہو تاکہ وہ مسلمانون کی فوج کو دیکھے تو عباس اونکو لیکر کھڑے ہوئے اور حضرت کا لشکر نکلنے لگا ابو سفیان ہر ایک گروہ کا نام پوچھتا جاتا تھا عباس رضی بتلاتے جاتے تھے ابو سفیان کہتا تھا مجکو ان لوگون سے کیا کام جب ایک بڑا جھنڈا آیا ابو سفیان نے پوچھا یہ کون لوگ ہین عباس نے کہا یہ انصاری لوگ ہین انکے سردار اور علمدار سعد بن عبادہ تھے سعد نے ابو سفیان سے کہا کہ آج خونریزی کا دن ہی آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا پھر حضرت کا جھنڈا آیا اور حضرت کا علم زبیر کے پاس تھا ابو سفیان نے حضرت سے کہا کہ آپنے سعد کا قول نہین سنا حضرت نے فرمایا کیا اونہون نے کہا ابو سفیان نے یہ قول بیان کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تو سلم لوگون کو دلاسا دیا ف سلمۃ بن الاکوع کذب من قالہ ان لہ اجرین وجمع بین اصبعیہ انہ جاھد جاھد قال عربی یمشی بھا مثلہ یعنی عامر بن الاکوع اخا سلمۃ وقد اصاب رکبتہ ذباب سیفہ فمات منہ بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا جسنے یہ قول کہا مقرر اوسکے واسطے تو دو ثواب ہین اور حضرت نے اپنی دو انگلیون کو ملایا مقرر وہ غازی تھا اور محنت کش عرب کا آدمی تھا اوسکے برابر لڑائی مین چلا پھرا حضرت نے یہ حدیث عامر بن اکوع سلمہ کے بھائی کے حق مین فرمائی اور اونکی تلوار کا پینیلا اونکے زانو پر لگ گیا تھا سو وہ اوسی صدمے سے مرگئے ف جنگ خیبر مین عامر نے کسی کافر پر تلوار ماری سو اوس تلوار کا پینیلا اونھین کے زانو پر پڑا اوسی صدمے سے وے مرگئے بعضے لوگون نے کہا کہ عامر حرام موت اپنے ہاتھ سے مرے اونکو جہاد کا ثواب نہ ملیگا جب حضرت نے یہ کلام سنا بہت حدیث فرمائی عامر کو دو ثواب فرمائے یعنی ایک جہاد کا ثواب دوسرے زخم کی تکلیف کا ثواب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بیقصد اپنے ہاتھ سے اپنے بدن پر زخم لگ جاوے اور اوس سے آدمی مرجاوے تو اوسکی موت حرام نہین ۱۷۱۸ م ابو ھریرۃ کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع وفی روایۃ الفضاعی اثما مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہی کہ جو سنے اوسکو ذکر کرے اور فضاعی کی روایت مین یون ہی کہ آدمی کو اتنا گناہ کفایت کرتا ہی کہ جو سنے اوسکو بیان کرے ف یعنی اکثر اخبار اور حکایات جھوٹھ سے خالی نہین ہوتے تو اگر ہر بات کو بیان کرنے لگا تو یہ شخص بھی مقرر دروغگو ٹھہریگا یعنی دروغ کا مددگار ہوا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جب تک بات کو خوب تحقیق نہ کرلیوے ہرگز زبان پر نہ لاوے ۱۷۱۹ ق ابو موسی کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء غیر مریم بنت عمران وآسیۃ امرأۃ فرعون بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مردون سے بہت لوگ کمال کو پونہچے

یمر معہ العشرۃ والنبی یمر معہ الخمسۃ والنبی یمر وحدہ فنظرت فاذا سواد کثیر فقلت یا جبرئیل ھؤلاء امتی قال لا ولکن انظر الی الافق فنظرت فاذا سواد کثیر قال ھؤلاء امتک ومع ھؤلاء سبعون الفا قدامھم لا حساب علیھم ولا عذاب قلت ولم قال کانوا لا یکتوون ولا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربھم یتوکلون الحدیث متفق علیہ والسیاق للبخاری

بخاری اور مسلم عن عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کی گئین اگلی امتین تو ایک پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ ایک گروہ تھا اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ بارہ تیرہ لوگ تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ دس آدمی تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اوسکے ساتھ پانچ آدمی تھے اور بعضا پیغمبر اکیلا ہی چلا پھر میںنے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہی سو میںنے کہا ای جبرئیل یہ لوگ میری امت ہین جبرئیل نے کہا نہین ولیکن تو آسمان کے کنارے کی طرف دیکھ سو میںنے دیکھا تو بڑا جمگھٹ ہی جبرئیل نے کہا کہ یہ لوگ تیری امت ہین اور یہ ستر ہزار آگے ہین اور پیچھے حساب ہی اور نہ عذاب میںنے کہا اسکا کیا سبب ہی جبرئیل نے کہا نہ بیماری مین داغتے تھے نہ جھاڑ پھونک کرتے تھے اور نہ شگون لیتے تھے اور اپنے رب پر توکل اور بھروسا کرتے تھے یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی لیکن یہ الفاظ روایت بخاری کی ہین

ف جتنے لوگ جس پیغمبر کا ایمان لائینگے وہی قیامت مین اوسکے ساتھ ہونگے اور بعضے پیغمبر کا کوئی ایمان نہ لایا ہوگا اوسکے ساتھ کوئی نہوگا معلوم ہوا کہ ہمارے حضرت کی امت سب سے زیادہ ہوگی ترک داغنا توکل نہین اسواسطے کہ حضرت نے اکثر دوا کی ہی بلکہ داغ اور جھاڑ پھونک اور شگون لینا توکل کے مخالف ہی لیکن جب کوئی علاج داغنے کے سوا باقی نرہے تو اوسوقت مین داغنا بھی درست ہی ۵ حابس عرض علی الانبیاء ۱۷۴۵

فاذا موسی ضرب من الرجال کانہ من رجال شنوءۃ ورایت عیسی بن مریم علیہ السلام فاذا اقرب من رایت بہ شبھا عروۃ بن مسعود ورایت ابراھیم علیہ السلام فاذا اقرب من رایت بہ شبھا صاحبکم یعنی نفسہ ورایت جبرئیل علیہ السلام فاذا اقرب من رایت بہ شبھا دحیۃ بن خلیفۃ مسلم عن جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے کیے گئے پیغمبر سو موسیٰ تو دبلا پتلا مرد جیسے قوم شنوا کے مرد اور دیکھا مینے عیسی بن مریم علیہ السلام کو تو میرے دیکھے لوگون مین عیسی سے زیادہ تر مشابہ محمود بن مسعود ہی اور مینے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگون مین ابراہیم سے زیادہ تر مشابہ تمہارا صاحب ہی یعنی خود حضرت اور مینے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگون مین جبرئیل سے زیادہ تر مشابہ دحیہ بن خلیفہ ہی ۵ ابوھریرۃ ۱۷۴۶

فضلت علی الانبیاء بستۃ اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض طھورا ومسجدا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون مسلم عن ابوہریرۃ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو فضیلت حاصل ہوئی اور پیغمبرون پر چھ چیزون کے سبب سے مجکو جوامع الکلم عطا ہوئی اور مجکو رعب سے فتح ملی اور میرے واسطے غنیمت کے مال حلال ہوئے اور میرے واسطے تمام زمین پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی اور مجھ تمام عالم کا پیغمبر ہوا اور مجھ خاتم النبیین ہوا ف جوامع الکلم اوسکو کہتے ہین جسمین تھوڑے لفظ اور مطلب بہت ہون جوامع الکلم سے مراد قرآن اور احادیث ہین جنکے معانی اور مطالب کی کچھ حد نہین جتنا غور کیجیے اوتنے مطالب کھلتے ہین باقی مفصل مضمون اس حدیث کا بارہوین حدیث مین گذرا لیکن اسمین چھ چیز کو فرمایا اور آگے پانچ چیز سو اسکا سبب یہ ہی کہ اول حضرت کو پانچ چیز کا حال معلوم ہوا پھر چھٹی چیز بھی عنایت ہوئی ق ابوھریرۃ ۱۷۴۷ فقدمت امۃ

فرمایا کہ اسکو مارڈالو ہم اوسکے مارنے کو دوڑے سانپ اپنے بل مین گھس گیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سانپ کا مارنا درست ہی

فصل فیما لم یسم فاعلہ اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر فعل ماضی مجہول ہی ۱۷۲۵

ق عائشۃ اُرِیتُکِ فِی الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَیَالٍ جَاءَنِی بِکِ الْمَلَکُ فِی سَرَقَۃٍ مِّنْ حَرِیرٍ فَیَقُوْلُ ھٰذِہِ امْرَأَتُکَ فَاَکْشِفُ عَنْ وَجْھِکِ فَاِذَا اَنْتِ ھِیَ فَاَقُوْلُ اِنْ یَّکُ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یُمْضِہٖ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مجکو تو خواب مین کھلائی گئی تین رات مجکو تیرے پاس فرشتہ لے آتا تھا ریشمی ٹکڑے مین سو یون کہتا تھا کہ یہ تیری عورت ہی میں تیرا چہرا کھولا تو کیا دیکھتا ہون کہ وہ صورت تیری ہی ہی تو مین کہتا تھا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہی تو ضرور یون ہی کریگا یعنی تو میرے نکاح مین آویگی

ف یہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہی یعنی اس خواب کی اگر کوئی اور تعبیر نہوئی تو مقرر نکاح ہوگا اسواسطے کہ پیغمبر کے خواب مین کچھ شک اور تردد نہین ہوتا

ھ ابوھریرۃ اُرِیْتُ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ ثُمَّ اَیْقَظَنِی بَعْضُ اَھْلِی فَنُسِّیْتُھَا وَرُوِّیْتُ فَنُسِّیْتُھَا فَالْتَمِسُوْھَا فِی الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شب قدر مجکو خواب مین معلوم ہوئی پھر میرے بعضے اہلبیت نے مجکو جگا دیا تو مین اوسکو بھول گیا اور دوسری روایت یون ہی کہ مین شب قدر کو بھول گیا تو اوسکو رمضان کی اخیر دس راتون مین تلاش کرو ۱۷۲۶

ف یعنی طاق راتون مین

ق جابر اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَھُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِی نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ وَّجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَھُوْرًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ وَکَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً وَّبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّۃً بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو پانچ نعمتین ملین کہ مجھسے پہلے کسی پیغمبر کو نہین ملین مجکو فتح نصیب ہوئی دھاک سے مہینہ بھر کی راہ تک اور ساری زمین میرے واسطے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر ہوئی یعنی ہر جگہہ نماز ادا کرسکتا ہون تیمم درست ہی سو ہر مرد کو میری امت سے جہان نماز کا وقت ملے وہان نماز پڑہ لیوے اور حلال ہوئے میرے واسطے غنیمت کے مال اور مجھسے پہلے کسیکو حلال نہ تھے اور مجکو شفاعت کا رتبہ عنایت ہوا اور ہر پیغمبر فقط اپنی قوم پر بھیجا جاتا تھا اور مین تمام عالم کے لوگون پر بھیجا گیا

ف یعنی ان پانچ چیزون سے حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوئے حضرت کا رعب یہ تھا کہ بادشاہ روم خوف کھاتا تھا یہود نصاری کو سوائے عبادتخانے کے اور جگہہ نماز پڑہنا درست نہ تھا اور تیمم کا حکم نہ تھا امت محمدی کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت مین اول حضرت کے سوا کوئی پیغمبر شفاعت کر سکیگا اور ہفت اقلیم کی نبوت کا رتبہ کسیکو حاصل نہین ہوا بجز حضرت کے ۱۷۲۸

ق ابن عباس اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْھَۃِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ وَلَا نَکْفِتَ الثِّیَابَ وَلَا الشَّعْرَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو حکم ہوا ہی سجدہ کرنے کا سات ہڈیون پر یعنی پیشانی پر اور دونون ہاتھون پر اور دونون گھٹنون پر اور دونون قدمون کے سرے پر اور یہ حکم ہوا ہی کہ نماز مین کپڑے اور بالون کو نہ سمیٹون

ف نماز مین بالون کا جوڑا باندھنا اور کپڑے کو خاک سے بچانا مکروہ ہی ۱۷۲۹

ق ابوبکر وعمر وجابر اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَہٗ وَنَفْسَہٗ اِلَّا بِحَقِّہٖ وَحِسَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق رضہ اور عمر فاروق رضہ اور جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو لوگون سے لڑنے کا حکم ہوا یہان تک کہ وے لا الہ الا اللہ کہین جسنے کہ لا الہ الا اللہ کہا اوسنے اپنا مال اور جان بچایا مگر دین کی حق تلفی کا بدلا ہی اور اوسکا حساب

۱۷۵۵ کرنے کی خوبی بارہا کہی ف غرض کہ مسواک میں غفلت اور سستی کرنے کی عادت ڈالو ق جابر نے جاورت بحرا عج
شہرا فلما قضیت جواری نزلت فاسبطت بطن الوادی فتوضیت فنظرت امامی وخلفی و
عن یمینی وعن شمالی فلم ار احدا ثم توضیت فنظرت فلم ار احدا ثم الفوضیت فلم فقدت راسی
فاذا ھو علی العرش فی الھواء یعنی جبرئیل فاخذتنی رجفۃ شدیدۃ فاتیت خدیجۃ فقلت
تدثروني فدثروني فصبوا علي ماء فانزل اللہ یا ایھا المدثر قم فانذر بخاری اور مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ حرا کے پہاڑ میں میں نے ایک مہینے کا اعتکاف کیا جب میں اپنا اعتکاف پورا کر چکا تو میں نالے کے اندر اترا تو مجکو کسینے پکارا
تو میں نے اپنے آگے اور پیچھے داہنے اور بائیں دیکھا تو میں نے کسیکو نہ پایا پھر مجکو کسینے پکارا تو میں دیکھنے لگا سو میں نے کسیکو نہ دیکھا پھر مجکو کسینے پکارا
تو میں نے اپنا سر اوٹھایا تو وہی فرشتہ یعنی جبرئیل ہوا میں تخت پر بیٹھا ہی سو مجکو سخت کپکپی نے لیا تو میں خدیجہ پاس آیا سو میں نے کہا مجکو اوڑھاؤ
تو اونھوں نے مجکو اوڑھایا اور مجھپر پانی چھڑکا پھر خدا نے سورہ مدثر اوتاری یعنی اے چمڑہ اوڑھنے والے اوٹھ اور لوگوں کو عذاب الٰہی سے خوف دلا

۱۷۵۶ ف حضرت پہلی اوائل اقرا کی سورت اوتری پھر تین برس وحی بند رہی اوسکے بعد سورہ مدثر اوتری ق المسور بن مخرمہ
خبأت ھذا لک خبأت لک ھذا لک قالہ لابیہ مخرمۃ یعنی قبا ءمن دیباج منقرا بالذھب
بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ قبا میں نے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ قبا میں نے تیرے واسطے چھپا رکھی حضرت نے
مسور کے باپ مخرمہ سے فرمایا مراد ریشمی قبا ہی جسمیں سونے کا نکمہ لگا تھا ف جب حضرت نے حدیث فرمائی اور قبا دی اوس وقت تک ریشمی

۱۷۵۷ کپڑا حرام نہوا تھا یا اسواسطے دیا ہو کہ اسکو بیچ لیوین ھ انس دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ قلت من ھذا
قالوا ھذہ الغمیصاء بنت ملحان ام انس بن مالک مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں بہشت میں

۱۷۵۸ داخل ہوا تو میں نے جوتی کی چرچراہٹ سنی میں نے پوچھا یہ کون ہے فرشتوں نے کہا کہ یہ غمیصا ہے ملحان کی بیٹی انس بن مالک کی ف سمرۃ
رایت اللیلۃ رجلین اتیانی فصعدا بی الشجرۃ فادخلانی دارا ھی احسن وافضل لم ار قط احسن
منھا قالا اما ھذہ الدار فدار الشھداء بخاری میں سمرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے آج کی رات دو مردوں کو
دیکھا سو وے مجکو ایک درخت پر چڑھا لیگئے پھر مجکو اونھوں نے ایک گھر میں داخل کیا کہ بہت اچھا اور بہتر تھا میں نے اوس سے بہتر کبھی نہیں دیکھا اون

۱۷۵۹ دونوں مردوں نے کہا کہ یہ گھر تو شہیدوں کا گھر ہے ف حضرت نے خواب میں دیکھا خ ابن عمر رایت امرأۃ سوداء ثائرۃ الرأس
خرجت من المدینۃ حتی نزلت مھیعۃ فقالوا ان وباء المدینۃ نقل الی مھیعۃ بخاری میں عبداللہ
بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سیاہ عورت جسکے سر کے بال پریشان تھے مدینے سے نکلی یہاں تک کہ مہیعہ میں جاکر
اوتری سو میں نے اوسکی یہ تعبیر کی کہ مدینے کی وبا مہیعہ میں ڈالی گئی ف مہیعہ جحفہ کا نام جو مدینے سے چھ کوس ہے وہاں یہود رہتے تھے

۱۷۶۰ مدینے میں اکثر وبا رہتی تھی جب سے کہ حضرت نے دعا کی اور یہ خواب دیکھا تو وہاں سے وبا جاتی رہی اور جحفہ میں جا پڑی خ عائشۃ رایت
جھلو یحطم بعضھا بعضا ورایت عمر یجر فصبہ وھو اول من سیب السوائب بخاری میں حضرت عائشہ رضہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے دوزخ کو دیکھا کہ اوسکا بعضا بکڑا بعضے ٹکڑے کو کھائے ڈالتا تھا اور میں نے عمر کو دیکھا کہ اپنی انتڑیاں گھسیٹے
پھرتا تھا اور اوسی نے اول سانڈ چھوڑے کی رسم نکالی ف عمر بن عامر حضرت سے تین سو برس آگے تھا بتوں کے نام پر سانڈ چھوڑتی اوسی نے

بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شراب کا بیپار حرام ہوا ف شراب کی خرید فروخت مسلمان کو ہرگز
درست نہین ح ابوھریرۃ حرم ما بین لابتی المدینۃ علی لسانی بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ۱۶۳۷
کہ حرام ہوگیا میری زبان پر مدینے کے دو سنگستان کے اندر ف بعضے علما کے نزدیک جیسے کہ حرم ہی ویسے ہی مدینہ یہ حدیث انکی دلیل ہی
م ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری حوسب رجل ممن کان قبلکم فلم یوجد لہ من الخیر ۱۶۳۸
شیء الا انہ کان یخالط الناس وکان موسرا وکان یامر غلمانہ ان یتجاوزوا عن المعسر قال
اللہ نحن احق بذلک منہ فتجاوزوا عنہ مسلم مین ابو مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمسے اگلی امت مین سے ایک
مرد کا حساب ہوا تو اوسکی نیکی کچھ بھی نپائی مگر وہ لوگون سے ملا جلا کرتا تھا اور مالدار تھا اور اپنے غلامون سے حکم کرتا تھا کہ محتاج سے درگزر
مانگنے مین سختی نکرین خدا نے فرمایا کہ ہم اوسکی نسبت زیادہ تر کرم اور احسان کے سزاوار ہین سو ای فرشتو اوس سے درگذر کرو م ابوھریرۃ ۱۶۳۹
خففت علی داود القرآن فکان یامر بدوابہ فتسرج فیقرأ القرآن قبل ان تسرج دوابہ ولا یاکل
الا من عمل یدیہ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلکا اور سہج ہوگیا تھا داؤد پر قرآن سو وہ اپنی سواریون کے
کسنے کا حکم کرتے تھے تو قرآن کو زین کسنے سے پہلے پڑھ چکتے تھے اور نہ کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کسب سے ف قرآن سے مراد زبور ہی
ایسی جلدی زبور کا تمام کرنا حضرت داؤد کا معجزہ تھا اور باوجودیکہ بادشاہ تھے لیکن اپنے کسب اور محنت سے کھاتے تھے م عایشۃ ۱۶۴۰
خلقت الملئکۃ من نور وخلق الجان من مارج من نار وخلق ادم مما وصف لکم مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیدا کیے گئے فرشتے نور سے اور جن آگ کی لوسے اور آدم پیدا ہوئے اوس سے جسکا تمسے قرآن مین بیان ہوا یعنی
مٹی سے ح انس دفعت الی السدرۃ فاذا اربعۃ انہار نہران ظاہران ونہران باطنان فاما الظاہران ۱۶۴۱
فالنیل والفرات واما الباطنان فنہران فی الجنۃ واتیت بثلثۃ اقداح قدح فیہ لبن وقدح
فیہ عسل وقدح فیہ خمر فاخذت الذی فیہ اللبن فقیل لی اصبت الفطرۃ بخاری مین انس رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین سدرۃ المنتہی کی طرف گیا تو وہان چار نہرین ہین دو نہرین ظاہر اور دو باطن ظاہر نہرین تو نیل اور فرات اور باطن
نہرین بہشت مین جاری ہین اور میرے سامنے تین پیالے آئے ایک پیالے مین دودھ اور ایک پیالے مین شہد اور ایک پیالے مین شراب تو مینے دودھ کا
پیالہ لیا تو مجکو حکم ہوا کہ تونے فطرت پائی ہی یا ف معراج کی حدیث مین اسکا مفصل بیان ہوچکا م ابوھریرۃ عذبت ۱۶۴۲
امرأۃ فی ہرۃ ربطتہا لم تطعمہا ولم تسقہا ولم تترکہا تاکل من خشاش الارض مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت پر بلی کے سبب سے اوسنے بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اوسکو کھلایا نہ پلایا اور نہ اوسکو
چھوڑا کہ زمین کے جانور کھاتی م ابوذر عرضت علی اعمال امتی حسنہا وسیئہا فوجدت فی محاسن اعمالہا ۱۶۴۳
الاذی یماط عن الطریق ووجدت فی مساوی اعمالہا النخاعۃ تکون فی المسجد لا تدفن مسلم مین ابوذر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال میرے سامنے لائے گئے نیک بھی اور بد بھی تو مینے امت کے نیک اعمال مین پایا تکلیف کی چیز کو راہ سے
علیحدہ ڈالی جاوے اور اسکے بد اعمال مین مینے پایا کھکھار کو جو مسجد مین ہو اور زمین مین نہ دبائی جاوے ف راہ مین تکلیف کی چیز جیسے کانٹا اور پتھر
ق ابن عباس عرضت علی الامم فاخذ النبی یمر معہ الامۃ والنبی یمر معہ النفر والنبی ۱۶۴۴

کہ میں بہشت میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں رمیصا ابوطلحہ کی جورو نظر پڑی اور میں نے جوتی کی چاپ سنی تو میں نے کہا یہ کون ہے تو فرشتے نے
کہا کہ یہ بلال ہے اور ایک محل میں نے دیکھا کہ اوسکے صحن میں ایک عورت ہے تو میں نے کہا کہ یہ کسکا محل ہے فرشتوں نے کہا یہ محل عمر بن خطاب
کا ہے سو میں نے چاہا کہ اوسکے اندر جاؤں تو اوسکو دیکھوں پھر مجکو تیرا رشک یاد پڑا اے عمر سو میں پھر آیا پشت دیکر تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ روئے اور عرض
کی کہ یا رسول اللہ میں کیا آپ پر رشک کرتا ف اس حدیث میں ام سلیم جنکا رمیصا اور غمیصا لقب ہے اور بلال اور عمر فاروق رضی اللہ عنہم
۱۷۶۶ کو بہشت کی بشارت ہے م سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ سَاَلْتُ رَبِّیْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِیْ اثْنَتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَةً
محرف سَاَلْتُ رَبِّیْ اَلَّا یُهْلِكَ اُمَّتِیْ بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِیْهَا وَسَاَلْتُهُ اَلَّا یُهْلِكَ اُمَّتِیْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِیْهَا
وَسَاَلْتُهُ اَلَّا یَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَیْنَهُمْ فَمَنَعَنِیْهَا مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے
رب سے تین چیز کا سوال کیا سو دو سوال تو میرے قبول ہوئے اور ایک سے مجکو منع کیا ایک سوال تو میں نے اپنے رب سے یہ کیا کہ میری امت کو
قحط سے نہ ہلاک کرے سو اوسکو قبول کیا اور دوسرا سوال میں نے یہ کیا کہ میری امت کو نہ ڈبا دیوے سو اوسکو بھی قبول کیا اور تیسرا سوال میں نے
یہ کیا کہ انکے آپسمیں لڑائی اور خونریزی نہ ڈالے سو اسکے سوال سے مجکو منع کیا ف قحط اور غرق امت محمدی میں ایسا نہ ہوگا اور
نہ ہوگا کہ تمام امت یکبارگی ہلاک ہو جاوے جیسے اگلی امتیں ہلاک ہوگئیں لیکن جنگ اور قتال مقدر میں ہے ہمیشہ رہا ہے اور رہیگا م
۱۷۶۷ اِبْنُ عُمَرَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ یَعْنِیْ قَوْلَ رَجُلٍ دَخَلَ مَعَهُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
كَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذٰلِكَ مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو اس سے تعجب آیا کہ اوسکے واسطے
آسمان کے دروازے کھولے گئے اور مرد کا قول مراد ہے جو اصحاب کے ساتھ نماز میں داخل ہوا پھر اوسنے اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ
بکرۃ واصیلا کہا ابن عمر نے کہا کہ میں نے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا جب سے کہ میں نے حضرت کو یہ کہتے سنا ف یعنی یہ کلام خدا کو
۱۷۶۸ ایسا پسند آیا جسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے ق سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَآءِ الَّذِیْنَ كُنَّ
عِنْدِیْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَهُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور
مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو تعجب آیا اون عورتوں سے جو میرے پاس تھیں سو انھوں نے جب تیری آواز سنی تو پردے
میں ہو گئیں حضرت نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا ف اسکا مفصل قصہ آٹھویں باب میں گذرا کہ چند عورتیں حضرت کے پاس باتیں کر رہی تھیں
۱۷۶۹ جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے تو وہ عورتیں خوف سے چھپ گئیں حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ
عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِیْنَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَیْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ
وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَآءُ بخاری اور مسلم میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں
کھڑا ہوا بہشت کے دروازے پر سو اوسکے اکثر داخل ہونے والے محتاج لوگ تھے اور دولتمند عیش والے بہشت کے داخل ہونے سے روکے گئے لیکن مگر
دوزخ کے لوگوں کو دوزخ کی طرف جانے کا حکم ہوا اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر اوسکی داخل ہونے والی عورتیں تھیں
ف دولتمند اگرچہ ایماندار ہوں لیکن محتاج لوگوں کے بعد بہشت میں داخل ہونگے حساب کے واسطے بہشت کے دروازے پر روکے جاوینگے
۱۷۷۰ ق عَائِشَةُ كُنْتُ لَكِ كَاَبِیْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ قَالَهَا وَخَبَرُ اَبِیْ زَرْعٍ مَا حَكَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا نَدْرِي مَا فَعَلَتْ وَرَأَيْتُ لَا أَرَاهَا إِلَّا الْفَأْرَ إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ وَلَا إِبِلٌ لَمْ تَشْرَبْ وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا نہیں معلوم کون صورت ہو گئی اور میں سوا اسکے کہ کوئی سیر غمال میں نہیں آتا جب چوہے کے آگے اونٹ کا دودھ رکھیے تو نہ پیے اور جب اسکے آگے بکریوں کا دودھ رکھیے تو پی جاوے ف یعنی بنی اسرائیل اونٹ کا دودھ نہ پیتے تھے تو اوس قرینے سے فرمایا کہ وے لوگ چوہے کی صورت میں مسخ ہو گئے اسواسطے کہ چوہا بھی اونٹ کا دودھ نہیں پیتا ق ابوھریرہ ۱۷۴۸ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ بیٹھو دروازے میں سجدہ کرتے اور کہو مغفرت ہم چاہتے ہیں تاکہ ہم تمکو بخشیں سو اونھوں نے حکم بدل ڈالا لوٹ دروازے میں داخل ہوئے چوتڑوں کو گھسلتے اور کہا دانہ بال میں سر ہی ف بیت المقدس کا ایک دروازہ ہے میں داخل ہونے کا حکم ہوا تھا سو وے لوگ ایسے بے ادب تھے کہ مسخر اپن کرنے لگے سجدے کے بدلے چوتڑوں سے گھسلے اور مغفرت کے بدلے آباج مانگنے لگے اسواسطے غضب الٰہی میں گرفتار ہوئے ق ابن عباس ۱۷۴۹ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو فتح نصیب ہوئی پوروب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی عاد کی قوم تجھم کی ہوا سے م انس ۱۷۵۰ وُلِدَ لِي اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کو میرے لڑکا پیدا ہوا تو میں نے اوسکا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا ف ہجری آٹھویں سال ماریہ قبطیہ سے صاحبزادہ پیدا ہوا حضرت نے اونکا ابراہیم نام رکھا سترہ مہینے کے بعد اوسکا انتقال ہوا

فَصْلٌ فِي الْحِكَايَةِ عَنْ نَفْسِ الْمُتَكَلِّمِ

اس فصل میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر ماضی متکلم کی لفظ ہے ق انس ۱۷۵۱ أُتِيتُ عَلَى نَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ فَقُلْتُ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ الْكَوْثَرُ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں ایک نہر پر گیا اوسکے دونوں کناروں پر پولے موتیوں کے خیمے ہیں تو میں نے جبرئیل سے کہا کہ یہ کیا ہے جبرئیل نے کہا کہ یہ حوض کوثر ہے م ابوھریرہ ۱۷۵۲ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لِأُمِّي فَلَمْ يَأْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کی مغفرت مانگوں سو مجکو اجازت نہ دی اور میں نے اجازت مانگی کہ اوسکی قبر کی زیارت کروں سو مجکو زیارت کی اجازت دی ف حضرت نے جب اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی تو حضرت روئے اور ساتھ والے روئے اور فرمایا کہ زیارت کیا کرو قبروں کی کہ اس سے موت یاد پڑتی ہے اگر کوئی کہے کہ قرآن میں مشرکوں کے واسطے مغفرت مانگنا منع ہے پھر حضرت نے اپنی ماں کی مغفرت مانگنے کا کیوں ارادہ کیا اوسکا جواب ہے کہ حضرت کو اپنے اختصاص کی امید ہو گی یعنی ہر چیدا اوروں کو مشرکوں کے واسطے مغفرت مانگنا درست نہیں مگر شاید مجکو درست ہو علی الخصوص حضرت کے سبب سے ابوطالب کے عذاب میں تخفیف ہوئی تھی یا کہ یہ اجازت مانگنا منع ہونے سے قبل ہوا ہو ق ابن عباس ۱۷۵۳ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس سے ضمن روایت ہے حضرت نے فرمایا کہ میں بہشت میں جھانکا تو میں نے اوسکے اکثر لوگ محتاج دیکھے اور میں دوزخ میں جھانکا تو اوسکے اکثر لوگ عورتیں دیکھیں ف محتاج ایمان اور اکثر تکلیفات میں رہتے ہیں جن پر صبر کرتے ہیں اس سبب سے بہشت پاتے ہیں اور عورتیں اکثر بدخو اور بد اعتماد ہوتی ہیں اس سبب سے دوزخی ہوتی ہیں م انس ۱۷۵۴ كَثُرَتْ عَلَيَّ كَذِبَةً فِي السِّوَاكِ بخاری میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے تمسے مسواک

کہ میرا خاوند اگر گھر مین آوے تو چیتے کی طرح سوتا ہے اور اگر باہر نکلے تو شیر بنجاوے اور نہ پوچھے جھہ شکی سے یعنی حلیم اور کریم ہی تھہ شکی کا
مواخذہ نہین کرتا چھٹی عورت نے کہا کہ میرا خاوند اگر کھاوے تو سب سمیٹ جاوے اور اگر پیوے تو بالکل پی جاوے اور اگر لیٹے تو اپنا بدن
لپیٹ لیوے اور نہ میرے غلاف کے اندر ہاتھہ ڈالے کہ میرے دکھہ درد کو جانے یعنی بیل کی طرح سوا کھانے اور پینے اور سونے کے کچھہ خبر نہین ہوتا ساتوین عورت نے
کی بات نہین پوچھتا ساتوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند نامرد ہی یا شریر نہایت احمق ہی کہ کلام نہین کر جانتا سب جہان بھر کے عیب اوسمین موجود ہین
ایسا ظالم ہی کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھہ توڑے یا سر اور ہاتھہ دونون توڑے آٹھوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند چھوئے مین نرم جیسے خرگوش اور
اوسکی خوشبو جیسے زرنب کی خوشبو زرنب ایک خوشبودار گھاس کا نام ہی یعنی میرا خاوند ظاہر کا بھی اچھا باطن کا بھی اچھا نوین عورت نے
کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا لمبے پرتلے والا یعنی قدآور اور بڑی اکھہ والا یعنی سخی ہی اوسکا بارچینخانہ ہمیشہ گرم رہتا ہی تو ڈر اکھہ بہت نکلتا ہی
اوسکا گھر نزدیک ہی مجلس اور مسافر خانے سے یعنی سردار اور سخی ہی اوسکا لنگر جاری ہی دسوین عورت نے
مالک ہی سالک افضل ہی میری اس تعریف سے اوسکے اونٹون کے چرنے مجلو منع کیا ایک سوا تو میرا نہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہی اور کیا خوب
ذبح ہوا کرتے ہین اس سبب سے شتر خانہ دوسرا سوال مینے یہ کیا کہ میرے خاوند ہین اونٹ کمتر چراگاہ ہین یعنی ضیافت ہین اوسکے یہان اونٹ بہت
ضیافت مہمان کی اور خونریزی اونٹون کے جنگل مین کم چرنے جاتے ہین جب کہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہین اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہین
نہوگا کہ تمام رات یکبارگی باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سنکے اونٹون کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تھا گیارہوین عورت نے کہا کہ میرے
ابن عم خاوند کا نام ابوزرع ہی سو واہ کیا خوب ابوزرع ہی اوسنے زیور سے میرے دونون کان جھلائے اور چربی سے میرے دونون بازو بھر دیے یعنی مجکو موٹا کیا ۱۷۶
اور مجکو بہت خوش کیا سو میری جان بہت چین مین رہی مجکو اوسنے بھیڑ بکری والون مین پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اوسنے مجکو
گھوڑے اور اونٹ اور کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا یعنی مین نہایت ذلیل اور محتاج تھی اوسنے مجکو باعزت اور مالدار کر دیا سو اوسکے پاس
مین بات کرتی ہون تو مجکو بد نہین کہتا اور سوتی ہون تو فجر کر دیتی ہون یعنی کچھہ کام نہین کرنے پڑتا اور پیتی ہون تو سیر ہو جاتی ہون مان
ابوزرع کی سو کیا خوب ہی مان ابوزرع کی اوسکی بڑی بڑی گٹھریان اور کشادہ گھر بیٹا ابوزرع کا سو کیا خوب ہی بیٹا ابوزرع کا اوسکی بیٹی
خوابگاہ جیسے تلوار کا میان یعنی نازنین بدن ہی اوسکو آسودہ کر دیتا ہی حلوان کا ہاتھہ یعنی کم خرچ ہی بیٹی ابوزرع کی سو کیا خوب ہی
ابوزرع کی اپنے ماباپ کی تابعدار اپنے لباس کی بھرنے والی یعنی جسیم ہی اور اپنی سوت کی رشک یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہی اسواسطے
اوسکی سوت اوس سے جلتی ہی لونڈی ابوزرع کی کیا خوب ہی لونڈی ابوزرع کی ہماری بات مشہور نہین کرتی ظاہر کرکے اور ہمارا کھانا
نہین لیجاتی اوٹھاکر اور ہمارا گھر آلودہ نہین رکھتی کوڑے سے ابوزرع باہر نکلا جب کہ مشکون مین دودھہ متھا جاتا تھا گھی نکالنے کے واسطے
سو وہ ملا ایک عورت سے جسکے ساتھہ اوسکے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے اوسکی گود مین انار دون سے کھیلتے تھے سو ابوزرع نے مجکو طلاق دیا
اور اوس عورت سے نکاح کیا پھر مینے اوسکے بعد ایک سردار مرد سے نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اوسنے مجکو جو پائے جانور بہت دیے
اور اوسنے مجکو ہر ایک مواشی سے جوڑا جوڑا دیا اور اوسنے مجسے کہا کہ کھا ای اُمّ زرع اور کھلا اپنے لوگون کو ام زرع نے کہا سو اگر
مین جمع کرون جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابوزرع کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہنچے یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے
نہایت کمتر ہی ف جب حضرت عائشہ رضؓ نے گیارہ عورتون کا یہ قصہ حضرت کے روبرو کہا تب حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ مین بھی تیرا
ایسا محسن ہون جیسے ابوزرع ام زرع کا محسن تھا ق ابوموسیٰ لست انا جملتکم ولکن اللہ جملکم ق قالہ ۱۷۷
لنقرہ من کان شعیر یا مین بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے تمکو سواری نہین دی لیکن تمکو خدا نے سواری دی

۱۷۶۱ رسم نکالی تھی سو اسطے ایسے سخت عذاب مین گرفتار ہوا ف انس رایت ذات لیلۃ فیما یری النائم کانا فی
دار عقبۃ بن رافع فاتینا برطب من رطب ابن طاب فاولت الرفعۃ لنا فی الدنیا والعاقبۃ فی الاخرۃ
وان دیننا قد طاب مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے ایک رات کو دیکھا جس حالت مین کہ سوتا آدمی دیکھتا ہی
جیسے کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر مین ہین سو ہمارے آگے کچھ ہار لائے گئے اوس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہی تو مینے اسکی تعبیر کی
رفعت یعنی ہمکو بلندی ہو دنیا مین اور نیک انجام ہی آخرت مین اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہی ف حضرت نے یہ تعبیر لفظون سے
نکالی رفعت رافع سے اور عاقبت عقبہ سے اور بہتری طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہی کہ صرف لفظون سے بطور فال کے
مطلب سمجھیے

۱۷۶۲ ف ابو ھریرۃ رایت عمرو بن عامر الخزاعی یجر قصبہ فی النار کان اول من سیب
السوائب بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی آنتین گھسیٹتا پھرتا ہی دوزخ
مین اوسنے سانڈون کا چھوڑنا اول نکالا تھا

۱۷۶۳ ف ابو موسی رایت فی المنام انی اھاجر من مکۃ الی ارض
بھا نخل فذھب وھلی الی انھا الیمامۃ او ھجر فاذا ھی المدینۃ یثرب ورایت فی رؤیای ھذہ
انی ھززت سیفا فانقطع صدرہ فاذا ھو ما اصیب من المؤمنین یوم احد ثم ھززتہ اخری
فعاد احسن ما کان فاذا ھو ما جاء اللہ بہ من الفتح واجتماع المؤمنین اسندہ مسلم وعلقہ
البخاری بخاری اور مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ مین ہجرت کرتا ہون مکے سے اوس زمین کی طرف
جہان کھجور کے درخت ہین تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا سو حقیقت مین ہجرت کا مقام تو مدینہ نکلا جسکا یثرب بھی نام ہی اور
مینے اپنے اسی خواب مین دیکھا کہ مینے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اوسکا انجام مسلمانون کی شہادت ہوئی جنگ احد مین پھر
مینے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہو گئی آگے سے اچھی تو اوسکا انجام یہ تھا کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانون کی جماعت
قائم ہوئی یعنی جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا اس حدیث کی مسلم نے پوری سند بیان کی اور بخاری
نے سند حذف کی ف یمامہ اور ہجر عرب مین دو ملک ہین وہان کھجور کے درخت بہت ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے
خواب سچ ہوتے ہین لیکن تعبیر مین کبھی چوک پڑ جاتی ہی ہجرت کا مقام تو حقیقت مین مدینہ تھا لیکن حضرت کا خیال اور طرف گیا

۱۷۶۴ اسی طرح اولیا کی خواب اور کشف اکثر حق ہوتا ہی لیکن تعبیر مین بھول چوک ہو جاتی ہی ح ابن عمر رایت عیسی وموسی
وابراھیم فاما عیسی فاحمر جعد عریض الصدر واما موسی فادم جسیم سبط کانہ من
رجال الزط بخاری مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے عیسی اور موسی اور ابراہیم کو دیکھا سو عیسی تو
سرخ رنگ گھنگرالے بال والا سینہ کشادہ ہی اور موسی تو گندم گون اور جسیم سیدھے بال والا جیسے زط کی قوم کے مرد ف حضرت نے

۱۷۶۵ ان بزرگون کو معراج مین دیکھا یا خواب مین ف جابر رایتنی دخلت الجنۃ فاذا بالرمیصاء امرأۃ ابی طلحۃ
وسمعت خشفۃ فقلت من ھذا فقال ھذا بلال ورایت قصرا بفنائہ جاریۃ فقلت لمن ھذا
قالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخلہ فانظر الیہ فذکرت غیرتک فقالت یا رسول اللہ بابی انت وامی
فبکی عمر وقال اعلیک اغار یا رسول اللہ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے اپنے سامنے بہشت مین دیکھا

بھلا بسلاؤ تو اگر ایک مرد کے کئی بچے کلیاں گھوڑے ہوں یکرنگ مشکی گھوڑوں کے اندر کیا وہ اپنے گھوڑوں کو نہ پہچان لیوے گا اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللہ کیوں نہ پہچانیگا حضرت نے فرمایا تو وے لوگ بھی قیامت میں آوینگے سو نہاد اور ہاتھ پاؤں روشن کرکے وضو کے اثر سے اور میں حوض کوثر پر اونکا پیشوا ہوں سامان تیار کرنے والا ف اس حدیث میں حضرت نے اپنے محروماں دیدار کو اپنا اشتیاق اظہار کرکے دلاسا دیا اور حوض کوثر کا وعدہ کیا مسلمانوں کو اس سے زیادہ تر کون فخر ہوگا کہ حضرت نے اونکو اپنا بھائی فرمایا مصرع معشوق کہ عشاق نوازست ہمین ہست

فصل هل اس فصل مین دو حدیثین ہین جنکے سرے پر لفظ ہل ہے ق جبریؓ هل انت مراجحی من ذی الخلصة الخ الخلصة اي الكعبة اليمانية الشامية بخاری اور مسلم مین جریر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تو مجکو راحت دینے والا ہے ذی الخلصہ کے ڈھانے سے یعنی یمن کے کعبے سے ف جریر سے روایت ہے کہ یمن مین ایک بتخانہ تھا ذی الخلصہ اوسکو کہتے تھے حضرت نے مجکو اوسکے ڈھانے کا حکم دیا اور یہ حدیث فرمائی مین ڈیڑھ سو سوار لیکر وہان گیا اور اوسکو ڈھایا اور اوسکے پاس جن کافرون کو پایا مار ڈالا پھر آکر اسکی حضرت سے خبر کی حضرت نے ہمارے واسطے دعائے خیر کی م انس هل تدرون مما اضحك قلنا الله ورسوله اعلم قال من مخاطبة العبد ربه قال يا رب الم تجرني من الظلم قال يقول بلى قال فيقول فاني لا اجيز على نفسي الا شاهدا مني فيقول كفى بنفسك اليوم شهيدا وبالكرام الكاتبين عليك شهودا قال فيختم على فيه فيقال لاركانه انطقي قال فتنطق باعماله ثم يخلى بينه وبين الكلام فيقول بعدا لكن وسحقا فعنكن كنت اناضل مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ مین کسواسطے ہنستا ہون ہمنے کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول ہی خوب جانتا ہے حضرت نے فرمایا کہ بندے کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کریگا مجکو ہنسی آتی ہے بندہ کہیگا کہ اے میرے رب کیا تو مجکو پناہ نہین دے چکا ہے ظلم سے یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نکرونگا حضرت نے فرمایا بیشک اجواب دیگا کہ ہان ہم ظلم نہین کرتے حضرت نے فرمایا پھر بندہ کہیگا کہ مین اجازت نہین دیتا اپنی جان پر مگر اپنی ذات کے گواہ سے یعنی مجھپر اوسوقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات مین کوئی قصور کی دلیل ظاہر ہو اور گواہی دے غیر کی گواہی دینے کا مجکو اعتماد نہین تو حق تعالی فرماویگا کہ تیری ذات ہی تجھپر گواہ ہونے مین کفایت کرتی ہے اور تجھپر کرام کاتبین کا گواہ ہونا کافی ہے حضرت نے فرمایا پھر مہر ہوگی اوسکے مونہہ پر پھر حکم ہوگا اوسکے ہاتھ پاؤن سے کہو تو حضرت نے فرمایا تو اوسکے بدکاموں کو ظاہر کرینگے پھر بندے کو کلام کی اجازت ہوگی تو بندہ اپنے ہاتھ پاؤن سے کہیگا کہ تمپر خدا کی مار پڑے مین تو تمہارے ہی طرف سے جھگڑا کرتا تھا یعنی تمہارا ہی بچانا دوزخ سے مجکو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کرکے دوزخ مین گرتے ہو ق اسامة بن زيد هل ترك لنا عقيل من منزل بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا ہمارے واسطے عقیل نے گھر چھوڑا ہے ف اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ جب حضرت حجۃ الوداع مین مکے کے قریب پہنچے تو مینے عرض کی کہ اپنے مکانات سے کس مکان مین حضرت اوترینگے اپنے مکان مین یا علی رضؓ کے یا جعفر طیار رضؓ کے تب حضرت نے حدیث فرمائی ابوطالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور علی مرتضی جب حضرت نے مکے سے مدینے مین ہجرت کی تو علی مرتضی اور جعفر طیار نے حضرت کا ساتھ دیا سواسطے کہ مسلمان ہو چکے تھے اور عقیل اور طالب تک ایمان نہ لائے تھے اس سبب سے مکے مین رہ گئے اور اپنے باپ کے وارث ہوئے اور مکانات بیچ ڈالے امام اعظم کے نزدیک مکے کے مکانات کا بیچنا درست ہے اور یہ حدیث اونکی دلیل ہے م ابو هريرة هل ترون قبلتي ههنا والله ما يخفى علي ركوعكم ولا خشوعكم وراني لاراكم من وراء ظهري مسلم مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا سامنا ادھر ہی ہے

فقالت جلس احدای عشرة امرأة فتعاهدن وتعاقدن ان لا یکتمن من اخبار ازواجهن شیئا
قالت الاولی زوجی لحم جمل غث علی رأس جبل لا سهل فیرتقی ولا سمین فینتقل قالت الثانیة زوجی
لا ابث خبره انی اخاف ان لا اذره ان اذکره اذکر عجره وبجره قالت الثالثة زوجی العشنق
ان انطق اطلق وان اسکت اعلق قالت الرابعة زوجی کلیل تهامة لا حر ولا قر ولا مخافة
ولا سآمة قالت الخامسة زوجی ان دخل فهد وان خرج اسد ولا یسئل عما عهد قالت
السادسة زوجی ان اکل لف وان شرب اشتف وان اضطجع التف ولا یولج الکف لیعلم البث
قالت السابعة زوجی عیایاء او عیایاء طباقاء کل داء له داء شجاک او فلک او جمع کلا لک
قالت الثامنة زوجی المس مس ارنب والریح ریح زرنب قالت التاسعة زوجی رفیع العماد
طویل النجاد عظیم الرماد قریب البیت من الناد قالت العاشرة زوجی مالک ومالک
حیر من ذلک له ابل کثیرات المبارک قلیلات المسارح اذا سمعن صوت المزهر ایقن ان من
هوالک قالت الحادیة عشرة زوجی ابو زرع فما ابو زرع انا نساس من حلی اذنی ومهد کلاجرات
شحم عضدی وبجحنی فبجحت الی نفسی وجدنی فی اهل غنیمة بشق فجعلنی فی اهل صهیل واطیط
ودائس ومنق فعنده اقول فلا اقبح وارقد فاتصبح واشرب فاتقنح ام ابی زرع
فما ام ابی زرع عکومها رداح وبیتها فساح ابن ابی زرع فما ابن ابی زرع مضجعه کمسل
شطبة وتشبعه ذراع الجفرة بنت ابی زرع فما بنت ابی زرع طوع ابیها وطوع امها وملء
کسائها وغیظ جارتها جاریة ابی زرع فما جاریة ابی زرع لا تبث حدیثنا تبثیثا ولا تنقث
میرتنا تنقیثا ولا تملأ بیتنا تعشیشا خرج ابو زرع والاوطاب تمخض فلقی امرأة معها ولدان
لها کالفهدین یلعبان من تحت خصرها برمانتین فطلقنی ونکحها فنکحت بعده رجلا سریا رکب
شریا واخذ خطیا وراح علی نعما ثریا واعطانی من کل رائحة زوجا وقال کلی ام زرع
ومیری اهلک قالت فلو جمعت کل شیء اعطانیه ما بلغ اصغر انیة ابی زرع بخاری اور مسلم میں
حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تم سے حدیث میں ایسا ہوں جیسے ابو زرع تھا ام زرع کے حق میں حضرت نے حضرت عائشہ رضی سے
فرمایا اور حکایت ابو زرع کی حضرت عائشہ رضی کی روایت سے یوں ہے کہ گیارہ عورتیں بیٹھیں سو انھوں نے آپس میں یہ اقرار کیا اپنے خاوند
کی خبر میں کچھ بھی چھپا نہ رکھیں پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے دبلا گوشت اونٹ کا پہاڑ پر نہ زمین برابر ہے کہ چڑھ جاوے نہ موٹا کہ گوشت ہی
کہ اوسکو لے یعنی نالائق اور بے حقیقت ہے دوسری عورت نے کہا کہ میں اپنے خاوند کی خبر نہ ظاہر کرونگی میں ڈرتی ہوں خبر کے چھوٹ جانے سے
یعنی بڑا قصہ ہے جسے بیان نہ ہو سکیگا اگر بیان کروں تو اوسکے ظاہر باطن کے سب عیب بیان کرون تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند لمبا
دبلا ہے اگر بولوں تو طلاق پاؤں اور اگر چپ رہوں تو ادھر ڈالی جاؤں نہ روئی دیوے نہ کپڑا چوتھی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے تہامہ کے
ملک کی رات نہ گرمی نہ سردی نہ خوف نہ اداسی تہامہ عرب میں اوس زمین کا نام ہے جسمیں کہ ہو وہاں کی رات مشہور ہے پانچویں عورت نے کہا

شوق إلى السعدان هل رأيتموه قالوا نعم يا رسول الله قال فإنها مثل شوك السعدان
غير أنه لا يعلم ما قدر عظمها إلا الله تخطف الناس بأعمالهم فمنهم الموبق بعمله ومنهم
المخردل ثم ينجى حتى إذا فرغ الله من القضاء بين العباد وأراد أن يخرج برحمته من أراد
من أهل النار أمر الملائكة أن يخرجوا من النار من كان لا يشرك بالله شيئا ممن أراد الله
أن يرحمه ممن يقول لا إله إلا الله فيعرفونهم في النار يعرفونهم بأثر السجود تأكل النار من
ابن آدم إلا أثر السجود حرم الله على النار أن تأكل أثر السجود فيخرجون من النار قد امتحشوا
فيصب عليهم ماء الحيوة فينبتون منه كما تنبت الحبة في حميل السيل ثم يفرغ الله من القضاء
بين العباد ويبقى رجل مقبل بوجهه على النار وهو آخر أهل الجنة دخولا الجنة فيقول أي
رب اصرف وجهي عن النار فإنه قد قشبني ريحها وأحرقني ذكاؤها فيدعو الله ما شاء الله
أن يدعوه ثم يقول الله هل عسيت إن فعلت ذلك بك أن تسأل غيره فيقول ربه من عهود ومواثيق
ما شاء الله فيصرف الله وجهه عن النار فإذا أقبل على الجنة ورآها سكت ما شاء الله أن
يسكت ثم يقول يا رب قدمني إلى باب الجنة فيقول الله له أليس قد أعطيت عهودك ومواثيقك
لا تسألني غير الذي أعطيتك ويلك يا ابن آدم ما أغدرك فيقول أي رب ويدعو الله حتى
يقول له فهل عسيت إن أعطيتك ذلك أن تسأل غيره فيقول لا وعزتك فيعطي ربه
ما شاء الله من عهود ومواثيق فيقدمه إلى باب الجنة فإذا قام على باب الجنة انفهقت له
الجنة فرأى ما فيها من الحبرة والسرور فيسكت ما شاء الله أن يسكت ثم يقول أي رب
أدخلني الجنة فيقول الله له أليس قد أعطيت عهودك ومواثيقك أن لا تسأل غير ما أعطيت
ويلك يا ابن آدم ما أغدرك فيقول أي رب لا أكونن أشقى خلقك فلا يزال يدعو الله حتى
يضحك الله منه فإذا ضحك الله منه قال ادخل الجنة فإذا دخلها قال الله تمن منه فيسأل ربه وتمنى
حتى إن الله ليذكره فيقول من كذا وكذا حتى إذا انقطعت به الأماني قال الله لك ذلك ومثله
معه بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رض اور ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتی ہے چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں صحابہ نے کہا
کہ نہیں یا رسول اللہ فرمایا بھلا تمکو کچھ تردد اور اختلاف اور ازدحام ہوتا ہے سورج کے دیکھنے میں جس وقت کہ آسمان صاف ہو اور بدلی نہو
صحابہ نے کہا کہ نہیں فرمایا سو مقرر تم خدا کو بھی اسی طرح دیکھو گے جل جلالہ لوگوں کو قیامت کے دن جمع کریگا تو فرماویگا کہ جس چیز کی بندگی کرتا تھا
تو اوسکا ساتھ دیو یعنی اپنے معبود کے ساتھ دوزخ میں جاوے سو جو شخص کہ آفتاب کو پوجتا ہوگا تو آفتاب کے ساتھ جاویگا اور جو چاند کو پوجتا ہوگا
سو چاند کا ساتھ دیویگا اور جو بتوں اور دیو بھوت کو پوجتا ہوگا وہ اونکے ساتھ جاویگا اور یہ امت محمدی صلعم باقی رہجاویگی یا وسمیں منافق لوگ بھی
ہونگے تو حق تعالی مسلمانوں پر ظاہر ہوگا اور بصفت وہ جو اونکے اعتقاد کے مخالف ہے سو فرماویگا کہ میں تمہارا رب ہوں تو مسلمان کہینگے کہ نعوذ باللہ خدا
ہمکو تجھ سے پناہ میں رکھے ہم اس مکان میں منتظر ہیں یہانتک کہ ہمارا رب ہمپر ظاہر ہو سو جب کہ ظاہر ہوگا ہم اپنے رب کو پہچان جاوینگے پھر حق تعالی اوس صفت میں

۲ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

یہ حضرت نے قوم اشعریون کے چند لوگون سے فرمایا ف ابو موسی اشعری سے روایت ہی کہ ہم لوگون نے جہاد کے واسطے سواری مانگی
حضرت نے فرمایا کہ واللہ مین تمکو سواری نہ دونگا اور میرے پاس سواری بھی نہین بعد چند روز کے حضرت کے پاس اونٹ غنیمت مین آئے
حضرت نے پانچ اونٹ ہمکو بلا کر دیے ہماری قوم کے بعضے لوگون نے عرض کی کہ یا حضرت آپ نے ہماری سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی کیا آپ
بھول گئے جو ہمکو سواری عنایت ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اگر مین کسی چیز پر قسم کھاتا ہون پھر جو اوسکے خلاف کو بہتر جانتا ہون تو کفارہ دیکر
قسم توڑ ڈالتا ہون چلو مینے تمکو سواری نہین دی خدا نے تمکو سواری دی ق ابن عمر لست باركله ولا محرمه ۱۷۷۲
یعنی الصب بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین سوسمار کا کھانے والا نہین اور نہ اوسکا
حرام کرنے والا ف پختہ سوسمار یعنی گوہ حضرت کے سامنے آئی حضرت نے اوسکو نہ کھایا لوگون نے پوچھا کہ کیا یہ حرام ہی جو
حضرت نہین کھاتے تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی ہرچند یہ حرام نہین لیکن ہماری طبیعت کو پسند نہین امام اعظم کے نزدیک گوہ حلال نہین
مکروہ ہی امام شافعی کے نزدیک حلال ہی ۱۷۷۳ م انس مررت على موسى ليلة اسري بي عند الكثيب الاحمر وهو
قائم يصلي في قبره مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین موسی پاس سرخ ٹیلے کے نزدیک ہوکر چلا جس رات کہ
مجکو معراج ہوئی اور موسی اپنی قبر مین نماز پڑھ رہے تھے ف سرخ ٹیلا بیت المقدس سے ایک منزل ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر
اپنی قبر مین زندہ ہین جیسے شہید ۱۷۷۴ م بريدة نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها ونهيتكم عن لحوم
الاضاحي فوق ثلث فامسكوا ما بدا لكم ونهيتكم عن النبيذ الا في سقاء فاشربوا في
الاسقية كلها ولا تشربوا مسكرا مسلم مین بریدہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مینے تمکو منع کیا تھا قبرون کی زیارت سے
سو اب زیارت کیا کرو اور منع کیا تھا مینے تمکو تین روز سے زیادہ قربانی کے گوشت رکھنے کو سو اب رکھو جتنا تمھارا جی چاہے اور منع کیا تھا
مینے تمکو چھوہارے کے شیرہ پینے سے مگر چمڑے کے برتن مین سو اب سب برتنون مین پیو اور مست پیونشے والی چیز کو ف ابتدا اسلام
مین لوگ بت پرستی چھوڑ کے مسلمان ہوتے تھے اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا شرک مین پھر گرفتار ہوجاوین جس لوگون کے
دلون مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہوگیا تو اجازت دی اور بعضی حدیث مین زیارت قبور کا فائدہ بتلایا کہ اوس سے دنیا سے رغبت
ہی موت اور آخرت یاد پڑتی ہی حضرت نے یہ فائدہ اسواسطے بتلا دیا کہ تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہین اور شرک مین گرفتار ہون
اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنون کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تاکہ شراب یاد پڑے جب اوسکی برائی دلون مین بیٹھ گئی اور عادت
بالکل چھوٹ گئی تو اون برتنون کے استعمال کی اجازت دی ۱۷۷۵ م ابو هريرة وددت انا قد رأينا اخواننا قالوا يا رسول الله
السنا اخوانك قال انتم اصحابي واخواننا الذين لم يأتوا بعد فقالوا كيف تعرف من لم يأت بعد من
امتك يا رسول الله فقال ارأيت لو ان رجلا له خيل غر محجلة بين ظهري خيل دهم بهم الا يعرف
خيله قالوا بلى يا رسول الله قال فانهم يأتون غرا محجلين من الوضوء وانا فرطهم على الحوض مسلم مین ابوہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو یہ تمنا ہی کہ ہم اپنے بھائیون کو دیکھتے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہین حضرت نے فرمایا کہ تم تو میرے ہمراہ ہو
یعنی ہم صحبت اور رفیق ہو تمھارے برابر کون ہو سکتا ہی اور ہمارے بھائی وے لوگ ہین جو ابھی نہین آئے یعنی اس زمانے مین
موجود نہین تب صحابہ نے کہا کہ آپ یا رسول اللہ قیامت مین شفاعت کے واسطے کیونکر پہچانینگے اون لوگون کو جو نہ موجود ہین حضرت نے فرمایا کہ

ہرچند آدمی کی عقل یہان حیران ہو لیکن اوسکی قدرت سے سب آسان ہی ۵ ابوہریرہؓ کہتے ہین کہ لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھینگے ۱۷۸۴
فرمایا ہان دیکھوگے تم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھنے مین ضرر نہین ہوگا مگر جیسے ضرر ہوتا ہی تم کو سورج کے دیکھنے مین جب کہ بدلی نہو پھر فرمایا کیا ضرر ہوتا ہی تم کو چودھوین رات کے چاند کے دیکھنے مین جب کہ بدلی نہو صحابہ نے کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے سو قسم ہی اوسکی جسکے قبضے مین میری جان ہی کہ تمکو اپنے رب کے دیدار مین شبہہ اور اختلاف نہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے مین یعنی جیسے چاند سورج کی رویت مین اشتباہ نہین ویسے ہی خدا کی رویت مین اشتباہ نہوگا پھر حق تعالی حساب کریگا بندے سے سو کہیگا کہ ای فلانے بندے بھلا مینے تجکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجکو سردار نہین بنایا اور تجکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہی حضرت نے فرمایا تو حق تعالی فرمائیگا بھلا تجکو معلوم تھا کہ تو مجھسے ملیگا سو بندہ کہیگا کہ نہین تو حق تعالی فرمائیگا کہ اب ہم بھی تجکو بھولتے ہین جیسے تو ہمکو بھولا پھر خدا دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہیگا کہ ای فلانے بھلا مینے تجکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجکو سردار نہین بنایا اور تجکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہی ای میرے رب پھر خدا فرمائیگا بھلا تجکو معلوم تھا کہ تو مجھسے ملیگا تو بندہ کہیگا کہ نہین پھر خدا فرمائیگا سو آج مین تجکو اب بھلاتا ہون جیسے تو مجکو بھولا پھر تیسرے بندے سے بھی حساب کریگا تو اوس سے بھی اسی طرح کہیگا سو بندہ کہیگا ای رب کہ مین تیرا ایمان لایا اور تیری کتاب کا اور تیرے پیغمبرون کا اور مینے نماز پڑھی اور روزہ رکھا اور زکوۃ اور صدقہ دیا اسی طرح اور نیک اعمال کو اپنی طرف نسبت کریگا جتنا کہ اوس سے ہوسکے گا تو حق تعالی فرماویگا دیکھہ مہین تیرا جھوٹھ ظاہر ہوا جاتا ہی حضرت نے فرمایا پھر حکم ہوگا کہ اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہین بندہ اپنے جی مین سوچیگا کہ کون مجھپر گواہی دیگا پھر اوسکے مونہہ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اوسکی ران سے کہ بول تو اوسکی ران اور اوسکا گوشت اور اوسکی ہڈیان اوسکے عمل پر بولینگی اور یہ گواہی اسواسطے ہوگی تاکہ اوسکا عذر باقی نرہے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹھا مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا زیادہ تر غضب کریگا ف اس حدیث مین اول دیدار خدا کا ذکر کیا پھر دوسرا کافرون کا جو قیامت کے حساب کتاب کے منکرین

خدا کی قسم مجھپر تمھارا رکوع اور خشوع چھپا نہین رہتا اور مقرر مین تمکو دیکھتا ہون اپنے پیچھے پشت سے ف جماعت مین بعضے لوگ سلم ادب سے نماز نہ پڑھتے رکوع اور سجود اور صف مین برابر کھڑے ہونے سے غفلت کرتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تاکہ اس حرکت سے باز رہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت جیسے سامنے سے دیکھتے تھے ویسے ہی پیچھے پشت سے یہ معجزہ تھا حضرت کا ق ۱۷۸۰ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ قَالَهُ لَمَّا أَشْرَفَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو مین دیکھتا ہون لوگون نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمھارے گھرون کے اندر فتنہ و فساد کے مقامات کو جیسے مینھہ گرنے کے مقامات معلوم ہوتے ہین یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ مدینے کے کسی قلعے سے جہانکا تھا ف اس حدیث مین اون فسادون کی خبر ہی جو مدینے مین حضرت کے بعد ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت اور یزید کے وقت کا قتال خ ۱۷۸۱ أَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ لَهُ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ بخاری مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجسے ہوسکتا ہی جب غازی جہاد کو نکلے کہ تو اپنی مسجد مین داخل ہو سو نماز مین کھڑا رہے اور کسی دم نماز نچھوڑے اور روزہ رکھے اور کبھی نہ توڑے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے حضرت سے کہا کہ مجکو وہ عمل بتلائیے جو جہاد کے برابر ہو ف یعنی اگر تو ہر وقت شب و روز نماز پڑھا کرے اور ہمیشہ بلاناغہ روزہ رکھا کرے تو البتہ جہاد کے برابر ثواب پاوے لیکن آدمی سے یہ نہین ہوسکتا تو جہاد کے برابر کوئی عبادت نہین ممکن م ۱۷۸۲ أَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَجِبْ قَالَهُ لِرَجُلٍ أَعْمَى حِينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَهُ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نماز کی اذان سنتا ہی سائل نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا تو مسجد مین حاضر ہوا کر یہ حضرت نے اندھے مرد سے کہا جب کہ اوسنے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی لانے والا آدمی نہین جو مجکو مسجد مین لے آوے اور اوسنے چاہا کہ حضرت اوسکو اجازت دین تو اپنے گھر مین نماز پڑھ لیا کرے تو حضرت نے اوسکو اجازت دی جب وہ پھر چلا تو حضرت نے اوسکو بلایا پھر یہ حدیث فرمائی ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جماعت واجب ہی جب اندھے کو باوجود عذر کے ترک جماعت کی اجازت نہ ہوئی تو صحیح سالم کو کیونکر ہوگی امام اعظم کے نزدیک جماعت سنت موکدہ ہی یعنی واجب کے قریب ہی اور امام شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہی و أَبُو سَعِيدٍ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ

الباب التاسع

بَلَغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ
عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّقْبِ هُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ
فِي النَّهَرِ آكِلُوا الرِّبٰوا وَالشَّيْخُ الَّذِي رَأَيْتَ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَأَوْلَادُ النَّاسِ
وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَمَّا هٰذِهِ
الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَأَنَا جِبْرَئِيلُ وَهٰذَا مِيكَائِيلُ فَارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ
السَّحَابِ وَيُرْوٰى مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَا ذَاكَ مَنْزِلُكَ فَقُلْتُ دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي قَالَا إِنَّهُ
بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَهُ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ بخاری اور مسلم میں سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا تم میں سے کسینے خواب دیکھا ہی ہمنے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا مگر مینے تو آج کی رات خواب مین دیکھا دو مردون کو کہ میرے پاس آئے
سو اونھون نے میرے دونون ہاتھ پکڑے سو مجکو پاک زمین کی طرف لیگئے تو وہان ایک مرد تو بیٹھا ہی اور ایک مرد کھڑا ہی اوسکے ہاتھ مین لوہے کا
آنکڑا ہی اوسکو بیٹھے مرد کے گل پھڑے مین ڈالتا ہی کہ اوسکی گدی تک پہونچ جاتا ہی پھر اوسکے دوسرے گل پھڑے سے اسی طرح کرتا ہی یعنی جب تک
دوسرے گل پھڑے کو چیرتا ہی پہلا گل پھڑا جڑ جاتا ہی پھر دوبارہ اسی طرح کرتا ہی تو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اون دونون مردون نے کہا آگے چل سو ہم
آگے چلے یہان تک کہ چت لیٹے مرد پاس آئے اور ایک مرد اوسکے سر پر پتھر لیے کھڑا ہی سو اوس سے اوسکے سر کو کچلتا ہی تو اوسکو جب مارتا ہی پتھر
ڈھلک جاتا ہی تو اوسکی طرف دوڑ چلا جاتا ہی کہ لے آوے سو یہان تک پلٹ کر نہین پہونچتا ہی کہ اوسکا سر جڑ جاتا ہی اور درست ہو جاتا ہی جیسا
کہ تھا سو وہ مرد اوسکی طرف پلٹ آتا ہی اور مارتا ہی سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ آگے چل سو ہم چلے تو ایک گڑھے پر جو مثل
تنور تھا پہونچے اوسکا مونہہ تنگ اور اندر کشادہ ہی اوسکے نیچے آگ جل رہی ہی سو جب آگ بھڑکتی تھی اوسکے اندر کے لوگ اونچے ہو آتے تھے
یہان تک کہ قریب تھا کہ نکل پڑین پھر جب بجھتی تھی تو اوسکے اندر ہو جاتے تھے اور اوسمین ننگے مرد اور عورتین تھین سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھون نے
کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہان تک کہ خون کی نہر پر پہونچے اوسمین ایک مرد کھڑا ہی اور نہر کے کنارے پر ایک مرد ہی اوسکے دونون ہاتھون مین
پتھر ہین سو وہ مرد سامنے چلا جو نہر مین تھا سو جب اوسنے چاہا کہ نکلے کنارے والے مرد نے اوسکے مونہہ مین پتھر مارا سو اوسکو ہٹایا جہان کہ وہ تھا
سو جب وہ نکلنے لگتا تھا اوسکے مونہہ مین پتھر مارتا تھا سو وہ پلٹ جاتا تھا اپنے مقام پر سو مینے کہا کہ یہ کیا ہی اونھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے
یہان تک کہ ایک سبز باغ تک پہونچے اوسمین ایک بڑا درخت تھا اور اوسکی جڑ مین ایک پیر مرد اور لڑکے ہین اور درخت کے قریب ایک مرد ہی
اوسکے آگے آگ ہی وہ اوسکو بھڑکا رہا ہی سو میرے ساتھی دونون مرد مجکو اوس درخت پر چڑھا لیگئے اور ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ مینے کبھی
اوس سے بہتر اور افضل گھر نہین دیکھا اوسمین مرد ہین بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر مجکو اونھون نے اوس سے نکالا تو درخت پر مجکو
چڑھا لیگئے سو ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تھا مینے کبھی اوس سے بہتر اور افضل نہین دیکھا اوسمین بڈھے اور جوان
ہین سو مینے اون سے کہا کہ تم دونون نے مجکو رات بھر گھمایا تو اب بتلاؤ مجکو جو کہ مینے دیکھا ہی اونھون نے کہا کہ ہان ہم بتلاتے ہین اوس مرد کو
جو تو نے دیکھا تھا جسکے گل پھڑے چیرے جاتے تھے سو جھوٹھا آدمی تھا کہ جھوٹھی باتین بنا کر لوگون سے کہتا تھا لوگ اوس سے سیکھ کر اور دون سے
نقل کرتے تھے یہان تک کہ سارے جہان مین جھوٹھ مشہور ہو جاتا تھا تو اوسپر یہ عذاب ہوا کہ یگانہ روز قیامت تک اور جسکو تو نے دیکھا تھا
کہ اوسکا سر کچلا جاتا تھا سو وہ مرد ہی جسکو خدا نے قرآن سکھلایا سو قرآن سے غافل ہو کر رات کو سوتا یعنی تہجد مین قرآن نہ پڑھا اور دن کو

فصل
بیان جزا
کبیرہ زانی
و سود خور و
تارک عمل بالقرآن

ظاہر ہوگا جو اونکے اعتقاد کے موافق ہی سو فرماویگا کہ مین تمہارا رب ہون تو مسلمان کہینگے ہان تو ہمارا رب ہی سو اوسکا اتباع کرینگے اور
دوزخ کی پشت پر پل صراط رکھا جاویگا تو مین اور میری امت سب سے پہلے عبور کرینگے اور سوا پیغمبرون کے اوس دن کوئی نہ بول سکیگا
اور پیغمبرون کا قول اوس دن یہ ہوگا کہ الٰہی بچاہ بچاہ اور دوزخ مین آنکڑے ہین جیسے سعدان کے کانٹے سعدان ایک جھاڑ کا نام ہی
اوسکے کانٹے سر کے ہوتے ہین حضرت نے فرمایا کیا تمنے سعدان کے کانٹے دیکھے ہین اصحاب نے کہا ہان یارسول اللہ حضرت نے فرمایا تو وے دوزخ کے
آنکڑے بھی سعدان کے کانٹون کی طرح ہین مگر یہ کہ سوا ے خدا کے کوئی نہین جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہین فرشتے اون آنکڑون سے لوگون کو دوزخ کے
اندر پل صراط سے کھینچ لینگے اونکے بداعمال کے سبب سے سو بعضا آدمی تو اپنے عمل سے ہلاک ہوجاویگا اور بعضا اُدھ مُوا نجات پاوینگے یہان تک
یہان تک کہ جب حق تعالی بندون کے فیصلے سے فراغت کریگا اور چاہیگا کہ نکالے دوزخ والون مین سے اپنی رحمت سے جسکو کہ چاہے تو فرشتونکو
حکم کریگا کہ دوزخ سے اوسکو نکالین جسنے خدا کے ساتھ کچھ شرک نکیا ہو جسپر خدا نے رحمت کا ارادہ کیا ہو جو کہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے
اونکو دوزخ مین پہچان لینگے اونکو سجدے کے نشان سے پہچانینگے آگ آدمی کو جلا ڈالیگی مگر سجدے کے نشان کو خدا نے دوزخ پر سجدے کا مکان جلانا
حرام کیا ہی تو دوزخ سے نکالا جاوینگے جلے بھنے پھر اونپر آب حیات چھڑکا جاویگا تو اوس سے وے جم اوٹھینگے جیسے پانی کے بہاؤ کے کوڑے مین خس و دانہ
جم اوٹھتا ہی پھر حق تعالی بندون کا فیصلہ کر چکیگا اور ایک مرد باقی رہجاویگا دوزخ کا سامنا کیے ہوئے اور وہ اہل بہشت مین سب سے
پیچھے بہشت مین داخل ہوگا تو وہ کہیگا ای میرے رب میرا مونہہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اوسکی بدبو نے مجکو تنگ کر دیا اور اوسکی لپٹ نے مجکو
جلا ڈالا سو خدا سے دعا کیا کریگا جہان تک خدا اوسکا دعا کرنا چاہیگا پھر حق تعالی فرماویگا کہ اگر مین یہ تیرا سوال پورا کرون تو اسکے سوا
تو کچھ اور بھی سوال کریگا سو وہ شخص کہیگا مین اسکے سوا کچھ نہ مانگونگا سوا اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا جس طرح کہ خدا چاہیگا تو خدا
اوسکے مونہہ کو دوزخ کی طرف سے پھیر دیگا سو جب کہ بہشت کا سامنا کریگا اور اوسکو دیکھیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا ای میرے رب مجکو
آگے بڑھا دے بہشت کے دروازے تک تو حق تعالی اوس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی پہلے سوال کے سوا مجسے اور سوال نکریگا تیرا برا ہو
ای آدمی تو کیا ہی دغاباز ہی تو وہ مرد کہیگا ای میرے رب اور خدا سے دعا مانگے گا یہان تک کہ حق تعالی اوس سے فرماویگا اگر مین تیرا یہ مطلب پورا کردون تو
اوسکے سوا تو اور کچھ بھی مانگے گا تو وہ کہیگا تیری عزت کی قسم ہی کہ نہ مانگونگا سوا اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا تو خدا اوسکو بہشت کے
دروازے پر کردیگا سو جب بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو تمام بہشت اوسپر نمودار ہوجاویگی سو اسکو نظر آویگا جو کچھ اوسمین نعمت اور فرحت ہی
تو چپ رہیگا جتنا کہ خدا چاہیگا پھر کہیگا ای میرے رب مجکو بہشت مین داخل کر تو حق تعالی اوس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی کہ اب
نہ مانگونگا تیرا برا ہو ای آدمی کیا ہی تو دغاباز ہی تو وہ کہیگا ای میرے رب مین تیری خلق مین بدبخت نہ ہونے کا سو ہمیشہ نہ دعا کیا کریگا
یہان تک کہ خدا اوس سے راضی ہوجاویگا سو جب کہ خدا راضی ہوگا تو فرماویگا کہ جا بہشت مین سو جب وہ بہشت مین جاویگا تو حق تعالی اوس سے
فرماویگا کہ کسی چیز کی آرزو کر تو وہ مانگیگا اپنے رب سے اور تمنا ظاہر کریگا یہان تک اوسپر کرم ہوگا کہ حق تعالی اوسکو یاد دلاویگا تو کہیگا کہ
فلانی چیز اور فلانی چیز مانگ یہان تک کہ جب اوسکی سب آرزو خواہشین ہو چکین گی حق تعالی فرماویگا تیرے سب سوال پورے ہوئے اور اوسکے
ساتھ اتنا اور بھی ف اس حدیث سے بتفصیل تمام رویت الٰہی قیامت مین ثابت ہوئی اور یہی مذہب اہل سنت و جماعت کا
جن لوگون کی قسمت مین نعمت دیدار نہین وے اسکی انکار کرتے ہین لیکن یہ اعتقاد ضرور کرنا چاہیے کہ حق تعالی شکل اور جسم سے پاک ہی اوسکے
دیدار کی کیفیت ہمکو نہین معلوم جس طرح کہ حق سبحانہ ہمکو دیکھتا ہی اور جہت کا مقید نہین اوسی طرح اپنے تئین جہت دکھلانے پر بھی قادر ہی

عسى ان نبعثك في بعث تصيب منه قال فبعث بعثا الى بني عبس وبعث ذلك الرجل فيهم فسلم من
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اوسکو دیکھ لیا ہے اسواسطے کہ انصار کی آنکھون مین کچھ ہے یعنی چھوٹی یا کرنجی آنکھ ہوتی ہے
چھر حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے حضرت کو خبر دی کہ مینے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تو اوسنے کہا مین اوس عورت کو دیکھ چکا ہون حضرت نے فرمایا
کہ کتنے مہر پر تو نے اوس سے نکاح کیا اوسنے کہا ایک سو ساٹھ درم پر تو حضرت نے فرمایا کہ ایک سو ساٹھ درم پر مہر باندھا گویا کہ تم لوگ سن پہاڑ کی طرف سے
چاندی کھود لیتے ہو ہمارے پاس تو نہین جو ہم تجکو دیوین ولیکن عنقریب ہی کہ تجکو ہم کسی دستہ مین بھیجینگے وہان تجکو فائدہ ہوگا راوی نے کہا پھر حضرت نے
بنی عبس کی قوم پر دستہ بھیجی اور اوس مرد کو اوسمین بھیجا ف معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اوسکو دیکھ لینا تاکہ آخر کو
افسوس نکرنی پڑے اور طلاق کی نوبت نہ پہنچے اور اسی سبب سے نقصان بیان کر دینا بھی درست ہی اور معلوم ہوا کہ آدمی اپنے معذور سے
زیادہ مہر نہ باندھے اسی واسطے حضرت نے اوسپر عتاب کیا لیکن از راہ کرم پھر اوسکا نباہ کر دیا ف ابن عمر هل وجدتم ما وعد ۱۶۹۲
ربكم حقا قال انهم الان ليسمعون ما اقول قاله لما وقف على قليب بدر
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بھلا تمنے سچ پایا جو تمسے تمہارے رب نے وعدہ کیا پھر حضرت نے فرمایا کہ وے
لوگ ابھی سنتے ہین جو مین کہتا ہون حضرت نے اوس وقت فرمایا جب بدر کے کوئین پر کھڑے ہوئے ف جب جنگ بدر مین اسلام کی
فتح ہوئی تو ستر کافر گرفتار ہوئے اور ستر مارے گئے حضرت نے اونکی لاشون کو کوئین مین ڈلوا دیا پھر یہ حدیث فرمائی

فصل ۲ في فعل الامر ۱۶۹۳

اس فصل مین وے حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل ہے امر کا خ ابو سعيد اعتموا ولياتكم كونوا متن بعدكم بخاری مین ابوسعید رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میری اقتدا کرو اور چاہیے کہ تمہاری اقتدا کرین
جو تمہارے بعد ہین ف بعضے اصحاب صف سے پیچھے کھڑے تھے حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اول صف کے لوگ
نماز مین میری پیروی کرین اور دوسری صف اول کی پیروی کرے اسی طرح سے آخر تک حضرت کا معمول تھا کہ ہوشیار اور دانا اصحاب ۱۶۹۴
کو صف اول مین کھڑا کرتے تھے تاکہ حضرت سے آداب نماز کے سیکھین اور غیرون کو سکھلاوین ف علي القوارير وضة خلخ فان بها
طعينة معها كتاب فخذوه منها قاله لعلي والزبير والمقداد ويروى انطلقوا حتى تاتوا
روضة خاخ قاله لعلي وابي مرثد الغنوي والزبير بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جاؤ شفتالو کے باغ مین جسکا نام خاخ ہے وہان ایک عورت شتر سوار ہی اوسکے پاس خط ہی سو اوس سے اوس خط کو لے لو یہ حضرت نے علی مرتضیٰ اور زبیر
اور مقداد سے فرمایا اور دوسری روایت یون ہی کہ حضرت نے علی مرتضیٰ اور ابو مرثد اور زبیر رضؓ سے فرمایا چلو یہان تک کہ شفتالو کے باغ مین جاؤ
ف یہ عورت جاسوسی کا خط مینے سے لیے جاتی تھی حضرت کو وحی سے معلوم ہوا اسواسطے اصحاب کو بھیج کر خط چھنوا لیا باقی قصہ
مفصل ہو چکا ف ابن عباس ائتوني بكتاب اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده ابدا قاله في مرضه ۱۶۹۵
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ مین تمہارے واسطے نوشتہ لکھ دون تاکہ اوس تحریر کے
بعد تم کبھی بھٹکو یہ حضرت نے اپنے مرض الموت مین فرمایا ف بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ پنجشنبہ کے دن حضرت کی بیماری
سخت ہوئی اور درد غالب ہوا تو حضرت نے فرمایا لاؤ مین تمکو کاغذ لکھ دون کہ اوسکے بعد تم ہرگز مختلف اور حیران نہو تو اصحاب نے کاغذ لانے
مین گفتگو کی پھر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہی درد سے زبان کیا بے قابو ہو گئی ہی اسکو حضرت سے تحقیق کرو پھر حضرت سے اس بات کو

پھر منافق کا جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے اور دل سے انکار یا شک رکھے ق ابو بردہ ۱۷۸۵
هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا أَرْبَعَةً ثُمَّ قَالَ وَهَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا
ثُمَّ فُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ وَهَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا لَا قَالَ لَكِنِّي أَفْقِدُ جُلَيْبِيبًا فَاطْلُبُوهُ بخاری اور مسلم میں
ابو بردہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے چار شخصوں کو تلاش
کرتے ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ ہان ہم فلانے اور فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہین پھر حضرت نے
فرمایا کہ کیا تم کسی اور کو بھی تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ اون کے سوا ہم کسیکو تلاش نہین کرتے حضرت نے فرمایا لیکن مین تو جلیبیب کو تلاش کرتا ہون
سو تم بھی اوسکو تلاش کرو ف کسی جنگ مین لڑائی کے بعد صحابہ اپنے عزیزون اور دوستون کی لاشین تلاش کرتے تھے سو حضرت نے حدیث
فرمائی پھر جب جلیبیب کی لاش ملی تو حضرت نے اوسکا سر اپنے زانو پر رکھا اور فرمایا کہ یہ میرا من اسکا ۱۷۸۶
سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ بخاری مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو فتح اور روزی
نہین ملتی مگر اپنے ناچار اور غریبون کے سبب سے ف یعنی اپنی قوت اور تدبیر پر نہ گھمنڈ کرو تمکو فتح اور روزی غریبون ہی کی برکت سے
ملتی ہے تو اونکی خدمت اور خاطرداری اپنے حق مین غنیمت سمجھو اونکو ناچیز اور ذلیل مت جانو ق سمرہ بن جندب ۱۷۸۷
رَأَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لَكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدَيَّ فَأَخْرَجَانِي
إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ كَلُّوبٌ مِنْ حَدِيدٍ يُدْخِلُهُ فِي شِدْقِهِ حَتَّى
يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذَلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ فَقُلْتُ مَا هَذَا
قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ أَوْ
بِصَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ بِهِ رَأْسَهُ فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَى هَذَا
حَتَّى يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا هُوَ فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا
إِلَى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا فَإِذَا أَوْقَدَتْ ارْتَفَعُوا حَتَّى
كَادُوا يَخْرُجُونَ فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ
فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ
فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهَرِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ
كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى
انْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ
مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ وَأَفْضَلَ مِنْهَا
فِيهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ
وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ وَأَفْضَلَ صَمَّ فِيهَا شُيُوخٌ وَشَبَابٌ فَقُلْتُ لَهُمَا أَطَافَ بِكُمَا طَوَّافَيْ اللَّيْلَةَ فَأَخْبَرَانِي عَمَّا
رَأَيْتُ قَالَا نَعَمْ أَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى

الباب التاسع

کہ وہ تیرا شیر نوشی کے رشتے سے چچا ہی تیرا دایا ہاتھ خاک آلودہ ہوا گر تو حکم نماز ف حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ میرے
ابو قعیس کی جورو کا دودھ پیا تھا جب عورتون کو پردے کا حکم ہوا تو افلح ابو قعیس کا بھائی میرے دروازے آیا اور اوسنے گھر مین آنے کی اجازت
مانگی میںنے کہا واللہ مین اوسکو اجازت نہ دونگی جب تک کہ حضرت سے اجازت نہ لونگی اسواسطے کہ مجکو ابو قعیس نے دودھ نہین پلایا بلکہ
اوسکی جورو نے پلایا جب حضرت گھر مین تشریف لائے تب میںنے یہ حال حضرت سے عرض کیا اوس وقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی اسی واسطے حضرت عایشہ رضہ
فرماتی تھین کہ جو نسب سے حرام ہی وہ شیر خوارگی سے بھی حرام ہی معلوم ہوا کہ دایہ کے خاوند اور اوسکے بھائی اور دایہ کی اولاد سے عورت کو پردہ
ضرور نہین کہ وے محرم ہو گئے

۱۶۹۸ ف ابو ھریرۃ ابتدا بمن تعول بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنے
اہل و عیال سے دینا شروع کر ف یعنی اہل و عیال کا دینا فرض ہی اور غیرون کا دینا نفل اور فرض نفل سے مقدم ہی جیسا کہ اگلی حدیث

۱۶۹۹ مین اسکی تفصیل موجود ہی م جابر ابدا بنفسک فتصدق علیہا فان فضل شیء فلاھلک فان فضل
عن اھلک شیء فلذی قرابتک فان فضل عن ذی قرابتک فھکذا وھکذا ف اللہ لاخبرنک من اعتق غلاما لہ عن دبر یقال لہ یعقوب مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنی ذات سے
ان کا نصاری مین سے جن اعتق غلاما لہ عن دبر یقال لہ یعقوب مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول اپنی ذات سے
شروع کر سو اوسپر خرچ کر پھر اگر کچھ بچے تو اپنے اہل و عیال کو دے پھر اگر تیرے اہل و عیال سے بچے تو اپنے رشتے دارون کو دے سو اگر تیرے رشتے دارون
سے بھی بچے تو اس طرح اور اس طرح یعنی داہنے اور بائین ہر ایک محتاج کو دے یہ حضرت نے ابو مذکور انصاری سے فرمایا جب کہ اوسنے اپنے یعقوب
غلام کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یعنی اوسنے یون کہا تھا کہ جب مین مرجاؤن تو میرا غلام آزاد ہی ایسے غلام کو مدبر کہتے ہین ف انصاری
مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اوسکے پاس اوس غلام کے سوا کچھ مال نہ تھا جب حضرت کو یہ خبر پہونچی تو حضرت نے اوسکا
آزاد کرنا نہ درست رکھا اور فرمایا کہ اسکو کون مول لیتا ہی ایک شخص نے آٹھ سو درم کو مول لیا پھر حضرت نے وے درم اوس انصاری کو دین اور یہ

۱۸۰۰ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ محتاج کی خیرات کرنے سے اپنے اہل و عیال کا دینا مقدم ہی اول خویش بعدہ درویش ق ام عطیۃ ابدا بمیامنہا
ومواضع الوضوء منہا ق اللہ للنساء اللاتی غسلن ابنتہ وھی زینب زوجۃ ابی العاص
بن الربیع وکانت اکبر بناتہ بخاری اور مسلم مین ام عطیہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی داہنی طرفون سے اور وضو کے
مقامون سے غسل دینا شروع کر یہ حضرت نے اون عورتون سے فرمایا جو حضرت کی بیٹی کو غسل میت دیتی تھین اوسکا نام زینب تھا ابو العاص
بن ربیع کی بی بی حضرت کی بیٹیون مین یہی سب سے بڑی تھین ف معلوم ہوا کہ میت کا داہنی طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہی

۱۸۰۱ اور داہنی طرف مین وضو کے مقامون کو یعنی منہ اور ہاتھ کو مقدم کرے ق ابو ذر ابرد ابرد او قال انتظر انتظر
ق اللہ للمؤذن بالظہر بخاری اور مسلم مین ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دے ٹھنڈا ہونے دے یا کہ یون
فرمایا کہ انتظار کر انتظار کر حضرت نے ظہر کی اذان دینے والے سے فرمایا ف یعنی گرمی کے موسم مین ٹھنڈے وقت اذان دینا اور نماز پڑھنا

۱۸۰۲ مستحب ہی نحو ابو ھریرۃ ابردوا بالصلوۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو اسواسطے کہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہی ف یعنی گرمی کے موسم مین ظہر کی نماز

۱۸۰۳ تاخیر مستحب ہی تاکہ جماعت زیادہ ہو اور یہ دونون حدیثین امام اعظم کے مذہب کی کامل دلیلین ہین ق کعب بن مالک البتہ بحین
یکرم فیہ علیک سنۃ ولدتک امک ق اللہ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

اوسپر عمل کیا یہی عذاب اوسپر ہوا کریگا روز قیامت تک اور جن کو تو نے گڑھے مین دیکھا وے حرام کار لوگ ہین اور جسکو تو نے نہر مین دیکھا وہ سود خور ہی اور جس سیر مرد کو کہ تو نے درخت کی جڑ پاس دیکھا وے ابراہیم علیہ السلام ہین اور یہ جو لڑکے کہ اونکے گرد ہین سو لوگون کی اولاد ہین اور جو کہ آگ بھڑکا تا ہی سو مالک ہی دوزخ کا داروغہ اور پہلا گھر جسمین تو داخل ہوا تھا وہ عوام ایمان دارون کا مقام ہی اور یہ گھر تو شہیدون کا گھر ہی اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہی اب اپنے سر کو اوٹھا سو مینے اپنے سر کو اوٹھایا تو کیا دیکھتا ہون کہ میرے اوپر بدلی ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ میرے اوپر تہ بتہ سفید بدلی کی طرح کوئی چیز ہی او نھون نے کہا کہ یہ تیرا مقام ہی سو مینے کہا مجھے چھوڑو کہ مین اپنے مکان مین جاؤن او نھون نے کہا کہ ابھی تیری عمر باقی ہی کہ تو نے ابھی اوسکو پورا نہین کیا سو جب کہ تو عمر کو پورا کر چکیگا تو اپنے مکان مین آویگا ف اس حدیث مین جھوٹھ اور قرآن کی غافلی اور سود خوری کی سزا کا بیان ہی حفظ قرآن کا یہ حق ہی کہ اوسکو ادب سے تلاوت کیا کرے خصوصا رات کو تہجد مین اور اوسکے احکام پر عمل کرے اور معلوم ہوا کہ مسلمانون کے بچے کے بعد سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سب پیغمبر روتے ہین اور ثابت ہوا کہ حضرت کے سوے شہیدون کا رتبہ اور مسلمانون سے نہایت افضل ہی ۱۶۸۸ وعن انس هل فيكم من احد لم يقارف الليلة يعني الذنب فقال ابو طلحة انا قال فانزل في قبرها يعني قبر بنت النبي صلى الله عليه وآله وسلم بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین ایسا شخص ہی جسنے آج رات کو صحبت نہ کی ہو سو ابو طلحہ نے کہا کہ مین ہون حضرت نے فرمایا تو اسکی قبر مین اتر یعنی حضرت کی بیٹی کی قبر مین ف انس سے روایت ہی کہ ہم حضرت کی بیٹی کے جنازے پر حاضر ہوے اور حضرت قبر پر بیٹھے تھے اور آنسو جاری تھے سو حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ جو حضرت نے فرمایا کہ جسنے رات کو حرکت نکی ہو یعنی عورت سے صحبت نکی ہو معلوم ہوا کہ قبر مین داخل ہونا اوسکا افضل ہی جسنے اوس رات کو صحبت نکی ہو ۱۶۸۹ وعن سهل بن سعد هل معك شيء من القرآن قال لرجل اراد ان يتزوج المرأة التي عرضت نفسها على النبي صلى الله عليه وآله وسلم بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ قرآن یاد ہی حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے اوس عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تھا جسنے چاہا تھا کہ حضرت کے پاس رہے ف اسکا قصہ مفصل ہو چکا کہ حضرت نے اوس عورت کو نہ قبول کیا پھر اوسکا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا اور مہر یہ مقرر کیا کہ مرد عورت کو قرآن سکھلاوے ۱۶۹۰ وعن الشريد بن سويد الثقفي هل معك من شعر امية بن ابي الصلت قال له مسلم مین شرید بن سوید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ امیہ بن صلت کی شعر یاد ہی حضرت نے شرید بن سوید سے فرمایا ف مصابیح مین شرید سے روایت ہی کہ مین ایک روز حضرت کے پیچھے سوار تھا حضرت نے فرمایا کہ تجکو امیہ کا شعر یاد ہی مینے کہا کہ ہان یاد ہی مینے ایک شعر پڑھا حضرت نے فرمایا اور پڑھ مینے دوسری شعر پڑھی فرمایا اور پڑھ مینے تیسری پڑھی اسی طرح سو شعرین پڑھین معلوم کیا چاہیے کہ امیہ زمانہ کفر مین ایک شاعر تھا اوسکے شعر مین حمد الٰہی اور مذمت دنیا کا مضمون تھا اسواسطے حضرت نے اونکو سنا پھر فرمایا کہ اوسکی زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا یعنی زبان سے مضمون تو اچھے نکلے لیکن دل سے کفر اور حب دنیا نہ گئی اور یہی حال اکثر شاعرون کا کہ اشعار مین بعضے مضمون تو نہایت خوب اور راست زبان سے نکلتے ہین لیکن دل سیاہ شعر گو زبان تیری دراز ہوئی ہاے پر دل کی سیاہی نہ گئی ۱۶۹۱ وعن ابي هريرة هل نظرت اليها فان في عيون الانصار شيئا قال له رجل اخبل كاته تزوج امرأة من الانصار فقال قد نظرت اليها قال على كم تزوجتها قال على اربع اواق فقال له على اربع اواق كانما تنحتون الفضة من عرض هذا الجبل ما عندنا ما نعطيك ولكن

اسواسطے کہ بخیلی نے تمسے اگلے لوگون کو ہلاک کیا ف جب آدمی پر بخل غالب ہو اور کوہ بھی نہ دے سکیگا تو فرض کو ترک کیا اسواسطے
۱۸۱۰ لائق عذاب کے ہوا ف عَائِشَةُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
۱۸۱۱ فرمایا کہ بچو دوزخ سے کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی ف یعنی کمتر خیران بھی دوزخ سے بچاتی ہی هـ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِتَّقُوا
اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلَّى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو دو لعنت کرنیوالے کاموں سے اصحاب نے کہا کہ وہ کام لعنت کرنیوالے کونسے ہین حضرت نے فرمایا جو آدمی
کہ لوگون کی راہ مین جاکر ضرور پیشاب یا لوگنے کے مقام مین ف راہ اور سایہ دار درخت کے نیچے جاکر ضرور پیشاب پاخانہ کرسانی کا سبب ہی
۱۸۱۲ اسواسطے لوگ اوسپر لعنت کرتے ہین اور بد کہتے ہین خ اَنَسٌ اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ
لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ اِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُمْ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پورا رکوع
اور سجدہ کیا کرو سو قسم ہی اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اپنے پس پشت سے دیکھتا ہون تمکو جب رکوع
۱۸۱۳ کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو ف بعضے دہاتی لوگ نومسلم رکوع اور سجدے مین جلدی کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ اَنَسٌ
اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ وَيُرْوٰى فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ
وَكَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بخاری مین انس رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھم جاؤ اُحد تجھپر تو پیغمبر ہی ہی اور صدیق اور دو شہید اور دوسری روایت مین یون ہی تجھپر تو سوائے
پیغمبر یا صدیق یا شہید کے کوئی نہین اور اُحد کے پہاڑ پر حضرت تھے اور ابو بکر صدیق رضہ اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ف حضرت ان
اصحاب کیساتھ اُحد کے پہاڑ پر تھے سو اوسکو جنبش ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ پہاڑ تھم گیا یہ معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا
ویسا ہی ہوا کہ حضرت عمر رضہ اور حضرت عثمان رضہ شہید ہوئے چنانچہ مشہور ہی جنبش پہاڑ کی ازراہ افتخار تھی کہ ایسے بزرگوارون نے اوسکو شرف کیا
۱۸۱۴ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ق قَالَهُ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جواب دے میری طرف سے الٰہی اوسکی جبرئیل سے مدد کر یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا ف
۱۸۱۵ کفار قریش نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے اوسکا جواب حسان سے دلوایا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا
وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہون سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہین اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ وے کونسے گناہ ہین فرمایا کہ خدا کے
ساتھ شرک کرنا اور جادو اور اوس جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہی لیکن حق پر مارنا درست ہی اور بیاج کھانا اور یتیم کا یعنی
بے باپ کے لڑکے کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافرون کے سامنے سے بھاگنا اور خاوند والی ایماندار عورتون کو جو بدکاری سے واقف نہین اونکو
عیب لگانا ف ہر چند اس حدیث مین گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثون مین زیادہ بھی ثابت ہین اوس وقت اتنے ہی گناہون
۱۸۱۶ کا ذکر کرنا مصلحت ہوگا ق اِبْنُ عُمَرَ اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن
عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی رات کی نماز مین پچھلی نماز وتر کو کرو ف یعنی تہجد کے بعد وتر چاہیے اور جو شخص کہ

ذکر ان مکان
نمبر ۲

تحقیق کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا اب مجکو نہ چھیڑو جسمین اب مین مشغول ہون اوس سے بہتر ہی جسکو تم پوچھتے ہو اور حضرت نے اونکو تین چیز کی وصیت کی ایک تو یہ کہ مشرکین عرب کے ملک سے نکال دینجیو اور دوسری یہ کہ ایلچیون سے سلوک کرنا جیسے مین کرتا تھا راوی نے کہا تیسری چیز مجکو یاد نہین رہی بعضے علما نے کہا ہی کہ تیسری بات یہ تھی کہ اُسامہ کا لشکر تیار کرکے شام مین بھیجو اور بخاری مین ابن عباس سے دوسری روایت یون ہی کہ جب حضرت نے کاغذ مانگا تو بعضے اصحاب نے کہا کہ حضرت پر درد کی شدت ہی اور تمھارے پاس قرآن موجود ہی ہمکو خدا کی کتاب کفایت کرتی ہی یعنی لکھنا چندان ضرور نہین اور بعضون نے کہا کہ کاغذ لاؤ ف شیعہ اس مقام مین عمر فاروق پر طعنہ کرتے ہین کہ اونھون نے کاغذ حضرت کو نہ لکھنے دیا نافرمانی کی اور کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکا یہ جواب ہی کہ تمھارا فہم قصور ہی عمر فاروق رضہ پر کوئی طعن کا مقام نہین اسواسطے کہ اوسوقت حضرت کی کوٹھری مین اکثر اصحاب موجود تھے علی مرتضی رضہ بھی اونمین شامل تھے اور حضرت نے سب حاضرین سے کاغذ مانگا تھا اگر عمر کاغذ مانگے تھے تو علی کا ہاتھ کسنے پکڑا تھا حضرت کے یہان سوائے قرآن کے اور کسی چیز کے لکھنے کا دستور نہ تھا اور قرآن سب پورا ہو چکا تھا اسواسطے اصحاب کو تامل ہوا تھا اور بعد گفتگو کے حضرت سے پوچھا تھا لیکن حضرت نے نہ فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ کوئی امر واجب نہ تھا اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نہ کرتے اسواسطے کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر واجب تھی علاوہ اسکے حضرت بعد اس گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اگر لکھنا واجب ہوتا تو دوسرے وقت اسکو ضرور لکھوا دیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہی کہ جن تین چیزون کی حضرت نے وصیت کی اونھین کو لکھواتے اور یہ جو عمر فاروق رضہ نے کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکا یہ مطلب نہین کہ سوائے قرآن کے حضرت کی حدیث کی بھی حاجت نہین بلکہ اوسکا یہ مطلب ہی کہ سب کے بعد قرآن مین اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی آیت اوتری یعنی تمھارے دین کو پورا کر چکا یعنی اب کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہین رہا قرآن اور حدیث مین دین کی تفصیل ہو چکی اسواسطے عمر فاروق رضہ نے حضرت کو عین شدت بیماری مین لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہ دیکھا اسکو نافرمانی نہین کہتے بلکہ یہ عین محبت اور خیر خواہی ہی اسواسطے کہ دستور ہی کہ بیماری مین اپنے بزرگ اور عزیز کو مشقت سے بچاتے ہین چنانچہ اگر اوستاد بیمار ہو اور شاگرد کو سبق پڑھانے کے واسطے بلاوے تو شاگرد بخیال اوسکی تکلیف کے سبق سے انکار کرتا ہی یہ نافرمانی نہین سراسر محبت اور دل سوزی ہی مصرع چشم بد اندیش کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر *

1796 ق عَائِشَةُ اَنَّهُمْ قَالُوْا فَلَیْسَ ابْنُ الْعُشَیْرَةِ اَوِ ابْنُ الْعُشَیْرَةِ وَیُرْوٰی بِئْسَ اَخُ الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِیْرَةِ یَعْنِیْ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَ عَلَیْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی حضرت نے فرمایا اوسکو آنے دو سو برا بیٹا ہی اپنی قوم کا یعنی اپنی قوم مین برا آدمی ہی یا یون فرمایا کہ اپنی قوم مین برا مرد ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ اپنی قوم کا برا بھائی اور برا بیٹا ہی ف حضرت عایشہ رضہ سے پوری روایت یون ہی کہ ایک شخص نے خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت مانگی حضرت نے اوسکو اجازت دی اور فرمایا کہ برا آدمی ہی جب وہ حضرت پاس بیٹھا تو حضرت نے اوس سے خوش خلقی کی اور کشادہ پیشانی سے کلام کیا پیچھے کہا کہ حضرت آپنے تو اوسکو برا کہا تھا پھر جب وہ آیا تو حضرت نے اوس سے اخلاق کیے تو حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ مجکو تو نے بدخلق اور فحش گو کب پایا تھا بدترین خلق سے خدا کے نزدیک وہ شخص ہی قیامت کے دن جسکی لوگ تعظیم تواضع کرین اوسکی بدی اور فحش گوئی کے ڈر سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدذات آدمی کی عزت اور توقیر کرنا اپنی حفظ آبرو کے واسطے درست ہی اور فاسق کی جو بے پردہ فسق کرتا ہو غیبت کرنا درست ہی تاکہ اور لوگ اوسکا حال سنکر عبرت پکڑین 1797 ق عَائِشَةُ ائْذَنِیْ لَهٗ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ تَرِبَتْ یَمِیْنُكِ یَعْنِیْ اَفْلَحَ اَخَا اَبِی الْقُعَیْسِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ اَفْلَحَ اَبُو قُعَیْسٍ کے بھائی کے حق مین حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اوسکو آنے دے اسواسطے

۱۸۲۳ جب چلے عمر فاروق کو خبر ہوئی اونھوں نے کہا کہ جب حضرت تشریف لیگئے تھے اوسی وقت میں جان گیا تھا کہ ابھی ضرور برکت ہوگی ق عَائِشَةُ
اُدْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكِ وَأَخَاكِ حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولُ قَائِلٌ أَنَا أَوْلَى وَيَأْبَى اللَّهُ
وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بلا اپنے پاس اپنے باپ ابوبکر اور اپنے بھائی کو تاکہ
میں انکو نوشتہ لکھدوں یعنی خلافت نامہ سواسطے کہ میں خوف کرتا ہوں کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنے والا یا کہے کوئی کہنے والا کہ میں لائق تر ہوں
خلافت کا اور نہ مانے گا خدا اور مسلمان لوگ مگر ابوبکر کو ق اول حضرت نے چاہا تھا کہ صدیق اکبر ہی کو خلافت نامہ لکھدیں تاکہ دوسرے کو دعوی
نرہے پھر تقدیر اور اجماع مومنین پر چھوڑا یعنی تقدیر میں تو یہی ہی کہ صدیق اکبر ہی خلیفہ ہونگے اور اجماع مومنین بھی اونھیں کی خلافت پر ہوگا
پھر لکھنا کیا ضرور ہی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سوا صدیق اکبر کے کسیکی خلافت حضرت کو منظور نتھی ق عَائِشَةُ اُذْكُرُوا ۱۸۲۴
اسْمَ اللَّهِ وَكُلُوا بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم ذکر کرلیا کرو خدا کے نام کو اور کھایا کرو
ق حضرت عایشہ رضہ نے کہا کہ یارسول اللہ چند قوم ہیں کہ تازہ ایمان لائے ہیں ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ ذبح کے وقت
خدا کا نام لیتے ہیں یا نہیں حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اہل اسلام پر خیر گمان کیا چاہیے اور لوگ خدا کے نام کو ذبح کے وقت ترک کرتے ہونگے
تم اپنے رفع شبہے کے واسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ مطلب نہیں کہ اگرچہ اونھوں نے ذبح کے وقت خدا کا نام لیا ہو تو بھی تمھاری بسم اللہ کہنے
پاک ہوجاویگا اسواسطے کہ بسم اللہ کہنا ذبح کے وقت شرط ہی ق اَنَسٌ اُذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ ۱۸۲۵
بخاری اور مسلم میں انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھانے کے وقت بسم اللہ کہا کرو اور چاہیے کہ ہر شخص اپنی قریب طرف سے کھایا کرے ق
یعنی رکابی کے بیچ سے نکھاوے اور نہ دوسری طرف سے بلکہ اپنی طرف سے ق عَائِشَةُ اِذْهَبْ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ ۱۸۲۶
یعنی نساء جعفر بن ابی طالب حین بکاء علیہ ق قَالَهُ لِرَجُلٍ قَالَ لَقَدْ غَلَبْنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اونکے مونہہ میں خاک جھونک دے یعنی جعفر بن ابیطالب
کی عورتوں کے جب اونھوں نے بکثرت زور زور سے جعفر پر رونا شروع کیا یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا تھا یارسول اللہ عورتیں ہمپر غالب
ہوگئیں یعنی کہنا نہیں مانتیں اور رونے سے باز نہیں رہتی ہیں ق جعفر طیار کو حضرت نے لڑائی پر بھیجا تھا جب اونکی شہادت کی
خبر آئی تو حضرت کو بہت غم ہوا اور جعفر کے گھر کی عورتیں جمع ہوکر کے رونے لگیں ایک شخص نے حضرت کو اس حال کی خبر دی حضرت نے فرمایا کہ اونکو
جاکر باز رکھ اوسنے جاکر منع کیا عورتوں نے نہ مانا اوسنے پھر حضرت سے عرض کی کہ نہیں مانتی ہیں حضرت نے فرمایا پھر جا اور منع کر اسی طرح تین
تین بار حضرت نے اوسکو بھیجا اوسنے کہا کہ یا حضرت عورتیں نہیں مانتی ہیں اور ہمپر غلبہ کرتی ہیں تب حضرت نے حدیث فرمائی اور عورتوں پر
خاک ڈالنے کا حکم کیا اس حدیث سے نوحہ کرنی اور چلا کر رونے کی حرمت بتاکید تمام ثابت ہوئی ق اَبُو هُرَيْرَةَ اِذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ ۱۸۲۷
یعنی عرقا فیہ تمر ق قَالَهُ لِلَّذِي أَصَابَ أَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جا اور اپنے گھر والوں کو کھلا یعنی اون کھجوروں کو جو ٹوکرے میں تھیں حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے اپنی جورو سے رمضان میں
صحبت کی تھی ق ایک مرد آیا اوسنے کہا کہ یا حضرت میں ہلاک ہوا حضرت نے فرمایا کیا ہوا اوسنے کہا کہ میں نے رمضان میں اپنی عورت سے
صحبت کی اور میں روزہ دار تھا حضرت نے فرمایا غلام آزاد کرو اوسنے کہا مجھکو مقدور نہیں حضرت نے فرمایا تو دو مہینے برابر روزے رکھ اوسنے کہا
مجھکو طاقت نہیں حضرت نے فرمایا تو ساٹھ محتاجوں کو کھانا دے اوسنے کہا کہ مجھکو مقدور نہیں حضرت نے فرمایا تو بیٹھ جا پھر تھوڑی دیر کے بعد

کو خوش ہو افضل دن ہے جو تجھپر گذرا جیسے کہ تجکو تیری مانے جنایہ حضرت نے کعب سے فرمایا ف کعب جنگ تبوک میں حضرت کے ساتھ نہ گئے تھے
خدا اور رسول کا اونپر پچاس دن عتاب رہا جب اونکی توبہ قبول ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق میں بہتر دن وہی ہے جس دن
اوس سے خدا راضی ہو ف عمرو بن عوف بشروا وامّلوا ما یسرکم فوالله ما الفقر اخشی علیکم ولکنی ۱۸۰۴
اخشی علیکم ان تبسط الدنیا علیکم کما بسطت علی من کان قبلکم فتنافسوها کما تنافسوها وتهلککم کما اهلکتهم ویروی وتلهیکم کما الهتهم بخاری اور مسلم میں عمرو بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ خوش ہو اور امیدرکھو اوسکی جو تمکو خوش کرے یعنی فتح اسلام کی سو قسم خدا کی مجکو محتاجی کا تمپر ڈر نہیں لیکن میں تمپر خوف کھاتا ہوں
دنیا کی کشایش اور بہتایت سے جیسے اگلی امتوں پر کشایش ہوئی سو تم دنیا میں حرص اور رشک کرو جیسے اونھوں نے کیا اور تمکو دنیا ہلاک کرے
جیسے اونکو ہلاک کیا اور دوسری روایت یہ ہے کہ دنیا تمکو غفلت میں ڈالے جیسا اونکو غفلت میں ڈالا ف بحرین کے ملک سے حضرت کے ۱۸۰۵
پاس مال آیا اوسکو سنکے انصار لوگ صبح کی نماز پڑھکے حضرت کے سامنے ہوئے حضرت مسکرائے اور فرمایا شاید کہ تم مال کی خبر سنکے آئے ہو انصار نے
کہا ہاں حضرت نے حدیث فرمائی اور فتح اسلام اور کثرت مال کی بشارت دی پھر کثرت مال کا فساد ارشاد فرمایا ف عایشة ابشری
یا عایشة اما الله فقد برّأک بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوش ہو اے عایشہ خدا نے تو تیری ۱۸۰۶
پاکدامنی بیان کردی ف جب کہ حضرت عایشہ پر تہمت ہوئی اور اونکی پاکدامنی میں قرآن اوترا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ ابو هریرة
ابغنی احجارا استنفض بها ولا تأتنی بعظم ولا روث بخاری میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم استنجا کرنا
میرے واسطے پتھر کہ میں اوس سے استنجا کروں اور نہ لانا میرے پاس ہڈی اور گوبر کو ف معلوم ہوا کہ ڈھیلے سے پاک کرنا پاخانے کے بعد سنت ہے
اور ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنا درست نہیں اور اسی طرح کوئلے سے م انس ابصرها فان جاءت به ابیض سبطا ۱۸۰۷
قضی العینین فهو لهلال بن امیة وان جاءت به اکحل جعدا احمش الساقین فهو لشریک بن السحماء مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اوس عورت کو کہ اگر وہ جنے سفید رنگ لڑکا سیدھے بال معیوب
آنکھوں والا تو وہ ہلال بن امیہ کا لڑکا ہے اور اگر وہ عورت جنے سیاہ چشم لڑکا گھنگرالے بال پتلی پنڈلیوں والا تو وہ لڑکا شریک بن
سحما کا ہے ف ہلال بن امیہ نے اپنی جورو کو شریک بن سحما سے عیب لگایا چنانچہ حضرت نے اون دونوں میں جدائی کروادی اوسکی
جورو حاملہ تھی اوسواسطے حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی جب اوسکے لڑکا پیدا ہوا تو حضرت کو خبر ہوئی کہ شریک بن سحما سے مشابہ ہے حضرت
نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم امید جاری نہ ہو گیا ہوتا تو میں اوس عورت پر کچھ حکم کرتا یعنی سزا دیتا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مشابہت بھی حجت ہے
اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا لیکن امام اعظم رح کے نزدیک قیافہ اور مشابہت حجت نہیں اور حضرت کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا ہوگا
خ ام خالد بنت سعید بن العاص وقیل بنت خالد بن سعید ابی واخلقی ثم ابی واخلقی ۱۸۰۸
ثم ابی واخلقی بخاری میں ام خالد سعید بن عاص یا خالد بن سعید کی بیٹی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کرے تو بہن بھاڑے پھر خدا کرے
تو بہن بھاڑے پھر خدا کرے تو بہن بھاڑے ف ام خالد سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس بہت کپڑے آئے اونمیں ایک چھوٹی سیاہ
لوئی تھی حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ میں کسکو پہناؤنگا اصحاب چپ رہے پھر حضرت نے مجکو بلا کر اپنے ہاتھ سے پہنائی پھر یہ دعا دی م عبد الله ۱۸۰۹
بن عمر واتقوا الشح فان الشح اهلک من کان قبلکم مسلم میں عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بخیلی سے

الباب التاسع

اور اپنی جورو کے ساتھ حج کر یہ حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرا نام فلانی اور فلانی لڑائی میں لکھا گیا اور میری جورو
حج کو جاتی ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بدون اپنے خاوند یا محرم کے حج کرنا درست نہیں ف ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ ۱۸۳۴
فصل فاتک کو تصل بخاری اور مسلم میں ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا پھر نماز پڑھ اسواسطے کہ تیری نماز نہیں ہوئی
ف حضرت مسجد میں تھے ایک شخص نماز پڑھکے چلا حضرت کو سلام کیا حضرت نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تو اپنی نماز پھر پڑھ تیری نماز نہیں
ہوئی اوس شخص نے پھر جلدی جلدی نماز پڑھی اور سلام کرکے چلا حضرت نے فرمایا پھر نماز پڑھ تیری نماز نہیں ہوئی اسی طرح تین بار اوسنے نماز پڑھی پھر
اوسنے کہا خدا کی قسم مجکو اس سے زیادہ بہتر نہیں پڑھا آتی حضرت نے فرمایا کہ جب نماز کے واسطے کھڑا ہوا کر تو اللہ اکبر کہا کر پھر پڑھا کر جو کچھ تجکو
قرآن سے یاد ہو پھر رکوع کیا کر آرام اور تسکین سے پھر سر اوٹھایا کر یہان تک کہ خوب سیدھا کھڑا ہو جاوے پھر سجدہ کیا کر اطمینان سے پھر سر اوٹھایا کر ۱۸۳۵ باب تعدیل ارکان
اطمینان سے پھر بیٹھا کر پھر اسی طرح ہر رکعت میں کیا کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان نماز میں واجب ہی نہایت جلدی کرنے سے یا نماز
باطل ہوتی ہی یا مکروہ ف عایشۃ ارضعیہ تحرمی علیہ ویذھب الذی فی نفس ابی حذیفۃ ف ام سلمۃ
بنت سھیل بن عمرو حین قالت یا رسول اللہ انی اری فی وجہ ابی حذیفۃ من دخول سالم فقال
ارضعیہ قالت وکیف ارضعہ وھو رجل کبیر فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وقال قد علمت انہ رجل کبیر بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اپنا دودھ پلا دے سالم کو
تاکہ تو اوسپر حرام اور ناجائز ہو جاوے اور وہ گھٹکا بھی جاتا رہے گا جو ابوحذیفہ کے جی میں آتا ہی یہ حضرت نے سہلہ سہیل بن عمرو کی بیٹی سے فرمایا
جب کہ اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ میں ابوحذیفہ کے منہ پر کچھ کراہت سے دیکھتی ہوں سالم کے اندر آنے سے تب حضرت نے فرمایا تو اوسکو اپنا دودھ
پلا دے اوسنے کہا اور کیونکر اوسکو پلاؤں اور حال انکہ وہ بڑا مرد ہی یعنی اپنی چھاتی سے جوان مرد کو کیونکر پلاؤں تو حضرت نے تبسم کیا اور فرمایا البتہ سینے
جانتا ہی کہ وہ جوان مرد ہی یعنی چھاتی سے پلانا ضرور نہیں جسکو حیرانی ہی کسی برتن میں کرکے پلا دے ف ابوحذیفہ کا سالم آزاد غلام تھا اوسکو
اوسکا اندر جانے سے گمان نہ آتا تھا اسواسطے حضرت نے یہ تدبیر بتلائی شیر خوارگی سے حرمت طفلی میں ثابت ہوتی ہی جوانی میں نہیں چنانچہ اور احادیث میں
ظاہر ہی تو اس حدیث کا حکم سالم کو خاص ہی یا کہ یہ حکم منسوخ ہی ف ابوھریرۃ ارکب ایھا الشیخ فان اللہ غنی عنک ۱۸۳۶
وعن نذر ک مسلم میں ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہو اسی بڈھے اسواسطے کہ خدا تجسے اور تیری نذر سے بے پروا ہی ف ۱۸۳۷ درصورت عدم قدرت پیادہ جانیکی نذر ساقط ہی
حضرت نے ایک بڈھے کو دیکھا کہ پیدل جاتا ہی اور دو لونڈے دونوں طرف اوسکے دونوں بیٹے اوسکو تھامے جاتے ہیں حضرت نے پوچھا اسکا کیا سبب ہی لوگوں نے
کہا کہ اسنے پیادہ چلنے کی بیت اللہ تک نذر کی ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی کیوں اپنے تئیں مصیبت میں ڈالتا ہی خدا کو اسکی کچھ پروا نہیں معلوم ہوا کہ
جب طاقت نہو تو نذر کا ادا کرنا واجب نہیں ف جابر ارکبھا بالمعروف اذا الجئت الیھا حتی تجد ظھرا یعنی
البدنۃ قالہ حین سئل عن رکوبہ الھدی مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہو اسی قربانی کے
اونٹ پر دشواری سے یعنی حاجت سے زیادہ اوسکو تکلیف مت دے سوار ہونا اوس وقت درست ہی جب کہ تو مضطر ہو اوسکی طرف یہان تک کہ
تجکو دوسری سواری ملے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ کسیسے بیت اللہ جانے والی قربانی کا مسئلہ پوچھا ق ام سلمۃ استحفوا لھا ۱۸۳۸
فان بھا النظرۃ قالہ حین رای جاریۃ فی بیت ام سلمۃ فی وجھھا سفعۃ بخاری اور مسلم
میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکے واسطے جھاڑ پھونک کراؤ کہ اسکو نظر لگی ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ حضرت ام سلمہ

کبھی رات کو اوٹھتا ہو اور کبھی سو جاتا ہو اونکو لازم ہی کہ وتر کو عشا کے وقت پڑھ لیا کرے لیکن حضرت کے فعل سے ثابت ہی کہ وتر کے بعد دو رکعت
بیٹھکر پڑھتے تھے ۱۸۱۶ ف ابن عمر اجیبوا ھذہ الداعیۃ اذا دعیتم لھا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ
۱۸۱۸ حضرت نے فرمایا کہ اس دعوت کو قبول کیا کرو جب کہ اوسکے واسطے بلائے جاؤ ف یعنی شادی کا کھانا قبول کرنا ضرور ہی خ عروۃ بن
الزبیر اجلس ابا سفیان عند خطم الجبل حتی ینظر الی المسلمین قال للعباس بن عبد المطلب
یوم الفتح کذا وقع مرسلا وھو من حدیث عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخاری مین عروہ
بن زبیر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ روک رکھو ابو سفیان کو پہاڑ کے نکڑ پاس یا گھوڑون کے اژدحام پاس تاکہ مسلمانون کے لشکر کو دیکھے یہ
حضرت نے عباس بن عبد المطلب سے فرمایا فتح مکے کے دن روایت تو اسی طرح مرسل ہی یعنی عروہ تابعی نے بدون صحابی کے نام سے حدیث
۱۸۱۹ روایت کی لیکن حقیقت مین یہ روایت حضرت عایشہ رضہ سے ہی ف باقی قصہ اس حدیث کا اسی باب مین ہو چکا م المقداد احثوا
فی وجوہ المداحین التراب مسلم مین مقداد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تعریف کرنے والون کے مونہون مین خاک جھونکو یعنی کچھ نہ دو
ف یعنی مدح اور تعریف اکثر مبالغہ اور جھوٹھ سے خالی نہین ہوتی تو اونکو کچھ مت دو تاکہ دوبارہ جھوٹھ بولنے کا قصد نکرین اور تاکہ تمام
مدح سنکر مغرور نہو اگر کوئی کہے کہ حضرت نے اپنے مداحون کو انعام دیا ہی اوسکا جواب ہی کہ حضرت کی جو مدح تھی سو سب سچ تھی اور اوسمین تو اتنا
بخلاف اورون کی مدح کے کہ ہرگز مبالغے سے خالی نہین اس حدیث مین اوس مداح کی مذمت ہی جسنے مداحی کو اپنی روزی کا پیشہ مقرر کیا اور
اگر کوئی شخص کسی بیدار شخص کی سچی مدح دنیا کے طمع سے کرے تو درست ہی تاکہ اور لوگ ممدوح کے نیک عمل مین اقتدا کرین غرض کہ وہی مدح درست
۱۸۲۰ نہین جسمین طمع دنیا ہو یا جھوٹھ م ابو ھریرۃ رضہ احشدوا فاتی سأقرأ علیکم ثلث القرآن فحشد من حشد
ثم خرج فقرأ قل ھو اللہ احد مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ یکجا ہو کہ مین اب قرآن کی تہائی
۱۸۲۱ پڑھونگا سو جمع ہوئے جسکو جمع ہونا تھا پھر حضرت گھر سے نکلے پھر قل ہو اللہ احد پڑھا م ابو قتادۃ احفظ علیک تیمما تک
فسیکون لھا نبأ قالہ سحر لیلۃ التعریس مسلم مین ابو قتادہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تم اپنے
اپنے وضو کے برتن کو اسکا کچھ حال ظاہر ہوتا ہی یہ حضرت نے اوس رات کی صبح کے وقت فرمایا جس رات کے پچھلے وقت مقام ہوا تھا ف
صبح کو حضرت نے یہ فرمایا اورون کو پیاس غالب ہوئی اور پانی نتھا اوسی برتن سے پانی اوبلنے لگا اور ابو قتادہ پلانے لگے یہان تک کہ تمام لشکر
۱۸۲۲ سیراب ہو گیا اس حدیث سے دو معجزے ثابت ہوئے ایک تھوڑے پانی کا جوش کرنا دوسرے آیندہ کی خبر دینا خ جابر اخبر ذلک ابن الخطاب
قالہ لجابر لما اخبرہ بقضاء دینہ بخاری مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکی خبر عمر خطاب کے بیٹے یعنی
عمر فاروق رضہ کو یہ حضرت نے جابر سے فرمایا جب کہ جابر نے اپنے قرض ادا ہو جانے کی حضرت کو خبر دی ف جابر کے باپ جنگ احد مین شہید ہوئے اون پر
بہت قرض تھا جتنا خرما اونکے باغ مین ہوا اونھین چاہا کہ قرض خواہون کو دین قرض بہت تھا اور خرما کم اونھون نے نہ قبول کیا جابر نے حضرت سے
سفارش کروائی قرض خواہ یہودی تھے اونھون نے تما حضرت نے جابر سے فرمایا کہ تو ہر قسم کے خرمون کے علحدہ علحدہ ڈھیر کر جب جابر نے ڈھیر لگائے تو حضرت
ایک بڑے ڈھیر کے گرد گھومے اور اوسکے اوپر جا کر بیٹھے پھر جابر سے فرمایا کہ قرض خواہون کو بتول تول کے دینا شروع کر جابر نے دینا شروع کیا یہان تک کہ
سب قرض ادا ہو گیا جابر سے روایت ہی کہ باوجودیکہ سب قرض ادا ہوا لیکن وہ ڈھیر سب اوسی طرح پر تھا کچھ کمی اوسمین نہوئی جابر نے کہا یا حضرت سب
قرض ادا ہو چکا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمر فاروق رضہ کو اس حال کی خبر کرنے اسواسطے کہ عمر فاروق رضہ کو جابر کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی

سنو اپنے سردار کے قول کو مفرد و غیرت دار ہی اور میں اوس سے زیادہ تر غیرت دار ہون اور خدا مجھسے بھی زیادہ تر غیرت دار ہی سردار سے مراد سعد
بن عبادہ ہی ف سعد بن عبادہ انصاریون کے سردار تھے اونھون نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ اگر میں اپنی جورو کے پاس اجنبی مرد کو پاؤن تو اوسکو
چھوڑ کے چار گواہ تلاش کرلاؤن حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی زنا کا دعوی اوسی وقت ثابت ہوگا جب چار گواہ ہون سعد نے کہا یہ کیونکر ہوسکتا ہی قسم کھا تا ہون
اوس ذات پاک کی جسنے تجکو دین حق پر بھیجا کہ اگر اوس حالت میں میں ہون تو تلوار ہی مارون حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ قول غیرت کے سبب سے
ہی اور غیرت خدا اور رسول کو پسند ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کے وقت قتل کرنے سے عند اللہ گناہ نہین لیکن اگر گواہ نہون تو حاکم قصاص لیگا

۱۸۴۵ ۴ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ ق قَالَ لِسَلَمَةَ بْنِ
يَزِيْدَ الْجُعْفِيِّ مسلم مین وائل بن حجر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کہنا سنو اور اطاعت کرو اپنے بادشاہون کی اسواسطے کہ
اون پر فرض ہی جسکا بوجھ اونپر ہی اور تمپر فرض ہی جسکا تمپر بوجھ ہی یہ حضرت نے سلمہ بن یزید سے سنو یا ف سلمہ نے کہا کہ حضرت
اگر ہمپر ایسے سردار ہون کہ ہمسے اپنی اطاعت لیوین اور ہمارا حق نہ دیوین تو اوس وقت مین ہمکیا کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۸۴۶ یعنی اگر وے ظلم کرین تو بھی تمپر اطاعت واجب ہی اگر وے عدالت نہ کرینگے تو خدا اون سے سمجھ لیگا ق اُمُّ الْحُصَيْنِ اِسْمَعُوْا وَ
اَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ بخاری اور مسلم مین ام الحصین رضہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ کہنا مانو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تمپر سردار ہووے گویا کہ اوسکا سر سیاہ منقی ہی ف غلام حبشی کا خلیفہ اور
بادشاہ ہونا درست نہین اس حدیث مین یا ست جزئی مراد ہی یعنی اگر حبشی تمھارا جمعدار یا صوبہ دار ہو تو اوسکی بھی اطاعت ضرور ہی اگرچہ

۱۸۴۷ بدظاہر اور کم لیاقت ہو اسواسطے کہ اوسکی اطاعت درحقیقت خلیفہ کی اطاعت ہی جسنے اوسکو سردار بنایا ق عَائِشَةُ
اِشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اوس
لونڈی کو مول لے پھر اوسکو آزاد کردے اسواسطے کہ آزاد لونڈی غلام کے مال کا وہی وارث ہوتا ہی جو آزاد کرے ف ایک لونڈی کو
حضرت عایشہ رضہ نے چاہا کہ مول لیوین اور آزاد کرین اوسکے مالکون نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہین کہ اسکی وراثت کا حق ہمکو ملے تب حضرت نے

۱۸۴۸ یہ حدیث فرمائی یعنی وراثت کا حق آزاد کرنیوالے کو چاہیے اوسکے مالک ناحق شرط کرتے ہین ق اَبُوْ مُوْسٰى اَشَرَ بَامِنْهُ وَاَفْرَغَ
عَلٰى وُجُوْهِهِمَا وَنُحُوْرِكُمَا وَاَبْشِرَا يَعْنِيْ مِمَّا اجْتَمَعَ مِنْ وُضُوْئِهٖ بَعْدَ مَا مَجَّ فِيْهِ قَالَهٗ
لِاَبِيْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ بخاری اور مسلم مین ابو موسی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون اس پانی کو پیو اور اپنے مونہہ اور
سینون پر ڈالو اور خوش ہو یعنی اوس پیالے کا پانی جسمین حضرت نے ہاتھ دھوئے اور کلی ڈالی تھی حضرت نے ابو موسی اور بلال رضہ سے فرمایا ف

۱۸۴۹ حضرت کے لعاب سے پانی متبرک ہوگیا تھا بقسمت ابو موسی اور بلال کی جنکے پیٹ مین گیا ق اَبُوْ مُوْسٰى اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا
بخاری مین ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفارش کیا کرو لوگون کی ثواب پاؤگے ف یعنی سعی سفارش سے اہل حاجت کا کام
نکال دینا ثواب کا موجب ہی ق اِبْنُ عُمَرَ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ اِشْهَدُوْا اِشْهَدُوْا وَيُرْوٰى اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ قَالَهٗ
عِنْدَ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لوگون سے کہ گواہ رہنا گواہ
رہنا اور دوسری روایت یون ہی کہ الٰہی تو گواہ رہیو حضرت نے چاند کے پھٹنے کے وقت فرمایا ف عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ
منی مین تھے جب چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا جو پہاڑ پر تھا اور دوسرا پہاڑ کے نیچے تب حضرت نے ہمسے فرمایا کہ دیکھو اور شاہد رہو اور

حضرت کے پاس بڑا ٹوکرا بھر کے کھجور لیکر آئیں حضرت نے اوس سے فرمایا کہ اسکو لیجا اور محتاجون کو دے اوسنے کہا کہ یا حضرت یہ ہمین مجھسے زیادہ تر کوئی محتاج نہین حضرت نے تبسم کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفارہ غیر کو دیدیا چاہیے خود کھانا درست نہین اسواسطے بعضے علماء نے کہا ہی کہ یہ حدیث منسوخ ہی اور بعضون نے کہا کہ اوسی شخص کو یہ حکم خاص ہی اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے اوسکی محتاجی دیکھکر اوسکو بطور قرض دیا تھا یعنی جب مقدور ہو تو کفارہ ادا کرنا چاہیے

ف سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد سے ۱۸۲۸ مَلَّكْتُهَا

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا میںنے تجکو اوس عورت کا مالک کر دیا قرآن یاد کرانے کے بدلے پر ف یعنی عورت کو قرآن یاد کروا دینا یہی اوسکا مہر ہی باقی قصہ مفصل ہو چکا

ق عَائِشَةُ اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَّاْتُوْنِيْ بِاَنْجَانِيَّةِ ۱۸۲۹

اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِيْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری اس سیاہ لوئی دھاری دار کو ابوجہم پاس لیجاؤ اور میرے پاس ابوجہم کی موٹی کملی لے آؤ اسواسطے کہ اوسنے مجکو ابھی نماز مین غافل کر دیا

ف ابوجہم نے باریک سیاہ کملی چوکھنٹی جسکے دونون کنارون پر دھاریان تھین حضرت کو تحفہ بھیجی حضرت نے اوسکو اوڑھکے نماز پڑھی پھر نماز کے بعد یہ حدیث فرمائی یعنی اسکی عمدگی اور نقش کاری نے خشوع اور خضوع مین خلل ڈالا اسواسطے حضرت نے اوسکو پھیر دیا اور اوسکے عوض موٹی کملی منگوائی تاکہ اونکی خاطر شکنی نہو معلوم ہوا کہ جو لباس کہ نماز مین خلل ڈالے اور دھیان بٹاوے اوسکا پہننا مکروہ ہی اور اسی طرح مسجد اور جاء نماز کی نقش کاری مکروہ ہی کہ مقرر دھیان بٹتا ہی

ق عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اِذْهَبِيْ فَاَطْعِمِيْ هٰذَا عِيَالَكِ وَاعْلَمِيْ اَنَّ الْمِرْدَنَّ مِنْ تَمْرِكِ زَادَ الْبُخَارِيُّ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ اَسْقَانَا ق لَهٗ ضَحَّاءَ لَيْلَةَ التَّعْرِيْسِ لِاَدْنَى الْمِرْدَيْنِ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جا اور اس طعام کو اپنے گھر والون کو کھلا اور دریافت کر لے کہ ہمنے تیرا پانی کچھ بھی نہین کم کیا ولیکن خدا نے ہمکو پانی پلایا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کے پہر دن چڑھے دو پہاڑ والی عورت سے فرمایا

ف حضرت کسی سفر مین تھے گرمی کی شدت ہوئی اور پیاس لوگون پر غالب ہوئی پانی کہین نہ تھا صحابے چار جا حضرت سے کہا حضرت نے دو شخص کو پانی تلاش کرنے کے واسطے بھیجا اونھون نے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار پانی کی دو پکھالین لاد چلی جاتی ہی اوسکو حضرت پاس لے آئے حضرت نے پکھال سے پانی لیکر لوگون کو پلانا شروع کیا یہان تک کہ لوگ آسودہ ہو گئے اور وے پکھالین اوسی طرح پانی سے لبریز تھین پھر حضرت نے فرمایا کہ اس عورت کو کچھ دو کسینے کھجور کسینے آٹا کسینے ستو اوسکو دیدیے حضرت نے اوس عورت سے یہ حدیث فرمائی هٰ لِمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اِرْجِعْ اِلٰى اَبَوَيْكَ فَاْتِهِمَا وَلَا تَمْشُ اِمْرَاَةً ق لَهٗ مسلم مین مسور بن مخرمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے ۱۸۳۱

فرمایا پلٹ جا اپنے پڑے کی طرف سوا اوسکے اور نہ چلا کرو منگنی حضرت نے مسور سے فرمایا

ف مسور سے روایت ہی کہ مین بھاری پتھر اوٹھانے لیے جاتا تھا میرا تہمد کھل پڑا مین اوسکو نہ باندھ سکا اور برہنہ اوسکے لیے گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ستر عورت فرض ہی

هٰ عُمَرُ اِرْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ ق لَهٗ لِرَجُلٍ تَوَضَّاَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفُرٍ عَلٰى قَدَمِهٖ فَرَجَعَ فَتَوَضَّاَ ۱۸۳۲

ثُمَّ صَلّٰى مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پلٹ جا سوا اچھی طرح سے اپنا وضو کر حضرت نے اوس مرد سے کہا جسنے وضو کیا اور ایک ناخن برابر اپنے قدم کو خشک چھوڑا پھر وہ شخص پلٹا سوا اوسنے وضو کیا پھر نماز پڑھی

ف معلوم ہوا کہ اعضاے وضو کی اندر خشکی بھی وضو کو باطل کرتی ہی

ف اِبْنُ عَبَّاسٍ اِرْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ ق لَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ اِنِّيْ كُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَاَتِيْ حَاجَّةٌ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لکھا جا ۱۸۳۳

الباب التاسع

مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو صلاح دو ای لوگو بھلا تم یہ بتلاتے ہو کہ مین انکے اہل و عیال کی طرف جھک پڑون اور ان کو گرفتار کرون کے لڑکے بالون کو گرفتار کرون ہو کہ مجکو خانہ خدا سے روکتے ہین پھر اگر وے ہمسے لڑنے آوینگے تو حق تعالی نے مشرکین کی جماعت کو توڑ دیا اور زمین تو ہم انکو مفلس کر کے چھوڑ دینگے یعنی دونون عورت مین اونکا نقصان ہی ف حضرت جنگ حدیبیہ مین پندرہ سو آدمی سے احرام باندھ کے عمرہ کرنے چلے اور جاسوس خبر کے واسطے بھیجے جاسوسون نے حضرت کو خبر دی کہ کفار قریش نے بڑا جما کیا ہی حضرت سے لڑینگے اور حضرت کو خانہ خدا مین عمرہ کرنے نہ جانے دینگے تب حضرت نے حدیث فرمائی اور صحابہ سے مشورہ پوچھا ابوبکر صدیق نے کہا کہ یارسول اللہ آپ تو بیت اللہ کا قصد کر نکلے ہین لڑنے کا حضرت کو قصد نہ تھا سو آپ بیت اللہ کی طرف چلیے اگر کفار ہمکو روکینگے تو ہم اونکو مارینگے حضرت نے فرمایا تو بسم اللہ چلو چنانچہ

۱۸۵۲ کافرون نے حضرت کو روکا حضرت اون سے صلح کر کے پلٹ آئے دوسرے سال عمرہ قضا کیا ثم انس اصنعوا کل شیء الا النکاح یعنی

باب الحائض مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے حیض والی عورت کے حق مین فرمایا کہ صحبت کے سوا سب کچھ کرو ف یعنی حیض کی حالت مین

۱۸۵۳ صحبت حرام ہی بوسہ اور مساس درست ہی ف انس اعتدلوا فی سجودکم ولا یبسط احدکم ذراعیہ انبساط

الکلب بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ درست اور ٹھیک ہو جایا کرو اپنے سجدے مین اور تم مین سے کوئی اپنے دونون بازو نہ بچھایا کرے کتے کی طرح ف سجدے مین کہنیون کو زمین سے اور پیٹ کو رانون سے بڑا رکھنا مکروہ ہی علیحدہ رکھے ف ابوھریرۃ

۱۸۵۴ اعتقیھا فانھا من ولد اسمٰعیل ف قالہ لعائشۃ فی سبیۃ من بنی تمیم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عایشہ اوس لونڈی کو آزاد کر دے سو اسطے کہ وہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے ہی حضرت نے قوم بنی تمیم کی قید ی عورت

۱۸۵۵ کے حق مین فرمایا ثم عوف بن مالک الا تبعی احد ستا بین یدی الساعۃ موتی ثم فتح

بیت المقدس ثم موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضۃ المال حتی یعطی الرجل مائۃ دینار

فیظل ساخطا ثم فتنۃ لا یبقی بیت من العرب الا دخلتہ ثم ھدنۃ تکون بینکم وبین

بنی الاصفر فیغدرون فیاتونکم تحت ثمانین غایۃ تحت کل غایۃ اثنا عشر الفا بخاری مین عوف بن مالک رض سے

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا گن رکھو چھ چیزون کو قیامت سے پہلے اول تو میری موت پھر بیت المقدس کا فتح ہونا پھر تم مین مری کا پڑنا جیسے

بھیڑ بکری مین مری پڑتی ہی پھر مال کی ریل پیل ہونی یہان تک کہ ایک مرد کو سو اشرفیان دی جاوینگی پھر بھی وہ ناخوش ہیگا یعنی کم سمجھیگا

پھر فساد ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر نہ رہیگا جسمین وہ داخل نہ ہوگا پھر تمہارے اور رومیون کے درمیان صلح کا ہونا سو وے دغا کرینگے تو وے تمسے لڑنے

آوینگے اسّی علم کے نیچے ہر علم کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوگا یعنی نو لاکھ ساٹھ ہزار کا لشکر ہوگا ف عمر فاروق رض کی خلافت مین بیت المقدس

فتح ہوا اور وبا شام مین پڑی کہ ستر ہزار آدمی تین دن مین مر گئے اور مال کی کثرت حضرت عثمان رض کی خلافت مین ہوئی اور زیادہ تر امام مہدی

کے وقت مین ہوگی اور عرب مین فساد حضرت عثمان کی شہادت سے شروع ہوا اور رومیون سے یعنی نصاری سے صلح اور جنگ قیامت کے قریب ہوگی

۱۸۵۶ یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ف النعمان بن بشیر اعدلوا فی اولادکم کما تحبون ان یعدلوا بینکم فی البر

بین ابنائکم بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برابری کیا کرو اپنی اولاد مین اور اقلیشی کی روایت

یون ہی کہ برابری کرو اپنے لڑکون مین ف یعنی برابر سب کو دیا کرو بعضون کو زیادہ اور بعضون کو کم دینا شفقت پدری کے مناسب نہین

۱۸۵۷ ھ عوف بن مالک الا تبعی اعرضوا علی رقاکم لا بأس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک مسلم مین عوف

کے گھر مین ایک لڑکی کے مونہہ پر زردی دیکھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نظر کی تاثیر درست ہی اور قرآن اور اسمائے الٰہی سے جھاڑ
۱۸۳۹ پھونک کرنا جائز ہی لیکن جسمین شرک کا مضمون ہو یا اوسکے معنی غیر معلوم ہون تو ہرگز درست نہین م جابرؓ اِسْتَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ
فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جوتیان پہننے کی زیادہ تر عادت کرو اسواسطے
کہ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہی سوار رہتا ہی ف عرب مین دن رات کے لوگون کو جوتا پہننے کی کم عادت تھی اسواسطے حضرتؐ نے
اونکو یہ تعلیم کی خصوصًا اونکو جہاد اور سفر اکثر رہتا تھا تو اس سبب سے زیادہ تر حاجت تھی کہ جوتا پہن کے آدمی سوار کی طرح چلنے پھرنے مین مضبوط ہو جاتا ہے
۱۸۴۰ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ مَا فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ
ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتون کے معاملے مین اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہی پسلی سے اور سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر کی طرف
مین ہی سو اگر تو اوسکا سیدھا کرنا چاہیگا توڑ دیگا اور اگر اوسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ کجی رہیگی سو میری یہ وصیت مانو عورتون کے معاملے مین
ف حضرت حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئین تو عورت کی اصل پسلی ٹھہری اور پسلی کا بالکل سیدھا ہونا ممکن نہین تو عورت کا بھی
بالکل آراستہ ہونا اور اوسکی سب عادتین بدلنا محال ہی اسواسطے حضرتؐ نے اونکے حق مین اپنی امت کو وصیت کی کہ مرد عاقل کو لازم ہی کہ عورت سے اپنا مطلب
نکالے اور اوسکی بدمزاجی پر صبر کرے اور ٹال جایا کرے حکمت کی چال چلے نہ اوس سے بالکل غافل ہو جاوے کہ ناہموار ہی رہے نہ ہر بات مین مواخذہ کرے
کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پونہچے خلاصہ یہ کہ مقدمات خانہ داری مین عورت کی رعایت رکھے لیکن شرک اور کفر اور ترک فرائض مین اور
۱۸۴۱ کبیر گناہون مین اوسکی رعایت ہرگز نہ کرے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَدَّمْتُمُوْهَا
إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ جلد لیجایا کرو جنازے کو سو اسواسطے کہ اگر مردہ نیک ہی تو اوسکو تمنے بہتری سے نزدیک کر دیا یعنی قبر مین جاکر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہین تو تمنے
۱۸۴۲ اپنی گردن سے شر کو اوتارا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن مین جلدی کرنا مستحب ہی ق اَنْ بِيْرُ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ
اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ بخاری اور مسلم مین زبیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے زبیر تو اپنے کھیت کو سینچ لے پھر چھوڑ دے پانی کو
اپنے ہمسائے کی طرف ف خلاصہ یہ کہ جسکا کھیت پانی کے قریب ہو وہ پہلے اپنا کھیت سینچے اوسکے بعد جو اوسکے پاس ہو وہ سینچے
۱۸۴۳ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اُسْكُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَاَرْبَعَةٌ وَاِهَدًا اَوْ عَلَيْهِ
اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ٹھہر جا اے حرا سو تجھ پر
سوائے نبی اور صدیق اور شہید کے کوئی نہین اور اوس پہاڑ یعنی حرا پر حضرتؐ تھے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص
رضی تھے اور دوسری روایت یون ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تھم جا اور اوسپر ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیرؓ تھے ف ابوبکر کا
صدیق ہونا عالم پر ظاہر ہی باقی بزرگوار شہید ہین سوا سعد بن ابی وقاص کے کہ وے اسمال کی بیماری سے مرے تو وے بھی شہیدون مین داخل ہین
چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی کہ جو اسمال سے مرے وہ بھی شہید ہی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِسْمَعُوْا اِلٰى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَيُغَيِّرُ
۱۸۴۴ وَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ يَعْنِيْ بِسَيِّدِكُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ

یا رسول اللہ مدینہ غلام آزاد ہی رہنے کے واسطے تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو آزاد کرتا تو مقرر تجکو دوزخ کی آگ جلاتی ف ابو مسعود سے
روایت ہے کہ میں اپنے غلام کو کوڑے مارتا تھا میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ کوئی کہتا ہی ابو مسعود دریافت کر میں غصے کے سبب سے
نہیں سنکیا پھر حضرت نے قریب آکے فرمایا کہ ابو مسعود دریافت کر تو کیا دیکھتا ہون کہ حضرت ہین میں نے اپنے ہاتھ سے کوڑا ڈال دیا حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی تو بھی خدا کا گنہگار غلام ہی اور خدا کو عذاب کرنے کی تجھے زیادہ قدرت ہی اس حدیث مین ارشاد ہی کہ تو بھی غلام کو مت سے
زیادہ نہ مار کہ اوسکا انجام دوزخ ہی ف ابو ہریرہ اعلموا ان الارض للہ ورسولہ ولی اریدان اجلیکم ۱۸۶۳
فمن وجد منکم بمالہ شیئا فلیبعہ والا فاعلموا ان الارض للہ ورسولہ قال ابو عبید
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے یہود سے فرمایا کہ جان لو کہ تمھاری نہین الا اور اوسکے رسول کی ہی اور مین چاہتا ہون کہ تمکو
وطن سے نکالون سو جو شخص کہ تم لوگون مین سے اپنا مال پاوے سو چاہیے کہ بیچ ڈالے اور نہین تو جان رکھو کہ زمین تو خدا اور اوسکے رسول کی ہی
ف یہود بنی نضیر پہلے کے قریب رہتے تھے اونھون نے حضرت سے دغا کا ارادہ کیا حضرت نے اونکو چھ روز تک گھیر ایپھر یہ حدیث فرمائی
یعنی اونھون کا اسباب اونٹھالیجاؤ زمین اور باغات کے تم مالک نہین رہے چنانچہ وے لوگ شام کے ملک مین نکل گئے اور اونکے مکانات اور باغات
حضرت کے تصرف مین آئے ف ابن عباس اعملوا فانکم علی عمل صالح الا ان تعلبوا الا ان لت حتی اضع الحجر ۱۸۶۴
علی الھذہ یعنی عاتقہ بخاری مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیے جاؤ اسواسطے کہ تم نیک عمل پر ہو
اگر تمھارے مغلوب ہونے کا ڈر نہوتا تو مین بھی اوتر تا یہان تک کہ رسی کو اپنے کندھے پر رکھتا ف حضرت عباس زمزم کی سبیل پر
حاجیون کو پانی پاتے تھے حضرت نے اسکی تعریف کی اور فرمایا کہ پانی نکالنے مین مین بھی تمھارا شریک ہوتا لیکن مجکو یہ ڈر ہی کہ اگر مین یہ کام
کرونگا تو مجکو دیکھکر سب لوگ اسپر ہجوم کرینگے پھر تمکو پانی پلانا مشکل پڑیگا ف سعد بن ابی وقاص اعملوا فکل میسر ۱۸۶۵
لما خلق لہ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک شخص پر وہی آسان معلوم ہوگا جسکے
واسطے وہ پیدا ہوا ف اصحاب نے کہا کہ یا حضرت جب ہر چیز مقدر ٹھہری تو عمل اور عبادت کیا ضرور ہی حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمل کو
تقدیر کے مخالف نہ سمجھو بلکہ تمھارا یہ نیک عمل بھی اثر ہی تقدیر کا ف انس اعبدوا اسمنکوبی سقایتہ ولم نکوبی وعائہ ۱۸۶۶
فانی صائم ف قالہ حین دخل علی ام سلیم فاتتہ بسمن وتمر بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ پھر ڈال دو اپنے گھی کو اوسکے برتن مین اور خرما کو اوسکے برتن مین اسواسطے کہ مین روزہ دار ہون یہ حضرت نے فرمایا اوس وقت جب ام سلیم کے
گھر مین گئے تو وے حضرت کے آگے خرما اور گھی لائین ف معلوم ہوا کہ نفل روزہ دار کو دعوت مین روزہ افطار کرنا ضرور نہین لیکن اگر
افطار کرے تو درست ہی پر اوسکی قضا لازم ہی ف جابر اغتسلی واستغفری بثوب فاحرمی ف قالہ ۱۸۶۷
لاسماء بنت عمیس حین ولدت محمد بن ابی بکر فی حجۃ الوداع بذی الحلیفۃ بخاری اور مسلم
مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل کرلو اور کپڑا لنگوٹ باندھو اور احرام کرو یہ حضرت نے اسماء بنت عمیس سے فرمایا جبکہ وے
محمد بن ابی بکر کو جنی حجۃ الوداع مین ذوالحلیفہ کی منزل پر ف معلوم ہوا کہ نفاس اور حیض مین احرام باندھنا درست ہی اور
وقوف عرفہ بھی جائز ہی لیکن بیت اللہ کا طواف بدون پاک ہوئے جائز نہین ف یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین ۱۸۶۸
من قبلکم لعلکم تتقون ف قال اللہ تعالی فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ اعتدوا ولا تعتدوا ولا تقتلوا

بخاری مین انس سے روایت ہی کہ کفار مکہ نے حضرت سے معجزہ مانگا تو حضرت نے اونکو شق قمر دکھلایا قاضی عیاض کی شفا مین ابن مسعود سے
روایت ہی کہ کفار قریش نے کہا کہ ہمپر محمد نے جادو کیا ہو ہمکو چاند دو ٹکڑے دکھلائی دیتا ہی ایک شخص نے کہا کہ اگر تمکو سحر کیا ہی تو سارے جہان کو
تو نہین سحر کیا ہوگا پھر ہر طرف کے مسافرون سے دریافت کیا سب نے گواہی دی اور ابو جہل نے ہر طرف آدمی تحقیق کے واسطے بھیجے سو ہر طرف سے
یہی ثابت ہوا تو قریش نے کہا یہ سحر مستمر ہی شق قمر کی حدیث نہایت مشہور ہی بہت اصحاب سے اسکی روایت ثابت ہی چنانچہ عبداللہ بن مسعود سے
اور عبداللہ بن عمر اور علی مرتضی اور حذیفہ اور عبداللہ بن عباس اور انس اور جبیر بن مطعم وغیرہ سے حدیث کی کتابون مین بکثرت روایت ہی
اور قرآن مین بھی اسکی خبر ہی چنانچہ سورہ قمر مین حق تعالی نے فرمایا اقتربت الساعۃ وانشق القمر ۝ وان یروا ایۃ یعرضوا
ویقولوا سحر مستمر ۝ یعنی پاس آلگی قیامت اور دو ٹکڑے ہوگیا چاند اور اگر دیکھین کفار کہ معجزہ تو ٹال جاوین اور کہین یہ مضبوط
دائمی جادو ہی حق تعالی نے شق القمر کی خبر بلفظ ماضی دی یعنی یہ امر ہوچکا اگر آیندہ حال کی خبر ہوتی تو کفار کہ جادو کہتے چنانچہ جمہور مفسرین کا
اسپر اتفاق ہی بعضے جاہل بے دین اور نصاری اعتراض کرتے ہین کہ اگر شق القمر ہوا ہوتا تو اکثر اہل زمین پر مخفی نہ رہتا اسواسطے کہ آسمانی حال سب کے
پیش نظر ہوجاتا ہی اور نقل عجائبات انسان کی جبلی چیز ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ اہل زمین سے یہ بھی منقول نہین کہ اومرات کو سب لوگ تامل کرکے رہے
اور کسینے نہ دیکھا اور اگر یہ امر منقول بھی ہوتا تو بھی معتبر نہوتا اسواسطے کہ تمام زمین پر قمر کا حال یکسان نہین بعضے ملک مین قبل طلوع ہوتا ہی اور بعضے
ملک مین گھڑی کے بعد اسواسطے کہ سطح زمین برابر نہین بلکہ کری شکل ہی یعنی گول صورت ہی سب ملکون کی زمین پر ایک وقت مین طلوع غروب کیونکر ہوسکے
اور یہ بھی ہوتا ہی کہ بعضے وقت بعضے ملک مین ابر اور پہاڑ حائل ہوجاتا ہی نہین ہوتے کسوف اور خسوف مختلف محسوس ہوتے ہین کسی ملک مین
کسوف جزئی معلوم ہوتا ہی کسی ملک مین کلی اور کہین مطلق نہین پھر جب قمر اور اہل زمین کا یہ حال ہوا تو اگر اوپر شق القمر مخفی رہا ہو تو کچھ تعجب نہین
حالانکہ کسوف اور خسوف تغیری چیزین ہین اور اہل ہیئت اور اہل نجوم کے نزدیک اونکے وقت ٹھہرے ہوئے ہین بخلاف شق القمر کے کہ اوسکا وقت
کوئی قاعدے سے معین نتھا جسکے لوگ منتظر رہتے اور دیکھا کرتے اور چونکہ شق القمر خارق عادات اور نرالا امر تھا کہ نہ کبھی کسینے دیکھا نہ سنا اگر اوس رات کو
کسی ملک مین کسی شخص نے اتفاقا دیکھا بھی ہوگا تو اپنی غلط الحس اور خطا البصری سمجھکر اوسکے کہنے اور لکھنے کو نامناسب سمجھا ہوگا علاوہ اسکے شق القمر
رات کو واقع ہوا تھا اور تھوڑی دیر رہا تھا اور رات سونے اور آرام کا وقت ہی اکثر لوگ مکانون کے اندر رہتے ہین ایسے وقت مین آسمانی حال قلیل المکث سے
غافل رہنا کچھ بعید نہین اور اکثر یہ ہوتا ہی کہ معتمد لوگ عجائب آسمانی اور بعضے وقت دیکھتے ہین جیسے ظہور انوار اور شہاب ثاقب وغیرہ کائنات الجو اور
حال انکہ اکثر عالم اونسے غافل رہتے ہین غرض کہ شق القمر ہمارے حضرت کا معجزہ عظیم الشان ہی قرآن اور حدیث اولون اخرون کی روایت سے ہوا بیس وقت مین
حاضر تھے اور بچشم خود دیکھ چکے تھے ہوا تواتر ثابت ہی عاقل کو ہرگز محل شک اور تردد نہین بعضے خام حکیم کہتے ہین کہ چاند کا دو ٹکڑے ہونا ہمارے عقل مین
نہین آتا اوسکا جواب یہ ہی کہ تم کیا اور تمھاری عقل کیا مصرع ۔ آیا تو چہ مرغی کہ دمت پر و بال ہست ۔ تمام انبیا کے معجزات کا یہی حال ہی کہ عقل انکی
سے باہر ہین عصا کا اژدہا ہوجانا مردے کا زندہ ہونا پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا کب تمھاری ہی عقل خام مین آتا ہی جو شق القمر مین آوے بلکہ حقیقت مین
معجزہ اوسیکا نام ہی جہان عقل حیران ہی مولانا رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شق القمر اور دفع شبہات منکرین مین عجیب رسالہ لکھا ہی جسکو
اوس سے زیادہ تحقیق کا شوق ہو وہ اوسکو تلاش کرکے دیکھے ۱۸۵۱ ثم المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم ایشیر وا ایہا الناس
علی ایاتین ان اسیل الی عیالہم وذراریہم ہؤلاء کاولئک الذین یریدون ان یصدونا عن البیت فان
یاتونا کان اللہ قد قطع عنقا من المشرکین والا ترکناہم نحرض قلت بخاری مین مسور بن مخرمہ سے اور

ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ بخاری اور مسلم میں ام عطیہ سے
جسکا نسیبہ بنت کعب نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکو غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ اگر تم اسکو بہتر دیکھو اور اخیر
غسل میں کافور ڈالو یا حضرت نے یوں فرمایا کہ تھوڑا سا کافور ڈالو پھر جب تم غسل دینے سے فراغت پاؤ تو مجھکو خبر کرو ف حضرت کی
بیٹی کا انتقال ہوا تھا عورتیں اونکو غسل دیتی تھیں جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ غسل تین بار پر موقوف نہیں جہاں تک کہ طہارت
اور صفائی حاصل ہو غسل دینا درست ہے اور اخیر غسل میں کافور ڈالنا سنت ہے ف ابن عباس سے اغسلوہ بماء وسدر ۱۸۶۰
وکفنوہ فی ثوبین ولا تحنطوہ ولا تخمروا راسہ فان اللہ یبعثہ یوم القیمۃ ملبیا بخاری اور مسلم میں ابن عباس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل دو اور سکو پانی اور بیر کے پتوں سے اور اوسکو دو کپڑوں میں کفن دو اور اوسکے خوشبو نہ لگاؤ اور
اوسکے سر کو نہ اوڑھاؤ اسواسطے کہ خدا اوسکو قیامت میں اوٹھاویگا لبیک لبیک پکارتے ہوئے ف ایک مرد حضرت کے ساتھ حج میں تھا ۱۸۶۱
احرام باندھے مر گیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام شافعی کے نزدیک محرم کو مر جاوے تو اوسکے خوشبو لگانا اور اوسکا سر چھپانا درست نہیں اور
یہی حدیث اونکی دلیل ہے لیکن امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم سب برابر ہیں ف ابن عباس اقبل الحدیقۃ
وطلقہا تطلیقۃ قال لثابت بن قیس بن شماس بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ۱۸۶۲
قبول کرے باغ کو اور اوسکو چھوڑ دے طلاق دیکر یہ حضرت نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا ف ثابت بن قیس کی جورو نے کہا کہ یا حضرت
میں ثابت کی دینداری اور خوش خلقی کی بدگوئی نہیں کرتی لیکن میں اسلام میں خاوند کو تکلیف دینا برا جانتی ہوں یعنی میرے اور اوسکے
موافقت نہیں ہو سکتی حضرت نے فرمایا کہ جو باغ اوسنے تیرے مہر میں دیا ہے اوسکو پھیر دیگی اوسنے کہا ہاں پھر حضرت نے ثابت بن قیس سے یہ حدیث
فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلع درست ہے یعنی عورت سے طلاق دینے کے عوض میں مال لینا ابن عمر اقتلوا الحیات ۱۸۶۳
والحلاب واقتلوا ذا الطفیتین والابتر فانہما یلتمسان البصر ویستسقطان الحبالی مسلم میں
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو سانپوں کو اور کتوں کو اور مار ڈالو دو لکیر والے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ یہ
دونوں آنکھ پھوڑ ڈالتے ہیں اور حاملہ عورتوں کے پیٹ گرا دیتے ہیں ف یعنی اون دونوں سانپوں میں یہ خاصیت ہے کہ جب اونکی آنکھ
آدمی کی آنکھ پر پڑے اور مقابل ہو تو آنکھ کی روشنی جاتی رہے اور حمل ساقط ہو جاوے تو ایسے موذی کو مارنا چاہیے ۱۸۶۴
ف ابن مسعود اقرأ علی القرآن قال لہ قال قلت یا رسول اللہ اقرأ علیک وعلیک انزل قال انی احب ان اسمعہ
من غیری فقرأت النساء حتی اذا بلغت فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی
ہؤلاء شہیدا رأیت عیناہ تذرفان او رأسہ تذرف او نحو ذا رجل الی جنبی فرفعت رأسی فرأیت دموعہ تسیل
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ میرے آگے قرآن پڑھ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں آپکے آگے قرآن
پڑھوں اور حال انکہ قرآن آپ پر اترا ہے حضرت نے فرمایا کہ مجکو یہ بھلا معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کو غیر آدمی سے سنوں تو میں سورۂ نساء پڑھنا
یہاں تک کہ میں جب اس آیت پر پہونچا کہ کیا حال ہوگا اوس وقت جب کہ ہم ہر امت کے گواہ یعنی پیغمبر کو لاوینگے اور تجکو اس امت پر گواہ لاوینگے
تو میں نے اپنا سر اوٹھایا یا یوں کہا کہ ایک مرد نے میرے پہلو میں ہاتھ لگایا تو میں نے سر اوٹھایا سو میں نے دیکھا کہ حضرت کے آنسو جاری ہیں ف
حضرت اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کرکے روئے اور مزید شفقت سے اپنی امت پر روئے کہ انکے افعال کا میں کیا بیان کرونگا اس حدیث سے معلوم ہوا

بن مالک رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے منتر میرے آگے ظاہر کرو کچھ مضایقہ نہین منتر مین جب تک کہ اوسمین شرک کا مضمون نہو
ف مالک نے کہا ہمنے حضرت سے عرض کی کہ ہم زمانہ کفر مین جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے اب کیا حکم ہوتا ہی حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
کہ ہندی منتر اکثر حرام ہین بلکہ صاف کفر ہین کہ اونمین شرک کا مضمون ہوتا ہی جیسے کلو بیر اور لونا بھاری اور بانکھ دیو اور بہوان کی کہانی
ہوتی ہی اور اسی طرح وے منتر بھی حرام ہین جنکے معانی نہ معلوم ہون کہ شاید اونمین بھی شرک ہو ف زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ اِعْرِفْ ۱۸۵۸
عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ
طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ يَعْنِي لُقَطَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے افتادہ سونے اور چاندی کے مقدمے مین فرمایا کہ اوسکی تھیلی اور باندھنے کے تاگے کو مشہور کر پھر اوسکو ایک برس شہرت دے اگر
کوئی اوسکو نہ پہچانے تو اپنے خرچ مین لا اور چاہیے کہ وہ مال تیرے پاس امانت کے طور پر رہے اگر عمر بھر مین کبھی کسی دن اوسکا مالک طلب کرتا
آوے تو اوسکو دے ف یعنی جو شخص روپیہ یا اشرفی پاوے تو اوسکی تھیلی اور تاگے کو پہچنوا لیا کرے اگر مالک ملے تو اوسکو حوالے کرے
اور نہین تو سال بھر کے بعد اپنے خرچ مین لاوے لیکن اوسکو قرض سمجھے جب مالک مانگے تو دیوے ۵ اَبُو بَرْزَةَ اَلْاَسْلَمِيُّ اَعْزِلُ الْاَذٰى ۱۸۵۹
عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ ف اُسْ حِينَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ مسلم مین ابو برزہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ تکلیف دینے والی چیز کو مسلمانون کی راہ سے ہٹا دیا کر حضرت نے ابو برزہ سے فرمایا جب کہ اونسے کہا کہ حضرت مجکو کچھ ایسا بتلایئے جس سے
مجکو فائدہ ہو ف یعنی کانٹا اور پتھر اور نجاست راہ سے دور کر دیا کر تاکہ مسلمانون کو آرام ہو مجکو ثواب ہوگا معلوم ہوا کہ نفع رسانی
مسلمین نجات کا عمدہ وسیلہ ہی ۵ جَابِرٌ اُعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهٗ سَيَاْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ ۱۸۶۰
حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو انزال کے وقت اپنی لونڈی سے علیحدہ ہو جایا کر سو بات تو یہ ہی کہ جو اوسکے مقدر مین ہی سو ہوتا ہی یعنی اگر اوس سے
اولاد ہونی ہی تو ضرور ہوگی یہ تدبیر کچھ کام نہ آویگی ف ایک شخص نے عرض کی کہ میرے پاس ایک لونڈی ہی مین نہین چاہتا کہ اوس سے
اولاد ہو اگر اجازت ہو تو انزال کے وقت اوس سے علیحدہ ہو جایا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی بعد اوسکے وہ شخص پھر آیا اور اوسنے کہا کہ ۱۸۶۱
یا حضرت اوسکو تو حمل رہ گیا حضرت نے فرمایا میں نے تو یہ بھی کہہ دیا تھا ۵ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَعْطُونِي رِدَائِي فَلَوْ كَانَ لِي عَدَدُ
هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا ف اُسْ مُقَفَّلَهٗ
مِنْ حُنَيْنٍ بخاری مین جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجکو میری چادر دو سو اگر میرے پاس اس جنگل کے درختون کے شمار برابر
اونٹ ہوتے تو سب مین تمکو بانٹ دیتا پھر تم مجکو بخیل اور جھوٹا اور نامرد نہ پاتے حضرت نے حنین سے پلٹتے فرمایا ف حنین کی لڑائی مین
ہزارون اونٹ اور گھوڑے اور بہیڑ بکریان حضرت کو ملین حضرت نے سب تقسیم کر دین جب حضرت وہان سے پلٹے تو راہ مین گنوار لوگ حضرت کو لپٹے اور
مانگنے لگے یہان تک کہ حضرت کی چادر اوتار لی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کمال سخاوت اور نہایت حلم حضرت کا ثابت ہوا کہ
سوا نبی کے بشر سے ممکن نہین ۵ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِاَنْصَارِيَّيْنِ اَعْلَوْا اَبَا مَسْعُودٍ اَعْلَوْا اَبَا مَسْعُودٍ اَعْلَمُ ۱۸۶۲
اَبَا مَسْعُودٍ اِنَّ اللّٰهَ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ
اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ مسلم مین عقبہ بن عمرو رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اے ابو مسعود
دریافت کر اے ابو مسعود دریافت کر اے ابو مسعود دریافت کر کہ جتنا تو اپنے اس غلام پر قادر ہی اوس سے زیادہ تر خدا تجھ پر قادر ہی مینے کہا

۱۸۸۱ ہلاک ہوگیا ف کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رکھ لے اپنے تھوڑے مال کو یہ تیرے حق میں بہتر ہے یہ حضرت نے کعب سے فرمایا
ف کعب جنگ تبوک میں حضرت کے ساتھ نہ گئے تھے خدا اور رسول کا اونپر بہت دباؤ تھا نہایت عتاب ہوا جب اونکی توبہ قبول ہوئی

۱۸۸۲ تو خوشی کے مارے اونھوں نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کریں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ع انس اصبر علی عنا فانک
کا تنال تصاویرہ تعرض فی صلاتی بخاری میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دور کر اپنے نقش دار پردے کو
میرے آگے سے اسواسطے کہ اوسکی تصویریں ہمیشہ میرے سامنے آیا کرتی ہیں نماز میں ف حضرت عایشہ رضہ نے رنگین پردہ جسمیں تصویریں

۱۸۸۳ تھیں گھر میں لٹکایا تھا حضرت نے یہ حدیث فرمائی ع ابن عباس انحها ثم اصبغ لنا بها ذهبا ثم اجعله
علی اصغی ها وکا تجعل منها انت ولا احد من اهل رفقتک یعنی ما ابتدع من البدن
مسلم میں عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ جو قربانی کا اونٹ راہ میں تھک جاوے اور بیت اللہ تک نہ جاسکے اوسکے حق میں
حضرت نے فرمایا کہ اوسکو ذبح کر پھر اوسکے خون میں جوتیوں کو رنگ پھر اوسکو اونٹ کے کوہان پر رکھ دے اور تو اوسکا گوشت مت کھا

اور نہ کوئی تیرے ساتھیوں سے کھاوے ف حضرت جب حج کو چلے سو لہ اونٹ قربانی کے ایک شخص کو حوالے کیے کہ ہانک چلے
اوسنے کہا کہ یا حضرت اگر کوئی اونٹ راہ میں ماندہ ہوجاوے اور چل سکے تو میں کیا کروں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ تدبیر حضرت نے

۱۸۸۴ اسواسطے بتلائی کہ مالدار لوگ اوسکو قربانی جان کے کھاوینگے اور محتاج لوگ کھاوینگے ع جابر ان عمومتی عبد المطلب
فلو کان ان یغلبکم الناس علی سقایتکم لنزعت معکم مسلم میں جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
پانی کھینچو اے عبدالمطلب کی اولاد سو اگر مجکو یہ خوف نہوتا کہ لوگ تمہاری آبکشی پر غلبہ کرکے جبر کرینگے تو میں بھی تمہارے ساتھ

۱۸۸۵ پانی نکالتا ف حضرت نے زمزم کی سبیل پر حضرت عباس رضہ سے فرمایا ع انس انصر اخاک ظالما او مظلوما فقال
رجل یا رسول الله انصره اذا کان مظلوما افرایت ان کان ظالما کیف انصره قال تحجزه
او تمنعه من الظلم فان ذلک نصره بخاری میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مدد کر اپنے بھائی مسلمان
کی ظالم ہو یا مظلوم تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اوسکی مدد کرونگا جب کہ وہ مظلوم ہوگا بھلا یہ تو بتلائیے کہ اگر وہ ظالم ہو تو کیونکر

۱۸۸۶ اوسکی مدد کروں حضرت نے فرمایا کہ اوسکو ظلم سے روک یہی اوسکی مدد گاری ہے ع حذیفة انصر فانفی لهم بعهدهم
ونستعین الله علیهم ف قاله لابیه مسلم میں حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں جاؤ
ہم اونکا فروں سے قول کو پورا کرینگے اور اونپر فتح پانے کی حد سے مدد مانگینگے یہ حضرت نے حذیفہ اور اونکے باپ سے فرمایا ف حذیفہ رضہ سے
روایت ہے کہ کفار قریش اور حضرت سے دس برس کی صلح ہوئی تھی اوسی مدت میں میں اور میرا باپ مکے سے مدینے کو چلا کافروں نے
ہمکو پکڑا اور پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو ہمنے کہا کہ ہم مدینے جاتے ہیں کافروں نے کہا کہ تم ہماری صلح کو توڑنا چاہتے ہو تم ہمسے خدا کا قول کرو
کہ ہم مدینے جاکر بیٹھ رہینگے اور پیغمبر کے ساتھ ہوکر نہ لڑینگے ہمنے اونسے اسی طرح عہد کیا اور حضرت سے اسکی خبر کی حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۸۸۶ معلوم ہوا کہ قول پورا کرنا ضرور ہے اگرچہ کافروں سے کیا ہو ق ابو هریرة انظروا الی من هو اسفل منکم ولا تنظروا
الی من هو فوقکم فانه اجدر ان لا تزدروا نعمة الله علیکم بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ

وَلِيدًا وَاِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ اِلَى ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَيَّتُهُنَّ
مَا اَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ
عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ فَلَهُمْ
مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَاَعْرَابِ
الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ
شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ
عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ
اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ
فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَاِذَا
حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ
عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِي اَتُصِيبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ اَوْ لَا۔ مسلم میں بریدہ بن حصیب رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ لڑو خدا کی راہ میں اور مارو جو خدا کو نہ مانے لڑو تو غنیمت میں چوری نہ کیجیو اور قول نہ توڑیو اور ناک کان
نہ کاٹیو اور لڑکے کو نہ مار یو اور جب کہ تو اپنے مشرک دشمن سے ملے تو اون سے تین چیز کی درخواست کر سوا ان میں سے جس بات کو مانیں تو
اون سے قبول کر اور اونکے قتال سے باز رہ ایک تو یہ کہ اون سے اسلام کی درخواست کر اگر وے مانیں تو اون سے قبول کر اور اونکے قتال سے باز رہ
پھر اون سے درخواست کر کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر مہاجرین کے مقام میں یعنی مدینے میں آ رہیں اور اونسے خبر کر دے کہ اگر وے یہ کام کرینگے
تو اونکو ملیگا جو مہاجرین کو ملتا ہے یعنی ثواب اور غنیمت اور اونپر واجب ہوگا جو مہاجرین پر واجب ہے یعنی جہاد سو اگر وے لوگ ایمان لاکر
وطن چھوڑنا قبول نکریں تو اونسے خبر کر دے کہ وے جنگلی مسلمانون کی طرح ہونگے اونپر حکم خدا جاری ہوگا جیسے مومنین پر جاری
ہوتا ہے اور اونکو غنیمت یا اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملیگا مگر اوسی صورت میں کہ مسلمانون کے ساتھ ہو کر جہاد کریں سو اگر وے
لوگ مسلمان ہونے سے انکار کریں تو اونسے جزیہ مانگ سو اگر وے مانیں تو اونسے قبول کر اور اونکے قتال سے باز رہ اور اگر وے جزیہ دینا
بھی قبول کریں تو خدا سے مدد مانگ اور اونکو قتل کر اور جب کہ تو قلعہ والون کو گھیرے اور وے تجھ سے چاہیں کہ تو اون سے خدا کا اور اوسکے رسول کا
عہد کرے تو اونسے خدا کا اور خدا کے رسول کا عہد نکر ولیکن اونسے اپنا قول اور اپنے ساتھی لشکر والون کا قول قرار کر سو اسلئے کہ اگر
تم سے اپنی اور اپنے ساتھیون کی عہد شکنی ہو جاوے تو خدا اور خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ میں کمتر اور آسان تر ہے اور جب کہ تو
کسی قلعے والون کو گھیرے سو وے تجھ سے چاہیں کہ تو اونکو خدا کے حکم پر اوتارے تو اونکو خدا کے حکم پر نہ اوتار ولیکن تو اپنے حکم پر اوتار اسواسطے
کہ تو نہیں جانتا کہ اونکے مقدمے میں تو خدا کی مرضی جان سکیگا یا نہیں ف حضرت کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کہیں روانہ کرتے تو اوسکے
سردار سے یہ حدیث فرماتے اور جہاد کے احکام تعلیم کرتے ہر چند عہد شکنی ہر صورت سے درست نہیں لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ خدا کی عہد شکنی
سے کمتر ہی اسواسطے حضرت نے خدا کی طرف سے عہد کرنا منع کیا اور صلح کرنا بھی اپنی مرضی پر رکھا اسواسطے کہ خدا کی مرضی نہیں معلوم ہو سکتی

ق اُمِّ عَطِيَّةَ وَاسْمُهَا نُسَيْبَةُ بِنْتُ كَعْبٍ اِغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ۱۸۶۹

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جلدی کرو نیک عمل کو چھ چیز سے پہلے ایک دجال دوسرے دھوان تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچھم سے
نکلنا پانچویں قیامت جو سارے عالم کو گھیر لیگی چھٹے اپنی موت جو اپنی ذات کو خاص ہی ف یعنی آثار قیامت اور اپنی موت سے پہلے
۱۸۹۶ جو کرنا ہو سو کر لو قیامت سے پہلے سارے عالم مین دھوان ظاہر ہوگا اور زمین سے ایک عجیب شکل کا جانور نکلیگا ۵ ابو ذر رضی اللہ عنہ بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِكَيٍّ فِي ظُهُورِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوبِهِمْ وَبِكَيٍّ مِنْ قِبَلِ أَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ ق
وَيُرْوَى بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِرَضْفٍ يُحْمَى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُوضَعُ عَلَى حَلَمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتَّى
يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهِ وَيُوضَعُ عَلَى نُغْضِ كَتِفِهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهِ يَتَزَلْزَلُ مسلم مین
ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والون کو داغنے کی اونکی پیٹھون مین داغا جاویگا پسلیون سے
نکلے گا اور اونکی گدیون کی طرف سے داغا جاویگا اونکے ماتھون سے نکلیگا بخاری اور مسلم مین دوسری روایت یون ہی کہ بشارت دے
مال جمع کر رکھنے والون کو گرم پتھر کی جو دوزخ کی آگ مین خوب گرم کیا جاویگا پھر مالدار کی چھاتی کی نوک پر رکھا جاویگا یہان تک
کہ موندھے کی اوپر والی ہڈی سے نکل جاویگا اور مالدار کے موندھے کی اوپر والی ہڈی پر رکھا جاویگا یہان تک کہ اوسکی دونون چھاتیون کی
۱۸۹۷ نوک سے نکل جاویگا اور بخیل تھرتھراویگا ف یہ عذاب مالدار بخیل کو جو نہ دینے والے پر ہوگا ۵ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ بخاری مین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ پہونچاؤ لوگون کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے باتین سنکر نقل کرو اسمین کچھ مضایقہ نہین
ف یعنی لوگون کو شریعت محمدی سکھلانا واجب ہی اگر کچھ زیادہ ہو تو ایک قرآن کی آیت ہی تعلیم کرے ابتدائے اسلام مین بنی اسرائیل
کی کتابون کے دیکھنے سے حضرت نے منع کیا تھا اسواسطے کہ اونکی روایات پر اعتماد نہین مبادا مسلمون کے اعتقاد دیگر جاوین پھر جب
دلون مین اسلام کا عقیدہ مضبوط ہو گیا اور دین حق پر یقین کامل حاصل ہو چکا تو بنی اسرائیل کی روایات نقل کرنے کی اجازت دی
گو یا حق بات کی اور تائید ہوئی لیکن یہ بات ضرور ہی کہ جو روایات بنی اسرائیل کے عقائد اسلام کے مخالف ہون اونکو خرافات جانا چاہیے
۱۸۹۸ ۵ ابن عمر رضی اللہ عنہ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تلاش کرو
۱۸۹۹ شب قدر کو پچھلی سات راتون مین ف یعنی رمضان کے عشرۂ اخیرہ مین ۵ عائشہ رضی اللہ عنہا تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي
الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو رمضان کی
۱۹۰۰ پچھلی دس راتون مین ف یعنی طاق راتون مین ۵ ابن عمر رضی اللہ عنہ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ أَوْ
قَالَ فِي التِّسْعِ الْأَوَاخِرِ مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طلب کرو شب قدر کو پچھلی دس راتون مین
۱۹۰۱ یا یون فرمایا کہ پچھلی سات راتون مین ق ابن مسعود رضی اللہ عنہ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اسواسطے کہ سحر کھانے مین برکت ہی یعنی ثواب اور قوت صوم ق
۱۹۰۲ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ تَصَدَّقُوا فَيُوشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِي بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الَّذِي أُعْطِيهَا
لَئِنْ جِئْتَنَا بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا بخاری اور مسلم مین حارثہ
بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صدقہ دو اور خیرات کرو قریب ہی کہ مرد اپنا صدقہ لیجاویگا تو فقیر کہیگا کہ اگر تو اسکو کل لاتا تو مین

کہ غیر سے قرآن سننا اور مطلق کو غور کرکے رونا مستحب ہی اور ثابت ہوا کہ اپنے پڑھنے سے غیر کے سننے مین تاثیر زیادہ ہوتی ہی ۱۸۶۴ م ابو امامۃ اقرؤا القرآن فانہ یاتی یوم القیمۃ شفیعا لاصحابہ اقرؤا الزہراوین البقرۃ وسورۃ آل عمران فانہما یاتیان یوم القیمۃ کانہما غمامتان او غیایتان او کانہما فرقان من طیر صواف تحاجان عن اصحابہما اقرؤا سورۃ البقرۃ فان اخذہا برکۃ وترکہا حسرۃ ولا یستطیعہا البطلۃ مسلم مین ابو امامہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو کہ یہ بخشاویگا اپنے پڑھنے والون کو قیامت کے دن پڑھو نورانی دو سورتون کو یعنی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کو کہ دونون سورتین قیامت مین آوینگی جیسے دو ابر یا جیسے دو سائبان یا جیسے دو قطار مین صف بستہ چڑیون کی عذاب کو ہٹاوینگی اپنے پڑھنے والون سے پڑھا کرو سورۂ بقرہ کو اسواسطے کہ اوسکا لینا برکت ہی اور اوسکا چھوڑنا پچتاوا ہی اور اوسپر قابو نہین چلتا جادوگرون کا یعنی اسکی برکت سے جادو نہین اثر کرتا ۱۸۶۵ ق جندب بن عبد اللہ اقرؤا القرآن ما ائتلفت قلوبکم فاذا اختلفتم فقوموا عنہ بخاری اور مسلم مین جندب بن عبد اللہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کرین اور جب تمہارے دل اور زبان مین اختلاف پڑے تو اوس سے اوٹھ کھڑے ہو ف یعنی قرات قرآن حضور دل سے چاہیے اور جب دل پریشان ہو تو صرف زبان سے پڑھنا بے لطف ہی بلکہ عجب نہین کہ کثرت خیالات سے کچھ کا کچھ پڑھ جاوے ۱۸۶۶ م ابو ہریرۃ اقیموا الصف فی الصلوۃ فان اقامۃ الصف من حسن الصلوۃ مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سیدھا کرو صف کو نماز مین اسواسطے کہ سیدھا کرنا صف کا نماز کی خوبصورتی ہی ۱۸۶۷ ف راستی صف کی یہ کہ برابر لوگ کھڑے ہون اور درمیان مین فرق نہو خ حذیفۃ التبوا الی من یلفظ بالاسلام وبینی وبینہ حتی احصوا لی کم یلفظ الاسلام فکانوا خمس مائۃ وبینی وبینہ یومئذ ما بین ستۃ مائۃ الی سبع مائۃ وبینی الفا وخمس مائۃ بخاری مین حذیفہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لکھ لاؤ میرے واسطے اونکو جو اسلام کا کلمہ پڑھتے ہون اور دوسری روایت یون ہی کہ شمار کرو کتنے لوگ اسلام کا کلمہ کہتے ہین تو پانچ سو تھے اور ایک روایت یون ہی کہ چھ سو اور سات سو کے اندر تھے اور ایک روایت یون ہی کہ پندرہ سو تھے ۱۸۶۸ ق انس القس لنا غدا ما قمن علیکم یحدثنی قالہ لابی طلحۃ بخاری اور مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تلاش کر لا ایک لڑکے کو اپنے لڑکون مین سے تاکہ میری خدمت کیا کرے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ف مکے سے مدینے مین آکر یا خیبر کے جانے کے وقت یہ حدیث فرمائی ۱۸۶۹ ق ابن عباس الحقوا الفرائض باہلہا فما بقی فہو لاولی رجل ذکر بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ملاؤ فرائض کو فرائض والون سے پھر جو مال باقی رہے سو قریب تر رشتہ دار مرد کا ہی ف فرائض مقرری حصون کو کہتے ہین جو قرآن مین مفصل مذکور ہین جیسے آدھا حصہ لڑکی کا اور چھٹا حصہ باپ کا اور آٹھوان حصہ جورو کا سو فرمایا کہ میت کے مال سے اول فرائض والون کو دیجیو اور اونکو دیکر اگر کچھ مال باقی رہے اوسکو عصبہ پاویگا چنانچہ اسکی تفصیل علم فرائض مین مبسوط ہی خ میمونۃ القوہا وما حولہا واکلوا معہ بخاری مین حضرت میمونہ رضی سے روایت ہی کہ ۱۸۸۰ حضرت نے فرمایا کہ نکال کے پھینک دو جو ہے کو اور اوسکے پاس کے گھی کو اور اپنے باقی گھی کو کھاؤ ف چوہا گھی مین گر پڑا اور مرگیا حضرت سے مسئلہ پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ اوس صورت مین ہی کہ گھی جما ہوا ہو اور اگر گھی پتلا اور پگھلا ہو تو تمام گھی

صباعہ رضہ کی بہن سے فرمایا جب کہ اوسنے حج کرنے کا ارادہ کیا اور وہ بیمار تھی ف جب احرام باندھکے حج کو جاؤ اور راہ مین بیمار ہوجاؤ

۱۹۱۱ یا حیض کے خوف سے نجاسکے تو احرام اوتار ے اور دوسرے سال حج کو قضا کرے م عائشۃ حولی ھذا فانی کلما دخلت فرایتہ ذکرت الدنیا یعنی سترا کان فیہ تماثیل طائر قالہ لہا مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ پردہ اوتار ڈال اسواسطے کہ جب مین اندر آتا ہون اور اوسکو دیکھتا ہون تو دنیا یاد پڑتی ہے مراد وہ پردہ ہے جسمین چڑیون

۱۹۱۲ کی تصویر تھین جسپر حضرت نے حضرت عایشہ رضہ سے فرمایا ف یہ پردہ اوس وقت مین تھا جب تصویر رکھنا حرام نہ تھا ق عبد اللہ بن عمر وخذوا القرآن من اربعۃ من عبد اللہ وسالم ومعاذ وابی بن کعب سالم ھو مولی ابی حذیفہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لو قرآن کو یعنی چار شخصون سے سیکھو عبد اللہ بن مسعود رضہ سے اور سالم رضہ سے

اور معاذ رضہ سے اور ابی بن کعب رضہ سے سالم وہ جو ابو حذیفہ کے آزاد غلام اور متبنّٰی تھے ف حضرت کے وقت مین یہ چار ہی اصحاب

۱۹۱۳ قرآن کے بڑے واقف تھے اسواسطے حضرت نے اونکی اوستادی سند کردی تاکہ لوگ اون سے سیکھین م عبادۃ بن الصامت خذوا عنی خذوا عنی قد جعل اللہ لھن سبیلا البکر بالبکر جلد مائۃ ونفی سنۃ والثیب بالثیب جلد مائۃ والرجم مسلم مین عبادہ بن صامت رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سیکھو مجھ سے سیکھو مجھ سے قرار دے اون عورتون کی

راہ کردی کواری کو کوڑے کے ساتھ سو کوڑے اور برس بھر شہر بدر کرنا اور نکاح والی کو نکاح والے کے ساتھ سو کوڑے اور سنگساری ف

قرآن مین اول یہ حکم تھا کہ بدکار عورتون کو قید کرو یہان تک کہ مرجاوین یا اونکے مقدر مین خدا کچھ راہ نکالے پھر خدا نے یہ راہ نکالی جو حضرت نے فرمائی

امام شافعی رح اور امام احمد رح کے مذہب مین یہی ہے کہ اگر کواری مرد یا کواری عورت حرام کاری کرے تو اوسکی حد یہ ہے کہ کوڑے بھی مارے اور شہر بدر بھی کیجے اور امام اعظم رح کے نزدیک کواری کی حد صرف سو کوڑے اور نکاح والی کی حد صرف سنگساری ہے کوڑون کے ساتھ شہر بدر کرنا اور

سنگساری کے ساتھ کوڑے مارنا درست نہین جمع کرنا دونون کا اونکے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے اسواسطے کہ حضرت نے کئی شخصون کو

۱۹۱۴ سنگسار کیا اور حال انکہ اونکو کوڑے نہین مارے م عمران بن حصین خذوا ما علیھا ودعوھا فانھا ملعونۃ مسلم مین عمران بن حصین رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوتارلو جو کہ اوس اونٹنی پر ہو اور اوسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ لعنتی ہے ف

حضرت سفر مین تھے لعنت کی لفظ سنی پوچھا کہ یہ کیا ہے لوگون نے کہا کہ فلانی عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب

لعنتی ٹھہری تو اوسپر چڑھنا کیا ضرور اوسپر سے اوسکا اسباب اوتار لو اور اوسکو چھوڑ دو اس کلام سے حضرت نے اوس عورت کو جھڑکی دی

۱۹۱۵ تاکہ دوسری بار پھر ایسی حرکت نکرے معلوم ہوا کہ جانور پر لعنت کرنا درست نہین م ابی سعید خذوا ما وجدتم وایس لکم الا ذاک یعنی ما تصدق بہ علی مصاب فی ثمارہ ایتاعھا فلم یبلغ ذلک وفاء دینہ قالہ الغرماء مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لے لو جو تمنے پایا اور اوسکے سوا کچھ تمکو نہ ملیگا ف ایک شخص نے اپنے باغ کے پھل لوگون

سے بیچے اور قیمت لی پھر پھلون پر کوئی آفت پڑی کہ نکمے ہوگئے سو لینے والون نے اپنے مال کا دعوی کیا حضرت نے اصحاب سے کہا کہ اسکو خیرات دو کہ

اپنا قرض ادا کرے اصحاب نے خیرات دی لیکن اتنی خیرات نہ تھی جس سے تمام قرض ادا ہوتا تب حضرت نے قرض خواہون سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے

۱۹۱۶ معلوم ہوا کہ حاکم کو درست ہے کہ محتاج قرضدار کی طرف سے کچھ قرض دلواکے باقی قرض کو معاف کرادیوے ق عائشۃ خذوا من اعمالکم ما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی تملوا بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک عمل اتنے کرو جتنے

حضرت نے فرمایا کہ نظر کیا کرو اونکو جو تمسے کمتر ہین اور نہ دیکھا کرو اونکو جو تمسے اونچے ہین اسواسطے کہ یہ تمھارے حق مین بہتر ہے کہ نہ حقیر جانو گے خدا کی نعمت کو جو تمپر ہے ف یعنی جو لوگ تمسے مال اور صورت اور تندرستی اور ریاست مین کمتر ہون اونکو خیال کیا کرو تاکہ خدا کا شکر تمھارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا مین تمسے افضل ہون اونکو نہ دیکھا کرو نہیں تو ناشکری زبان سے نکلے گی اور ناحق رنج ہوگا

ف سہل بن سعد انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتہم ثم ادعہم الی الاسلام واخبرہم بما یجب علیہم من حق اللہ فیہ ۱۸۸۸

بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چلا جا اپنے طور پر یہان تک کہ جب تو اونکے ڈیرے پر پہونچے پھر اونسے اسلام درخواست کر اور بتلا اونکو جو اوپر خدا کا حق واجب ہے دین اسلام مین یعنی کلمہ اور شریعت کے احکام ف جب حضرت نے علی مرتضی کو فتح خیبر کے واسطے بھیجا تب یہ حدیث فرمائی ق عمر اوف بنذرک قالہ لہ حین قال یا رسول اللہ انی کنت نذرت فی الجاہلیۃ ان اعتکف لیلۃ وفی روایۃ فی المسجد الحرام ۱۸۸۹

بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کر یہ حضرت نے عمر فاروق رضہ سے فرمایا جب اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے کفر مین نذر مانی تھی کہ مین ایک رات اعتکاف کرونگا اور دوسری روایت یون ہے کہ مسجد الحرام یعنی بیت اللہ مین اعتکاف کرونگا ف معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا واجب ہے بشرطیکہ خلاف شرع نہو

ق انس اولم ولو بشاۃ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شادی کا کھانا کر ایک ہی بکری کا سہی ۱۸۹۰

ف عبد الرحمن بن عوف رضہ کے زردی لگی تھی حضرت نے پوچھا کہ یہ کیا ہے اونھون نے کہا کہ مینے نکاح کیا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میسر نہو تو ایک ہی بکری مین ولیمہ ہو سکتا ہے م عائشۃ اجھوا قریشا فانہ اشد علیہا من رشق النبل مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کفار قریش کی ہجو کرو اسواسطے کہ قریش پر ہجو تیر مارنے سے بھی سخت تر ہے ۱۸۹۱

ف یہ حضرت نے شاعر اصحاب سے فرمایا جیسے حسان اور عبد اللہ بن رواحہ ق البراء بن عازب اہجہم او ہاجیہم وجبریل معک قالہ لحسان بن ثابت بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہجو کر کفار قریش کی اور جبرئیل میرے ساتھ ہے یعنی اوسکی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا یہ حضرت نے حسان بن ثابت سے فرمایا م ابن عمر بادروا الصبح بالوتر مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ فجر سے آگے وتر پڑھ لیا کرو ۱۸۹۲

ف یعنی صبح صادق سے پہلے اور جب صبح نمودار ہوئی تو وتر کا وقت نرہا لیکن قضا پڑھنا درست ہے م ابو ہریرۃ بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا او یمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع دینہ بعرض من الدنیا ۱۸۹۳

مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک اعمال کو شتابی کرو فسادون سے پہلے ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی اخیر تاریکی یعنی اندھا دھند زمانہ ہو جاویگا حق باطل کی تمیز نرہیگی صبح کو وقت مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہو جاویگا اپنے دین کو بیچے گا دنیا کے مال سے ف اس حدیث مین ان فسادون کی خبر ہے جو یزید اور سلطنت عمر وانیہ مین واقع ہوئے اس حدیث مین ارشاد ہے کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہو سکین سو کر لیوے م ابو ہریرۃ بادروا العمل سبعا الدجال والدخان ودابۃ الارض وطلوع الشمس من مغربہا وامر العامۃ وخویصۃ احدکم مسلم مین ابو ہریرہ سے ۱۸۹۵

الباب التاسع

۱۹۲۳ جو تمہارے حق مین بہتر ہی اوسکو مین خود بیان کر دیتا ہون تمکو اتنی کاوش کرنا کیا ضرور ہی ق جَابِرٌ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ یعنی دعوی الجاهلیة ای قول الانصاری یا للانصار حین کسعه المهاجری یا للمهاجرین بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑو اوس بات کو کہ وہ بات تو گندی ہی ف حضرت سفر مین تھے ایک انصاری اور مہاجر مین کچھ گفتگو ہو گئی مہاجر نے انصار کی پیٹھ پر لات ماری انصاری نے چیخ ماری کہ ای انصار یو دوڑو اور مہاجر نے اسی طرح مہاجرین کو بلایا دونون طرف کے لوگ جمع ہو گئے حضرت نے یہ شور سنکر فرمایا کہ یہ کفر کا قول یعنی گہار بلانا کسواسطے ہوا اصحاب نے اون دونون شخصون کا حال عرض کیا حضرت نے

۱۹۲۴ یہ حدیث فرمائی ح ابو هريرة دعوه وارتقوا على بوله سجلا من ماء او ذنوبا من ماء فانما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا معسرين بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو اوسکو اور اوسکے پیشاب پر چھوٹا ڈول پانی کا یا بڑا ڈول پانی کا بہادو اسواسطے کہ تم تو بھیجے گئے آسانی کرنے والے اور نہین بھیجے گئے سختی کرنے والے ف ایک گنوار نے حضرت کی مسجد مین پیشاب کر دیا اصحاب نے اوسکو للکارا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے اوسکو بلا کر کہا کہ مسجد عبادت کا مقام ہی یہان پیشاب کرنا مناسب نہین معلوم ہوا کہ نادان کے قصور پر سختی کرنا نچاہیے اور ثابت ہوا کہ زمین کی نجاست پانی ڈالنے اور خشک ہونے سے دور ہو جاتی ہی

۱۹۲۵ ق ابن عمر دعه فان الحياء من الايمان قاله لرجل كان يعظ اخاه في الحياء بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکو نہ چھیڑ اسواسطے کہ شرم تو ایمان کی نشانی ہی یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جو اپنے بھائی سے نصیحت کرتا تھا کہ زیادہ شرم نکیا کر ف یعنی حیا صفت ایمانی ہی ہر حالت مین بہتر ہی اور بیحیائی ہر طرح معیوب ہی ق

۱۹۲۶ ابو سعيد دعه فان له اصحابا يحقر احدكم صلاته مع صلاتهم وصيامه مع صيامهم يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية ينظر الى نصله فلا يوجد فيه شيء ثم ينظر الى رصافه فلا يوجد فيه شيء ثم ينظر الى قذذه فلا يوجد فيه شيء سبق الفرث والدم آيتهم رجل اسود احدى عضديه مثل ثدي المرأة او مثل البضعة تدردر يخرجون على خير فرقة من الناس ويروى على حين فرقة بخاری اور مسلم مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ اور دور کر سو مقرر اوسکے چند ساتھی ہونگے کہ تم مین سے ہر ایک آدمی اپنی نماز کو اونکی نماز کے ساتھ حقیر جانیگا اور اپنے روزے کو اونکے روزے کے ساتھ ناچیز سمجھیگا وے لوگ قرآن پڑھینگے اونکے گلے کی ہنسلیون سے نیچے نہ اوترنیگا یعنی دل مین قرآن کا کچھ اثر نہوگا وے لوگ اسلام سے نکل جاوینگے جیسے جانور کے تیر پار ہو جاتا ہی اوسکی گانسی کو دیکھے تو کچھ خون کا اثر نپاوے پھر اوسکی پاڑھ کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر اوس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے پھر تیر کے پر کو دیکھے تو کچھ اثر نپاوے تیر پار نکل گیا پیٹ کے گوبر اور خون سے یعنی جیسے پار ہوئے تیر مین جانور کا کچھ اثر نہین لگا رہتا اسی طرح اوس قوم مین اسلام کا کچھ اثر نپاوے گا اوس قوم کی پہچان یہ ہی کہ اونمین ایک سیاہ مرد ہوگا جسکی ایک بازو جیسے عورت کی چھاتی یا جیسے گوشت کا لوتھڑا کہ جنبش کیا کریگا آدمیون کے عمدہ تر گروہ پر خروج کرینگے یعنی علی مرتضی رضہ سے باغی ہونگے اور دوسری روایت یون ہی کہ وے لوگ اختلاف اور پھوٹ کے زمانے مین ظاہر ہونگے ف حضرت نے کچھ مال تقسیم کیا ایک شخص جسکا ذوالخویصرہ نام تھا اوسنے حضرت سے کہا کہ انصاف سے تقسیم کر و عمر فاروق رضہ نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اس کافر کو مار ڈالون تب حضرت نے حدیث فرمائی اور خارجی قوم کی خبر دی علی مرتضی نے اوس قوم کو قتل کیا اس حدیث مین

اسکو قبول کرتا اور اب تو مجکو اوسکی حاجت نہین تو نپاویگا کسیکو جو صدقہ قبول کرے ف امام مہدی کے وقت مین مال کی کثرت
ہوگی سب لوگ مالدار ہوجاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو صدقے سو فرمایا کہ اس وقت کو غنیمت جانو جو دینا ہو سو محتاجون کو دو

۱۹۰۳ ق ابو موسیٰ تعاهدوا هذا القرآن فوالذي نفس محمد بيده لهو اشد تفلتا من الابل في
عقلها بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ پڑھا کرو اس قرآن کو سو قسم ہی اوسکی جسکے قابو
مین محمد کی جان ہی کہ البتہ قرآن زیادہ چھوٹ بھاگنے والا ہی اون اونٹون سے جو اپنی رسیون مین بندھے نہین ف اونٹ جہان اپنی
رسی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن سے دور چھوڑا بھولا اسواسطے حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ دور چلا جاوے تاکہ قابو مین رہا ہے

۱۹۰۴ ق ابو هريرة تعوذوا بالله من جهد البلاء ودرك الشقاء وسوء القضاء وشماتة الاعداء
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی پناہ مانگو بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور تقدیر کی برائی سے

۱۹۰۵ اور دشمنون کی خوشنودی سے ف بلا کی مشقت یہ کہ مال تھوڑا ہو اور اولاد بہت م ابو موسیٰ توبوا الى الله فاني
اتوب الى الله في اليوم مائة مرة مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ توبہ کیا کرو خدا کی جناب مین اسواسطے
کہ مین خدا کی جناب مین توبہ کرتا ہون ہر روز سو بار ف یعنی جب پیغمبر معصوم ہر روز سو بار توبہ کرے تو اورون کو زیادہ تر توبہ کرنا لازم ہی

۱۹۰۶ ق ابن عمر توضأ واغسل ذكرك ثم نم بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کر
اور اپنے آلت کو دھو ڈال پھر سو رہا کر ف عمر فاروق رضہ نے کہا کہ رات کو غسل کی حاجت ہو تو کیا کرے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
یعنی اگر اوس وقت غسل نہو سکے تو نجاست کو دھو کر وضو کر کے سو رہے تاکہ روح کو صفائی حاصل ہو جاوے

۱۹۰۷ م ابو هريرة وعائشة توضأوا مما مست النار مسلم مین ابو ہریرہ اور حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو کرو
آگ کی پکی چیز سے ف یہ حدیث منسوخ ہی اول یہی حکم تھا اب یہ حکم نہین اسواسطے کہ عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے بکری کا

۱۹۰۸ پختہ گوشت کھایا اور پہلے وضو سے نماز پڑھی بعد کھانے کے وضو نکیا م ابو هريرة جزوا الشوارب واعفوا اللحى
مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خوب کترا ؤ مونچھون کو اور رکھو داڑھیون کو ف مونچھ کترانا اور داڑھی رکھنا واجب

۱۹۰۹ ہی اور مونچھ نہ کترانا اور داڑھی مونڈانا یا نہایت کترانا کبیرہ گناہ ہی مسلمانون کو خدا توفیق اور غیرت دے م ابن عباس جاءت
عنها ارايت لو كان على امك دين اكنت قاضيته قالت نعم قال اقضوا الله فالله احق بالقضاء
بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے ایک عورت سے فرمایا کہ حج کر اپنی ماں کی طرف سے بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ماں پر قرض ہوتا
تو تو ادا کرتی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا کہ خدا کا قرض ادا کرو اسواسطے کہ خدا کا قرض زیادہ تر ادا کرنے کے لائق ہی ف
ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی سو وہ بدون حج کیے مرگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف امام اعظم رح کے
نزدیک اگر میت کا مال ہو اور اوسنے حج کی وصیت کی ہو تو وارث پر حج کروانا اوسکی طرف سے واجب ہی اور اگر مال نہو یا میت نے وصیت

۱۹۱۰ نکی ہو تو مستحب ہی ق عايشة حجي واشترطي وقولي اللهم محلي حيث حبستني ق اخرى ضباعة
بنت الزبير لما اراد ت ان تحج وكانت وجعة بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
حج کر اور شرط کر لے اور یون کہہ کہ الٰہی جہان تو مجکو روک دیویگا یعنی جہان بیماری غالب ہو جاویگی وہین مین احرام اوتارون گی حضرت نے

۱۹۳۳ معلوم ہوا کہ لڑکوں کو ادب سکھلانا سنت ہی ق انس سموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور کنیت رکھو میری کنیت کو ف کنیت اوسکو کہتے ہین جسپر اب کے لفظ ہو جیسے ابو القاسم اور ابو الحسن حضرت کی کنیت ابو القاسم تھی سو فرمایا کہ اپنی اولاد کا محمد نام رکھو ابو القاسم اونکو نہ کہو مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت بازار مین گئے ایک شخص نے پکارا یا ابا القاسم حضرت اوسکی طرف متوجہ ہوئے اوسنے کہا کہ حضرت مینے آپکو نہین پکارا فلانے شخص کو پکارا تھا حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کے نام اور کنیت رکھنے مین علما کے بہت قول ہین لیکن صحیح قول یہی ہی کہ حضرت کا نام رکھنا تو درست ہی لیکن کسیکو ابو القاسم کہنا بہتر نہین

کسی کو ابو القاسم کہنے کی ممانعت

۱۹۳۴ چنانچہ اسکا مفصل بیان سفر السعادۃ مین موجود ہی ق انس سوا صفوفکم فان تسویۃ الصفوف من تمام الصلوۃ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا برابر کیا کرو اپنی صفون کو اسواسطے کہ صفون کو برابر کرنا نماز کا کمال ہی

۱۹۳۵ مہ ابو ہریرۃ سیروا ھذا جمدان سبق المفردون قالوا وما المفردون یا رسول اللہ قال الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چلو یہ جمدان پہاڑ ہی بڑھ گئے اگے صحابہ نے کہا یا حضرت اگے کونسے ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا کی بہت یاد کرنے والے مرد اور عورتین ف حضرت مکے کی راہ مین چلے جاتے تھے وہان ایک

فضیلت یاد الٰہی

پہاڑ تھا وہ جسکا جمدان نام ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اوس پہاڑ کے پاس کوئی پہاڑ نہین یعنی جیسے یہ پہاڑ منفرد ہی اسی طرح خدا کی یاد کرنے والے بھی اوسکی یاد مین تنہائی دوست اور گوشہ گیر رہتے ہین ترمذی مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگے لوگ وہ ہین جنکو خدا کی یاد پر حرص

۱۹۳۶ اور غلو ہی یاد الٰہی انکے گناہون کے بوجھ کو اوتار ڈالے گی سو وے لوگ قیامت مین ہلکے پھلکے آوینگے مہ علی شقفقۃ خمرا بین الفواطم یعنی ثوب حریر اھداہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیدر دومۃ قالہ لہ والفواطم احداھن فاطمۃ الزھراء والثانیۃ فاطمۃ بنت اسد ام علی والثالثۃ فاطمۃ بنت حمزۃ مسلم مین علی مرتضی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس ریشمی کپڑے کو پھاڑ اور اوڑھنیان بنا کر اون عورتون مین تقسیم کر جنکے فاطمہ نام ہین مراد وہ ریشمی کپڑا ہی جو اکیدر دومہ کے بادشاہ نے حضرت کو تحفہ بھیجا تھا حضرت نے علی مرتضی سے فرمایا اور فاطمہ کے نام کی تین عورتین ہین ایک تو فاطمہ زہرا اور دوسری فاطمہ بنت اسد علی مرتضی کی ماتیسری فاطمہ امیر حمزہ کی بیٹی ف ہر چند ریشمی کپڑا مرد کو حرام ہی لیکن اگر

۱۹۳۷ کوئی تحفہ دے تو قبول کرے اور عورتون کو حوالہ کرے کہ اونکو حلال ہی مہ عمرو بن عبسۃ صل صلوۃ الصبح ثم اقصر عن الصلوۃ حین تطلع الشمس حتی ترتفع فانہا تطلع حین تطلع بین قرنی شیطان وحینئذ یسجد لہا الکفار ثم صل فان الصلوۃ مشہودۃ محضورۃ حتی یستقل الظل بالرمح ثم اقصر عن الصلوۃ فانہ حینئذ تسجر جہنم فاذا اقبل الفیء فصل فان الصلوۃ مشہودۃ محضورۃ حتی تصلی العصر ثم اقصر عن الصلوۃ حتی تغرب الشمس فانہا تغرب بین قرنی الشیطان وحینئذ یسجد لہا الکفار مسلم مین عمرو بن عبسہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ پھر نماز کو موقوف کر جب کہ آفتاب نکلے یہان تک کہ اونچا ہو جاوے اسواسطے کہ آفتاب جب کہ نکلتا ہی تو شیطان کے دونون سینگون کے اندر نکلتا ہی اور اوس وقت کافر آفتاب کو سجدہ کرتے ہین پھر جب آفتاب بلند ہو تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اوس وقت نماز مین عبادت والے موجود اور حاضر ہوتے ہین یہان تک کہ سایہ نیزے کے ساتھ قائم ہو جاوے یعنی دوپہر ہو اور زمین پر سایہ نہ رہے پھر اوس وقت نماز موقوف کر اسواسطے کہ اوس وقت دوزخ بھڑکائی جاتی ہی پھر جب سایہ دوپہر کا ڈھلے

تمسے ہوسکیں اسواسطے کہ خدا ثواب دینے سے نہیں اوداس سے تاجب تک تم عمل کرنے سے نہ اوداس سے ف یعنی عبادت وہی بہتر
۱۹۱۷ جو ہمیشہ ہوسکے جس سے دل نہ اوداس سے ق زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ يَعْنِي
ضَالَّةَ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے بھولی بھٹکی بکری کے حق مین فرمایا کہ لے اوسکو سو وہ تیرے
واسطے ہی یا کسی اور تیرے بھائی کے واسطے ہی یا بھیڑیے کے واسطے ہی ف یعنی اگر تو اوسکو نہ پکڑلیگا تو اور کوئی آدمی لیویگا
۱۹۱۸ اور اگر کوئی نہ لیویگا تو بھیڑیا کھاجاویگا ق جَابِرٌ خُذْ يَا جَابِرُ قُضِبَ عَلَيَّ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ يَعْنِي مَا كَانَ فِي عَهْدِهِ
لِلْأَنْصَارِيِّ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لے ای جابر اور بانی ڈال مجھپر اور بسم اللہ کہہ مراد وہ پانی ہی جو انصاری
۱۹۱۹ کی چھوٹی مشک مین تھا ق عَائِشَةُ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ وَرُوِيَ مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرِي بِهَا بخاری اور مسلم
مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لے ٹکڑا کپڑے کا مشک سے آلودہ پھر اوس سے پاکی حاصل کر ف ایک عورت نے پوچھا
کہ یا حضرت مین حیض کے بعد کس طرح طہارت کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ غسل کے بعد تتے مین مشک لگا کر رکھ لیا کر یعنی تاکہ خون کی بدبو
۱۹۲۰ دفع ہو ق عَائِشَةُ خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكِ وَبَنِيكِ وَوَلَدِكِ وَرُوِيَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ
وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ ق قَالَتْ لِهِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ امْرَأَةِ أَبِي سُفْيَانَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا لے لیا کر خاوند کے مال سے دستور کے موافق جتنا تجکو اور تیری اولاد کو کفایت کرے یہ حضرت نے ہند عتبہ کی بی بی
سفیان کی جورو سے کہا ف ہند نے کہا کہ یا حضرت سفیان مرد بخیل ہی اتنا خرچ نہین دیتا جو تجکو اور میری اولاد کو کفایت کرے
مگر یہ ہوسکتا ہی کہ اوسکی زاد استی مین بقدر حاجت لے لون یعنی اس طرح لینا درست ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ
عورت خاوند کے مال سے اگر بقدر حاجت ضروری کے بدون اوسکی اجازت لیوے تو درست ہی اسواسطے کہ اوسکا حق خاوند پر فرض ہی
۱۹۲۱ ق ابْنُ عَبَّاسٍ دَعُونِي فَالَّذِي أَفَانِيهِ خَيْرٌ وَأَوْصِيكُمْ بِثَلَاثٍ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ
وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ قَالَ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا فَأُنْسِيتُهَا هٰذَا مِنْ
قَوْلِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چھیڑو مجکو جسمین کہ مین نے اس امر
اور مین تمکو تین چیز کی وصیت کرتا ہون کہ نکال دیجو مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے اور انعام دیا کرنا ایلچیون کو جس طرح مین اونکو انعام دیتا تھا
راوی نے کہا کہ تیسری چیز سے حضرت نے سکوت کیا یا کہ اوسکو فرمایا مگر مین بھول گیا یہ قول ہی سلیمان بن ابی مسلم کا جو اس حدیث کا راوی ہی
۱۹۲۲ ف اسکا پورا قصہ حدیث قرطاس مین اسی باب مین ہوچکا ق أَبُو هُرَيْرَةَ دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ
كَانَ قَبْلَكُمْ سُؤَالُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ
بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجسے سوال کرنا چھوڑدو جب تک کہ تمکو چھوڑدون
اور نہ مبتلا ہون تمسے اگلی امتون کو تو اونکے سوال اور اختلاف ہی نے غارت کردیا کہ اپنے پیغمبرون پر اختلاف کرتے تھے سو جب مین تمکو کسی چیز سے
منع کرون تو اوس سے بچا کرو اور جب کہ مین کسی چیز کرنے کا حکم کرون تو اوسکو کیا کرو جتنا کہ تمسے ہوسکے ق حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگو
تمپر حج فرض ہی اسواسطے حج کو ادا کرو تو ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہی حضرت چپ رہے یہان تک کہ اوسنے تین بار یہ پوچھا پھر
حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج کرنا فرض ہوجاتا اور تمسے کبھی نہ ہوسکتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی بیہودہ سوال نکیا کرو

سوار ہو کر حضرت نے ام سلمہ سے فرمایا جب کہ اونھوں نے کہا تھا کہ میں بیمار ہوں ف معلوم ہوا کہ حج میں بیمار کو سوار ہو کر طواف کرنا
۱۹۴۴ درست ہے ھ ابو ہریرہ عُوذُوا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ عُوذُوا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوذُوا بِاللّٰہِ
مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ عُوذُوا بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ پناہ مانگو خدا کی خدا کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی دجال کے فتنے سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنے
۱۹۴۵ اور فساد سے ھ جابر غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِی السَّنَۃِ لَیْلَۃً یَنْزِلُ فِیْھَا وَبَاءٌ لَا یَمُرُّ بِاِنَاءٍ
لَیْسَ عَلَیْہِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَیْسَ عَلَیْہِ وِکَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِیْہِ مِنْ ذٰلِکَ الْوَبَاءِ قَالَ اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ
فَاَلَا عَاجِمُ عِنْدَنَا یَتَّقُوْنَ ذٰلِکَ فِیْ کَانُوْنِ الْاَوَّلِ مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہندر کھا کرو برتن کو
اور دہانہ باندھا کرو مشکہ کا اسواسطے کہ تمام سال میں ایک ایسی رات ہے کہ اوسمیں وبا اوترتی ہے جس برتن اور مشک کو کھلا پاتی ہے
اوسکے اندر وبا گھس جاتی ہے لیث بن سعد مصر کے محدث نے کہا کہ جو عجم کے لوگ ہمارے پاس ہیں کانون اول میں اسکا بچاؤ کرتے ہیں
ف کانون اول رومی مہینا ہے خریف کی آخر فصل میں ہوتا ہے خلاصہ مطلب کہ حدیث میں جو رات کو معین نہیں فرمایا کہ کب
ہوتی ہے لیکن عجم کے لوگ کانون اول میں جانتے ہیں شاید یوں ہے کہ اوس فصل میں ہمیشہ گھر جاتی ہے لیکن سب برس تعیین نہیں تو برتنوں کو ہر رات بند رکھنا چاہیے
۱۹۴۶ ق جابر غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا الْاَسْقِیَۃَ وَاَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ
لَا یَحُلُّ سِقَاءً وَلَا یَفْتَحُ بَابًا وَلَا یَکْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَمْ یَجِدْ اَحَدُکُمْ اِلَّا اَنْ یَعْرُضَ عَلٰی اِنَائِہٖ عُوْدًا
وَیَذْکُرَ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ فَلْیَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَۃَ تُضْرِمُ عَلٰی اَھْلِ الْبَیْتِ بَیْتَھُمْ بخاری اور مسلم میں جابر رضی سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہندر کھو برتن کو اور مونہہ باندھو مشکوں کا اور بند کرو دروازے کو اور گل کیا کرو چراغ کو اسواسطے کہ شیطان مشک
اور دروازے اور برتن کو نہیں کھولتا اور اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو کچھ نہ پاوے تو لکڑی کو برتن پر اڑا رکھ دیوے اور بسم اللہ کہے مقرر جو ہا گھر والوں کو
جلا دیتا ہے یعنی اگر سوتے وقت چراغ روشن رہے تو جو ہا بتی لیجاتا ہے تو گھر میں اکثر آگ لگ جاتی ہے ف حضرت نے اس حدیث میں
۱۹۴۷ آداب سکھلائے کہ بسم اللہ کہہ کے رات کو یہ کام کرنا چاہیے اسمیں بڑے فائدے ہیں م جابر غَیِّرُوا ھٰذَا الشَّیْبَ وَاجْتَنِبُوا
السَّوَادَ مسلم میں جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رنگ بدل ڈالو اسکا کسی چیز سے اور بچو سیاہی سے ف فتح مکے میں ابوقحافہ
صدیق اکبر رضی کے باپ مسلمان ہوئے اونکی داڑھی اور سر کے بال نہایت سفید تھے حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ خضاب کرنا درست ہے لیکن
سیاہ خضاب کرنا مکروہ ہے فقہا کہتے ہیں وسمے کا خضاب درست ہے اسواسطے کہ بعضے اصحاب کرتے تھے وسمے کے سوا اور خضاب سیاہ رنگ
۱۹۴۸ درست نہیں واللہ اعلم ھ ابوھریرۃ فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ کَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ لَمْ یَصِلْ سَنَدَہٗ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ
بخاری میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بھاگ کوڑھی سے جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے بخاری نے اس حدیث کی پوری سند نہیں
۱۹۴۹ بیان کی ف اس بیماری سے آدمی کو نفرت آتی ہے تو بیمار کو زیادہ تر رنج آتا ہے اسواسطے اوسکی صحبت منع فرمائی ھ ابوموسیٰ
فُکُّوا الْعَانِیَ وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ بخاری میں ابوموسیٰ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھڑاؤ قیدی کو
اور کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور خبر عافیت پوچھو بیمار کی ف دشمن سے مظلوم کو چھڑانا قادر پر فرض ہے اور اطعام اور عیادت
۱۹۵۰ فرض کفایہ ہے ھ ابوھریرۃ قَاتِلُوْھُمْ حَتّٰی یَشْھَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاِذَا

۱۹۲۷ جس نشانی کا مرد حضرت نے فرمایا تھا اوسی نشان کا آدمی اوس قوم مین موجود تھا باقی قصہ اس حدیث کا دوسرے باب مین ہو چکا ق جابرؓ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهٗ **ف قالہ** لِعُمَرَ حِيْنَ قَالَ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو چھوڑ اور مت مار کہ لوگ یہ گفتگو نکریں کہ محمد اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہے حضرت نے عمر فاروقؓ سے فرمایا جب عمر نے حضرت سے کہا کہ مجکو حکم ہو تو مین اس منافق کی گردن مارون یعنی عبد اللہ بن اُبی کی **ف** مدینے مین عبد اللہ بن ابی بڑا منافق تھا اوسنے حضرت کی خدمت مین بے ادبی کی عمر فاروقؓ نے اوسکے قتل کی اجازت مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی لوگ حقیقت حال نہ سمجھینگے مجکو سفاک اور خونریز جان کے مسلمان ہونے سے وحشت کرینگے سبحان اللہ حضرت مین کیا حکمت اور حلم تھا

۱۹۲۸ **ق** المُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ يَعْنِي الْخُفَّيْنِ **ق قالہ** بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونکو رہنے دے اور مت اوتار اسواسطے کہ مینے پاک پہنے ہین یعنی دونون موزے کو یہ حضرت نے مغیرہؓ سے فرمایا **ف** مغیرہؓ سے روایت ہے کہ مین سفر مین حضرت کے ساتھ تھا حضرت نے فرمایا کہ تیرے پاس پانی ہی مینے کہا کہ ہان پھر حضرت سواری سے اوترے مینے پانی ڈالا حضرت نے وضو کیا مونہہ اور ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا حضرت موزے پہنے تھے مین جھکا کہ موزے اوتارون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اوتارنے کی کچھ حاجت نہین مینے وضو کرکے اونکو پہنا تھا

۱۹۲۹ **م** عَائِشَةُ دَعِيْهَا وَهَلْ يَكُوْنُ الشَّبَهُ اِلَّا مِنْ قِبَلِ ذٰلِكَ وَاِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ هَا اَشْبَهَ اَعْمَامَهٗ مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونسے تکرار مت کر اور مشابہت نہین ہوتی مگر اسی کے سبب سے اور جب غالب ہوئی عورت کی منی مرد کی منی پر تو لڑکا اپنے ماموون کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر مرد کی منی غالب ہوئی عورت کی منی پر تو لڑکا مشابہ ہوتا ہے اپنے چچون سے **ف** حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پوچھا کہ اگر عورت کو احتلام ہو اور منی کا پانی دیکھے تو غسل کرے حضرت نے فرمایا کہ ہان غسل کرے حضرت عایشہ نے اوس عورت سے کہا تیرا برا ہو کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر عورت کی منی نہ ہوتی تو لڑکا ماموون کی صورت سے کس طرح مشابہ ہوتا

۱۹۳۰ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ رَمَيًا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا بخاری مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیر اندازی سیکھو اے اسمعیل کی اولاد اسواسطے کہ تمھارا باپ تیر انداز تھا **ف** چند انصار تیر اندازی کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ ہم فلانی قوم کے ساتھ ہین یعنی دوسری قوم نے تیر اندازی موقوف کی حضرت نے فرمایا کہ تم کیون نہین تیر اندازی کرتے اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کیونکر تیر لگاوین اور آپ تو اوس قوم کے ساتھ ہین اور ہمارے ساتھ نہین حضرت نے فرمایا کہ تیر لگاؤ مین تم سبکے ساتھ ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار حضرت اسمعیل کی اولاد ہین تیر اندازی کی اسواسطے تاکید فرمائی کہ جہاد کا وسیلہ ہی

۱۹۳۱ **ق** جَابِرُ بْنُ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ **ق قالہ** بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا عبد الرحمن نام رکھ **ف** جابرؓ سے روایت ہے کہ ہماری قوم مین ایک شخص کے بیٹا پیدا ہوا اوسنے قاسم نام رکھا پھر اوسنے حضرت کو خبر دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۹۳۲ **ق** عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ بخاری اور مسلم مین عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ کہہ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اور اوس طرف سے کھا جو تیرے قریب ہو **ف** عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ مین لڑکا تھا اور رکابی کے ہر طرف سے کھاتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے

۱۹۵۶ ہمارے پاس خبر لے آیہ حضرت نے جنگ خندق کی رات فرمایا ☆ حُذَیفَۃُ قُمْ یَانَوَّامَانُ ق آلہٗ صُبَیحَۃَ لَیلَۃٍ
الاحزاب مسلم مین حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھہ اُو سُوتُو یہ حضرت نے حذیفہ رضہ سے فرمایا جنگ خندق کی فجر کو
ف جنگ خندق مین کفار نے کئی دن تک مدینہ گھیرا ایک رات نہایت سرد ہوا چلی لوگ بدحواس ہوگئے تب حضرت نے حذیفہ کو خبر کے
واسطے بھیجا پھر حذیفہ کو اپنا کمبل اوڑھایا اونکو خوب نیند غفلت کی آگئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی مفصل قصہ جو تھے باب مین گذرا

۱۹۵۷ حَمَّا اَبُوْ سَعِیدٍ قُولُوا اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبدِکَ وَرَسُولِکَ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اٰلِ اِبرَاھِیمَ وَبَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکتَ عَلٰی اٰلِ اِبرَاھِیمَ وَاٰلِ اِبرَاھِیمَ بخاری مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون درود پڑھو
کہ الٰہی اپنی مہر کر محمد پر جو تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہی جیسے تو نے ابراہیم پر مہر کی اور برکت کر محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم

۱۹۵۸ پر اور ابراہیم کی آل پر ق اَبُو حُمَیدِ السَّاعِدِیِّ قُولُوا اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا
صَلَّیتَ عَلٰی اِبرَاھِیمَ وَبَارِک عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکتَ عَلٰی اٰلِ اِبرَاھِیمَ اِنَّکَ
حَمِیدٌ مَّجِیدٌ بخاری اور مسلم مین ابو حمید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ درود کو یون کہا کرو کہ الٰہی اپنی مہر کر محمد پر اور اوسکی بیبیون پر
اور اوسکی اولاد پر جیسے تو نے مہر کی ابراہیم پر اور برکت کر محمد پر اور اوسکی بیبیون پر اور اوسکی اولاد پر جیسے تو نے برکت کی ابراہیم پر شک

۱۹۵۹ تو سب خوبیون سراہنے والا ہی ☆ اُمِّ سَلَمَۃَ قُولِی اللّٰھُمَّ اغفِرلِی وَلَہٗ وَاَعقِبنِی مِنہُ عُقبٰی حَسَنَۃً ق آلہٗ
لَمَّا حِینَ مَاتَ اَبُو سَلَمَۃَ مسلم مین حضرت ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یون کہہ کہ الٰہی مجکو بخش اور اوسکو یعنی خاوند کو
اور اوسکے بعد مجکو اوسکا نیک بدلا دے حضرت نے حضرت ام سلمہ رضہ سے فرمایا جب کہ ابو سلمہ کا انتقال ہوا ف حضرت ام سلمہ کے اول

۱۹۶۰ خاوند یعنی ابو سلمہ کا جب انتقال ہوا تب حضرت نے اونکو یہ تعلیم کی حق تعالیٰ نے دعا قبول کی حضرت سے اونکا نکاح ہوا ق اَبُو سَعِیدٍ
قُومُوا اِلٰی سَیِّدِکُم اَوْ اِلٰی خَیرِکُم یَعنِی سَعدَ بنَ مُعَاذٍ فَقَعَدَ عِندَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اِنَّ ھٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلٰی حُکمِکَ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو اپنے سردار کی طرف یا یون
فرمایا کہ اپنے سے افضل اور بہتر کی طرف یعنی سعد بن معاذ کی طرف پھر سعد حضرت پاس بیٹھے تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہودی تیری تجویز پر
راضی ہوکر اترے ہین ف بنی قریظہ ایک قوم تھی یہود کی حضرت سے اونھون نے عہد شکنی کی تھی حضرت نے اونکا قلعہ گھیرا تھا وے لوگ
اس بات پر راضی ہوئے کہ سعد بن معاذ جو ہمارے حق مین تجویز کرین سو ہمکو قبول ہی سعد زخمی تھے حضرت نے اونکو مدینے سے بلایا جب وے آئے
تب حضرت نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سعد نے اونکے قتل کرنے کا حکم دیا چنانچہ اوس قوم کے مرد قتل ہوئے اور عورتین اور لڑکے لونڈی غلام ہوئے
بعضے علمانے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار اور علما کی تعظیم کے واسطے قیام کرنا درست ہی اور بعضون نے جواب دیا ہی کہ یہ قیام تعظیم
کے واسطے نہ تھا بلکہ سعد زخمی تھے اونکے سنبھالنے کے واسطے حضرت نے قیام کا حکم کیا تھا چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ایک دوسرے
کے واسطے نہ قیام کیا کرو جیسے عجم کے لوگ کرتے ہین اور بعضے علمانے فرمایا ہی کہ قیام افراط تعظیم کے واسطے مکروہ ہی اور اہل علم اور دین کی

۱۹۶۱ تکریم کے واسطے درست ہی ☆ اَنَسٌ قُومُوا اِلٰی جَنَّۃٍ عَرضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرضُ ق آلہٗ حِینَ دَنَا
الْمُشرِکُونَ یَقُومُ بِدَنَہٖ صحیح مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو اوس بہشت کی طرف جسکا پھیلاؤ آسمان اور
زمین کے برابر ہی حضرت نے اوس وقت فرمایا جس وقت جنگ بدر مین مشرک نزدیک آگئے ف یعنی اونکو قتل کرو اسواسطے کہ اونکا

اور بڑھ چلے تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اوس وقت عبادت والے نماز میں موجود اور حاضر ہوتے ہیں یہان تک کہ عصر کی نماز سے تو فراغت پاوے
پھر نماز کو موقوف کر یہان تک کہ آفتاب ڈوب جاوے اسواسطے کہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے اندر ڈوبتا ہی اور اوس وقت آفتاب کو
کافر سجدہ کرتے ہین ف عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہی کہ حضرت مدینے مین تشریف لائے تو مینے حضرت سے نماز کے وقت پوچھے تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی ہر وقت نماز پڑھنا درست ہی لیکن تین وقت درست نہین طلوع غروب کے وقت تو اسواسطے منع ہی کہ اوسوقت آفتاب
کو کافر سجدہ کرتے ہین تو مسلمانون کو اونکی مشابہت سچاہیے اور دوپہر کو دوزخ بھڑکائی جاتی ہی جلال کا وقت ہی ۱۹۳۸ ع عمران بن حصینؓ صل قائما
فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلی جنب ق لہ بخاری مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھکھڑے
ہوکر اور اگر تجسے نہوسکے تو بیٹھکے پڑھ سو اگر بیٹھے کے بھی نہوسکے تو لیٹکے پڑھ یہ حضرت نے عمران سے فرمایا ف عمران سے روایت
ہی کہ مجکو بواسیر کی بیماری تھی مینے حضرت سے اسکا مسئلہ پوچھا حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیمار کو ہر طرح نماز پڑھنا درست ہی خواہ
کھڑے خواہ بیٹھے خواہ لیٹے ۱۹۳۹ ق عبد اللہ بن مغفل صلوا قبل صلوۃ المغرب صلوا قبل صلوۃ المغرب
قال فی الثالثۃ لمن شاء کراھیۃ ان یتخذھا الناس سنۃ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مغفلؓ سے روایت
ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب سے پہلے حضرت نے تیسری بار مین فرمایا کہ جو چاہے سو نماز پڑھے یہ اسلئے
فرمایا کہ لوگ اوسکو سنت مؤکدہ نجانین ف لوگون نے پوچھا کہ مغرب کے پہلے نماز درست ہی یا نہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
۱۹۴۰ ہرچند مغرب سے پہلے نماز درست ہی لیکن تاکید اور التزام نچاہیے کہ ادائے فرض مین تاخیر ہوجاوی ق حباب بن الارت صنعوا
مما یلی رأسہ واجعلوا علی رجلیہ من الاذخر یعنی مصعب بن عمیر حین استشھد باحد بخاری اور
مسلم مین حبابؓ بن ارتؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس کملی کو اوسکے سر کی طرف ڈالو اور اوسکے دونون پاؤن پر گھاس رکھو
یعنی مصعب بن عمیر کے جب کہ وے جنگ احد مین شہید ہوئے ف جب مصعب شہید ہوئے تو سوا ایک کملی کے کفن میسر نہ آیا اور کملی بھی
ایسی چھوٹی تھی کہ اگر سر پر ڈالتے تھے تو پاؤن کھلتے تھے اور اگر پاؤن پر ڈالتے تھے تو سر کھلتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ
۱۹۴۱ جب کچھ میسر آوے تو کفن مین ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہی م سعد بن ابی وقاص ضعہ من حیث اخذتہ ق لہ
لہ یعنی سیفا استوھبہ من الغنائم مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکو رکھ دے جہان سے
تو نے اوسکو لیا ہی ف غنیمت کے مال سے سعد بن ابی وقاص نے ایک تلوار اوٹھائی اور حضرت سے مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
۱۹۴۲ غنیمت کے مال مین سب غازیون کا حق ہی بے تقسیم تجکو کیونکر ملے م عثمان بن ابی العاص ضع یدک علی الذی یألم من جسدک
وقل بسم اللہ ثلثا وقل سبع مرات اعوذ باللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر ق لہ
مسلم مین عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجسے فرمایا کہ وہان اپنا ہاتھ رکھ جہان تیرے بدن مین درد ہوتا ہی اور بسم اللہ تین بار اور
اور سات بار کہہ اعوذ باللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کی اور اوسکی قدرت کی اوس چیز کے شر سے
جسکا مجکو غم اور خوف ہی ف مصابیح مین عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہی کہ مینے اپنے درد اور بیماری کی حضرت سے شکایت کی
۱۹۴۳ تب حضرت نے یہ دعا فرمائی مینے دعا پر عمل کیا مجکو شفا حاصل ہوئی ق ام سلمۃ طفی من وداء الناس وانت راکبۃ
قالہ لھا لما قالت لہ انی اشتکی بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو طواف کر لوگون کے پیچھے

الباب التاسع

اور یہ جو فرمایا کہ آپ کو مُردوں میں شمار کر یعنی پریشانی اور تشویش دنیا کا سبب موت کی غفلت ہے اور جب موت یاد رکھے تو سب مشکل آسان ہے شعر چو آہنگ رفتن کند جان پاک ۔ چہ بر تخت مردن چہ بر روی خاک ۔ یہ حدیث زہد اور درویشی کی جڑ ہے اللہ ہماری آنکھیں کھولے اور اسپر عمل نصیب کرے آمین ف ابو ایوب کیلوا طعامکم یبارک لکم فیہ بخاری میں ابو ایوب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تولا کرو اپنے اناج کو تمہارے لیے اوسمیں برکت ہوگی ف یعنی مول لیکر تولنا چاہیے کہ اگر کم ہو تو طلب کیجیے اور اگر زیادہ ہو تو غیر کا حق پھیر دیجیے اور ہر روز تول کر گھر میں خرچ کرنا بھی حکمت سے خالی نہیں کہ حساب سے خرچ ہو ضرورت سے نہ زیادہ ہو نہ کم ع ابو سعید لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ مسلم میں ابو سعید رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سکھلاؤ اپنے مُردوں کو لا الہ الا اللہ ف یعنی مرنے کے وقت لا الہ الا اللہ پکار کے کہو تاکہ مرنے والا بھی سُنکے کہے اور یوں نہ اوس سے کہنا چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہہ کہ شاید بدحواسی سے انکار کر بیٹھے ع ابو ہریرۃ لیاخذ کل رجل برأس راحلتہ فان ھذا منزل حضر نافیہ الشیطان قالہ غداۃ لیلۃ التعریس مسلم میں ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ پکڑے رہے ہر ایک مرد اپنے اونٹ کے سر کو سو مقرر یہ منزل ہے کہ اسمیں ہمارے پاس شیطان آیا یہ حضرت نے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا ف جنگ خیبر سے پلٹتے آخر شب حضرت اور تمام لوگ سو گئے فجر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ مکان ہے شیطان کا ایسا نہو کہ شیطان کسیکے اونٹ کو بھگا دے تو ہوشیاری کرنا چاہیے ق عایشۃ لیصل احدکم نشاطہ فاذا کسل او فتر فقعد ویروی فلیقعد بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھا کرے ہر ایک شخص جب تک خوش دل اور چست رہے پھر جب کاہل یا سست ہو تو بیٹھ رہے اور دوسری روایت یوں ہے کہ اوسکو بیٹھ رہنا چاہیے ف انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے مسجد میں رسی لٹکی دیکھی پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا کہ حضرت زینب کا دستور ہے کہ جب تہجد کی نماز میں سست ہو جاتی ہیں تو اسکو تھامتی ہیں یعنی ہمیں حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سستی میں نفل نماز پڑھنا بے لطف ہے ع جابر لیصل من شاء منکم فی رحلہ قالہ فی یوم مطیر فی سفر مسلم میں جابر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھ لیوے جو شخص تم میں سے چاہے اپنے بستر پر یہ حضرت نے مینہہ برسنے کے دن سفر میں فرمایا ف معلوم ہوا کہ مینہ کے عذر سے جماعت میں نہ حاضر ہونا درست ہے ع ابن مسعود لیلینی منکم اولوا الاحلام والنہی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم وایاکم وھیشات الاسواق مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چاہیے کہ تم میں سے عقلمند اور ہوشیار لوگ میرے قریب ہوا کریں پھر اونکے بعد وے لوگ ہوا کریں جو اون سے میل رکھتے ہوں پھر وہ لوگ جو اونسے میل رکھتے ہوں اور تم بچو بازاروں کی بک بک سے یعنی مسجد اور جماعت میں بازار کی طرح شور اور ہجوم نکرو ف عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت کا دستور تھا کہ جماعت کے وقت ہمارے مونڈھوں کو ملاتے تھے اور فرماتے تھے کہ برابر ہو جاؤ اور قیام میں مختلف نہو نہیں تو تمہارے دلوں میں اختلاف پڑ جاویگا پھر حضرت یہ حدیث فرماتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے قریب اہل علم اور متحمل لوگ رہوں تاکہ مسائل کو سیکھیں اور اگر امام کو سہو واقع ہو تو اوسکو خبردار کریں اور علماء کے بعد درجہ بدرجہ لوگ صف میں کھڑے ہوں ابوبکر صدیق رضؓ کا دستور تھا کہ نماز میں حضرت کے پیچھے برابر کھڑے ہوتے تھے اوس جگہ دوسرا شخص نہیں کھڑا ہوتا تھا ع ابو سعید لینبعث من کل رجلین احدھما والاجر بینھما یعنی فی الجماد قالہ لبنی حیان حین بعث الیھم بعثا مسلم میں ابو سعید رضؓ سے روایت ہے کہ

۱۹۶۸ بلکہ نبی کی بھول بھی اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور فرشتے بھی بھولتے ہیں

۱۹۶۹ یہ حدیث بھی ہے

۱۹۷۰ موت کی یاد دنیا کی تمام مشکلوں کو آسان کر دیتی ہے اور سب کاموں کو سہل

۱۹۷۱

۱۹۷۲

۱۹۷۳

۱۹۷۴

فعلوا ذلك فقد منعوا منك دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم على الله ف لام كعلي
يوم خيبر مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قتل کرو اوسکو یہان تک کہ وے گواہی دین کہ خدا کے سوا کوئی معبود
برحق نہین اور محمد خدا کا رسول ہے پھر جب اونھون نے یہ کیا تو تجھسے اپنے خون اور مال بچا لے مگر حق بات پر اور حساب اونکا خدا پر ہے
حضرتؐ نے علی مرتضیٰؓ سے فرمایا جنگ خیبر کے دن ف یعنی جب کافر نے کلمہ پڑھا تو اوسکی جان مارنا اور مال لوٹنا درست نہین ہے
لیکن خون کے بدلے خون ہوگا اور اگر مال ہوگا زکوۃ لیجاویگی اور اگر وے اپنی جان اور مال بچانے کے واسطے کلمہ پڑھلیوینگے اور دل سے کافر رہینگے
تو قضا اون سے حساب کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہے ف ابوہریرہؓ اوسددوا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے ۱۹۵۱
فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست پر چلو ف یعنی عبادت بلکہ ہر چیز میں افراط اور تفریط سے بچو عبادت میں اگر کثرت
بہتر ہو جو افسردہ اور ملول کر ڈالے نہ ایسی قلت اچھی کہ دل پر اوسکی کچھ تاثیر نہو ف جویریہ زوج النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم قرأ بيده فقد بلغت محلها يعني عظما من شاة أعطيته مولاتها من الصدقة مسلم میں ۱۹۵۲
حضرت جویریہؓ حضرت کی بی بی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوس گوشت کو میرے پاس لا اسواسطے کہ زکوۃ یا خیرات اپنے مقام کو پہونچ گئی
ف حضرتؐ نے کھانا مانگا حضرت جویریہؓ نے کہا کہ یا حضرت اس وقت کچھ حاضر نہین لیکن بیری آزاد لونڈی کو خیرات کا گوشت
ملا ہے وہ حاضر ہے حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند کو تو اور خیرات ہمکو درست نتھی لیکن اول جب محتاج کو ملی اور محتاج نے دوسرے شخص
کو دی تو اوسکو درست ہوگئی ف طارق بن اشیم قل اللهم اغفر لي وارحمني وعافني وارزقني فان هؤلاء ۱۹۵۳
يجمع لك دنياك وآخرتك ف لرجل قال يا رسول الله كيف أقول حين أسأل ربي مسلم میں
طارق بن اشیمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھکو یہ دعا پڑھکر اللهم اغفر لي وارحمني وعافني وارزقني یعنی الٰہی مجھکو بخش
اور مجھپر رحم کر اور مجھکو عافیت اور روزی میں رکھ اور مجھکو روزی دے سو مختصر سے لفظون میں تیرے دین اور دنیا کی بہتری کی جامع ہین حضرتؐ نے
اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا کہ یا رسول اللہ میں کیونکر کہا کرون جب اپنے رب سے سوال کیا کرون ف سعد بن ابي وقاص قل لا إله ۱۹۵۴
إلا الله وحده لا شريك له الله أكبر كبيرا والحمد لله كثيرا سبحان الله رب العالمين لا حول
ولا قوة إلا بالله العزيز الحكيم قال فهؤلاء لربي فما لي قال قل اللهم اغفر لي وارحمني واهدني
وارزقني وعافني شك الراوي في عافني ف لأعرابي جاءه فقال يا نبي الله علمني
كلاما أقوله مسلم میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یون کہا کر کہ سوا خدا کے کوئی پرستش کے لائق نہین وہ
اکیلا مالک ہے اوسکا کوئی شریک نہین خدا سب سے بزرگ تر بڑائی والا اور سب تعریفین بہت سی خوبیان خدا ہی کے واسطے ہین پاک ہے خدا جہان کا
مالک گناہ سے بچاؤ نہ بندگی کی طاقت بدون خدا کی مدد کے جو سب پر غالب حکمت والا ہے اوس جنگلی آدمی نے کہا کہ یہ تو خدا کی تعریف ہوئی میرے
پھر مجھکو کیا یعنی میرے فائدے کی چیز کیجیے فرمایا ہے حضرتؐ نے فرمایا یون کہا کر کہ الٰہی مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو ٹھیک راہ پر چلا اور مجھکو
روزی دے اور مجھکو عافیت میں رکھ راوی کو شک ہے کہ حضرتؐ نے عافیت کی لفظ فرمائی یا نہین یہ حضرتؐ نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جو حضرتؐ
پاس آیا تو اوسنے کہا کہ اپنے خدا کے پیغمبر مجھکو کوئی ایسا کلام سکھلائیے جسکو مین کہا کرون ف حذيفة قم يا حذيفة ۱۹۵۵
فأتنا بخبر القوم ف لليلة الأحزاب مسلم میں حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوٹھ اے حذیفہ اور ہمارے قوم کی

الی الناس قولہ حین اشتد وجعہ فی مرضہ الذی مات فیہ بخاری میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ اوندھیرے اوپر سات مشکیں جنکے دہانے کھلے ہوں تاکہ میں لوگوں کو وصیت کروں یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا
جب حضرت کو درد کی شدت ہوئی اوس بیماری میں جسمیں حضرت کا انتقال ہوا ف حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ جب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی تو ہمنے حضرت کو ایک تغار میں بٹھلایا اور اون مشکوں سے پانی ڈالنا شروع کیا یہانتک کہ حضرت نے اشارہ
کیا کہ بس پھر حضرت باہر نکلے اور نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا معلوم ہوا کہ حضرت کو بیماری میں گرمی کی کمال شدت تھی

۱۹۸۱ یہ زہر کا اثر تھا جو خیبر میں یہودی عورت نے دیا تھا ق انس یسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا
بخاری اور مسلم میں انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگوں سے نرمی اور آسانی کرو اور سخت نہ پکڑو اور تسکین
اور دلاسا دو اور نہ بھڑکاؤ ف یعنی نرمی چاہیئے تاکہ لوگ دین سیکھیں بدخلقی اور سختی لازم نہیں کہ لوگ وحشت کریں

الباب العاشر

۱۹۸۲ یہ دسواں باب ہے اسکے اول میں وے حدیثیں ہیں جنکے سر پر لام تاکید ہے ع عمر لاخرجن الیہود والنصاری
من جزیرۃ العرب حتی لا ادع فیہا الا مسلما مسلم میں عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں ضرور
نکال دونگا یہود اور نصاری کو عرب کے ٹاپو سے یہانتک کہ سوائے مسلمان کے اوسمیں کسیکو نہ چھوڑونگا ف عرب مبدا اسلام ہے
تو حکمت یہی تھی کہ وہاں سوائے مسلمانوں کے کوئی نہ رہے چنانچہ فاروق اعظم رضہ نے بموجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ سے نکالا اور شام میں رکھا

۱۹۸۳ ق سہل بن سعد لاعطین الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ
اللہ ورسولہ یعنی علی رضی اللہ عنہ ق قالہ یوم خیبر بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ مقرر میں کل علم دونگا اوس مرد کو جسکے ہاتھوں پر خدا فتح کریگا وہ خدا اور رسول کو چاہتا ہے اور خدا اور رسول اوسکو
چاہتے ہیں یعنی علی مرتضی کو یہ حضرت نے جنگ خیبر کے دن فرمایا ف جنگ خیبر میں جسوقت حضرت نے جب یہ فرمایا تو رات کو اصحاب جمع ہوئے کہ
کہ دیکھیے یہ دولت کسکو نصیب ہو صبح کے وقت حضرت کی خدمت میں اصحاب حاضر ہوئے ہر ایک شخص اسکا امیدوار تھا سو حضرت نے

فضیلت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کہ علی مرتضی کہاں ہیں لوگوں نے کہا کہ یا حضرت اونکی آنکھیں آئی ہیں حضرت نے اونکو بلایا اور لب مبارک اونکی آنکھ پر لگائی اوسی وقت
صحت ہو گئی پھر حضرت نے اونکو علم دیا خدا نے اونکے ہاتھ پر فتح نصیب کی اس حدیث سے علی مرتضی رضہ کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی

۱۹۸۴ خ ابو سعید بن المعلی لاعلمنک سورۃ ہی اعظم السور فی القرآن ق قالہ بخاری میں ابو سعید
بن معلی رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ البتہ میں تجھکو ایک سورت سکھلاؤنگا جو قرآن کی سب سورتوں سے بزرگ اور افضل ہے ف

۱۹۸۵ مراد سورۂ فاتحہ ہے چنانچہ ساتویں باب میں مذکور ہوچکا ع ابو ہریرۃ لان اقول سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ
الا اللہ واللہ اکبر احب الی مما طلعت علیہ الشمس مسلم میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور

۱۹۸۶ الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ کا کہنا میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہے جس پر آفتاب کی چمک پڑتی ہے ع ایوب بینما ایوب یغتسل فخر علیہ
رجل جراد من ذہب فجعل ایوب یحثی فی ثوبہ فناداہ ربہ الم اکن اغنیتک عما تری قال بلی وعزتک ولکن لا غنی بی عن
برکتک بخاری میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ ایوب نبی غسل کرتے تھے کہ سونے کی ٹڈیاں اونپر گریں ایوب نبی اونکو کپڑے میں بھرنے لگے
خدا نے اونکو پکارا کہ اے ایوب کیا میں نے تجھکو اس سے غنی نہیں کیا جو تو دیکھتا ہے ایوب نے کہا کہ ہاں خدا کی عزت کی قسم لیکن میں تیری برکت سے بے پروا نہیں ہوں

ف حضرت ایوب نبی کو خدا نے بیشمار دولت دی تھی ف

۱۹۶۲ قتل کرنا یا شہید ہونا ہر طرح بہتر ہو کہ اوسکا عوض بہشت ہی **ق** ابن عباس فَقُوْمُوا عَنِّیْ وَلَا یَنْبَغِیْ عِنْدَ النَّبِیِّ التَّنَازُعُ وَیُرْوٰی عِنْدَ نَبِیٍّ تُنَازِعُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اٹھو میرے پاس سے اور لائق نہین میرے پاس جھگڑا کرنا اور دوسری روایت یون ہی کہ پیغمبر پاس جھگڑا مناسب نہین **ف** حضرت نے مرض الموت مین دوات قلم مانگا بعضون نے کہا لاؤ بعضون نے کہا کچھ ضرور نہین کہ حضرت کو لکھانے مین تکلیف ہوگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ اسی باب مین مفصل ہو چکا

۱۹۶۳ **ق** ابوھریرۃ رضہ کُخْ کُخْ لِاَرْمِیْ بِھَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَۃَ وَیُرْوٰی لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَۃُ **قالہ** لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا حِیْنَ اَخَذَ تَمْرَۃً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَۃِ فَجَعَلَھَا فِیْ فِیْہِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اچھی اچھی اسکو پھینک دے کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ کو زکوۃ نہین کھاتے اور دوسری روایت یون ہی کہ ہمکو زکوۃ حلال نہین حضرت نے امام حسن رضہ سے فرمایا جب اونھون نے زکوۃ کی کھجورون سے ایک کھجور اوٹھالی اور اپنے مونہہ مین رکھلی **ف** حضرت امام حسن اوس وقت مین لڑکے تھے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سادات کو زکوۃ کا مال حرام ہی

۱۹۶۴ **ق** جَابِرٌ کُلْ فَاِنِّیْ اُنَاجِیْ مَنْ لَّا تُنَاجِیْ یَعْنِی الطَّعَامَ الْمَطْبُوْخَ **قالہ** لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو کھا اسواسطے کہ مین کانا پھوسی کرتا ہون اوس سے جس سے تو کانا پھوسی نہین کرتا **ف** حضرت کے روبرو پکا ساگ آیا اوسمین کُرّاث کی بو آئی حضرت نے اوسکو نہ کھایا کسی صحابی سے فرمایا کہ تو کھا صحابی نے دیکھا کہ حضرت نہین کھاتے ہین تو اوسنے بھی ہاتھ کھینچا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکا کُرّاث کھانا ہر چند حلال ہی مگر مین اس عذر سے نہین کھاتا کہ مجھسے اور جبرئیل سے کلام ہوا کرتا ہی اور اونکو اسکی بو سے نفرت ہی

۱۹۶۵ **ق** ابن عمر رضہ کُلُوْا فَاِنَّہٗ حَلَالٌ وَّلٰکِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ طَعَامِیْ یَعْنِی الضَّبَّ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اسواسطے کہ سوسمار یعنی گوہ حلال ہی ولیکن وہ ہماری خوراک نہین **ف** حضرت ایک مجلس مین تھے سوسمار کا گوشت پختہ آیا کسیںنے کہا کہ یا حضرت یہ سوسمار کا گوشت ہی تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ حلال ہی لیکن قریشی لوگ اسکو نہین کھاتے یعنی شرعی کراہیت نہین طبعی کراہیت ہی امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک سوسمار حلال ہی اور یہی حدیث اونکی دلیل ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال نہین اونکے نزدیک یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا

۱۹۶۶ **ق** ابن عمر رضہ کُلُوْا مِنَ الْاَضَاحِیِّ ثَلٰثًا ھٰذَا حَدِیْثٌ مَّنْسُوْخٌ بِمَا ذَکَرْنَا مِنْ قَبْلُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہی چنانچہ اسکا ذکر ہم آگے کر چکے ہین

۱۹۶۷ **ق** ابن عمر رضہ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ کَاَنَّکَ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ فِیْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا مین مسافر کی طرح یا کہ جیسے راہ چلتا اور اپنی جان کو قبر والے مردون مین گن رکھ **ف** عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے میرے دونون مونڈھون کو پکڑا پھر یہ حدیث فرمائی اور عبداللہ بن عمر رضہ یون کہا کرتے تھے کہ جب تو صبح کرے تو شام کا منتظر مت رہ اور جب شام ہو تو صبح کی توقع مت رکھ اور صحت کی تیاری بیماری کے خیال سے جو عمل کرنا ہو سو کر یعنی صحت کو غنیمت جان بیماری مین کچھ نہین ہو سکتا اور زندگی مین موت کا سامان کر حدیث مین یہ جو فرمایا کہ مسافر اور راہ چلنے والے کی طرح گذران کر یعنی جیسے مسافر سفر مین زیادہ بکھیڑا نہین کرتا اور ہر دم اپنا وطن یاد کرکے زاد راہ کی فکر مین رہتا ہی اسی طرح مومن کو لازم ہی کہ دنیا کو سرائے جان کے بیہودہ حرص کو مار کر اپنے اصلی وطن سے غافل نہو ہر دم وہان کا سامان کرتا رہے

علی العموم ظاہر ہی یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم ہو گئے بلکہ تعزیہ داروں اور پرستوں نے ایسے اختراعات نکالے ہین کہ یہود اور نصاریٰ
کو بھی ہرگز نہین ہوئے ق النعمان بن بشیر لتسوون صفوفکم او لیخالفن الله بین قلوبکم بخاری اور مسلم مین نعمان ۱۹۹۳
بن بشیر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برابر کرو اپنی صفون کو نہین تو خدا پھوٹ ڈال دیگا تمھارے دلون مین ف یعنی جماعت کی
صف برابر ہونے کا یہ اثر ہی کہ آپسمین اختلاف پر جاویگا اور تکرار ہوگی تو رنج ہوگا ق ابن مسعود لله افرح بتوبة ۱۹۹۴
عبده المؤمن من رجل نزل فی ارض دویة مهلکة معه راحلته علیها طعامه وشرابه فوضع رأسه فنام نومة واستیقظ وقد ذهبت راحلته فطلبها حتی اذا اشتد علیه الحر والعطش او ما شاء الله قال ارجع الی مکانی الذی کنت فیه فانام حتی اموت فوضع رأسه علی ساعده لیموت فاستیقظ فاذا راحلته عنده علیها زاده وشرابه فالله اشد فرحا بتوبة العبد المؤمن من هذا براحلته وزاده بخاری اور مسلم مین عبد الله بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی اپنے ایماندار بندے کے
توبہ کرنے سے اوس مرد سے بھی زیادہ تر فرحت ناک ہوتا ہی جو جنگل میدان ہلاکی کے مکان مین اوترا اوسکے ساتھ سواری تھی اوسپر اوسکا
کھانا اور پانی تھا سو اوس مرد نے اپنے سر کو زمین مین رکھا پھر ایک نیند سو کر اس حال مین جاگا کہ اوسکی سواری جا چکی تھی سو اوسنے
اوسکی تلاش کی یہان تک کہ جب دوپہر گرمی اور پیاس وغیرہ کی شدت ہوئی اوسنے کہا ای دل اب چلو اوسی مکان مین جہان مین تھا
سو وہین سو رہون تا اینکہ مر جاؤن سو اوسنے اپنا سر اپنی کلائی پر رکھا تاکہ مر جاوے پھر جاگ پڑا تو کیا دیکھتا ہی کہ اوسکی سواری موجود
ہی اوسپر اوسکا زاد راہ اور پانی ہی تو حق تعالی اپنے مومن بندے کی توبہ کے سبب اس مرد سے بھی زیادہ تر خوش ہوتا ہی جو اپنی سواری اور
زاد راہ پاکر خوش ہوگیا ف یعنی مومن کی توبہ سے کمال رضا الٰہی حاصل ہوتی ہی اسواسطے کہ توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہین بندہ
عذاب سے بچ جاتا ہی خ ابو هریرة لیاتین علی الناس زمان لا یبالی المرء مما اخذ المال امن حلال ۱۹۹۵
ام من حرام بخاری مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایسا زمانہ آویگا کہ آدمی کچھ پرواہ نکریگا کہ اوسنے
کہان سے مال کو لیا حلال سے یا حرام سے ف یعنی بیدینی رائج ہوگی مال حاصل کرنے مین شدت حرص اور ضعف ایمان کے سبب سے
حلال اور حرام کی کچھ تمیز باقی نرہیگی خواہ رشوت سے لے خواہ چوری سے خواہ خرچی خواہ سود خوری خواہ ظلم خواہ دغابازی سے چنانچہ اس زمانے کا حال ۱۹۹۶
ہی کہ جس طرح بات ہین سمجھتے ہین کہ یا موت اور قیامت سے خبر نہین خ ابو هریرة لیاتین علی الناس زمان لا یدری القاتل فی ای شیء قتل ولا المقتول علی ای شیء قتل روایت ہی مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایک
زمانہ آویگا کہ نہ جانیگا قاتل کہ کس بات مین اوسنے قتل کیا اور نہ مقتول جانیگا کہ کس بات پر مارا گیا ف یعنی ایسا زمانہ بگریگا
کہ بلا سبب اور نہ بہت خونریزی ہوگی ایسا بڑا گناہ لوگون کو آسان معلوم ہوگا چنانچہ جنگی اکثر بے سبب ہو جاتی ہی دیہات اور کھیت کے بانکون
مین صبح و مسا کشت و خون ہوتا رہتا ہی آدمی کی جان کو چیونٹی برابر بھی نہین جانتے گویا یہی انسان کو پیدا ہوئے ہین جو ناحق حلال کر ڈالتے ہین خ
ابو سعید لیحجن البیت ولیعتمرن بعد خروج یاجوج ومأجوج بخاری مین ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے ۱۹۹۷
فرمایا کہ مقرر کعبے کا حج اور عمرہ ہوا کریگا یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد ف معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکی کے بعد اسلام
قائم رہیگا حج اور عمرہ ادا ہوگا لیعنی بندے کہا ہی کہ انکے ہلاک ہونے کے بعد تین برس تک آدمیون کا قیام رہیگا واللہ اعلم ق

حضرت نے فرمایا چاہیے کہ دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جہاد کو جاوے اور ثواب دونوں میں برابر ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب قوم بنی لحیان پر لشکر بھیجا ف یعنی ہر قوم سے آدھے آدمی جہاد کو جاوین اور آدھے آدمی مجاہدین کے حور و اطفال کی خبر گیری کریں ثواب دونوں کو برابر ملیگا ق عَائِشَةُ مُرُوا اَبَا بَكْرٍ يُصَلِّ بِالنَّاسِ بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ کہو ابوبکر رضہ سے کہ لوگون کو نماز پڑھاوے ف حضرت نے مرض الموت میں یہ حدیث فرمائی اور پانچ دن اوسنے امامت کروائی چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین گذرا جو عمدہ حضرت کو خاص تھا یعنی امامت کا سوا اپنی حیات مین ابوبکر صدیق رضہ کو دیا اسمین صاف اشارہ ہی خلافت کا گویا حضرت نے اونکو اپنا ولیعہد کیا خ ابْنُ عَبَّاسٍ مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيَتِمَّ صَوْمَهُ یعنی ابو اسرائیل بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ بولے اور اپنے اوپر سایہ کرے اور بیٹھے اور اپنا روزہ تمام کرے ف حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ مین چپکا کھڑا ہی اسکا سبب پوچھا لوگون نے کہا کہ یہ ابو اسرائیل ہی اوسنے نذر مانی ہی کہ روزہ رکھے دھوپ مین کھڑا رہے اور کسی سے کلام نکرے تب حضرت نے حدیث فرمائی روزہ عبادت تھا اوسکی اجازت دی اور نہ بولنا اور دھوپ مین کھڑا ہونا عبادت نہ تھا اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیر مشروع نذر کا ادا کرنا نچاہیے خ ابْنُ عُمَرَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَدَعْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً اُخْرَى فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا اَوْ يُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے یعنی طلاق کو باطل کرکے پھر اوسکو اپنی جورو بنادے پھر اوسکو حیض سے پاک ہونے دے پھر دوسرا حیض اوسکو آوے پھر جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو صحبت کرنے سے پہلے چاہے اوسکو طلاق دیوے اور چاہے اوسکو اپنے گھر مین رکھے سو مقرر یہی عدت ہی جسکا خدا نے حکم کیا ہی کہ عورتون کو طلاق مین ہوا کرے ف عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ مینے اپنی جورو کو حیض مین طلاق دی عمر فاروق رضہ نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت خفا ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینا بشدت مکروہ ہی اسکو فقہ مین طلاق بدعی کہتے ہین سنت یہ ہی کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بدون صحبت کے اوسکو طلاق دیوے ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِي اَعْوَادًا اُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے انصاری عورت سے فرمایا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہدے کہ میرے واسطے لکڑیون کا منبر بنادے کہ اوسپر مین لوگون سے کلام کیا کرون ف ایک انصاری عورت کا رومی غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا حضرت نے اوسنے منبر کی فرمایش کی چنانچہ اوسنے بنایا تھا حضرت اوسپر خطبہ پڑھا کرتے تھے اور جب منبر نہ تھا تو زمین پر ستون کو ٹیک دیکر خطبہ پڑھتے تھے حضرت کو اوسمین تکلیف ہوتی تھی ایک صحابی نے جنکا نام تمیم تھا عرض کی کہ یا حضرت منبر ہونا ئیے جیسا شام کے ملک مین ہوتا ہی تب حضرت نے منبر بنوایا ھ عَائِشَةُ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ لَهَا مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ چٹائی لادے مسجد سے ف گھر مین ایک مکان تھا وہان عورتین نماز پڑھتی تھین اوسکو مسجد فرمایا اس حدیث مین حضرت کی مسجد مراد نہین اسواسطے کہ حضرت عایشہ اوس وقت حائض تھین اور حائض کو مسجد مین جانا درست نہین اور یا یہ مطلب کہ حائض عورت ہاتھ بڑھاکے مسجد سے اگر کوئی چیز اوٹھالیوے تو درست ہی حائضہ کو مسجد کے اندر جانا منع ہی خ عَائِشَةُ مُرْهُنَّ يَقُمْنَ اِلَيَّ مَنْ سَبَعٍ قَرِيبٍ لَوْ تَحَمَّلَ اَوْ كَلِيبَهُنَّ كَعَلِيٍّ اَعْهَدُ

1975 1976 1977 1978 1979 1980

ثلث اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
۲۰۰۵ منافق کی تین نشانیان ہین کہ جب بات کہے تو جھوٹھ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اوسکے پاس امانت رکھیے تو خیانت کرے ف انس
ابن اخت القوم منھم بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر قوم کا بھانجا اوسی قوم مین داخل ہی ف
۲۰۰۶ یعنی جب کوئی قریب وارث نہ باقی رہے تو بھانجا اپنے ماموں کا وارث ہی اور ماموں بھانجے کا وارث ہی ق ابن مسعود اجل
انی اوعک کما یوعک رجلان منکم قالہ فی مرضہ حین قال ابن مسعود یا رسول اللہ انک
لتوعک وعکا شدیدا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمان مجکو تپ کی شدت ہوتی ہی جیسے
کہ تم مین سے دو مردون کو ہوتی ہی یہ حضرت نے اپنی بیماری مین فرمایا جب کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کو تپ مین نہایت تعجب
اور سخت بیتابی ہوتی ہی ف یعنی جتنی تکلیف دو مردون کو ہوتی ہی اوتنی مجھے ہوتی ہی تو زیادہ بیقراری ہوا چاہیے حضرت پر زیادتی تکلیف کا یہ
۲۰۰۷ سبب ہی کہ ثواب زیادہ ہو سو اسواسطے کہ جتنی تکلیف زیادہ اوتنا ثواب زیادہ ق ابو عمر بن ۃ احد جبل ربیبہ وربیبہ بخاری اور
۲۰۰۸ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہی کہ ہمسے محبت رکھتا ہی اور ہم اوس سے محبت رکھتے ہین ق عایشۃ
احیانا یاتینی مثل صلصلۃ الجرس وھو اشدہ علی فیفصم عنی وقد وعیت ما قال واحیانا یتمثل
لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قالہ حین سالہ الحارث بن ہشام کیف یاتیک الوحی
بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کبھی مجکو وحی آتی ہی جیسے گھنٹے کی جھنکار اور وہ مجھپر نہایت سخت گذرتی ہی پھر
موقوف ہوجاتی ہی جب کہ مین یاد کر چکتا ہون اور کبھی میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت بن کے آتا ہی سو مجھسے کلام کرتا ہی تو مین یاد کر لیتا ہون کہ مجھسے کہتا
ہی حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ حارث بن ہشام نے حضرت سے پوچھا کہ آپکو وحی کس طرح آتی ہی ف بخاری مین حضرت عایشہؓ سے روایت
۲۰۰۹ ہی کہ مینے حضرت کو دیکھا کہ کڑاکے کے جاڑے مین وحی آتے کہ حضرت کی پیشانی سے پسینا پھوٹ نکلتا تھا ق ابن مسعود اذنک علی ان
ترفع الحجاب وتستمع سوادی حتی انھاک قالہ مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجکو اجازت
میرے پاس آنے کی یہی ہی کہ تو پردہ اوٹھاوے اور میری بھید کی بات سنے جب تک کہ مین تجکو منع نکرون حضرت نے عبداللہ بن مسعود سے فرمایا ف عبداللہ
بن مسعود حضرت کے خادم تھے جب قرآن مین یہ حکم ہوا کہ حضرت کے گھر مین لوگ بے اجازت نہ آوین تب حضرت نے عبداللہ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تجکو بار بار اجازت
مانگنے کی حاجت نہین کہ کام خدمت مین ہرج ہوگا میرا اندر آنا اور میرا منع نکرنا یہی دلیل ہی اجازت کی اور جب مین تجکو منع کرون اوس وقت آنا درست نہین
۲۰۱۰ ف ابو ایوب ارشدنی الی عمل قالہ تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ وتوتی الزکوۃ وتصل الرحم
دع الناقۃ قالہ لاعرابی اخذ بخطام ناقتہ فقال یا رسول اللہ دلنی علی عمل یدنینی من الجنۃ
ویباعدنی من النار بخاری مین ابو ایوبؓ سے اتنی روایت ہی کہ حضرت نے جنگلی آدمی کو فرمایا کہ نامراد ہو جیو کیا اسکو ہوا ہی اور بخاری
اور مسلم دونون مین متفق یون روایت ہی کہ تو عبادت کرے خدا کی اور اوسکے ساتھ کسیکو شریک نکرے اور نماز کو قائم کرے اور زکوۃ دیوے اور برادری
کا حق ادا کرے چھوڑ دے میری اونٹنی کو یہ حضرت نے اوس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے حضرت کی اونٹنی کی مہار پکڑ کے کہا کہ یا رسول اللہ مجکو وہ عمل بتلائیے
جو بہشت سے مجکو قریب کر دیوے اور دوزخ سے مجکو دور ڈالے ف حضرت کو اوسکے سوال سے تعجب آیا کہ احکام اسلام کے ظاہر ہوچکے صریح بات کو اوس
۲۰۱۱ لیری سے کیون پوچھتا ہی پھر فرمایا کہ توحید اور نماز اور زکوۃ اور برادر پروری سے بہشت کا قرب اور دوزخ سے دوری حاصل ہوتی ہی م ابو ھریرۃ

کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیان لیوے پھر پہاڑ مین جاوے سو اپنی پیٹھ پر لکڑیون کا گٹھا لاوے پھر اوسکو بیچے تاکہ خدا اوسکے سبب سے
اوسکی آبرو رکھے اور دوسری روایت ہی کہ اوسکی قیمت سے اپنا کام چلاوے تو یہ اوسکے حق مین لوگون کے سوال کرنے سے بہتر ہی اوسکو دیوین
یا نہ دیوین ف یعنی لکڑیان بیچ کھانا سوال سے بہتر ہی اسواسطے کہ سوال مین ایک تو ذلت ہی دوسرے حصول مطلب کا یقین نہین
ملے یا نہ ملے ۱۹۸۶ م ابو ھریرہ کان یجلس احدکم علی جمرۃ فتحرق ثیابہ فتخلص الی جلدہ خیر لہ
من ان یجلس علی قبر مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا بیٹھنا چنگاری پر کہ اوسکا کپڑا جلا کر کھال کو لگے یہ
بہتر ہی اوسکے حق مین قبر پر بیٹھنے سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبرون پر چلنا پھرنا سخت گناہ ہی ۱۹۸۸ م ابو ھریرہ
وسعد بن ابی وقاص لان یمتلی جوف احدکم قیحا حتی یریہ خیر لہ من ان یمتلی شعرا مسلم مین ابو ہریرہ اور
سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا پیٹ بھرنا پیپ سے یہان تک کہ اوسکے پھیپڑے تک پہونچے یہ اوسکے حق مین بہتر ہی
اپنے پیٹ کو شعر کے بھرنے سے ف یعنی شعر گوئی یا شعر خوانی کا شغل غالب کھنا اور قرآن اور علوم شرعی پر کم متوجہ ہونا سخت قبیح ہی
اسواسطے کہ اکثر اشعار مدح بیہودہ اور ہجو مذموم اور مبالغہ سے خالی نہین تو شعر گوئی اور شعر خوانی گویا کذب اور افترا پردازی کی ورزش
ہی اور پریشان خاطری تو نصف وقت ہی کہ تلاش مضمون تازہ مین شاعرون کو کیا کیا کوئین جھانکنے پڑتے ہین لیکن اگر گاہ گاہ شعر سے
دل لگاوے مگر اکثر اوقات علوم دین مین صرف کرے تو منع نہین کہ حضرت نے بھی اشعار گاہ گاہ سنے ہین لیکن جن مضمون کی ۱۹۸۹ ق ابن عباس
لان یمتلی الرجل اخاہ اربضۃ خیر لہ من ان یاخذ علیہا خرجا مطلوبہا بخاری اور مسلم بن عبید اللہ بن عباس رض
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مفت دینا ہمرد کا اپنی زمین اپنے بھائی مسلمان کو بہتر ہی اوسکے حق مین اوسپر معین محصول لینے سے
ف باب اول ہمزمین کے محصول لینے کا مسئلہ مذکور ہو چکا ۱۹۹۰ ض سہل بن سعد لان یھدی اللہ بک رجلا واحدا
خیر لک من ان تکون لک حمر النعم بخاری مین سہل بن سعد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے
سبب سے تیرے واسطے بہتر ہی تجکو سرخ اونٹ ملنے سے ف عرب کے نزدیک سرخ اونٹ عمدہ مال ہی یعنی تیرے سبب سے اگر ایک آدمی مسلمان ہووے
تو یہ دنیا کے مال سے بہتر ہی اسواسطے کہ ثواب کو بقا اور دنیا کو فنا ہی حضرت نے علی مرتضی رض سے فرمایا جب اونکو جنگ خیبر مین علمدار کیا ۱۹۹۱ م ابو ھریرہ
لتؤدن الحقوق الی اہلہا یوم القیمۃ حتی یقاد للشاۃ الجلحاء من الشاۃ القرناء مسلم مین ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حق داروں کو حق دلائے جاوینگے قیامت کے دن یہان تک کہ بدلا لیا جاویگا سیندی بکری کی سینگ دار بکری سے
ف یعنی ظلم اور حق تلفی سے بچو کہ قیامت مین انصاف ہوگا آدمی تو یکطرف جانورون کی بھی زیادتی کا عوض ہوگا کہ اگر سینگ دار ۱۹۹۲ بکری نے سیندی بکری کو مارا ہوگا تو سیندی کو حکم ہوگا کہ سینگ دار کو مارلیوے ق ابو سعید لتتبعن سنن من کان قبلکم
شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا حجر ضب لتبعتموہ قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصاری
قال فمن بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم چلوگے اگلے لوگون کی چالون پر بالشت بالشت بھر اور ہاتھ
ہاتھ بھر یہان تک اگر وے سوسمار کے سوراخ مین گھسے ہونگے تو تم بھی اونکی پیروی کروگے ہمنے کہا یا رسول اللہ کہ کیا یہود اور نصاری
کی چال پر چلینگے حضرت نے فرمایا اگر یہی نہین تو پھر کون یعنی یہود و نصاری ہی مراد ہین انھین کی چال پر چلوگے ف فی الحقیقۃ جیسا
حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ اس امت کی عوام خلقت مین شرک اور بدعت نہایت رائج ہوگئی قبر پرستی اور پیر پرستی اور بد اعتقادی

حضرت عایشہ رضہ کے نکاح کا پیغام دیا تو ابی بکر صدیق رضہ نے کہا کہ میں تو آپکا بھائی ہون یہ حدیث اسی طرح مرسل آئی ہی یعنی عروہ تابعی نے صحابی کا نام نہین ذکر کیا اور حقیقت مین یہ حدیث حضرت عایشہ رضہ کی روایت سے ہی وہ حضرت سے نقل کرتی ہین ف ابی بکر صدیق رضہ نے حضرت عایشہ کی منگنی کے وقت یہ عذر کیا کہ حضرت مجکو بھائی فرمایا کرتے ہین سو بھائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا حضرت نے جواب دیا کہ ہو بھائی اور تیرے دینی برادری ہی اس سے حرمت نہین ثابت ہوتی حرمت کا سبب نسبی برادری ہی ف جابر انتم الیوم خیر اھل الارض ۲۰۱۹ ف قالہ یوم الحدیبیۃ وکانوا الفا واربعمائۃ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے یہ حضرت نے بیعت جنگ حدیبیہ کے دن فرمایا اور اوس دن اصحاب ایک ہزار چار سو تھے ف اور ان اصحاب نے موت پر بیعت کی تھی یعنی میدان مین ڈٹے ہوجائینگے مگر قدم نہ ہٹاوینگے حضرت نے اونکو یہ بشارت دی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ پندرہ سو اصحاب تھے ف انس انت مع من احببت ۲۰۲۰ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اونکے ساتھ ہوگا جنسے تو محبت رکھتا ہی ف انس رضہ سے روایت ہی کہ ایک مرد نے پوچھا کہ یارسول اللہ قیامت کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ تو نے قیامت کا کیا سامان کیا ہی جو پوچھتا ہی اوسنے کہا کچھ سامان نہین ہی زیادہ نماز ہی نہ روزہ لیکن مین خدا اور اوسکے رسول سے محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قیامت مین تو محبت کے سبب سے ہمارے ساتھ ہوگا اس حدیث کے راوی یعنی انس بن مالک کہا کرتے تھے کہ قیامت مین میرا وسیلہ حضرت کی محبت اور صدیق رضہ اور فاروق رضہ کی محبت ہی معلوم ہوا کہ انبیا اور اولیا کی صادق محبت نجات کا عمدہ وسیلہ ہی اور یہ بھی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ کفار اور فجار کی محبت شامت کی علامت ہی اسواسطے کہ ہر شخص کا حشر اپنے دوست کے ساتھ ہوگا ف البراء بن عازب انت صنیی وانا منک ۲۰۲۱ ف قالہ لعلی رضی اللہ عنہ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا علی مرتضی رضہ سے کہ تو میرا ہی مین تیرا ہون ف یعنی کمال اتحاد اور یگانگی ہی اس حدیث سے کمال قرب اور فضیلت مرتضوی ثابت ہوئی ھم انس انت ھیہ لقد کبرت لا کبر سنک ۲۰۲۲ ف قالہ لیتیمۃ کانت عند ام سلیم ام انس بن مالک مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو ام سلیم انس کی ماں کے پاس رہتی تھی البتہ تو بڑی ہوگئی تو عمر دراز ہو جیو یہ حضرت نے اوس یتیم لڑکی سے فرمایا جو ام سلیم انس کی ماں کے پاس رہتی تھی ف یہ حضرت نے خوش طبعی سے فرمایا بددعا دینا منظور نتھا چنانچہ اسکا مفصل بیان پانچوین باب مین ہوچکا ھم ابن مسعود اول ما یقضی بین الناس یوم القیمۃ فی الدماء ۲۰۲۳ مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول فیصلہ آدمیون کے درمیان قیامت کے دن خونون مین ہوگا ف معلوم ہوا کہ ناحق خون کرنا خدا کو نہایت ناپسند ہی اور ایسا سخت گناہ ہی کہ قیامت مین پہلے خونریزی کے مقدمات رجوع ہوکر فیصلہ ہونگے عبادات مین اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات مین خون کا فیصلہ ہوگا ف ابو سعید انہ عین الربوا لا تفعل ولکن اذا اردت ان تشتری التمر فبعہ ببیع اخر ثم اشتر بہ ۲۰۲۴ ف قالہ لبلال حین جاءہ بتمر برنی وقال کان عندنا تمر ردی فبعت منہ صاعین بصاع لمطعم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفی روایۃ البخاری انہ اوکد تین بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وا وہ تو عین سود ہی ایسا نکیا کرو لیکن جب کہ تو عمدہ خرما خرید کرنا چاہے تو ناکارے خرمون کو بیچ کے دوسری بیع سے پھر اوسکی قیمت سے عمدہ خرما مول لیا کر یہ حضرت نے بلال رضہ سے فرمایا جب وے حضرت پاس عمدہ قسم کا خرما لائے جسکو عرب برنی

۱۹۹۸ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا اَوْ سَبْعُ مِائَةِ اَلْفٍ لَا يَشُكُّ مِنْ اَبِيْ حَازِمٍ مُتَمَاسِكُوْنَ اٰخِذُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ اَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ اٰخِرُهُمْ وُجُوْهُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ بخاری اور مسلم میں سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں داخل ہونگے میری امت سے ستر ہزار یا یوں فرمایا کہ ستر لاکھ یہ شک ابو حازم تابعی کو پڑی جو اس حدیث کا ایک راوی ہے حضرت نے فرمایا وے لوگ بہشت میں جاوینگے ملے ہوئے ایک دوسرے کو تھامے بھی اونکے اگلے نہ داخل ہونگے جب تک کہ اونکے پچھلے نہ داخل ہونگے یعنی ایک قطار ہو کر برابر یکبارگی اندر جاوینگے اونکے چہرے چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہونگے

۱۹۹۹ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَيُلْقَيَنَّ اَبِيْ رِجَالٌ مِّنْكُمْ حَتّٰى اِذَا اَهْوَيْتُ اِلَيْهِمْ لِاٰنَاوِلَهُمْ اُخْتُلِجُوْا دُوْنِيْ فَاَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے سامنے لائے جاوینگے تم میں سے چند لوگ یہاں تک کہ جب میں اونکی طرف جھکوں گا کہ حوض کوثر کا پانی اونکو دوں تو وے لوگ میرے پاس سے ہٹائے جاوینگے تو میں کہونگا کہ ای میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہیں تو حکم ہوگا تو نہیں جانتا کہ اونھوں نے تیرے بعد کیا بدعتیں نکالیں ف عرب کے چند گروہ تو مسلم حضرت کے بعد مرتد ہو گئے تھے جنکو صدیق اکبر رضی نے قتل کیا وے لوگ اس حدیث میں مراد ہیں

۲۰۰۰ خ اَنَسٍ لَيُصِيْبَنَّ اَقْوَامًا مَسَفْعٌ مِّنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ اَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ بخاری میں انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا چند لوگوں کو سوختگی دوزخ کا اثر لگ جاویگا گناہوں کی سبب سے جو اونسے ہو گئے یہ عذاب ہوگا بدکاری کا بدلا پھر خدا اونکو بہشت میں داخل کریگا اپنی مزید رحمت سے سو اونکا لقب جہنمی ہوگا

۲۰۰۱ ف نوادر الاصول میں روایت ہے کہ یہ لوگ جناب الٰہی میں عرض کرینگے کہ الٰہی جیسے تو نے اپنے کرم سے ہمکو دوزخ سے نکالا ویسے ہی یہ لقب بھی دور کردے تو حق تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجیگا وہ اونکے ہاتھوں سے اس لقب کو مٹا ڈالیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان بدکار ہمیشہ دوزخ میں نہ رہینگے ایمان کی برکت سے آخر کو نجات پاوینگے م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَّفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ اِلَى السَّمَآءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر باز رہیں لوگ اپنی آنکھ اوٹھانے سے نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نہیں تو اونکی نظریں جھین لی جاوینگی

۲۰۰۲ ف نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف آنکھ اوٹھانا درست نہیں اسواسطے کہ حق تعالیٰ مکان سے پاک ہے م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ضرور باز رہیں لوگ جمعہ چھوڑنے سے نہیں تو خدا اونکے دلوں پر مہر کر دیگا پھر بیشک وے غافلوں میں ہو جاوینگے

ف یعنی جمعہ چھوڑنے کی یہ سزا ہے کہ دل پر غفلت کی مہر ہو جاتی ہے اور جب غفلت ہوئی تو رحمت الٰہی سے دور پڑا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعے کی نماز فرض ہے بدون شرعی عذر کے اوسکا ترک کرنا ہرگز درست نہیں

۲۰۰۳ م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَآءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لبیک کہیگا عیسیٰ بن مریم رُوحا کی راہ میں خواہ حج کرنے خواہ عمرہ کرتے یا عمرہ اور حج ساتھی کریگا

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور شریعت محمدی پر عمل کرینگے اور کعبے کا حج یا عمرہ کرینگے روحا ایک مقام کا نام ہے مدینہ اور مکے کے درمیان

فصل فی انواع شتی

۲۰۰۴ اس فصل میں بہت قسم کی حدیثیں ہیں ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ

غیرون کی نسبت برادری کے لوگ مقدم ہین یہ باغ میرے مین نہایت عمدہ تھا حضرت کی مسجد کے سامنے تھا اور سکا پانی نہایت شیرین تھا
حضرت اکثر اوس مین تشریف لیجاتے تھے اور اوسکا پانی پیتے تھے ایمان کامل کی یہی علامت ہی کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو راہ خدا مین نثار کرے

۲۰۳۰ ﴿ جابر بن کل فجذ لی نخلک فانک عسی ان تصدقی او تفعلی معروفا ﴾ قال له لخاله جابر قد طلقت
فاردت ان تجذ نخلها فنهاها رجل ان تخرج ﴿ مسلم ﴾ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیون نہین سو تو جذ لے اپنے
خرموا کچھ شاید کہ تو خیرات کرے یا اور کوئی نیک بات کرے حضرت نے جابر کی خالہ سے فرمایا اور اوسکو طلاق ملا تھا سو اوسنے چاہا کہ اپنے
خرموون کو درخت سے توڑے تو ایک مرد نے باہر نکلنے سے ڈانٹا ف امام شافعی کا یہی مذہب ہی کہ عورت کو بضرورت عدت مین گھر سے

۲۰۳۱ باہر نکلنا درست ہی ﴿ عائشة بيت لا تمر فيه جياع اهله ﴾ مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس گھر
مین خرما نہین اوسکے لوگ بھوکے ہین اونکو آسودگی نہین ف یہ حضرت نے اہل مدینہ کے حق مین فرمایا اسواسطے کہ اونکی غذا اکثر خرما تھا

۲۰۳۲ ﴿ جابر بين العبد وبين الكفر ترك الصلوة ﴾ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان نماز
ترک کرنے سے کچھ فرق باقی نہین رہتا ف یعنی ایمان کی علامت نماز ہی جب آدمی نے عمدا نماز چھوڑی تو کفر مین اور اوسمین کچھ فاصلہ نرہا

بیان اس بات کا کہ جو شخص عمدا نماز چھوڑ دے وہ کافر ہوجاتا ہی یا نہین

کافر ہوگیا اور یہی مذہب ہی امام احمد اور اسحٰق اور عبداللہ بن مبارک کا اور امام مالک اور شافعی کے مذہب مین کافر نہین ہوا لیکن واجب القتل
ہوگیا اور زہری اور امام اعظم کے مذہب مین عمدا ترک نماز سے نہ کافر ہی نہ واجب القتل بلکہ جب تک کہ نماز نہ پڑھے اوسکو مارنا اور قید کرنا چاہیے
تو امام اعظم کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ اگر انکار سے نماز ترک کرے تو کافر ہی بہر صورت ترک نماز کفر ہی یا مشابہ کفر کے ہی مسلمان کو لازم

۲۰۳۳ کہ اسکو آسان سمجھے فرصت کو غنیمت جانے جلد توبہ کرے اور نماز پر مستعد ہوجاوے ﴿ عبد الله بن مغفل بين كل اذانين صلوة ثم قال في الثالثة لمن شاء ﴾ مسلم مین عبداللہ بن مغفل رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے درمیان

۲۰۳۴ نماز ہی ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہی پھر حضرت نے تیسری بار فرمایا کہ جو چاہے سو پڑھے یعنی واجب نہین ف ﴿ عبد الله بن سلام ذلك الروضة الاسلام وذلك العمود عمود الاسلام وتلك العروة العروة الوثقى وانت على الاسلام حتى تموت ﴾ قاله لرجل حين قص رؤيا كما عليه بخاري اور مسلم مین عبداللہ بن سلام رضہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا وہ باغ تو اسلام کا باغ ہی اور وہ ستون اسلام کا ستون ہی اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ دین کا ہی اور تو اسلام پر قائم رہیگا مرتے

۲۰۳۵ دم تک یہ حضرت نے عبداللہ بن سلام سے فرمایا جب کہ اونھون نے اپنا خواب حضرت سے بیان کیا ف خواب مین باغ اور ستون اور حلقہ
دیکھا تھا حضرت نے اوسکی تعبیر کہی چنانچہ اسکا مفصل بیان ساتوین باب مین ہوچکا ف ﴿ ابن آدم بن عازب تلك المكارم كانت لتسمع لك ولكن فرأت كاصبحت يا اها الناس ما تسقون منهم ﴾ قاله لاسيد بن حضير حين قرأ سورة الكهف بالليل وعنده فرس فجالت فقرأ فجالت فقرأ فجعل تدنو او تدنو او جعل فرسه يفزر منها ﴾ بخاری اور مسلم مین براء ابن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم اچھی
تھے تیرا قرآن پڑھنا سنتے تھے اور اگر تو پڑھے جاتا تو فجر کو لوگ فرشتون کو دیکھتے فرشتے اونسے نہ چھپتے یہ حضرت نے اسید بن حضیر سے فرمایا
جب کہ وہ سورہ کہف پڑھتے تھے اور اونکے پاس گھوڑا دو رسیون مین بندھا تھا تو اسید کو ایک بدلی نے چھا لیا اور اوسمین چراغ روشن
تھے تو مدام بدلی قریب ہوتی جاتی تھی اور اونکا گھوڑا اوس سے بھڑکتا تھا ف بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ اسید بن حضیر کا گھوڑا

اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَقُلْهَا وَلٰکِنَّ اللّٰهَ قَالَهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ خُفَافُ بْنُ اِیْمَاءَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَیَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِیْ لِحْیَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَذَکْوَانَ مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلم سے خدا راضی ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا خبردار ہو کہ یہ کلام میں نہیں کہا ہے لیکن خدا نے یہ کہا ہے یعنی بحکم خدا میں نے یہ کہا اور خفاف بن ایما کی روایت میں یوں ہے کہ غفار کو خدا نے بخشا اور اسلم سے خدا راضی ہوا اور عصیہ نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی الٰہی لعنت کر بنی لحیان پر اور لعنت کر رعل اور ذکوان پر ف اسلم اور غفار دو قوم تھے جنھوں نے اپنے ایمان لائے حضرتؐ نے انکے واسطے بشارت اور دعا دی اور عصیہ اور بنی لحیان اور رعل اور ذکوان چار قوم تھے انھوں نے حضرتؐ کے اصحاب کو دغا سے قتل کیا اسواسطے حضرتؐ نے انکو بددعا دی ۲۰۱۲ م ابوھریرۃ اکل کل ذی ناب من السباع حرام مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب نکیلے دانت والے درندے جانورون کا کھانا حرام ہے ف یعنی جس جانور کے نوکیلے دانت ہون اور وہ درندہ بھی ہو یعنی دوسرے جانور کو چیر پھاڑ کے کھاتا ہو سو حرام ہے جیسے شیر اور چیتا اور بھیڑیا اور کتا اور بلی اور لومڑی اور گیدڑ وغیرہ اور یہی سب ہے امام اعظم اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا لیکن امام مالکؒ کے مذہب میں دو روایتین ہیں ایک حرمت کی دوسری کراہت کی اور جسکے نوکیلے دانت ہون لیکن درندہ نہ ہو جیسے اونٹ سو حلال ہے ۲۰۱۳ م عبداللہ بن زمعۃ لا یجلد احدکم امرأتہ جلد العبد ولعلہ یضاجعھا من آخر یومھا مسلم میں عبداللہ بن زمعہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی جورو کو غلام کی طرح کب تک اور کس واسطے کوڑے ماریگا اور شاید کہ وہی شخص اوسی دن کے اخیر میں اوسکو اپنے پاس سلاویگا ف یعنی شرعًا اور عقلًا مناسب نہیں کہ جسکو اپنے پاس لٹائے اوسکو ایسی سخت مار مارے صبح کو مارنا اور شام کو پاس لٹانا آدمیت سے بعید ہے ۲۰۱۴ م عبداللہ بن زمعۃ لا یضحک احدکم ثم یفعل مسلم میں عبداللہ بن زمعہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوس سے کب تک ہنسے گا آدمی جس چیز کو خود کرتا ہے ف ایک شخص نے گوز کیا دوسرا ہنسا حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو خود کیجیے اوسپر کیا ہنسیے معلوم ہوا کہ گوز پر ہنسنا درست نہیں کہ بے ادبی ہے اور دوسرے کو شرمندگی ۲۰۱۵ م ابوحمید الی الساعدی الا خشبۃ ولو ان تعرض علیہ عودًا فمالہ مسلم میں ابوحمیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو نے اوسکو کیون نہ ڈھکا دیا اگرچہ اوسپر ایک آدھی لکڑی ہی رکھ دیتا حضرتؐ نے ابوحمید سے فرمایا جب کہ وہ حضرت پاس دودھ کا پیالہ لایا ف حضرتؐ نے یہ ادب سکھلایا کہ برتن کو کھلا رکھنا نہ چاہیے تاکہ کوئی چیز اوسمین گرے اگرچہ کچھ نہ ملے تو اوسپر لکڑی کو رکھ دیوے ق ابوھریرۃ امتی الغر المحجلون یوم القیامۃ من اثار الوضوء بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت کے مونہہ اور ہاتھ پاؤن روشن ہونگے قیامت کے دن وضو کے اثر سے ف یعنی جس جس مقام پر وضو کا پانی لگتا ہے سو قیامت میں روشن ہو جاویگا ۲۰۱۶ ق لابن اخی ابن عازب انت اخونا ومولانا قالہ لزید بن حارثۃ بخاری اور مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے زید بن حارثہ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا آزاد کردہ ہے ۲۰۱۸ خ عروۃ بن الزبیر انت اخی فی دین اللہ وکتابہ وھی لی حلال قالہ لابی بکر لما خطب عائشۃ فقال لہ ابوبکر انما انا اخوک لذا وقع مرسلًا وھو من حدیث عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخاری میں عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے خدا کے دین اور خدا کی کتاب میں اور وہ یعنی عائشہ مجکو حلال ہے یہ حضرتؐ نے ابی بکر صدیقؓ سے فرمایا جب اپنے

۲۰۳۹ نجاست سے خالی نہیں مخ انس حبک ایاها اذخلک الجنة یعنی سورۃ اخلاص بخاری میں انس سے ہے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورۂ اخلاص کی محبت تجکو بہشت میں داخل کریگی ف ایک شخص نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت
۲۰۴۰ میں سورۂ اخلاص یعنی قل ھو اللہ سے بہت محبت رکھتا ہوں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ص بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ حُرِّمَ نِسَاءُ
الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ
الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ
بِالْبَنَاءِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ مسلم میں بُریدہ بن حصیب سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ غازیوں کی بیبیوں کی حرمت خانہ نشین لوگوں پر ایسی ہے جیسے اونکی ماؤں کی حرمت ہے اور جو خانہ نشین مرد مجاہدین میں سے
گھر بار کے کام خدمت میں رہے پھر اونمیں خیانت کرے تو قیامت کے دن کھڑا کیا جاویگا پھر مجاہد اوسکے نیک عمل سے جو چاہیگا سو لیگا
۲۰۴۱ پھر حضرت ہم اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمھارا کیا گمان ہے ف یعنی اسکو حق جانتے ہو یا کچھ تردد ہے ق ابن عمر
حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا ق لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں کا حساب خدا پر ہے تم دونوں میں ایک تو جھوٹا ہی تجکو اوس عورت پر کچھ قابو نہیں ف ایک شخص نے
اپنی جورو کو بدکاری کا عیب لگایا اور سنا انکار کی دونوں آپسمیں قسم کھا جھوٹے کو بددعا کر کے جدا ہو گئے تب حضرت نے حدیث فرمائی یعنی دونوں
ایک مقرر جھوٹا ہی اگرچہ شرع میں کسی پر جھوٹ ثابت ہو لیکن قیامت میں خدا حساب کریگا پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تھا حضرت
۲۰۴۲ نے فرمایا تجکو اب اوسکے دیے مال پر قابو اور اختیار نہیں اگر تو سچا ہی تو مال صحبت داری کے بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہی تو مال کا لینا آدمیت سے
بعید ہی ق ابو ھریرۃ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ
الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے حق دوسرے مسلمان پر پانچ ہیں
سلام کا جواب دینا اور بیمار کو پوچھنا اور جنازوں کے پیچھے چلنا اور دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا
۲۰۴۳ ھ ابو ھریرۃ حَقُّ الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا
مات فاتبعه مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہیں لوگوں نے پوچھا کہ وے حق کون ہیں
یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو اوس سے ملے تو اوسکو سلام کر اور جب تجکو وہ بلاوے اور دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجسے کسی کام میں نصیحت
چاہے تو اوسکو نیک نصیحت دے اور جب کہ وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اوسکا جواب دے یعنی یرحمک اللہ کہے اور جبکہ وہ بیمار پڑے تو اوسکو جا کر پوچھے
اور جب کہ مر جاوے تو اوسکے جنازے کے ساتھ چل ق پہلی حدیث میں پانچ حق فرمائے اور اس حدیث میں چھ تو مطلب ہی کہ پانچ یا چھ
۲۰۴۴ منحصر نہیں بلکہ اسلام کے حق بہت ہیں مگر جسکی زیادہ ضرورت دیکھی اوسکو فرمادیا کبھی پانچ کبھی چھ کبھی کم و زیادہ ف ابو ھریرۃ
حَقُّ اللهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ وَيُرْوَى لِلَّهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ
حَقٌّ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا بخاری میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کا حق ہر مسلمان پر یہ ہے
کہ ہر ہفتے میں غسل کرے اپنے سر اور بدن کو دھووے اور دوسری روایت یوں ہی کہ ہر مسلمان پر خدا کا حق ہے کہ ہر ہفتے میں غسل کرے ایک دن

کہتے ہین اور بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمارے پاس نا کارے خرمے تھے سو مینے اونکے دو صاع ایک صاع سنیچے حضرت کے کھانے کے واسطے اور بخاری کی روایت مین یون ہی کہ حضرت نے دو بار واہ واہ فرمایا ف یعنی ایک جنس کو زیادہ اور کم کرکے بیچنا اور بدلنا اسی کا نام سود ہی بلکہ ناکاری چیز کو عمدہ چیز سے بدلا چاہے تو اوسکی یہ تدبیر ہی کہ ناکاری کو بیچ ڈالے پھر اوسکی قیمت سے عمدہ چیز کو مول لیوے کہ یہ بیاج نہین سو اسلئے کہ جنس بدل گئی اس صورت مین زیادتی کی کا کچھ مضایقہ نہین ھ بَیْشَۃُ الْھُذَلِیِّ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ وَذِکْرِ اللّٰہِ مسلم مین بیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایام تشریق کھانے پینے اور یاد الٰہی کے دن ہین ف عید قربانی کے بعد تین دن کو یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین کو ایام تشریق کہتے ہین یعنی کھانے پینے کے دن ہین ان مین روزہ رکھنا درست نہین سال مین پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہی عید الفطر اور عید اضحی اور ایام تشریق مین ق عَائِشَۃُ اَیْنَ اَنَا غَدًا اَیْنَ اَنَا غَدًا قَالَتْہُ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین کل کہان ہونگا مین کل کہان ہونگا یہ حضرت نے اوس بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا ف حضرت کا دستور تھا کہ ایک ایک دن سب بیبیون کے گھر رہتے تھے لیکن حضرت عایشہ کو سب سے زیادہ چاہتے تھے جب مرض الموت مین بیمار ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی کل کس بی بی کی باری ہوگی اس کلام سے بیبیان سمجھین کہ حضرت کا دل یہی چاہتا ہی کہ حضرت عایشہ کے گھر مین رہین سب بیبیون نے خوشی سے اجازت دی کہ آپ عایشہ کے گھر مین رہین ہمنے اپنی باری معاف کی حضرت نہایت خوش ہوئے پھر وہین رہے اور وہین انتقال کیا اور وہین دفن ہوئے اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عایشہ کی ثابت ہوئی ھ اَبُوْ قَتَادَۃَ بَقِیَّۃُ عَنْ سُمَیَّۃَ تَقْتُلُکَ فِئَۃٌ بَاغِیَۃٌ مسلم مین ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے سمیہ کے بیٹے تجکو بڑی سختی ہوناہی تجکو باغی گروہ قتل کریگا ف عمار کی ماکا نام سمیہ تھا عمار علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے رفیق تھے جب معاویہ اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تمام برحق علی مرتضی رضی اللہ عنہ تھے اور معاویہ کا لشکر باغی تھا ھ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْکَذِبِ اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہی کہ جو بات سنے اوسکو کہنے لگے ف یعنی جھوٹھ صرف اسی چیز کا نام نہین کہ اپنی طرف سے بات بناوے اور جھوٹھ باندھے بلکہ یہ بھی جھوٹھ مین داخل ہی کہ جو خبر سُنے بدون تحقیق کیے اوسکو کہنے لگے اسواسطے کہ اکثر اخبار جھوٹھ مشہور ہوجاتے ہین تو مومن عاقل کو اوسکی تحقیق لازم ہی تحقیق کسی بات کو زبان سے نکالے اسی واسطے علماے اہل حدیث نے حدیث کی تحقیق مین بڑی محنت کی ہی اور خوب چھانٹ پچھوڑ کرکے صحیح حدیث کو ضعیف اور موضوع سے جدا کردیا ہی حق تعالی اونکے درجے بلند کرے تو عاقل مسلمان کو لازم ہی کہ جو کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب مین دیکھے تو اوسکو نہ مانے جب تک کہ علم حدیث کی معتبر کتابون مین اوسکی سند نہ پاوے ف اَنَسٌ بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَابِحٌ بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَرَاْیِیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَھَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ قَالَہُ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شاباش مال تو فائدہ دینے والا ہی شاباش مال تو فائدہ دینے والا ہی اور مینے سنا جو تو نے کہا اور مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہی کہ تو اوسکو اپنے قرابت والون مین تقسیم کردے یہ حضرت نے ابو طلحہ سے فرمایا ف قرآن مین جب اس مضمون کی آیت اوتری کہ نیکوکاری نہ حاصل کرسکوگے جب تک اپنے پسندیدہ اور محبوب مال کو راہ خدا مین خرچ کروگے تو ابو طلحہ انصاری نے کہا کہ خداوند فرماتا ہی اور میرے سب قسم کے مال سے مجکو وہ باغ بہت پیارا ہی جسکا بیرحا نام ہی اوسکو مینے خدا کی راہ مین دیا سو یا حضرت اوسکو جو چاہیے سو کیجیے اور جسکو مناسب دیکھیے اوسکو دیجیے حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت نہایت خوش ہوئے اونکی تعریف کی اور اوس باغ کو ابو طلحہ کے رشتہ دارون کو دلایا معلوم ہوا کہ خیرات دینے مین

اور تیرے حق مین دعا کرونگا ف حضرت عایشہ رضہ نے عرض کی کہ یہ حضرت میرے انتقال کے بعد میرے واسطے دعا کیجیے گا جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۲۰۵۱ ق ابو عمرو بن حمدان رأس الکفر نحو المشرق والفخر والخیلاء فی اھل الخیل والابل والفدادین اھل الوبر والسکینۃ فی اھل الغنم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جڑ کفر کی مشرق کی طرف ہی اور بڑائی مارنا اور گھمنڈ کرنا گھوڑے والے اور اونٹ والون مین ہی اور شور کرنے والون مین جو اونٹ والے ہین اور غریبی اور عجزوری بکری والون مین ہی ف اکثر فساد مشرق کی طرف سے ہوئے اور دجال بھی اوسی طرف سے نکلیگا پھر فرمایا کہ جانورون کی حجت کی بھی تاثیر ہوتی ہی سانپ اور شتر بان

۲۰۵۲ اکثر بدخلق ہوتے ہین اور بکری چرانے والے اکثر مسکین ہوتے ہین اسی واسطے پیغمبرون نے بکریون کو چرایا ھ ابو ھریرۃ رضہ ذبت اسئلت

۲۰۵۳ مدقوع یاکل بوابل اوا فسر علی اللہ لابرہ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت لوگ پریشان ہو کر غبار آلودہ دروازون پر سے دھکیلے ہوئے اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھین تو خدا اونکی قسم کو سچا کردیوے ف یعنی بعضے بندگان خدا ظاہر کے تو ایسے برے کہ کوئی دروازے پر نہ کھڑا ہونے دیوے اور باطن کے ایسے صاف کہ خدا کو اونکی خاطرداری منظور رہتی ہی اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان بدظاہر کو حقیر نہ جانے شعر خاکساران جہان را بحقارت منگر توچہ دانی کہ دریں گرد سواری باشد

مگر یہ بھی چاہیے کہ خلاف شرع فقیرون کی ولی اور قطب عوام کی طرح اعتقاد کرے اسواسطے کہ حضرت نے اس حدیث مین بعضے پریشان حال خاکساروں کو

۲۰۵۴ مقبول فرمایا اور یہ نہین فرمایا کہ شراب خوار داڑھی منڈے بھی ایسے ہوتے ہین دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالی کو پسند ہی ھ سھل بن سعد رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما علیھا وموضع سوط احدکم من الجنۃ خیر من الدنیا وما علیھا والروحۃ یروحھا العبد فی سبیل اللہ او الغدوۃ خیر من الدنیا وما علیھا بخاری مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا مین دار الاسلام کی سرحد پر چوکیداری کرنا بہتر ہی تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور بہشت مین تمہارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہی تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور جہاد مین اول دن یا آخر روز بندگی کا کوشش کرنا بہتر ہی تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے ف آخرت کا ثواب اور آخرت کا کمتر مکان تمام دنیا سے اسواسطے بہتر ہو

۲۰۵۵ کہ دنیا فانی ہی اور آخرت عمدہ اور باقی ھ سلمان رباط یوم ولیلۃ خیر من صیام شھر وقیامہ وان مات جری علیہ عملہ الذی کان یعملہ واجری علیہ رزقہ وامن الفتان مسلم مین سلمان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سرحد اسلام پر ایک رات اور دن چوکی دینا بہتر ہی ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری سے اور اگر مر گیا تو جو نیک عمل کہ کیا کرتا تھا اوسکا ثواب ہمیشہ جاری رہیگا اور اوسکی روزی اوسپر جاری رہیگی اور منکر نکیر کے خوف سے نڈر ہو جاویگا ف موت سے شہید کا رزق اور عمل کا ثواب موقوف نہین ہوتا اور

۲۰۵۶ قبر کے سوال جواب کا کچھ کھٹکا نہین رہتا ھ عایشۃ رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیھا مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو رکعتین فجر کی بہتر ہین تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا مین ہی نماز فجر سے کمتر ہی ف یہ سنت فجر کی فضیلت ہی حضرت کا

۲۰۵۷ دستور تھا کہ تمام سنت اور نفل سے فجر کی سنت کو نہایت مقدم جانتے تھے اور کمال رعایت رکھتے تھے ھ المغیرۃ بن شعبۃ ساقی القوم اخرھم شربا مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قوم کا پانی پلانے والا اونکا پچھلا ہی پانی پینے مین ف یعنی ساقی کو لازم ہی کہ اول اور بیچ سے مسلمانون کو پلاوے پھر سب کے بعد آپ پیے اسی طرح ہر حاکم اور رئیس اور داروغہ کو لازم ہی کہ جسمین انتظار کرتا ہو

۲۰۵۸ اول اور مسلمانون کو مقدم رکھے سرداری اسی کا نام ہی ق ابن مسعود سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر بخاری اور مسلم مین

اسکے پاس سوتا تھا گھوڑے کے بھڑکنے سے ڈرے کہ کہین لڑکا نہ کچل جاوے قرآن پڑھنا موقوف کیا بدلی بھی ظاہر ہوگئی صبح کو حال
حضرت سے عرض کیا حضرت نے حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قرآن کے سننے کو فرشتے حاضر ہوتے ہین کہ سکینہ نظر نہین آتے ۲۰۳۶ ۵ عَائِشَةَ تِلْكَ
الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ فَيَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ ق أَلَهُمَا حِينَ قَالَتْ
إِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوا يُحَدِّثُونَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس سچ
بات کو فرشتون سے جن لے بھاگتا ہی سو اوسکو اپنے دوست کے کان مین ڈال دیتا ہی تو وہ اوسمین اور سو جھوٹھ زیادہ کرتا ہی حضرت نے
حضرت عایشہ رضہ سے کہا جب وہ لوگ کاہن لوگ ہمکو کسی چیز کی خبر دیتے تھے تو اوسکو ہم سچ پاتے تھے ف عرب مین چند لوگ
تھے جنکو جن سے راہ رکھتے تھے اون سے دریافت کرکے آیندہ خبرین لوگون کو بتلاتے تھے دین اسلام مین حکم ہوا کہ سوائے خدا کے غیب کوئی نہین جانتا
کاہن جھوٹھے اور نے حقیقت ہین اون سے حال دریافت کرنا درست نہین حضرت عایشہ نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کاہن جھوٹھے ہین تو اسکا کیا سبب ہی
کہ اونکی بات سچ بھی ہوتی تھی حضرت نے حدیث فرمائی یعنی جو اس عالم مین ہوتا ہی اوسکا حکم فرشتون کو ہوتا ہی فرشتے اول آسمان پر آپسمین اوسکی
گفتگو کرتے ہین شیطان اوپر جن وہان جاکر سن آتے ہین اور اپنے پوجنے والے دوستون کو بتلاتے ہین وے لوگ ایک سچ کے ساتھ سو جھوٹھ ملاکر
لوگون سے کہتے ہین وہی ایک بات تو سچ ہوتی ہی اور باقی واہیات نادان لوگ اوسی ایک سچ بات کو دلیل پکڑنے کے معتقد ہوتے ہین اور اونکی
اکثر جھوٹھی باتون کو اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہین رکھتے ۵ ابْنُ مَسْعُودٍ تِلْكَ مَحْضُ الْإِيمَانِ يَعْنِي الْوَسْوَسَةَ
ق أَلَهُ حِينَ سُئِلَ عَنْهَا وَهِيَ مَا يَجِدُ الْإِنْسَانُ فِي نَفْسِهِ مَا يَتَعَاظَمُ أَنْ يَتَكَلَّمَ وَيُرْوَى ذَلِكَ
صَرِيحُ الْإِيمَانِ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ تَقَرَّدَ بِهِ مُسْلِمٌ ۲۰۳۷ ایضاً مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ اس وسوسے کو بد جاننا تو محض ایمان ہی یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ وسوسے کا حضرت سے سوال ہوا وسوسہ اوسکو کہتے ہین جسکا خیال
آدمی اپنے دلمین پاتا ہی اور اوسکے کہنے کو برا جانتا ہی اور دوسری روایت ابوہریرہ رضہ سے یون ہی کہ یہ تو صریح ایمان ہی اس حدیث کو بھی صرف
مسلم نے روایت کیا ف مشکوۃ مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ چند اصحاب نے حضرت پاس آکر یہ پوچھا کہ یا حضرت ہمارے دلون مین
نہایت برے برے خیال آتے ہین کہ ہم اونکو زبان پر لانا بڑا گناہ جانتے ہین حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی برے خیال کو برا جاننا اور
زبان پر نہ لانا ایمان کی نشانی ہی اگر دل مین ایمان نہوتا تو کون روکتا اور یہ مطلب نہین کہ برے خیالات آنا صریح ایمان ہی چنانچہ
ابوداؤد مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے کہا کہ میرے دل مین بعضا ایسا برا خیال آتا ہی کہ اگر مین جل کے کوئلا ہوجاؤن
تو بھی نہ اچھا ہو نکالون حضرت نے فرمایا شکر خدا کا جسنے شیطان کا کام وسوسے ہی پر ٹالا یعنی شیطان کافرون سے تو شرک اور بت پرستی کراتا ہی
لیکن مومن پر سوائے برے خیال ڈالنے کے اوسکا کچھ زور نہین چلتا وسوسے کا علاج یہ ہی کہ اوسکی طرف دھیان نکرے اور التجا کرے پناہ
مانگے لاحول پڑھے اور لا الہ الا اللہ کی کثرت کرے کہ اکسیر ہی ۵ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ ۲۰۳۸
خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ مسلم مین رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیمت کتے کی حرام ہی اور خرچی
حرام کار عورت کی حرام ہی اور پچھنے لگانے والے کا کسب پلید ہی ف امام شافعی کے نزدیک بموجب اس حدیث کے کتے کی قیمت حلال نہین
اور امام اعظم کے نزدیک حلال ہی تو اونکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہی کہ اگر کتا شکاری اور حفاظت کے واسطے نہو تو اوسکی قیمت حرام ہی اور
خرچی بالاتفاق حرام ہی اور پچھنے لگانے کا کسب بموجب اس حدیث کے امام احمد کے نزدیک حرام ہی اور اماموں کے نزدیک حرام نہین مکروہ ہی کہ

۲۰۶۳ داخل ہو اس دعا کو سید الاستغفار کہتے ہین ق ابو بکرۃ شہر عید لا ینقصان رمضان وذو الحجۃ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے کم نہین ہوتے رمضان اور ذی الحج ف امام احمد نے اس حدیث کا مطلب یون کہا کہ ایک سال مین دونون مہینے ساتھی کم نہین ہوتے اگر ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس دن کا ہوگا اور اسحٰق نے کہا کہ ان دونون مہینون کا ثواب کم نہین ہوتا پورا ملتا ہی اگرچہ دونون شمار مین کم ہون اور یہی قول ٹھیک ہی واللہ اعلم

۲۰۶۴ م عمر رضہ تصدق اللہ بہا علیکم فاقبلوا صدقتہ یعنی القصر فی السفر مع الکم من عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نماز کا قصر صدقہ ہی کہ خدا نے تمپر تصدق کیا ہی سو اوسکے صدقے کو قبول کرو یعنی اون کی حالت مین بھی نماز کا قصر سفر مین چاہیے ف سفر مین چار رکعت نماز کو دو رکعت پڑھنے کا حکم ہی یہ خدا کی طرف سے تخفیف اور رخصت ہی تو مناسب نہین کہ خدا کی رخصت کو نمانے اور پوری پڑھیے اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا کہ سفر مین پوری نماز پڑھنا درست نہین

۲۰۶۴ م زید بن ارقم صلوۃ الاوابین اذا رمضت الفصال مسلم مین زید بن ارقم رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ صلوۃ الاوابین اوس وقت ہی جب کہ اونٹ کے بچون کے تلوے جلنے لگین ف یعنی چاشت کے وقت ریتل گرم ہوتی ہی بچون کے تلوے جلنے لگتے ہین وہ ہر طرف سے بھاگ کے اونٹون کے گرد ہو جاتے ہین مشائخ لوگ مغرب کے بعد چھ رکعت نماز کو صلوۃ الاوابین کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الضحی اور نماز چاشت کا نام صلوۃ الاوابین ہی اواب اون عابدون کو کہتے ہین جنکا دل عبادت الٰہی کی طرف جھکا رہتا ہی

فضیلت صلوۃ الضحی کی احادیث صلوۃ الاوابین کی بیان مین

۲۰۶۵ م ابو ہریرۃ صلوۃ الجماعۃ افضل من صلوۃ احدکم وحدہ بخمسۃ وعشرین جزءا مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس حصے افضل ہی یہ ابو سعید کی روایت ہی اور عبداللہ بن عمر کی روایت مین ستائیس درجے کا ذکر ہی

۲۰۶۶ فضیلت جماعت بہ نسبت نماز تنہا بہ نسبت بعض درجہ

۲۰۶۷ ق ابو ہریرۃ صلوۃ الرجل فی جماعۃ تزید علی صلاتہ فی بیتہ وصلاتہ فی سوقہ بضعا وعشرین درجۃ وذلک ان احدہم اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی المسجد لا ینہزہ الا الصلوۃ لم یخط خطوۃ الا رفعہ اللہ بہا درجۃ وحط عنہ بہا خطیئۃ حتی یدخل المسجد فاذا دخل المسجد کان فی الصلوۃ ما کانت الصلوۃ تحبسہ والملائکۃ یصلون علی احدکم ما دام فی مجلسہ الذی صلی فیہ یقولون اللہم ارحمہ اللہم اغفر لہ اللہم تب علیہ ما لم یؤذ فیہ ما لم یحدث فیہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کی نماز جماعت مین اوسکے گھر اور بازار کی نماز سے پچیس اور چند درجے زیادہ ہی یعنی پچیس ستائیس اور اسکا سبب یہ ہی کہ جب آدمی نے وضو کیا بخوبی پھر مسجد مین آیا اس حالت سے کہ سوائے نماز کے اوسکی جنبش کا کوئی سبب نہو تو ایسا شخص کوئی قدم نہ چلے گا مگر کہ خدا اوس قدم کے سبب سے اوسکا ایک درجہ بلند کریگا اور اوسکی جہت سے اوسکا گناہ دور کریگا یہان تک کہ مسجد مین آوے پھر جب مسجد مین آیا تو نماز مین داخل ہوا جب تک کہ اوسکو نماز روکے رہے یعنی جو مدت نماز کے انتظار مین گذرے گی وہ نماز مین شمار ہوگی نماز پڑھنے کے برابر انتظار کا ثواب ملیگا اور فرشتے اوسکو دعا کرتے ہین جب تک کہ اوس مکان مین بیٹھا رہیگا جسمین نماز پڑھی فرشتے کہتے ہین الٰہی اوسپر رحم کر الٰہی اوسکی مغفرت کر الٰہی اوسکی توبہ قبول کر اوسپر رحمت متوجہ ہو یہ وعدہ اوس شرط پر ہی جب تک کہ مسجد مین کسیکو تکلیف نہ دیوے جب تک مسجد مین دنیا کی بات نہ کہے یا وضو نہ توڑے ف

م مالم یحدث فیہ فی بعض روایات ۱۲

یعنی جمعے کے دن غسل کرنا مستحب ہے ۲۰۴۷۵ م جَابِرٍ حَلْبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَإِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنِيحَتُهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ ق لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا حَقُّ الْإِبِلِ مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹنیون کا دودھ دوہنا پانی پر اور اون کے ڈول کو مانگے دینا اور نر اونٹ کو عاریت دینا یعنی اونٹنی کا بھن کر نے کے واسطے اور محتاجون کو اونٹ دینا دودھ پینے کے واسطے اور اونٹون پر بوجھ رکھنا جہاد مین یعنی غازی کو سوار کرنا یا اسباب لادنا یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسنے کہا یارسول اللہ اونٹ رکھنے کا کیا حق اور کون کون چیز مالک کو مناسب ہے ف عرب کا دستور تھا کہ جب تالاب یا کوئین پر اونٹون کو پانی پلاتے تو دودھ دوہتے اور محتاجون کو دیتے ق عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا ۲۰۴۷۶ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرا حوض کوثر مہینے بھر کی راہ ہے پانی اوسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور اوسکی بو مشک سے زیادہ تر خوشبودار ہے اور اوسکے کوزے اور آبخورے جیسے آسمان کے تارے یعنی بیشمار جو اوس حوض سے پانی پیے کبھی اوسکو پیاس نہ لگے ف ہر چند پیاس تو ایکبار کے پینے مین جاتی رہیگی لیکن اہل جنت لذت کے واسطے اونسکو پیا کرینگے م أُمُّ الدَّرْدَاءِ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم مین ام الدرداؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد کی دعا اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پس پشت مقبول ہے اوسکے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے کہ جب وہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے نیک دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ آمین اور تجکو بھی اس دعا کے برابر فائدہ ہے یعنی جو تو نے نیک چیز اسکے واسطے مانگی اوسکو بھی ملیگی اور تجکو بھی ملیگی ۲۰۴۷۸ م أَبُو هُرَيْرَةَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَ عَلَى أَهْلِكَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک دینار تو نے جہاد مین خرچ کی اور ایک دینار تو نے گردن چھڑانے مین یعنی بردہ آزاد کرنے مین خرچ کیا اور ایک دینار تو نے محتاج کو خیرات دی اور ایک دینار تو نے اپنے گھر والون پر خرچ کی ان سب مین بڑا ثواب اوسمین ہے جو تو نے اپنے گھر والون پر خرچ کی ف جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل وعیال کا خرچ اسواسطے افضل ہوا کہ یہ فرض عین ہے فرض کا ثواب نفل وغیرہ سے زیادہ ہوا چاہیے اپنے اہل وعیال پر ہر شخص خرچ کرتا ہی لیکن اگر اوسکو خدا کا حکم جانکر خرچ کرے تو نیت کے سبب سے زیادہ تر ثواب پاوے ۲۰۴۷۹ م عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيَّ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا ق لَهُ حِينَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي يُلَبِّسُهَا عَلَيَّ مسلم مین عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شیطان ہی اوسکو خنزب کہتے ہین سو جب کہ تو اوسکا کھٹکا پاوے تو خدا کی پناہ مانگ اوسکی شر سے اور اپنی بائین طرف تین بار تھک تھکا دے یہ حضرت نے عثمان بن ابی العاصؓ سے فرمایا جب کہ اونسنے کہا کہ شیطان حائل ہوتا ہی میرے اور میری نماز اور قرارت کے اندر مجکو قرآن کے پڑھنے مین شبہہ ڈال دیتا ہی ف یعنی جو شیطان کہ نماز مین شبہہ ڈالتا ہی اوسکا خنزب لقب ہی پھر اوسکی علاج بتلائی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو شیطان وضو مین شبہہ ڈالتا ہی اوسکا دلہان لقب ہی ۲۰۵۰ ع عَائِشَةُ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ بخاری مین عبدالرحمن سے عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون ہی ہوگا اگر تیرا انتقال ہوا اور مین زندہ رہا تو تیرے واسطے مغفرت مانگونگا

ام قیس بنت محصن رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے عورتون سے فرمایا کہ کیون تالو اور حلق ملتی ہو اپنی اولاد کا اس گھانٹی سے تم لازم پکڑو
اس کوٹ کو واسطے کہ اسمین سات بیماری کی شفا ہی اونمین سے ایک ذات الجنب ہی یعنی پانجر کا درد حلق کے درم مین ناک مین ڈالیے اور
ذات الجنب مین حلق کے اندر ڈالیے ف عرب کی عورتین درم حلق مین جو اپنے لڑکون کو گھانٹی دیتی تھین حضرت نے اس سے منع کیا
اور فرمایا کہ کوٹ کی گھانٹی دیا کرو پھر فرمایا کہ کوٹ مین سات بیماریون کی شفا ہی دو کو بیان کیا یعنی ورم حلق اور ذات الجنب کو پانچ بیماریون
کو غین ٹ کو رکیا ہی لیکن معلوم کیا چاہیے کہ کوٹ گرم خشک ہی حیض اور پیشاب کو جاری کرتا ہی اور زہر کو دفع کرتا ہی اور جماع کی قوت
زیادہ کرتا ہی اور پیٹ کے کیڑون کو قتل کرتا ہی جب کہ شہد کے ساتھ پیجیے اور جگر اور معدے کے ضعف کو دفع کرتا ہی اور تجاری کے
بخار کو نفع دیتا ہی لڑکون کو اکثر سردی کا خلل ہوتا ہی اسواسطے حضرت نے یہ دوا تجویز کی اہل حدیث عود ہندی کو قسط یعنی کوٹ کہتے ہین
لیکن اطبا عود ہندی کو اگر کہتے ہین اگر بھی گرم وخشک ہی دماغ اور دل اور معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہی اور ریح کو تحلیل کرتا ہی اور

۲۰۷۵ کھانسی اور دمہ اور غشی اور سردی خفقان کو اور اسہال اور استسقا کو دور کرتا ہی ق ابن عمر عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ
وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ بخاری اور مسلم
مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد مسلمان پر امام کی اطاعت اور فرمان برداری واجب ہی خواہ اوسکو اچھا لگے
یا برا مگر اوس صورت مین کہ جب گناہ کا مامور ہو پھر جب گناہ اور خلاف شرع کا اوسکو حکم ہو تو اسوقت مین اطاعت اور فرمان برداری نچاہیے

۲۰۷۶ ف خوشی اور ناخوشی مین حاکم کی اطاعت واجب ہی لیکن خلاف شرع کام مین اطاعت نہین ق ابو ہریرہ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

۲۰۷۷ فرمایا کہ مدینے کی راہون پر فرشتے مقرر ہین اوسمین طاعون یا اور دجال نہ داخل ہوگا ع ابو ہریرہ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ
خِنْدِفٍ أَبُو خُزَاعَةَ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمر لحی کا بیٹا قمعہ کا پوتا خندف کا پڑپوتا خزاعہ کا
باپ ہی ش یعنی خزاعہ کی قوم عمرو بن لحی کی اولاد ہین بے لوگ یمنی نہین مضر کے گروہ مین داخل ہین خزاعہ کی قوم مین کچھ اختلاف تھا

۲۰۷۸ حضرت نے اوسکو بیان کردیا عرب مین بت پرستی اور سانڈھ چھوڑنا عمرو بن لحی سے شروع ہوا م ابو ایوب غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ مسلم مین ابو ایوب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا یعنی جہاد مین
صبح یا شام کو کوشش کرنا بہتر ہی اوس سے جسپر آفتاب نے طلوع اور غروب کیا یعنی تمام دنیا سے افضل ہی کہ اوسکو ثواب باقی ہی اور دنیا فانی

۲۰۷۹ م جَابِرٌ غِلَظُ الْقُلُوبِ فِي أَهْلِ الْمَشْرِقِ وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
کہ دلون کی سختی مشرقی لوگون مین ہی اور ایمان حجاز کے لوگون مین ہی ف مدینے کی جانب مشرق مضر کی قوم رہتی تھی نہایت

۲۰۸۰ سخت لوگ تھے عرب مین حجاز اوس ملک کا نام ہی جسمین مکہ اور مدینہ ہی م النواس بن سمعان غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي
عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي
عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ
فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَمَا لُبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ ہی اور اوسکو ناحق قتل کرنا انصافی اور ناشکری ہی ۲۰۵۸
ف اگر قتل حلال جانکر مسلمان کو قتل کرے تو صریحا کفر ہی اور نہین تو کبیرہ گناہ ہی ھ انس سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيقُهُ
أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ وَمِنْ رَأْيِ لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللّٰهِ أَفَلَا قُلْتَ اللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَهُ لِرَجُلٍ عَادَهُ فَدَعَا اللّٰهَ بِهِ فَشَفَاهُ مسلم من انس سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ سبحان اللہ تو عذاب الٰہی کو نہ اوٹھا سکیگا اور دوسری روایت یون ہی کہ تجکو عذاب خدا کی طاقت نہین تو نے یون کیون نہ کہا کہ الٰہی ہمکو
دنیا مین بھلائی دے اور آخرت مین بھی بھلائی اور ہمکو بچالے دوزخ کے عذاب سے یہ حضرت نے اوس مرد سے فرمایا جسکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے تھے
پھر اوسنے یہی دعا مانگی سو خدا نے اوسکو شفا بخشی ف حضرت ایک مسلمان کی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے وہ نہایت ناتوان ہوگیا تھا
جیسے مرغی کا چوزہ سو حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو نے کچھ دعا تو نہین کی ہی اوسنے کہا ہان مین صحت مین یہ دعا کیا کرتا تھا کہ الٰہی جو تجکو آخرت
مین میرے اوپر عذاب کرنا ہو سو دنیا مین جلد مجھ پر کر لے حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی آدمی کو عذاب الٰہی کی طاقت نہین نہ دنیا مین نہ آخرت
مین دنیا کی تکلیف تو نے اپنے سو تجھ سے کیون مانگی پھر اوسکو دین اور دنیا کی خیر کی دعا تعلیم کی چنانچہ اوسکو اسی دعا سے صحت ہوگئی ۲۰۵۹
ام سلمہؓ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ رُبَّ
كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ بخاری مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ آج کی رات
کیا ہی رحمت کے گنج کے گنج اوترے ہین اور آج کی رات کیا ہی فتنے اور فساد نازل ہوئے ہین کوئی ہی کہ کوٹھیون والی عورتون کو جگادے یعنی تاکہ
تہجد پڑھین بہت عورتین دنیا مین پوشاک دار ہین اور آخرت مین برہنہ ہین یعنی دنیا مین باعزت اور آخرت مین گناہ سے فضیحت ف حضرت
ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت ایک رات سو کر جاگے پھر یہ حدیث فرمائی فتوح اسلام اور اس امت کے فساد ہونے والے حضرت کو خواب مین دکھلائے گئے تھے
ق ابوہریرہؓ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ ۲۰۶۰
حضرت نے فرمایا کہ سیحون اور جیحون اور فرات اور نیل ہر ایک بہشت کی نہرون مین ہین ف سیحون اور جیحون ترکستان مین ہین اور
فرات عراق مین اور نیل مصر مین یعنی ان نہرون کا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہی یا کہ ان نہرون کی امداد وہان سے ہوتی ہو ۲۰۶۱
شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا
عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ
لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ مَنْ قَالَهَا فِي النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ
أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری مین
شداد بن اوس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ استغفار یہ ہی کہ بندہ یون کہے کہ الٰہی تو میرا مالک ہی کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے تیرے تو نے
مجکو پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے قول اور تیرے وعدے پر ہون اپنے مقدور کے موافق مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کرتب کی برائی سے
مین تجسے اقرار کرتا ہون تیرے احسان کا جو مجھپر ہی اور اپنے گناہ کا تجسے اقرار کرتا ہون سو مجکو بخش دے مقرر یہی ہی کہ کوئی گناہ کو نہین بخش سکتا
سوائے تیرے جو یقین سے اسکو دن مین کہے پھر اوسی دن شام سے پہلے مرجاوے تو وہ شخص بہشتی ہی اور جو اسکو رات مین کہے یقین کرکے پھر مرجاوے فجر سے پہلے
تو وہ شخص بہشتی ہی ف اللّٰهُمَّ سے الَّا أَنْتَ تک صبح شام پڑھا کرے رات اور دن دونون آگئے رات یا دن مین جب مریگا اس عمدہ استغفار

مین اوسکو الزام دونگا اور تمکو اوسکے شر سے بچاونگا اور اگر وہ نکلا اور مین تم لوگون مین موجود نہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اوسکو الزام دیگا
اور حق تعالی سر خلیفہ اور نگہبان ہی ہر مسلمان پر البتہ دجال نوجوان گھنگرالے بالون والا ہی اوسکی آنکھ مین ضعف ہی گویا کہ مین اوسکی مشابہت
دیتا ہون عبد العزی بن قطن کے ساتھ عبد العزی ایک کافر تھا سو جو شخص کہ تم مین سے اسکو پاوے تو چاہیے کہ سورہ کہف کے شروع کی آیتین اوسپر پڑھے
مقدر ہیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالیگا داہنے اور فساد اوٹھائیگا یا عباد اللہ ثابت رہیو اصحاب
بولے یا رسول اللہ اور کس قدر اوسکو زمین پر درنگی اور اقامت ہوگی حضرت نے فرمایا چالیس دن اوسمین سے ایک دن تو سال کے برابر اور دوسرا دن
جیسے مہینا اور تیسرا دن جیسے ہفتہ اور باقی دن جیسے تمہارے دن ہین اصحاب بولے یا رسول اللہ سو وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا ہمکو
ایک ہی دن کی نماز کفایت کریگی حضرت نے فرمایا کہ نہین تم اندازہ کر لینا اوس دن مین بقدر اوسکے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنون مین نماز پڑھتے ہو
اوسی طرح اوس دن بھی نکل کر کے پڑھیو اصحاب بولے یا رسول اللہ اور اوسکی شتابہ روی زمین مین کیونکر ہوگی حضرت نے فرمایا جیسے وہ مینہ جسکو
پیچھے سے اوڑاتی ہی سو وہ ایک قوم پاس آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاویگا سو اوسکا ایمان لاوینگے اور اوسکی بات مانینگے تو آسمان کو حکم کریگا
سو وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا سو وہ گھاس اور اناج جماویگی تو شام کو اونکے مواشی آوینگے بہ نسبت سابق کے دراز کوہان ہو کر
اور کشادہ تھن ہو کر اور کوکھین خوب تن کر یعنی سوئے تازے ہو جاوینگے پھر دجال دوسری قوم پاس آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاویگا تو وے اوسکے
قول کو اوسپر رد کرینگے یعنی اوسکی بات نہ مانینگے تو اونکی طرف سے ہٹ جاویگا تو اونپر قحط اور خشکی پڑیگی اونکے ہاتھون مین اونکے مالون مین سے
کچھ نہ باقی رہیگا اور دجال ویران زمین پر سے نکلیگا تو اوس سے کہیگا کہ ای زمین اپنے خزانے نکال تو وہان کے مال اور خزانے ظاہر ہو کر اوسکے پاس
جمع ہو جاوینگے جیسے شہد کی مکھیان بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہین پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاویگا تو اوسکو تلوار سے مار یگا سو اوسکو
قتل کر کے دو ٹکڑے کر ڈالیگا جیسا نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہی پھر اوسکو زندہ کر کے بلاویگا سو وہ جوان سامنے آویگا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا
سو دجال اسی حال مین ہوگا کہ ناگاہ حق تعالی عیسی بن مریم کو بھیجیگا تو عیسی اوترینگے سفید مینار پاس شہر دمشق کے مشرق کی طرف زرد کپڑے
جوڑا پہنے اپنے دونون ہاتھ دو فرشتون کے پرون پر رکھے ہوئے تو جب عیسی اپنا سر جھکاوینگے تو پسینا ٹپکیگا اور جب کہ اپنا سر اوٹھاوینگے
تو موتی سے بوند بہینگے سو جس کافر پاس عیسی اوترینگے اور اوسکو اونکے دم کی بھاپ لگی سو وہ مر جاویگا اور اونکا دم اونتک پہنچیگا جہان تک اونکی نظر
پہنچیگی پھر عیسی دجال کو تلاش کرینگے یہان تک کہ اوسکو باب لد پاس پاوینگے لد شام مین ایک پہاڑ کا نام ہی سو اوسکو قتل کرینگے پھر عیسی
بن مریم پاس وہ لوگ آوینگے جنکو خدا نے دجال سے بچایا سو شفقت سے اونکے چہرون کو سہلاوینگے اور اونکو اونکے بہشت کے درجات کی خبر دینگے
سو اسی حال مین ہونگے کہ ناگاہ حق تعالی عیسی کی حکم کریگا کہ میرے اپنے ایسے بندے نکالے ہین کہ کسیکو اون سے لڑنے کی طاقت نہین سو تو اپنا مسلمان بندون کو طور کی طرف اوٹھا لیجا
پھر خدا بھیجیگا یاجوج اور ماجوج کو اور وے ہر ایک بلندی سے نکل پڑینگے تو اونکے پہلے لوگ طبریستان کے دریا پر
گذرینگے تو پی جاوینگے جتنا پانی کہ اوسمین ہوگا اور اونکے پیچھے لوگ جب وہان آوینگے تو کہینگے کبھی اس دریا مین بھی پانی تھا پھر چلینگے یہان تک
کہ اوس پہاڑ تک پہونچینگے جہان درختون کی کثرت ہی یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وے کہینگے البتہ ہم نے زمین والون کو تو قتل کر چکے آؤ اب
آسمان والون کو قتل کرین تو اپنے تیرون کو آسمان پر ماریںگے سو خدا اونکے تیرون کو خون آلودہ کر کے ڈالیگا اور خدا کا پیغمبر عیسی اور اوسکے
اصحاب گھرے رہینگے یہان تک کہ اونکے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک یعنی کھانے کی زیادتی ہوگی پھر
خدا کا رسول عیسی اور اوسکے اصحاب دعا کرینگے سو خدا اون یاجوج ماجوج پر عذاب بھیجیگا اونکی گردنون مین کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مر جاوینگے

فصل فی بعض احوال دجال

فصل فی مقدار زمانہ دجال و اوقات نزول عیسی

ان تینون حدیثون سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس درجے افضل اور ثواب مین زیادہ ہی اور اگر نیت زیادہ خالص ہووے تو ستائیس درجے تک بھی نوبت پہونچتی ہی پھر حضرت نے اسکا سبب ارشاد کیا کہ کامل وضو کرنا اور مسجد مین صرف نماز ہی کے واسطے جانا مسجد تک ہر قدم پر ثواب پانا اور مسجد کا توقف اور انتظار نماز مین داخل ہونا اور فرشتون کا دعا دینا اور مسجد مین ظاہر اور باادب رہنا فضول کلام اور تکلیف ایذا سے بچنا اس فضیلت اور ترقی کا سبب ہی تنہا نماز پڑھنے مین یہ امور حاصل نہین ق ابن عمر صلوٰۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ فاذا خشی الصبح فاوتر بواحدۃ ۲۰۶۸ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعتین مین پھر جب تو صبح ہونے سے ڈرے تو ایک رکعت کی وتر کر ف امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک تہجد کی نماز دو دو رکعت افضل ہی اور یہی حدیث انکی دلیل ہی م ابوھریرۃ صیاح المعاول حین یقع ثمرۃ من الشیطان ۲۰۶۹ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جیخنا اڑکے کا جب کہ پیدا ہوتا ہی اور زمین پر گرتا ہی شیطان کے مٹھوکے کے سبب سے ہی م ابوھریرۃ ضرس الکافر مثل احد فخذہ مسیرۃ ثلث ۲۰۷۰ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کا دانت احد کے پہاڑ برابر ہوگا اور اوسکی کھال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ برابر ہوگی ف یعنی دوزخ مین کافر کا قد نہایت لنبا چوڑا ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور آگ بدن پر بہت سی پھیلے م جابر طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعۃ وطعام الاربعۃ یکفی الثمانیۃ ۲۰۷۱ مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہی اور دو کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہی اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہی ف یعنی مومن کو حرص نہین چاہیے اپنے کھانے مین دوسرے بھوکے بھائی مسلمان کو شریک کرلے ایک روز آسودگی نہ سہی بقدر ضرورت پر کفایت کرے انصاف سے بعید ہی کہ اپنا تو پیٹ بھر لیوے اور دوسرا مسلمان بھوکا رہے اور دیکھا کرے م صہیب بن سنان عجبا لامر المومن ان امرہ کلہ لہ خیر ولیس ۲۰۷۲ ذلک لاحد الا للمومن ان اصابتہ سراء شکر فکان خیرا لہ وان اصابتہ ضراء صبر فکان خیرا لہ مسلم مین صہیب بن سنان رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ طرفہ ماجرا ہی مومن کا مقرر اوسکا ہر حال اوسکے واسطے بہتر ہی اور یہ بات کسیکو حاصل نہین سوائے مومن کے اگر اوسکو خوشی ہو شکر کرے تو شکر گزاری اوسکے حق مین بہتر ہو اور اگر اوسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو بھی اوسکے حق مین بہتر ہو ف یعنی مومن کا کسی طرح نقصان نہین خوشی مین شکر گزاری سے نعمت زیادہ ملے اور ثواب پاوے اور غم مین صبر سبب خدا کا مقبول ہو اور بیحساب ثواب ملے اور کافر کو یہ بات حاصل نہین خوشی مین اوسکی خدا کی طرف نظر ہوتی ہی نہ غم مین م جابر بن سمرۃ علی ما تومؤنی بایدیکم کانہا اذناب خیل شمس وانما یکفی احدکم ان یضع یدہ علی فخذہ ثم ۲۰۷۳ یسلم علی اخیہ من علی یمینہ وشمالہ مسلم مین جابر بن سمرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا مجھ کو اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھون سے گویا کہ تمھارے ہاتھ چنچل گھوڑون کی دمین ہین یعنی جیسے شریر گھوڑا ہر دم اپنی دم ادھر اودھر ہلاتا ہی ویسے تم ہلاتے ہو اور آدمی کو تو اتنا کفایت کرتا ہی کہ اپنے ہاتھ کو ران پر رکھے رہے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سلام کرے جو اوسکے داہنے اور بائین پر ہون ف نماز کے اخیر مین بعضے لوگ ہاتھ اوٹھا کر داہنے بائین کے لوگون کو سلام کرتے تھے سو حضرت نے حدیث فرمائی اور نماز مین سلام کے وقت ہاتھ اوٹھانا منع کیا ق ام قیس بنت محصن علام تذعرن اولادک بہذا العلاق علیکن بہذا العود الہندی ۲۰۷۴ فان فیہ سبعۃ اشفیۃ منہا ذات الجنب یسعط من العذرۃ ویلد من ذات الجنب بخاری اور مسلم مین

۲۰۸۴ حضرت نے بیان فرمائی ہر جابر فرمایا تم کو مغفور لہ الا صاحب الجمل الاحمر ق اور ثنیۃ المرار مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا سو تم میں سے ہر ایک شخص بخشا گیا مگر سرخ اونٹ والا یہ حضرت نے ثنیۃ المرار پر فرمایا ف ثنیۃ المرار ایک ٹیلا تھا حضرت نے فرمایا جو اسپر چڑھ جاوے اوسکا گناہ بخشا جاوے سب اصحاب اوسپر چڑھ گئے ایک کنوارہ چڑھا اپنا سرخ اونٹ تلاش کیا کیا اور اوسنے کہا کہ اونٹ کا ملنا میرے نزدیک حضرت سے زیادہ پیارا ہی تب حضرت نے حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت آخر کو

۲۰۸۵ بگاڑتی ہی ق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فی المبۃ السوداء شفاء من کل داء الا السام بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کلونجی میں ہر بیماری کی دوا ہی سوا موت کے ف یعنی سب سر دبیماریون کی کلونجی دوا ہی باقی اوسکی تفصیل ساتوین باب میں گذری ق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فی کل کبد حری اجر بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

۲۰۸۶ فرمایا کہ ہر تشنہ جگر کے پانی پلانے میں ثواب ہی ف سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ یا حضرت اگر کسی کا بھولا جانور میرے حوض پر آوے اور میں اوسکو پانی پلاؤن مجکو اوسمیں کچھ ثواب ہوگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر جاندار کے احسان میں ثواب ہی آدمی ہو یا جانور مسلمان ہو یا کافر

۲۰۸۷ ہ جابر فیما سقت الانہار والغیم العشور وفیما سقی بالسانیۃ نصف العشر مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کھیت کو دریا اور بدلی سینچے اوسمیں دسوان حصہ زکوۃ ہی اور جو کھیت اونٹون پر پانی لاد کر سینچا جاوے اوسمیں بیسوان حصہ زکوۃ ہی ف جسمیں کم محنت تھی اوسکی زکوۃ زیادہ مقرر ہوئی اور جسمیں محنت زیادہ تھی اوسکی کم زکوۃ مقرر ہوئی حکمت اسکا نام ہی

۲۰۸۸ ہ جابر قاتل اللہ الیہود اتخذوا قبور انبیائہم مساجد مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے

۲۰۸۹ یہودیون پر اونھون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد ٹھہرایا ف اسمیں اشارہ ہی کہ امت محمدی ایسا نکرے ق انس قد دحوني کابین ایلۃ وصنعاء من الیمن وان فیہ من الاباریق لعدد نجوم السماء بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کا اندازہ اتنا ہی جتنا فرق ہی ایلہ اور یمن کی صنعا میں ہوا ور البتہ اوسمیں آسمان کے

۲۰۹۰ تارون کے شمار برابر ف ایلہ شام میں ایک بستی کا نام ہی اور صنعا یمن کا بڑا مشہور شہر ہی ق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قریش والانصار وجہینۃ ومزینۃ واسلم واشجع وغفار موالي ليس لهم مولى دون الله ورسوله بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار میرے دوست اور مددگار ہین

۲۰۹۱ اونکا کوئی مددگار نہین سوا خدا اور رسول کے ف یہ قوم حضرت کا ایمان لائے اور حضرت پر جان نثار رہے اسواسطے حضرت نے اونکی فضیلت بیان کی ش ابن عباس کاني به اسفع اجنح يقلعها حجرا حجرا بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا گویا کہ مین اوس کعبہ ڈھانے والے سیاہ پنڈلے کو دیکھتا ہون کہ اوسکے پتھر پتھر کو اوکھاڑتا ہی ف قیامت کے قریب ایک حبشی

۲۰۹۲ کے ہاتھ سے کعبہ منہدم ہوگا ہ عقبۃ بن عامر کفارۃ النذر کفارۃ الیمین مسلم میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نذر کا کفارہ وہی ہی جو قسم کا کفارہ ہی ف یعنی اگر نذر نباہنا کی ہو تو قسم کا کفارہ دیوے قسم کا کفارہ یہ ہی کہ دس

۲۰۹۳ محتاجون کو دونون وقت کھانا کھلاوے یا لباس دیوے یا غلام آزاد کرے اور اگر مقدور نہ ہو تو تین روزے رکھے ق عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کما قتله يعني ابا جهل ق لمعاذ بن عمرو بن الجموح ومعاذ بن عفراء بخاری اور مسلم میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون نے اوسکو قتل کیا یعنی ابوجہل کو یہ حضرت نے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء سے فرمایا

قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اِسْرَاعُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ فَيَاْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَّاَسْبَغَهٗ ضُرُوْعًا وَّاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ اَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَسْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهٗ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ وَيَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَآءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ الْمَلَكَيْنِ اِذَا طَاَطَاَ رَاْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهٗ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يَاْتِيْ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى عِيْسٰى اِنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَّآءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَآءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِّاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهُ زُهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَّا يُكِنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَقَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّكُلِّ مُسْلِمٍ وَّتَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مسلم عن نواس بن سمعان رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے اوپر دجال کے سوائے کا خوف مجھ کو زیادہ ہے یعنی دجال کے سوا مجھ کو تمہارے حق میں اور فسادوں کا زیادہ خوف ہے اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو میں پہلے

لوگون مین اختلاف پڑے اور ہر شخص اپنی عقل پر مغرور ہو تو ایسے وقت مین دیندار کو لازم ہی کہ اپنی اصلاح اور درستی پر کمر باندھے اور حق سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کرے

۱۰۹۸ ثم عمر کیف بک اذا اخرجت من خیبر تعدو بک قلوصک لیلۃ بعد لیلۃ قال لاحدثن ابا الحقیق من یھود خیبر فاجلاھم عمر الی تیماء واریحاء مسلم من عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیسا تیرا حال ہوگا جس وقت تو خیبر سے نکالا جاویگا تجکو لے دوڑیگی تیری اونٹنی راتون کو یعنی سوار ہو کر سفر کریگا یہ حضرت نے ابو حقیق یہودی کے کسی بیٹے سے فرمایا پھر عمر فاروق رضہ نے اونکو تیما اور اریحا کی طرف نکال دیا

ف خیبر مین یہودی رہتے تھے جب خیبر فتح ہوا تو حضرت نے وہان کے یہودیون کو بطریق مختسبین مزدوری پر رہنے دیا عمر فاروق رضہ نے اپنی خلافت مین چاہا کہ اونکو خیبر سے بدر کرین یہودیون نے کہا تم ہمکو کیونکر نکالوگے حالانکہ تمھارے پیغمبر نے ہمکو یہان قائم رکھا تب عمر فاروق رضہ نے یہ حدیث پڑھی یعنی حضرت نے اس حدیث مین تمھارے نکالنے کا اشارہ کیا ہی یہودی نے کہا کہ ابو القاسم نے یہ کلام ٹھٹھے کی راہ سے کہا فاروق نے کہا اے دشمن خدا تو جھوٹھا ہی یعنی ٹھٹھا کرنا پیغمبرون کی شان نہین پھر اونکو شام کی طرف نکال دیا اون بستیون مین جاکر بسے

۲۰۹۹ عقبۃ بن الحارث کیف وقد زعمت ان قد ارضعتکما وہی ذی کیف وقد قیل دعھا عنک قال لہ حین تزوج ام یحیی بنت ابی اھاب بن عزیز فجاءت امراۃ سوداء فقالت قد ارضعتکما مسلم مین عقبہ بن حارث رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ کیونکر ہوگا اور حالانکہ وہ کہتی ہی کہ مینے تم دونون کو دودھ پلایا اور دوسری روایت یون ہی کہ یہ کیونکر ہوگا اور حالانکہ شیر خوارگی کی گفتگو ہوئی اوس عورت کو اپنے نکاح سے چھوڑ دیا حضرت نے عقبہ سے فرمایا جب کہ اوسنے ام یحیی ابی اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ عورت آئی اوسنے کہا کہ مینے تم دونون جورو خاوند کو دودھ پلایا تھا

ف جب اوس عورت نے یہ کہا تو عقبہ نے کہا کہ مجکو معلوم نہین کہ مینے تیرا دودھ پیا ہو پھر اپنی جورو کے لوگون سے پوچھا اونھون نے بھی انکار کی پھر عقبہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام مالک کا یہی مذہب ہی کہ فقط ایک عورت کے قول سے رضاعت یعنی شیر خوارگی ثابت ہوجاتی ہی لیکن اور اماموں کے مذہب مین ایک عورت کے قول کا کچھ اعتبار نہین یا دو مرد کہین یا ایک مرد اور

۲۱۰۰ دو عورتین تو اونکے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہی کہ حضرت نے یہ حکم ازراہ احتیاط اور تقوی فرمایا نہ ازراہ فتوی

ق انس کیف یفلح قوم شجوا نبیھم وکسروا رباعیتہ وھو یدعوھم قال کیف یفلح قوم احدث علقہ البخاری واسندہ مسلم بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیونکر بھلا ہوگا اوس قوم کا جنھون نے اپنے پیغمبر کا سر زخمی کیا اور دانت توڑا اور حال انکہ وہ اونکو ٹھیک راہ پر بلاتا ہی حضرت نے جنگ احد مین فرمایا بخاری نے اس حدیث کی سند نہین مذکور کی اور مسلم نے پوری سند

۲۱۰۱ بیان کی

ق ابن مسعود رضہ وانس لکل غادر لواء یوم القیمۃ بقدر غدرتہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا قیامت کے دن ہر عہد شکن دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا بقدر اوسکی دغابازی کے

ف یہ اسواسطے

۲۱۰۲ ہوگا تاکہ وہ فضیحت ہو

ھ ابن عباس لحم الصلوۃ وہی لم اصل فاتوضا وہی اردت ان اصلی فاتوضا مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کیون وضو کرون کیا نماز کے واسطے اور ایک روایت یون ہی کہ اسواسطے کیا مجکو نماز پڑھنا ہی جو وضو کرون اور دوسری روایت یون ہی کہ کیا مین نماز کا ارادہ کرتا ہون جو وضو کرون حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ آپ پاخانے سے نکلے تو آپ کے آگے کھانا رکھا گیا سو لوگون نے کہا کہ آپ وضو نہین کرتے

ف پورا قصہ یون ہی کہ پھر حضرت نے کھایا اور ہاتھ مین پانی نہ لگایا اس

ایک جان کا سامنا پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب زمین پر اوترینگے تو زمین مین ایک بالشت برابر جگہ اونکی سڑاہند اور گندگی سے خالی نہ پاوینگے یعنی تمام زمین پر اونکی سڑی لاشین پڑی ہونگی پھر خدا کا رسول عیسیٰ اور اوسکے اصحاب خدا سے دعا کرینگے تو حق تعالیٰ یاجوج ماجوج پر چڑیان بھیجیگا جیسے بڑے اونٹون کی گردنین سو وے اونکو اوٹھالیجاوینگی اور اونکو پھینک دیوینگی جہان خدا کو منظور ہوگا پھر خدا ایسا پانی برساویگا کہ کوئی گھر مٹی کا اور اون کا اوسن پانی سے باقی نہ رہیگا سو خدا زمین کو دھو ڈالیگا یہان تک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کی طرح کردیگا پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھر دے تا اوس دن ایک انار کو ایک گروہ کھاویگا اور اوسکے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اوسکے سایے مین بیٹھینگے اور دودھ مین برکت ہوگی یہان تک کہ دودھار اونٹنی اتنے آدمیون کے بڑے گروہ کو کفایت کریگی اور دودھار گائے ایک اور بکری کے لوگون کو کفایت کریگی اور دودھار بکری ایک حی کے لوگون کو کفایت کریگی سو اسی حالت مین لوگ ہونگے کہ یکایک حق تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجیگا کہ اونکی بغلون کے نیچے لگیگی اور اثر کر جاویگی تو ہر مومن اور ہر مسلم کی روح کو قبض کریگی اور برے بدذات لوگ باقی رہجاوینگے آپس مین بھڑینگے گدھون کی طرح سو اونپر قیامت قائم ہوگی ف ایک دفعہ حضرت دجال کا بہت ذکر کیا اصحاب کو اوسکا بہت خوف غالب ہوا حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اصحاب کو تسکین دی کہ اگر میری زندگی مین دجال آیا تو مین کفایت کرتا ہون اور نہین تو خدا میرا خلیفہ ہر اہل ایمان کو بچاویگا پھر اوسکی نشانیان بتلائین اور سورۂ کہف کا پڑھنا ارشاد کیا سورۂ کہف کے سر کی دس آیتون مین دفع شر دجال کی تاثیر ہی پھر دجال کا تمام قصہ اور حضرت عیسیٰ کا نزول اور اوسکا حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے قتل ہونا اوسکے بعد یاجوج ماجوج کا نکلنا اور اونکی کثرت اور شوکت پھر اونکا مرجانا اور بعد چندے کفار بدذات کے وقت مین قیامت کا قائم ہونا ارشاد کیا دجال اور یاجوج ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون اوسکے داؤ مین آتا ہی اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہی اہل ایمان کو لازم ہی کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اوسکا ہرگز اعتقاد نکرے اوسکو دجال کا نائب جانے ایمان اور تقوی پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نکرے کرامات اوسکا نام ہی جو ولی یعنی متقی ہو سو سچا ہوا اور جو کافر اور بے دین فاسق ہو اوسکو استدراج کہتے ہین ف حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ ۲۰۸۱ بخاری اور مسلم مین حذیفہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قصور مرد کا اوسکے گھر والون کے حق مین اور اوسکے مال اور جان اور لڑکے اور ہمسایے مین اوسکو روزہ اور نماز اور صدقہ اور نیک بات بتلانا اور برے کام سے روکنا دور کردالتا ہی ف یعنی اگر آدمی سے جان مال جورو لڑکے ہمسایے کے حق مین کچھ قصور یا انصافی ہوجاوے گی تو ان عبادتون سے معاف ہوجاویگی ف عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ ۲۰۸۲ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کا اور دوسرا بچھونا اوسکی جورو کا اور تیسرا بچھونا مہمان کا اور چوتھا بچھونا شیطان کا ف یعنی حاجت سے زیادہ فرش رکھنا نام اور فخر کو شیطانی کام ہی اور اگر حالون کے واسطے چار پانچ سے زیادہ فرش رکھے تو درست ہی منع وہی ہی جو بے حاجت ہو ھو اَبُوْ مُوْسٰی وَاَنَسٌ مَفْضَلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ ۲۰۸۳ مسلم بن ابوموسی اور انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت عورتون پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانون پر ف ثرید اوس کھانے کو کہتے ہین کہ روٹی کو شوربے مین بھگو یا ہو عرب کو یہ کھانا نہایت پسند تھا سب کھانون سے زیادہ حضرت عائشہ رضی نے علم اور آداب حضرت سے بہ نسبت اور عورتون کے زیادہ سیکھے تھے اسواسطے اونکی فضیلت

قرض ادا کرے اور ٹالے تو بڑا ستم ہے اور اگر محتاج قرضدار کسی مالدار سے اپنا قرض لاوے تو لازم ہے کہ مان لیوے زیادہ تنگ نہ کرے

۲۱۰۹ ﴿ جابر رضی اللہ عنہ ان یتحدث الناس انی اقتل اصحابی ان ھذا واصحابہ یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ ﴾ مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ لوگ یہ چرچا کریں کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہوں البتہ یہ شخص اور اوسکے ساتھی قرآن پڑھتے ہیں کہ اونکے حلقوں سے نیچے نہیں اترتا یعنی قرآن کی دل میں تاثیر نہیں ہوتی یہ لوگ دین سے نکلے جیسے تیر جانور سے پار ہوجاتا ہے ف دی اس حدیث صریح سے ایک مسئلہ معلوم ہوا اوسنے حضرت سے کہا کہ آپ انصاف سے نہیں تقسیم کرتے حضرت نے فرمایا کہ اگر میں انصاف نہ کرونگا تو کون کریگا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت اگر حکم ہو تو میں اس منافق کو مار ڈالوں حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ بے دین لائق قتل کے ہے لیکن اسمیں بدنامی ہوگی کہ پیغمبر اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے تو لوگ ملاقات سے وحشت کرینگے اسلام سے محروم رہینگے معلوم ہوا کہ حاکم کو مصلحت کا لحاظ بھی ضرور ہے بعضی جگہ ٹال جانا چاہئے

۲۱۱۰ ﴿ سلمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ مع الغلام عقیقتہ فاھریقوا عنہ دما واماطوا عنہ الاذی ﴾ مسلم میں سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہونے کے ساتھ اوسکا عقیقہ سنت ہے تو بہاؤ اوسکے عوض خون اور دور کرو اوس لڑکے سے تکلیف اور نجاست کو یعنی سر کے بال مونڈو اور غسل دو ف جب لڑکا پیدا ہو تو ساتویں دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریاں اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے

۲۱۱۱ ﴿ کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ معقبات لا یخیب قائلھن او فاعلھن دبر کل صلوۃ ثلث وثلثون تسبیحۃ وثلث وثلثون تحمیدۃ واربع وثلثون تکبیرۃ ﴾ مسلم میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ذکر کے چند الفاظ ہیں کہ ہر نماز کے بعد آتے ہیں اونکا کہنے والا یا کرنے والا نقصان نہیں پاتا اوسے الفاظ یہ ہیں تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر

۲۱۱۲ ﴿ ابو موسی رضی اللہ عنہ محرصۃ معی من ثورین واحب الحدیث الی احدھما فاختار واحد الطائفتین اما المال واما السبی وقد کنت استانیت بکم ﴾ ف لوافد ھوازن حین جاؤہ مسلمین فسالتہ ان یرد الیھم اموالھم وسبیھم بخاری میں ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میرے ساتھ کے لشکر کو تم دیکھتے ہو اور میرے نزدیک سچی بات پسند ہے سو تم دو باتوں سے ایک بات اختیار کرو یا مال لو یا جورو لڑکے اور مینے تمہاری انتظاری کی تھی حضرت نے ہوازن کے ایلچیوں سے فرمایا جب کہ وے حضرت پاس مسلمان ہوکر آئے پھر اونھوں نے یہ سوال کیا کہ حضرت ہمارے مال اور جورو لڑکے پھیر دیں ف جنگ حنین میں ہوازن کی قوم پر فتح ہوئی اونکے جورو لڑکے گرفتار ہوئے اول حضرت نے اونکی انتظار کی کہ اگر مسلمان ہوکر آویں تو اونکے مال اور آدمیوں کو پھیر دیویں جب اونکے آنے میں دیر ہوئی تب حضرت نے اونکے مال اور آدمی لشکر کو تقسیم کر دیئے بعد اوسکے وے لوگ مسلمان ہوکر آئے اور اپنے مال اور آدمی مانگنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اونھوں نے مال چھوڑ اپنے آدمی لینا اختیار کیا حضرت نے لشکر کو راضی کرکے اونکے جورو لڑکے پھیر دیئے

۲۱۱۳ ﴿ ابن عمر رضی اللہ عنہ مفاتیح الغیب خمس لا یعلمھا الا اللہ لا یعلم احد ما یکون فی غد الا اللہ ولا یعلم احد ما یکون فی الارحام وما تغیض وما تزداد ونفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت وما یدری احد متی یجیء المطر ﴾ بخاری میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کنجیاں غیب کی پانچ ہیں اونکو کوئی نہیں جانتا سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا کہ عورت کے پیٹ میں کیا ہے لڑکی یا لڑکا اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا کریگا اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ کس زمین پر مریگا اور کوئی نہیں جانتا کہ مینھ کب آویگا ف یعنی غیب کی بات بالیقین

ف ان دونوں نے حضرت کو خبر دی کہ ہمنے ابوجہل کو مارا حضرت نے دونوں کی تلوارون کو خون آلودہ دیکھکر یہ حدیث فرمائی ق
۲۰۹۴ ابوہریرۃ کلا والذی نفس محمد بیدہ ان السملۃ لتلتہب علیہ نارا اخذ ہا من الغنا قبو یوم خیبر
لم تصبہا المقاسم ف قالہ لعبد لہ اسمہ رفاعۃ ویقال لہ مدعم قتل بوادی القری مقفلہ
من خیبر بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یون نہین اوسکی قسم جسکے قابو مین محمد کی جان ہے کہ مقرر کملی تو
اوسکے بدن پر بھڑک رہی ہے آگ سی اوسنے کملی کو جنگ خیبر مین تقسیم ہونے سے پہلے لے لیا تھا حضرت نے اپنے غلام کے حق مین فرمایا جسکا
رفاعہ نام تھا اور لقب اوسکا مدعم تھا وہ قتل ہوا تھا وادی القری مین خیبر سے پلٹتے ف وادی القری یہودیون کی ایک
بستی کا نام تھا جب خیبر فتح کرکے حضرت کا لشکر وہان پونہچا تو حضرت کے غلام یعنی مدعم کے تیر لگا وہ مر گیا اصحاب نے اوسکی تعریف
کی کہ اوسکو شہادت نصیب ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی شہادت کہان وہ غنیمت کی چوری سے دوزخ مین جل رہا ہے جب لوگون نے یہ سنا
تو بہت گھبرائے ایک مرد نے جوتے کا تسمہ لیا تھا وہ حضرت کے پاس لایا حضرت نے فرمایا آگ کا تسمہ ہے یعنی اگر تو نہ دیتا تو آگ ہو کر یہ تسمہ تجکو
۲۰۹۵ جلاتا ہے جابر بن سمرۃ لکم من عدق معلق او مدلی ویروی مذلل فی الجنۃ لابی الدحداح مسلم میں جابر بن سمرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بہتیرے خرمے کے گچھے لٹک رہے ہین یا جھک رہے ہین ابو الدحداح کے واسطے اور دوسری روایت یون ہے کہ بہشت
مین گچھے ایسے جھک رہے ہین کہ اونکا توڑنا نہایت آسان ہے ف ایک یتیم اور ابولبابہ سے ایک خرمے کے درخت مین جھگڑا تھا
یتیم رویا تو حضرت نے ابولبابہ سے فرمایا کہ اگر تو اوسکو درخت دے ڈالے تو بہشت مین اوسکے عوض خرمے کے گچھے پاوے ابولبابہ نے درخت ندیا ابو الدحداح
نے وہ درخت ابولبابہ سے مول لیکر اوسی یتیم کو دیا جب ابو الدحداح مر گئے حضرت نے اونکے جنازے کی نماز پڑھکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث مین اشارہ ہے
۲۰۹۶ کہ یتیم سے سلوک اور احسان کرنا خدا کو نہایت پسند ہے خ ابوذر کیف انت اذا کانت علیک امرآء یمیتون الصلوۃ
او قال یؤخرون الصلوۃ عن وقتہا قلت فما تامرنی قال صل الصلوۃ لوقتہا فان ادرکتہا معہم فصل
فانہا لک نافلۃ ف امرکہ بخاری مین ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ تو کیا کریگا اوس وقت جب کہ تجھپر ایسے حاکم ہونگے
جو نماز کو مار ڈالینگے یا یون فرمایا کہ نماز کو مستحب وقت سے تاخیر کرینگے یعنی مکروہ وقت مین پڑھینگے مینے کہا اوس وقت مین مجکو آپ کیا حکم کرتے ہین
حضرت نے فرمایا تو نماز کو مستحب وقت مین پڑھلیا کیجیو پھر اگر تو جماعت کی نماز اونکے ساتھ پاوے تو اونکے ساتھ بھی پڑھ لیجیو کہ یہ دوسری نماز تیرے
۲۰۹۷ حق مین نفل ہو جاویگی یہ حضرت نے ابوذر سے فرمایا ف اسلام مین نماز کی سستی اول سلطنت مروانیہ سے شروع ہوئی خ ابن عمر
لابن عبد اللہ بن عمر کیف انت یا عبد اللہ بن عمر اذا بقیت فی حثالۃ من الناس قد مرجت عہودہم
وامانا تہم واختلفوا فصاروا ہکذا وشبک اصابعہ قال فکیف اصنع بامر رسول اللہ قال تاخذ
ما تعرف وتدع ما تنکر وتقبل علی خاصتک وتدع عوامہم الہم بخاری مین عبد اللہ بن عمر یا عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عبد اللہ بن عمرو تو کیا کریگا جب کہ تو باقی رہجاویگا کورٹا قص لوگون مین جنکے عہد و پیمان اور امانت دار یان
بگڑ جاوینگی اور اون مین پھوٹ پڑجاویگی تو وے لوگ اس طرح ہوجاوینگے اور حضرت نے اونکے اختلاف کی مثال دی اپنے دونون ہاتھون کی
اونگلیان قینچی کرکے عبد اللہ بن عمر نے کہا سو اوس وقت مین یا رسول اللہ مین کیا کرون حضرت نے فرمایا جو تیری دانست مین اچھی بات ہو اوسکو
لیجیو اور بری کو چھوڑ دیو اور خاص اپنے حال پر متوجہ ہونا اور اونکو اونکے حالات پر چھوڑنا ف یعنی جب زمانہ بگڑ جاوے اور بے دیانتی کے سبب

ف ان دونون مین سے ایک کو بھی نہین ملا ہے اور نہ ملنے کی صورت ہے اور نہ ملنا چاہیے

علیکم اثم الاریسیین ویا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ
ولا نشرک بہ شیئا الی قولہ اشھدوا بانا مسلمون کتبہ الی قیصر بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضی سے
روایت ہی کہ حضرت نے روم کے بادشاہ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ یہ خط ہی محمد خدا کے رسول کا ہرقل کی طرف جو روم کا سردار ہی اور سپر سلام ہی جو
راہ راست پر چلا بعد اسکے مین تجکو بلاتا ہون اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کر تاکہ تو دین و دنیا مین سلامت رہے اور تو مسلمان ہو جا خدا تجکو دوہرا
ثواب دیگا یعنی ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنے کا اور دوسرا ثواب محمدی ہونے کا اور اگر تو نے اسلام نہ قبول کیا تو تیرے اوپر رعیت اور البدیون کا
گناہ پڑیگا یعنی جب تو مسلمان نہوا تو رعیت بھی نہ مسلمان ہوگی تو انکی گمراہی کا عذاب تجھپر ہوگا اور اے کتاب والو آجاؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمھارے
درمیان برابر ہی وہ بات یہ ہی کہ ہم اور تم خدا کے سوائے کسیکی عبادت اور پرستش نکرین اور کسی چیز کو اوسکے ساتھ شریک نہ ٹھہراوین اور ہم مین سے
بعضے آدمی بعضون کو خدا کے سوائے اپنا رب اور مالک نہ بناوین سو اگر اہل کتاب توحید سے مونہہ موڑین تو اونسے کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہین
حکم الٰہی کے مطیع ہین ف صحیح بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ ابوسفیان نے مجھسے قصہ نقل کیا کہ جب ہمسے اور حضرت سے
حدیبیہ مین صلح ہوئی تو ہم شام کے ملک مین تھا اوسی زمانے مین حضرت نے دحیہ کلبی کے ہاتھ روم کے بادشاہ کو خط بھیجا سو دحیہ کلبی نے روم کے
سردار کو خط دیا اوسنے روم کے بادشاہ کو حوالے کیا ہرقل یعنی روم کا بادشاہ اوس وقت یرآن یا تھا ہرقل نے کہا کہ اگر اس شخص کا جو آپکو پیغمبر جانتا ہی
کوئی اہل قوم ہو تو بلاؤ سو میری طلبی ہوئی مع چند قریش کے ہرقل نے پوچھا کہ تم لوگون مین سے اس پیغمبر کا رشتے مین کون شخص زیادہ تر قریب ہی مینے
کہا کہ مین تو مجکو لوگون نے بادشاہ کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھی میرے پیچھے بیٹھے پھر مترجم یعنی دوبھاشیا طلب ہوا بادشاہ نے کہا میرے ساتھیون
سے کہ مین اس شخص سے کچھ پوچھتا ہون اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اسکو جھٹلائیو ابوسفیان نے کہا کہ قسم خدا کی اگر دروغگوئی مشہور ہونے کا ڈر نہوتا
تو مین حضرت کے حال مین کچھ جھوٹ بولتا بادشاہ نے پوچھا کہ اس پیغمبر کا حسب اور نسب کیسا ہی مینے کہا ہم لوگون مین وہ نہایت شریف اور
عمدہ خاندان ہی بادشاہ نے پوچھا کہ اسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ بھی تھا مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے پوچھا کہ نبوت کے دعوے سے پہلے
کبھی جھوٹ بولنے کی تہمت بھی اسکو لگی ہی مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا کہ سردار لوگ اوسکے تابع ہوتے ہین یا غریب لوگ مینے کہا غریب لوگ اوسکے
تابع ہوتے ہین بادشاہ نے کہا اوسکے ساتھی بڑھتے جاتے ہین یا گھٹتے ہین مینے کہا نہین بلکہ بڑھتے جاتے ہین بادشاہ نے کہا کہ کوئی اون مین سے
اوسکے دین سے پھر بھی جاتا ہی ناخوش ہوکر مینے کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا کہ تمسے اور اوس سے لڑائی بھی ہوتی ہی مینے کہا ہان بادشاہ نے لڑائی
کا حال پوچھا کیسا ہی مینے کہا کبھی وہ ہمپر غالب ہوتا ہی کبھی ہم اوسپر غالب ہوتے ہین بادشاہ نے کہا کبھی قول کرکے دغا بھی کرتا ہی مینے کہا کہ نہین لیکن
اب ہمسے اور اوس سے صلح ہوئی ہی ہمکو نہین معلوم کہ اب کیا کرنے والا ہی ابوسفیان نے کہا واللہ اتنی بات کے سوائے کوئی اور بات کو مین نہلا سکا
بادشاہ نے کہا کہ تم لوگون مین اس طرح نبوت کا دعوی کسینے آگے بھی کیا ہی یا نہین مینے کہا کہ نہین پھر بادشاہ نے دوبھاشیے سے کہا
کہدے کہ مینے اوسکا حسب نسب پوچھا تو نے کہا کہ شریف اور عالی خاندان ہی سو پیغمبر لوگ اسی طرح سے اپنی قوم مین شریف اور نجیب اور عالی خاندان
ہوتے آئے ہین مینے پوچھا کہ اوسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ تھا تو نے کہا نہین سو اگر کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا کہ یہ شخص نبوت کے بہانے مین اپنے
باپ دادے کی سلطنت چاہتا ہی اور مینے اوسکے تابعداروں کا حال پوچھا کہ سردار ہین یا غریب تو نے کہا غریب ہین سو یہی حال ہی پیغمبرون کا کہ اونکی
اول غریب لوگ اطاعت کرتے ہین یعنی بڑے آدمی غرور سے بے نصیب رہتے ہین اور مینے پوچھا کہ نبوت سے قبل کبھی اوسکی دروغگوئی بھی ثابت ہوئی ہی
تو نے کہا کہ نہین تو مینے جانا کہ جو کبھی آدمیون پر جھوٹ نہ باندھیگا بھلا وہ خدا پر کیونکر جھوٹ باندھیگا اور مینے تجسے پوچھا کہ اوسکے لوگ دین سے

ف نام حضرت بسوی ہرقل بادشاہ روم و ذکر قرآن مفصلا

حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کے واسطے واجب ہے کھانے کے واسطے واجب نہیں ہر چند کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا مستحب ہے
لیکر حضرت نے اسواسطے ہاتھ نہ دھوئے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جاوے کہ اگر ہاتھ پاک ہوں تو دھونا واجب نہیں ۲۱۰۳ ق ابن عباس لم یکن
ثم یومئذ حبر ولو کان لدعالهم فیه یعني کاهل ملة حین دعالهم ابراهیم علیه السلام
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مکے والوں پاس اوس زمانے میں اناج نتھا اور اگر اناج ہوتا تو ابراہیم
علیہ السلام اونکے واسطے اناج میں بھی دعا مانگتے ف حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکے والوں کے واسطے کثرت میوجات کی دعا
کی اوس وقت وہاں زراعت نہ تھی اگر ہوتی تو اسکی بھی دعا کرتے ق عائشة لیت رجلا صالحا من اصحابي یحرسني
۲۱۰۴ اللیلة بخاری اور مسلم میں حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کاش کوئی نیک مرد میرے اصحاب سے آج کی رات میری نگہبانی کرے
ف یہ حضرت نے لیلۃ التعریس میں فرمایا پھر سعد بن ابی وقاص ہتھیار باندھ کے آئے حضرت نے پوچھا تو کیوں آیا ہے سعد نے کہا کہ یا حضرت
میں آپ کی محافظت کے واسطے آیا ہوں پھر حضرت نے اونکے حق میں دعا خیر کی معلوم ہوا کہ محافظت اور نگہبانی کرنا توکل کے مخالف نہیں
ام ابو قتادة متی کان هذا مسیرك معي ق له کاني قتادة سحر لیلة التعریس حین دعجة
۲۱۰۵ ثالثة مسلم میں ابو قتادہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کب سے تیری چال میرے ساتھ تھی حضرت نے ابو قتادہ سے لیلۃ التعریس کی فجر کو
فرمایا جب کہ اوسنے تیسری بار حضرت کو تھام لیا ف حضرت رات بھر منزل کی نیند کے غلبے سے جھکنے لگے ابو قتادہ نے تین بار
حضرت کو تھام لیا تیسری بار حضرت جاگ پڑے تب یہ حدیث فرمائی جب کہ ابو قتادہ سے یہ حال معلوم ہوا تو حضرت نے ابو قتادہ کے حق میں یوں
۲۱۰۶ دعا کی کہ خدا تیری محافظت کرے جیسے تو نے اپنے پیغمبر کی محافظت کی ق ابن عباس مرحبا بالقوم او بالوفد
غیر خزایا ولا ندامی ق له لوفد عبد القیس حین قال لهم من القوم او من الوفد فقالوا ربیعة
بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوشا بحال قوم یا یوں فرمایا کہ خوشا بحال ایلچیان نہ ذلیل ہوویں نہ شرمندے
یہ حضرت نے عبد القیس کے ایلچیوں سے فرمایا جب کہ اونسے پوچھا کہ تم کون قوم یا کون ایلچی ہو تو اونھوں نے جواب دیا کہ ہم ربیعہ کی قوم سے ہیں ف
عبد القیس ربیعہ کی قوم سے گروہ کا نام ہے جب یہ حضرت کی خدمت میں مسلمان ہوکے آئے تب حضرت نے یہ حدیث سُنا کر اونکی توقیر کی ق
۲۱۰۷ ابو قتادة الحارث بن ربعي مستریح ومستراح منه قالوا یا رسول الله ما المستریح والمستراح
منه فقال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا والعبد الفاجر یستریح منه العباد والبلاد
والشجر والدواب بخاری اور مسلم میں ابو قتادہ رضی سے جنکا حارث بن ربعی نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ مُردہ آرام پانے والا ہے
یا آرام دینے والا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ آرام پانے والا اور آرام دینے والا کیسا تو حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بندہ دنیا کے رنج اور مصیبت سے
آرام پاتا ہے اور ظالم فاسق بندے سے آدمی اور بستیاں اور درخت اور جانور آرام پاتے ہیں ف حضرت کے سامنے ایک جنازہ کا لایا گیا
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مومن متقی کے حق میں دنیا قید خانہ ہے جہاں وہ مرگیا عذاب سے چھوٹا ایمان اور عبادت کی برکت سے قبر ہی سے
بہشت کی لذت کا نمونہ پانے لگا اور ظالم فاسق بے قید ہوتا ہے ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دیتا ہے تو اوسکی موت سے عالم کو آرام ہے
۲۱۰۸ ق ابو هریرة مطل الغني ظلم واذا اتبع احدکم علی ملي فلیتبع بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ مالدار کا ٹالنا ستم ہے اور جب قرضدار تمھارے تم میں کسی مالدار پر اوتارے تو مان لینا چاہیے ف یعنی مالدار ہو کر

گرمی یا سخت الصیف منها صغار ومنها کبار یعنی الفتن مسلم مین حذیفہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فساد اور فتنون کے ذکر مین فرمایا کہ اون مین سے تین فتنے ایسے ہین کہ کچھ بھی چھوڑین اور اون مین سے ایسے فتنے جیسے گرمی کی آندھیان کہ بعضی اون مین سے چھوٹی ہین اور بعضی بڑی ف یعنی تین فساد تو عالمگیر ہونگے اور باقی مختلف کوئی کم کوئی زیادہ معلوم نہین کہ تین فسادون سے کون فساد مراد ہین بعضے کہتے ہین کہ ایک فساد تو قوم ترک کی خونریزی یعنی چنگیز خان اور ہلاکو کے وقت کا قتل عام دوسرے دجال کا نکلنا تیسرے یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا واللہ اعلم

۲۱۱۹ ق ابوہریرہؓ نار کم جزء من سبعین جزءا من نار جہنم قالوا واللہ یا رسول اللہ ان کانت لکافیۃ قال فانہا فضلت علیہن بتسعۃ وستین جزءا کلہا مثل حر ہا ازاد البخاری نارکم ہذہ التی یوقد ابن ادم بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمھاری آگ ایک حصہ ہی دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے اصحاب نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ جلانے کو تو یہی آگ کفایت کرتی تھی حضرت نے فرمایا کہ البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگون سے انسٹھ حصے زیادتی رکھتی ہی ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہی بخاری نے اتنی روایت زیادہ کی کہ یہی تمھاری آگ جسکو آدمی جلاتا ہی ایک حصہ ہی دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے ف یعنی دوزخ کی آگ کے روبرو دنیا کی آگ کی گرمی نہایت کمتر ہی پھر جب اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہین تو دوزخ کا کیا حال ہوگا خدا کی پناہ

۲۱۲۰ ق ام حرام بنت ملحان ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ہذا البحر ملوکا علی الاسرۃ او مثل الملوک علی الاسرۃ بخاری اور مسلم مین ام حرام بنت ملحان رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے لڑنے والے خدا کی راہ مین اس سمندر کے اندر سوار بادشاہ تختون پر یا جیسے بادشاہ تختون پر ف ام حرام سے روایت ہی کہ حضرت میرے گھر مین سو کر اٹھے جاگے ہینسے کہا یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین حضرت نے حدیث فرمائی خدا نے خواب مین دکھلایا کہ میری امت کی ایسی ترقی ہوگی کہ جہازون پر سوار ہوکر جہاد کرینگے بادشاہون کی طرح ام حرام نے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجکو بھی اون غازیون مین شریک کرے حضرت نے دعا کی چنانچہ معاویہ کے زمانے مین جہاز پر سوار ہوکر جہاد ہوا ام حرام بھی غازیون مین داخل تھین پھر جہاز سے اوترکے سواری سے گرپڑین اور مرگئین

۲۱۲۱ ق ابوہریرہؓ نحن احق بالشاک من ابراہیم اذ قال رب ارنی کیف تحیی الموتی قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی ویرحم اللہ لوطا لقد کان یاوی الی رکن شدید ولو لبثت فی السجن طول ما لبث یوسف لاجبت الداعی بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ابراہیم سے زیادہ ہم شک کے لائق ہین جب کہ ابراہیم نے کہا کہ ای رب مجکو دکھلا دے کہ تو مردون کو کیونکر زندہ کرتا ہی خدا نے فرمایا کیا تجکو اسکا یقین نہین ابراہیم نے کہا یقین کیون نہین لیکن یہ تمنا اسواسطے ہی کہ میرے دل کو اطمینان ہوجاوے اور خدا رحم کرے لوط پر اوسنے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان مین پناہ پکڑے اور اگر مجکو قید خانے مین دیر لگتی بقدر درازی رہنگی یوسف کے تو مین بلانے والے کی بات مان لیتا یعنی تکرار نکرتا اوسکے ساتھ چلا جاتا

ف حضرت نے حضرت ابراہیمؑ کا ذکر کرکے ایک شبہہ دفع کیا یعنی اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیم کو مردہ جلانے مین شک تھی اسی واسطے دیکھنے کی درخواست کی اور ہمارے نبی نے کبھی ایسی درخواست نہین کی سو حضرت نے یہ شبہہ اس طرح دفع کیا کہ مجکو تو مردہ زندہ ہونے مین کچھ تردد اور شک نہین تو ابراہیم کو بطریق اولی نہ تھی اور اگر اونکو شک ہوتی تو مجکو بھی البتہ ہوتی اور حضرت لوط کا قصہ یہ ہی کہ جب کافرون نے حضرت لوط کے مہمانون کی بے عزتی چاہی تو حضرت لوط نہایت غمگین ہوئے اور گھبرائے اور یہ تمنا اوس وقت کی کہ کاش مجکو دفع کفار کا زور ہوتا یا پناہ کے واسطے کوئی محفوظ مکان ملتا حضرت نے اس قصے کی طرف اشارہ کیا کہ خدا لوط پر رحم کرے کہ غیر خدا پر اعتماد کرنا یعنی محفوظ مکان کی تمنا کرنا شان

سوائے اللہ کے کوئی نہین جانتا غیب کا دروازہ سارے عالم پر بند ہی اسکی کنجی کسیکے پاس نہین کہ کھولے جب چاہے تردد دریافت کرے پیغمبرون کو وحی سے اور اولیا کو الہام سے علم حاصل ہوتا ہی لیکن غیب دانی نہین خدا کے ملانے سے معلوم ہوتا ہی علاوہ اسکے وحی اور الہام آوقات قابو مین نہین کہ جب چاہین دریافت کرلین نجوم اور رمل اور جفر مین یقین نہین حاصل ہوتا صرف حساب اور اٹکل ہی ہزار بار مخالف ہوتا ہی کبھی موافق بھی پڑجاتا ہی اور ہر چند علم طب مین حاملہ عورت کی علامات لکھین ہین کہ پیٹ مین لڑکی ہی یا لڑکا پھر جب علامات اور قرائن پر مدار ٹھہرا تو غیب دانی نہوئی علاوہ اسکے اکثر خطا بھی ہوتی ہی اور یہ تو کبھی نہین معلوم ہوتا کہ لڑکا گورا ہی یا کالا اور اسکے اعضا درست ہین یا ناقص غلاصہ یہ کہ علم غیب خدا کو مخصوص ہی بالیقین بے تردد کسیکو نہین معلوم ہوسکتا اور یہی عقیدہ ہی اہل اسلام کا جسکے اس اعتماد مین خلل ہی بالیقین اوسکے ایمان مین خلل ہی

۲۱۱۴ **م** ابو ہریرہ کان من اشد امتی لی حبا ناس یکونون بعدی یود احدھم لو فدانی باھلہ ومالہ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا میری امت سے زیادہ تر میری محبت مین وہ لوگ ہین جو میرے بعد ہونگے کوئی اون مین سے چاہیگا کہ کاش مجکو دیکھتا اپنے اہل و عیال اور مال کے بدلے یعنی حضرت کی تمنائے دیدار مین اپنے اہل و عیال اور مال فدا کرنے کا آرزومند ہوگا

شعر جب احمد ہی سراپا ایمان ۔ جان و مال اوسکی جمالک پر قربان ۔

۲۱۱۵ **ق** عبد اللہ بن عمرو من الکبائر شتم الرجل والدیہ قالوا یا رسول اللہ وھل یشتم الرجل والدیہ قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباہ ویسب امہ فیسب امہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ماں باپ کو گالی دینا بڑے گناہون سے ہی گناہ ہی صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کوئی مرد اپنے ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہی حضرت نے فرمایا ہان یہ گالی دیتا ہی کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہی اور یہ اوسکی ماں کو گالی دیتا ہی تو وہ اسکی ماں کو گالی دیتا ہی

ف یعنی جب کسیکے ماں باپ کو گالی دی تو وہ بھی اوسکے ماں باپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین اپنے ماں باپ کو گالی دلانے کا یہی باعث ہوا

۲۱۱۶ **م** ابو ہریرہ خیر معاش الناس لھم رجل ممسک عنان فرسہ فی سبیل اللہ یطیر علی متنہ کلما سمع ھیعۃ او فزعۃ طار علیہ یبتغی القتل والموت مظانہ او رجل فی غنیمۃ فی رأس شعفۃ من ھذہ الشعف او بطن واد من ھذہ الاودیۃ یقیم الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویعبد ربہ حتی یاتیہ الیقین لیس من الناس الا فی خیر مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب لوگون کی زندگانی سے اوس مرد کی زندگانی بہتر ہی جو جہاد مین اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہو دوڑتا پھرتا ہو اوسکی پیٹھ پر جب کہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہی دوڑ پڑتا ہی اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقامون مین تلاش کرتا پھرتا ہو یا اوس مرد کی زندگانی بہتر ہی جو بکریان لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر یا انھین پہاڑون کی چوٹیون سے یا پہاڑ کے کسی نالے مین انھین نالون مین سے رہتا ہو نماز کو قائم رکھتا ہو اور زکوۃ دیتا ہو اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہو مرتے دم تک آدمیون سے کوئی شخص خیر مین نہین سوائے اسکے

ف حضرت نے اس حدیث مین دو شخصون کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے گوشہ گیر عابد کو گوشہ گیری مین ہزارون فائدے ہین خلقت اور حسد اور حق تلفی اور شر و فساد سے پناہ ہی فراغت سے عبادت ہوسکتی ہی لیکن گوشہ گیری اوس وقت مین بہتر ہی کہ اسلام ضعیف ہوجاوے عالم مین شر و فساد پھیلے درستی کی توقع باقی نہ رہے اور اگر ایسا نہو تو لوگون کے اندر رہنا افضل ہی چنانچہ اور حدیث مین آیا ہی کہ لوگون مین رہنا اور اونکی زیادتیان سہنا گوشہ گیری سے افضل ہی

۲۱۱۷ **ق** ابن عباس من محمد رسول اللہ الی ھرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الھدی اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام وربی بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم واسلم یؤتک اللہ اجرک مرتین وان تولیت فان

۲۱۲۷ اور جنگ کروایا جاہتا ہی باقی قصہ ابوبصیر کا چھٹے باب مین گذرا ف حابس ویلک من یعدل اذا لم اعدل لقد خبت وخسرت ان لم اکن اعدل مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھپر خرابی پڑے کون انصاف کریگا جبکہ مین نے انصاف نہ کیا البتہ تجھپر فقہان اور تجھپر ہلاکت اگر مین منصف نہوا ف ایک منافق نے بیادبی سے کہا کہ یہ حضرت آپ تقسیم انصاف سے نہین کرتے تب حضرت نے

۲۱۲۸ یہ حدیث فرمائی اسکا قصہ کئی بار اس کتاب مین ہوچکا ف عبداللہ بن عمرو ویل للاعقاب من النار فارسی اور مسلم عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہی ایڑیون کو دوزخ سے ف حضرت نے چند لوگون کو دیکھا کہ انھون نے وضو کیا اور اونکی

۲۱۲۹ ایڑیان خشک رہگئین تحین وہان پانی نہ لگا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا وضو کیا کرو کہین خشک نرہے پاوے ف ابوہریرہ ویل للعراقیب من النار بخاری اور مسلم ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی ہی کہ جون کو دوزخ سے یعنی اگر وضو مین کہین جگہ خشک

رہینگے تو دوزخ مین جلینگے ف ان دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ تمام قدم کا دھونا وضو مین فرض ہی تھوڑا بھی خشک رہنا ایسا گناہ ہی کہ اوسکا انجام دوزخ ہی ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ وضو کی آیت شیعہ جو قدم کا مسح سمجھتے ہین غلط ہی قرآن کا

۲۱۳۰ حضرت سے بہتر کون سمجھ سکتا ہی ف زینب بنت جحش ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج ومأجوج مثل ھذہ وحلق باصبعیہ الابہام والتی تلیھا فقالت زینب بنت جحش قلت یارسول اللہ

انھلک وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث بخاری اور مسلم حضرت زینب بنت جحش رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خرابی ہی عرب کو اوس بلا سے جو نزدیک ہوچلے یاجوج ماجوج کی دیوار سے آج کھل گیا اسکے برابر اور حضرت نے اپنے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کا حلقہ

بنایا یعنی اس حلقے کے برابر اوس دیوار مین سوراخ ہوگیا تو حضرت زینب نے کہا کہ یا حضرت کیا ہم مرینگے اور حال انکہ ہم مین نیک لوگ ہونگے حضرت نے فرمایا ہان جب کہ بدکاری غالب ہوجاویگی یعنی جب گناہ اور بدکاری عالم مین کثرت سے ہوئے اور نیک لوگ کم ہوگئے تو نیک اور بد سب ہلاک ہوجاوینگے

ف حضرت زینب سے روایت ہی کہ حضرت سوتے سے جاگ پڑے چہرۂ مبارک خوشی سے سرخ تھا فرماتے تھے لا الہ الا اللہ پھر یہ حدیث فرمائی

۲۱۳۱ حضرت کے وقت سے اوس دیوار مین سوراخ برابر روز بروز اوسکی ترقی ہی یہان تک کہ قیامت کے قریب راہ ہوجاویگی یاجوج ماجوج نکل کر سارے عالم کو تباہ کرینگے ہرچند وہ بلا عالمگیر ہی لیکن حضرت نے عرب کا نام خاص اسواسطے لیا کہ عرب سے یاجوج ماجوج کو حضرت کے سبب سے زیادہ تر عداوت ہوگی ھ ابوسعید ھذا اعظم الناس شھادۃ عند رب العالمین یعنی الرجل الذی یجادل الدجال مسلم مین

ابوسعید رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص سب لوگون سے بڑا شہید ہی رب العالمین کے نزدیک یعنی وہ شخص جو دجال سے جھگڑیگا ف صحیح مسلم مین روایت ہی کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو ایک مرد ایماندار اوسکے پاس آویگا اور لوگون سے کہیگا کہ یہ تو دجال ہی جسکا ذکر حضرت کرچکے ہین سو دجال اوس مومن کو خوب بدنکوب کروا کے بلاویگا اور کہیگا کہ اب بھی تو میرا ایمان لاویگا مومن کہیگا تو مسیح کذاب ہی پھر دجال اوسکے سر پر آرہ رکھوا کر چروا ڈالیگا بعد اوسکے زندہ کریگا پھر کہیگا کہ تو میرا ایمان لا مومن کہیگا اب تو مجکو زیادہ تر یقین ہوگیا ہی تو کذاب اور کفر کا یعنی اسکی بھی حضرت خبر دے گئے ہین کہ دجال ایک شخص کو بار بار کے زندہ کریگا سو معلوم ہوا کہ وہ شخص ہمیشہ ہمیشہ مومن رہیگا پھر مومن کہیگا کہ اے لوگو اب سیر کے بعد اوسکو کسیکے مارنے جلانے کی طاقت نہوگی پھر دجال اوسکو پکڑیگا کہ ذبح کرے سو نہ ذبح کرسکیگا پھر اوسکو آگ مین ڈالیگا لوگ سمجھینگے

۲۱۳۲ کہ وہ آگ مین ہی اور حال انکہ وہ باغ مین ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک اس مومن کی شہادت نہایت عمدہ ہی ح ابوہریرہ موقوفا ھذا الانسان وھذا اجلہ محیط بہ اوقد احاط بہ وھذا الذی ھو خارج املہ وھذہ الخطط الصغار

ناخوش ہوکر پھر بھی جاتے ہین تو نے کہا کہ نہین سو یہی حال ہی ایمان کے نور کا جب دل مین رچ گیا یعنی ایمان کی یہی خاصیت ہی کہ اوسکو تنیہ نہین ہوتا اور مینے تجسے پوچھا کہ اوسکے لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہین یا کم تو نے کہا زیادہ ہوتے ہین سو یہی حال ایمان کا ہی کہ اوسکو ترقی ہوتی ہی یہان تک کہ کمال کو پہونچتا ہی اور مینے کہا کہ اوسکی لڑائی کا کیا حال ہی تو نے کہا کہ کبھی وہ غالب ہوتا ہی اور کبھی ہم سو یہی سنت ہی پیغمبرون کی کہ اول ایمان والون کی آزمایش ہوتی ہی پھر انجام کو فتح نصیب ہوتی ہین اور مینے پوچھا کہ وہ دغا بھی کرتا ہی تو نے کہا کہ نہین سو یہی عادت ہوتی ہی پیغمبرون کی کہ وے ہرگز دغا نہین کرتے اور مینے پوچھا کہ ایسا دعوی اوسکی قوم مین کسی اور شخص نے بھی کیا تھا تو نے کہا کہ نہین سو اگر ایسا کسیسے دعوی کیا ہوتا تو مین پوچھ لیتا کہ یہ شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا اگلون کی طرح اسکو بھی موسن نے لیا پھر بادشاہ نے کہا کہ کیا چیز تمکو بتلاتا ہی مینے کہا کہ وہ نماز اور زکوۃ اور برادر پروری اور پرہیزگاری سکھلاتا ہی بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ سب باتین سچ ہین تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہی اور مین آگے سے جانتا تھا کہ اس وقت مین پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہی لیکن میرا یہ گمان نتھا کہ تم عرب لوگون مین ہوگا اور اگر مین یہ جانتا کہ مین اوس تک پہونچ سکونگا تو مین اوسکے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر مین اوسکے پاس ہوتا تو مین اوسکے قدم دھوتا اور البتہ اوسکی سلطنت اور حکومت میرے قدم کے نیچے تک پہونچیگی پھر بادشاہ نے حضرت کا یہ خط مانگا اور پڑھا جب وہ خط پڑھ چکا تو اہل دربار مین بہت گفتگو اور نہایت غل اور شور ہوا پھر ہم بموجب حکم کے دربار سے نکالے گئے ابوسفیان نے کہا کہ جب ہمارا اخراج ہوا تو مینے اپنے ساتھیون سے کہا کہ محمد کا یہ رتبہ ہوا کہ بادشاہ روم اوس سے ڈرتا ہی سو جسسے مجکو یقین ہوگیا تھا کہ حضرت سب پر غالب ہونگے یہان تک کہ خدا نے مجکو اسلام مین داخل کیا راوی نے کہا کہ پھر ہرقل نے روم کے سردار اپنے ایک مکان مین جمع کیے اور دروازون مین قفل دیے پھر اون سے کہا کہ ای روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور بہتری چاہتے ہو اور اپنی سلطنت کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر کا ایمان لاؤ سو روم کے سردار سب بھڑکے اور گورخرون کی طرح بدکے اور بھاگے لیکن دروازے بند پائے پھر بادشاہ نے اونکو بلایا اور کہا کہ مینے تمہارے دین کی مضبوطی آزمائی تھی شاباش جو بات مجکو پسند تھی وہی تمنے کی پھر تو اون لوگون نے بادشاہ کو سجدہ کیا اور خوش ہوگئے **ف** ہرقل روم کا بادشاہ نصرانی تھا اپنے دین کا بڑا عالم تھا اوسپر حضرت کی نبوت کی حقیقت ثابت ہوگئی تھی لیکن اپنے قوم کے خوف سے مسلمان نہوسکا ہجری چھٹے سال حضرت نے بادشاہون کو خط لکھے اسلام کی دعوت کی سب بادشاہون مین سے تین بادشاہ بدون لڑائی کے اسلام کو حق جان کر مسلمان ہوئے ایک حبش کا بادشاہ نصرانی دوسرا یمن کا بادشاہ تیسرا عمان کا بادشاہ اور مقوقس اسکندریہ اور مصر کے بادشاہ نے جسکا دین عیسوی تھا حضرت کے خط کا یون جواب لکھا کہ تمہارا کیا خوب دین ہی تم توحید الہی کی دعوت کرتے ہو اور بت پرستی چھڑاتے ہو بلاشک ایک پیغمبر عیسیٰ کے بعد ہونے والا ہی میرا گمان یہ تھا کہ شاید عرب مین ہوگا اور اوسنے کچھ سونا اور ایک خچر جسکا دلدل نام تھا اور دو عورتین یعنی ماریہ قرظیہ اور شیرین حضرت کو تحفہ بھیجا لگاوٹ کی لیکن مسلمان نہین ہوا اور ایران کے بادشاہ نے غرور سے حضرت کا نامہ پھاڑ ڈالا حضرت کی بددعا سے اوسکے بیٹے نے اوسکا پیٹ پھاڑا عمر فاروق رضہ اور حضرت عثمان کی خلافت مین سب ملک فتح ہوئے کسی بادشاہ کا زور نرہا اسلام ہوگیا ہندوستان مین نصاری کہتے ہین کہ عیسیٰ کے بعد کسی پیغمبر کے ہونے کی خبر نہین سو غلط کہتے ہین اسواسطے کہ خود انجیل مین خبر موجود ہی کہ عیسیٰ کے بعد احمد قریط یعنی ہمارے حضرت آوینگے دوسری دلیل یہ کہ حضرت کے وقت مین نصرانی بادشاہون نے عیسیٰ کے بعد نبی کے ہونے کا اقرار کیا چنانچہ ہرقل اور مقوقس کے کلام سے صاف ثابت ہوا اور حبش کا بادشاہ تو کھلکر مسلمان ہوا اور کسی بادشاہ نے حضرت سے یہ نہین کہا کہ عیسیٰ کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہین تم کیون پیغمبری کا دعوی کرتے ہو تو صاف ثابت ہوا کہ عیسیٰ کے بعد پیغمبر کی انکار کرنا صریح حق پوشی اور ناانصافی ہی **ف** حذیفہ عنہن ثلث لا یکذبن یکذبن شیئا وعنہن فان

تو مین اوسکے پاس جاؤن یعنی حضرت کے پاس پھر جب کہ وہ شخص نمود ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب دوسری بار مکرز بن حفص نمود ہوا حضرت نے
فرمایا یہ مکرز بن حفص ہی اور یہ شریر بدذات مرد ہی اور مکرز نے بھی کفار قریش سے کہا تھا کہ مجکو جانے دو تو مین اوسکے پاس جاؤن یعنی حضرت کے
پاس ف ہجری چھٹے سال حضرت عمرہ کرنے کو مدینے سے چلے کفار قریش سے لڑنے کا ارادہ تھا فرمانی کے اور حضرت کے ساتھ تھے صحابہ احرام
باندھے تھے جبکے کہ قریب یہ کے مقام مین پہنچے تو کفار قریش نے حضرت کو مکے مین داخل ہونے سے روکا کفار ڈرے کہ شاید حضرت عمر کے بھانے
سے ہمکو مارنے آئے ہون ف کنانہ کی قوم کے ایک شخص نے کفار سے کہا کہ مین حضرت پاس خبر لینے جاتا ہون جب وہ سنا یہ آیا حضرت نے فرمائی کے اونٹ
اوسکو دیکھکر دوڑے ہم کہ اوسکو یقین ہو کہ سوائے عمرے کے اور کچھ ارادہ نہین پھر جب کہ یہ شخص پلٹ گیا تو اوسنے کفار قریش سے کہا کہ یہ لوگ تو
زیارت ہی کرنے کو آئے ہین قربانیان اونکے ساتھ ہین پھر کفار قریش نے مکرز بن حفص کو خبر تحقیق کرنے کے واسطے بھیجا باقی اسکا قصہ کئی بار گذرچکا ہو

۲۱۳۸ ق معاوية بن ابي سفيان هذا يوم عاشوراء ولم يكتب الله عليكم صيامه وانا صائم فمن احب منكم
ان يصوم فليصم ومن احب منكم ان يفطر فليفطر بخاری اور مسلم مین معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
یہ عاشورے کا دن ہی اور خدا نے اسکا روزہ تم پر فرض نہین کیا اور مین روزہ دار ہون سو جو شخص کہ تم مین سے روزہ رکھا چاہے سو رکھے اور جو شخص کہ تم مین سے
نہ روزہ رکھا چاہے سو نہ رکھے ف عاشورا محرم کی دسوین تاریخ کا نام ہی اوسکا روزہ فرض نہین سنت ہی حضرت نے اسکے روزہ رکھنے

۲۱۳۹ کا اختیار دیا تاکہ معلوم ہو کہ سنت مؤکدہ نہین ق ابو هريرة هذه صدقات قومي بني تميم بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ صدقے میری قوم کے ہین یعنی بنی تمیم کے ف جب قوم بنی تمیم کی زکوۃ کے مال آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
بنی تمیم کو حضرت نے اپنی قوم اسواسطے فرمایا کہ وے مضر کی اولاد ہین اور مضر حضرت کے اجداد مین ہی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت کے ننہال سے بنی تمیم کو

۲۱۴۰ قرابت ہی ن ابن عباس هذا وهذا سواء يعني الخصي والآدم بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ یہ اور یہ برابر ہی یعنی چھنگلی اور انگوٹھا خون بہے مین برابر ہی ف آدمی کا پورا خون بہا ہزار دینار یا دس ہزار درہم یا سو اونٹ
اور اونگلی کا خون بہا دسواں حصہ ہی یعنی ایک سو دینار یا ہزار درہم یا دس اونٹ خلاصہ یہ کہ دیت سب اونگلیون کی برابر ہی جو ہر

۲۱۴۱ ہون یا بڑی ق ابن عباس هذا اخذتم اهابها فدبغتموه فانتفعتم به يعني شاة ميتة بخاری
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمنے اوسکی کھال کیون نہ لی سو اوسکو تم پاک صاف کرتے پھر اوسکو اپنے کام مین
لاتے یعنی حضرت میمونہ رضی کی مردہ بکری ف حضرت میمونہ کی بکری مرگئی اوسکو گھورے پر ڈال دیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مرے جانور کی کھال

۲۱۴۲ صاف کرنے کے بعد کام مین لانی روا ہی مرنے سے کھال حرام نہین ہوتی ن ابو هريرة هذا وقد رأيت أمتي يذودون هملة أمتي على
يذود الغريبة من وسط الحوض بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کی ہالکی قریش کے لونڈون کے ہاتھ سے ہوگی ف
صحیح بخاری مین روایت ہی کہ مدینے مین حضرت کی مسجد کے اندر مروان کے گھر پر ابوہریرہ رضی نے یہ حدیث بیان کی مروان نے کہا خدا ابوہریرہ پر لعنت کرے کیا وے لونڈے ہون گے
ابوہریرہ نے کہا اگر مین چاہون تو اونکے نام بھی لے دون کہ فلانا اور فلانا ف یعنی قریش کی قوم سے چند نوجوان خدا نا ترس بے عقل حاکم ہونگے مسلمانون
کی بے عزتی اور خونریزی ناحق کرینگے جیسے یزید ولید اور اکثر مروان کی اولاد اور بعضے عباسی بادشاہ یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرت نے فرمایا ویسا

۲۱۴۳ ہی ہوا پنجہ اسکا مفصل حال تاریخ مین مذکور ہی ق ابو هريرة هم أشد أمتي على الدجال يعني بني تميم بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت مین سے نہایت سخت دجال پر یعنی بنی تمیم یعنی جب کہ دجال نکلیگا تو بنی تمیم کی قوم پر اوسکا

نبوت کے مناسب تھا اور حضرت یوسف کا قصہ یہ ہی کہ جب زلیخا کی مطلب براری حضرت یوسف سے نہوئی تو اوسنے اونکو قید کروایا تہمت
لگاکر جو دہ برس قید رہے جب بادشاہ کے نزدیک حضرت یوسف کا کمال خواب کی تعبیر کہنے سے معلوم ہوا تو بادشاہنے اونکو بلایا حضرت یوسف
بلانے والے کے ساتھ نکلے چاہا کہ اول بے قصوری ثابت ہو تب قید خانے سے نکلین چنانچہ بعد تحقیق عصمت اور پاکدامنی کے بادشاہ پاس
گئے حضرت نے اس حدیث مین حضرت یوسف کے تامل اور صبر کی تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے بدون تحقیق قید خانے سے نکلنے مین اتنا توقف کیا تب
نکلے تاکہ بلانے والے کے ساتھ چلا جاتا ۲۱۲۳ ف اَبُوْ ذَرٍّ نُوْدِیَ اَنِّیْ اَرَاهُ قَالَهٗ حِیْنَ سَاَلَهٗ هَلْ رَاَیْتَ رَبَّكَ مسلم مین ابوذر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا نور ہی مین اوسکو کیونکر دیکھتا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ ابوذر نے پوچھا کہ حضرت نے اپنے رب کو کیا دیکھا تھا
۲۱۲۴ ف یعنی اوسکی ذات پاک پر نور جلال کے پردے مین دنیا مین آنکھ کو دیکھنے کی طاقت کہان مسند ابی سعید و مسند عمار یَدْعُوْهُمْ
اِلَی الْجَنَّةِ وَیَدْعُوْنَهٗ اِلَی النَّارِ بخاری مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افسوس ہی عمار پر وہ تو اونکو بہشت کی طرف بلاوینگے
اور وے لوگ اوسکو دوزخ کی طرف بلاوینگے ف جب علی مرتضی رض اور معاویہ سے لڑائی ہوئی تب عمار شہید ہوئے معلوم ہوا کہ امام برحق کی
اطاعت دخول جنت کا سبب ہی اور بغاوت اور نافرمانی دخول دوزخ کا سبب ہی ۲۱۲۴ ق اَبُوْ سَعِیْدٍ وَیْحَكَ اِنَّ الْهِجْرَةَ شَاْنُهَا
شَدِیْدٌ فَهَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِیْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا
یَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ یَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَیْئًا قَالَهٗ لِاَعْرَابِیٍّ
سَاَلَهٗ عَنِ الْهِجْرَةِ بخاری اور مسلم مین ابوسعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وے کہان تو البتہ ہجرت کا امر تو نہایت سخت ہی سو کیا تیرے
پاس اونٹ ہین اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اونکی زکوۃ دیا کرتا ہی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا بھلا اونکو دودھ پینے کے واسطے عاریت
بھی دیتا ہی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا پانی پلانے کے دن اونکا دودھ دوہتا ہی یعنی محتاجون کو دیتا ہی اوسنے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو اسی طرح
کیا کر اپنے دہات مین جو شہرون سے پرے ہی سو بیشک خدا تیرے عمل سے کچھہ نہ گھٹاویگا یہ حضرت نے ایک دہاتی عرب سے فرمایا جب اوسنے ہجرت کا
حال پوچھا ف قرآن حضرت مین مہاجرین کی فضیلت بہت مذکور ہی اوسکو بھی ہجرت کا شوق ہوا حضرت نے اوسکی استعداد دیکھی
کہ وطن چھوڑنے کی تکلیفین اوٹھا سکے گا اسواسطے ہجرت سے منع کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن مین زکوۃ اور خیرات دیا کر حضرت نے نماز روزے
کا اوس سے ذکر نہین کیا اسواسطے کہ جو شخص زکوۃ اور خیرات دیتا ہی نماز روزہ کہ اوسمین کچھہ مال نہین خرچ ہوتا ہی بطریق اولی کرتا ہوگا ف
۲۱۲۵ اَبُوْ بَكْرَةَ وَیْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ وَیْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَالَهٗ مِرَارًا بخاری اور مسلم
مین ابوبکرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہائے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی ہے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی یہ حضرت نے کئی بار فرمایا ف
ایک شخص نے دوسرے شخص کے سامنے تعریف کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تعریف آدمی کے حق مین ہر ہی کہ وہ غرور مین آجاتا ہی مین ایسا ہون
۲۱۲۶ اور جب غرور آیا تو کمالات حاصل کرنے سے بے نصیب رہا ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَلَیْسَ اُمَّهٗ مُسْتَعْرِبٌ
حَتّٰی یَقُوْلُوْا كَانَ لَهٗ اَحَدٌ یَعْنِیْ اَبَا بَصِیْرٍ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ رض اور مروان بن حکم رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اوسکی
ماں کی بخشی ہوئی تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہی کاش اوسکا کوئی مددگار ہوتا یعنی ابوبصیر کا ف حضرت اور قریش مین یہ صلح
ہوئی تھی کہ قریش کا آدمی اگر حضرت پاس جاوے تو حضرت اوسکو حوالے کر دین اور اگر حضرت کا آدمی قریش پاس جاوے تو وے نہ دین
چنانچہ اس صلح کے بعد ابوبصیر قریش کی قوم سے بھاگ کے حضرت پاس مدینے مین آئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ شخص صلح بڑھایا چاہتا ہی

الی من باسفل الدرج فقل لاصحابی فانهم لا یصدقونی فقال لقد شفتنی وما بوانی فقلت کیف یا رسول الله فقال کلا ما لیس یحضرنی لفظه وانما معناه عرضت قولی علی من لا یقبله ثم اقبل علیهم یلومهم ویعظهم فقلت صبیحة تلک اللیلة وانا اعوذ بالله من ان اعرض حدیثه بعد لیالی هذا بتر الا علی الذین یحملونه فیما شجر بینهم ثم لا یجدون فی انفسهم حرجا مما قضیت ویسلمون تسلیما مسلم عن ابو عبیدة بن جراح رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ مردہ مچھلی دی ہے کہ خدا نے تمہارے واسطے کھانی سو کیا تمہارے ساتھ کچھ گوشت ہے کچھ باقی ہے تو ہمکو کھلاؤ ابو عبیدہ نے کہا تو ہمنے حضرت کے پاس کچھ اوسکا گوشت بھیجا سو حضرت نے کھایا حضرت نے اوس مردہ مچھلی کے حق میں فرمایا جسکو سمندر نے باہر خشکی میں ڈال دیا تھا ف جابر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے ہمکو لڑائی پر بھیجا اور ابو عبیدہ کو ہمپر حاکم کیا ہمارے ستو کھانا ہو چکا اور ہمپر بھوک غالب ہوئی تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر ڈال دی ایسی بڑی مچھلی ہمنے کبھی نہ دیکھی تھی اوسکی پسلی کے تلے سے گھوڑے کا سوار گذر جاتا تھا اول اوسکے حلال ہونے میں تردد ہوا بعد اوسکے اضطرار کے سبب سے اوسکو کھانا شروع کیا ہم تین سو آدمی تھے مہینا بھر وہاں رہے اور کھایا کیے جب ہم مدینہ میں آئے تو حضرت سے یہ قصہ نقل کیا حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام اعظم کے مذہب میں اگر مچھلی بے سبب مر جاوے اور پانی پر اتراوے تو حلال نہیں اور اگر کسی سبب سے مرجاوے تو حلال ہے ف حسن بصانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ خدا اوسکی امیدوں کو اپنی قدرت سے برلاوے اور اپنی حجت اور دلیل سے اوسکے قولوں کو سچا کرے کہ میں اپنے فرش پر لیٹا اتوار کی رات شہر ربیع الاول کی گیارہویں تاریخ سن چھیاسی ۹۸۶ ہجری میں اور میں نے کہا کہ الٰہی مجکو آج کی رات اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دکھلاوے کہ اوسکے دیدار کو میرا اشتیاق تجھ سے ہے تھوڑی رات کو ایک نیند کے بعد میں نے دیکھا کہ گویا میں اور حضرت ایک بالاخانے پر ہیں اور چند لوگ میرے ساتھ کے ہمسے نیچے بالاخانے کی سیڑھی پر ہیں سو جو وہیں تھے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں مردہ مچھلی کے مقدمے میں جسکو سمندر نے باہر ڈالا کیا وہ حلال ہے تو حضرت نے مسکراتے فرمایا کہ ہاں حلال ہے تو میں نے عرض کی اور جو لوگ کہ سیڑھی کے نیچے ہیں اونکی طرف اشارہ کیا کہ میرے ان ساتھیوں سے فرمادیجیے کہ یہ لوگ مجکو سچا نہیں جانتے تو حضرت نے فرمایا کہ تو نے مجکو گالی دی اور اون لوگوں نے مجکو عیب لگایا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیونکر ہے تو حضرت نے کچھ کلام کیا کہ اوسکی لفظیں مجکو یاد نہیں ہیں لیکن اوسکا مطلب تو یہی تھا کہ تو نے میری حدیث اون لوگوں سے بیان کی جو اوسکو نہیں قبول کرتے یعنی نااہلوں کے روبرو حضرت کی حدیث نقل کرنا کمال بے ادبی ہے گالی دینے کے برابر پھر حضرت اون لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اونکو ملامت اور نصیحت کرنے لگے پھر میں نے اس رات کی فجر کو کہا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ اس رات کے بعد میں حضرت کی حدیث کو کسی سے بیان کروں مگر اونھیں لوگوں سے کہونگا کہ جو اپنے اختلافات میں حضرت ہی کو حکم اور فیصلہ کرنے والا جانتے ہیں پھر اپنے دلوں میں حضرت کے حکم اور فیصلے سے کچھ تنگی اور اوداسی نہیں پاتے اور اپنا کاروبار سب حضرت ہی کو سونپتے ہیں دل سے مان کر ف مصنف کے خواب سے بھی معلوم ہوا کہ ایسی مچھلی حلال ہے اور ثابت ہوا کہ حضرت کی حدیث ۲۱۴۷ نااہلوں کے روبرو بیان کرنا بے ادبی ہے مشتاق دیندار سے کہ نااہل کے روبرو ضائع کرے ق العباس بن عبد المطلب هو فی ضحضاح من النار ولولا انا لکان فی الدرک الاسفل من النار یعنی ابا طالب بخاری اور مسلم میں عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ یعنی ابو طالب دوزخ کے پایاب یعنی جھلی آگ میں ہے اور اگر میں نہ ہوتا تو دوزخ کی نیچی تہ میں ہوتا ف ابو طالب نے حضرت کو ۲۱۴۸ پرورش کیا اور ہمیشہ حضرت کے حامی اور مددگار رہے اسواسطے دوزخ میں اونپر کمتر ہلکا عذاب ہے ق انس وهی لحمها صدقة وهو لنا هدیة یعنی گوشتها تصدق به علی بریرة بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ گوشت اوسکے حق میں صدقہ ہے اور ہمارے واسطے

الاعراض فان اخطأه هذا نهشه هذا وان اخطأه هذا نهشه هذا قاله حين خط خطا ثم بعار خط خطا في الوسط خارجا منه وخط خطا صغارا الى هذا الذي في الوسط بخاري عن عبد الله بن مسعود رضي سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ آدمی ہے اور یہ اوسکی موت ہے جو اوسکو گھیرے ہے اور یہ خط جو باہر نکلا ہے سو آدمی کی امید اور تمنا ہے اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں مصیبت اور آفات ہیں اگر یہ آفت چوکی تو اوس آفت نے آدمی کو کاٹا اور اگر وہ چوکی تو اس نے کاٹا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ چوکھٹی لکیر کھینچی اور ایک لکیر اوسکے اندر ایسی کھینچی کہ مربع سے باہر نکل گئی اور بیچ والی لکیر سے ملا کر چھوٹی چھوٹی لکیریں کھینچیں اس حدیث سے ف اس حدیث میں حضرت نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کی کہ باوجودیکہ موت تو ہر طرف سے گھیرے ہے اور صدہا آفات اور مصائب درپیش ہیں اگر ایک بلا سے بچا تو دوسرے سے نہیں بچ سکتا پھر بھی ترک دنیا اور قناعت نہیں کرتا حرص کا یہ عالم ہے کہ پچاس برس کی عمر نہیں لیکن صدہا برس کا سامان کرتا ہے آدمی کمال غافل اور نہایت ناعاقبت اندیش ہے ف

۲۱۳۳ عائشة هذا احمال لاحمال خيبر هذا ابر ربنا واطهر كان يتمثل به عند نقله اللبن في بنيان مسجده بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ بوجھ اونٹھانا افضل ہے نہ کہ خیبر کا بوجھ اے ہمارے رب یہ نیکی اور پاکی تر ہے حضرت یہ فرماتے تھے اپنی مسجد کی تعمیر میں اینٹیں لاتے کے وقت ف مدینے کے لوگ خیبر سے خرما لاد لاتے تھے سو فرمایا کہ مسجد کے واسطے

۲۱۳۴ ف دوسرا نسخہ ۱۲ اینٹیں لادنا خیبر کے خرما لادنے سے بہتر اور افضل ہے کہ اسمیں دنیا کی فلاح ہے اور اوسمیں آخرت کی خ عائشة هذا ان شاء الله المحمل قال حين بركت ناقته عند موضع المسجد بخاری میں حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو یہی رہنے کا مکان ہوگا یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب کہ آپ کی اونٹنی مسجد کی جگہ پاس بیٹھ گئی ف حضرت نے جب سے ہجرت کی اور مدینے میں تشریف لائے تو مدینے کے ہر ایک رئیس نے درخواست کی کہ حضرت ہمارے مکان میں تشریف رکھیں حضرت نے فرمایا مجکو اسمیں اختیار نہیں جہاں خدا کی مرضی ہوگی وہیں یہ اونٹنی بیٹھ جاویگی سو جہاں حضرت کی اب مسجد ہے وہیں اونٹنی بیٹھ گئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ابو ایوب انصاری کا

۲۱۳۵ گھر وہاں سے قریب تھا حضرت وہاں چند مدت رہے پھر مسجد کی تعمیر کی اور وہیں گھر بنایا اور وہیں قبر مبارک ہوئی خ ابن عباس هذا جبريل آخذ برأس فرسه وعليه اداة الحرب بخاری میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ جبرئیل ہے اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہے اور اوسپر لڑائی کے ہتھیار ہیں ف حضرت نے جنگ خندق کے بعد جب بنی قریظہ پر چڑھائی کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ تیسرے باب میں گذرا ام العباس بن عبد المطلب هذا حين حي الوطيس قاله يوم حنين

۲۱۳۶ مسلم میں حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ وقت ہے کہ تنور بھڑکا یعنی تنور جنگ خوب گرم ہوا ہے گھمسان کی لڑائی ہوئی حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا ف پھر حضرت نے چند سنگریزے کفار کی طرف پھینکے اور فرمایا کہ کفار رسوا ہوئے کعبے کے رب کی قسم پھر کفار کی شکست ہوئی ق المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم هذا فلان وهو من قومه يعظمون البدن فابعثها له يعني رجلا من كنانة قال يوم الحديبية لكفار قريش يدعوني اتئه يعني النبي صلى الله عليه وآله وسلم فلما اشرف عليه قال فلما اشرف مكرز بن حفص قال هذا مكرز بن حفص وهو رجل فاجر وكان قال ايضا لهم يدعوني اتئه

۲۱۳۷ بخاری اور مسلم میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ فلانا شخص ہے اور یہ اوس قوم سے ہے جو قربانی کے اونٹوں کی تعظیم اور عزت کرتے ہیں یعنی قربانی کے اونٹوں کو اوسکے سامنے کرو یعنی قوم کنانہ کا وہ مرد جسنے حدیبیہ کے دن کفار قریش سے کہا کہ مجکو جانے دو

۲۱۵۳ بیان کیا قرآن کا چھوٹا بڑا وغیرہ درست نہین اور حدیث قدسی کا چھونا درست ہی ف اگر اذا ابتلیت عبدی بحبیبتیہ
ثم صبر عوضتھما الجنۃ بخاری مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ جب مین اپنے بندے کو اوسکی
دو پیاری چیزون مین مبتلا کیا یعنی دونون آنکھین اوسکی جاتی رہین پھر اوسنے صبر کیا تو اونکے عوض اوسکو مین بہشت دونگا ف
دونون آنکھین آدمی کو بہت پیاری ہین اوسکا چھوٹنا یا اونکی روشنی کا کم ہونا اوسپر نہایت شاق ہی جب اوسنے ایسی سخت مصیبت پر صبر کیا

۲۱۵۴ اپنے مالک کا شکوہ نہ کیا تو اسواسطے اسکا بدلا بہشت کو مقرر کیا ف ابوھریرۃ اذا احب العبد لقائی احببت لقاءہ
واذا کرہ لقائی کرھت لقاءہ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب بندے نے میرا ملنا دوست رکھا تو مین بھی اوسکا ملنا
دوست رکھتا ہون اور جب اوسکو میرا ملنا برا لگا تو مجکو بھی اوسکا ملنا برا لگتا ہی ف یعنی ایمان دار کو مرتے وقت مغفرت کی بشارت
ہوتی ہی تو وہ موت کا اور خدا کی حضوری کا مشتاق ہوتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب نظر آتا ہی تو وہ موت سے اور خدا کی حضوری سے گھبراتا ہی

۲۱۵۵ ف ابوھریرۃ اذا تقرب عبدی بشبر تقربت الیہ ذراعا واذا تقرب ذراعا تقربت الیہ باعا واذا اتانی یمشی اتیتہ ھرولۃ
بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ میرے آگے بالشت بھر بڑھتا ہی تو مین اوسکے آگے ہاتھ بھر
بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہی تو مین اوسکے آگے دونون ہاتھون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے دونون
ہاتھون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہی تو مین اوسکے پاس اس سے بھی زیادہ جلدی بڑھتا ہون ف یعنی جتنا بندہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہی
اوسکا دونا ہو کر خدا بندے پر متوجہ ہوتا ہی اوسکا مددگار ہو کر دین کے مشکل کام اوسپر آسان کر دیتا ہی اس حدیث مین نیک کامون کی ترغیب ہی

۲۱۵۶ جن سے خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہی ف ابوھریرۃ اذا ھم عبدی بسیئۃ فلا تکتبوھا علیہ فان عملھا فاکتبوھا
سیئۃ واذا ھم بحسنۃ فلم یعملھا فاکتبوھا حسنۃ فان عملھا فاکتبوھا عشرا مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرشتون سے فرماتا ہی کہ جب میرا بندہ بدی کا قصد کرے تو اوسکو اوسپر مت لکھو اور اگر اوسنے اوس کام کو کیا
تو ایک بدی لکھو اور جب اوسنے نیکی کا قصد کیا اور اوسپر عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھو اور اگر اوسنے نیک کام کیا تو دس نیکیان لکھو ف

سبحان اللہ کیا اوسکی رحمت اپنے بندون پر بیحساب ہی کہ بد کام کے قصد کو نہ لکھو اور نیک کام کے قصد کو بدون کیے لکھا دے اور بدی کو ایک ہی رکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے لیکن اسکو دریافت کیا چاہیے کہ بدی کا قصد البتہ نہین لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے قصد پر عزم مصمم ہو گیا یعنی
اوسکا کرنا بے تردد خوب سا دل مین بٹھ گیا ہو تو اوسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ بعد عزم مصمم ہونے کے اوس بد کام کو خوف الٰہی سے عمل مین نہ لایا
اور اوسپر شرمندہ ہوا تو ایک نیکی لکھی جاویگی اسواسطے کہ اوسنے خدا کے واسطے اپنی خواہش نفسانی کو مارا دوسری صورت یہ کہ بدی کا عزم
مصمم سوائے خوف الٰہی کے کسی اور سبب سے مثلاً ہر نہ ہونے پایا تو بیشک ایک گناہ لکھا جاویگا جیسے کسیے رات کو اپنے دل مین یہ عزم مصمم کیا
کہ مین کل فلانے کو قتل کرونگا یا فلانی عورت سے حرام کرونگا اور اوسی رات کو وہ مر گیا یا وہ عورت مر گئی تو اوسپر قصد قتل اور حرام کا گناہ ثابت ہوا

۲۱۵۷ چنانچہ یہ مطلب اور حدیثون مین صاف مذکور ہی ف ابوھریرۃ اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت
ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے تیار کر رکھا
ہی اپنے نیک بندون کے لیے جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل مین خیال گذرا ف یعنی بہشت مین نیکون کے
واسطے ایسی عمدہ نعمتین ہین کہ اونکے مانند دنیا مین کوئی چیز نہین جسکو مثال دیجیے مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

۴۱۴۴ تا اونٹ چلیگا ق ابو ذر رض هو الاخسرون ورب الکعبة فقلت یا رسول الله فداك ابی وامی من هم قال
هم الاکثرون اموالا الا من قال هکذا وهکذا وهکذا من بین یدیه ومن خلفه وعن یمینه وعن شماله
وقلیل ما هم ما من صاحب ابل ولا بقر ولا غنم لا یؤدی زکوتها الا جاءت یوم القیمة اعظم
ما کانت واسمنه تطؤه بقرونها وتطؤه باظلافها کلما نفدت اخراها عادت علیه اولاها
حتی یقضی بین الناس بخاری اور مسلم میں ابو ذر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وے نہایت زیان کار اور بڑے ٹوٹے والے ہیں قسم ہے رب کعبے
کی تو میں نے کہا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان وے زیان کار کون ہیں حضرت نے فرمایا وے بڑے مالدار مگر وہ زیان کار نہیں جو دیوے اس طرح اور
اس طرح اور اس طرح اپنے آگے سے اور پیچھے سے اور اپنے داہنے سے اور بائیں سے اور ایسے لوگ تو کم ہیں جن کے اونٹ اور گائے اور بکریاں مالک اونکی
زکوۃ نہ دیگا تو قیامت میں وے جانور دنیا سے بہت بڑے اور نہایت موٹے ہو کر آوینگے اوسکو کچلینگے اپنے سینگوں سے اور اوسکو روندینگے اپنے تلیوں
اور کھروں سے جب پچھلے جانور گذ چکینگے تو پہلے جانور پھر پلٹ آوینگے اسی طرح کوبچار روندا کرینگے یہاں تک کہ آدمیوں میں فیصلہ ہو چکیگا ق
ابو ذر رض سے روایت ہے کہ حضرت کعبے کے سایے میں بیٹھے تھے تو جب مجکو حضرت نے دیکھا تب یہ حدیث فرمائی یعنی سخی مالدار تو کم ہیں اکثر بخیل ہوتے ہیں زکوۃ
دیوینگے محتاجوں کی خبر لیوینگے جب قیامت کے عذاب میں گرفتار ہونگے تب اونکی زیان کاری ثابت ہوگی ۴۱۴۵ ش ابو ہریرہ رض ما اطعم احد طعاما
الجن ولقد اتانی وفد جن نصیبین ونعم الجن فسألونی الزاد فدعوت الله لهم ان لا یمروا بعظم
ولا ببعرة الا وجدوا علیها طعاما قاله لہ حین قال لہ لا تأتنی بعظم ولا روثة فقال ما بال
العظم والروثة بخاری میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مے دونوں یعنی ہڈی اور لید جن کا کھانا ہے اور اسکا حال تو یوں ہے
کہ میرے پاس شہر نصیبین کے جنوں کے ایلچی آئے اور وے خوب جن ہیں سو اونھوں نے مجھسے کھانا مانگا تو میں نے اونکے واسطے حق سے دعا مانگی کہ وے جس
ہڈی اور لید پر ہو کر نکلیں اوسپر اپنی خوراک پاوینگے حضرت نے ابو ہریرہ رض سے فرمایا جب کہ حضرت نے اون سے فرمایا کہ میرے پاس نہ لاؤ ہڈی اور لید لانا تو ابو ہریرہ رض نے
کہا کہ ہڈی اور لید نہ لانے کا کیا سبب ہے ق ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ میرے واسطے ڈھیلا لاؤ تاکہ میں طہارت کروں اور ہڈی
اور لید مت لاؤ سو میں نے اسکا سبب پوچھا حضرت نے یہ حدیث فرمائی نصیبین ایک شہر کا نام ہے وہاں کے جن مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے اونکی
تعریف کی اور دعا کی حضرت کی دعا سے ہڈی پر گوشت جم جاتا ہے اوسکو جن کھاتے ہیں اور لید گھاس ہو جاتی ہے اوسکو اونکے جانور کھاتے ہیں تو اس سبب سے
ہڈی اور لید سے استنجا منع ہوا ۴۱۴۶ م ابو عبیدة بن الجراح رض هو رزق اخرجه الله لکم فهل معکم من طعامه
شیء فتطعمونا قال ابو عبیدة فارسلنا الی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم منه فاکل
قاله فی حوت مات بالبحر قال الصغانی مؤلف هذا الکتاب حقق الله بسلطانه
امانه وصدق برهانه انی قاله احدث مضجعی لیلة الاحد الحادیة عشرة من شهر الربیع الاول
سنة اثنتین وعشرین وستمائة وقلت اللهم ارنی اللیلة نبیك محمدا صلی الله علیه وآله وسلم
فی المنام فانك تکلم اشتیاقی الیه فرایت بعد هجعة من اللیل کانی والنبی صلی الله علیه
وآله وسلم فی مشربة ونفر من اصحابی اسفل منا عند درج المشربة فقلت یا رسول الله
ما تقول فی حوت مات بالبحر احلال هو فقال وهو یتبسم الی نعم فقلت وانا اشیر

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماویگا کہان ہین وہ ملوک جو آپسمین محبت رکھتے تھے میرے عظمت اور جلال کے سبب سے آج اونکو سایے مین رکھونگا اپنے سایے مین جس دن کوئی سایہ نہین میرے سایے کے سوا ف یعنی جو آپسمین بہ محبت رکھتے ہین اونکی محبت صرف خدا ہی کے واسطے ہی ریا اور طمع دنیا اور خواہش نفسانی سے اونکی محبت پاک ہی وے قیامت کو ایسا عمدہ درجہ پاوینگے کہ خدا کی حمایت اور عرش کے

۲۱۶۵ سایے مین ہونگے ح ابوہریرہ ثالثہ انا خصمہم یوم القیمۃ رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنہ ورجل استاجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعط اجرہ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ تین شخص کا مین مدعی دشمن ہوجاؤنگا قیامت کے دن ایک تو وہ مرد جسنے میرا در سیان دیا پھر دغا کی اور دوسرا مرد وہ جسنے آزاد آدمی کو بیچا سو اوسکی قیمت کھائی اور تیسرا مرد وہ جسنے کسی مزدور کو مزدوری لگایا پھر اوس سے پورا کام کروالیا اور اوسکی مزدوری نہ دی

۲۱۶۶ ف خدا کو در سیان دیا یعنی کسی سے قول قسم کی خدا کو در سیان دیکر یا کسی سے قرض لیا خدا کو ضامن دیکر م ابوہریرہ قسمت الصلوۃ بینی وبین عبدی نصفین ولعبدی ما سال مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے نماز کو بانٹا اپنے اور اپنے بندے کے درسیان آدھون آدھا اور میرے بندے کے لیے ہی ہوجائیگی ف پوری روایت یون ہی کہ جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب الرحمن الرحیم کہتا ہی خدا فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری ثنا اور صفت کی اور جب مالک یوم الدین کہتا ہی خدا فرماتا ہی میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی اور جب ایاک نعبد وایاک نستعین کہتا ہی تو خدا فرماتا ہی کہ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہی یعنی عبادت خدا کو اور مدد کا فائدہ بندے کو اور جب اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین

کہتا ہی خدا فرماتا ہی یہ میرے بندے کے واسطے ہی یعنی سورہ فاتحہ مین دو مطلب ہین ایک حمد و ثنا دوسرے دعا تو حمد و ثنا خدا کے واسطے ہی اور دعا

۲۱۶۷ بندے کے واسطے ہی سو اسی واسطے فرمایا کہ نماز یعنی سورہ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھون آدھ ہی ح ابوہریرہ کذبنی ابن ادم ولم یکن لہ ذلک وشتمنی ولم یکن لہ ذلک فاما تکذیبہ ایای فقولہ لن یعیدنی کما بدانی ولیس اول الخلق باھون علی من اعادتہ واما شتمہ ایای فقولہ اتخذ اللہ ولدا وانا الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ آدم کے بیٹے نے مجکو جھٹلایا اور اوسکو یہ لازم نہ تھا اور مجکو گالی دی اور اوسکو یہ لائق نہ تھا سو میرا جھٹلانا تو اوسکا اس قول مین ہی کہ کہتا ہی کہ خدا مجکو کبھی دوسری بار نہ بناویگا جیسے اوسنے اول بار مجکو بنایا اور حال انکہ اول بار کا بنانا مجھپر بہت آسان نہین دوسری بار کے بنانے سے یعنی دونون بار کا بنانا مجکو برابر ہی اور یہ نہین کہ اول بار کا بنانا تو آسان ہو اور دوسری بار کا مشکل اور مجکو گالی دینا تو اس قول مین ہی کہ بندہ کہتا ہی کہ خدا نے بیٹا لیا اور حال انکہ مین تو ویسا اکیلا پاک ہون جو کہ کسیکو جنا نہ کسی سے جنا اور نہ اوسکے جوڑ کا کوئی ف خدا نے قرآن مین خبر دی کہ قیامت ہوگی مردے دوبارہ پیدا ہونگے اور عرب کے کافر اسکی انکار کرتے تھے تو اسواسطے اسکو تکذیب کہا اور گالی سے مراد عیب گوئی ہی نصاریٰ کہتے ہین عیسی خدا کا بیٹا ہی اور

۲۱۶۸ یہود عزیر کو بیٹا کہتے ہین اور عرب کے کافر فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے تھے م عیاض بن حمار کل مال نحلتہ عبدا حلال واني خلقت عبادي حنفاء كلهم وانهم اتتهم الشياطين فاجتالتهم عن دينهم وحرمت عليهم ما احللت لهم وامرتهم ان يشركوا بي ما لم انزل به سلطانا مسلم مین عیاض بن حمار سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو مال کہ مینے بندہ کو دیا سو حلال ہی اور مینے اپنے سب بندون کو حقانی پیدا کیا جو باطل دین

تھہ ہی یعنی وہ گوشت جو بریرہ کو صدقہ ملا تھا ف بریرہ حضرت عائشہ کی خادمہ تھی اوسکو زکوٰۃ کا گوشت ملا تھا حضرت نے اوسکو کہا
اور یہ فرمایا یعنی جب تجھکو کا اول محتاج مالک ہوا پھر اوس نے غنی ہاشمی کو دیا تو درست ہی ۲۱۴۹ م حمزۃ بن عمرو الاسلمی ھی رخصۃ
من اللہ فمن اخذھا فحسن ومن احب ان یصوم فلا جناح علیہ قالہ لہ حین قال یا رسول اللہ اجدنی
قوۃ علی الصیام فی السفر فھل علی جناح مسلم میں حمزہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر میں افطار کرنا رخصت ہی خدا کی
طرف سے سو جو اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہی اور جو کہ روزہ رکھا چاہے تو اوسپر کچھ گناہ نہیں حضرت نے حمزہ سے کہا جب کہ اوسنے کہا تھا کہ یا
رسول اللہ میں اپنے اندر سفر میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں سو کیا مجھپر گناہ ہی روزہ رکھنے میں ف یعنی تخفیف اور آسانی کے واسطے
خدا نے روزہ کھانے کی سفر میں اجازت دی ہی یہ حکم فرض نہیں سفر میں روزہ رکھنے نہ رکھنے میں آدمی کو اختیار ہی ۲۱۵۰ ھ ابو موسی ھی ما بین
ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلوۃ یعنی ساعۃ الجمعۃ مسلم میں ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعے کی مقبول
ساعت امام کے بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہی ف بہت احادیث میں ثابت ہی کہ جمعے میں ایک ایسی ساعت ہی کہ اوسمیں سوال
جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہی لیکن اسمیں اختلاف ہی کہ وہ ساعت کون ہی سو دو قول اون میں نہایت صحیح ہیں ایک تو یہ کہ وہ ساعت
اوس وقت سے ہی کہ امام منبر پر بیٹھے یہاں تک کہ نماز ہو چکے اس قول کی سند یہی حدیث ہی دوسرا قول یہ کہ وہ ساعت جمعے کی آخر ساعت ہی
جب آفتاب ڈوبنے لگے چنانچہ عبد اللہ بن سلام سے اس مضمون کی حدیث منقول ہی اکثر علما کے نزدیک دوسرا قول نہایت قوی ہی چنانچہ اسکی
تفصیل صراط المستقیم سفر السعادت کی شرح میں موجود ہی جسکو تحقیق کا شوق ہو اوسکو دیکھے خ ابو ھریرۃ عن النبی صلی اللہ
ملاٰی لا تغیضھا نفقۃ سحاء اللیل والنھار ارایتم ما انفق منذ خلق السموات والارض فانہ لم یغض
ما فی یمینہ وعرشہ علی الماء وبیدہ الاخری القبض او الفیض یرفع ویخفض بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قدرت کا داہنا ہاتھ بھرا ہی خرچ کرنا اوسکو کم نہیں کرتا دست قدرت شب و روز اوندیلنے والا ہی یعنی ہر دم فیض کا
ریلا جاری ہی بھلا دیکھو تو کہ جو کہ خدا نے خرچ کیا جیسے کہ آسمانوں اور زمین کو بنایا کہ اتنے خرچ نے تو اوسکے داہنے ہاتھ میں سے کچھ نہیں
کم کیا اور حال انکہ یہ فیض اوس وقت سے ہی کہ عرش خدا پانی پر تھا یعنی ازل سے اور خدا کے دوسرے ہاتھ میں روک ہی یا یوں فرمایا کہ
فیض ہی کسیکو اوٹھاتا ہی اور کسیکو جھکاتا ہی ف یعنی کشایش اور تنگی دونوں خدا کی صفتیں ہیں ھ ابو ھریرۃ ایمینک علی ما یصدقک بہ صاحبک وفی روایۃ یصدقک علیہ صاحبک مسلم میں
ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیری قسم کا اعتبار تیرے ساتھی کی تصدیق پر ہی اور دوسری روایت یوں ہی کہ تیری
قسم وہی معتبر ہی جسپر تیرا ساتھی تصدیق کرے ف یعنی مدعی کی مراد پر قسم کھاوے تب معتبر ہی چنانچہ اسکا بیان ساتویں باب میں گذرا

الباب الحادی عشر

فی الکلمات القدسیۃ التی اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن ربہ جل جلالہ

گیارھویں باب میں قدسی حدیثیں ہیں جنکی حضرت نے اپنے رب کی طرف سے روایت کی اس باب میں مصنف صرف قدسی حدیثیں لایا ہی قدسی حدیث
اوسکو کہتے ہیں کہ حضرت یوں کہیں کہ خدا نے یوں فرمایا قرآن اور قدسی حدیث میں یہ فرق ہی کہ قرآن کا مضمون اور لفظ دونوں خدا کی طرف سے
ہیں اور حدیث قدسی میں مضمون خدا کا اور لفظ حضرت کے خدا نے ایک مطلب بطور الہام کے حضرت کے دل میں ڈالا حضرت نے اوسکو اپنی عبارت سے

اوسکا یہ حال ہوجاتا ہی کہ شعر ہمہ گوشیم تا چہ فرمائی ۔ ہمہ چشیم تا نظر آئی ۔ اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ ایسا عمدہ کمال بدون کثرت نوافل کے نہین میسر ہوتا ہی تو معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل بعضے خلاف شرع نے نمازی حقیرون کو ایسا کمال ثابت کرتے ہین سو اونکا خلط گمان ہی اسواسطے کہ نفل کا کیا ذکر ہوے کول تو فرض بھی چھٹ کر ڈالتے ہین ۔ ۲۱۶۲ ف ابو ہریرہ کا ما لعبدی المؤمن عندی جزاء اذا قبضت صفیہ من اہل الدنیا ثم احتسبہ الا الجنۃ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ بہشت کے سوا میرے بندے کا کوئی بدلا نہین جب کہ سینے سکا اہل دنیا کا پیارا لے لیا پھر اوسنے ثواب کے واسطے صبر کیا ۔ ف یعنی جب مومن کا دوست جیسے باپ یا جورو یا بیٹا یا بھائی یا اوستاد مرگیا اور اوسنے صبر کیا تو اوسکا بدلا خدا نے بہشت مقرر کیا ۔ ۲۱۶۳ ف انس و ابو ہریرہ من اہان لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ وما ترددت فی شیء انا فاعلہ ما ترددت فی قبض نفس عبدی المؤمن یکرہ الموت وأکرہ مساءتہ ولا بد لہ منہ وما تقرب الی عبدی المؤمن بمثل الزہد فی الدنیا وما تعبد بمثل ادآء ما افترضتہ علیہ بخاری مین انس اور ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ جو میرے ولی سے عداوت کرے تو اوسنے البتہ میرے ساتھ لڑائی پر کمر باندھی اور کسی چیز مین جسکا مین کرنے والا ہون مجکو تردد نہین ہوتا جیسے اپنے بندے ایماندار کی روح قبض کرنے مین تردد ہوتا ہی وہ تو موت کو مکروہ جانتا ہی اور مین اوسکے ملول ہونے کو مکروہ جانتا ہون اور حال انکہ اوسکو موت سے کوئی چارہ نہین یعنی اوسکو مرنا ضرور ہی اور میرے بندے ایماندار نے میری نزدیکی نہین چاہی ترک دنیا کے برابر اور نہ میری بندگی کی فرض ادا کرنے کے برابر ۔ ف ولی سے مراد متقی مومن ہی چنانچہ قرآن مین خدا نے فرمایا ہی کہ اولیاء اللہ پر کچھ خوف اور غم نہین اولیاء اللہ وے ہین جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اور یہ جو فرمایا کہ جیسا مجکو ایماندار کی موت مین تردد ہوتا ہی کسی چیز مین ویسا تردد نہین ہوتا ہر چند خدا تردد سے پاک ہی لیکن اسمین مزید رحمت کا بیان ہی یعنی ایمان کی برکت سے اور جوش رحمت سے مومن کے تردد کو خدا نے اپنی طرف نسبت کیا جیسے چوتھی حدیث مین بیماری اور بھوکھ اور پیاس کو اپنی ذات پاک پر نسبت فرمایا پھر فرمایا کہ قرب الٰہی کا کوئی طریقہ ترک دنیا سے بہتر نہین اور کوئی عبادت اوے فرض سے افضل نہین یعنی جو اولیاء اللہ کی ایسی عزت سنکر اونکے برابر ہونے کا مشتاق ہو اوسکو لازم ہی کہ اول دنیا سے بے تعلق ہوجاوے پھر عبادت پر کمر باندھے اور نفل کی نسبت فرض عبادت پر زیادہ تر کوشش کرے اور یہ نہین کہ فرض نماز مین تو مرغی کی طرح زمین پر جلدی جلدی چونچ مارین اور پھر کھڑے ہوکر بیٹھین ۔ ۲۱۶۴ ف جندب بن عبد اللہ من قال واللہ لا یغفر اللہ لفلان انی قد غفرت لہ واحبطت عملک مسلم مین جندب بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی وہ کون ہی جو مجپر قسم کھاتا ہی کہ مین فلانے کو نہ بخشونگا مقرر اوسکو تو مینے بخشا اور تیرا عمل اکارت کیا ۔ ف جسنے یون کہا کہ قسم خدا کی کہ فلانے شخص کو خدا ہرگز نہ بخشیگا اوسنے گویا خدا پر حکومت کی اس واسطے اوسکے نیک عمل کو خدا برباد کر ڈالتا ہی اور جسنے قسم کھائی اوسکو اپنی رحمت سے بخش دیتا ہی سعادت اور شقاوت اور خاتمے کے حال سوا خدا کے کسیکو نہین معلوم کیسا ہی سخت کافر ہو اور کیسا ہی گنہگار مسلمان ہو یقین ہو کسیکو دوزخی جاننا یا کہنا درست نہین اسواسطے کہ شاید اوسکا خاتمہ بخیر ہو اور مرنے کے قریب توبہ کرے ۔ ۲۱۶۵ ف ابو ہریرہ ومن اظلم ممن ذہب یخلق خلقا کخلقی فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبۃ او لیخلقوا شعیرۃ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ اوس سے بڑا کون ظالم ہوگیا کہ بناوے تصویر کرنے میری طرح تو چاہیے کہ ایک ذرہ بناوین یا ایک دانہ پیدا کرین یا ایک جو بناوین ۔ ف یعنی جاندار کی صورت بنانے والے پیدا کرنے مین خدا کے ساتھ

۲۱۵۸ م ابو ہریرۃ انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ
مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مین نسبت اور شریکون کے نہایت بے پرواہ ہون سا جسنے کوئی ایسا عمل کیا
جسمین میرے ساتھ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو مین اوسکو اور اوسکے ساجھے کے کام کو چھوڑ دیتا ہون ف یعنی جو عبادت اور عمل
دکھلنے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہین مردود ہی خدا اوسی عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہی جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو

۲۱۵۹ دوسرا اوسمین کچھ بھی لگاؤ نہو ق ابوہریرۃ انا عند ظن عبدی بی وانا معہ عبدی اذا ذکرنی بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ مین اپنے بندے کے گمان اور خیال کے پاس ہون جیسا گمان کہ میرے ساتھ رکھے اور مین اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہون
جسدم کہ مجھکو یاد کرتا ہی ف پوری روایت یون ہی کہ اگر بندہ مجھکو اپنے جی مین یاد کرتا ہی تو مین بھی اوسکی اپنے جی مین یاد کرتا ہون اور اگر مجھکو مجمع مین یاد کرتا ہی تو مین اوسکو
اوس مجمع مین یاد کرتا ہون جو اوسکے مجمع سے بہتر ہی یعنی اوسکا ذکر فرشتون اور ارواح انبیا مین کرتا ہون اس حدیث مین ذکر کی فضیلت ہی
اور نیک عمل کی ترغیب ہی جس سے حسن ظن خدا سے حاصل ہو اور یہ نہین کہ گناہون پر تو اڑا جاوے اور یون کہے کہ خدا مجھکو ضرور بخشیگا اسواسطے
کہ اسکا نام رجا اور حسن ظن نہین بلکہ یہ باطل آرزو اور شیطانی وسواس ہی جیسے کوئی بدون جوتے بوئے خرمن کی آرزو رکھے تو سودائی اور

۲۱۶۰ دیوانہ کہا جاویگا ق ابوہریرۃ ان الصوم لی وانا اجزی بہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
خدا فرماتا ہی کہ روزہ میرے ہی واسطے ہی اور مین اوسکا بدلا دونگا یعنی اوسکا فرشتون سے بدلا نہ دلاؤنگا خود دونگا ف روزے کو خدا نے اپنی
طرف اسواسطے نسبت کیا کہ اور عبادت مین جیسے نماز زکوۃ حج مین ریا اور خودداری کو دخل ہی لیکن روزے مین دخل نہین کیونکہ اگر روزہ دار ظاہر مین
تو اوسکو کوئی نہین جان سکتا اور دوسرا سبب یہ کہ ہر عبادت مین فرشتے آدمی کے شریک ہین مگر روزے مین شریک نہین اسواسطے کہ اونکو بھوک

۲۱۶۱ پیاس نہین جسکو روکین م انس ان امتک لا یزالون یقولون ما لکذا ما لکذا حتی یقولوا ھذا اللہ خلق
الخلق فمن خلق اللہ مسلم مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ تیری امت کے لوگ ہمیشہ کہتے رہینگے ایسا کیا ہی
ایسا کیا ہی یہان تک کہینگے یہ تو خدا ہی جسنے خلق کو پیدا کیا سو خدا کو کسنے پیدا کیا ف یعنی اس امت کے بعضے نادان یہ وہ سوالات
کرینگے کہ یہان تک نوبت پونہچاوینگے کہ خدا مین تردد کرینگے حالانکہ اسکے برابر کوئی مخلوق نہین اسواسطے کہ خالق کا وہ محتاج ہی جو اول
اوسکا وجود نہو بعد عدم کے ظاہر ہوا اور جسکے وجود کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا وہ کیونکر غیر کا محتاج ہو یہ وہی سوال ایسا ہی جیسے کوئی کہے
کہ ہر چیز تو آفتاب کی روشنی سے ظاہر ہی اور آفتاب کسکی روشنی سے ظاہر ہی مصرع آفتاب آمد دلیل آفتاب حدیث مین آیا ہی جسکو

۲۱۶۲ ایسا وسوسہ آوے وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے م ابوھریرۃ ان للصائم فرحتین اذا افطر
فرح واذا لقی اللہ فرح مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ روزہ دار کو دو خوشی ہین جب کہ اوسنے
روزہ کھولا خوش ہوگیا اور جب خدا سے ملیگا تو خوش ہوگا ف روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہی کہ روزہ پورا ہوا اور بھوک

۲۱۶۳ پیاس کا غلبہ گیا اور خدا سے ملکر ثواب روزے کا پاویگا تو خوش ہوگا ش ابوذر یا ابی حرمت الظلم علی نفسی وعلی عبادی
فلا تظالموا بخاری مین ابوذر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ مینے ظلم کو اپنے اوپر اور اپنے بندون کے اوپر حرام کیا
خبردار ہو جاؤ ایک دوسرے پر ظلم نکیا کرو ف یعنی خدا ظلم سے پاک ہی اوسکی صفت عادل ہی اسی واسطے بندون مین بھی عدل کو پسند کرتا ہی

۲۱۶۴ م ابوھریرۃ این المتحابون بجلالی الیوم اظلھم فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی مسلم مین ابوہریرہ رضی سے

إِذَا أَدْخَلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ
وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ مسلم مین ابوذر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی ای میرے بندو تم
سب بے راہ ہو مگر جسکو مینے راہ بتلائی تو مجھسے ہدایت مانگو کہ تمکو نیک راہ لگاؤن ای میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جسکو مینے کھلایا تو مجھسے
کھانا مانگو کہ تمکو کھلاؤن ای میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو مینے پہنایا تو مجھسے لباس مانگو کہ تمکو پہناؤن ای میرے بندو تم گناہ کیا کرتے ہو دن رات
اور مین سب گناہون کے بخشنے پر قادر ہون تو مجھسے مغفرت مانگو کہ تمکو بخشون ای میرے بندو تم کبھی مجھکو ضرر نہین پہونچا سکتے کہ میرا کچھ ضرر کرو
اور کبھی مجھکو فائدہ نہین پہونچا سکتے کہ مجھکو کچھ فائدہ پہونچاؤ ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد بڑے
متقی پرہیزگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سبکا تقوی اور پرہیزگاری میری سلطنت مین کچھ نہ بڑھاوے ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور
تمھارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے نہایت بڑے گنہگار دل کے برابر ہو جاوین تو یہ سبکا فسق اور گنہگاری میری بادشاہی سے کچھ گھٹاوے
ای میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن ایک میدان مین کھڑے ہون اور مجھسے اپنے اپنے سوال کرین اور مین ہر ایک
آدمی کو اوسکی مانگی چیز کو دون تو ایسا دینا اوس سے کچھ نہ گھٹاوے جو میرے پاس ہی مگر جیسے سوئی گھٹاتی ہی جب کہ اوسکو سمندر مین ڈالیے
یعنی ایسی عطا سے بھی میری قدرت کے خزانے مین کمی نہین پڑتی ای میرے بندو یہ تو تمھارے ہی اعمال ہین جنکو تمھارے لیے شمار کرتا رہتا ہون
پھر تمکو اون اعمال کا پورا بدلا دونگا سو جو شخص بہتر بدلا پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اوسکی کمائی کو ضائع نکیا اور جو اسکے سوا برا
بدلا پاوے تو وہ اپنی جان کے سوا کسیکو اولاہنا نہ دیوے کہ اوسنے جیسا کیا ویسا ہی پایا ف اس حدیث مین تمام بندون کی محتاجی
اور عاجزی اور خدا کی شوکت اور شاہنشاہی اور بے پرواہی اور کریمی اور عدالت کا بیان ہی یعنی بدون میری التجا کے تمھارا کوئی کام نہین
چل سکتا نہ دنیا مین نہ عقبا مین اور طعام اور لباس تمکو مل سکتا ہی نہ آخرت مین گناہون کی مغفرت بدون میرے ہو سکتی ہی تو تمکو میرے آگے
گڑگڑانا اور دعا کرنا ہر حال مین لازم ہی اور میری بے پرواہی کا تو یہ حال ہی کہ اگر تم سب پیغمبر کے برابر متقی ہو جاؤ تو اسسے میری سلطنت کی
کچھ رونق موقوف نہین اور اگر تمام جہان ابوجہل اور فرعون کے برابر ہو جاوے تو میرا کچھ نقصان نہین پھر اپنی عطا کے بیحساب کی مثال دی
کہ اگر تمام جہان کے طرح طرح کے سوال پورے کیجیے تو بھی یہان کچھ کمی کا حرف نہین پھر اپنی عدالت بیان فرمائی کہ آخرت کا ثواب اور عذاب کا
سبب تمھارے اعمال ہین ہماری طرف سے کچھ ظلم نہین ق ابوھریرۃ یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانہ لا یرد ۲۱۷۹
وانی اعطیتک لامتک ان لا اھلکھم بسنۃ عامۃ وان لا اسلط علیھم عدوا من سوی انفسھم
یستبیح بیضتھم ولو اجتمع علیھم من بافطارھا او قال من بین اقطارھا حتی یکون بعضھم یھلک
بعضا او یقتل بعضھم بعضا یعنی بعضا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ ای محمد مین جب کسی چیز کا حکم کرتا ہون
تو اوسکو کوئی نہین پھیر سکتا اور البتہ مینے تجکو دیا یعنی تیری امت کے واسطے یہ تجھپر احسان کیا کہ اونکو مین عالمگیر قحط سے
نہ مارڈالونگا اور اونکے سوائے اور کسی دشمن کو اونپر نہ غالب کرونگا اس طرح پر کہ اونکی جڑ بیخ کو اوکھاڑ ڈالے اگرچہ اونپر
تمام دنیا کے اطراف جوانب کے کافر جمع ہو کر مین کافرون کا غلبہ اسواسطے نہوگا تاکہ اس امت کے بعضے لوگ بعضون کو ہلاک کرین اور
بعضے انکے بعضون کو قید کرین ف یعنی قضا و قدر مین یہ ٹھہر چکا ہی کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہیگی ایسا قحط
پڑیگا جسمین سب کے سب مر جاوین نہ ایسے کافران پر غالب ہونگے کہ بالکل انکا نیست و نابود کر ڈالین ہر چند چنگیز خان اور ہلاکو

بیجھکے اور البتہ اونکے پاس شیطان آئے سو اونکو اونکے پیدائشی دین سے پھیر ڈالا اور اونپر حرام کیا جو مینے اونپر حلال کر دیا تھا اور شیطانون نے
اونکو بتلایا کہ میرے ساتھ اوس چیز کو شریک ٹھہرا وین جسپر مینے کوئی دلیل نہین اوتاری ف یعنی اگر شیطان اور کفار کسیکو
نہ بہکاتے تو ہر آدمی اپنے پیدائشی دین پر رہتا یعنی شرک نکرتا اور حلال چیز کو بدون حکم الٰہی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا معمول تھا کہ
بتون کے نام پر سانڈ چھوڑتے اور اوسکا کھانا حرام جانتے سو فرمایا کہ شیطانی بات ہی کہ حلال کو حرام کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نذر
نیاز کے کھانے کو جسکو عورتین اچھوتا کہتی ہین بدون فاتحہ ہوئے نہ کھانا یا حضرت فاطمہؓ کے فاتحہ کے کھانے کو مردون کو نہ دینا ہرگز درست نہین
یہ بھی شیطانی بات ہی کہ شرع مین اسکا کچھ حکم نہین ۲۱۶۹ ھ ابو ھریرۃ ؓ لا ینبغی لعبد ان یقول انا
خیر من یونس بن متی مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہی کہ میرے بندے کو لائق نہین یون کہنا کہ مین یونس
بن متی سے بہتر ہون ف حضرت یونس بن متی حکم خدا اپنی قوم سے ٹل گئے تجھسے سوا اگر کوئی اونکو بے سمجھ جان کر اپنے سے بہتر کہے
تو ہرگز درست نہین اسواسطے کہ پیغمبرون سے کوئی بہتر نہین ہو سکتا ۲۱۷۰ م ابو ھریرۃ ؓ ما انعمت علی عبادی من نعمۃ اکثر
اصبح فریق منھم بھا کافرین یقولون الکواکب وبالکواکب مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی
مین اپنے بندون پر کوئی ایسی نعمت نہین دیتا جسکے بعضے بندے منکر ہوتے ہین کہتے ہین فلانے ستارے نے پانی برسایا اور فلانے تارے کے
سبب سے پانی برسا ف یعنی مینہہ تو خدا برساتا ہی اور نادان لوگ اوسکو تارے اور نکھت کی تاثیر سے جانکر خدا کا شکر نہین کرتے
۲۱۷۱ خ ابو ھریرۃ ؓ ما زال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ
الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا ولئن سالنی لاعطینہ ولئن استعاذنی
لاعیذنہ بخاری مین ابوہریرہ ؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادتون کے واسطے سے چاہا کرتا ہی
یہان تک کہ مین اوسکو چاہنے لگتا ہون تو مین اوسکا کان ہوجاتا ہون جس سے سنتا ہی اور اوسکی آنکھ ہوجاتا ہون جس سے دیکھتا ہی اور
اوسکا ہاتھ ہوجاتا ہون جس سے پکڑتا ہی اور اوسکا پانون ہوجاتا ہون جس سے چلتا ہی اور اگر مجھسے وہ کچھ مانگے تو مقرر مین اوسکو دون اور اگر
مجھسے پناہ مانگے تو البتہ اوسکو پناہ مین رکھون ف اس حدیث مین اوس مقام کا بیان ہی جسکو علم سلوک مین فنا فی اللہ اور بقا باللہ
کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بندہ کثرت عبادت سے مقبول ہوا تو خدا اوسکے دل اور جوارح کا یعنی آنکھ کان ہاتھ پانون کا حافظ
ہوجاتا ہی گناہون سے اونکو روکتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ خدا اپنے بندے مقبول کی حاجت روائی پر اوسکے کان اور آنکھ اور پانون اسے بھی
زیادہ تر متوجہ ہوتا ہی لیکن تحقیق مطلب یہ ہی کہ جب محبت الٰہی نے بندے پر سایہ ڈالا تو اوسکو خدا کے سوا کسی چیز سے تعلق اور دلبستگی نہین رہتی
اور بجز رضائے الٰہی کے کوئی آرزو اور تمنا اوسکے دل مین نہین رہتی تو کوئی کام جس مین خدا کی مرضی نہو اوس سے نہین ہو سکتا آنکھ کان
ہاتھ پانون مرضی خدا کے تابع ہوجاتے ہین اوسکی مرضی نہ کسی چیز کو دیکھے نہ کوئی بات کو سنے سوا ایسے عمدہ درجے حاصل کرنے کا طریقہ اس حدیث
مین اشارہ فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل ہوتا ہی یعنی جب بندے نے جانا کہ قرب الٰہی اور خدا کی نزدیکی کا بدون عبادت کے کوئی طریق نہین تو
اسواسطے وہ عبادت پر کمر باندھتا ہی اور عبادت دو قسم ہی فرض اور نفل مگر فرض عبادت تو ہر وقت میسر نہین ہوتی کہ اوسکے وقت مقرر
ہین تو مشتاق بندے سے اون وقتون مین جو فرض سے خالی ہین بے شغل اور خالی نہین رہا جاتا اسواسطے اون خالی وقتون کو نفل عبادت سے معمور
رکھتا ہی جب چند مدت کمال شوق اور خلوص سے اسی طرح نوافل پر مستعد رہا تو جب وہ بندے کے مقبول درگاہ صمدی اور محبوب الٰہی ہوکر

اور مال اور گھر بار کی بری الٹ پلٹ سے اور عبداللہ بن سرجس نے بھی ایسی ہی روایت کی اور اتنی زیادہ روایت کی ہے کہ آلہی تیری پناہ
۲۱۸۴ تو سے جو فائدے کے بعد ہو اور مظلوم کی بددعا سے ف یہ دعا حضرت سفر کرتے وقت فرماتے ق ابن عمر رضی اللہ عنہ وَاِذَا رَجَعَ
قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ
عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور جب حضرت سفر سے پلٹتے تو اوس اگلے
سفر کی دعا کو پڑھتے اور اوسی دعا میں اتنا اور بڑھاتے کہ ہم سفر سے پھرے توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کے شکر گزار ہیں خدا نے اپنا
۲۱۸۵ وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی یعنی حضرت کی مدد کی اور کفار کے گروہوں کو شکست دی یعنی بھگا دیا تنہا اوسی نے ف آمین شارح کہتا ہے
جنگ خندق کے قصے کی طرف کہ عرب کے کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا پھر بے مطلب بھاگ گئے تھے ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ كَانَ هٰذَا اَكْثَرَ دُعَائِهٖ بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ آلہی ہمکو دنیا میں بہتری اور بھلائی دے اور آخرت میں بہتری اور بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے اس دعا کو حضرت اکثر کیا کرتے تھے
ف دنیا کی بہتری صحت اور بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب مکروہات سے پناہ اور آخرت کی بہتری ثواب
اور ترقی درجات اور دیدار الٰہی علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دنیا کی بہتری نیکبخت عورت اور آخرت کی بہتری حور ہے اور دوزخ کے عذاب سے
۲۱۸۶ مراد کمبخت عورت ہے اس دعا میں دین اور دنیا کے سب مطلب داخل ہیں اسواسطے حضرت اس دعا کو اکثر اوقات پڑھا کرتے تھے ھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ
اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی دے میرے جان کو اوسکی پرہیزگاری اور اوسکو گناہ اور بدخو سے پاک صاف کر ڈال تو ہی اوسکا بہتر پاک کرنے والا ہے
اور تو ہی اوسکا کارساز اور مددگار ہے ف جو چیز آخرت میں ضرر کرے اوس سے بچنے کا نام تقوی اور پرہیزگاری ہے باطن کی صفائی
۲۱۸۷ نے تقوی ممکن نہیں اسواسطے حضرت نے اول تقوی کی دعا کی پھر صفائی کی خ زید بن ارقم اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَنْبَاعَهُمْ مِّنْهُمْ
یعنی الانصار بخاری میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار کے حق میں دعا کی کہ آلہی انکے تابعداروں کو انھیں میں کر دے
ف انصار نے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی ہمسے مسلمان ہو جاویں اسپر حضرت نے یہ دعا کی تابعدار سے مراد جورو لڑکے
۲۱۸۸ اور لونڈی غلام یا آشنا دوست ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ بخاری
اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی مدینے میں برکت کر اوسکی دونی جو تو نے مکے میں برکت کی ہے ف حضرت ابراہیم نے
۲۱۸۹ مکے کے واسطے دعا کی اور حضرت نے مدینے کے واسطے برکت سے مراد کشایش رزق یا باطنی فیض ہے ق ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آلہی محمد کے اہلبیت کی روزی بقدر زیست کر ف
یعنی اتنی روزی دے جسمیں حیات کی رمق باقی رہے مال کی بہتایت نہو اسواسطے کہ کشایش رزق میں اکثر غفلت ہوتی ہے اور صبر کا مرتبہ
حاصل نہیں ہوتا چنانچہ حضرت کی حیات میں ایسا ہی حال رہا اور حضرت کے بعد حضرت کی بیبیاں اور حضرت کی اولاد بھی اختیاری فقر کو لیے رہے
شمائل ترمذی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت کے انتقال تک حضرت کے اہلبیت کا جو کی روٹی سے دو روز برابر پیٹ نہیں بھرا اور اوسی
کتاب میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اور حضرت کی بیبیاں دو دو تین تین رات سو رہتے تھے رات کا کھانا میسر نہوتا تھا اور اوسی
کتاب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے زندگی بھر ایک دن میں دونوں وقت روٹی نہ کھائی اور نہ کبھی دونوں وقت گوشت کھایا خ

۲۱۷۶ مشابہت کرتے ہین حال انکہ ایسے عاجز ہین کہ جاندار تو ایک طرف ہی ذرہ یا جو برابر بے جان حقیر چیز کو بھی نہین بنا سکتے ۴ ابو ہریرہؓ
یا ابن آدم انفق انفق علیک مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ اے آدم کے بیٹے مال کو خرچ کیا کر تو مین
بھی تجکو دیا کرونگا ف اس حدیث مین سخی کو خدا نے کشایش مال کا وعدہ کیا ہی یہی سبب ہی کہ سخی کو محتاج نہین دیکھا لیکن اسکو دریافت
کیا چاہیے کہ سخاوت خدا کو پسند ہی اور اسراف ناپسند ہی سخاوت یہ کہ شرع کے موافق نیک کامون مین خرچ کرنا اور اسراف یہ کہ خلاف شرع
بیہودہ کامون مین مال کو اوڑانا جیسے ناچ رنگ مین یا نمود کے مقام مین ۴ ابو ہریرہؓ ۲۱۷۷
یا ابن آدم مرضت فلم تعدني قال یا رب کیف اعودك وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدي فلانا مرض فلم تعده اما علمت
انك لو عدته لوجدتني عنده یا ابن آدم استطعمتك فلم تطعمني قال یا رب کیف اطعمك
وانت رب العالمین قال اما علمت انه استطعمك عبدي فلان فلم تطعمه اما علمت انك لو
اطعمته لوجدت ذلك عندي یا ابن آدم استسقیتك فلم تسقني قال یا رب کیف اسقیك
وانت رب العالمین قال استسقاك عبدي فلان فلم تسقه اما انك لو سقیته لوجدت
ذلك عندي مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماویگا قیامت مین کہ اے آدم کے بیٹے مین بیمار ہوا تھا سو تو نے مجکو
نہ پوچھا بندہ کہیگا کہ ای میرے رب مین کیونکر تجکو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہی یعنی بیمار ہونا مخلوق کی شان ہی سے
اور بیمار سے کیا نسبت خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا سو تو نے اوسکی بیمار پرسی نکی کیا تجکو معلوم نہین
کہ اگر تو اوسکی بیمار پرسی کرتا تو مجکو ہمیشہ کے پاس پاتا یعنی میری رحمت اور ثواب کو پاتا اے آدم کے بیٹے مینے تجسے کھانا مانگا تھا سو تو نے مجکو
نہ کھلایا بندہ کہیگا ای میرے رب مین کیونکر تجکو کھانا کھلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا مالک ہی خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہین
کہ فلانے میرے بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا سو تو نے اوسکو نہ کھلایا تجکو معلوم نہ تھا کہ اگر تو اوسکو کھانا کھلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس
پاتا اے آدم کے بیٹے تجسے مینے پانی مانگا تھا سو تو نے مجکو نہ پلایا بندہ کہیگا ای میرے رب مین تجکو کیونکر پانی پلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا ہی
خدا فرماویگا کہ میرے فلانے بندے نے تجسے پانی مانگا تھا سو تو نے نہ پلایا تھا اگر تو اوسکو پانی پلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا ف
اہل ایمان کی خدا کے نزدیک کیسی بڑی عزت ہی کہ اونکی احتیاج اور ضرورت کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حالانکہ وہ مقدس ذات
سب احتیاجون سے پاک ہی اس حدیث مین ادائے حقوق مسلمین اور احسان کی ترغیب ہی ۴ ابو ذرؓ ۲۱۷۸
یا عبادي کلکم ضال الا من هدیته فاستهدوني اهدكم یا عبادي کلکم جائع الا من اطعمته فاستطعموني اطعمكم
یا عبادي کلکم عار الا من کسوته فاستکسوني اکسكم یا عبادي انکم تخطئون باللیل والنهار
وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفروني اغفر لکم یا عبادي انکم لن تبلغوا ضري فتضروني ولن تبلغوا
نفعي فتنفعوني یا عبادي لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم کانوا على اتقى قلب رجل واحد منکم
ما زاد ذلك في ملكي شیئا یا عبادي لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم کانوا على افجر قلب رجل
واحد منکم ما نقص ذلك من ملكي شیئا یا عبادي لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم قاموا في
صعید واحد فسالوني فاعطیت کل انسان مسالته ما نقص ذلك مما عندي الا کما ینقص المخیط

اور مال اور گھر کی بھی اولٹ پلٹ سے اور عبداللہ بن سرجس نے بھی ایسی ہی روایت کی اور اتنی زیادہ روایت کی کہ الٰہی تیری پناہ
۲۱۸۴ توڑے سے جو فائدے کے بعد ہو اور مظلوم کی بددعا سے ف یہ دعا حضرت سفر کرتے وقت فرماتے ق ابن عمرؓ وَاِذَا رَجَعَ
قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ
فتح الباری ج ۱۰ ص ۱۰۰ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے اور جب حضرت سفر سے پلٹتے تو اوس اگلے
سفر کی دعا کو پڑھتے اور اوسی دعا میں اتنا اور بڑھاتے کہ ہم سفر سے پھر کے توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کے شکر گزار ہیں خدا نے اپنا
وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی یعنی حضرت کی مدد کی اور کفار کے گروہوں کو شکست دی یعنی بھگا دیا تنہا اوسی نے ف اسمیں اشارہ ہے
۲۱۸۵ جنگ خندق کے قصے کی طرف کہ عرب کے کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا پھر بے مطلب بھاگ گئے تھے ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ كَانَ هٰذَا اَكْثَرُ دُعَآئِهٖ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ الٰہی ہمکو دنیا میں بہتری اور بھلائی دے اور آخرت میں بہتری اور بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے اس دعا کو حضرت اکثر کیا کرتے تھے
ف دنیا کی بہتری صحت اور بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب مکروہات سے پناہ اور آخرت کی بہتری ثواب
اور ترقی درجات اور دیدار الٰہی علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ دنیا کی بہتری تندرستی عورت اور آخرت کی بہتری حور ہے اور دوزخ کے عذاب سے
۲۱۸۶ مراد کمبخت عورت ہے اس دعا میں دین اور دنیا کے سب مطلب داخل ہیں اسواسطے حضرت اس دعا کو اکثر اوقات پڑھا کرتے تھے ھ ابوھریرہؓ سے
اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی دے میرے جان کو اوسکی پرہیزگاری اور اوسکو گناہ اور بدخو سے پاک صاف کر ڈال تو ہی اوسکا بہتر پاک کرنے والا ہے
اور تو ہی اوسکا کارساز اور مددگار ہے ف جو چیز آخرت میں ضرر کرے اوس سے بچنے کا نام تقویٰ اور پرہیزگاری ہے باطن کی صفائی
۲۱۸۷ نے تقویٰ ممکن نہیں ہوا اسواسطے حضرت نے اول تقویٰ کی دعا کی پھر صفائی کی خ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ
یعنی الانصار بخاری میں زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار کے حق میں دعا کی کہ الٰہی انکے تابعداروں کو انھیں میں کر دے
ف انصار نے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی ہمسے مسلمان ہو جاویں تب حضرت نے یہ دعا کی تابعدار سے مراد جورو لڑکے
۲۱۸۸ اور لونڈی غلام یا آشنا دوست ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ بخاری
اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مدینے میں برکت کر اوسکی دونی جو تو نے مکے میں برکت کی ہے ف حضرت ابراہیمؑ نے
۲۱۸۹ مکے کے واسطے دعا کی اور حضرت نے مدینے کے واسطے برکت سے مراد کشایش رزق یا باطنی فیض ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی محمدؐ کے اہلبیت کی روزی بقدر زیست کر ف
دعا فی حق الفقراء و اہل البیت و شفاء بالقرآن و بیان حال النبی و اہل بیتہ و اصحابہ یعنی اتنی روزی دے جسمیں حیات کی رمق باقی رہے مال کی بہتایت نہو اسواسطے کہ کشایش رزق میں اکثر غفلت ہوتی ہے اور صبر کا مرتبہ
حاصل نہیں ہوتا چنانچہ حضرت کی حیات میں ایسا ہی حال رہا اور حضرت کے بعد حضرت کی بیبیاں اور حضرت کی اولاد بھی اختیاری فقر کو لیے رہے
شمائل ترمذی میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت کے انتقال تک حضرت کے اہلبیت کا جو کی روٹی سے دو روز برابر پیٹ نہیں بھرا اور اوسی
کتاب میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت اور حضرت کی بیبیاں دو دو تین تین رات سو رہتے تھے رات کا کھانا میسر نہوتا تھا اور اوسی
کتاب میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے زندگی بھر ایک دن میں دونوں وقت روٹی نہ کھائی اور نہ کبھی دونوں وقت گوشت کھایا خ

وقت مین لاکھون بلکہ کرورون مسلمان قتل ہوئے لیکن بالکل نیست اور نابود نہین ہوگئے ہان یہ البتہ ہی کہ اس امت مین آپس کا
اختلاف اور شر و فساد اور غارت گری اور قتل موقوف نہوگا چنانچہ تاریخ کی کتابون مین یہ حال ظاہر ہی

الباب الثانی عشر فی جوامع الادعیۃ

بارہوین باب مین حضرت کی دعائین ہین جو ہر ایک مطلب کی جامع ہین افضل یہی ہی کہ حضرت کی دعائین یاد کرکے عمل مین لاوے اسواسطے
کہ اول تو یہ کہ کوئی ایسا مطلب دینی یا دنیاوی نہین جسکی حضرت نے مجملاً یا مفصل دعا نہ کی ہو دوسرے یہ کہ جو دعا حضرتؐ کی زبان مبارک پر
گذری بلاشک بابرکت اور مقبول ہی تو ہوتے حضرت کی دعاؤن کے کیا ضرور کہ اور دعاؤن کو سیکھے ۲۱۸۰ ق عایشہ اَذْهِبِ الْبَأْسَ
رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا كان اِذَا اشْتَكَى اِنْسَانٌ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ
بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سختی کو لیجا ای آدمیون کے پالنے والے اور صحت دے تو ہی شافی
ہی صحت نہین بدون تیری صحت کے ایسی شفا دے جو بیماری کو نہ چھوڑے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا اوسکو اپنے داہنے ہاتھ
سے سہلاتے پھر یہ دعا اذہب سے سقما تک فرماتے نخ اَنَسٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ ۲۱۸۱ ق قالہ عند
اِسْلَامِ غُلَامٍ يَخْدُمُهٗ يَهُوْدِيٍّ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَكَانَ يَخْدِمُهٗ بخاری مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شکر خدا کو جسنے
اوسکو دوزخ سے بچایا یہ حضرتؐ نے یہودی لڑکے کے وقت مرگ مسلمان ہوتے فرمایا اور وہ لڑکا حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا ف ایک
یہودی لڑکا حضرت کا خادم تھا جب وہ بیمار ہوا تو حضرت اوسکے دیکھنے کو گئے اور اوسکے سرہانے بیٹھے اور فرمایا کہ مسلمان ہوجا اوسنے
اپنے باپ کی طرف دیکھا اوسکے باپ نے کہا کہ ابوالقاسم کا کہا مان پھر وہ مسلمان ہوگیا تب حضرتؐ نے اس طرح شکر کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر
سے خدمت لینا درست ہی اور کافر کی عیادت جائز ہی اور مرض الموت مین مسلمان ہونا مقبول ہی بشرطیکہ آخرت کا عذاب سامنے نہ آگیا ہو
نخ اَبُوْ اُمَامَةَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا
كان يقول اِذَا رُفِعَ مَائِدَتُهٗ بخاری مین ابوامامہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کو شکر ہی بہت سا ستھرا بابرکت شکر ایسا
شکر جو ایکبار کفایت کرے اور چھوڑ دیا جاوے اور اوسکی کچھ حاجت نہ رہے اے ہمارے رب تو ہی حمد کے لائق ہی یہ حضرت دعا کرتے تھے جب دسترخوان
اوٹھایا جاتا تھا یعنی کھانے کے بعد یہ دعا سنت ہی ۲۱۸۲ ق طعام نہ ۲۱۸۳ ق دعا کرنے کے ۴ ابن عمر اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا
هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ
الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ
وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ
وَالْاَهْلِ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَرْجِسَ اَيْضًا وَزَادَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ مسلم مین عبداللہ
بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا سب سے بڑا اور اسب سے بڑا پاک ذات ہی جسنے اس سواری کو ہمارا تابعدار کردیا اور ہم اسکو
قابو مین کرسکتے اور ہم ہر حال مین اپنے رب ہی کی طرف رجوع لانے والے ہین الٰہی ہم اپنے اس سفر مین نیکوکاری اور پرہیزگاری تجسے مانگتے ہین
اور وہ کام چاہتے ہین جسمین تو راضی ہوجاوے الٰہی ہمپر اس سفر کو آسان کردے اور اس سفر کی دوری اور درازی کو ہمسے لپیٹ دے الٰہی جلدی
سے سفر کٹ جاوے الٰہی تو سفر مین ہمارا ساتھی ہی اور گھر بار کا خلیفہ ہی یعنی نگہبان الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی سختی اور بدشکلی سے

۲۱۹۷ سنت سے التجا کی حضرت کی حال سنتے دعا کی تو وہ بلا رفع ہوئی م علی و عائشۃ اللھم اعوذ برضاک من سخطک
وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک مسلم من
علی رضی اللہ عنہ و حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کے
سبب تیرے غصے سے اور تیری معافی کے سبب تیری سزا سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے یعنی تیرے قہر سے میں تیری ثنا اور تعریف کو گھیر نہیں سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ذات کی
خود تعریف کی ف مصابیح میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے حضرت کو بستر پر نہ پایا سو میں تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھ

۲۱۹۸ حضرت کے تلوؤں پر پڑا اور حضرت سجدے میں دعا کرتے تھے م ابن عباس اللھم اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک لا الٰہ الا انت انت
تضلنی انت الحی الذی لا یموت والجن والانس یموتون مسلم عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی
میں پناہ مانگتا ہوں بواسطے تیری عزت کے کوئی معبود حق نہیں سوا تیرے اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھکو گمراہ اور ضائع کر ڈالے تو ویسا زندہ ہے

۲۱۹۹ جسکو کبھی موت نہیں اور جن اور آدمی مرجاوینگے ق انس اللھم اغثنا اللھم اغثنا اللھم اغثنا ق له فی
الاستسقاء بخاری اور مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہماری فریاد سن ہمپر مینہ کو برسا الٰہی ہمپر مینہ کو برسا الٰہی
ہمکو پانی دے حضرت نے پانی کی طلب میں دعا کی ف ایکبار حضرت کے وقت میں قحط پڑا حضرت منبر پر جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک کو بولا یا
اوسنے کہا یا رسول اللہ جانور مرگئے اور لڑکے بالے بھوکوں مرتے ہیں دعا کیجیے خدا پانی برساوے حضرت نے ہاتھ اوٹھا کر یہ دعا کی تین بار اور آسمان پر
کہیں بدلی کا نشان نہ تھا تو یکایک پہاڑ کے نیچے سے بادل اوٹھا اور سارے آسمان پر پھیل گیا اور سات دن لگاتار پانی برسا کہ آفتار نظر نہ پڑا
حضرت دوسرے جمعے کا خطبہ پڑھتے تھے کہ وہی گنوار پھر آیا اوسنے کہا یا رسول اللہ جانور پانی کی کثرت سے ہلاک ہوئے اور راہیں بند ہوگئیں دعا کیجیے
کہ خدا مینہ کو روکے تو حضرت نے ہاتھ اوٹھائے اور یوں دعا کی کہ الٰہی ہمارے آس پاس پانی برسے ہمپر اب نہ برسے الٰہی ٹیلوں پر اور پہاڑیوں پر اور نالوں
میں اور جنگل کے درختوں میں مینہ برسے تو مدینے کے اوپر سے بادل ٹل گیا ڈھال کی طرح مدینہ خالی ہوگیا آس پاس برسا کیا یہ معجزہ تھا حضرت کا

۲۲۰۰ م ام سلمۃ اللھم اغفر لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المھدیین واخلف فی عقبہ فی الغابرین
واغفر لنا وله یا رب العالمین وافسح له فی قبرہ ونور له فیه مسلم میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
الٰہی بخش دے ابی سلمہ کو اور اوسکا ہدایت والوں میں درجہ بلند کر اور اوسکے بعد باقی رہے لوگوں میں تو خلیفہ بن یعنی اونکا حافظ اور نگہبان
رہ اور بخش دے ہمکو اور اوسکو ای رب العالمین اور اوسکی قبر کو کشادہ کر اور اوسمیں روشنی کر دے ف ابو سلمہ حضرت ام سلمہ کے پہلے

۲۲۰۱ خاوند تھے جب وہ مرگئے تو غسل اور کفن سے پہلے حضرت نے انکے واسطے یہ دعا کی م عائشۃ اللھم اغفر لاھل بقیع الغرقد مسلم میں
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بقیع الغرقد والے مردوں کو بخش ف بقیع الغرقد مدینے کے قبرستان کا نام ہے

۲۲۰۲ اس دعا میں بشارت ہے مغفرت کی اونکو جو وہاں مرے اور وہاں گڑے ق ابو موسیٰ اللھم اغفر لعبید ابی عامر اللھم
اجعله یوم القیمة فوق کثیر من خلقک او من الناس قال ابو موسیٰ فقلت ولی یا رسول اللہ فقال
اللھم اغفر لعبداللہ بن قیس ذنبہ وادخله یوم القیمة مدخلا کریما بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے ابی عامر کو جسکا عبید نام ہے الٰہی قیامت کے دن اوسکو اپنی اکثر خلق سے یا یوں فرمایا کہ اکثر لوگوں سے اونچا کر ابو موسیٰ
نے کہا میں نے کہا اور میرے واسطے دعا کیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی عبداللہ بن قیس کا گناہ بخش اور قیامت کے دن اوسکو عزت والے مقام میں

۲۱۹۰ ابن عباس اللهم اجعل في قلبي نورا وفي سمعي نورا وفي بصري نورا وعن يميني نورا وعن شمالي نورا وامامي نورا وخلفي نورا وفوقي نورا وتحتي نورا واجعلني نورا۔ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی میرے دل مین روشنی کر اور میرے کان مین روشنی اور میری آنکھ مین روشنی اور میرے داہنے سے روشنی اور میرے بائین سے روشنی اور میرے آگے روشنی اور میرے پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور کر ڈال مجکو سراپا نور ف روشنی سے مراد حق بات ہی جیسے تاریکی سے باطل بات مراد ہوتی ہی تو مطلب یہ کہ میرے دل اور اعضا کو حق مین مصروف رکھ بلکہ سرتاسر مجکو حق سے گھیر لے تا باطل کسی طرف سے دخل نپاوے

۲۱۹۱ عائشة اللهم ارحم عبادا يعني عباد بن بشر قالته حين تهجد في بيت عائشة فرفع صوته فصلى في المسجد۔ بخاری مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الہی عباد پر رحم کر یعنی عباد بن بشر پر حضرت نے فرمایا جب حضرت نے حضرت عایشہ رضہ کے گھر مین تہجد پڑھا تو عباد بن بشر نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد مین نماز پڑھی ف اس حدیث مین ترغیب ہی تہجد کی معلوم ہوا کہ مسجد مین تہجد بلند آواز سے پڑھنا درست ہی

۲۱۹۲ ق البراء بن عازب اللهم اسلمت نفسي اليك ووجهت وجهي اليك وفوضت امري اليك وألجأت ظهري اليك رغبة ورهبة اليك لا ملجأ ولا منجا منك إلا إليك اللهم آمنت بكتابك الذي أنزلت وبنبيك الذي أرسلت۔ بخاری اور مسلم مین براء بن عازب رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الہی مینے اپنی جان تجکو سونپی اور مونہہ کو تیرے سامنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جمائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجھسے نہ کوئی بھاگنے کی جگہہ ہی نہ بچاؤ کا مکان ہی مگر تیرے ہی طرف الہی مین تیری کتاب کا ایمان لایا جو تو نے اتاری اور تیرے پیغمبر کا ایمان لایا جسکو تو نے بھیجا ف حضرت نے کسی شخص سے فرمایا کہ جب تو سویا کر تو یہ دعا پڑھا کر اسواسطے کہ اگر تو اسی رات مین مر گیا تو ایمان پر مرا اور اگر زندہ رہا تو اچھی بات ہوئی

۲۱۹۳ سعد بن أبي وقاص اللهم اشف سعدا اللهم اشف سعدا اللهم اشف سعدا۔ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے میرے واسطے دعا کی کہ الہی سعد کو شفا دے الہی سعد کو شفا دے الہی سعد کو شفا دے ف سعد نہایت بیمار تھے حضرت انکی عیادت کو تشریف لیگئے تب یہ دعا کی پھر وہ تندرست ہوئی

۲۱۹۴ ابو هريرة اللهم أصلح لي ديني الذي هو عصمة أمري وأصلح لي دنياي التي فيها معاشي وأصلح لي آخرتي التي فيها معادي واجعل الحياة زيادة لي في كل خير واجعل الموت راحة لي من كل شر۔ مسلم مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہی اور سنوار دے میری دنیا کو جسمین میری روزی اور زندگی ہی اور سنوار دے میری آخرت کو جسمین میری بازگشت ہی اور کر دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری مین زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب ف یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہی

۲۱۹۵ المقداد اللهم أطعم من أطعمني واسق من سقاني۔ مسلم مین مقداد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی کھلا اسکو جو مجکو کھلاوے اور پلا اوسکو جو مجکو پلاوے ف جب کسیکی دعوت کھاوے تو یہ دعا کرے

۲۱۹۶ ابن مسعود اللهم أعني عليهم بسبع كسبع يوسف۔ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی میرے اوپر مدد کر سات برس کا قحط ڈال کر یوسف کا سا قحط سات برس کا ف جب کفار قریش اور قوم مضر نے حضرت کی ایذا پر نہایت کمر باندھی تب حضرت نے یہ دعا کی یعنی جیسا حضرت یوسف کے وقت مین قحط پڑا تھا ویسا ان پر پڑے تا کہ اپنی شامت اور گمراہی سے خبردار ہون اور ایمان لاوین چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ اونھون نے ہڈی اور مردار کو کھایا آخر کو

محسنے زیادہ تر واقعہ ہو اور بخش دے میری بیہودگی اور سیر گناہ کی کوشش کو اور میری بھول چوک اور سیر قصد کو اور مذبح سب میری
سے ہو ف اگرچہ حضرت گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک اولی کے خیال سے ایسی دعائیں کرتے تھے سنا
قرب زیادہ تنا خوف زیادہ مثل مشہور ہے کہ نزدیکان را بیش بود حیرانی بندگی کے یہی معنی ہیں کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو اپنا کاہلپن
۲۲۰۷ اور اپنے قصور کا خیال ہوا ہو خواہ نہ ہو اقرار کیا کرے ص اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ
وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے میرے سب گناہ کو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا خواہ اگلا
۲۲۰۸ خواہ پچھلا خواہ کھلا خواہ چھپا ف مصابیح میں انس سے روایت ہے کہ حضرت اس دعا کو سجدے میں پڑھتے تھے ق عَائِشَۃُ
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی دعا یہ عند و فارتہ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجھپر اور ملا دے مجکو بلند رتبہ رفیقوں میں حضرت نے اپنی موت کے وقت دعا کی ف
۲۲۰۹ رفیق اعلیٰ سے مراد انبیا کی ارواح اور مقرب فرشتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ رفیق اعلیٰ سے مراد خدا ہی ق اُمُّ سُلَیْمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ
اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَبَارِکْ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَہٗ دعا یہ لِاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ بخاری اور مسلم میں ام سلیم بنت ملحان
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی بہتایت دے اوسکے مال اور اوسکی اولاد میں اور اوسکے لیے برکت کر جو تو نے اوسکو دیا یہ حضرت نے انس بن مالک
کے واسطے دعا کی ف انس بن مالک حضرت کے خادم تھے نو برس کے تھے کہ اونکی والدہ ام سلیم نے اونکو حضرت کی خدمت میں یا مصابیح
میں روایت ہے کہ ام سلیم نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اپنے خادم انس کے واسطے دعا کیجیے تب حضرت نے یہ دعا کی بعضی روایت میں ہے کہ حضرت
اپنے وضو کا برتن بھر رکھتے تھے ایکدن حضرت بھول گئے انس نے اوسکو بھر دیا جب حضرت نے اوسکو بھرا پایا تو پوچھا کہ کسنے یہ بھرا ہے معلوم ہوا کہ
انس نے تو حضرت نے اونکی عمر درازی اور مال اور اولاد کی کثرت کی دعا کی چنانچہ انس ایک سو تیس برس تک زندہ رہے اور ایک سو بیس اونکے لڑکے
۲۲۱۰ پیدا ہوئے اور بصرے میں اونکے کھجور کے باغ سال میں دو بار پھلتے تھے اور اونکی بھیڑ بکری کی اتنی کثرت تھی جسکا شمار نہیں ق عَائِشَۃُ
اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میں عالی رتبہ رفیقوں کی صحبت مانگتا ہوں
ف حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت حالت صحت میں فرماتے تھے کہ بغیر رضامندی اسی پیغمبر کو موت نہیں آتی جب حضرت کو مرض الموت
میں غش سے ہوش آیا تو حضرت نے آنکھ کھول کے یہ دعا کی اوسوقت میں نے جانا کہ حضرت نے ہمکو چھوڑا اور موت کو اختیار کیا یہ اخیر کلام حضرت کا تھا
۲۲۱۱ اسکے بعد حضرت نے کوئی کلام نہ کیا ص عَائِشَۃُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تجھی کو سچی سلامتی ہے تو ہر عیب اور ہر برائی سے سالم ہے اور تیرے ہی طرف سے خلق کو سلامتی
حاصل ہوتی ہے تو بڑی برکت والا ہے اے جلال اور بڑائی والے ث صحیح روایت اتنی ہی ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ بعد منک السلام کے والیک یرجع
السلام و ادخلنا دار السلام تبارکت ربنا و تعالیت یا ذا الجلال والاکرام زیادہ کرتے ہیں یہ اسکی حضرت سے صحیح روایت میں کہیں اصل نہیں ہے
۲۲۱۲ ص عَلِیٌّ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ
فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا
اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ
فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ کَانَ یَقُوْلُہٗ

۲۱۹۰ ابن عباس اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے دل مین روشنی کر اور میرے کان مین روشنی اور میری آنکھ مین روشنی اور میرے داہنے سے روشنی اور میرے بائین سے روشنی اور میرے آگے روشنی اور میرے پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور کر ڈال مجکو سراپا نور **ف** روشنی سے مراد حق بات ہی جیسے تاریکی سے باطل بات مراد ہوتی ہی تو مطلب یہ کہ میرے دل اور اعضا کو حق مین مصروف رکھ بلکہ شش جہت سے مجکو حق سے گھیر لے تا باطل کسی طرف سے دخل نہ پاوے

۲۱۹۱ عائشة اللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا يَعْنِي عَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ **ق** حِينَ تَهَجَّدَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَرَفَعَ صَوْتَهُ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ بخاری مین حضرت عایشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی عبّاد پر رحم کر یعنی عبّاد بن بشر پر یہ حضرت نے فرمایا جب کہ حضرت نے حضرت عایشہ رضی کے گھر مین تہجد پڑھا تو عباد بن بشر نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد مین نماز پڑھی **ف** اس حدیث مین ترغیب ہی تہجد کی معلوم ہوا کہ مسجد مین تہجد بلند آواز سے پڑھنا درست ہی

۲۱۹۲ **ق** الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ بخاری اور مسلم مین براء ابن عازب رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی مینے اپنی جان تجکو سونپی اور مونہہ کو تیرے سامنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جمائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجسے نہ کوئی بھاگنے کی جگہہ ہی نہ بچاؤ کا مکان ہی مگر تیرے ہی طرف الٰہی مین تیری کتاب کا ایمان لایا جو تو نے اوتاری اور تیرے پیغمبر کا ایمان لایا جسکو تو نے بھیجا **ف** حضرت نے کسی شخص سے فرمایا کہ جب تو سویا کر تو یہ دعا پڑھا کر اسواسطے کہ اگر تو اسی رات مین مر گیا تو ایمان پر مرا اور اگر زندہ رہا تو اچھی بات ہوئی

۲۱۹۳ **م** سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے میرے واسطے دعا کی کہ الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے **ف** سعد نہایت بیمار تھے حضرت انکی عیادت کو تشریف لیگئے تب یہ دعا کی پھر انکو صحت حاصل ہوئی

۲۱۹۴ **م** أَبُو هُرَيْرَةَ اللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہی اور سنوار دے میری دنیا کو جسمین میری روزی اور زندگی ہی اور سنوار دے میری آخرت کو جسمین میری بازگشت ہی اور کر دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری مین زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب **ف** یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہی

۲۱۹۵ **م** الْمِقْدَادُ اللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي مسلم مین مقداد رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی کھلا اوسکو جو مجکو کھلاوے اور پلا اوسکو جو مجکو پلاوے **ف** جب کسیکی دعوت کھاوے تو یہ دعا کرے

۲۱۹۶ **ق** ابْنُ مَسْعُودٍ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی میرے اوپر مدد کر سات برس کا قحط ڈال کر یوسف کا سا قحط سات برس کا **ف** جب کفار قریش اور قوم مضر نے حضرت کی ایذا پر نہایت کمر باندھی تب حضرت نے یہ دعا کی یعنی جیسا حضرت یوسف کے وقت مین قحط پڑا تھا ویسا ان پر پڑے تاکہ اپنی شامت اور گمراہی سے خبردار ہون اور ایمان لاوین چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ اونھون نے ہڈی اور مردار کو کھایا آخر کو

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ربیعہ کو اور مکے کے بے بس بے زور مسلمانوں کو الٰہی اپنا سخت عذاب ڈال مضر کی قوم پر اور ان پر سات برس کا قحط ڈال جیسے یوسفؑ کے وقت میں قحط پڑا تھا

ف مکے میں چند غریب مسلمان تھے جیسے ولید اور عیاش اور سلمہ اور عمار اور خباب وغیرہ کفار قریش انکو بہت ستاتے تھے سو حضرتؐ نے اونکی مخلصی کی دعا کی آخر خدا نے اونکو نجات دی اور مضر ایک عرب میں قوم تھی وے بڑے سخت لوگ تھے اسواسطے حضرتؐ نے اونپر بد دعا کی

۲۲۱۵ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعُمَرَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ اِلَيْكَ مَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی پورا کر جو تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے الٰہی کہاں وہ فتح جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے الٰہی اگر تو نے اس اہل اسلام کی جماعت کو مار ڈالا تو زمین میں تیری بندگی نہوگی ف جنگ بدر میں حضرتؐ نے دیکھا کہ باسامان ہزار آدمی کا کافروں کا لشکر ہے اور حضرت کا لشکر بے سامان تین سو تیرہ آدمی کا ہے تب اضطراب سے یہ دعا کی سو خدا نے قبول کی حضرت کی فتح ہوئی اور یہ جو فرمایا کہ اگر یہ اہل اسلام ہلاک ہوئے تو تیری عبادت پھر نہوگی یعنی میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہوگا جو لوگوں کو میرے بعد ہدایت کرے شرک چھڑاوے سو اگر میں اور میرے ساتھی مسلمان ہلاک ہوگئے تو پھر کون صورت ہے خالص عبادت ہونے کی حضرت کو زیادہ اضطراب یہی تھا کہ کہیں دین الٰہی مٹ جاوے اگر کوئی کہے کہ جب خدا نے اس فتح کا وعدہ کیا تھا تو اتنے اضطراب کا کیا مقام تھا اوسکا جواب ہے کہ حضرتؐ نے نیازمندی اور بے پرواہی کی شان سے ڈرے وہ مالک ہے جو چاہے سو کرڈالے اوسکا کون ہاتھ پکڑنے والا ہے بندگی اسی کا نام ہے کہ بندہ ڈرتا رہے کبھی نڈر نہووے

۲۲۱۶ اور دوسرا سبب یہ تھا کہ تا اصحاب کو تسکین ہو اپنی بیسامانی سے نہ ڈریں اسواسطے کہ اونکو یقین تھا کہ حضرت کی دعا بیشک مقبول ہے خ ابن عباسؓ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَاْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَهُ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَسٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَاْ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ قَالَهُ يَوْمَ اُحُدٍ بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تیرا قول قرار تجھکو یاد دلاتا ہوں یعنی کمال عاجزی سے تیرے عہد و پیمان کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں الٰہی اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری بندگی نہو یہ حضرتؐ نے جنگ بدر کے دن دعا کی اور انس کی روایت میں یوں ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اگر تو نے چاہا یعنی ہمکو ہلاک کرنا تو زمین میں پھر تیری عبادت نہوگی یہ دعا حضرتؐ نے جنگ احد کے دن فرمائی ف مصابیح میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جنگ بدر کے دن جسمیں یہ دعا حضرت کرتے تھے تو ابوبکر صدیقؓ نے حضرت کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یا حضرت اتنی دعا کفایت کرتی ہے آپنے پلے سرے کی التجا اپنے رب کی کی تو حضرت زرہ پہنے خیمے سے نکلے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اب کافروں کا لشکر بھاگا جاتا ہے اور پیٹھ پھیرتا ہے چنانچہ ویسا ہی ہوا بلا تفاوت

۲۲۱۷ عَائِشَةَ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَنْتُهُ اَوْ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ لَهُ زَكٰوةً وَّاَجْرًا مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میں تو بشر ہی ہوں سو جس مسلمان کو میں کوسوں یا لعنت کروں تو اوسی دعا کو اوسکے واسطے گناہوں کی طہارت اور ثواب کر دیجیو ف یعنی شاید اگر بشریت سے میں کبھی مسلمان کو بد دعا کروں تو اوسکے حق میں اثر نکرے بلکہ بد دعا عین دعا کے خیر ہو جاوے

۲۲۱۸ اس دعا سے کمال شفقت حضرت کی اپنی امت پر ثابت ہوئی م اَنَسٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ يَعْنِيْ الْاَنْصَارَ مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی بیشک انصار میرے نزدیک ان لوگوں میں سے ہیں جو بہت پیارے ہیں الٰہی وے میرے نزدیک ان لوگوں میں سے ہیں جو زیادہ تر محبوب ہیں الٰہی وے

داخل کر ف ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجکو ابو عامر کے ساتھ جنگ اوطاس مین بھیجا تو ابو عامر کے زانو مین تیر لگا اوسی
زخم سے وے مر گئے سینے یہ حال حضرت سے بیان کیا اور مینے کہا کہ یا حضرت ابو عامر نے مجھسے کہا تھا کہ حضرت میری مغفرت کی دعا کرین سو حضرت نے
یہ دعا کی پھر ابو موسیٰ نے اپنے واسطے دعا کروائی ابو موسیٰ ہی کا نام عبد اللہ بن قیس ہے ق زید بن ارقم اللھم اغفر للانصار ۲۲۰۱۳
ولابناء الانصار ولابناء ابناء الانصار بخاری اور مسلم مین زید بن ارقم رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر
انصار کی اور انصار کے بیٹون کی اور انصار کے پوتون کی ق ابو ھریرۃ اللھم اغفر للمحلقین قالوا یا رسول اللہ ۲۲۰۶۴
والمقصرین قال اللھم اغفر للمحلقین قالوا یا رسول اللہ والمقصرین قال اللھم اغفر للمحلقین قالوا
یا رسول اللہ والمقصرین قال والمقصرین بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون
کی صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اور بال کترانے والون کے واسطے بھی مغفرت مانگیے حضرت نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی صحابہ نے کہا یا رسول اللہ
اور کترانے والون کے لیے بھی دعا کیجیے حضرت نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر منڈانے والون کی صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کترانے والون کے بھی واسطے دعا کیجیے حضرت نے
فرمایا الٰہی کترانے والون کی بھی مغفرت کر ف حجۃ الوداع مین حضرت کے ساتھ قربانی تھی اور اکثر اصحاب کے ساتھ قربانی نہ تھی جب حضرت
مکے مین پہنچے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسنے قربانی ساتھ نہ لی ہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے اور اپنا سر منڈائے جب حج کا وقت آوے تو پھر احرام باندھے
حج کرے اور حضرت نے خود اپنا سر بدون قربانی کیے ہوئے نہ منڈایا تو جنکے ساتھ قربانی نہ تھی انمین سے بعضون نے تو بموجب حکم کے اپنے سر منڈائے
اور بعضون نے اپنے سر کے تھوڑے تھوڑے بال کترائے سر نہ منڈائے وے یہ سمجھے کہ بدون حج کیے ہوئے کیا سر منڈوانا حضرت کو یہ بات پسند آئی کہ انھون نے
حکم بجا لانے مین کیون تامل کیا سو واسطے تین بار منڈانے والون ہی کے واسطے دعا کی اور کترانے والون کے واسطے نکی آخر مین تیسری بار رحمت نے جوش کیا
کترانے والون کو بھی مغفرت کی دعا مین شامل کر لیا معلوم ہوا کہ حج مین سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہے م عوف بن مالک لا یسجی ۲۲۰۵
اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج
والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا
خیرا من اھلہ وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر او من عذاب النار
قالہ حین صلی علی جنازۃ مسلم مین عوف بن مالک رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اوسکو بخش اور اوسپر رحم کر
اور اوسکو عافیت اور آرام دے اور اوسکا گناہ معاف کر اور اوسکی عزت سے مہمانی کر اور اوسکے پیٹھنے کے مقام کو کشادہ کر یعنی قبر کر اور اوسکو
دھو پانی سے اور برف سے اور اولے سے یعنی اوسکو پاک کر طرح طرح کے کرم سے اور اوسکو صاف کر ڈال گناہون سے جیسے تو سفید کپڑے کو
میل سے چھانٹتا ہی اور بدل دے اوسکو گھر اوسکے گھر سے بہتر اور علاقے دار لوگ اوسکے علاقے دار لوگون سے بہتر اور جورو بدل دے اوسکی جورو سے بہتر
اور ڈال دے اوسکو بہشت مین اور بچا دے اوسکو قبر کے عذاب سے یا یون فرمایا کہ دوزخ کے عذاب سے یہ حضرت نے دعا کی جب جنازے کی نماز پڑھی
ف اس حدیث کے راوی نے کہا کہ جب حضرت نے اوس میت کے واسطے اس تفصیل سے دعا کی تو مجکو تمنا ہوئی کہ کاش مین بجائے
اس میت کے ہوتا ق ابو موسیٰ اللھم اغفر لی خطیئتی وجھلی واسرافی فی امری وما انت اعلم بہ منی ۲۲۰۸۱
اللھم اغفر لی ھزلی وجدی وخطیئتی وعمدی وکل ذلک عندی بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا الٰہی بخش دے میری خطا اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھسے اپنے حال مین ہوئی ہو اور بخش دے اوس چیز کو جسکو تو

و دعای جنازہ کے بیان مین

حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون بزدلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہون بڑی اور نکمی زندگی سے اور پناہ مانگتا ہون دجال کے فتنے فساد سے اور پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے ف نکمی عمر یعنی پیری سے اسواسطے پناہ مانگی کہ اوسوقت آدمی کے ہاتھ پانون کہنے مین ہوتے نہین عقل ٹھکانے رہتی ہی تو گویا آدمی دیوار بن جاتا ہی ق اَنَسٌ اَللّٰھُمَّ ۲۲۲۵ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ کَانَ یَقُوْلُہٗ اِذَا دَخَلَ اَلْخَ رَوَاہُ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون ہر بھوت اور بھوتنیون کے شر سے یہ دعا حضرت پاخانے مین داخل ہوتے فرماتے ف پاخانے مین خدا کا نام مذکور نہین ہوتا اسواسطے شیطان وہان رہتے ہین اس سبب سے حضرت نے یہ دعا کی ق اَبُوْ سَعِیْدٍ وَاَنَسٌ اَللّٰھُمَّ ۲۲۲۶ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید اور انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون تشویش اور غم سے اور جان کی ماندگی اور بدن کی کاہلی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور قرض کے بوجھ اور مردون کے غلبے سے ف مردون کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلون سے سابقہ پڑے یا کہ شہوت پرستی مردون پر غالب ہو ھ ابن عمر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَۃِ نِقْمَتِکَ ۲۲۲۷ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ مسلم مین عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون تیری نعمت کے زوال سے اور تیری دی عافیت اور آرام کے پلٹنے سے اور ناگہانی تیرے عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کاموں سے ھ عائشۃ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ ۲۲۲۸ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے فتنے فساد سے اور تیری پناہ مانگتا ہون زندگی اور موت کے فتنے سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہ اور ڈانڈ سے ف زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اور اولاد کا نقصان یا کثرت مال کی جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ اس وقت کی شدت اور دہشت یا معاذ اللہ خاتمہ بد ہونا ھ عائشۃ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ صحیح مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا یا اللہ مین پناہ لیتا ہون تیرے ساتھ بدی سے اوسکی جو مینے کیا اور بدی سے اوسکی جو مینے نہین کیا ھ انس اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ۲۲۲۹ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون اوس علم سے جو فائدہ نہ کرے اور اوس دل سے جو تیرے حضور مین نہ جھکے اور اوس دعا سے جو نہ سنی جاوے یعنی قبول نہو اور اوس جی سے جسکو آسودگی نہو یعنی لالچی ہو قلیل پر قناعت نہ کرے ف علم غیر نافع یعنی علم بیعمل اور جسکی شرع مین اجازت نہو جیسے سحر اور نجوم اور رمل اور جفر اور جو آخرت مین کام نہ آوے بلکہ ضرر کرے جیسے یونانی حکمت کا علم اور علم نافعہ وہی جو دنیا مین یا آخرت مین یا دونون مین فائدہ کرے صرف دنیا کا فائدہ علم طب اور علم حساب مین اور صرف آخرت کا فائدہ علم معرفت اور علم سلوک اور علم اخلاق مین اور دنیا اور آخرت دونون کا فائدہ شریعت کے علوم مین اور جو علم کہ نفع کرے نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علم حساب اور علم لغت مین زیادہ دخل پیدا کرنا ھ عائشۃ اَنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْغِنٰی ۲۲۳۰ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مالداری کے فتنے کی برائی سے اور محتاجی کے فتنے کی برائی سے اور تیری پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے فتنے کی برائی سے ف مالداری کا فتنہ غفلت اور غرور

بعد قوله وجهت وجهي وإذا ركع قال اللهم لك ركعت وبك آمنت ولك أسلمت خشع لك سمعي
وبصري ومخي وعظمي وعصبي فإذا رفع رأسه قال ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الأرض
وما بينهما وملء ما شئت من شيء بعد فإذا سجد قال اللهم لك سجدت وبك آمنت ولك
أسلمت سجد وجهي للذي خلقه وصوره وشق سمعه وبصره فتبارك الله أحسن الخالقين ثم
يكون من آخر ما يقول بين التشهد والتسليم اللهم اغفر لي ما قدمت وما أخرت وما أسررت
وما أعلنت وما أسرفت وما أنت أعلم به مني أنت المقدم وأنت المؤخر لا إله إلا أنت مسلم بن
علی مرتضیٰ رحمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو بادشاہ ہے کوئی بندگی کے لائق نہیں سوائے تیرے تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے زیادتی کی
اپنی جان پر اور اپنے گناہ کا اقرار کیا سو میرے سب گناہوں کو بخش دے نہیں بخشتا گناہوں کو سوائے تیرے اور ہدایت کر مجھکو بہتر خلقوں میں نہیں ہدایت کرتا
بہتر خلقوں کو سوائے تیرے اور ہٹا دے مجھسے بری خوؤں کو نہیں ہٹاتا بری خوؤں کو سوائے تیرے بار بار تیری خدمت میں حاضر ہوں اور نیکی بالکل
تیرے ہاتھوں میں ہے اور بدی تیری طرف نہیں میں تجھسے قائم ہوں اور تیری ہی طرف پھر آنے والا ہوں تو بڑی برکت والا ہے اور سب سے اونچا تجھسے
مغفرت مانگتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں اس دعا کو حضرت بعد وجهت وجهي کے پڑھتے تھے یعنی اللهم سے التوب الیک تک اور جب حضرت
رکوع کرتے تھے تو اس دعا کو پڑھتے تھے اللهم سے عصبی تک یعنی الٰہی تیرے ہی واسطے میں نے رکوع کیا یعنی جھکا اور تیرا میں ایمان لایا اور تیرا ہی میں
تابعدار ہو گیا جھک پڑے تیرے لیے میرے کان اور آنکھ اور میرا گودا اور میری ہڈی اور میرا پٹھا پھر جب حضرت رکوع سے سر اوٹھاتے تھے تو اس دعا کو
ربنا سے من شيء بعد تک پڑھتے تھے یعنی اے ہمارے رب تیرے ہی واسطے حمد اور شکر ہے آسمانوں کے برابر اور زمین اور جو آسمان زمین کے اندر ہے اور اسکے
برابر اور اسکے بعد جو چیز تیری خواہش ہو اور اسکے برابر پھر جب حضرت سجدہ کرتے تھے تو اس دعا کو اللهم سے احسن الخالقين تک پڑھتے تھے
یعنی الٰہی میں نے تیرا سجدہ کیا اور تیرا میں ایمان لایا اور تیرا میں تابعدار ہو گیا سجدہ کیا میرے چہرے نے اوسکو جسنے اوسکو پیدا کیا اور اوسکی
صورت بنائی اور اوسکے کان اور آنکھ چیری بخدا بڑی برکت والا ہے سب بنانے والوں سے بہتر پھر نماز میں اخیر دعا یہ ہوتی تھی کہ حضرت التحیات
اور سلام پھیرنے کے درمیان اللهم سے انت تک فرماتے تھے یعنی الٰہی بخش دے میرے لیے جو میں نے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جو میں نے چھپایا اور
جو میں نے کھولا اور جو میں نے زیادتی کی اور اوسکو بخش جسکو تو مجھسے زیادہ تر دانا ہے تو آگے کرتا ہے جسکو چاہے اور پیچھے ڈالتا ہے جسکو چاہتا ہے
تیرے سوائے کوئی بندگی کے لائق نہیں **ف** یہ جو فرمایا کہ بدی تیری طرف نہیں یعنی بدکام سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی یا یہ مطلب کہ
ہر چند نیکی اور بدی کا خالق خدا ہی ہے لیکن بندگی کا ادب یہ ہے کہ بدی کو اوسکی طرف نسبت نہ کیا جائے جیسے دعا میں یا خالق الشر یا خالق الکلب
والخنزیر نہیں آتا اور حال انکہ ان سب کا خالق وہی ہے حنفی مذہب میں یہ دعائیں نفل نماز میں کرے نہ فرض میں **ص** ابن عمر اللهم أنت ۲۲۱۳
خلقت نفسي وأنت توفاها لك مماتها ومحياها إن أحييتها فاحفظها وإن أمتها فاغفر لها اللهم
إني أسألك العافية أمر به رجلا أن يقول له إذا أخذ مضجعه مسلم بن عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تو
میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی اوسکو مارے گا تیرے ہی واسطے اوسکی زندگی اور موت ہے اگر تو نے اوسکو زندہ رکھا تو اوسکو اپنی امان میں رکھ
اور اگر اوسکو مارا تو اوسکو بخش دے الٰہی میں تجھسے عافیت اور صحت مانگتا ہوں یہ دعا حضرت نے ایک مرد کو بتلائی کہ جب لیٹا کرے تو اسکو
پڑھا کرے **ق** ابو هريرة اللهم أنج الوليد بن الوليد وسلمة بن هشام وعياش بن أبي ربيعة ۲۲۱۴

فائدہ
نماز

۲۲۲۴ ق ابو ہریرۃ اللھم اھد دوسا وائت بھم بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی دوس
کی قوم کو ہدایت کر اور انکو میرے پاس لے آ ف دوس ایک قوم تھی یمن مین ابو ہریرہ اوسی قوم سے تھے حضرت نے ابو ہریرہ کی نظر سے
۲۲۳۵ یہ دعا کی خدا نے قبول کی چنانچہ وہ قوم مسلمان ہوکر حضرت کی خدمت مین آئی م عن علی اللھم اھدنی وسددنی وفی روایۃ
اللھم انی اسئلک الھدی والسداد واذکر بالھدی ھدایتک الطریق وبالسداد سداد السھم
علمکم ایاہ مسلم مین علی مرتضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی مجکو ہدایت کر اور سیدھا کر اور ایک روایت یون ہے کہ الٰہی مین تجسے
ہدایت اور راستی مانگتا ہون اور اس دعا کے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی دھیان کیا کر یعنی جیسے کہ مین جانا منظور ہو
ہو تو سیدھے اوسی طرف چلتے ہین داہنے بائین نہین جھکتے اسی طرح خدا سے ہدایت مانگتے راہ راست کا دھیان چاہئے کہ منزل مقصود کو پہونچا دے
شرع پر چلا جاوے ضلالت اور بدعت کی طرف میل نکرے اور راستی مانگنے کے وقت تیر کی راستی کو دھیان کرے یعنی جیسے تیر سیدھا نشانہ پر
پہونچتا ہے داہنے بائین نہین جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل مین راستی کا خیال چاہئے کہ باطل دخل نپاوے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی
۲۲۳۶ غفلت دور ہو حضور دل حاصل ہوجاوے م سعد بن ابی وقاص اللھم بارک لاھل المدینۃ فی مدھم وصاعھم
بسوء اراد بھا اذابہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا الٰہی برکت دے مدینے کے لوگون کو
اونکے مد مین جو مدینے سے برائی کا ارادہ کرے خدا اوسکو گلا ڈالے جیسے نمک پانی مین گلتا ہے ف مد پیمانہ ہے صاع کی چوتھائی تخمینا بقدر
۲۲۳۷ تین پاؤ م ابو ہریرۃ اللھم بارک لنا فی ثمرنا وبارک لنا فی مدینتنا وبارک لنا فی صاعنا وبارک لنا
فی مدنا اللھم ان ابراھیم علیہ السلام عبدک وخلیلک ونبیک واني عبدک ونبیک وانہ دعاک
لمکۃ واني ادعوک للمدینۃ بمثل ما دعاک لمکۃ ومثلہ معہ کان یقولہ اذا اخذ اول الثمر
ثم یدعو اصغر ولید لہ فیعطیہ ذلک الثمر مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو برکت دے ہمارے
پھل مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مدینے مین اور برکت دے ہمکو ہمارے صاع مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مد مین الٰہی مقرر ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ
اور تیرا دوست اور تیرا پیغمبر ہے اور مقرر مین تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہون اور البتہ اوسنے تجسے مکے کے واسطے دعا کی تھی اور مین تجسے مدینے کے واسطے
دعا کرتا ہون مثل اوسکے جو ابراہیم نے مکے کے واسطے دعا کی اور اوسکے برابر ساتھ اوسکے اور بھی یعنی مکے کی دونی برکت مدینے مین چاہتا ہون
حضرت یہ دعا کرتے تھے جب پہلا پھل پاتے تھے اور اپنے اہل بیت کے چھوٹے لڑکے کو بلاتے پھر اوسکو وہ پھل دیتے ف صاع اور مد کی برکت سے
مراد اناج کی برکت ہے حضرت ابراہیم نے مکے کے پھلون کی برکت کی دعا کی تھی اسواسطے کہ وہان اناج نہین ہوتا تھا اور حضرت نے مدینے کے پھل
اور اناج دونون کی دعا کی اسواسطے کہ وہان دونون چیزین ہوتی ہین سنت یہ ہے کہ نیا پھل چھوٹے لڑکے کو دیوے اسواسطے کہ نئی چیز نئے شخص کو دینا
۲۲۳۸ مناسب ہے م ابن عمر اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا بخاری مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضر نے
فرمایا کہ الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے شام مین الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے یمن مین ف پوری روایت یون ہے کہ لوگون نے کہا کہ ہمارے نجد کے واسطے
برکت کی دعا کیجیے حضرت نے دو بار جواب نہ دیا تیسری بار فرمایا کہ وہین تو زلزلے اور فسادہین اور وہین سے شیطان کا سینگ یعنی گروہ نکلتا ہے
شام کا مالک مکے مدینے کے اتر کی طرف ہے اور یمن دکھن کی طرف اور نجد کا مالک پورب کی طرف ہے شام کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا
۲۲۳۹ کہ وہ پیغمبرون کی زمین ہے اور یمن کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ مکہ تہامہ کی زمین ہے اور تہامہ یمن سے متعلق ہے م عبداللہ بن بسر

میرے نزدیک لوگون آدمیون مین سے ہین جو نہایت پیارے ہین حضرتؐ نے انصار کے حق مین تین بار فرمایا ۲۲۱۹
الیک مما صنع خالد ف قالہ مرتین منصرف خالد بن الولید من بنی جذیمۃ بخاری مین عبداللہ بن
عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرے روبرو بیزاری ظاہر کیے دیتا ہون خالد کے کرتب سے یہ حضرتؐ نے دو بار فرمایا جس وقت خالد
بن ولید قوم بنی جذیمہ سے پلٹے ف عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے خالد کو بنی خزیمہ کی قوم پر بھیجا انکے مسلمان کہنے کو سو خالد نے
اونکو اسلام کی دعوت کی تو وے بخوبی یہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے اونھون نے یون کہا کہ ہم بے دین ہوئے ہم بے دین ہوئے یعنی مسلمان
ہوئے سو اسواسطے کہ کافر مسلمانون کو بے دین کہتے تھے سو خالد نے اونکا قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کو ایک قیدی دیا
تاکہ قتل کرے تو مینے کہا واللہ کہ مین اپنے قیدی کو نہ قتل کرونگا اور نہ کوئی میرا ساتھی قتل کرے پھر جب ہم پلٹے تو یہ حال حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے
یہ حدیث شریف یعنی خالد سے قصور ہوا کہ یہ مطلب بوجھے اونکو مارا الٰہی مین اسمین شریک نہین معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہی اگر خلاف مقصود غلطی سے
یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جاوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہین شعر مادرون ابنگریم وحال را ۔ ۔ ۔ نی برون ابنگریم وقال را اور خالد کی طرف سے
یہ عذر ممکن ہی کہ اونکو حکم تھا کہ اگر وے اسلام نہ لاوین تو قتل کرو سو اونھون نے اسلام کو صاف نہین ظاہر کیا اور یہ جو کہا کہ ہم نے دین بدلا اسمین
یہ مطلب بھی ممکن ہی کہ ہمنے اپنا دین چھوڑا ہم یہودی یا نصرانی ہوئے شاید عار کے سبب سے اسلام کی لفظ نہ کہی ہو بلکہ یون کہا کہ ہم نے دین بدلا
واللہ اعلم ف ابوہریرہؓ ۲۲۲۰
اللھم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ یعنی الحسن بن علی رضی اللہ عنہما
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین اوسکو چاہتا ہون یعنی حسن بن علی کو سو تو بھی اوسکو چاہ اور اوسکو چاہ
جو اوسکو چاہے ف حضرتؐ نے ایکبار امام حسنؓ کو اپنی گود مین لیکر اونکو چوما پھر یہ دعا کی ۲۲۲۱
اللھم انی احبھما فاحبھما ویروی اللھم انی اوحبھما فاوحبھما یعنی الحسن والحسین رضی اللہ عنہما
بخاری مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین حسن و حسین کو چاہتا ہون سو تو بھی اونکو چاہ اور دوسری روایت مین ہی کہ
الٰہی مین بیشک ان دونون پر رحم کرتا ہون سو تو بھی ان پر رحم کر ف ان دونون حدیثون مین حسنینؓ کی بڑی عمدہ فضیلت ہی کہ حضرتؐ نے
اونکی محبت اور اونکے محب کی محبت کی خدا سے دعا کی خدا کی محبت سے مراد ترحم اور کمال رحمت ہی ۲۲۲۲
م عائشۃؓ اللھم انی اسئلک
خیرھا وخیر ما فیھا وخیر ما ارسلت بہ واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا وشر ما ارسلت
بہ کان یقولہ اذا عصفت الریح مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین تجھسے اسکی بھلائی اور اوسکے
اندر کی بھلائی اور جس واسطے یہ آندھی بھیجی گئی اوسکی بھلائی مانگتا ہون اور اوسکی برائی اور اوسکے اندر کی برائی اور جس واسطے یہ بھیجی گئی
ہی اوسکی برائی سے پناہ مانگتا ہون یہ دعا حضرتؐ کرتے تھے جب سخت ہوا چلتی تھی
م ابن مسعودؓ اللھم انی اسئلک ۲۲۲۳
الھدی والتقی والعفاف والغنی مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین تجھسے ہدایت اور پرہیزگاری
اور حرام سے پاکدامنی اور دل کی بے پرواہی مانگتا ہون ف عفاف اور تقشف یہ کہ شہوت شرع اور عقل کے تابع ہو جاوے یعنی بے شرع
کی اجازت کسی چیز کی خواہش غلبہ نکرے اوس سے بہت بہتر اخلاق پیدا ہوتے ہین جیسے سخاوت اور حیا
ح سعد بن ابی وقاصؓ ۲۲۲۴
اللھم انی اعوذ بک من البخل واعوذ بک من الجبن واعوذ بک من ان ارد الی ارذل العمر
واعوذ بک من فتنۃ الدجال واعوذ بک من عذاب القبر بخاری مین سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہی کہ

انت اخذ بناصیتہ اللھم انت الاول فلیس قبلک شیء وانت الاٰخر فلیس بعدک شیء وانت الظاہر فلیس
فوقک شیء وانت الباطن فلیس دونک شیء اقض عنا الدین واغنِنا من الفقر مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ای آسمانون کے رب اور ای زمین کے رب ای بڑے عرش کے رب ہمارے رب اور ہر چیز کا رب اگانے والا دانے اور گٹھلی کا چیرنے اور
اوتارنے والا توریت اور انجیل اور قرآن کا میں تیری پناہ مانگتا ہون ہر ایک چیز کی برائی سے ہر ایک چیز کی چوٹی کا تو پکڑنے والا ہی یعنی ہر چیز
تیرے قابو میں ہی الٰہی تو ہی پہلا ہی تو کوئی چیز تجھسے پہلے نہین اور تو ہی پچھلا ہی تو کوئی چیز تیرے بعد نہین اور تو ہی کھلا ہی تو کوئی چیز تجھسے اوپر کھلی
کھلی نہین اور تو ہی چھپا ہی تو کوئی چیز تجھسے ورے پوشیدہ تر نہین ادا کر ہم سے قرض کو اور بیچا دے ہمکو محتاجی سے ف دانہ اور گٹھلی چیرنے کے
وقت اوپر اور نیچے سے پھٹ جاتی ہی اوپر کی طرف سے درخت بلند ہوتا ہی اور نیچے سے جڑ تلے کو گھستے ہی یہ جو فرمایا کہ اول اور آخر خدا ہی یعنی نہ اوسکی
ابتدا ہی نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتدا بھی ہی اور انتہا بھی اول عدم تھا اور آخر فنا ہی خدا ظاہر ہی اپنی قدرت کی نشانیون سے کہ تمام عالم اوسکا ۳۴۴۷
قائل ہی عالم ہو یا جاہل اور باطن ہی اپنی ذات کی حقیقت سے کہ تمام جہان اوسمین پریشان ہی جیسے نادان اوسمین حیران ہی اوس سے زیادہ تر دانا
سرگردان ہی ۞ عائشہؓ اللھم رب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب
والشہادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اہدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک
تہدی من تشاء الی صراط مستقیم مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ای جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے
رب ای آسمانون اور زمین کے بنانے والے ای چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندون مین جھگڑا فیصل کریگا جسمین وے پھوٹ پھٹکا ڈال رہے ۳۴۴۶
ہین اپنے حکم سے مجکو حق مین کی ہدایت کر جسمین اختلاف پڑا ہی مقرر تو ہی ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی سیدھی راہ کی طرف ق ابن عباسؓ
اللھم ربنا لک الحمد انت قیم السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت نور السموات والارض ۳۴۴۷
ومن فیہن ولک الحمد انت ملک السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت الحق ووعدک الحق
ولقاءک حق وقولک حق والجنۃ حق والنار حق والنبیون حق ومحمد حق والساعۃ حق
اللھم لک اسلمت وبک امنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت
فاغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت ویرون بعد ذلک وما انت اعلم بہ منی
انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت او لا الہ غیرک کان یقولہ اذا قام من اللیل
یتہجد بخاری اور مسلم ابن عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ای ہمارے رب تجھی کو حمد ہی تو ہی آسمانون اور زمین کا تھامنے والا
ہی اور جو انکے درمیان ہی اور تجھی کو شکر ہی تو ہی آسمانون اور زمین اور انکے درمیان والون کی رونق ہی اور تیرے ہی واسطے شکر ہی تو ہی آسمانون
اور زمین اور انکے درمیان والون کا بادشاہ ہی اور تیرے ہی واسطے شکر ہی تو سچ مچ ہی اور تیرا وعدہ سچ مچ ہی اور تیرا ملنا سچ ہی اور تیرا قول حق ہی
اور بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی اور پیغمبر حق ہین اور محمدؐ حق ہی اور قیامت حق ہی یعنی یہ سب چیزین سچ مچ ہین انمین کچھ شک نہین
الٰہی مین تیرا تابعدار ہوا اور تیرا مین ایمان لایا اور تجھپر بھروسا کیا اور تیری طرف مینے رجوع کی اور تیری مدد سے مین جھگڑتا ہون اور
تیرے ہی طرف مین جھگڑا رجوع کرتا ہون کہ تو فیصل کرے سو بخش دے مجکو جو کہ مینے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جسکو مینے چھپایا اور ظاہر کیا
اور بعد اسکے روایت ہی کہ یہ فرماتے تھے اور اوس گناہ کو بخش جسکو تو مجھسے زیادہ تر واقف ہی تو ہی آگے کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اور تو ہی

اور بخل اور محتاجی کا فتنہ مالداروں پر حسد کرنا اور انکے مال میں طمع کرنا اور اپنے مقسوم پر نہ راضی ہونا اور مال کی طلب میں حرام کاموں کو اختیار کرنا ۲۲۳۱ ق ابوبکر اللّٰھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم بخاری اور مسلم میں ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی میں نے اپنی جان پر ستم کیا بہت ستم اور گناہوں کو نہیں بخشتا ہوا تیرے سوا بخشنے والا تو مجھکو اپنے پاس کی مغفرت سے اور مجھپر رحم کر البتہ تو ہی بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے ف صدیق اکبرؓ سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ یا حضرت مجھکو کوئی دعا بتلائیے جسکو میں اپنی نماز میں پڑھا کروں تب حضرتؐ نے مجھکو یہ دعا بتلائی التحیات اور درود کے بعد اسکو پڑھنا چاہیے ۲۲۳۲ م ابن عاص بن عازب اللّٰھم انی اعوذ بک من احیا امرک اذا اماتوہ قولہ حین مر علیہ بھودی محمم مجلود ثم امر بہ فرجم مسلم میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آلٰہی میں پہلا شخص ہوں جسنے تیرے حکم کو جلایا جب کہ وے اوسکو مار چکے تھے یعنی جس وقت میں کہ یہودیوں نے سنگساری کا حکم موقوف کر دیا تھا سو اول مجھی سے اوسکی رواج ہوئی یہ حضرتؐ نے اوسوقت فرمایا جب حضرتؐ کے سامنے کوڑوں سے مارا ہوا روسیاہ یہودی نکالا حضرتؐ نے اوسکو حکم کیا تو سنگسار ہوا ف حضرتؐ کے سامنے کالا موںہہ یہودی جسپر کوڑوں کی مار پڑی تھی نکالا حضرتؐ نے یہودیوں سے پوچھا کہ تمھاری کتاب میں حرام کاری کی یہی حد اور یہی سزا ہے یہودیوں نے کہا ہاں یہی حکم ہے حضرتؐ نے اونکے ایک عالم کو بلایا جسکا ابن صوریا نام تھا اور اوس سے فرمایا کہ میں تجکو اوس خدا کی قسم دلاتا ہوں جسنے موسیٰ پر توریت اوتاری کیا تمھاری کتاب میں زانی کی یہی سزا ہے کہ کوڑے مارے اور کالا موںہہ کر دیجیے اوسنے کہا نہیں نہیں اگر تو مجھکو ایسی بڑی قسم نہ دلاتا تو میں ہرگز حقیقت حال نہ بتلاتا حرام کاری کی سزا توریت میں سنگساری ہے لیکن جب زنا کی ہمارے اشراف لوگوں میں کثرت ہوئی تو اول ہمارا یہ معمول تھا کہ ہم رئیس اور شریف کو اگر حرام کاری میں پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور اگر غریب اور کمینے کو پکڑتے تو اوسکو سنگسار کرتے پھر ہمنے آپس میں صلاح کی کہ آؤ ایک چیز مقرر کر لیویں کہ شریف اور کمینے پر برابر کیا کریں تو یہی صلاح ٹھہری کہ سنگساری کے عوض کوڑوں کی مار اور سوںہہ کالا کر دینا ہوا کرے پھر یہودیوں نے حضرتؐ سے تخفیف چاہی یعنی سنگساری نہو حضرتؐ نے اونکی بات پر کچھ دھیان نکیا اور اوسکو سنگسار کروایا پھر یہ حدیث فرمائی اور دوسری روایت یوں ہے کہ جب یہودیوں نے سنگساری کے حکم کی انکار کی تو عبداللہ بن سلام نے حضرتؐ سے کہا کہ توریت میں سنگساری کا حکم ہے پھر توریت منگوائی تو یہودیوں نے سنگساری کی آیت پر ہاتھ رکھدیا عبداللہ بن سلامؓ نے اونکا ہاتھ اوٹھا کر اوس آیت کو پڑھدیا پھر حضرتؐ نے اوسکو سنگسار کروایا م ابوھریرۃ اللّٰھم اھد ام ابی ھریرۃ اللّٰھم حبب ۲۲۳۳ عبیدک ھذا وامہ الی عبادک المؤمنین وحبب الیھما المؤمنین مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آلٰہی ہدایت کر ابوہریرہ کی ماں کو آلٰہی اپنے اس بندے کو اور اوسکی ماں کو پیارا کر دے اپنے ایماندار بندوں کی نزدیک اور ایماندارون کو ان دونوں کے نزدیک پیارا کر دے ف مصابیح میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میری ماں مشرک تھی میں اوس سے کہا کرتا تھا کہ تو مسلمان ہو جا سو ایک بار حضرتؐ کے حق میں ایسی بے ادبی کی کہ مجکو نہایت بری معلوم ہوئی سو میں حضرتؐ کی خدمت میں روتا آیا اور میں نے کہا کہ یا حضرت میری ماں کے واسطے دعا کیجیے کہ خدا اوسکو ہدایت کرے حضرتؐ نے یہ دعا کی تو میں حضرت کی اس دعا سے خوشی ہو کر نکلا جب میں اپنے گھر کے دروازے پر پہنچا اور میری ماں نے میرے جوتے کی چپ سنی تو کہا ای ابوہریرہ کھڑا رہ اور میں نے پانی کی آواز سنی سو اوسنے غسل کر کے جلدی سے کپڑے پہن کے دروازہ کھولا اور یوں کہا کہ ای ابوہریرہ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمدا رسول اللّٰہ تو میں خوشی کے مارے روتا ہوا حضرتؐ کی خدمت میں پلٹ گیا اور یہ حال کہا تو حضرتؐ نے الحمد للہ کہکے فرمایا کہ بہت اچھا ہوا یہ حدیث معجزہ ہے کہ فوراً حضرتؐ کی دعا قبول ہو گئی

ابوجہل اور کفار قریش وہان بیٹھے تھے جب حضرت سجدہ مین گئے تو اون ناپاکون نے اونٹ کی اوجھڑی حضرت کی پیٹھ پر دونون شانون کے درمیان رکھدی اور ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر حوالہ کرنے لگے کہ فلانے شخص نے یہ حرکت کی دوسرا کہتا تھا کہ نہین فلانے نے کی اور حضرت اوسی طرح سجدے مین رہے فاطمہ ہمارے نے جب سنا تو گھبرائی ہوئین آکر حضرت کی پیٹھ سے اوسکو اوتارا تب حضرت نے اونکو یہ بددعا دی اے اللہ جہل قریش کو ذکر کیا پھر ہر ایک سوذیلون کا مفصل نام لیا چنانچہ وے لوگ جنگ بدر مین مارے گئے اور کوئین مین ڈالے گئے لیکن امیہ بن خلف حضرت کے ہاتھ سے زخمی ہوکر گئے تھے جاکر مرگیا اور یہ جو مصنف نے کہا کہ سات ان شخص عمارہ بن ولید ہی یہ بات خوب نہین بنتی اسواسطے کہ کہتے ہین عمارہ کی موت حبش کے ملک مین ہوئی واللہ اعلم

۲۲۵۳ ق ابن عباس اللھم فقھہ فی الدین زاد ابو مسعود وعلمہ التاویل دعا به

۲۲۵۴ له لما وضع له وضوءا دعا له بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی اوسکو دین مین فہم اور اوجھ دے ابومسعود محدث نے اتنی روایت اور زیادہ کی کہ اور اوسکو قرآن اور حدیث کا اربھیر سکھادے یہ دعا حضرت نے عبداللہ بن عباس کے واسطے کی جب اونھون نے حضرت کے واسطے وضو کرنے کا پانی رکھدیا ف اسی دعا کی برکت سے عبداللہ بن عباس بڑے عالم ہوئے چنانچہ قرآن کی تفسیر کی اکثر اونھین سے روایت ہی ابومسعود اوس محدث کا نام ہی جسنے مستدرک کتب جمع کی

باقی صفحہ آئیگا باقی صفحہ ۱۲

۲۲۵۴ ق انس اللھم لا عیش الا عیش الاخرۃ فاغفر للانصار والمھاجرۃ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی سچی زندگی نہین مگر آخرت کی زندگی سو بخش دے انصار اور مہاجرین کو ف جنگ خندق مین مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد خندق کھودتے تھے اور یہ کہتے تھے نحن الذین بایعوا محمدا علی الجہاد ما بقینا ابدا یعنی ہمنے محمد سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہینگے حضرت نے اونکے جواب مین یہ دعا فرمائی یعنی دنیا کی زندگی کچھ حقیقت نہین زندگی ہی آخرت کی تو الہی انکی مغفرت کر تو وہان کی زندگی کا لطف اوٹھاوین

۲۲۵۵ م عبداللہ بن عمر اللھم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتك مسلم مین عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے

۲۲۵۶ فرمایا کہ آلہی ای دلون کے پھیرنے والے پھیر دے ہمارے دلون کو اپنی طاعت پر ق عبداللہ بن ابی اوفی اللھم منزل الکتاب سریع الحساب اھزم الاحزاب اللھم اھزمھم وزلزلھم دعا به علی الاحزاب بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن ابی اوفی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی ای اوتارنے والے کتاب کے اور جلد حساب کرنے والے بھگادے کفار کے گروہون کو الہی اونکو شکست دے اور اونکو ڈگادے یہ دعا حضرت نے کفار کے گروہون پر کی ف جنگ خندق اور جنگ احزاب مین کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا حضرت کی دعا سے

۲۲۵۷ نہایت سرد ہوا چلی کفار گھبرا کے بھاگ گئے م عائشۃ اللھم من ولی من امر امتی شیئا فشق علیہ فاشقق علیہ ومن ولی من امر امتی شیئا فرفق بہم فارفق بہ مسلم مین حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام کا پھر اوسپر سختی ڈالے تو اوسپر تو سختی ڈال اور جو حاکم ہو میری امت پر کسی کام سے پھر اوسنے نرمی کرے تو الہی تو بھی اوسپر نرمی کر ف مسلمانون کے حاکم کو لازم ہی کہ ظلم نکرے تنگ نہ کرے حضرت کی اس دعا سے ڈرے بلکہ آسانی اور نرمی کرے تو خدا اوس سے نرمی کرے

۲۲۵۸ م جابر اللھم ولیدیہ فاغفر یعنی رجلا من دوس ھاجر مع الطفیل بن عمرو الدوسی الی المدینۃ فابطئ علیھا فاحل مشاقص فقطع بھا براجمہ فمات مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی اور اوسکے دونون ہاتھون کو بھی بخش دے یعنی اوس مرد کی مغفرت ہو جو دوس کی قوم سے تھا طفیل بن عمرو الدوسی کے ساتھ مدینے مین ہجرت کر آیا تھا سو وہان کی ہوا اوسکو ناموافق پڑی تو اوسنے چوڑی کا نسیون سے اپنی انگلیون کے درمیان والے جوڑ کاٹ ڈالے سو وہ مرگیا ف مصالح مین

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ **دعا بہ** لکیہ بسر بن مسلم من عبد اللہ بن بسر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الٰہی برکت کر اونکے واسطے اوسمین جو تو نے اونکو دیا اور بخش دے اونکو اور رحم کر اونپر یہ دعا حضرت نے عبد اللہ کے باپ کے واسطے کی جسکا بسر نام ہی **ف** عبد اللہ بن بسر سے روایت ہی کہ حضرت ہمارے گھر تشریف لائے اور کھانا اور کھجور کھائی اور شربت پیا باقی شربت اپنی طرف والے آدمی کو دیا پھر حضرت سوار ہوئے تو میرے باپ نے باگ پکڑکے دعا طلب کی تب حضرت نے یہ دعا کی ۲۴۴۰ **ف** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيَى وَبِاسْمِكَ اَمُوتُ **كَانَ يَقُولُهُ** اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُورُ بخاری مین براء بن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی تیرے نام سے جیتا ہون اور تیرے نام پر مرونگا یہ حضرت دعا کرتے تھے جب سونے کے واسطے لیٹتے تھے اور جب جاگتے تھے تو یہ فرماتے تھے کہ شکر ہی خدا کو جسنے ہمکو جلایا بعد ہمارے مرنے کے اور اوسی کی طرف جی کر اوٹھنا ہی یعنی قیامت مین **ف** مُردہ کو موت اسواسطے فرمایا کہ جیسے موت سے عقل اور حواس نہین رہتے ویسے ہی نیند مین بھی نہین رہتے پھر اسکے بعد قیامت کا جی اوٹھنا اسواسطے حضرت نے ذکر کیا کہ جاگنا قیامت کی زندگی کی مثال ہی یعنی جیسے نیند کے بعد جاگتے ہین اوسی طرح موت کے بعد قیامت مین زندہ ہونگے ۲۴۴۱ **ف** اَبُو هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی فرق ڈال دے میرے اور میرے گناہون کے درمیان جیسے تو نے فرق ڈالا ہی مشرق اور مغرب مین الٰہی چھانٹ ڈال مجھ گناہون سے جیسے سفید کپڑا چھانٹا جاتا ہی میل سے الٰہی دھو ڈال میرے گناہون کو پانی اور برف اور اولے سے یعنی طرح طرح کی مغفرت کر ۲۲۴۲ **ف** جَرِيرٌ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا **دعا لہ** حین شکی الیہ انہ لا یثبت علی الخیل بخاری اور مسلم مین جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ثابت رکھ اوسکو گھوڑے پر اور کردے اوسکو ہدایت کرنے والا اور راہ یاب یہ دعا حضرت نے جریر کے لیے کی جب اوسنے شکایت کی کہ مین گھوڑے پر نہین جم سکتا **ف** جریر سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھکو ایک تمغا توڑنے کو بھیجا مینے کہا کہ مین گھوڑون پر نہین ٹھہر سکتا تب حضرت نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا پھر یہ دعا کی تو شہسوار ہوگئے ۲۲۴۴۳ **ف** عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰهُمَّ صَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے نزدیک مدینے کو پیارا کر جیسے ہمکو مکے کی محبت ہی یا اوس سے بھی زیادہ الٰہی اور چنگا کردے مدینے کو یعنی رہنے کی آب و ہوا کو درست کردے اور برکت کر ہمارے لیے اوسکے مد اور اوسکے صاع مین اور لیجا اسکی تپ کو سوڈال دے اوسکو جحفہ مین **ف** مصابیح مین حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ جب یہ مدینے سے ہجرت کرکے مدینے مین آئے تو ابوبکر صدیق اور بلال تپ کے مرض مین بیمار ہوئے اور بلال مکے کے جانے کے اشتیاق مین شعرین پڑھنے لگے تو مینے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ دعا کی آب و ہوا مدینے کی بہت خراب تھی اکثر وبا پڑا کرتی تھی حضرت کی دعا سے وہ بلا دفع ہوئی جحفہ مدینے سے چھ کوس ایک مکان ہی وہان یہود رہتے تھے مدینے کی بیماری حضرت کی دعا سے وہان جاتی رہی ۲۲۴۴۴ **ف** اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے آس پاس مینہ برسا ہمپر نہ برسا **ف** اسکا قصہ اسی باب مین ہوچکا کہ اول حضرت نے مینہ کی دعا کی جب سات روز کی جھڑی لگی تب دعا فرمائی ۲۲۴۴۵ **ف** اَبُو هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ

۲۲۶۲ نہیں سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہیں اوسی کا ملک ہے اور اوسی کو تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے الٰہی میں تجھ سے اس رات کی خیریت اور اسکے بعد دن کی خیریت مانگتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس رات کی برائی اور اس رات کے بعد دن کی برائی سے الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور پیری کی برائی سے الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے حضرت فرماتے تھے شام کے وقت اور جب صبح ہوتی تھی تو بھی اسی طرح فرماتے تھے مگر اسمیں وہ اسی الملک للہ کے مقام پر یہ کہتا تھا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ فرماتے تھے یعنی ہمنے صبح کی اور خدا کی ملک نے صبح کی ۲۲۶۳ عَنْ عَائِشَۃَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْہُ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰی بِہٖ قَالَہٗ عِنْدَ الذَّبْحِ مسلم میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نام سے ذبح کرتا ہوں الٰہی اسکو قبول کر محمد کی طرف سے اور محمد کے آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے یہ دعا حضرت قربانی ذبح کرنے کے وقت فرماتے ف حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے ایک سینگ والا جسکے مونہہ اور ہاتھ پانوں سیاہ تھے منگوایا پھر فرمایا کہ ای عائشہ چھری لا اور اوسکو تیز کر پھر حضرت نے چھری لیکر اوسکو ذبح کیا اور یہ فرمایا ۲۲۶۴ ق عَائِشَۃُ بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا تَشْفِیْ سَقِیْمَنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا کَانَ اِذَا اشْتَکَی الْاِنْسَانُ الشَّیْءَ مِنْہُ اَوْ کَانَتْ بِہٖ قَرْحَۃٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ بِاِصْبَعِہٖ ہٰکَذَا وَضَعَ سُفْیَانُ الْاِبْہَامَ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَہَا بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بسم اللہ یہ مٹی ہے ہماری زمین کی لیٹھی ہے ہمارے بعضے کے لعاب دہن سے جنگا کرنی ہے ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی حضرت سے بیماری کی شکایت کرتا یا اوسکے ریم کا زخم ہوتا یا کہیں کھاؤ ہوتا تو حضرت زمین پر کھکے کی نوگلی لگاتے پھر اوٹھا لیتے اور یہ فرماتے ف لعاب دہن اور خاک سے شفا ہونا صرف حضرت کی دعا کی برکت سے تھا اسی واسطے ۲۲۶۴ مدینے کی مٹی کو خاک شفا کہتے ہیں ق ابن عباسؓ کَانَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ کَانَ یَقُوْلُہٗ عِنْدَ الْکَرْبِ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں کوئی بندگی کے لائق سوائے خدا کے جو اونچا بڑائی والا صاحب حلم ہے نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہے نہیں کوئی پرستش کے لائق سوائے خدا کے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عزت والے عرش کا رب ہے حضرت اسکو رنج اور کمال سختی میں فرماتے تھے ۲۲۶۵ ق اَلْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ کَانَ یَقُوْلُہٗ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ بخاری اور مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں کوئی معبود برحق سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہیں اوسی کا ملک ہے اور اوسی کو حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے الٰہی کوئی روکنے والا نہیں تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہیں تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے کو اوسکا نصیبہ کچھ نفع نہیں کرتا ۲۲۶۶ اس ذکر کو ہر نماز کے بعد فرماتے تھے ق جَابِرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ قَالَہٗ عَلَی الصَّفَا بخاری اور مسلم میں جابر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندگی کے سزاوار نہیں خدا کے سوائے وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہیں اوسی کا ملک ہے اور اوسکو حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں کوئی بندگی کے لائق خدا کے سوائے وہ اکیلا ہے اور اوسنے اپنے وعدے کو اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرت کی اور تنہا اوسنے احزاب کو یعنی کفار کے گروہوں کو شکست دی یہ حضرت نے صفا پر فرمایا ف جب

پہنچے دالناہو جسکو چاہتا ہی کوئی عبادت کے لائق نہین سوائے تیرے راوی کو شک ہی کہ حضرت نے لا الہ الا انت یا لا الہ غیرک فرمایا لیکن مطلب دونون کا ایک ہی یہ دعا حضرت پڑھتے تھے جب کہ رات کو اوٹھتے تھے تہجد کی نماز پڑھنے کو ھ ابو سعید اللھم ربنا لک ۲۲۴۸
الحمد ملء السموات والارض وملء ما شئت من شیء بعد اھل الثناء والمجد احق ما قال العبد وکلنا لک عبد اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد
ملے نصب بحذف حرف ندا ۱۲
ف کان یقولہ اذا رفع رأسہ من الرکوع مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی ای ہمارے رب تیرے ہی واسطے تعریف ہی آسمانون اور زمین کے برابر بعد اسکے جو چیز تیری خواہش مین ہو اوسکے برابر ای بڑائی اور تعریف کے لائق جو بندے نے کہا تیری تعریف مین سو اوسکا تو لائق تر ہی اور ہم سب تیرے بندے ہین الہی کوئی روکنے والا نہین تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے مالدار کو اوسکا نصیبہ اور مال کچھ فائدہ نہین کرتا یعنی بدون عبادت اور عاجزی کے مالداری قیامت کو کچھ کام نہ آویگی یہ حضرت فرماتے تھے جب رکوع سے سر اوٹھا کر کھڑے ہوتے تھے ف یہ دعا حنفی مذہب مین نفل نمازمین ہے فرض مین نہین
ھ ابو بکرۃ الا اسلمی اللھم صب الخیر علیھما صبا ولا تجعل عیشتھما کدا دعا لابویہ الجلیبیب ۲۲۴۹
واھر أرأۃ مسلم مین ابو برزہ اسلمی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الہی ان دونون کے مال کو اوندیل کر اور نکرا انکی زندگی اور گذران کو تنگ اور سخت
یہ دعا حضرت نے جلیبیب اور اوسکی جورو کے حق مین کی ف یہ بیچارے خاوند نہایت محتاج تھے اسواسطے حضرت نے انکے واسطے فراغت کی
دعا کی ق عبد اللہ بن ابی اوفی اللھم صل علی آل ابی اوفی بخاری اور مسلم مین عبد اللہ ابی اوفی رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے ۲۲۵۰
فرمایا کہ الہی رحم کر ابی اوفی کے لوگون پر ف جب یہ آیت اوتری کہ ای محمد لوگون کے مالون مین سے زکوۃ لے اور اونکے واسطے دعا مانگ تو عبد اللہ
بن ابی اوفی زکوۃ لائے تو حضرت نے اونکے حق مین یہ دعا کی ق انس اللھم علی الاکام والظراب وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر ۲۲۵۱
دعا لہ حین استسقی فقیل لہ ھلکت الاموال وانقطعت السبل فادع اللہ یمسکھا عنا بخاری اور مسلم
مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الہی پانی ہمارے ٹیلون پر اور پہاڑیون پر اور نالون کی اندر اور درخت جنمے کہ مکانون پر حضرت نے دعا کی
جب کہ اول جمعہ مانگا تھا پھر حضرت سے یون کہا گیا کہ پانی کی کثرت سے جانور مرگئے اور راہین بند ہوگئین سو حضرت سے دعا کیجیے کہ ہمسے مینہہ کو روکے
ف اسکا پورا قصہ اسی باب مین ہو چکا ق ابن مسعود اللھم علیک بقریش قالہ ثلث مرات ثم قال ۲۲۵۲
اللھم علیک بابی جہل بن ہشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ وامیۃ
بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وذکر السابع ولم احفظہ قال ابن مسعود فوالذی بعث محمدا
بالحق لقد رأیت الذین سمی صرعی ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر قال الصغانی موئف ھذا الاختصار
السابع ھو عمارۃ بن الولید بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الہی پکڑ لے قریش کو حضرت نے تین بار
کہا پھر فرمایا الہی پکڑ لے ابی جہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی
معیط کو راوی کہتا ہی کہ حضرت نے ساتون شخص کو بھی ذکر کیا تھا پر مجھکو یاد نہین ہا عبد اللہ بن مسعود نے کہا قسم ہی اوسکی جسنے محمد کو سچا پیغمبر کیا کہ
جنکا حضرت نے نام لیا تھا مقرر مینے اونکی پڑی لاشین بدر کے کنین مین پھر وے کھینچ کر کوئین مین ڈالے گئے یعنی ہندکے کوئین مین صغانی اس کتاب کے جمع
کرنے والے نے کہا کہ وہ ساتوان جنکو حضرت نے نام لیا تھا جسکو راوی بھول گیا عمارہ بن ولید ہی ف روایت ہی کہ حضرت سے مین کعبے کے سامنے نماز پڑھتے تھے

تیرے غم عشق میں خرم رہے	تیری ہی دھن میں دم کو ہر دم رہے	الفت دنیا سے اوسے سرد کر	حشر تک افسردہ کو پر درد کر
	خاتمہ بالخیر بحق رسول	یارب اس عاجز کی دعا کر قبول	

خاتمۃ الطبع

خدا ہی کو حمد سزاوار ہے اور نعت کے لائق احمد مختار ہے اوسنے ہماری ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا اور اپنے رسول کو اوسکے مضامین کو احادیث میں بیان بتایا اور پیچھے بھی جو باتیں کہ ہماری سمجھ سے باہر تھیں بزرگان دین نے آل اطہار و اصحاب اخیار کی روایت سے کھلی بیان کر دیں سو مسلمانوں کو قرآن پر عمل واجب ہوا اور جاننا احادیث صحیحہ کا لازم ٹھہرا تا اپنے دین سے خبردار ہوں شرک و بدعت سے بچیں اسلام کے ضروریات سے ہوشیار ہوں تو اب واجب ہوا کہ کوئی حدیث کی کتاب پڑھیں اور جو عربی نہ جانتے ہوں تو اردو ترجمہ مطالعہ کریں اس صورت میں چاہیے کہ کوئی کتاب مختصر ہو اور احادیث اوسکے صحیح اور سب امور دین کا بیان ہو اور تمامی ارکان اسلام کی تصریح ہو اور اوسکے ساتھ صاف ترجمہ بھی لکھا ہو تا پڑھنے والا بحث سمجھ جاوے دل سے شائق اوسکا ہو ایسی کتاب سوائے تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار کے کوئی نہیں اسی لیے جناب حاجی محمد حسین مغفور اور برادر معظم محمد مصطفےٰ خان سرور نے یہ کتاب چھاپی حق یہ کہ اون دونوں نیکوں سے مسلمانوں کو بڑا فیض ہوا اور لوگوں کا بہت مطلب نکلا وہ اجر الخطایا ان دونوں کو جزائے خیر دے اور اونکے درجات عالی کرے اب اون میں سے کوئی نسخہ نہیں ملتا اور مسلمانوں کو اوسکا شوق بہت تھا عطوفی جناب سید امداد العلی صاحب بریلوی سلمہ اللہ الواہب الغنی نے اجرائے امور خیر اونکی طبیعت ہے اور مددگاری مسلمان کی اونکی طینت ہے اس امیدوار رحمت ایزدمنان محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد رحمن خان غفرلہما کو اس امر خیر کے پھیلانے کی رغبت دی یعنی اوسکے چھاپنے کی فرمائش کی سو پہلے تین نسخوں قدیمہ صحیحہ قلمیہ سے اوسکا مقابلہ ہوا اور اون سے زیادہ نکلا اوسکو بعد مطابق کرنے کے ماخذ حاشیے پر بطور نسخہ لکھا اور دو حدیثیں جو اون نسخوں میں زیادہ پائیں اوسکو اندر کتاب کے بڑھائیں اور اوپر سوائے علامت نسخے کے ہر سہ جو احادیث پر مرتب مرسوم ہے واسطے نشان کے نہیں لکھا بلکہ رقم سیاقی اوسکا نشان رکھا جب کتاب اس طرح مرتب اور طیار ہوئی اور اوسمیں کوئی حالت منتظرہ باقی نہیں رہی فقیر نے حسب فرمائش عطوفی ممدوح کے اوسکا چھاپنا شروع کیا اب کہ مہینہ رجب المرجب ۱۲۸۲ ہجری ہے چھپنا اوسکا مطبع نظامی واقع کانپور میں تمامی کو پہنچا ناظرین سے امید ہے کہ جب اس کتاب کے مطالعے سے فائدہ اوٹھائیں فقیر اور اسکے چھپنے کے مددگاروں کو بدعائے فلاح دارین یاد فرمائیں ہدیہ دعا احسان ہے ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

قطعۂ تاریخ اختتام طبع این کتاب مستطاب از جناب حافظ نظام الدین عیش ساکن کول سلمہ اللہ الوہاب

چہ مطبوع و دلکش شد و این کتاب	ذکر در دلش قدسیان یکتنند	بنگر از ہمش نہ سائش حساب	مشارق گر لبیح شد چوش یافت
۱۲۸۲			۶۴۱
			۶۴۱
			۱۲۸۲

وجہ مہر کی خاتمے پر

واسطے اسنداس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہے مہر و دستخط مہتمم کے کیے گئے

عبدہ محمد اللہ مع

بن حاجی محمد رحمن خان بقلم خود

جابر رضہ سے روایت ہی کہ جب حضرت نے مدینے کی طرف ہجرت کی تو طفیل کے ساتھ ایک مرد نے بھی ہجرت کی مدینے مین وہ نہایت بیمار ہوگیا اوسی اضطراب مین اپنی اونگلیون کے جوڑ کاٹ ڈالے خون نہ بند ہوا اوسی صدمے سے وہ مرگیا تو طفیل نے اوسکو خواب مین دیکھا کہ سارا بدن اوسکا اچھا ہی مگر ہاتھون کو اپنے چھپائے ہی طفیل نے پوچھا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اوسنے کہا کہ ہجرت کی برکت سے میری مغفرت کی طفیل نے کہا کہ اپنے ہاتھ تو کیون لپیٹے ہی اوسنے جواب دیا کہ یہ حکم ہوا کہ ہم اوسکو نہین سنوارتے جسکو تو نے خود بگاڑا پھر یہ خواب طفیل نے حضرت سے کہا حضرت نے اوسکے حق مین یہ دعا فرمائی یعنی الٰہی جیسے تو نے اوسکے سارے بدن پر کرم کیا ہی تو اوسکے دونون ہاتھون پر بھی کرم کر اس حدیث سے بھی فضیلت ہجرت کی ثابت ہوئی اوس شخص کو اپنے مارنے کی نیت نہو گی کہ حرام موت ہوتی اضطراب سے یہ حرکت ہوئی ہوگی یا شاید ہلاکی کی نیت ہو مگر ہجرت کی برکت اور حضرت کی دعا سے اوسکی مغفرت ہوگئی ۵ سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہ میرے اہلبیت ہین یعنی علی مرتضی اور فاطمہ زہرا اور حسن اور حسین علیہم السلام ف جب نجران کے نصاریٰ نے اسلام کی حقیت مین بہت گفتگو کی تب حضرت کو حکم ہوا کہ مباہلہ کرو یعنی حضرت اور نصاریٰ دعا کرین کہ جو باطل دین پر ہو خدا کی لعنت اوسپر پڑے اور اس مضمون کی آیت اتری کہ اے محمد کہدے انسے کہ آؤ ہم تم بلاوین ہم اپنے بیٹون کو تم اپنے بیٹون کو ہم اپنی عورتون کو تم اپنی عورتون کو ہم اپنے قریبون کو تم اپنے قریبون کو پھر ہم تم خبر گڑگڑا کے دعا کرین اور جھوٹھون پر خدا کی لعنت ڈالین جب یہ آیت اتری تو صبح کو حضرت نکلے امام حسن کا ہاتھ پکڑے اور امام حسین کو گود مین لیے اور فاطمہ زہرا حضرت کے پیچھے اور علی مرتضی سب کے پیچھے پھر یہ حدیث فرمائی جب نصاریٰ نے مبارک نورانی شکلین دیکھین تو ڈرے اور مباہلے سے انکار کیا اور جزیہ دینا قبول کیا اس حدیث سے بڑا کمال پنجتن پاک کا ثابت ہوا حضرت نے اپنی بیبیون اور اصحاب کو ساتھ نہ لیا اسواسطے کہ ایسے وقت مین اونکے لینے سے نصاریٰ پر حضرت کا رعب پڑتا اور کمال حقیت ثابت نہوتی اسواسطے کہ فریقون اور بیبیون کا نقصان آدمی پر اتنا گران نہین ہوتا جتنا اولاد کا نقصان گران ہی اور یہ جو شیعہ اس آیت اور حدیث سے علی مرتضی کی حضر خلافت کی دلیل پکڑتے ہین محض بے جوڑ بات ہی اس سے اور خلافت سے کیا مناسبت ہی قرابت اور محبت اور چیز ہی اور خلافت اور چیز اگر صرف قرابت اور حضرت کی محبت خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمہ زہرا علی مرتضی پر خلیفہ ہونے مین مقدم تھین حالانکہ کیسی ہی سب مین

۲۲۵۹ فضیلت اہلبیت اور بیان شیعہ

۲۲۶۰ عائشۃ اللھم ھالۃ یعنی ھالۃ بنت خویلد اخت خدیجۃ قالہ لما استاذنت علیہ فعرف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استیذان خدیجۃ بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہ ہالہ ہی اسکو بخش وہ ہالہ مراد ہی جو خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہ کی بہن ہی حضرت نے اوسوقت فرمایا جب کہ ہالہ نے حضرت پاس آنے کی اجازت مانگی تو حضرت نے اوسکی آواز سے حضرت خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد کیا اور پہچانا ف حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد اونکی بہن ہالہ حضرت کے گھر آئین اور دروازے پر کھڑے ہوکر حضرت سے اجازت گھر مین آنے کی مانگی حضرت کو اونکی آواز سے حضرت خدیجہ یاد پڑین حضرت غمناک ہوئے پھر حدیث فرمائی

۲۲۶۱ ممسانا ومسی الملک للہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم انی اسئلک خیر ھذہ اللیلۃ وخیر ما بعدھا واعوذ بک من شر ھذہ اللیلۃ وشر ما بعدھا اللھم انی اعوذ بک من الکسل وسوء الکبر اللھم انی اعوذ بک من عذاب النار وعذاب فی القبر کان یقولہ اذا امسی واذا اصبح قال مثل ذلک اصبحنا واصبح الملک للہ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی اور خدا ہی کو شکر ہی کوئی بندگی کے

فہرست بعضی از فوائد و مطالب این کتاب کہ اہل دین را شوق دریافت آن اکثر باشد

۱۰	تحقیق مفہوم بدعت و ذکر بعضی از بدعات	۲۸	ثواب حاجت روائی مسلم	۴۹	بیان علامات عشرہ قبل از قیامت
۱۷	فضیلت سہل طلبی قرض و معاف نمودن بعض آن	۲۹	ثواب دعای اذان	۵۰	فضیلت صدق و مذمت کذب
		۲۹	احادیث فضائل تسبیح و تحمید و تہلیل	۵۱	عمل خیر سبب گشایش رزق ست
۱۷	فضیلت جمعت ادان و بشارت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۳۰	ثواب عبادت شب قدر	۵۲	پشت نامہ حضرت کا
۱۷	بشارت تعمیر مسجد	۳۱	بیان اقسام شہادت	۵۲	فضیلت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
۱۷	بیان سزای کسیکہ خود را بدست خود بکشد	۳۲	تاکید عفو کردن حقوق العباد	۵۲	عدم مواخذہ وساوس بدون قول و فعل
۱۸	فضیلت خیرات مال اگرچہ کمتر باشد	۳۳	بجز خدا بتعالی قسم دیگری روا نیست	۵۴	دلیل فرضیت سلوک برادری
۱۸	فضیلت حضور مساجد و نماز گزاری آنہا	۳۳	تحقیق متعہ و بیان جواب شبہات	۵۴	فضیلت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
۱۸	دعای بیداری شب و فضیلت نماز تہجد	۳۴	در مذمت تعریف و مدح و بیان طریقہ مدح	۵۴	معجزۂ اخبار فتوح اسلام
۱۸	فضیلت نماز جمعہ با آداب	۳۵	بیان حقوق مہمان و ہمسایہ و تاکید کف لسان	۵۶	بیان فرضیت احسان
۱۹	فضیلت ثواب وضو	۳۵	امتناع نر و شیر و جوہر و تخمہ نر دو غیرہ	۵۸	بیان رحمت ابر مومن و سوائے کافرین و منافقین
۱۹	فضیلت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	۳۷	امتناع نذر ممنوعہ	۶۱	نفقہ اہل و عیال و اہل خدمت بشرط نیت ادای فرض
۱۹	فضیلت حج مبرور	۳۷	دعای مسافر وقت ورود منزل		
۲۰	بیان عذاب قسم دروغ	۳۸	مصیبت مومن علامت رحمت الٰہی ست	۶۱	فضیلت حاکمان عادل
۲۲	بیان ثواب ایمان و عذاب گمراہ کنندگان	۳۸	فضائل باری و ادا و مسلم	۶۲	رفع علاج بجا است و قسط یعنی کوٹ
۲۲	بیان عذاب باغیان تارکان جماعت	۳۸	بیان افعالیکہ سبب دخول بہشت اند و فضیلت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۶۵	بیان شاکرین و کافرین نعمت
۲۲	بیان طرق نہی عن المنکر	۳۹	بیان جنگ احد	۶۸	نصائح عام در حجۃ الوداع
۲۳	بیان عذاب سوال بی حاجت	۴۰	بشارت بہشت برای عثمان رضی اللہ عنہ	۷۰	قرض دادن بضمانت خدا و جواز اجل در قرض
۲۳	بشارت طلبۂ علوم دینیہ	۴۰	بیان جنگ بدر	۷۴	معجزۂ انطباق خبر آیندہ
۲۴	ثواب حج امریکہ عمر و عذاب تارک حج مقدور	۴۱	بشارت مجاہدین	۷۵	در تعریف علم و تامل
۲۵	بشارت کلمہ گویان	۴۵	حرمت تصویر سازی و امتناع داشتن او در مکان	۷۶	بیان زوال و رد و نگون بان کہ وضع احادیث کردہ اند و تاکید تفتیش احادیث
۲۶	دلیل وجوب قرارت فاتحہ و عدم فرضیت	۴۶	مدینہ مرجع مومنین و اشارہ بانیکہ ہنگام غلبہ کفر ہجرت بسوی مدینہ باید کرد	۷۷	فضیلت حفظ انود و نہ نام باری تعالے و ترجمہ اسمای حسنے
۲۶	ثواب درود خوانی				
۲۷	ثواب نماز سنتہای بیگانہ	۴۶	تحقیق تقوی	۷۸	بیان وسعت رحمت الٰہی
۲۷	بیان عذاب مصورین	۴۷	تحذیر از لذات دنیا	۷۹	فضیلت ذکر الٰہی و برکت صحبت اہل اللہ
۲۷	ثواب پرورش دختران	۴۸	خبر ضعف اسلام و بشارت مستعدان دین را		

۲۲۶۷ فتح ہوا تب حضرت نے صفا پہاڑ پر اپنی فتح اور مدد کا یہ شکر ادا کیا ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ کَانَ یُھَلِّلُ بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن زبیر بن عوام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہیں اوسی کا ملک ہے اور اوسی کو تعریف ہے اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے نہیں جنبش گناہ سے اور نہ طاقت بندگی پر مگر خدا کی توفیق سے نہیں کوئی معبود برحق سوائے خدا کے اور ہم کسیکی بندگی نہیں کرتے سوائے اوسکے اوسیکی نعمت ہے اور اوسی کا فضل اور اوسی کو عمدہ تعریف ہے سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہیں ہمارا تو یہ حال ہے کہ ہم دین کو صرف اوسی کے واسطے خالص کر چکے اگرچہ کافروں کو یہ برا لگے یہ کلمہ حضرت پڑھتے تھے ہر ایک نماز کے بعد

۲۲۶۸ ق اِبْنُ عُمَرَ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ وَالْمُلْکَ لَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ کَانَ یُلَبِّیْ بِھٰذِہِ التَّلْبِیَۃِ فِیْ حَجَّتِہٖ وَعُمْرَتِہٖ بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بار بار حاضر ہوں تیری خدمت میں الٰہی حاضر ہوں خدمت میں کوئی تیرا شریک نہیں میں خدمت میں حاضر ہوں عمر رسیدہ اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہے کوئی تیرا شریک نہیں حضرت کا معمول تھا کہ اپنے حج اور عمرے میں یہی تلبیہ فرماتے تھے ف تلبیہ اوس ذکر کو کہتے ہیں جو احرام باندھنے کے وقت لبیک کی لفظ بلا کر کہتے ہیں حضرت اس ذکر کو احرام باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے پیچھے اور اونچے نیچے پر چڑھتے اور اترتے اور لوگوں کے ملنے کے وقت غرض سب حالتوں میں تلبیہ متفق علیہ ہے اسمیں اختلاف نہیں امام اعظم کے نزدیک اس سے کم کرنا درست نہیں ہے اگر کچھ زیادہ کرے تو مضایقہ نہیں لبیک عرب میں پکارنے کے جواب میں کہتے ہیں جیسے ہندی میں جی بولتے ہیں بعد کعبہ بنانے کے حضرت ابراہیم کو حکم ہوا تھا کہ تم سب لوگوں کو قیامت

۲۲۶۹ تک حج کے واسطے پکارو چنانچہ اونھوں نے پکارا تھا تو حاجیوں کا یہ لبیک کہنا اوسی پکارنے کا جواب ہے م اَنَسٌ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً وَحَجًّا مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا حاضر ہوں تیری خدمت میں عمرے اور حج کی نیت کرتا ہوں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے حجۃ الوداع میں حج اور عمرے کی ساتھی نیت کی اسکو قران کہتے ہیں یعنی ایک احرام سے حج اور عمرہ ادا کرنا اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ قران افضل ہے تمتع اور افراد سے تمتع یہ کہ اول احرام عمرے کا کرے پھر وہ عمرہ ادا کرے احرام اوتار کے پھر آٹھویں تاریخ حج کے واسطے دوسرا احرام باندھے اور افراد یہ کہ صرف حج کے واسطے احرام باندھے عمرہ نہ کرے بدون حج کیے احرام نہ اوتارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَی الْاِتْمَامِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْکِرَامِ

مثنوی

شکر کہ انجام کو پہنچی کتاب	علم احادیث کی لب پر کباب	جو کہ مطالب تھے بر اوج فلک	نزدیک سے آئے اوتر ارض تک
یعنی کہ اردو کی پہن کر قبا	شاہد مقصد نے ہوا جلوہ نما	گنج خفی دست بدست آگیا	کیا ہی ہوا راز نہان برملا
دو سو تو اب اسکا اداحق کرو	خلق کو سمجھاؤ خود اسکو پڑھو	اسکو نہ جز دان میں کچھ چھوڑیو	ہان کہیں ایسا نہ ستم کیجیو
پیرو سنت ہی کا رہیو جان جان	دل میں نہ بدعات کو دینا مکان	اب بھی تو بدعت میں نہ اگر پھنسا	مونہہ تو محمد کو دکھاویگا کیا
نور کو لے نار کی گم کر ہوس	عاقل و بیدار کو نکتہ ہی بس	یارب ان اوراق کو مقبول کر	ہند کو اس فیض سے کر بہرہ ور

۱۹۱	نکوہ موجب نقصان مال نیست و عجب ظلم	۲۳۵	بیان کسانیکہ بعد حضرت سرسرشد و رشتہ شیعہ	۲۶۱	فضیلت روز جمعہ بجہت خصوصیت او بنوع انسان
	سبب ذلت	۲۳۶	فضیلت عمر فاروق رضی اللہ عنہ		
۱۹۱	معجزہ زیادتی شیر	۲۳۷	فضیلت صدیق و فاروق و اشارہ خلافت ایشان	۲۶۲	کاہلی در نماز عشا و فجر از علامات نفاق است
۱۹۷	اقتدای حضرت بس صدیق اکبر رض			۲۶۲	فضیلت دوام عبادت
۱۹۸	ارکان تہذیب اخلاق کہ اول تکمیل ریاضت ست	۲۳۹	بشارت بہشت فاروق اعظم را	۲۶۳	فضیلت اعتدال در عبادت
	و آخر ملکہ اشک در عادت	۲۳۹	قصہ معراج	۲۶۷	گناہ پوشیدہ را نباید ظاہر ساخت
۱۹۹	بیان جواز سرود مشروط	۲۴۴	در مذمت آرائشی کہ بعجب و غرور و تبختر کشد	۲۶۷	اعانت مردم ہم در صدقات داخل ست و بیان اقسام صدقات
۳۰۰	فضیلت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۲۴۵	ممانعت قرار دادن مساجد قبور را و نہی از رفعال شرکیہ بر قبور		
۲۰۱	تمثیل آفتاب بساعت یعنی گھڑی			۲۷۰	بیان فضل ایثار و فضل اصحاب
۲۰۲	فضیلت ایمان و جہاد	۲۴۵	امتناع دشنام والدین و فوج برای غیر خدا و حمایت	۲۷۳	بیان اجمالی از کیفیت معراج
۲۰۶	فضیلت اصحاب بدر کہ خلفای اربعہ سرگروہ ایشانند		اہل بدعت و تغییر نشانہای زمین و لعنت بر قاتلین علی	۲۷۴	امتحان مامون علمای یہود و صدق نبوت آنحضرت
۲۰۷	بدون ایمان برادری با پیغمبر کار نمی آید	۲۴۸	در معصیت اطاعت کس نباید کرد	۲۷۴	حدیث شفاعت و تحقیق اینکہ شفاعت حضرت بر شش قسم ست
۲۱۱	معجزہ خبر آمدہ بوقوع فتح ایران و دفع قطاع الطریق در عرب	۲۴۹	قصہ مسیلمہ کذاب		
		۲۵۰	فضیلت ایمان فارسیان و بیان باریک بینی و دور بینی شان	۲۷۵	فضیلت ذکر کلمات اربعہ
۲۱۲	فضیلت حضرت مرتضی علی رض در رشتہ شیعہ			۲۷۵	بیان مصائب کشی مومنین امم سابقہ و خبر فتوح اسلام و وقوع آن کہ از عمدہ معجزات ست
۲۱۴	حاجت سوال در سہ صورت	۲۵۱	امر وزن کردن غلہ وقت بیع و شراء و عدم وزن کردن وقت خرج	۲۷۶	بیان صبر آنحضرت بر ایذای کفار و خواستن ہلاکی شان با وجود اجازت الٰہی
۲۱۶	تہمت افک عایشہ صدیقہ علیہا السلام				
۲۱۸	اکثریت زنان در دوزخیان بسبب لعنت و کوفی و ناشکری شوہران	۲۵۲	گواہ بر مدعی و قسم بر مدعا علیہ و فائدہ طلب گواہان	۲۷۷	دلیل فرضیت جمعہ
		۲۵۳	فضیلت مسواک و جگانہ کردن		
۲۲۰	تاکید طلب حلال	۲۵۶	فضیلت صبر	۲۷۷	دلیل حقیت خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
۲۲۴	پسینہ آنحضرت مثل عطر کے خوشبودار تھا	۲۵۶	قصہ جنگ موتہ و اشارت خالد باجماع و دلیل حقیت	۲۷۹	حدیث جبرئیل و دوران حقیقت اسلام و ایمان و احسان کہ عبارت از تصوف و درویشی ست مذکور ست
۲۲۵	بیان اثر سحر بر آنحضرت و نہ انتقام گرفتن از ساحر با وجود قدرت		خلافت صدیق اکبر باجماع حاصل شدہ		
		۲۵۷	بیان اصول علاج فن طب و آنکہ قصد و تجا حقیت	۲۸۱	در بیان خلوص نیت و مذمت ریاکاری
۲۲۷	خوف آنحضرت از ریح و ابر		در کدام روز ہا در ست و در کدام ممنوع	۲۸۳	بیان خیار مجلس در بیع و توقف برکت بیع بر آن
۲۳۴	تاکید تکرار قرآن و ہمیشہ در نمود نش و شناعت	۲۵۸	بیان روزہ نہم و دہم محرم	۲۸۳	قصہ لعان ہلال بن امیہ
	غفلت کہ سبب نسیان ست	۲۵۹	خبریت قرون ثلثہ و ظہور بدعتہا بعد آنہا	۲۸۴	کراہت جرس و گھنگرو
۲۳۵	فضیلت عمر فاروق رضی اللہ عنہ		و بیان حقیقت بدعت	۲۸۴	جواز فریب در جنگ

فہرست ابواب و فصول مشارق الانوار برائے سہولت استخراج احادیث مطلوبہ

۷	باب ۱ در احادیث مصدرہ بہ من				
۷	فصل من شرطیہ	۳۸	فصل من استفہامیہ		
۴۰	باب ۲ در احادیث مصدرہ بہ ان				
۴۰	فصل ان مکسورہ	۹۱	فصل انی بالکسر		
۹۸	فصل انا بالکسر	۹۹	فصل انہ بالکسر		
۱۰۳	فصل انہم بالکسر	۱۰۳	فصل انہا بالکسر		
۱۰۵	فصل انک بالکسر	۱۰۷	فصل انکم بالکسر		
۱۰۹	فصل انکن بالکسر	۱۰۹	فصل انما بالکسر		
۱۱۵	باب ۳ در احادیث کا				
۱۴۸	باب ۴ در احادیث اذا و اذ				
۱۴۸	فصل اذا	۱۷۷	فصل اذ		
۱۷۷	باب ۵				
۱۷۷	فصل ما نافیہ	۱۹۳	نوع اخر ما استفہامیہ		
۱۹۷	نوع اخر ما موصولہ	۱۹۷	نوع اخر ما موصولہ		
۱۹۹	نوع اخر ما موصولہ	۱۹۹	فصل یا		
۲۱۵	نوع اخر	۲۱۹	نوع اخر ای و یا ایہا		
۲۲۳	نوع اخر یا برمنادی مؤنث				
۲۲۶	باب ۶				
۲۲۶	فصل لیس	۲۳۳	فصل نعم و بئس		
۲۳۴	فصل بینا و بینما	۲۴۴	فصل لعن		
۲۴۶	فصل لو	۲۵۳	فصل لولا		
۲۵۵	فصل ان و لیزن	۲۵۹	فصل خیر		
۲۶۲	فصل افعل التفضیل	۲۶۶	فصل کل		
۲۶۹	فصل قد	۲۷۱	فصل لقد		
۲۷۸	باب ۷				
۲۷۸	فصل معرف بلام	۲۹۹	فصل ایما		
۳۰۰	فصل ایکم	۳۰۱	فصل ای		
۳۰۲	فصل ہمزہ استفہامیہ	۳۰۸	فصل الا		
۳۱۴	فصل الم	۳۱۵	فصل افلا		
۳۱۶	فصل ہمزہ واو	۳۱۸	فصل اما		
۳۲۸ ۳۳۱	فصل مثل	۳۲۴	فصل ایاکم و ایاک		
۳۲۵	فصل انا	۳۲۷	فصل اسم فعل		
۳۲۹	فصل لام جارہ	۳۳۰	فصل لم و لن		
۳۳۲	فصل لما	۳۳۲	فصل اما		
۳۳۸	باب ۸				
۳۳۹	فصل عدد	۳۴۴	فصل قسم بلفظ واللہ		
۳۴۷	فصل قسم بلفظ واللہ	۳۴۸	فصل سین استقبال		
۳۴۹	فصل مضارع معرف	۳۷۰	فصل مضارع مجہول		
۳۷۴	باب ۹				
۳۷۴	فصل ماضی معروف	۳۹۹	فصل ماضی مجہول		
۴۰۳	فصل حکایت نفس متکلم	۴۱۰	فصل ہل		
۴۱۸	فصل فعل امر				
۴۵۲	باب ۱۰				
۴۵۲	فصل لام تاکید	۴۵۵	فصل در انواع شتی		
۴۸۷	باب ۱۱ در احادیث قل سنیہ				
۴۹۵	باب ۱۲ در ادعیہ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم				

۳۵۷	قصهٔ حضرت اویس قرنی رحمة الله علیه	۳۸۰	مذمت حریص و تعریف غازی گمنام که در اطاعت امیر باشد	۴۱۸	جواز رویت مخطوبه که ابتدا در نظر او مکروه است
۳۵۸	بیان مراتب امامت			۴۱۸	قصهٔ طلب قرطاس مروی شبهه شیعه
۳۵۹	تمثیل اهل و اولاد و عمل و آنکه هر عمل در گور غمخواری نیست	۳۸۲	السلام علیک ای من سنت آدم علیه السلام	۴۲۲	ذکر گناهان کبیره
		۳۸۲	علامت فی القلب ایمانست	۴۲۳	تفصیل جواز مدح و عدم جواز آن
۳۵۹	منباد اله فرشتگان اخبار نویس	۳۸۴	دلیل امتناع ساجی امام قاسم و منهدی	۴۲۳	معجزهٔ خبر آینده و تکثیر آب
۳۶۰	حدیث شفاعت کبری و مقام محمود		غوث الاعظم	۴۲۳	معجزهٔ ادای قرض جابر و کم نشدن خرما
۳۶۲	مذمت تهمت کنندگان انبیا و اولیا	۳۸۷	ثواب خیرات ضائع نمیشود اگرچه بنا و نیتی هیچ وقوع	۴۲۴	حسرت نوحه گری
۳۶۴	فضیلت نماز چاشت		صرف شود	۴۲۵	کراهت لباسیکه در خضوع دل خلل اندازد
۳۶۴	ترغیب خیرات و ترهیب ادخار	۳۸۸	بیان ابتدای آفرینش عالم	۴۲۶	وجوب تعدیل ارکان
۳۶۶	بیان وسعت رحمت الهی	۳۹۳	قصهٔ قبولیت توبه کسیکه خون صد کس ناحق کرده بود	۴۲۶	در صورت عدم قدرت ادای نذر واجب نیست
۳۶۷	نصف اهل بهشت امت محمدی خواهد بود	۳۹۵	قصهٔ درویش و ساحر و کرامت طفل و ظهور مرتبهٔ ولایت آنحضرت	۴۲۷	تعلیم طریق معامله بازنان
۳۶۷	خبر دوازده حاکم که بعد آنحضرت صلی الله علیه وسلم خواهند بود			۴۲۸	سفارش موجب ثواب است
		۳۹۶	دلیل عدم جواز علم رمل وغیره	۴۲۹	معجزهٔ شق القمر و وقوع شبهات
۳۶۸	ندای اهل بهشت ببقای نعم	۴۰۵	جواب انبیا علیهم السلام حق باشد اما گاهی در	۴۳۰	معجزهٔ اخبار حوادث آینده و تطابق آن
۳۶۹	رفع امانت داری و ظهور بد دیانتی		تعیین مرام اشتباهی افتد و آنچنین مکاشفات اعتماد ندارد	۴۳۱	جواز رقیه یعنی مشرکه در آن شرک نباشد
۳۶۹	فضیلت آخر شب که وقت استجابت دعاست	۴۰۷	حکایت ابوزرع بروایت حضرت عایشه رضی الله عنها	۴۳۱	ثواب نفع رسانی مسلمین
۳۶۹	خبر فتن بنی امیه		قصهٔ یازده زن	۴۳۱	ذکر حلم و سخاوت آنحضرت صلی الله علیه وسلم
۳۷۲	در نکاح زن دینداری را بر مال و نسب و جمال مقدم باید داشت	۴۰۹	کراهت بلعبی حضرت در خوردن سوسمار یعنی گوی	۴۳۵	بیان ثواب قرات قرآن و فضیلت سورهٔ بقره و سورهٔ آل عمران
		۴۰۹	جواز زیارت قبور بعد استماع عشر		
۳۷۳	گواهی امت محمدی مر دعوی نوح علیه السلام	۴۱۰	نوازش فرمائی حضرت ارباب امت خویش که بشرف صحبت رسیده	۴۳۷	قاعدهٔ شکر گذاری و دفع حسد
۳۷۴	عجائب [illegible]			۴۴۲	ذکر خوارج
۳۷۴	بیان الزام نقصان بسبب ترک ختنه	۴۱۱	در فضیلت جهاد	۴۴۴	کنیهٔ ابوالقاسم گفتن روا نیست
۳۷۶	معجزهٔ شهادت ابی بکر و جعفر و عبد الله و اطفال آن	۴۱۱	حدیث رؤیت آلهی و ذکر دوزخ و بهشت و صراط	۴۴۴	فضیلت اهل ذکر
۳۷۷	بیان قبول توبه اگرچه چند بار توبه شکسته باشد		و قصهٔ مخصمه که بعد از همه در بهشت خواهد رفت	۴۴۵	دعای شفای مرض
۳۷۹	دلیل فضیلت امت محمدی بر امت موسوی و عیسوی	۴۱۶	بیان جزای عذاب دنیا و سود و خوف تارک عمل بر قرآن	۴۴۶	سبب تاکید طرف پوشی
	از حدیث و انجیل	۴۱۷	شنیدن آنحضرت اشعار اهیه را	۴۴۷	میانه روی اختیار کردن
				۴۴۷	دعای جامع مطالب دارین

۸۳	فضیلت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۱۲۹	بیان نظم و نسق در جمع قرآن و تخلیط اکتب بہیو و قضاے	۱۶۲	امتناع گفتگوی آیات متشابہات
۸۴	ذکر خوارج	۱۳۰	واب خوراک و پوشاک وغیرہ	۱۶۵	فضیلت درود و فضیلت حضرت بر جمیع عالم
۸۶	قصہ حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام	۱۳۱	معجزۂ برکت طعام	۱۶۷	معجزۂ خبر فتوح ایران و روم و وقوع حوادث آئندہ
۸۸	بیان توکل و خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۲	ترغیب سخاوت و منع بخل	۱۷۱	کلمہ رست کہ بعد موت ہم نفع آن باقیست
۹۱	دلیل ختم نبوت	۱۳۳	بیان عدم میراث پیغمبران در ضمن قصہ فدک	۱۷۴	علاج ناشکری و غرور
۹۲	دعای حضرت در باب منافق مقبول نگشت	۱۳۴	وجوب محبت آنحضرت صلعم و علامت محبت نبوی	۱۷۶	معجزۂ خبر فتح روم و ایران
۹۵	معجزۂ سلام نمودن سنگ	۱۳۴	معجزۂ زیادتی آب	۱۷۶	نماز استخارہ و دعای آن
۱۰۰	فضیلت اصحاب بدر رض	۱۳۵	تقدیم محبت آنحضرت بر محبت پدر و پسر	۱۷۷	استجاب قرآن بجوش الحانی خواندن
۱۰۴	تبدل ایدی سبب تبدل حکم	۱۳۷	وجوب محبت انصار	۱۷۸	فضیلت عشرۂ ذیحجہ
۱۰۵	تاکید نگاہداشتن مال برای اولاد و زیادہ از سوم حصہ خیرات نکردن و معجزۂ خبر آیندہ دادن و بچنان واقع شدن و دعا برائے اصحاب مہاجرین نمودن	۱۳۸	عدم جواز قتل مسلم مگر بسہ صورت	۱۸۰	بیان کمال شجاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و تیز قدم شدن اسب بطی القدم
		۱۳۸	بیان حلم آنحضرت با وجود قدرت انتقام	۱۸۱	ذکر سنت بودن تراویح و رد شبہہ شیعہ
۱۰۷	معجزۂ زیادہ شدن آب	۱۳۸	عدم جواز سفر زن الا با محرم	۱۸۱	مدح نرم مزاجی و مذمت بد خلقی
۱۰۸	معجزۂ خبر آیندہ و تطابق آن	۱۳۹	دلیل حرمت سوگ	۱۸۲	رد شبہہ نصاریٰ کہ پیغمبر شما زنان بسیار داشت
۱۰۹	بیان امامت صدیق اکبر بامر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۰	بیان حقیقت غرور و جواز خوش لباسی	۱۸۳	وجہ افضلیت اعجاز قرآن مبین بر معجزات انبیای سابقین
۱۱۰	بیان تفضیل امت محمدی از حدیث و انجیل	۱۴۲	فضیلت توطن مدینہ و رنج کشی آنجا	۱۸۴	در عذاب تارکان زکوٰۃ
۱۱۲	ہلاکت امت سابقہ در عہد انبیاے	۱۴۳	در بیان حقیقت مذہب اربعہ و فقہای اہل سنت	۱۸۵	در عذاب کہ زکوٰۃ و بیان حماقت بخیلان و نصائح مسلمانان
۱۱۳	کیفیت تیمم و جواب ابو حنیفہ رح	۱۴۴	فضیلت ذاکرین	۱۸۶	فضائل وضو
۱۲۴	حیلہ رفع ربا با دخال جنس دیگر	۱۴۵	بیان اسماء خلافاء شرع	۱۸۷	بیان تقدیر و حل شبہہ مباینت عمل با تقدیر
۱۲۵	قصہ فدک و عدم میراث پیغمبران علیہ السلام	۱۴۷	ارکان نیک و اشتن وقت مرگ	۱۸۷	ذکر بعد از وضو
۱۲۵	بیان نصاب سرقہ کہ دران قطع ید شود	۱۵۱	بیان رحمت الٰہی بر مسلم نیکوکار	۱۸۸	نماز پنجگانہ کفارۂ گناہان
۱۲۶	جواز سر و در شادی و نفی علم غیب از خبر خدا	۱۵۴	مسائل سگ شکاری	۱۸۸	بیماری و تکالیف کفارۂ گناہان است
۱۲۶	معجزۂ اخبار آیندہ بظہور آتش مدینہ	۱۵۷	آداب طعام خوردن	۱۸۹	ثواب درخت نشاندن
۱۲۷	معجزۂ خبر آیندہ	۱۵۹	مسائل عقد امامت امیر المسلمین	۱۹۰	شناعت با خلفاء بد عاقبت کوشش مجاہدات نمودن با ایشان
۱۲۸	خروج قسطنطنیہ قرب قیامت و نزول حضرت امام مہدی و نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام و قتل دجال	۱۶۰	حقیقت اجتہاد و وجہ حصر مذاہب اربعہ		
		۱۶۱	بیان حال مومن و کافر بعد خروج روح از بدن		
		۱۶۱	مسائل دعوت و لیمہ وغیرہ		
		۱۶۲	ذکر عذاب برزخیان		

صحیحنامہ تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

نمبر	سطر	غلط	صحیح	نمبر	سطر	غلط	صحیح	نمبر	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۴	ابن جریج	ابن جریج	۴۳	۹	احلکم	انا لکم	۸۳	۲۵	رض	رضہ
۳	۱۸	ضحاح	صحاح	۴۳	۲۳	بہ	یہ	۸۵	۲۰	لوجا	لوجا
۴	۱۲	من	مین	۴۳	۲۷	نارِ	نارٍ	۸۵	۲۴	حرف	حرف
۵	۱۳	نال	حال	۴۸	۲	غریبا	غریبا	۹۲	۲۳	آپ	آپ
۵	۱۹	الاجبار	الاخبار	۴۸	۲۷	روایت	روایت	۹۳	۲۶	غسل	غسل
۵	۱۹	زبدہ	زبدۃ	۴۹	۱۱	خذیفۃ	حذیفۃ	۹۶	۱۵	تغتسل	تغتسل
۵	۲۴	بعضی	بعضی	۵۳	۲۷	قرابت	قرابت	۹۸	۱۶		بن حکم رض
۵	۲۵	کتاب	کتاب	۵۴	۲	اواس	اوس	۹۹	۶	بن حکم رض	بن حکم
۶	۱۷	رعات	رعایت	۵۵	۱۷	ابن ارقم	ابن ارقم	۹۹	۱۲	اس فصل	اس فصل
۸	۱۲	ایتاغ	ابتاغ	۵۵	۲۵	مدینے	مدینے	۹۹	۲۳	مفصل	مفصل
۸	۱۳	توعبر	توعبر	۵۸	۱۹	مسیٔ اللیل	مسیٔ اللیل	۱۰۳	۱۶	رض	رض
۸	۱۴	گابتھا	گابھا	۵۹	۱۶	سبھے	سبھے	۱۰۸	۲۴	دتوتم	دتوتم
۸	۲۱	بیٹون	بیٹیون	۵۹	۲۷	روایت	روایت ہی	۱۰۹	۲۲	ابوبکر	ابوبکر رض
۱۸	۸	ابی وقاص	ابی وقاص	۶۰	۱۰	اوتاری	اوتاری	۱۱۱	۴	علی مرتضی	علی مرتضی رض
۱۹	۳	ابوھریۃ	ابوھریرۃ	۶۰	۱۲	بیعھا	بیعھا	۱۱۱	۱۷	تب چڑھی	تپ چڑھی
۱۹	۱۴	لیا گیا	لیا کیا	۶۲	۱۴	الجمامۃ	الحجامۃ	۱۱۱	۱۹	بشئ	بشئ
۲۲	۱	کرنے	کرنے	۶۵	۱۲	فوذ	فوذ	۱۱۱	۱۹	سراٰبی	سراٰبی
۲۲	۱۳	[illegible]	سی	۶۵	۱۹	فصیرک	فصیرک	۱۱۲	۹	حضرت	حضرت
۲۴	۲۵	[illegible]	کہ	۶۷	۱۵	مسجد کے	مسجد کے	۱۱۳	۲۴	روایت	روایت
۳۲	۱۴	دینار	دینار	۶۹	۱۶	استحضا	استحضا	۱۱۴	۱۹	بجش	بجش
۳۲	۲۱	رشوت	رشوت	۷۲	۱۶	پچارے	بچارے	۱۱۴	۲۴	سینگنیا	سینگنیا
۳۲	۲۵	زبن	زمین	۷۳	۷	مسب	سبب	۱۱۵	۵	تقیفہ بن	تقیفہ
۳۵	۱۶	بالنرد شیر	بالنرشیر	۸۰	۱۳	یطوف	یطوف	۱۲۰	۲۵	لاتسلنی	لاتسلنی
۴۲	۱۲	بعمل	بعمل	۸۳	۲	تربا	تربا	۱۲۴		طھ	طھ
۴۳	۶	لتا	لینا	۸۳	۱۹	متخذا	متخذا	۱۳۲	۲۳	لاطیرۃ	لاطیرۃ

۲۸۷	بیان حقیقت ربا یعنی سود و مباح	۳۰۹	تسبیح فاطمہ کہ برای دفع عاجزی و ماندگی مجرب ست	۳۴۳	در رفاقت و نوکری و خاکردن با کفار جایز نیست
۲۸۷	بیان ربوے الفضل و خواب پریشان و اینکہ خواب سہ قسم ست	۳۰۹	بہشت جای ضعفا و دوزخ مقام متکبران خلق	۳۴۶	عمل بر حدیث اثقلین بجز اہل سنت نصیب دیگری نیست
۲۸۸	فضیلت حاجت روائی محتاجان	۳۱۰	اعمال گانہ کہ موجب خطایا و رفع درجات نماید	۳۴۹	حرمت لباس باریک برای زنان
۲۸۹	بیان منافع شونیز یعنی کلونجی کہ دوای ہر بیماریست و حل شبہہ بعضی از ملحدزادگان کہ دوای گرم چگونہ امراض حارہ را مفید خواہد بود	۳۱۲	فضیلت فاطمہ زہرا علیہا السلام	۳۴۱	حلاوت ایمان در سہ چیز ست و بیان علامت محبت خدا و رسول
		۳۱۴	بیان حرمت سجدہ قبور	۳۴۲	بقای سوم اربعہ جاہلیت در زنان امت
۲۹۰	اعتبار صبر بر ابتدای مصیبت ست	۳۱۵	متورم شدن پای حضرت ﷺ از کثرت قیام شب	۳۴۲	علامت نفاق و تقسیم منافقین
۲۹۰	بیان مکفرات معاصی	۳۱۶	شکایت کردن شتر بجنوا آنحضرت ﷺ و اثر شفقت بر حیوانات	۳۴۳	جواز قتل پنج جانور موذی و در حرم نیز
۲۹۱	بیان ضیافت	۳۱۹	فضیلت ذاکرین	۳۴۳	بیان رفت کس کہ در قیامت نیز سایہ عرش را یابند
۲۹۱	فضائل طہارت و تحمید و تسبیح و نماز و روزہ و صدقہ و صبر و قرآن	۳۲۰	بہترین صدقہ وقت صحت و امیدمندگی ست نہ کہ در حال نزع	۳۴۵	ترغیب سلام علیک کردن و آنکہ سلام سبب محبت ست
۲۹۲	جزای حج مبرور بہشت ست	۳۲۱	امتناع طلب مغفرت برای ابوطالب	۳۴۶	کثرت صلیب و قتل خوک و وضع جزیہ و کثرت مال در وقت نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام خواہد بود
۲۹۳	شمار گناہ کبیرہ کہ ہفدہ اند	۳۲۲	وجوب نہی عن المنکر و آنکہ متقیان با عاصیان در صورت عدم امتناع در عذاب شریک اند	۳۴۷	فضیلت فاروق اعظم رض یعنی گریختن شیطان از وی و ورود شیعہ
۲۹۵	مدح قوت ایمانی و تحریص بر امور خیر و تحذیر از سستی و کاہلی	۳۲۳	مومنان باہم مثل اعضای بدن اند شریک رنج و راحت	۳۴۸	معجزہ اخبار فتوح ملکہا و قوعش
۲۹۵	فضیلت کسیکہ ماہر قرآن ست و ثواب کسیکہ زبانش می پیچد	۳۲۴	حقوق راہہا	۳۴۹	معجزہ اخبار ریح آمیزہ یعنی آندھی
		۳۲۶	دلیل سیادت آنحضرت ﷺ از انجیل	۳۴۹	امتناع سماع سخنان لغو کہ منافی اجماع امت باشد
۲۹۷	بشارت محبت خدا و رسول	۳۲۹	جواب اعتراض انصاری بر جہاد و اثبات نبوت آنحضرت ﷺ از زبور	۳۵۰	گریہ حضرت و ربانغ فدیہ از اسیران بدر و اجتہاد و عمل بر رای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
۲۹۹	و تریک کعبت ست و سہ ہم آمدہ	۳۲۸	اجتناب از مواقع تہمت و اظہار برات از خواران	۳۵۱	کیفیت غسل حیض
۳۰۲	حقیقت غیبت	۳۲۹	نوافل مشروط بنشاط اند در حالت ملال نباید	۳۵۱	بیان درجہ شہادت
۳۰۴	امت محمدی نصف اہل بہشت خواہد بود	۳۳۰	بیان شفقت حضرت بر امت خود کہ دعای یقینی الاجابہ را برای شفاعت شان ذخیرہ ساخت صلی اللہ علیہ وسلم	۳۵۱	مذمت نفاق و دو روئی
۳۰۵	دلیل امتناع محفل تعزیہ داری			۳۵۳	حدیث تمیم داری در بیان قصہ دجال کہ بچشم خود او را دیدہ
۳۰۵	حدیث عسیلہ کہ در فقہ مشہورست			۳۵۴	جواز اشک ریزی و حزن قلب
۳۰۷	دور شدن گناہان از نماز پنجگانہ	۳۴۴	در مشروعیت عیب اہل معاملہ بیان کردن جائز ست	۳۵۴	معجزہ خبر فتح عرب و فارس و روم
۳۰۷	حدیث والدین و بیان سہو آنحضرت ﷺ در نماز			۳۵۵	وفور حکومت نصاری عنقریب قیامت
۳۰۸	بیان ثواب صد بار سبحان اللہ گفتن				

۴۴۷	تعلیم دعا با کلمات توحید مجید	۴۴۳	ثواب بان و نفقه اهل و عیال از خرج جهاد و	۴۹۵	دعای وقت سفر
۴۴۹	ترغیب زهد و قناعت		وعتق و صدقه افضل ست	۴۹۶	دعای وقت رجوع از سفر
۴۵۰	باید که متصل امام و صف اهل علم باشند	۴۶۴	مدح گمنامی و خاکساری	۴۹۶	دعای حضرت که رزق اهل بیت نبوی
۴۵۱	امامت صدیق و رجحیات آنحضرت صلی الله علیه وسلم	۴۶۵	امر طلب خیر بعد از این و نجات عذاب دنیا و خوف آخرت		بقدر بقای حیات باشد
۴۵۲	فضیلت علی مرتضی رضی الله عنه	۴۶۵	فضائل دعای سید الاستغفار	۴۹۷	دعای وقت خواب
۴۵۳	در قیامت میان جانوران هم انصاف خواهد شد	۴۶۶	فضیلت صلوة جماعت که آنرا صلوة اولابین گویند	۴۹۷	دعای بعد فراغ از طعام و دعوت
	چه جای آدمیان	۴۶۶	فضیلت جماعت بست پنج درجه بالست و هفت درجه	۴۹۸	معجزهٔ بارش بر دعا حضرت صلی الله علیه وسلم
۴۵۳	قدم بقدم شدن عوام این امت مر یهود و نصاری را	۴۶۷	فضیلت جماعت	۴۹۹	دعای جنازه که جامع صنوف مطالب است
۴۵۴	شیوع اموال محرمه	۴۶۸	منافع قسط یعنی کوشش و عهد بندی یعنی اگر	۵۰۰	ادعیهٔ آنحضرت در دنماز میفرمودند یعنی بعد
۴۵۴	شیوع خانه جنگی و خونریزی بلا سبب	۴۷۰	قصهٔ دجال و یاجوج و ماجوج		توجیه در رکوع و سجود و بعد تشهد
۴۵۵	تاکید نماز جمعه و وعید شدید بر ترک آن	۴۷۰	اکثر اوراد را کم کردند او قات نماز کاجبکه دن	۵۰۱	دعای وقت خواب
۴۵۷	حرمت اکل درندگان		برابر یک سال یا یک مهینی یا یک هفتی کے یا یاد	۵۰۳	دعای وقت دزیدن هوای سخت
۴۵۸	محبت خدا و رسول عمده وسیله نجات ست	۴۷۳	در فساد زمانه باصلاح نفس خویش مشغول	۵۰۴	دعای وقت دخول بیت الخلا
۴۵۹	سعود کمی زیادتی باتحاد جنس ست و چون جنس		باید شد از قول و فعل عوام سکوت باید ورزید	۵۰۵	دعا بعد تشهد و درود
	دیگر شد سعود نماند	۴۷۶	علم غیب مخصوص بخدا ست و در شهادت عوام	۵۰۸	دعای وقت تهجد
۴۵۹	ذکر محبت آنحضرت که با عایشه صدیقه داشت	۴۷۸	نامهٔ حضرت بسوی هرقل پادشاه روم	۵۱۱	ذکر مباهله و فضیلت اهل بیت و رد شبههٔ شیعه
۴۶۰	بیان اختلاف مجتهدین در ین که ترک صلوة		و ذکر قصهٔ آن مفصلا	۵۱۱	دعای شام و صبح
	کفر ست یا نه	۴۸۱	خطر انچشم و دنیا تون و پند شبستان حجب و آنیه	۵۱۲	دعای کرب و شدت
۴۶۱	بیان سود و انیکه سود را بدانستن از تقاضا یا نست	۴۸۷	بیان تعیین ساعت مقبوله در جمعه	۵۱۲	ذکر بعد نماز
۴۶۲	حقوق اسلام	۴۸۸	ذکر وسعت رحمت الهی بر بندگان	۵۱۳	وظیفه بعد نماز
۴۶۳	دعائیس غیبت مقبولست	۴۹۵	دعا بعد از فراغ طعام		تمت